الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
حکایات الصالحین فی محاسن المحسنین
ملنے کا پتہ میر امیر بخش اینڈ سنز مالکان کتب خانہ حنفیہ لاہور کشمیری بازار
در مطبع کریمی لاہور باہتمام میر امیر بخش طبع شد

ظہیر الاسلام فی فضائل الاحکام

یہ کتاب جامع احادیث کتب میں ترتیب دی ہوئی موجب فلاح آخرت ہے نیز معتبر کتب احادیث عالیہ فقہ و دینیات صحاح ستہ وغیرہ سے ہے اس کتاب کو مصنف نے ترتیب دے کر چالیس باب میں منقسم کیا ہے اسکی خوبیاں فہرست مضامین سے ظاہر ہیں ۔

فہرست مضامین

باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف

ملنے کا پتہ میرا میر بخش اینڈ سنز مالکان کتبخانہ حنفیہ کشمیری بازار لاہور

فہرست مضامین کتاب حکایات الصالحین

اللہ

محمد

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ

الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِیْمُ ۝ ھُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ

الشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

ھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا وقف
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ
فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ
فِي التَّوْرٰةِ ج وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ج كَزَرْعٍ
أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا ۝

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ
قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِي ط
قَالُوا أَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝

حمد محمود که در جمله صور — شد بانوار محمد جلوه گر
زانکه از نورش محمد شد عیان — گشت از نور محمد دو جهان
در لباس احمدی نور احد — واسطه شد خلق را بهر رشد
امر صلوا بهر این فرموده حق — مومنان را بلکه خود داد سبق

قدر حب خود درود بر رسول   بلغ اے غفار از عاجز خمول
بعد حمد ذات بیچون و چگوں   پس درود و منظہر این جملہ چون

آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قرآن مجید کے متعلق

مختصر حالات

پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نسب نامہ اور وہ متفق علیہ کہاں تک ہے اور غیر متفق علیہ کہاں تک

محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ابن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد ابن ادد بن مقوم بن ناحور بن یترح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن قیدار ابن اسمعیل بن ابراہیم بن آذر بن ناحور بن شاروخ بن راعو بن فالخ بن عیبر ابن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن ادریس ابن یارد بن مہلیل بن قینان بن یانش بن شیث بن آدم علیہ السلام وعلی الانبیاء منہم ۔ نسب نامہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عدنان تک تو متفق علیہ ہے پھر مختلف فیہ قیدار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پھر اتفاق اسکے بعد پھر مختلف فیہ پھر نوح علیہ السلام سے آدم علیہ السلام تک متفق علیہ جناب سرور کائنات اپنے آپ کو عدنان ہی تک منسوب فرماتے تھے۔

آپ کی والدہ کی طرف سے نسب نامہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف ہے آپ کا نسب نامہ تیسری پشت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب نامہ سے ملجاتا ہے نانی کا نام حبیبہ بنت اسد ہے۔

آپ اپنے والد کے کس قدر انتقال کے بعد پیدا ہوئے

اس میں علما کا بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ دو ماہ کے بطن مادر میں تھے بعض کم و بیش بعض کہتے ہیں آپ ڈیڑھ سال کے تہے جب انتقال ہوا بعض کہتے ہیں اکیس مہینے کے بعض کہتے ہیں چہ سال کے مگر مذہب راجح یہ ہے کہ آپ ابھی بطن مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد دنیائے فانی سے رحلت گزین ہوئے +

تاریخ و ماہ و یوم و سن ولادت با سعادت مبارک

آپ عام الفیل میں دوشنبہ کے دن بارہویں ربیع الاول ۴۲ سنہ کسروی کو دنیا میں ظہور فرما ہوئے ہبوط آدم علیہ السلام سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ تہا۔

مرضعہ کا نام

آپ کو آپ کی والدہ سمیت آٹھ عورتوں نے دودھ پلایا - والدہ ماجدہ - ثویبہ مولاۃ ابی لہب - خولہ بنت المنذر - پہر ایک عورت سعدیہ غیر حلیمہ تے - پہر تین اور عورتوں تے جن کا نام عاتکہ تہا - بچہ حلیمہ سعدیہ نے +

کتنے دن مرضعہ کی تحویل مین رہے

والدہ ماجدہ کے سات روز - ثویبہ کے آٹھ روز - بیچ کی عورتوں کا حال معلوم نہیں جب حلیمہ آپ کو لے گئی ہیں تو آپ کم و بیش ایک ماہ کے تہے جب عمر شریف دو برس کی ہوئی حلیمہ آپ کو مکے میں لائیں اور آمنہ سے کہا اگر آپ ان کو چندے اور میرے پاس چھوڑ دیں تو ان کے قوی خوب مضبوط ہو جاوین گے دیگر یہ کہ آج کل مکے میں وبا ہی ہے اگر میرے پاس رہینگے تو مکے کی وبا سے محفوظ رہنے کا ظن غالب ہے اور یہاں رہنے میں مبتلائے

وبا رہو جانیکا اندیشہ۔ آمنہ خاتون نے یہ بات منظور کرلی اور حلیمہ آپ کو واپس لے آئیں جب سن شریف چار سال کا ہوا تو فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور اُس میں نور اور سکینت بھر دی اس واقعہ کو حلیمہ کے بیٹوں نے دیکھ کر اپنی ماں سے جا کہا جس سے وہ ڈر گئیں اور آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہونچا دیا غرض یہ کہ آپ چار سال سے کچھ کم حلیمہ کی تحویل میں رہے

آپ کی والدہ کا کب انتقال ہوا

جب آپ کی عمر شریف چھ برس کی ہوئی تو ایک روز آمنہ خاتون آپ کو لے کر اپنے میکے قبیلۂ بنی نجار چلی گئیں ایک ماہ وہاں قیام کیا لوٹتے وقت حضرت آمنہ نے ابوا رمقام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئیں تو گویا آپ دو برس اپنی والدہ کی تحویل میں رہے۔

آپ کی طفلی کیونکر گذری

آپ کی طفلی کے حالات بہت مبسوط ہیں مختصر یہ کہ آپ بچپن ہی سے نہائیت خدا ترس رحیم شجاع متین صادق القول۔ باحیا امین اور ہمہ صفات محمودہ متصف تھے اور جمیع خصائل رزیلہ اور افعال مذمومہ سے متنفر۔ آپ کبھی برہنہ نہیں ہوئے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قریش مرمتِ کعبہ مکرمہ کر رہے تھے اور آپ بھی پتھر ڈھو رہے تھے جس سے آپ کا کندھا مبارک چھل گیا عباس رضی اللہ عنہ آپ کے چچا نے کہا ازار کندھے پر رکھ لو آپ نہ مانتے تھے پر اُنھوں نے زبردستی رکھ ہی دی اور آپ برہنہ رہگئے برہنگی کی وجہ سے آپ اُسی وقت بے ہوش ہو گئے۔

آپ کا متکفل کون کون اور کتنی کتنی مدت رہا

حلیمہ سعدیہ چار سال۔ والدہ ماجدہ چار سال۔ عبدالمطلب دو سال دو ماہ دس یوم اس کے بعد حضرت علے کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالے عنہ کے والد ابو طالب آپ کے چچا۔

غار حرا کا مختصر حال

یہ ایک غار ہے مکہ معظمہ سے قریباً تین میل۔ آپ قبل نبوت اکثر وہاں جاتے اور تنہائی میں ذکر الٰہی کرتے وہیں آپ پر سب سے اول وحی نازل ہوئی۔

حضرت خدیجہ رضؓ سے نکاح اور آپ کا سفر شام

آپ نے تین مرتبہ سفر شام کیا پہلے جب آپ تیرہویں برس میں تھے تو ابو طالب نے سفر کا ارادہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِن کے اونٹ کی نکیل تھام لی اور فرمایا چچا مجھے اکیلا کیوں چھوڑے چلے نہ میری ماں ہے نہ باپ۔ ابو طالب کا دل بھر آیا اور سفر میں ساتھ لے گئے راہ میں بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گرجا میں بیٹھا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر علامات نبوت سے تاڑ گیا کہ ابر آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر جھکی پڑتی تھیں یہ دیکھ کر بحیرا نے ابو طالب اور اُن کے ساتھیوں کے لئے کھانا پکوایا اور ان کی دعوت کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں بٹھایا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح سے دیکھا اور ابو طالب سے آپ کے کل حالات دریافت کئے ابو طالب نے جو جو آپ کے احوال بیان کئے وہ بالکل اس کے موافق تھے جو اُن کی کتابوں میں لکھا تھا۔ بحیرا نے آپ کی مہر نبوت کو بھی دیکھ لیا جو آپ کی پشت مبارک پر تھی ابو طالب سے کہا کہ اِنکو مکے لے جاؤ کیونکہ یہ لڑکا نبی ہونیوالا ہے یہود اس کو دیکھینگے تو مجھے ایسا خوف ہے کہ کہیں آپ کو مار نہ ڈالیں۔ ابو طالب اپنا مال جھٹ پٹ بیچ کھوچ کے چلے آئے جب آپ کی عمر شریف بیس برس کی ہوئی تو پھر دوسری مرتبہ سفر کیا اور اس سفر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہم سفر تھے اس سفر میں پھر بحیرا سے ملاقات ہوئی اس مرتبہ آپ کی نبوت کا خیال اُسکے دل میں اچھی طرح متمکن ہو گیا مگر اس دوسرے سفر میں علماء کا اختلاف ہے جب سن شریف ۲۵ برس کو پہونچا ابو طالب نے آپ سے کہا میں ایک مفلس آدمی ہوں خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا ہر ایک شخص کو اپنا مال تجارت دیکر بھیجتی ہے۔ اگر تم اُس سے اپنے واسطے کہو گے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد تم کو اپنے کام کے لئے منظور کریگی آپ تشریف لیگئے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ اُنھوں نے جھٹ منظور کر لیا اور کہا اگر تم یہ کام کرو گے تو تم کو اوروں سے دوگنا دونگی پس آپ اُن کے میسرہ

غلام کے ساتہہ مال تجارت لے کر شام گئے راہ میں آپ کے عجیب عجیب خوارق میسرہ نے دیکھے اور
نسطورا راہب سے بھی ملاقات ہوئی اس سے بہی آپ کے نبی ہونے کی خبر سُنی اور مال میں بھی
معمولی نفع سے دوگنا نفع ہوا لوٹتے ہوئے دوپہر کیوقت آپ مکہ میں داخل ہوئے اُسوقت
خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بالاخانہ پر بیٹھی تھیں آپ کی نورانی صورت دیکھی اور میسرہ سے بھی آپکا
ماجرائے سفر سُنا تو اُنہوں نے کوشش کی کہ میرا نکاح اُن سے ہوجائے غرضیکہ چار سو دینار
مہر پر آپ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوگیا آپ کی عمر شریف اُس وقت پچیس برس
کی تہی اور حضرت خدیجہ کی چالیس کی +

پہلی دفعہ وحی کا نزول کس طرح اور کہاں ہُوا

جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف چالیس برس کی ہوگئی ایک دن آپ
اپنی عادت کے موافق کوہ حرا کے غار میں اللہ تعالےٰ کی یاد کر رہے تھے کہ حضرت جبرئیل فرشتے
آپ کے پاس وحی لے کر آئے اور کہا اے محمدؐ! پڑھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہا کہ کیا پڑھوں میں تو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا جبرئیل علیہ السلام نے پہلے آپ سے یہ الفاظ
پڑھوائے اَسْتَعِيْذُ وَبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ یعنے میں خدا کے ساتھ پناہ لیتے
ہوئے شیطان سے پناہ مانگتا ہوں پھر کہا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اسکے
بعد سورہ علق کی یہ پہلی آیتیں پڑھائیں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ پڑھ اپنے رب کے نام پر جس نے سب کو پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے
سے بنایا۔ پڑھ اور تیرا رب عزت والا ہے جس نے قلم سے علم سکھایا آدمی کو وہ کچھ سکھایا
جسے وہ نہیں جانتا تہا پہر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنے جسم سے لگا کر بھینچا۔ جس سے آپ کو خداوند تعالےٰ نے سب علموں سے خبردار کیا
اسکے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہاں پانی کا ایک چشمہ پیدا کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو وضو کرنا بتلایا اور نماز کی دو رکعتیں پڑھوائیں +

جب یہ سب کچھ ہوچکا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ حرا سے اپنے گہر تشریف لائے
اور اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا حال بیان کیا وہ آپ کو اپنے چچا کے بیٹے
ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور اُسکے روبرو سارا حال بیان کیا ورقہ ایک فاضل آدمی
تہا وہ اُن کتابوں کو جو خدا تعالےٰ کیطرف سے پیغمبروں پر نازل ہوچکی تہیں خوب جانتا تہا
چنانچہ توریت و انجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کیا کرتا تھا اور بڑے بڑے یہودی اور عیسائی
فاضلوں سے حضرت صلعم کی نبوت کی خبر سُن چکا تہا وہ یہ حال سُن کر بولا کہ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم تمہیں مبارک ہو جبرئیل فرشتہ جو موسے علیہ السلام اور اور پیغمبروں
پر نازل ہوا کرتا تہا اب تمہارے پاس وحی لے کر آیا ہے یقین جانو کہ تم نبی آخر الزمان ہو
اُس سے تہوڑے دنوں بعد پہر وحی نازل ہوئی اور لگا تار آتی رہی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
خدا تعالےٰ کے حکم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچاتے رہے اور رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خدا کی عبادت اور توحید کیطرف ترغیب دیتے رہے +

آپ نے مکہ معظمہ سے کب ہجرۃ کی اور کتنے دن مکہ میں رہے

جب آپ نے ہجرت کی ہے عمر شریف ۵۳ سال کی تھی اور نبی ہوئے تیرہ[۱۳] سال ہوئے
تھے ۸ ربیع الاول ۱۴ نبوی یوم دوشنبہ تہا +

تاریخ ویوم وسن وفات شریف

آپ نے بعمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری یوم دوشنبہ کو انتقال فرمایا۔

اقسام وحی اور اُس کے محفوظ رہنے کی دلیل

وحی نازل ہوئی سب کی طرف خواب میں۔ مگر اولو العزم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیطرف اور حضرت نوح و ابراہیم اور موسے وعیسے علیہما السلام سو
اُن کے پاس وحی بیداری میں آتی تہی اور خواب میں بھی + اور کہا بعضوں نے

کہ فرشتے کی دو صورتیں ہیں (۱) حقیقیہ (۲) مثالیہ ۔ حقیقیہ نہیں واقع ہوئی مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ۔ اور مثالیہ واسطے بقیہ انبیا کے ۔ بلکہ اس میں بہت صحابہ بھی شامل ہیں ۱۲ اتقان ۔

ذکر کیا ابن عادل نے اپنی تفسیر میں کہ جبرئیل امین نازل ہوئے صورت حقیقیہ اصلی میں :-

حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۲۴۰۰۰ بار یا کہا ۲۶۰۰۰ بار

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۲ بار حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۴ بار

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۵۰ بار حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۴۲ بار

حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۴۰۰ بار حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۰ بار

حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۳ بار حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۴ بار

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ثابت ہے چاہ کنعان میں "۔ زرقانی ستند ۔

کلام اللہ جلشانہٗ عزوجل بمنزل دو قسم ہے اول قسم وہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا جبرئیل کو کہ کہدو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ایسا ایسا کہتا ہے اور ان باتوں کا حکم کرتا ہے پس سمجھ لیا جبرئیل نے جو کچھ فرمایا آپ کو حق تعالےٰ نے ۔ پھر اُترتے نبی کے پاس اور کہدیتے جو کچھ حق تعالےٰ نے کہا تہا اور یہ عبارت کچھ وہی عبارت نہ ہوگی ۔ اور دوسری قسم وہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جبرئیل کو کہ پڑھ دو نبی پر جاکر اس کتاب کو پس اُترے جبرئیل کلام اللہ لے کر بغیر تغیر کے جسطرح لکھے بادشاہ ایک فرمان اور ایک امانتدار آدمی کے حوالے کردے اور کہے کہ یہ فرمان فلانے کو پڑھ کر سُنا آؤ پس وہ امین اسمیں ایک کلمہ یا ایک حرف کا پھیر بدل کر نہیں سکتا اور قرآن مجید وہی قسم ہے دوسری + اور اول سو وہ حدیث ہے جیسا وارد ہوا ہے کہ جبرئیل جسطرح قرآن شریف لے آتے تہے اُسیطرح حدیث بھی لے آتے تہے +

وحی کی حقیقت واضح طور پر سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کو معلوم نہیں مگر نزول وحی آپ پر بہت سخت گزرتا تہا رنگت فق پڑجاتی تہی اور جسم مبارک میں گرانی آجاتی تہی یہانتک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اونٹنی سے آپکے بوجھ کا تحمل نہیں ہوسکتا تہا اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ آپ کسی صحابی کی ران پر سر مبارک رکھے ہوئے لیٹے ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اُس صحابی کو ایسا معلوم ہوتا

تہا کہ اُسکی ران مارے بوجھ کے ٹوٹ جائیگی جسم کی گرانی اور رنگت فق ہونیکے علاوہ ایک کیفیت یہ بھی تہی کہ کیسی ہی سردی ہو نزول وحی کیوقت آپ پسینے پسینے ہوجاتے تہے ابتدائے زمانہ نزول وحی میں تو پیغمبر صاحب کو ڈر بھی لگتا تہا ۔ نزول وحی کیوقت جو حالت آپ پر طاری ہوتی تہی اُسکو اوقات مختلف میں سینکڑوں صحابیوں نے دیکہا اور یہی وجہ تہی کہ لوگ نزول وحی میں کسیطرح کا شبہ نہیں کرتے تہے اور نہ کرسکتے تہے نزول وحی کسی حالت اور کسیوقت اور کسی مقام کا پابند نہ تہا ۔ مکہ مدینہ ۔ سفر ۔ حضر ۔ جلوت ۔ خلوت ۔ رات دن کل اوقات اور حالات میں نزول وحی ہوا ہے نزول وحی پیغمبر صاحب کی اختیاری بات نہ تہی کبھی وحی متصل آتی تہی اور کبھی مدت دراز تک منقطع ۔ انقطاع وحی کے زمانہ میں آپ کی وہ کیفیت ہوتی تہی جس کو ارباب سلوک قبض سے تعبیر کرتے ہیں یعنے دل کی رکاوٹ اور اُلجھن جسکو چھپنی لازم ہے پیغمبر صاحب نزول وحی کیوقت الفاظ وحی کے اعادہ فرمانیمیں عجلت فرماتے تہے اور ادہر کیفیت نزول وحی زائل ہوئی اور آپ کسی پڑہے لکھے صحابی کو بلاکر وحی کو لکھوا دیتے تہے اور اسکے علاوہ فوراً الفاظ وحی زبان زد صحابہ رضہ ہوجاتے تہے ۔ آپکے زمانے میں کتابت کا رواج ابتدائی حالت میں تہا اور خاصکر عرب میں یوں بھی پڑہنے لکھنے کا دستور بہت ہی کم تہا پس وحی کبھی ہرن کی جھلیوں اور کبھی اونٹ کی ہڈیوں اور کبھی کھجور کے پتوں اور کبھی پتھر کے کتلوں پر لکھی جاتی تہی اور اصحاب میں سے جنکو زیادہ شوق تہا وہ بطور خود وحی کو جمع بھی کرتے جاتے تہے لیکن بالاستیعاب نہیں بلکہ جسکو جو کچھ بہم پہنچا بقدر دستداد فرصت جمع کر لیا آپ کی زندگی میں پورے قرآن شریف کا کسی ایک شخص کے پاس جمع ہونا ثابت نہیں مگر ہاں جماعت صحابہ میں پورا قرآن شریف موجود تہا کچھ لوگوں کے سینوں میں کچھ جھلیوں اور ہڈیوں اور کتلوں اور پتوں میں ۔ ایک یہ بات لحاظ کے قابل ہے کہ انسان کے حواس ظاہری و باطنی زیادہ استعمال کرنیسے زیادہ قوی ہوتے ہیں اُس زمانیکے لوگ ازبس کہ لکھے پڑھے نہ تہے قوت حافظہ کو زیادہ کام میں لاتے تہے جوں جوں کتابت کا رواج ہوتا گیا قوت حافظہ کو سہارا ملتا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ان دنوں کے لوگ ویسے قوی الحافظہ نہیں ہے جیسے قرون اولی کے لوگ تہے اور قرآن شریف فصاحت اعلیٰ درجہ کی فصاحت تہی قرآن شریف کا جملہ جملہ مثل کے طور پر سب کی زبانوں پر چڑھا ہوا تہا سب سے پہلے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کیا اُنکی جمع کرنیکے یہ معنی ہیں کہ جو لوگوں کے سینوں میں تہا اور جو جھلیوں اور ہڈیوں اور کتلوں اور پتوں پر تہا سب کو ایک جگہ لکھوا لیا اور معلوم رہے کہ سورتوں کے نام اور آیات کی اندرونی ترتیب یہ سب کچھ آپ ہی اپنی زندگی میں کر گئے تہے جب وحی نازل ہوتی تو فرما دیا کرتے تہے ۔ کہ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں جگہ لکھ لو ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے سارا قرآن شریف یکجا کرکے ام المومنین

حضرت حفصہ رضؓ کے پاس رکھوا دیا انکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ کیا کہ اس قرآن شریف کی کی نقلیں کرا کر جگہ جگہ بھیج دیں اور متفرق اور منتشر طور پر جو جسکے پاس تہا اُسکو اُس سے لیکر بسد اختلاف کے لئے تلف کرا دیا پہر خدا تعالی نے اپنے کلام کی حفاظت کا ایسا مستحکم انتظام فرمایا جسکو قرآنی معجزہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک زمانہمیں ہزاروں لاکہوں مسلمانونکو قرآن شریف کے حفظ کرنیکا شوق رہا ہے اور اب بلا مبالغہ کیفیت یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ تمام روے زمین سے مکتوبی قرآن شریف معدوم ہوجائیں تو کوئی قطعہ زمین ایسا نہیں ہے جہاں حافظ قرآن شریف نہوں اور اُنکی یادداشت سے قرآن شریف نہ لکہہ لیا جائے جسقدر قرآن شریف مختلف قطعات زمین میں سے اسطرح لکہے جائینگے اُنہیں باہم زیر زبر اور نقطے تک کا بہی فرق نہ ہوگا یہ خصوصیت ہے جو کسی قوم کی کسی کتاب کو اسوقت تک حاصل نہیں ہوئی اور حاصل ہوگی ہی نہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمنے کتب احادیث و سیر سے لیکر لکہی ہیں +

سب سے پہلی اور سب سے پچہلی وحی

سب سے پہلی وحی اقراء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم ہے۔

سب سے آخر واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون اسکے نزول کے گیارہ دن اور بروایتے سترہ روز بعد آپ نے انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہ

اے سرور دو عالم یک جلوہ دہ بما ۔۔۔ عینانی لطلبا نک اجلس علیہما
از درج برج یثرب بر گکن طلوع ۔۔۔ حتی نراک عیناً کالشمس فی الضحی
بخرام بر فلک کہ بدرد فراق تو ۔۔۔ جبرئیل بالملائک یبکی علی السما
در وہم او وصال تو درمان است طبیب ۔۔۔ یشفی لنا لقاءک فی وجہک الشفا
نطقت بہر بیان تو وحی خداست و بس ۔۔۔ یہدی لنا الیہ یا منطق الہدے
شد از طفیل ذات تو ایجاد کائنات ۔۔۔ بالجملہ انت مقصد کونین احمدا
سید توئی کہ ماہ فلک از تو شد دو نیم ۔۔۔ یا مظہر العجائب اجلس قلو بنا
یوسف بدیں جمال ز حسنت نمونہ ۔۔۔ از فی کمال حسنک لم ندر منتہا
از تو نوح و آدم شد حل مشکلات ۔۔۔ نار الخلیل باردۃ منک سیدا
شاہی و فخر یافت سلیمان ز نور تو ۔۔۔ سبحان من اعزک یا مظہر العطا

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

ساری حمد اللہ کیلئے جو کہ نیکی کے ساتہہ معروف ہے اور ازل و ابد میں کمال کے ساتہہ موصوف نقص و مثل و شریک و ضد سے مبرا ہے اور بی بی بچوں سے منزہ عظمت و کبریا کے ساتہہ منفرد ہے اور عزت و بقا کے ساتہہ متفرد ملک حنان ہے اور جواد منان اپنے بندوں میں سے جسے چاہا اپنے فضل سے اُسے راہ پر لایا اور جسکو چاہا اپنے عدل سے اسکو بہٹکایا موافق سابقہ علم قدیم کے پہلے کو سعید کیا دوسرے کو شقی بنایا اپنی کتاب کریم مین اس پر تنبیہ کی اور یہ ارشاد فرمایا من یہدی اللہ فھو المھتد یعنے جسکو اللہ راہ بتاوے وہی ہے راہ پر من یضلل اللہ فما لہ من ھاد یعنے جسے اللہ بہٹکاوے نہیں ہے اُسکے لئے کوئی راہ پر لانیوالا زہاد و عباد میں سے جسکو اپنے ساتہہ مشغول کیا اُسے اپنی طاعات کا مزہ چکہایا اور اپنی مناجات کی لذت عنایت فرمائی جسکو حضرت قدسیہ کیلئے منتخب کیا اُسے اپنے فضل

عظیم کی خصوصیت بخشی صفات نفسیہ کی کدورتوں سے اُسکو پاک
صاف فرمایا اپنے معرفت کے نور سے قلوب اولیاء کو منور کیا اور اپنے کاسۂ
محبت سے شراب مودت اُنکو پلائی سو وہ مست ہوگئے اُن کیلئے تجلی
فرمائی اُنہوں نے جمال محبوب کا مشاہدہ کیا عجائب ملک و ملکوت و غیوب
کا ملاحظہ فرمایا اُنکے دل کی آنکھ نے مشاہدے سے حظ اُٹھایا۔ بساط
اُنس پر اُنکو بٹھایا حضرتِ قدس میں اپنا مقرب بنایا پس جس ذاتِ
پاک نے اپنے فضل سے ان حضرات بابرکات پر انعام کیا اور عمدہ عمدہ
عطیات کے ساتھ اُن پر احسان فرمایا میں اُسکی حمد کرتا ہوں اس نعمت
عظیم پر کہ اُس نے ہمیں اسلام کا رستہ بتایا اور سید انام سراج ظلام
کے ساتھ ہم کو خاص فرمایا یعنی سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جنکے نور سے کفر و عناد کی تاریکی مٹی اسلام و ایمان کا
چہرہ چمکا المخصوص بالمقام المحمود واللواء المعقود
والحوض المورود والشرف المشہود یوم یقوم الاشہاد
واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ خا
التوحید سالمۃ من الشرک والالحاد واشہد ان محمد
عبدہ المصطفیٰ و رسولہ المرتضیٰ الہادی الی سبیل
الرشاد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الغر الکرام واصحابہ
النجباء الامجاد امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بعد ذکر حمد و نعت کے
جسکا ترجمہ بکم و بیشی گزر چکا یہ فرمایا چونکہ میں اولیاء و صالحین کا محب
اور صوفیۂ عارفین اہل ذوق و شوق و تجرید و انفراد کا عاشق اور
اُن کے کلام و حکایات کے ساتھ جو کہ کتب نفیسہ حقائق و دقائق میں
لکھے ہیں مولع تھا سو اُنکی محبت نے مجھے برانگیختہ کیا کہ ایک کتاب جمع
کروں جسمیں اُنکا ذکر ہو اُن کی حکایات ملیحہ اور محاسن افعال و حسن

خطاب و کرامات و احوال کا بیان ہو چنانچہ میں نے ایسی کتاب جمع کی
اور عمدہ سے عمدہ بہتر سے بہتر حکایتیں اُس میں لکھیں اور روض
الریاحین فی حکایات الصالحین اُسکا نام رکھا اور نزہۃ
العیون النواظر و تحفۃ القلوب الحواضر فی حکایات الصالحین
و اولیاء الاکابر کے ساتھ اُسکو ملقب کیا میں نے اس کتاب کو آئمہ
کبار کی کتب متعددہ سے انتخاب کیا اُن میں سے یہ لوگ ہیں امام حجۃ الاسلام
ابو حامد غزالی امام استاذ ابو القاسم قشیری شیخ امام شہاب الدین
سہروردی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم خیری شیخ امام تاج الدین
بن عطاء اللہ شاذلی سکندری شیخ ابو العباس احمد بن علی القسطلانی
شیخ عالم ابو الفرج بن الجوزی شیخ امام عالم ابو عبد اللہ ابن قدامہ
مقدسی شیخ امام عالم ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی امام عالم ابو العباس
احمد بن علی معروف بابن الاطربانی رضی اللہ عنہم ان دس کے سوا
اور لوگ ہیں جنکے شمار میں طول ہے اس کتاب میں پانسو حکایتیں اور
اور پانچ فصلیں ہیں ان میں سے دو فصلیں مقدمہ کی اور دو فصلیں
خاتمہ کی اور ایک فصل خاتمۃ الخاتمہ ہے و باللہ التوفیق وعلیہ التکلان
مقدمے کی پہلی فصل میں اولیاء و صالحین و فقراء و مساکین کے کچھ
فضائل مذکور ہیں دوسری فصل میں کرامات اولیاء و سادات اصفیاء
کا اثبات ہے خاتمے کی فصل اول میں جواب ہے انکار کا جو کہ بعض
فقہاء مصنفین سے اُن کی بعض حکایات میں واقع ہو دوسری فصل
میں اُن کے مذہب و عقائد کا بیان ہے اور خاتمۃ الخاتمہ کی فصل میں
توحید رحمٰن اور بعض عجائب جنان اور مدح خاتم الانبیاء تاج الاصفیاء
سید انس و جان ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف و کرم و
عظم اولیاء و صالحین مشائخ صوفیہ و اہل دین متعبدین و سالکین

صادقین و صدیقین فقراو مبارکین مجاہدین وزاہدین وعابدین سے جو
حکایتیں کہ نقل کیگئی ہیں انشاء اللہ تعالےٰ زہاد وعباد واہل دین کو ان
سے نفع حاصل ہوگا اور مریدین کے دلوں کو ان سے قوت ہوگی چنانچہ
تاج العارفین قطب علوم سید طائفہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ و
قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ سے ہم کو یہ روایت پہونچی کہ آپ سے کسی نے
عرض کیا کہ مجارات احکام میں مریدین کے لئے کیا نفع ہے فرمایا حکایات
ایک لشکر ہے اللہ تعالےٰ کے لشکروں سے ۔ مریدین کے دل اُن سے
قوی ہوتے ہیں عرض کیا گیا کہ اسباب میں کوئی شاہد ہے فرمایا ہاں
یہ قول ہے اللہ تعالےٰ کا وکلا نقص علیک من انباء الرسل
ما نثبت بہ فؤادک اسیطرح شیخ صالح کبیر عارف باللہ الخبیر
ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے فرماتے ہیں کہ میں
بعض وعاظ کی مجلس میں گیا اُسکے کلام نے میرے دل میں اثر کیا جب
میں کھڑا ہوا تو میرے دل میں اُس میں سے کچھ باقی نہ رہا پھر میں دوبارہ
گیا اور اُسکا کلام سُنا میرے دلمیں اُسکا اثر راہ میں باقی رہا پھر
میں تیسری بار گیا تو اُسکے کلام کا اثر میرے دل میں یہانتک رہا کہ
میں اپنے گھر لوٹ کے آیا میں نے مخالفت کی اوزاروں کو توڑ ڈالا اور
طریق الی اللہ کا لزوم اختیار کیا جبکہ یہ حکایت عارف واعظ یحییٰ بن
معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی تو اُنہوں نے کہا کہ چڑیا نے
کرکی کو شکار کر لیا چڑیا سے مراد واعظ اور کرکی سے مراد ابو سلیمان
دارانی ہیں ایسے ہی ہمکو یہ بات پہنچی کہ وقت ذکر صالحین کے نزول رحمت
ہوتا ہے ۔ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حکایات کی
سندوں کو اختصار کے لئے حذف کر دیا اور اسواسطے کہ میں خوب جانتا
ہوں جس شخص کو اُن میں اعتقاد نہیں ہے اُسکو اسناد کچھ فائدہ نہ

دیگا اور جو شخص اُن کا معتقد ہے وہ جو کچھ اُن سے سُنیگا اُس سے منتفع
ہوگا ثبوت اسانید قویہ پر توقف نہ کریگا جیسا کہ احادیث نبویہ پر توقف
کرتا ہے اسلئے کہ اُن پر احکام شرعیہ سے تو کوئی چیز مترتب ہوتی نہیں
ہے بلکہ یہ تو صرف حکایات وعظیہ ہیں پس ان سے وعظ و نصیحت حاصل
کرے اور متاثر ہو انکار نہ کرے کیونکہ شیوخ رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص صالحین پر انکار کرتا ہے اُس کی اقل عقوبت یہہ ہے کہ وہ
اُن کی برکت سے محروم رہتا ہے فرمایا اور اُس پر سوء خاتمہ کا خوف ہے
نعوذ باللہ من سوء القضاء شیخ عارف باللہ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جبکہ دل کو اللہ تبارک و تعالےٰ سے اعراض کرنے کی الفت
ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل کے اولیاء میں بدگوئی کرنا اُسکا مصاحب
بن جاتا ہے شیخ عارف ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں نہیں عبادت کی کسی عبادت کرنے والے کہ وہ اکثر ہو تحبب سے
طرف اولیاء اللہ تعالےٰ کے اسلئے کہ اولیاء اللہ کی محبت دلیل ہے اللہ
عزوجل کی محبت پر اُستاذ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہمارے اس علم کی تصدیق ایک ولایت ہے یعنی ولایت صغریٰ نہ
کبریٰ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ لوگ چار قسم ہیں قسم اول
وہ لوگ ہیں جنکو اُنکے علم کی تصدیق اور اُن کے طریق کا علم اور اُن
کے مشروبا واحوال کا ذوق حاصل ہوا دوسرے وہ لوگ ہیں جنکو تصدیق
وعلم مذکور تو حاصل ہوا مگر ذوق حاصل نہ ہوا تیسری قسم وہ لوگ
ہیں جنکو تصدیق حاصل ہوئی اور علم مذکور اور ذوق حاصل نہ ہوا
چوتھی قسم وہ لوگ ہیں جنکو ان تین باتوں میں سے کوئی بات بھی حاصل
نہوئی نعوذ باللہ من الحرمان ونسألہ التوفیق والغفران اور میں معترف
ہوں کہ میں اُنکے حال و ذوق سے خالی اُن کے علم تحقیق سے جاہل

اُن سلوک طریق سے عاجز ہوں لیکن میں اُن کا محب ہوں اور اُن کے صدق کا یقین رکھتا ہوں اور اسی مضمون کے اُنکے حق میں یہ شعر کہتا ہوں

الا ایها السادات ان طریقکم   علی غیرکم وعر صعاب عقابه
طریق کحد السیف لله دره   یکون علی حد السیوف ذهابه
وانی وان عجزا عن الحی حبکم   فانتم لقلبی خلده ومآبه
وهل من فتی فیکم علی جذب عاجز   شدید القوی سهل علیه اجتذابه
الٰهی الفقیر الیا فتی لیس عنده   سوی حبهم ذا زاده ورکابه
الٰهی بذا انفعه واحشره معهم   وعمره قلبا تناهی خرابه
وصلی علی من فضلهم فیض فضله   خلاصتهم من ذا اللباب لبابه
ومن خیر آل فی البرایا وصاحب   من الخلق کل آله وصحابه
محمد المختار من آل هاشم   غیاث الوری الغیث الرواء سحابه

اس کے بعد فصولِ مقدمہ کو ذکر کیا پھر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ میں حکایات صالحین کو شروع کرتا ہوں اور میں نے اس باب ترتیب کا التزام نہیں کیا تقدیم میں نہ فضائل وعمر کا لحاظ رکھا نہ مکان و زمان کا اور کبھی ایک حکایتیں دو کو یا اکثر کو جمع کر دیا بسبب چھوٹے ہونے حکایات کے یا بوجہ مناسبات کے یا اسلیئے کہ وہ بعض حالات میں ایک ہی شخص سے صادر ہوئیں اور کبھی بعض حکایات میں بعض الفاظ کو تغیر کر دیا یا تو اختصار کیوجہ سے یا بسبب تقدیم و تاخیر کے یا بوجہ اصلاح کسی شعر کے جو شخص کہ حکم وزن و اعراب یا حکم شرع و آداب سے باخبر ہے اُسکے نزدیک وہ شعر ان باتوں میں مختل تھا سو میں نے اُسکو درست کر دیا اور کبھی بعض حکایات سے شعر کو حذف کر دیا اسلیئے کہ وہ غیر مناسب تھا یا حسن سے خالی یا رکیک تھا کہ کان کو اس کے سننے میں رغبت نہ تھی اور میں نے اس کتاب

میں اپنی نظم کو تھوڑا سا درج کیا اُسمیں سے کچھ تو جدید کہا ہوا ہے اور کچھ اگلا کہا ہوا و انا اسأل الله الکریم البر الرحیم ان یرزقنا التوفیق والهدی والسلامة عن الزیغ والردی وان ینفعنا بعبادہ الصالحین ویجعلنا من حزبه المفلحین وان ینفع بهذا الکتاب ویعظم به الاجر والثواب ویجعله خالصا لوجهه الکریم ویهب لنا من فضله العظیم واحبابنا والمسلمین آمین انه الملک الدیان ذو الطول والاحسان وهو حسبنا ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم جناب مؤلف و مترجم اس کتاب ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے کتاب روض الریاحین کا ایک نسخہ ایک صاحب سے عنایت ہوا جب کہ میں نے اُس کا مطالعہ کیا اور اُس کے مضامین و حکایات کو بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ قصص اولیاء کرام میں اس سے بہتر اور نافع اور کوئی کتاب نہیں ہے چونکہ بدو شعور سے محبت اولیاء عظام پیر اہوں خاطر فاتر جا بگیر تھے مگر اس کتاب کے دیکھنے سے نشہ محبت دوبالا ہو گیا چاہا کہ اس کا ترجمہ اُردو زبان میں لکھوں تاکہ جو لوگ زبان عربی سے واقف نہیں ہیں وہ بھی اس کتاب کے مضامین سے حظ اُٹھائیں اور بجائے قصے کہانی کی کتابوں کے جو کہ ہزار ہا چھپ گئی ہیں اُسکو پڑھیں اور اللہ تعالےٰ اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صلحاء اُمت کی محبت حاصل کریں اور اُس کے طریقے سیکھیں تاکہ دین و ایمان درست ہو عذاب سے بچیں نعیم جنت میں عیش و آرام کریں دیدار الٰہی نصیب ہو اور حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صدیقین و صالحین کی معیت میسر ہو کیونکہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے گو اُسکے مثل عمل نہ ہو اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اس کی دلیل روشن ہے پس بلحاظ ان امور کے

شب کو وقت فرصت نکال کر ترجمہ کرنا شروع کیا دن کو بسبب تصحیح
ومقابلۂ کتب کے اتنا وقت میسر نہیں ہوتا تھا کہ اُس میں تحریر ترجمہ
ہو چنانچہ بفضلہ تعالےٰ قریب پندرہ جزو کے بہ ترتیب اصل کتاب ترجمہ
مرتب ہو گیا چونکہ اس کتاب کی ترتیب نہ تھی غور وفکر کی کہ اگر ان حکایات
کے لئے ابواب مقرر کئے جاویں اور ہر ایک باب کے شروع میں ایک
دو آیات وحدیث لکھی جاویں تو کتاب نہایت خوش اسلوب اور
بغایت نافع ہوگی خاکسار اس کی تعمیل میں فکر کر رہا تھا کہ ناگاہ تائید
غیبی نے امداد کی توفیق خیر رفیق فرمائی سچ ہے اِنَّ لِلّٰہِ فِی دَھرِکُمْ
نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَھَا یعنی چند کتب دینیات میں سے کتاب استنشاق
نسیم الانس من نفحات ریاض القدس جسکو شیخ امام عالم علامہ فاضل
فہامہ عمدہ الخلف بقیۃ السلف ابو الفرج زین الدین عبد الرحمٰن
بن رجب حنبلی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ نے تالیف فرمایا ہے مل گئی
یہ کتاب باب محبت الٰہی میں بے مثل وبے مثال واقع ہوئی ہے اور
آیات واحادیث وآثار صحابہ وتابعین وسلف صالح سے مملو ہے اُس
میں بارہ باب ہیں جبکہ خاکسار نے اس کتاب کو دیکھا تو طبیعت نہایت
محظوظ ہوئی کیونکہ اس کو اور روض الریاحین کو ایک دوسرے کی
مثل پایا اور یہ نسخہ اُس کی ترتیب ابواب کے لئے ایک عمدہ وسیلہ ہاتھ
آیا پس خاکسار نے اولاً اس کتاب کے بارہ بابوں کا ترجمہ کیا اور
پندرہ جزو ترجمہ روض الریاحین جو پہلے کیا تھا اُس کو ردی کر ڈالا
پھر از سر نو حکایات روض کا ترجمہ کیا اور جو حکایت جس باب کی
مناسب تھی اُسکو اُسی باب میں درج کیا جبکہ اس طور سے ساری
حکایتیں بارہ بابوں میں مترجم ہو کے درج ہو گئیں تو جو حکایات
کہ کرامات سے متعلق تھیں اُن کے لئے تیرہواں باب مقرر کیا۔ اور

اُس میں چند فصلیں قرار دیں ہر فصل میں ایک قسم کی حکایات کو جمع کیا
اور جو مضامین کہ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فصول مقدمۂ روض میں
لکھے تھے خاکسار نے اُن کو تیرہویں باب کی فصول اولےٰ میں لکھا کیونکہ
اُن کو کرامات سے تعلق تھا اور خاتمہ بدستور رہا اور فوائد متعدد مقدمۂ
طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نکال کے اُن کو اس کتاب کا مقدمہ
ٹھیرایا اور اس کا نام محاسن المحسنین فی حکایات الصالحین رکھا اب
یہ کتاب بحمدہ تعالےٰ مجمع البحرین حاویۃ الحسنیین بلکہ جامع الحسنات ہو گئی
اللہ سبحانہ وتعالےٰ اس کتاب کو مقبول فرماوے اور مومنین ومومنات
کو اس سے نفع دے اور مترجم کو اور اُن کو جن کی ہمت سے یہ ترجمہ
ہوا جزائے خیر عنایت کرے اور حسن خاتمہ سے مشرف فرماوے آمین
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار آمین آمین آمین
یا رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا ونبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بیان ابواب وفصول

خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول و الابواب

ترجمہ امام یافعی رضی اللہ عنہ

علامہ اوحد شیخ زین الدین احمد بن احمد شرجی یمنی رحمہ اللہ کتاب طبقات الخواص فی ذکر اہل الصدق والاخلاص میں جسکو ماہ شوال ۸۶۷ھ ہجری میں ختم کیا فرماتے ہیں ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی رضی اللہ عنہ نزیل حرمین شریفین لوگ اُن کے آثار کا اقتدا کرتے ان کے انوار سے ہدایت پاتے تھے ان کی شہرت اقامت برہان سے مستغنی ہے جیسے آفتاب کہ اُس کا وصف کرنے والا محتاج بیان نہیں ہے یہ شیخ طریقین امام فریقین ہیں مدینہ عدن میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پایا علم کا شغل کیا یہانتک کہ اُسمیں اپنے اقران پر فائق ہو گئے پھر حج کو تشریف لے گئے بعد حج کے یمن کیطرف واپس آئے اللہ تعالے نے خلوت و انقطاع کی محبت اُن کو عنایت فرمائی پھر شیخ علی طواشی صاحب حلی کی صحبت میں رہے اُن

کی ملازمت اختیار کی یہ ان کے شیخ ہیں جنسے انہوں نے سلوک طریق میں نفع حاصل کیا کہتے ہیں بعض ایام میں مجھے فکر و تردد ہوا کہ علم کی طرف منقطع ہو جاؤں یا عبادت کیطرف اس وجہ سے مجھے بڑا غم ہوا میں ایک وقت اسی فکر میں تھا کہ میں نے ایک کتاب کو ٹٹولا تاکہ بقصد تبرک و تفاول اُسمیں دیکھوں میں نے اُسمیں ایک ورقہ پایا کہ اس سے پہلے اُسکو نہ دیکھا تھا باوجود اس کے کہ میں نے بکثرت اُسکا شغل کیا تھا اُسکو دیکھا بھالا تھا ناگاہ اُس میں یہ ابیات لکھی ہوئی تھیں ؎

کُن عن همومک معرضا	وکل الامور الی القضا
فلربما اتسع المضیق	وربما ضاق الفضا
ولرب امر متعب	لک فی عواقبه رضا
الله یفعل ما یشاء	فلا تکن متعرضا

اس کے دیکھنے سے مجھے تسکین ہو گئی پھر اللہ تعالےٰ نے ملازمت علم شریف کیلئے میرا سینہ کھولدیا بایں وجہ مکہ مشرفہ کا سفر کیا ایک مدت تک وہاں علم میں مشغول رہے اسکے بعد سارے شغلوں سے قریب دس برس تک مجرد ہو گئے اور باوجود ترک شغل کے مکے سے مدینے کیطرف آمد و رفت رکھتے تھے ایک مدت تک یہاں اور ایک زمانے تک وہاں رہتے پھر شام کا سفر کیا بیت المقدس اور قبر خلیل علیہ السلام کی زیارت کی اسکے بعد مصر کا قصد کیا تاکہ وہاں صلحا کی زیارت کریں یہاں مشہد ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ میں قیام کیا چھپے رہے گمنامی اختیار کی پھر حجاز کو واپس آئے ایک مدت تک مدینہ منورہ میں اقامت کی پھر مکے میں آ گئے مجاورت و اشتغال علم و عبادت کی ملازمت کی نکاح کر لیا اس سے اولاد بھی ہوئی اسکے بعد شیخ علی طواشی وغیرہ صالحین کی زیارت کیلئے یمن کا قصد کیا مگر باوجودِ اُن سب سفروں کے ایک سال حج بھی فوت نہ ہوا انسے منقول ہے کہ انہوں نے جب کہ زیارت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصد کیا تو کہنے لگے کہ میں جب مدینے کے اندر نہ تھا دیکھا یہانتک

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیں کہتے ہیں کہ میں چودہ روز تک مدینہ منورہ کے دروازے پر ٹھیرا رہا پھر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ میں میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع اور جنت میں تیرا رفیق ہوں اور تو جان رکھ کہ بیشک یمن میں دس آدمی ہیں جس شخص نے اُن کی زیارت کی پس مقرر اُس نے میری زیارت کی اور اور جس نے اُن پر جفا کی تو مقرر اُس نے مجھ پر جفا کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ پانچ زندوں سے اور پانچ مردوں سے ہیں میں نے عرض کیا وہ زندہ کون ہیں فرمایا شیخ علی طواشی صاحب حَلی اور شیخ منصور بن جعدان صاحب خرض اور ابن المؤذن صاحب منصورۃ المهجم اور فقیہ عمر بن علے زیلعی صاحب سلامہ اور شیخ محمد بن عمر نہاری ۔

اور اموات یہ ہیں ابوالغیث اور کون ابوالغیث اور فقیہ اسمعیل حضرمی اور فقیہ احمد بن موسے بن عجیل ۔ اور شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور فقیہ محمد بن حسین بجلی کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں کی تلاش میں نکلا ولیس الخبر کالمعاینۃ ومن شک فقد اشرک پھر میں زندوں کے پاس آیا۔ اُنہوں نے مجھ سے حدیث کی اور مردوں کے پاس گیا اُنہوں نے مجھ سے حدیث کی جبکہ میں شیخ نہاری کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا مرحباً برسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اُن سے کہا کہ تمہیں یہ بات کس سبب سے ملی ۔ اُنہوں نے کہا فرمایا اللہ تعالےٰ نے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ میں تین دن اُن کے پاس رہا پھر مدینہ منورہ کو واپس آیا اس مرتبہ بھی چودہ روز تک اُس کے دروازے پر ٹھیرا رہا

پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا کہ تو دس آدمیوں کی زیارت کر آیا۔ میں نے عرض کیا ہاں مگر بیشک آپ نے ابوالغیث پر ثنا کی آپ نے تبسم کیا اور فرمایا ابوالغیث کل کو اہل ہے کا اُس شخص کا جسکے لئے اہل نہیں ہے میں نے عرض کیا آپ مجھے دخول کی اجازت دیتے ہو فرمایا داخل ہو بیشک تو امن والوں سے ہے انتہا ان دس آدمیوں کا ذکر اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ ہے وللہ الحمد اسکے بعد امام یافعی رحمہ اللہ مکے میں آگئے تصنیف کرتے رہے انواع علوم متفرقہ میں چند کتب کو تصنیف فرمایا یہ سب کے سب مفید و نافع ہیں اُن پر نور و برکت کا اثر ظاہر ہے اُن کی شہرت اُنکے ذکر سے مغنی ہے یہ شاعر بھی تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے غالباً اُن کے اشعار مدح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدح اولیاء اور ذم دنیا اور ترغیب زہد میں ہیں پھر چند شعر مدح نبوی اور ذم دنیا کو ذکر کیا اسکے بعد کہا کہ ان کے سب شعر اسی باب میں ہیں ان کے سارے وقت اشتغال علم صیام قیام ذکر تلاوت وغیرہ اعمال بر کے ساتھ مشحون تھے فقر کو پسند رکھتے فقرا کو چاہتے باوجود اپنے فقر کے اُن کو اپنی جان پر اختیار کرتے ابناء دنیا پر متوجہ نہیں ہوتے تھے ان کے منام بہت اچھے ہوتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں بہت دیکھتے تھے ان کیلئے بہت سی بشارتیں حاصل ہوئیں وہ سب ان کی ولایت پر دلالت کرتی ہیں اسیطرح ایک جماعت اولیاء اکابر نے ایسی باتوں کے ساتھ بشارت دی کہ وہ بھی اُن کی ولایت پر دلالت کرتی ہیں روایت کیا گیا ہے کہ بعض صالحین نے جو کہ مکہ مشرفہ کے مجاورین سے تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہیں اور آپ کے آگے شیخ عبداللہ یافعی اور شیخ احمد بن جعد ہیں ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک علم ہے کہ وہ اُسکو اُٹھائے ہوئے ہے خواب

دیکہنے والے کہتے ہیں کہ میں اُن کے پیچھے چلا یہانتک کہ وہ کعبے کو پہنچے اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی اور ہم نے آپ کے بعد نماز پڑھی اسیطرح بعض صالحین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکہا کہ آپ شیخ عبداللہ کے منہ میں تمر رُطب دے رہے ہیں اور آپ کے پاس ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور آپ اُنکو تمر مرجوز کے لقمے دے رہے ہیں یہ خواب امام یافعی رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات میں دیکہا جب صبح ہوئی تو دیکہنے والے ان کے پاس آئے انسے خواب بیان کیا اُنکے پاس ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی بعض حاضرین نے یہ اعتقاد کیا کہ شیخ عبداللہ کو رطب کے ساتہہ تمیز دیا گیا ایک شخص فقرا مجاورین سے کھڑا ہوا اور کہا اے عبداللہ چونکہ تم درمیان خوف و رجا کے تہے اسلئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو رطب عنائت فرمائے اور دونوں امیر المومنین کا ایمان قوی تہا اسلئے اُنکو تمر کامل عنایت کی بعض علمانے کہا کہ یہ تاویل اہل کشف کی ہے اسیطرح بعض صالح عورتوں نے جو کہ مکہ مکرمہ میں مجاور تہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ شیخ عبداللہ کے گہر کے دروازے پر کہڑے ہوئے ہیں اور بہ آواز بلند فرمارہے ہیں کہ اے یافعی مین تیرے لئے اللہ پر اس بات کا ضامن ہوں کہ بیشک تو مثل احد العمرین کے ہے آپ نے اس بات کو تین بار فرمایا۔ پہر فرمایا بسبب تیرے عمل کے۔ جو یہ ہے اور آپ نے دست مبارک سے جماعت فقرا کی طرف اشارہ کیا جو کہ اُن کے دروازے کے نزدیک تہے اِن سے کچہہ کہانے کا سوال کررہے تہے وہ بی بی کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال اُن کی دونوں کانوں کی لووں تک دیکہے جیسا کہ آپ کا حلیہ شریف بیان کیا گیا ہے اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تہا اور آپ پر سرخ چادر تہی شیخ امام قاضی القضاۃ مجدالدین شیرازی کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکہا

اور میں مکہ مشرفہ میں ہوں گو یا میرے پاس کئی جزہیں کتب حدیث کے اور میں اپنے جی میں فکر کررہا ہوں کہ کس شخص کیطرف جاؤں کہ اُس پر سماع کروں اور اُس وقت مکے میں شیوخ مسندین سے ایک جماعت تہی کہ اکثر نفوس میں اُس کی تعظیم و تقدیم امام یافعی سے زیادہ تہی میں نے اپنے جمیع جہات سے ایک آواز سُنی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ نہیں ہے اللہ کے نزدیک قدر میں اعظم یافعی سے میں نے اپنے جی مین کہا شاید مراد یہ ہو کہ اہل مکہ مین ان سے زیادہ عظیم القدر کوئی نہ ہو میں نے سُنا کہ وہ قائل کہتا ہے اور نہ شام میں اور نہ مصر میں۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ رویا رمنام ہے اس کیلئے کوئی تعبیر ضرور ہے پہر میں چلنے لگا چند قدم نہیں چلا تہا کہ دیکہتا ہوں کہ ایک شخص میری راہ پر کہڑا ہے میرا ظن غالب ہوا کہ وہ میکائیل یا ابراہیم علیہ السلام ہیں ان دونوں میں سے ایک ہیں اس میں مجہے شک نہیں پہر میں نے اُنکو سلام کیا اور خواب بیان کیا اُنہوں نے کہا اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مشہور ہوجائنگے یہانتک کہ مثل آفتاب کے ہوجاوینگے پہر مرجاوینگے اسکے بعد میں بیدار ہوگیا اس خواب کو میں نے ایک ورق میں لکہہ لیا تاکہ اُس سے کچہہ بہول نہ جاؤں کہتے ہیں کہ میں اس کلام کے معنی میں ہمیشہ متردد رہا یہانتک کہ کئی برس کے بعد بیت المقدس میں بعض صالحین سے ملاقات ہوئی اور وہ شیخ محمد قرمی ہیں اُنہوں نے مجہہ سے فرمایا میں تجہے خبر دیتا ہوں کہ بعض صالحین نے مسجد اقصےٰ میں مجہے خبر دی کہ بیشک یافعی رات کو قطب کئے گئے تو اس کی تاریخ اپنے پاس لکہہ رکہہ پہر میں نے اپنا خواب اُن سے ذکر کیا اس کے بعد جبکہ میں مکہ مکرمہ کو لوٹ کر آیا تو معلوم ہوا کہ شیخ عبداللہ یافعی رحمت الٰہی کی طرف انتقال کرگئے ہیں میں نے غور کیا تو ناگاہ اُن کی وفات کا دن اُس دن سے جس میں وہ قطب کئے گئے بعد سات دن کے تہا اور یہ وہی

مدت تھی جسمیں وہ مثل آفتاب کے ہوگئے ترجمہ شیخ طلحہ ہتار میں بھی اس کی تائید گزر چکی ہے حاصل یہ ہے کہ امام یافعی رضی اللہ عنہ کے مناقب مشہور اور اُن کے آثار مذکور ہیں شیخ جمال الدین اسنوی نے اپنے طبقات میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی بہت ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ انکی وفات ۷۶۸ھ سات سو اڑسٹھ میں ہوئی اور یہ اُس زمانے میں فضیل و فاضل مکہ اور عالم و عامل اباطح تھے جنت المعلیٰ کے دروازے میں فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیے گئے اسنوی نے کہا کہ اُن کے ترکے کی حقیر چیزیں نہایت گراں قیمت کو فروخت ہوئیں یہانتک کہ اُنکا پرانا تہ بند تین سو درہم کو بکا اور طاقیہ یعنے ٹوپی سو درہم کو فروخت ہوئی رحمہ اللہ تعالےٰ و رضی عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ متقلبہ ومثواہ آمین

تمام ہوا کلام طبقات الخواص کا اس کتاب کے مصنف شیخ زین الدین احمد بن احمد شرجی زبیدی یمنی رحمہ اللہ تعالےٰ عالم عامل متدین محدث ہیں اُنہوں نے اس کتاب میں خاص اولیاء کرام صوفیۂ عظام یمن کا ذکر کیا ہے ہر ایک کے ترجمے کے بعد اُس کی کراماتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے یہ کتاب نہایت عمدہ و معتمد ہے اسکی خوبی وہی جانتا ہے جس نے اِسکو خوب دیکھا بھالا سمجھا ہے ✤

ترجمہ شیخ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ مؤلف کتاب استنشاق نسیم الانس من نفحات ریاض القدس

جناب مولف رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ علامہ زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابو العباس احمد بن حسن بن رجب حنابلہ و محدثین کے شیخ ہیں روضۂ غناء تاریخ دمشق فیحاء سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ ابن

رجب امام اصولی محدث فقیہ واعظ مشہور علوم میں امام تھے ان کے بہت مصنفات ہیں منجملہ اُن کے یہ کتب ہیں شرح صحیح بخاری شریف شرح اربعین نوویہ طبقات حنابلہ قواعد ریاض الانس انکے سوا اور بہت کتابیں ہیں ان کی وفات دمشق میں ہوئی باب صغیر میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دفن کئے گئے رحمہ اللہ تعالےٰ انتہیٰ ✤

مقدمہ

اسمیں چند امور کا بیان ہے پہلا امر یہ ہے کہ طریق قوم کتاب و سنت کے ساتھہ جکڑا ہوا ہے اور انبیاء و اصفیاء کے اخلاق کی چال پر اُسکی بنا رکھی گئی ہے دوسرا امر یہ ہے کہ طریق قوم مذموم نہیں ہوگا مگر جبکہ صریح قرآن یا سنت و اجماع کے مخالف ہو اور جب مخالف نہ ہوا تو غایت کلام یہ ٹھیریگا کہ وہ ایک فہم ہے کہ مسلمان آدمی کو عنایت کیگئی سو جو کوئی چاہے اُس پر عمل کرے اور جو چاہے اُسے چھوڑدے اور افعال اس باب میں مثل فہم ہیں تیسرا یہ ہے کہ اب انکار کیلئے کوئی دروازہ باقی نہیں رہا سوائے اس کے کہ اُنسے بدگمانی کی جائے اور اُنکو ریا پر محمول کریں اور یہ شرعاً جائز نہیں ہے ✤

فصل تعریف تصوف میں

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے طبقات میں فرماتے ہیں کہ علم تصوف عبارت ہے ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے دل کتاب و سنت پر عمل کرنے سے روشن ہو جاتے ہیں تو وہ علم اُن کے دلوں میں ظاہر ہوتا ہے سو جو شخص کتاب و سنت پر عمل کرتا ہے اُس کے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے علوم و آداب و اسرار و حقائق ظاہر

ہوتے ہیں جن کے بیان سے زبانیں عاجز ہوتی ہیں جیسے علماء شریعت
غزار رحمہم اللہ کہ جو احکام شریعت اُنہوں نے سیکھے ہیں جب وہ اُن کو
عمل میں لاتے ہیں تو اُن کے لئے اور احکام ظاہر ہو جاتے ہیں پس تصوف
خلاصہ ہے بندے کے عمل کا احکام شریعت کے ساتھ جبکہ اُسکے عمل سے
علل و حظوظ نفس دور ہو جاویں جیسے علم معانی و بیان خلاصہ ہے علم
نحو کا سو جو شخص علم تصوف کو مستقل علم ٹہیراتا ہے وہ سچ کہتا ہے اور
جو کوئی اُسکو عین احکام شریعت سے قرار دیتا ہے وہ بہی سچا ہے مثلاً
جو کوئی علم معانی و بیان کو علم مستقل کہے وہ سچا ہے اور جو اُسکو مجمل
علم نحو گردانے وہ بہی سچا ہے لیکن یہ بات کہ علم تصوف عین شریعت
سے متفرع ہے سوا اُسکے ذوق پر اطلاع نہیں ہوتی مگر اُسی شخص کو
جو کہ علم شریف شریعت مین تبحر رکہتا ہو یہانتک کہ اُسکی منتہا کو پہونچ
گیا ہو - پہر جب بندہ طریق قوم مین داخل ہوتا ہے اور اُسکو اس طریق
میں تبحر ہو جاتا ہے تو اُسوقت اللہ سبحانہ و تعالےٰ اُس کو استنباط
کی قوت عنایت کرتا ہے بعینہ مثل احکام ظاہرہ کے - پہر وہ طریق میں
واجبات مندوبات آداب محرمات مکروہات خلاف اولےٰ استنباط
کرنے لگتا ہے جس طرح علماء مجتہدین کیا کرتے ہیں اور کوئی مجتہد اپنے
اجتہاد سے کسی چیز کو واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح
نہیں کی ہے یہ مجتہد کا واجب کرنا اس سے بڑہکر نہیں ہے کہ کوئی ولی
اللہ کسی حکم کو طریق میں واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح
نہیں کی ہے چنانچہ اس بات کی تصریح امام یافعی وغیرہ نے کی ہے اس
تقریر کا بیان واضح یہ ہے کہ سارے اولیاء اللہ شرع میں عدول
ہیں اللہ عز و جل نے ان لوگوں کو اپنے دین کے لئے پسند فرمایا
ہے جو شخص خوب بغور سے نظر کریگا اُسے یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ

کہ اہل اللہ کے علوم سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ وہ شریعت سے
خارج ہو اور اُن کے علوم شریعت سے کیوں خارج ہونے لگے شریعت
ہی نے تو ہر لحظہ اُن کو اللہ عز و جل کیطرف پہنچایا لیکن جس شخص کو
کہ اہل طریق سے کچہہ بہی واقفیت نہیں ہے وہ اس بات کو غریب سمجہتا
ہے کہ علم تصوف عین شریعت سے ہے گر اُس کا یہ ہے کہ اس شخص کو
علم شریعت میں تبحر حاصل نہیں ہوا اسیلئے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ ہمارا علم مشید بکتاب و سنت ہے یہ بات بطور رد کے فرمائی اُس پر
جو یہ وہم کرتا تہا - کہ علم تصوف کتاب و سنت سے خارج ہے یہ شخص اُن
کے زمانے میں ہوگا یا اور کسی عہد مین ✣

فصل ۲ صوفیۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان میں

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قوم نے اس پر اجماع کیا ہے کہ طریق
اللہ عز و جل کی تعلیم کے لئے وہ شخص لیاقت رکہتا ہے جسکو علم شریعت
میں تبحر حاصل ہوا ہو شریعت کے منطوق و مفہوم و خاص و عام ناسخ
منسوخ جانتا ہو علم لغت میں بہی تبحر رکہتا ہو یہانتک کہ عربی زبان کی
مجازات استعارات وغیرہ سے واقف ہو پس ہر صوفی فقیہ ہے اور ہر فقیہ
صوفی نہیں ہے حاصل یہ ہے کہ احوال صوفیہ کا انکار وہ کریگا مگر وہی شخص
جو کہ اُن کے حال سے ناواقف ہے امام قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ مدت اسلام میں کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ اُس میں اس طائفے سے
کوئی شیخ ہو مگر ضرور اُس وقت کے اکابر علماء نے اُس شیخ کو مانا اُس
کے لئے تواضع کی اُس سے برکت حاصل کی اگر کوئی مزیت و خصوصیت

قوم کے لئے نہ ہوتے تو امر بالعکس ہوتا امام شعرانی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ
ہم کو طرح قوم کے لئے ان لوگوں کا مان لینا کافی ہے اذعان امام شافعی
رضی اللہ عنہ کا شیبان راعی کے لئے جبکہ امام احمد بن حنبل رضی
اللہ عنہ نے چاہا کہ شیبان سے سوال کریں کہ جو شخص ایک نماز
بھول گیا یہ نہین جانتا کہ وہ کونسی نماز تھی اور اسی طرح امام احمد
کا اذعان شیبان کو جب کہ اُنہوں نے کہا کہ یہہ ایک آدمی ہے
کہ اللہ عزوجل سے غافل ہوگیا سو اُس کی جزا یہہ ہے کہ پانچوں
نمازوں کی قضا کے ساتھہ تادیب کیا جاے ایسے ہی امام احمد
رضی اللہ عنہ کا اذعان ابو حمزہ بغدادی صوفی رضی اللہ عنہ
کو اور اُن کا اعتقاد جبکہ مشکل مسائل اُن کے پاس بھیجتے
اور کہتے کہ اے صوفی تم اس مسئلے میں کیا کہتے ہو سو جس چیز
کے سمجھنے میں امام احمد رضی اللہ عنہ توقف فرماوین اور ابو حمزہ
اُس کو جانیں پہچانیں یہ غایت منقبت ہے قوم کے لئے اسی طرح
اذعان ابو العباس بن شریح کا جنید رضی اللہ عنہ کو جبکہ اُن کے
پاس حاضر ہوئے اور کہا میں نہیں جانتا یہ کیا کہتے ہیں لیکن ان کے
کلام کی ایسی صولت ہے کہ وہ مبطل کی صولت نہیں ہے۔ ایسے ہی
امام ابو عمران کا اذعان شبلی رضی اللہ عنہ کو جبکہ چند مسائل
حیض میں اُن کا امتحان لیا اور سات قول اُن سے حاصل کئے
کہ وہ ابو عمران کے پاس نہ تھے۔ شیخ قطب الدین بن ایمن رضی اللہ
عنہ حکایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو رغبت
دلاتے تھے کہ اُس زمانے کے صوفیہ کے ساتھہ صحبت رکھے اور فرماتے
کہ بیشک یہ لوگ اخلاص میں اُس مقام کو پہنچے ہیں کہ ہم اُسکو نہیں
پہنچے امام قشیری نے اپنے رسالے میں اور امام احمد بن اسعد یافعی نے روض الریاحین

مین اور اُن کے سوا اور اہل طریق نے قوم کی اور انکے طریق کی مدح مین خوب
بھرپور تقریر کی ہے۔ ان کی ساری کتابین اس سے بھری ہوئی ہیں مین
نے اپنے شیخ و مولیٰ ابو یحییٰ زکریا انصاری شیخ الاسلام کو یہ فرماتے سنا
کہ جب فقیہ کو قوم کے احوال و اصطلاحات کا علم نہو تو وہ فقیہ جافی ہے
اور مین اُنسے بہت سنتا تہا کہ وہ یہ فرماتے کہ اعتقاد صیغہ ہے۔ اور انتقاد
حرمان ہے۔ اور ہمارے شیخ محمد مغربی شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تو
اپنی سادات قوم کا طریق طلب کر گو وہ قلیل ہون۔ اور جو انکے طریق سے
ناواقف ہین۔ اُن لوگون کے طریق سے بچ اگرچہ وہ بہت ہون۔ علم قوم
کا شرف یہی کافی ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے فرمایا هل اتبعك على
ان تعلمن مما علمت رشدا اور یہ سب سے بڑی دلیل ہے۔ طلب علم حقیقت کی وجوب پہ۔
جیسے کہ طلب علم شریعت کی واجب ہے اور ہر ایک اپنے مقام سے کلام
کرتا ہے ❊

فصل بیان مین ابتلا اولیاء اللہ کے

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس
طائفہ شریفہ کو خلق کے خصوصاً اہل جدال کیساتھہ مبتلی فرمایا ہے تو اُن
مین سے کسیکو کم دیکھیگا جس کا سینہ ولی معین کی تصدیق کیلیئے اللہ تعالیٰ
نے کھولدیا ہو بلکہ وہ تجھسے کہیگا ہان بیشک اللہ تعالےٰ کیلیئے اولیاء و
اصفیاء موجود ہین۔ لیکن وہ کہان ہین جب تو اونسے کسیکا ذکر کریگا
تو وہ ضرور اُسکو دفع کرینگے۔ جو خصوصیت کہ اللہ تعالےٰ کو اُس سے ہے اُس
کو رد کرینگے اُسکے ولی نہونے پر حجت کے ساتھہ زبان چلاوینگے اور اُن
کو اسبات کا خیال نرہا۔ کہ ولی کی صفات کو اولیا ہی پہچانتے ہین
غیر ولی کو یہ بات کہان سے حاصل ہوئی کہ وہ کسی انسان سے ولایت

کی نفی کرے یہ نہین ہے ۔ مگر تعصب محض موصلی نے کتاب مناقب ابرار
مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ۔ کہ وہ فرماتے تھے
کہ فجار کی مجالست سے بچنا کیونکہ اگر وہ تجھسے محبت رکھینگے تو وہ ایسی
چیز کے ساتھہ تیرا وصف کرینگے جو تجھہ مین نہین ہے اور اگر تجھسے بغض رکھینگے
تو ایسی چیز کے ساتھہ تیری جرح کرینگے جو تجھہ مین نہین ہے اور لوگ اُس کو
اُنسے قبول کرینگے شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سنت
اللہ اپنے انبیا و اصفیا مین اسطرح پر جاری ہوئی ہے ۔ کہ اُنکے مبدا امر اور
انتہا حال مین مخلوق کو اونپر مسلط فرماتا ہے جبکہ اُن کے دل غیر اللہ کی
طرف جھکتے ہین ۔ پھر جبکہ وہ پورے پورے اللہ تعالے پر متوجہ ہوتے ہین تو آخر کو
دولت و نصرت اُنہین کے لئے ہوتی ہے ۔ امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے
ہین وجہ اسکی یہ ہے ۔ کہ مرید سالک پرخلوص اور سیر بارگاہ اللہ عزوجل
کیطرف مشکل ہوتا ہے باوجود اس کے کہ خلق کی طرف اُسکو میل ہو اور خلق
جو اعتقاد کہ اُسمین رکھتی ہے ۔ وہ اُس طرف جھکتا ہے ۔ پھر جب لوگ اُس
کو ایذا دیتے ہین اُس کی مذمت کرتے ہین اُس کو گھٹاتے ہین بہتان و
زور کے ساتھہ متہم کرتے ہین تو اُسکا نفس اُنسے متنفر ہو جاتا ہے اور کسی
طرح کا میل اونکی طرف نہین رہتا اب اُسکے لئے اپنے رب کے ساتھہ صاف
وقت حاصل ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک توجہ اللہ تعالی پر ہو جاتی ہے اسلئے کہ
پیچھے کو اُسکا التفات نرہا پھر جب بعد انتہا سیر کے ہدایت خلق کی طرف رجوع
ہوتے ہین تو حلم و عفو و ستر کا خلعت پہنے ہوئے رجوع کرتے ہین ایذاے
خلق کی برداشت کرتے ہین بندگان الٰہی سے جو کچھہ اونکے حق مین صادر ہوتا
ہے ۔ اس سب مین اللہ تعالی سے راضی رہتے ہین وہ اس سبب سے اپنے
بندونمین اُن کی قدر بلند کرتا ہے ۔ اُنکے انوار کو کامل فرماتا ہے اور جو ایذاء
خلق اُنپر وارد ہوتی ہے اور یہہ اُس کا تحمل کرتے ہین ۔ تو اللہ تعالی بسبب

اسکے میراث رسل انکے لئے ثابت کرتا ہے ۔ اور اس سے اُنکے مراتب کا تفاوت ظاہر ہوتا
ہے ۔ کیونکہ آدمی بقدر اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالی نے وَ
جعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا اور فرمایا اللہ سبحانہ نے وَلقد
كذبت رسل من قبلك فصبروا على ما كذبوا واوذوا حتى اتاهم نصرنا
اور یہ اسلئے ہے ۔ کہ کاملون مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ ان دو شہود
سے خالی ہو یا تو وہ اپنے قلب سے حق تعالے کا مشاہدہ کریگا پس وہ حق
کے ساتھہ ہوگا ۔ اُسکے بندون کی طرف کسطرح کا التفات اُسکو نہ ہوگا یا
وہ خلق کو مشاہدہ کریگا تو اُنکو اللہ تعالے کے بندے پائیگا پس اُن کے
مالک کے سبب سے اُنکا اکرام کریگا ۔ اور اگر وہ مصطلم ہے یعنی اُس نے اپنے
نفس کو اللہ سبحانہ مین فانی کر دیا ہے ۔ تو ہمارے لئے اُسکے ساتھہ کلام
نہین کیونکہ اس حالتمین اُس سے تکلیف زائل ہوگئی اس سبب سے یہ بات معلوم
ہوئی ۔ کہ جو شخص اولیا و علما مین سے آثار انبیاء علیہم الصلوٰہ والسلام کی پیروی
کرتا ہے ۔ اُس کیلئے ضرور ہے کہ اوسے ایذا دیجاے جیسے انکو ایذا دی گئی
اور بہتان و زور اسمین کہا جاے ۔ جیسا اُن مین کہا گیا تاکہ یہ صبر کرے
جیسا انہون نے صبر کیا ۔ اور خلق پر رحم کرے اسکو اپنا خلق ٹھیراوے
رضی اللہ عنہم اجمعین امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے علی خواص
رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے جو لوگ کہ اللہ تعالی کیطرف
دعوت کرتے ہین ۔ اگر انکا کمال اس بات پر موقوف ہو کہ ساری خلق انکی
تصدیق پر متفق ہو جاے تو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ سے پہلے
اور انبیا اُس کے ساتھہ اولے تھے حالانکہ ایک قوم نے اُن کی تصدیق کی اور
اللہ تعالے نے اپنے فضل سے اُنکو ہدایت فرمائی اور دوسری قوم محروم رہی تو
تو اللہ تعالے کے اپنے عدل سے اُنکو شقی کر دیا ۔ اور جبکہ اولیاء و علما مقام اقتدا
و پیروی مین قدم بقدم رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہوئے تو لوگ انکے حقمین

دو گروہ ہو گئے ایک گروہ تو معتقد مُصَدِّق ہوا۔ دوسرا غیر مُعْتَقِد مُکَذِّب ٹھہرا جیسا
رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کیلئے واقع ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ اس سبب سے انکی میراث
انکے واسطے ثابت کرے پس اُن کی تصدیق اور اُن کے علوم و اسرار کی صحت
کا اعتقاد وہی شخص کریگا جسکا اللہ عزوجل نے ارادہ کیا ہے کہ اُسکو اُن کے
ساتھہ ملحق فرماوے گو ایک مدت ہی کے بعد کیوں نہو اور جو شخص انکی تکذیب میں
اور پیر انکار کرتا ہے وہ اُنکی درگاہ سے مطرود ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کیلئے دوری
ہی زیادہ کریگا اللہ تعالےٰ نے جو کہ اولیاء و علماء کی تخصیص کی ہے اور پر اپنی
عنایت فرمائی ہے انکو منتخب فرمایا ہے سو اُنکے لئے ان باتوں کے مان لینے والے
تھوڑے لوگ ہین وجہ اسکی غلبہ جہل ہے۔ اُنکے طریق کے ساتھہ اور استیلاء غفلت
ہے اور اکثر لوگ اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ کسی کیلئے کسی منزلت یا
اختصاص کا شرف حاصل ہو حسداً من عند انفسہ قوم نوح علیہ السلام کے حق
مین اس امر کیساتھہ کتاب عزیز ناطق ہے فرمایا و ما اٰمن معہ الا قلیل
اور فرمایا ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور فرمایا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او
یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا ان کے سوا اور آیتین ہین شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عام لوگون سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ حق تعالیٰ
کے اسرار کو اس کے خواص بندون مین جو کہ اولیاء و علما سے ہین جانین
اور اُسکے نور کی روشنی اونکے دلون مین پہچانین اسلئے غالب خلق سے انکو
مستور ہی رکھا بسبب اُن کی جلالت عزت کے جو اوسکے نزدیک ہے۔ اور اگر وہ
لوگون مین ظاہر ہوتی اور کوئی انسان اُنکو ایذا دیتا تو وہ کہلم کہلا اللہ تعالیٰ
سے لڑائی کرتا پہر اللہ تعالےٰ اوسکو ہلاک کر ہی دیتا سو ان کا خلق
سے مستور رکہنا خلق پر رحمت ہے اور جو شخص کہ اولیا سے خلق کیلئے
ظاہر ہوا تو وہ بحیثیت اپنے ظاہر علم اور وجود ولالت کے ظاہر ہوتا ہے اور
بحیثیت سر ولایت وہ ہمیشہ باطن ہے فائدہ شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہین کہ ہر ولی کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے ان مین سے بعض ایسے ہوتے
ہین کہ اُن کا ستر اسباب سے ہوتا ہے اور بعض کا ستر ظہور عزت و سطوت و قہر سے
ہوتا ہے جسطرح اللہ تعالیٰ اُسکے قلب کے لئے تجلی فرماوے لوگ کہتے ہین کہ حاشا
یہ ولی اللہ ہو۔ یہ تو اس نفس مین ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ جبکہ بصفت
قہر بندے کے دل پر تجلی فرماتا ہے تو وہ قہار ہوتا ہے یا بصفت انتقام تو وہ
منتقم ہوتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت تو وہ مشفق رحیم ہوتا ہے اسیطرح اور
صفات کا حال ہے پہر یہ ولی جو کہ مظہر عز و سطوت و انتقام مین ظاہر ہوا
ہے۔ اُسکی صحبت مین مریدون مین سے وہی رہ سکتا ہے جسکے نفس کو اللہ تعالیٰ
نے مٹا دیا ہے ہر زمانہ مین یہہ بات ہوتی چلی آئی ہے کہ ملوک وقت نے اولیاء
و علماء کی فرمانبرداری کی ہے اُنکے ساتھہ سمع و طاعت و اذعان کا معاملہ کیا ہے
اور بعض کا ستر اُن مین سے یہ ہوا۔ کہ وہ علم ظاہر مین مشغول رہے ظاہر نقول پر
جمے رہے یہانتک کہ تو انکو ادنی درجے کی طالبعلمون سے نہ نکالے اور بعض
کا ستر یہہ ہوا ہے۔ کہ دنیا پر مزاحمت کی اور محبت ریاست و ملابس فاخرہ کا اظہار کیا حالانکہ
وہ باطن مین قدم عظیم پر تھے۔ اور بعض کا ستر یہ ہوا۔ کہ ملوک و امرا و اغنیا کے
پاس آمد و رفت رکہتے اُنسے دنیا مانگتے تدریس خطابت امامت عمالت وغیرہ
کا عہدہ طلب کرتے پہر ان کامون میں عدل کا برتاؤ کرتے معروف کے
ساتھہ تصرف کرتے۔ ایسے طریقے پر کہ انکے سوا اور امراء و عمال و آحاد فقہا اُسکو نہین
سمجھہ سکتے اور اُن وظائف کی تنخواہ سے آپ کچھہ نہ کہاتے یا فقط بقدر سد رمق اس
مین سے کہا لیتے جو شخص کہ فہم و ادراک مین قاصر ہے وہ کہتا کہ اگر یہ اللہ عزوجل
کے ولی ہوتے تو ان امراء کے پاس نہ جاتے اپنے گوشے یا گھر مین بیٹھہ رہتے
علم و عبادت مین مشغول ہوتے اللہ تعالےٰ اُن اولیاء پر رحم کرے جو کہ گزر گئے
اسی قسم کے اور الفاظ جو رکہتا اگر یہ قائل اپنے دین و آبرو کو بچاتا تو پہلے ان اولیا
و علما پر انتقاد کرنے سے توقف کرتا اُنکے کام مین خوب غور کرتا کبھی کبھی اُن کے

پاس آتا جاتا کسی ضرر کے دور کرنے کے لئے یا کسی مظلوم کے قید خانے سے خلاصی
کیواسطے یا جو اللہ کے بندے عاجز ہین اپنی حاجتیں امرا تک نہین پہنچا سکتے ان
مین سے کسی کی قضا حاجت کے لئے اُن سے سوال کرتا یہ لوگ اُن مصالح
کے لئے امرا کے پاس جاتے ہین - یہ جانا اپنر واجب ہے اور نہ جانا حرام ہے
خصوصاً جبکہ ہم دیکھیں کہ یہ شخص جو کہ اولیا و علما رسے اُن کے پاس آتا جاتا ہے
جو کچھ کہ امرا کے پاس ہے اُس مین بے رغبت ہے اُنکی ہمنشینی کے وقت متعزز
بعزت ایمان ہے نیک بات کا اُن کو حکم کرتا ہے بری بات سے اُن کو روکتا
ہے جسکی سفارش اُنسے کرتا ہے اُس کا ہدیہ قبول نہین کرتا تو بیشک ایسا
شخص محسنین سے ہے اِس آمد و رفت کے سبب سے کسیکو اُسپر اعتراض نہین
پہنچتا امام شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین - مین نے علی خواص رضی اللہ عنہ سے
سُنا وہ فرماتے تھے کہ جب فقیر کو یقین ہو کہ امرا جو اسکی نصیحت کو قبول
کرینگے اس کی شفاعت کو مانین گے تو اُسپر واجب ہے کہ اُن کی صحبت اختیار
کرے اُنکے پاس آمد و رفت رکھے اور صاحب نور پہچانتا ہے کہ کس بات کو
کرنا چاہئے اور کسکو چھوڑنا چاہئے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیا
مین سے بعضے یون چھپتے ہین جو ہدیہ صدقہ خلق اُن کو دیتی ہے وہ اُسکو
قبول کرتے ہین پھر اُسمین اپنا مال ملا دیتے ہین اور لوگون کو اعلام کرتے
ہین کہ یہ سب اجنبی لوگون کے صدقات ہین اور جن لوگون نے کہ اُن کو
دیا ہے اُنکی سخاوت کی تعریف کرتے ہین اور لوگون کو اس وہم مین ڈالتے
ہین کہ اُنہون نے اپنی ذات کیواسطے اور اپنے عیال کیواسطے بغیر فقرا کے
کئی چیزون کو کم کر لیا مثلاً یون کہتے ہین کہ اس زمانے مین اس بات پر
کون قادر ہے کہ وہ مال لیوے اور فقرا کو تقسیم کرے اور اُس مین سے
کسی چیز کے کم کرنے کا اُس کے جی مین نہ آوے ہم سب سے سوائے عفو کے
اور کچھ نہین بن پڑتا اور یہ کھانا مذموم ہو جاتا ہے یہ بات اُن مردون

کی اکبر اخلاص سے ہے جنہون نے اللہ عزوجل کے معاملے مین اخلاص کیا
کیونکہ اس شخص کے کمال کی طرف جسپر وہ باطن مین ہے کسیکو راہ نہین باوجود
اس کے کہ وہ لوگون کی آنکھون مین اپنی حقارت و ذلت ظاہر کرتا ہے
اسلئے کہ آدمی جبکہ خلق سے کوئی چیز قبول کر لیتا ہے تو وہ ضرور ہی اُن کی
آنکھون مین حقیر ہو جاتا ہے جیسے وہ شخص جو پھیر دیتا ہے اُن کی نظر مین
کبیر بنجاتا ہے اور شاید اس پھیرنے والے نے صرف ریا و سمعہ و تالیف قلوب
کے لئے پھیرا ہو تاکہ وہ تعظیم و تبجیل کے ساتھ اُسکی تعریف کرین فضیل بن عیاض
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے لوگون سے لینا چھوڑ کے تعریف طلب
کی وہ اپنے نفس و ہواہی کی پوجا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالے سے کسی چیز مین
نہین ہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین پوجا کرتا ہے یعنے اطاعت کرتا
ہے اور فضیل رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے تھے کہ جو شخص پھیر دینے کے فتنے
سے اپنے نفس پر ڈرتا ہے تو اُسے چاہئے کہ لیوے پھر پوشیدہ جو اُس کا
مستحق ہے - اُسے دیدے خود اپنے نفس کے لئے اُسمین سے کچھ نہ لے انشاء اللہ تعالے
وہ اس فتنے سے امن مین ہو جاویگا شیخ محی الدین رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین
کہ جو باتین قلت اعتقاد اولیا اللہ کا دروازہ کھولتے ہین اُن مین سے ایک یہ ہے
کہ جو شخص اُنکے لباس مین ہوتا ہے اور اُن کے مثل طریق کی طرف منسوب ہوتا
ہے اُس سے کوئی زلت واقع ہو جاتی ہے سو اس بات کے ساتھ ٹھہر جانا اکبر
قواطع عن اللہ عزوجل سے ہے اللہ تعالے نے فرما ہی دیا ہے وکان امر اللہ
قدرا مقدورا اور فرمایا لاتزر وازرۃ وزر اخری پس ایک شخص کے برا
جیسے یہ بات کیونکر لازم آتی ہے کہ اُس کے سارے اہل حرفہ ایسے ہی ہون
نہین ہے مگر محض عناد و تعصب باطل فائدہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین چھ چیزین کہ اولیاء اللہ عزوجل کی معرفت سے روکتی ہین اُن مین
سے اشد حجاب شہود و مماثلت و مشاکلت ہے یہ بہت ہی بڑا حجاب ہے

اسی پردے سے اللہ تعالیٰ نے اکثر اولین و آخرین کو چھپایا ہے جیسے کہ ایک
قوم سے حکایت فرمائی وقالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الا
سواق اور کہا ماھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون فقالوا
ابشرا منا واحدا نتبعہ یعنے ہمنے کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ اُسکے دعوے پر
اُسکی موافقت کرے اور ہمکو اُس کا حکم کرے اُس کی مثل اور آیتین ہین
لیکن اللہ عزوجل جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کو اپنے بندون سے کسی
ولی کی اپنے اولیا سے معرفت حاصل کراوے تاکہ وہ اُس سے ادب سیکھے
اخلاق مین اُس کا اقتدا کرے تو اُس ولی سے شہود بشریت کو دور فرماتا
ہے اور وجہ خصوصیت جو اُسمین ہے اُسکو دکھا دیتا ہے پھر وہ بلاشک
اُسکا معتقد ہوجاتا ہے اُس کو بغائیت چاہنے لگتا ہے اور اکثر لوگ جو کہ
اولیا کی صحبت مین رہتے ہین وہ اُن سے سوائے وجہ بشریت کے اور
کچھہ مشاہدہ نہین کرتے اسی لئے اُنکو نفع کم ہوتا ہے ساری عمر اُن ساتھہ
بسر کرتے ہین اور کچھہ بھی اُنسے نفع نہین لیتے حکمت الٰہیہ اسکی مقتضی ہے
کہ اولیا مین سے کسی کے اعتقاد پر سارے خلق کا اتفاق نہو اور اُس مین
ایک سر خفی ہے کیونکہ اگر ساری خلق اُس ولی کی مصدق ہوتی تو اوس سے
صبر کا اجر تکذیب مکذبین پر فوت ہوتا اور جو سب کے سب اسکے مکذب ہوتے
تو اُس سے شکر تصدیق مصدقین پر فوت ہوتا پس حق نے اپنے اولیاء
کے حسن امتحان کے لئے یہ ارادہ فرمایا کہ لوگون کو اُنکے حق مین دو قسم کر
دیا جیسا کہ گزر چکا ایک تو معتقد مصدق دوسرے منتقد مکذب تاکہ وہ اللہ عزوجل
کی عبادت کرین شکر کے ساتھہ انمین جنہون نے انکی تصدیق کی اور صبر کے ساتھہ ان
مین جنہون نے اُنکی تکذیب کی کیونکہ ایمان کے دو حصے ہین آدھا صبر آدھا شکر مین نے علی خواص رضی اللہ عنہ
سے سناوہ فرماتے تھے۔ کہ نفس کی جب مدح کی جاتی ہے تو وہ میلا ہوجاتا
ہے اور جب اُسکی ذم کی جاتی ہے تو وہ پاک صاف ہوجاتا ہے اور یہ بھی

فرماتے تھے کہ جو شخص طائفہ علما یا فقرا مین سے کسی پر منکر ہو تو تو اُسکی بات
کے سننے سے بچو اسلئے کہ تو اللہ عزوجل کی رعائیت کی آنکھہ سے گر جاویگا اور
مستحق مقت کا ہو جاویگا اللہ عزوجل سے جنید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے
تھے کہ جو شخص اس قوم کے ساتھہ بیٹھتا ہے اور جن باتون کے ساتھہ کہ وہ
متحقق ہین اُن مین سے کسی بات مین اُنکی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ
اُس سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے امام شعرانی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے
ہین کہ مراد اُن کی یہ ہے کہ جس کلام مین اُس نے مخالفت کی اُسکے ساتھہ
جو ایمان ہوتا اُسکے نور کو چھین لیتا نہ یہ کہ سارے انواع ایمان کے نور کو
جیسے ایمان باللہ ایمان بملائکہ ایمان برسل ایمان بیوم آخر اس بات کو
خوب سوچو اسکی نظیر یہ حدیث شریف ہی نہیں زنا کرتا ہے زنا کرنے والا
جسوقت وہ زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہو یعنے اس بات کے ساتھہ کہ حالت
زنا مین اللہ تعالیٰ اُسکو دیکھتا ہے اس قسم کی اور تاویلین بھی ہین۔
فائدہ قوم نے منازعت سے صرف اسلئے منع کیا ہے کہ اُن کے علوم
مواجید ہین۔ اُن مین کوئی نقل نہین ہے اور جو شخص ایسی شے سے خبر
دیوے جسکو وہ معائنہ مشاہدہ کر رہا ہے تو سامع کو جائز نہیں ہے کہ
اُس سے نزاع کرے اُس چیز مین جسکو وہ بیان کر رہا ہے بلکہ اگر وہ مرید
ہے تو اُسپر اُسکی تصدیق واجب ہے اور اگر اجنبی ہے تو اُسکو تسلیم
کرے کیونکہ علوم قوم کے قابل منازعت کے نہیں ہیں۔ اسلئے کہ وہ
وراثت نبویہ ہین حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ نبی کے نزدیک
تنازع لائق نہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جدال سے منع کیا اور
فرمایا مجادل کے حق مین پس چاہیئے کہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا دوزخ
سے **فائدہ** شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ اللہ
عزوجل نے حسب سابقہ علم قدیم جو کچھہ کہ اس طائفے کے حق مین کہا جاویگا

اسکو جان لیا تو شروع اپنی ذات مقدس سے فرمایا پس جس قوم سے کہ اُن
کیا۔ اُنپر شقاوت کا حکم نافذ فرمایا تو انہون نے اُسکو بی بچے فقر کی
طرف منسوب کیا اُسکو مغلول الیدین ٹھہرایا جب ولی یا صدیق کو دل تنگی
ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اُسکے حق مین کفر زندقت سحر جنون وغیرہ کہا گیا
تو اُس کے سر مین ہو اتف حق ندا کرتے ہین کہ جو تجھہ مین کہا گیا یہ تیرا وصف
اصلی ہے اگر میرا فضل تجھپر نہوتا کیا تو نہین دیکھتا اپنے بھائیون کو نبی آدم
سے کہ انہون نے کیسی کیسی میری جناب مین بے ادبیان کین اور جو
بات میرے لائق نہین ہے اُس کی نسبت میری طرف کی اب بھی اگر انشراح
حاصل نہوا بلکہ منقبض رہا تو پھر اُسکو ہو اتف حق ندا کرتے ہین کیا تو
میرا اقتدا نہین کرتا مجھہ مین تو وہ باتین کہی گئی ہین جو میرے جلال کے
لائق نہین ہین اور میرے حبیب محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور اُن کے بھائی انبیا
ورسل کے حق مین ایسی باتین کہی گئی ہین جو اُنکے مرتبے کے لائق نہین
ہین انکو ساحر و مجنون کہا۔ اور یہ کہا کہ وہ دعوت الی اللہ سے صرف ریاست
و تفضیل چاہتے ہین سوائے میرے بھائی تو غور تو کر کہ حبیب محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا سینہ مبارک قول کفار سے تنگ ہوا۔ تو حق جل و علا نے
آپ کا علاج فرمایا۔ اور یہ ارشاد کیا فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین و
اعبد ربک حتی یاتیک الیقین پس اے ولی تجھہ پر بھی واجب ہے کہ تو اس باب
مین اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے کیونکہ یہ طب
آلہی دوائے ربانی ہے ضیق صدر جو کہ اقوال اغیار اہل انکار و اغترار
سے حاصل ہوتا ہے اُسکو یہ دوا زائل کر دیتی ہے اور یہ اسلئے ہے۔ کہ
تسبیح اسکو کہتے ہین کہ جو چیزین کمال آلہی کے لائق نہین ہین اُن سے
اللہ سبحانہ کی تنزیہ کرے امور سلبیہ کے ساتھ اُس کی ثنا کرے جناب
آلہی سے نقائص کی نفی کرے جیسے تشبیہ و تحدید اور تحمید یہ ہے کہ جو باتین

اللہ تعالے کے جمال و جلال کے لائق ہین اُن کے ساتھ اسکی ثنا کرے۔ یہ
تسبیح و تحمید مرض ضیق الصدر کو جو کہ منکرین و مستہزئین کے قوال سے
حاصل ہوتا ہے دور کر دیتے ہیں۔ رہا سجود سو وہ کنایہ ہے اس بات سے
کہ بندہ طلب علو و رفعت سے پاک ہو کیونکہ ساجد سجدے کی حالت مین صفت
علو سے فنا ہو جاتا ہے اسی لئے یہ مشروع ہے کہ بندہ سجدے مین سبحان ربی
الاعلےٰ و بحمدہ کہا کرے اور عبودیت جسکی طرف واعبد ربک حتی یاتیک الیقین
میں ارشاد فرمایا ہے سو اس سے مراد تذلل کا اظہار اور طلب عزت سے
دور ہونا ہے اور یہ عبودیت اسطرف اشارہ ہے کہ بندہ ذاتاً اور وصفاً
فنا ہو جاوے اور یہ موجب ہے قرب و اصطفا و عزت دونو کے خلعت ملنے کا
اسکی طرف اس قول مین اشارہ فرمایا ہے و سجد واقترب یعنی سجدہ کر اور
قریب ہو۔ اور اس حدیث قدسی مین کہ میرا بندہ نوافل سے میری طرف
ہمیشہ قریب ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ مین اُسے چاہنے لگتا ہون پھر جب
مین نے اُس کو دوست رکھا تو مین اُس کا کان اور آنکھہ ہو جاتا ہون
الحدیث اور نوافل اہل طریق کے نزدیک اسطرف اشارہ ہے کہ بندہ وقت
شہود رب عزوجل کے اپنے شہود نفس مین فانی ہو جاوے اور یقین با خوف
بے یقین المکنی فی الحوض کے محاورے سے ہے جب کہتے ہین کہ پانی حوض مین ٹھہر
جاوے قرار پکڑے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ تردد شکوک و ہم ظنون دور
ہو جاوین اور سکون استقرار اطمینان حاصل ہو جاوے شیخ محی الدین رضی
اللہ عنہ فرماتے ہین یہ سکون استقرار اطمینان جبکہ عقل و نفس کیطرف
نسبت کیا جاتا ہے تو اُسکو علم الیقین کہتے ہین اور جب روح روحانی کی
طرف منسوب ہوتا ہے تو اُسکو عین الیقین بولتے ہین اور جب قلب
حقیقی کیطرف نسبت کرتے ہین تو اُسکو حق الیقین کہتے ہین اور جب
اُسکی نسبت سر وجودی کیطرف ہوتی ہے تو اسکو حقیقت حق الیقین

کہتے ہین یہ سب مراتب جمع نہیں ہوتے مگر اُس شخص مین جو کہ مردون مین
سے کامل ہوتا ہے انتہےٰ۔ فائدہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
کہ سیدنا و مولانا شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالےٰ سے کسی
نے تکفیر غلاۃ مبتدعہ و اہل اہوا کا حکم پوچھا اور اُن لوگون کی تکفیر کا حکم دریافت
کیا جو ذات مقدس پر کلام کرتے ہین اُنہوں نے فرمایا تو جان لے اے سائل
بیشک جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ تکفیر کو اوسکے لئے جو لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہتا ہے بڑی بھاری بات سمجھتا ہے کیونکہ تکفیر ایک امر ہولناک
عظیم الخطر ہے اسلئے کہ جو شخص کسی شخص معین کی تکفیر کرتا ہے گویا وہ اس بات
کی خبر دیتا ہے کہ انجام اُس کا آخرت مین ہمیشہ ہمیشہ کو آگ مین رہنا ہے
اور دنیا مین اُس کا خون و مال مباح ہے کسی مسلمان عورت سے نکاح نہین
کرسکتا اس کی زندگی مین اور بعد موت کے مسلمانون کے احکام اُسپر جاری نہین
ہوسکتے ہزار کافر کے چھوڑنے مین خطا کرنا نہایت آسان ہے اس سے کہ
مسلمان آدمی کے خون سے بمقدار ایک پچھنے کے خونریزی مین خطا کرے
حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ مقرر امام کا خطا کرنا عفو مین مجھے بہت
محبوب ہے اس سے کہ وہ عقوبت مین خطا کرے پھر وہ مسائل جنمین
ان لوگون تکفیر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ نہایت دقیق و غامض ہین بسبب
کثرت شبہات [illegible]ر اختلاف قرائن کے اور تفاوت دواعی کے اور پورے
پورے طور پر خطا کا سمجھنا اور حقائق و شرائط تاویل پر مطلع ہونا اور اُن
الفاظ کو پہچاننا جو کہ تاویل کے محتمل ہین اور جو نہیں محتمل ہین یہ بات اس کو چاہتی ہے کہ سارے
قبائل عرب کی زبان کے سب طریق کی معرفت حاصل کرے اُن کی
حقیقت و مجاز و استعارات کو پہچانے توحید کے دقائق و غوامض کو سمجھے
اسکے سوا اور اس قسم کے امور جو کہ ہمارے زمانے کے اکابر علما پر نہایت
مشکل ہین اُن کے غیر کا کیا ذکر ہے اور جبکہ انسان اسسے عاجز ہے کہ اپنے

اعتقاد کو کسی عبارت مین تحریر کرے تو پھر غیر کے اعتقاد کو اُسکی عبارت
سے کیونکر تحریر کرسکتا ہے اب حکم تکفیر کا اوسی شخص کے لئے باقی رہا جو کہ
کفر کے ساتھ تصریح کرتا ہے اوسکو اپنا دین اختیار کیا ہے شہادتین
کا منکر ہے بالکل دین اسلام سے باہر نکل گیا ہے اور اُس کا وقوع نادر
ہے پس ادب و توقف ہے تکفیر اہل اہوا و بدع سے اور جو باتین کہ صریح
نصوص کی مخالف نہین ہین اون مین قوم کے قول کی تسلیم کرے انتہےٰ
فائدہ امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین شیخ امین الدین امام جامع
غمری مصر نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص ایک عبارت مین واقع ہوا کہ تکفیر
کے موہم تھے علما مصر نے اُسکی تکفیر کا فتویٰ دیا جب انہون نے اُس
کے قتل کا فتوے دیا تو سلطان جقمق نے کہا۔ کہ علمائے سے کوئی باقی رہا
ہے کہ وہ حاضر نہوا لوگون نے کہا ہان شیخ جلال الدین محلی شارح منہاج
باقی ہین بادشاہ نے اُن کو طلب کیا وہ تشریف لائے انہون نے اُس
آدمی کو بیڑیوں مین بادشاہ کے روبرو پایا شیخ نے فرمایا اسکو کیا ہوا۔
لوگون نے کہا کافر ہوگیا ہے فرمایا جن لوگون نے اسکی تکفیر کا فتوی دیا
ہے اُن کی سند کیا ہے شیخ صالح بلقینی نے مبادرت کی اور کہا میرے والد
شیخ الاسلام شیخ سراج الدین نے اسکی مثل مین تکفیر کا فتوے دیا ہے شیخ
جلال الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو [illegible] وہ کرتا ہے کہ
مرد مسلمان موحد کو قتل کرے جو کہ اللہ کو اور اُسکے رسول صلعم کو دوست رکھتا
ہے اپنے باپ کے فتوے سے اسکی بیڑیان کھولدو لوگون نے بیڑیون کو جدا
کردیا۔ شیخ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور چلدیئے بادشاہ دیکھتا رہا
کسیکو جرأت نہوئی کہ اُن کے پیچھے جاوے رضی اللہ عنہ۔ فائدہ
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ بہت وقت قلوب عارفین پر نفحات
الٰہیہ کی ہوائیں چلا کرتی ہین اگر وہ اُنکو بیان کرین تو عارفین کاملین اُنکو

جاہل کہین اور اصحاب ادلہ جوکہ اہل ظاہر سے ہین انکو رد کرین ان لوگون
سے یہ بات غائب ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے جسطرح اپنے اولیا کو کراماتین
عطا کی ہین جوکہ فرع معجزات ہین کیا تعجب ہے کہ اُن کی زبانون کو ایسے عبارتون
سے نطق کراوے کہ جنکے سمجھنے سے علماء عاجز ہون امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہین جس شخص کو اس قول مین شک ہوئے سے چاہیئے کہ کتاب مشاہد
شیخ محی الدین یا کتاب شعائر محمد وفا یا کتاب خلع النعلین ابن قسی یا کتاب
عنقا مغرب ابن عربی کو دیکھے کیونکہ بڑے بڑا عالم ہرگز اسکے قائل کے
معنی مقصود کو نہین سمجھ سکتا بلکہ اُس کا سمجھنا اُس شخص کے ساتھہ خاص
ہے جو کہ اُس متکلم کے ساتھہ حضرت قدس مین داخل ہوا ہو اسلئے کہ وہ
زبان قدسی ہے اُسکو نہین جانتے مگر ملائکہ یا وہ شخص جو ہیکل بشریت
سے مجرد ہو یا اصحاب کشف صحیح ہون **فائدہ** شیخ عزالدین بن عبدالسلام
رضی اللہ عنہ بعد ملاقات شیخ ابوالحسن شاذلی اور بعد تسلیم قوم کے یہ فرماتے
تھے کہ سب سے بڑہکر دلیل اس بات پر کہ طائفہ صوفیہ دین کے بڑی کسے بڑی
بنیاد پر بیٹھے ہین - یہ ہے کہ انکے ہاتھون پر کرامات و خوارق واقع ہوتے
ہین اور اُن مین سے کچھہ بھی کبھی کسی فقیہ کے لئے واقع نہین ہوتا - مگر
جبکہ وہ اُن کی راہ پر چلے جیسے کہ یہ بات مشاہد ہے شیخ عزالدین رضی
اللہ عنہ اس سے پہلے قوم پر انکار کیا کرتے تھے اور کہتے کہ کیا ہے ہمارے
لئے کوئی طریق سوائے کتاب و سنت کے پھر جب انکے مذاق سے واقف
ہوئے تو ہر طرح سے اُن کی مدح کرنے لگے **فائدہ** جبکہ اولیاء و علماء و قعۂ
افرنج مین جوکہ منصورہ مین قریب ثغر دمیاط کے واقع ہوا جمع ہوئے تو شیخ
عزالدین شیخ مکین الدین اسمر شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکی مثل اور
لوگ بیٹھے انپر رسالہ امام قشیری رضی اللہ عنہ کا پڑھا گیا اور ہر شخص کلام
کرنے لگا اتنے میں شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہون

نے اُنسے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس کلام کے معانی سے کچھہ آپ ہمکو سناؤ شیخ نے
فرمایا تم مشائخ اسلام اور کبراء زمان ہو - اور تم کلام کر چکے اب مجھہ سے آدمی
کے کلام کے لئے کیا جگہ باقی رہی اُنہون نے کہا نہین بلکہ آپ سنائین شیخ
نے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور کلام کرنا شروع کیا شیخ عزالدین خیمے کے
اندر سے چلائے اور باآواز بلند یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے کہ آؤ اس کلام
کیطرف یہہ قریب العہد ہے اللہ تعالےٰ سے اسکو سنو **فائدہ** امام
شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اے میرے بھائی اہل اللہ عزوجل تیرے
زمانے کے اور جو تجھہ سے پہلے ہین مین نے اُن کی علو شان اس مقدمے
مین تیرے لئے بیان کر دی اب تو اسپر اطلاع پانے کے بعد اس سے بچیو کہ حسد
کی بیماری تجھہ مین قائم ہو جاوے اور تو اُن کے انقیاد کے لئے اذعان نہ
کرے اور بعض لوگ جو اُن کی باتون کا انکار کرتے ہین تو اُن کے قول کو
اُن کے حق مین سنے پھر اُنکی خیر کثیر تجھہ سے فوت ہو جاوے جیسے اس بات مین
تجھہ سے خیر فوت ہوئی - کہ تجھے اُن کے کلام کا علم نہین ہے جوکہ سب کا سب تیرے
لئے نصیحت ہے جبکہ تو اُسکو اپنی عقل حائر کی ترازو مین تولے کیونکہ کلام اس
طائفے مین زمانۂ ذوالنون مصری اور ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہما سے ہمارے
وقت تک ہوتا آیا ہے بلکہ سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا
کہ لوگون نے تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم مین بھی کلام کیا ریا و نفاق
کی طرف اُن کی نسبت کی اُن میں سے زبیر رضی اللہ عنہ ہین یہ نماز مین خشوع
بہت کرتے تھے بعض لوگ کہتے یہ تو ریا کرتے ہین ایک وقت یہ سجدے مین
تھے کہ ناگاہ ان کے منہ اور سر پر گرم پانی ڈالدیا انکے منہ کی کھال نکل گئی اور
ان کو خبر نہ ہوئی - جب نماز سے فارغ ہوئے اور ہوش آیا تو کہنے لگے یہ کیا
ہے لوگون نے اُنسے کہدیا فرمایا اللہ تعالےٰ اُن کے لئے بخشدے جو انہون
نے کیا ایک زمانے تک اُن کا منہ درد کرتا رہا امام شعرانی رضی اللہ عنہ

کہتے ہین اس سبب کی دلیل یہ قول ہے اللہ تعالے کا وجعلنا بعضکم لبعض
فتنة اتصبرون وکان ربک بصیرا جو ولی ہے اُس لئے اس فتنے سے بڑا
حصہ ہے کیونکہ ابتلا جب شرف ٹہیرا تو جو بلایا و محن کہ اگلی امتون مین متفرق
تھے اللہ تعالے نے اُن سب کو اس امت کے خواص کے لئے جمع فرمایا
کیونکہ ان کا مرتبہ اُسکے نزدیک عالی ہے ❊

ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ

ثقات نے انسے نقل کیا کہ سات بار انکو انکے شہر سے نکالدیا یہ جبکہ سیر و سفر سے
لوٹ کر بسطام کیطرف گئے اور مقامات انبیاء و اولیاء کے علوم مین کلام کیا تو
ان کے شہر والے نہین جانتے تھے تو حسین بن عیسے بسطامی نے اسکا انکار
کیا یہ شخص امام ناحیہ اور علم ظاہر مین وہان کا مدرس تہا اس نے اہل بلد
کو حکم دیا کہ ابو یزید رضی اللہ عنہ کو بسطام سے نکالدین انہون نے اُن
کو نکالدیا یہ بسطام کو نہ گئے مگر بعد موت حسین مذکور کے اسکے بعد لوگ
اُن سے مالوف ہو گئے ان کی تعظیم کی انسے برکت حاصل کرنے لگے۔
پہر حسین کا قائم مقام ایک کے بعد دوسرا ہوتا رہا اور وہ انکو نکالتا رہا پہر اُن
کا امر اس بات پر مستقر ہوا۔ کہ لوگ اُن کی تعظیم کرتے انسے برکت حاصل
کرتے ہمارے وقت تک ❊

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ

لوگون نے بعض حکام سے اُن کی چغلی کہائی طوق بیڑیان ڈالکے اُن کو
مصر سے بغداد لے گئے انہون خلیفہ سے کلام کیا خلیفہ کو اُن کی باتین پسند
آئین کہا اگر یہ شخص زندیق ہے تو روے زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے
ایک بار فقہاء اخمیم نے انپر تعصب کیا کشتی مین سوار ہوے تا کہ سلطان

مصر کے پاس جا کے اُن پر کفر کی گواہی دین لوگون نے اس امر کی انکو اطلاع
دی انہون نے کہا الٰہی اگر یہ لوگ جہوٹے ہین تو تو ان کو غرق کر دے
کشتی لوٹ گئی لوگ دیکھتے رہے اور کشتی والے ڈوب گئے یہانتک
کہ جہاز کا رئیس بہی ڈوب گیا کسی نے اُن سے پوچہا کہ وہ کیون غرق ہوا
فرمایا اسلئے کہ اُس نے فساق کو سوار کیا ❊

سمنون محب رضی اللہ عنہ

ان کو سخت ایذا پہونچی ایک عورت نے انپر دعوے کیا وہ انکو چاہتی تہی
اور یہ حرام کرنیسے انکار کرتے تہے یہ اور ایک جماعت صوفیہ سارے شہر
مین اسکی شہرت ہو گئی خلیفہ نے سمنون اور اُن کے اصحاب کی گردن
مارنے کا حکم دیا اُن میں سے بعض بہاگ گئے اور بعض کئی برس تک چھپے
رہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس فتنے کو ان سے دور کر دیا ❊
ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ ان کو بہی لوگون نے متہم کیا ان کی کتب
مین بعض الفاظ کو پایا اسوجہ سے علما نے ان کی تکفیر کا فتوے دیا ❊

سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ان کو ان کے شہر سے بصرے کیطرف نکالدیا بڑی بڑی باتین انکی طرف
منسوب کین انکی تکفیر کی یہ بصرے مین رہے یہانتک کہ وہین انکا انتقال
ہوا۔ باوجود انکے علم و معرفت و اجتہاد کے اُن کے ساتھ یہ برتاو کیا یہ کہتے
تھے کہ ہر سانس میں بندے پر توبہ فرض ہے صرف اتنی بات مین فقہا نے
انپر تعصب کیا ❊
جنید رضی اللہ عنہ جبکہ یہ علم توحید مین تقریر کرتے تہے تو لوگون نے اُنپر شہادت
دی پہر انہون نے فقہ کیساتھ تستر کیا باوجود اپنے علم و جلالت کے چھپے رہے ❊

شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کہا کہ مین بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرتا ہون تو اُن پر رد کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی پہر یہ اپنے گہر مین رہے صرف جمعہ کے لئے گہر سے باہر نکلتے تہے یہانتک کہ اُن کا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالےٰ ❊

حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کتاب علل الشریعہ اور کتاب ختم الاولیاء تصنیف کی تو انکو بلخ کیطرف نکالدیا اور ان کتابون کے سبب سے انپر انکار کیا اور کہا کہ تو نے اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دی اور اُنپر سختی کی انکی ساری کتب کو جمع کرکے دریا مین ڈالدیا ایک مچہلی اُن کو نگل گئی کئی برس تک وہ اُسکے پیٹ مین رہین پہر اُوسنے انکو ڈالدیا اور لوگ اُنسے منتفع ہوئے۔

ابوالحسن بوشنجی انکو نکالدیا انپر انکار کیا نیساپور کیطرف بہگادیا مرنے تک یہ وہین رہے ❊

ابوعثمان مغربی باوجود اُن کے مجاہدات و تمام علم و حال کے انکو مکے سے نکالدیا علویہ نے انکے سر اور کاندہون کو مارا اسکے بعد اونٹ پر بٹہا کے مکے کے بازارون مین ان کی تشہیر کی انہون نے بغداد مین اقامت اختیار کی مرتے دم تک یہ وہین رہے ❊

شبلی رضی اللہ عنہ ان کا علم کامل تہا مجاہدہ بہت کرتے تہے مرنے کے وقت تک متبع سنت رہے باوجود اس کے کئی بار لوگون نے انپر کفر کی شہادت دی یہانتک کہ جو لوگ انسے محبت رکہتے تہے اُنہون نے ان کی خلاصی کے لئے انپر جنون کی گواہی دی شفاخانے مین انکو داخل کیا مشائخ بغداد مین

سے ابوالحسن خوارزمی نے انکی شان مین کہا ہے کہ اگر اللہ کے لئے کوئی جہنم نہین ہے تو بسبب سبکی کے ایک اور جہنم پیدا کریگا یعنے جن لوگون نے ان کو ایذا دی ہے انپر انکار کیا ہے بباطل انکی تکفیر کی ہے اُن کے لئے اللہ تعالےٰ جہنم پیدا کریگا ابوالحسن کے قول کے یہی معنی ہین کیونکہ اسکے بعد یہ کہا ہے کہ اگر سبکی جنت میں داخل نہ ہونگے تو پہر کون اُس مین داخل ہوگا ❊

امام ابوبکر نابلسی یہ عالم فاضل زاہد اپنے طریق پر مستقیم تہے امر معروف نہی عن المنکر کرتے تہے باوجود اسکے اہل مغرب نے بیڑیان ڈالکر مغرب سے مصر کیطرف اُن کو نکالدیا بادشاہ کے نزدیک انپر شہادت دی انہون نے اپنی بات سے رجوع نہ کی پہر انکو پکڑا اور انکا چمڑا کہینچا اور یہ زندہ تہے بعض نے کہا کہ انکا چمڑا کہینچا گیا اور یہ اوندہے لٹکے ہوئے تہے قرآن شریف پڑہتے جاتے تہے قریب تہا کہ لوگ فتنے مین پڑین یہ بات سلطان کو پہونچائی اُسنے کہا کہ انکو قتل کرو۔ پہر اُن کا چمڑا کہینچو ❊

ابومدین مغربی انکو بجایہ سے نکالدیا۔

ابوالقاسم نصرآبادی رضی اللہ عنہ باوجود انکے صلاح و زہد و ورع و اتباع سنت کے بصرے سے انکو نکالدیا انکے کلام و احوال کا انپر انکار کیا پہر یہ ہمیشہ حرم مین رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا ❊

ابوعبداللہ سجزی صاحب ابوحفص حداد جبکہ لوگ اُنپر متوجہ ہوئے اور اُن کی قدر ابوعثمان جبری پر بڑہائی تو ابوعثمان نے انسے ترک سلام و کلام کیا اور لوگون کو بہی اسکا حکم دیا اور اُن کو نکالدیا ❊

ابوالحسن حصری رضی اللہ عنہ انپر کفر کی شہادت دی چند الفاظ کی انسے حکایت کی انکو ابوالحسن قاضی القضاۃ کی طرف لے گئے قاضی نے انکو اپنی روبکاری مین بلایا انسے مناظرہ کیا جامع مسجد مین بیٹہنے سے

منع کیا یہانتک کہ ان کا انتقال ہوگیا +

ابن سمنون وغیرہ کے حق مین فحش باتین کہیں یہانتک کہ وہ مرگئے باوجود انکے علم وجلالت کے لوگ انکے جنازے کے لئے حاضر نہوئے +

امام ابو القاسم بن جمیل رضی اللہ عنہ انکے حق مین بہی لوگون نے بڑی بڑی باتین کہین یہ علم وحدیث کا شغل رکہتے صائم الدہر قائم الیل دنیا مین بے رغبت تہے یہان تک کہ بوریا پہن لیا مرتے دم تک اسی حال پر رہے اسحالت سے متزلزل نہین ہوے ابوبکر تلمسانی کہتے ہین کہ میرے باپ دانیال جنید ورُویم وسمنون وابن عطاء اور مشایخ عراق کی ہجو کرتے جب کسیکو ان کا ذکر خیر کرتے سنتے تو خفا ہوتے بگڑ جاتے ۔

امام غزالی رضی اللہ عنہ ان کی تکفیر کا فتوے دیا ان کی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا پہر اللہ تعالے نے لوگون پر انکو فتح دی احیاء العلوم کو سونے کے پانی سے لکہا جن لوگون نے کہ انپر انکار کیا انکی کتاب جلانے کا فتوے دیا منجملہ اُن کے قاضی عیاض اور ابن رشید ہین جبکہ غزالی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تو انہون نے قاضی عیاض پر بددعا کی قاضی ان بددعا کے دن یکایک حمام مین مرگئے بعض کہتے ہین کہ قاضی کے شہر والون نے دعوے کیا کہ وہ یہودی ہین کیونکہ وہ ہفتے کے دن باہر نہین نکلتے تہے وجہ اُس کی یہ تہی کہ وہ ہفتے کے دن کتاب شفا تصنیف کیا کرتے تہے مہدی نے بسبب بددعا امام غزالی کے اُنکو قتل کر ڈالا +

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ انکو معہ انکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکالدیا پہر نایب سکندریہ کو یہ لکہا کہ تمہارے پاس ایک مغربی زندیق آنیوالا ہے ہمنے اُسکو اپنے بلاد سے نکالدیا تم اوسکی ملاقات سے بچیو یہ ہمیشہ ایذا مین رہے یہانتک کہ یہ لوگونکے ساتہہ اُن سالون مین حج کے لئے گئے جن مین بکثرت قطاع الطریق کیوجہ سے حج موقوف

ہوگیا تہا پہر لوگ انکے معتقد ہوئے +

شیخ احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنہ انکو زندقت والحاد وتحلیل محرمات کی تہمت لگائی امام ابو القاسم بن قسی وابن برجان وخولی ومرجانی کو قتل کیا باوجود اسکے کہ یہ لوگ ائمہ مقتدی تہے حُسّاد اٹہہ کہڑے ہوے انپر کفر کی شہادت دی لوگون نے اُنکو قتل نہ کیا پہر حساد نے حیلہ گری کی سلطان سے کہا کہ قریب ایکسو تیس شہرون مین ابن برجان کا خطبہ پڑہا گیا سلطان نے آدمی بہیجے اُنہون نے ابن برجان کو اور اُن کی جماعت کو قتل کر ڈالا +

شیخ عز الدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ انہون نے عقاید مین کوئی کلمہ کہا تہا لوگون نے اُسکے لئے ایک مجلس منعقد کی سلطان کو انپر برانگیختہ کیا پہر لطف الہی نے انکا تدارک فرمایا +

محمد بن فضیل بلخی رضی اللہ عنہ انکو بسبب مذہب کے نکالدیا وجہ اُسکی یہ تہی کہ ان کا مذہب اصحاب حدیث کا مذہب تہا لوگون نے انسے کہا کہ تیرے لئے جائز نہین ہے کہ تو ہمارے شہر مین رہے اُنہون نے کہا مین نہ نکلونگا یہانتک کہ تم میری گردن مین رسی ڈالو اور شہر کے بازارون مین مجہے لئے پہرو۔ اور کہتے جاؤ کہ یہ مبتدع ہے ہم اسکو نکالتا چاہتے ہین لوگون نے اُن کیساتہہ اسیطرح کیا اور نکالدیا انہون نے اُن کی طرف التفات کیا اور کہا اللہ تعالے تمہارے دلونسے اپنی معرفت کو کہینچ لے پہر اُن کی دعا کے بعد کوئی صوفی بلخ سے نہیں نکالا گیا باوجود اسکے کہ بلخ مین سارے شہرون سے زیادہ صوفیہ تہے +

شیخ محی الدین ابن عربی وشیخ عمر بن فارض رضی اللہ عنہما لوگ ہمیشہ سے انپر انکار کرتے رہے ہین ہمارے وقت تک برابر انکار انپر کرتے آئے ہین +

امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد رضی اللہ عنہم
انپر اور اُن کی امثال پر جو کچھ ایذا و تکلیف گزری وہ مشہور ہے کتب مناقب
مین لکہی ہے دیکہو ان ائمہ متقدمین و متاخرین پر کیا کیا تہمتین باندہی
گئین کیسی کیسی افترا پردازیان ہوئین مگر دین پر ثابت قدم رہے ایمان
کو بچایا۔ دنیا کی طرف میل نہ کیا پس جب کسیکو دین کے سبب سے کسی طرح کا
ابتلا ہو کوئی ایذا پہونچے تو اُسے چاہیئے کہ ان حضرات بابرکات کا اقتدا
کرے۔ انہین کی پیروی اختیار کرے صابر ہو جزع و فزع کو راہ ندے
معیت الٰہی کا خیال فرمائے ان اللہ مع الصابرین کو پیش نظر رکہے وجعلناهم ائمة
يهدون بامرنا لما صبروا کا منتظر ہو فائدہ کتاب تاج مکلل کے مؤلف
نے شیخ اکبر محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ بہت دہوم دہام سے
تحریر فرمایا ہے چند کتب ائمہ دین سے اُن کے فضائل و مناقب لکہے ہین
اتباع کتاب و سنت مین انکو بے مثل بتایا ہے منکرین کے انکار کو خاک
مین ملایا ہے آخر ترجمے مین مذہب منصور یہ لکہا ہے کہ مذہب راجح شیخ
کے حق مین جسکی طرف علما محققین جامع علم و عمل و شرع و سلوک گئے ہین
وہ یہ ہے کہ انکی شان مین سکوت کرے اور جو کلام ان کا ظاہر شرع کے
مخالف معلوم ہو اُسکو محامل حسنہ کیطرف پہیر لیجائے اور زبان کو ان کی
تکفیر سے روکے اور ان کے سوا اور مشائخ کی تکفیر سے بہی باز رہے جنکا
تقوے دین مین ثابت ہے اور ان کا علم دنیا مین درمیان مسلمانون
کے ظاہر ہے اور وہ عمل صالح کے بلند درجے پر تہے اسلئے مین نے
دیکہا کہ امام علامہ شیخنا الشوکانی رضی اللہ عنہ نے فتح ربانی مین اس
مذہب کی طرف میل فرمایا۔ اور جو کچہ کہ اول عمر مین لکہا تہا۔ چالیس
برس کے بعد اُس سے رجوع کیا رہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور انکے
شاگرد حافظ ابن قیم رضی اللہ عنہما اور انکی مثل اور علما، سو وہ صرف شرع

کے ظاہر سے ذب کرتے ہین اور یہ اُن کا منصب ہے اور ان کا انکار شیخ پر
نہ تو خصومت نفسانیہ کی جہت سے ہے نہ بطریق حسد جو کہ درمیان اکثر
اہل علم کے علما، دنیا سے جاری ہے لکل وجهة هو موليها با وجود اسکے اس
مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے کہ بہت لوگ ان کی تکفیر کیطرف گئے ہین
اور ایسی باتون کے ساتہہ انپر انکار کیا ہے جو کہ کسی شمار و حساب مین
نہین ہین جیسا کہ اسطرف مین نے اپنی کتاب ابجد العلوم مین ارشارہ
کیا ہے اور مین اس کتاب مین کہتا ہون کہ صواب وہ بات ہے جس
طرف شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی شیخ اجل سند الوقت
شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی امام مجتہد کبیر محمد شوکانی رضی اللہ عنہم
گئے ہیں یعنے جو کلام اُن کا ظاہر کتاب و سنت کے ساتہہ موافق ہے اسکو
قبول کرین اور جو کلام ان دونون کے ظاہر کے مخالف ہے اُسکی تاویل
اس محمل کیساتہہ کرین جو محامل حسنہ مین سے اچہے سے اچہا بہتر سے
بہتر ہو اور جو بات کہ اہل علم و ہدیٰ کے لائق نہین ہے وہ نہ کہین اللہ
تعالےٰ اپنے خلق کے سرائر و ضمائر کو خوب جانتا ہے رہی عمدگی و خوبی
سو یہ دو ہی باتون مین ہے ایک تو وہ علم جسکی بنیاد حدیث و قرآن پر
ہو دوسری یہ ہے کہ عمل مین تقوے ہو جسپر صحت اسلام و ایمان و احسان
کا مدار ہے سو یہ دونون باتین شیخ مین علی وجہ الکمال تہین اس مین دو آدمی
کا بہی اختلاف نہیں ہے ان کو اتباع سنت ترک تقلید اثبات اجتہاد ترک
قال و قیل ردّ آرا، اس درجہ تہا کہ قلم کی زبان اسکے بیان سے قاصر ہے فقط
یہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ کوئی فضیلت اسکی برابر نہین ہو سکتی اور صرف
یہ ایک ایسی منقبت ہے کہ کوئی منقبت اسکا مقابلہ نہین کر سکتی انکا کلام
عمل بالدلیل طرح تقلید مذہب مین اور لوگون کے کلام سے بڑہا ہوا ہے اور
انکا شغف اسکے ساتہہ بیان سے باہر ہے فجزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین

له ہر ایک کیلئے ایک طرف ہے۔ وہ اسیطرف جانیوالا ہے۔
۲ سے پس بدلا دیوے اسکو اللہ ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کیطرف سے بدلا نیک اور فیض کرے ہمپر اپنے نور سے اور پہنچائے ہمکو ... اپنے ستر کی اور پلائے ہمکو اپنے شراب کے شکوں سے اور الطاف ہمکو اپنے جیبون میں بطفیل سرداروں و برگزیدوں اپنے کے اور بطفیل حضرت ختم الانبیاء صلعم کے جو کہ شرف اور کرم و عظمت کے منتہی ہیں۔

جزاء حسنا وافاض علینا من انوارہ وکسانا من حلل اسرارہ وسقانا من حمیا شرابہ وحشرنا
فی زمرۃ احبابہ بجاہ سید اصفیائہ وخاتم انبیائہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم وشرف
وکرم وعظم انتہی اسیطرح کتاب مذکور مین شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کا
ترجمہ نہایت خوبی سے تحریر فرمایا اور یہ کہا کہ شعرانی عالم محدث صوفی صاحب کرامات
کثیرہ وتالیفات نفیسہ تھے سنت کا اتباع بدعت سے اجتناب کرتے شریعت وطریقت کے جامع تھے
آخر ترجمے مین کبریت احمر امام شعرانی سے نقل فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ حق تعالیٰ کے بغض یا محبت
کو پہچانے تو اُسے چاہیے کہ اپنے حالکو دیکھے جسپر وہ ہے اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے اصحاب سے اور جو ائمہ مہدیین انکے بعد ہوئے اگر یہ اپنے نفس کو اُنکے طریقے اُنکے اخلاق پر پاتا ہے
یعنے سارے ماموراث شرعیہ کو بجا لاتا ہے جمیع منہیات بدعیہ سے بچتا ہے حتی کہ بلا باعث ضروری
عیش سے خوش دنیا اور اُسکے منصب اور اُس کی خواہشون کے چلے جانے
سے منشرح ہوتا ہے تو سمجھ لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا
ہے اور جو ایسا حال نہین ہے تو حکم کرے کہ مقرر اللہ تعالیٰ اُس سے
بغض رکھتا ہے والانسان علی نفسہ بصیرۃ انتہی ومن عینہ نقلت پھر فرمایا
حاصل یہ ہے کہ بیشک کتاب وسنت کا اتباع لوگون کی جانچ کے لئے
کسوٹی ہے کیونکہ آدمی حق سے پہچانے جاتے ہین نہ حق آدمیون سے
یہ ایک ایسا خاصۂ شریفہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث واہل سلوک
کو اسکے ساتھہ خاص فرمایا ہے فقہاء مقلدین مین سے اسمین اُن کا کوئی
شریک نہین ہے تو جس کسی عالم صوفی سالک فاضل کو پائیگا وہ ضرور
ہی کتاب وسنت کا مقید ہوگا ائمہ مین سے کسی کا مقلد نہ ہوگا اسی لئے
کہا گیا ہے کہ ان الصوفی لامذہب لہ پس امت امیہ مرحومہ کا خلاصہ یہی
دو قسم کے لوگ ہین ولا عطر بعد عروس تمام ہوا کلام تاج مکلل کا اس تقریر
سے صاف ظاہر ہے کہ جناب مولف کو محدثین کرام اور صوفیہ عظام سے
محبت قلبی ہے آپکی اکثر تالیفات عربی فارسی اُردو اس کی شاہد عدل ہین

جابجا اتباع سنت کی ترغیب اجتناب بدعت کی تاکید محدثین کی مدح مبتدعین
کی ذم اخلاص واحسان کی تشویق ریا وسمعی سے ترہیب لکھی گئی ہے
خصوصا صوفیہ کرام کے اقوال اور انکی مدح مین چند کتابین تالیف فرمائین
جیسے خطیرۃ القدس ریاض المرتاض تقصار اول مین مضامین متفرق
دوسری مین اصطلاحات وبیان طریق وغیرہ تیسری مین تراجم وملفوظات
تحریر فرمائی ہر کتاب اپنے باب مین اور ہر طرح کی خوبی مین بے مثل ہے اللہ
تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عافیت دارین عنایت کرے اور حسن خاتمہ روزی فرماوے آمین

فصل ملفوظات صالحات مین

پہلے گذر چکا کہ تصوف یہی ہے کہ پورا پورا اتباع کتاب وسنت ہو ریا
وسمعی کی ہوا تک نہ لگے اغراض نفسانی فنا ہوجاوین صرف بنظر محبت
خدا ورسول عمل کیا جاوے اُس سے سوا اللہ عزوجل کے اور کوئی مقصود
نہو کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مقصود نہ ہوا تو وہ عمل اُس کے لئے ہوا جسکے
واسطے کیا گیا یہی شرک ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا
ہے دبیب نمل سے بھی اُسکو زیادہ خفی فرمایا ہے پس جب عمل موافق
سنت کے ادا ہوا اور اُس مین کسیطرح کی بدعت عمل مین نہ آئے اور مقصود
اُس سے صرف ذات باری ہوئی تو یہ عمل صالح ٹھیرا اور اسکے کرنیوالے
صالحین واولیا کہلائے اور اس وصف مین مرد وعورت دونون شریک
ہین جسطرح اور اوصاف مین شریک یکدیگر ہین قرآن شریف مین جس
جگہ عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے وہ اسی قسم کا عمل ہے جسپر وعدۂ جنت دیا
گیا ہے اور جہان کہین صالحین وصالحات کا ذکر ہے اُن سے اسیطرح
کے مرد وعورت مراد ہین جنکے لئے حور وقصور وجنت ونعیم کا وعدہ فرمایا
گیا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل واسع ہے اوسنے جسطرح مردون کو خلعت
صلاح وولایت عنایت کیا اسیطرح عورتون کو بھی اس لباس پاک سے

آراستہ فرمایا اسلئے مین نے چاہا کہ اس فصل مین چند صالح بیبیوں کا ذکر کر
جنکا ذکر بخیر امام شعرانی نے اپنے طبقات مین کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ ز
نسوان مین بھی ایسی عورتین گزرین ہیں جو ہزارہا مردون سے بہت
و برتر تہین کسی نے خوب کہا ہے ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نکر

معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا

جب دن ہوتا تو یہ کہتین یہ میرا وہ دن ہے جسمین مین مرونگی پھر شام تک
نہ سوتین جب رات آتی تو کہتین یہ میری وہ رات ہے جسمیں مرونگی پھر صبح تک
سوتین جب نیند غلبہ کرتی تو کھڑی ہوتیں گھر مین ٹہلتیں لگتیں اور یہ کہتی جاتیں اے
نفس نیند تیرے آگے ہے پھر صبح تک گھر میں پھرتی رہتیں غفلت و نیند پر مرنیسے ڈرتی تھیں
دن رات مین چھ سو رکعت پڑھتی تھین چالیس برس تک آسمان کیطرف نگاہ نہیں اٹھائی جب
کا انتقال ہوگیا تو انہون نے بچھونے پر سونا چھوڑ دیا انہوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا اونسے روایت بھی کی +

رابعۂ عدویہ رضی اللہ عنہا

یہ بہت روتین بہت غمگین رہتین جب دوزخ کا ذکر سنتین تو دیر تک اُنپر
غشی ہو جاتی یہ کہتی تھین ہماری استغفار استغفار کی طرف محتاج ہے
جو کچھ لوگ اُنکو دیتے یہ اسکو پھیر دیتیں اور کہتیں مجھے دنیا کی کوئی حاجت
نہین اسّی برس کے بعد پرانی مشک کیطرح ہوگئی تھین جب چلتیں تو
قریب تھا کہ گر پڑین اُن کا کفن انکے روبرو رکھا رہتا تھا سجدے کی جگہ
انکے آنسوؤن سے ایسی ہوگئی تھی جیسے پانی کا ڈبرا انہون نے سفیان
رضی اللہ عنہ کو واحزناہ کہتے سنا اُنسے کہا تیرا حزن کیا کم ہے اگر تو حزین

ہوتا تو تجھے عیش اچھا نہ معلوم ہوتا۔ انکے مناقب کثیرہ مشہورہ ہین۔
رضی اللہ عنہا +

ماجدہ قرشیہ رضی اللہ عنہا

یہ کہتی تہین نہین سنی جاتی ہے کوئی حرکت اور نہین رکھا جاتا ہے۔
کوئی قدم مگر گمان کرتی ہون کہ مین اُسکے پیچھے مرجاونگی اور کہتیں کیا
ناقص عقلین ہین ایک گھر کے رہنے بسنے والون کو کوچ کی اطلاع دی
گئی اور وہ حیران ہین مہلت مین گھوڑے دوڑاتے ہین گویا ان کے
سوا اور مراد ہین اطلاع انکے لئے نہین ہے حالانکہ مراد یہی ہیں ان کے
سوا اور مقصود نہین ہین اور کہتین فرمان برداروں نے نہیں پایا جو کچھ کہ
پایا یعنے نزول جنان و رضاے رحمن مگر بدنون کی تکلیف سے یعنی جنت
مین داخل ہونا اور اللہ تعالے کا راضی ہونا اُن کو اسی سبب سے نصیب
ہوا کہ انہون نے عبادت الٰہی مین محنت و مشقت کی ہر طرح کی ایذا و تکلیف
اپنے بدنون پر گوارا کی +

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی صاحبزادی ہین قرافہ مصر کے دیوار
مین مدفون ہین فرماتین مجھے قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر تو مجھے
دوزخ میں داخل کریگا تو مقر رہین اپنے توحید کو ہاتھ مین لونگی اور اُس
کو لئے ہوے دوزخیون پر گشت کرونگی اور اُن سے کہونگی کہ مین نے
تو اُس کی توحید کی اور اُس نے مجھے عذاب کیا ۱۴۵ سنہ ہجری میں ان
کا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا +

امرأۃ رباح القیسی رضی اللہ عنہا

یہ ساری رات کہڑی رہتین جب پہلا حصہ چوتہائی رات کا گزر جاتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے رباح نماز کے لئے کہڑا ہو وہ نہ کہڑے ہوتے تو خود نماز پڑہنے لگتین پہر اُنکے پاس آتیں اور کہتین اے رباح کہڑا ہو وہ کہڑے نہوتے تو خود آخر چوتہے حصے میں قیام کرتیں پہر اُن کے پاس آتین اور کہتین اے رباح کہڑا ہو وہ کہڑے نہوتے تو خود رات کے تمام ہونے تک قیام کرتین پہر اُن کے پاس آتین اور کہتین اے رباح کہڑا ہو۔ رات کا لشکر گزر گیا اور تو سوتا ہے کاش مین جان لیتی اے رباح تیرے ساتہہ مجہے کسنے دہوکا دیا تو نہین ہے مگر جبار عنید ایک تنکا گہاس کا زمین سے اٹہاتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی مقرر دنیا میرے نزدیک اس سے بہی زیادہ حقیر ہے جب عشا کی نماز سے فارغ ہوتین تو خوشبو ملتین اور اپنا لباس پہنتیں پہر خاوند سے کہتیں تجہے حاجت ہے اگر وہ کہتے کہ نہیں ہے تو زینت کے کپڑے اُتار ڈالتین اور فجر تک نماز پڑہا کرتین رضی اللہ عنہا +

فاطمہ نیسابوریہ رضی اللہ عنہا

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے کہ فاطمہ میری استاد ہیں یہ فرماتی تہین جو شخص ہر حال مین اللہ تعالے کا مراقبہ نہیں کرتا ہے وہ ہر میدان مین اوترپڑتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو شخص ہر حال میں اللہ تعالے کا مراقب ہے تو وہ اُسکو گونگا کردیتا ہے مگر صدق سے اور حیا و اخلاص اُسپر لازم کردیتا ہے یعنے وہ ہمیشہ اللہ تعالے سے شرماتا ہے خالص اُسی کے لئے عمل کرتا ہے اور فرماتین جس شخص نے اللہ تعالے کے

لئے عمل کیا اس بنا پر کہ اللہ اس کو مشاہدہ فرماتا ہے تو یہ شخص مخلص ہے ابویزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین میں نے فاطمہ کی مثل کسی عورت کو نہین دیکہا مین نے جس کسی مقام کی مقامات سے اوسکو خبر دی تو وہ خبر اُسکے لئے عیان ہی ہوگئی ۲۲۳ ہجری مین مکے مین عمرے کی راہ میں انکا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا +

رابعہ بنت اسمعیل رضی اللہ عنہا

یہ اول رات سے آخر تک کہڑی رہتین یہ فرماتین جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کے ساتہہ عمل کرتا ہے تو اس کے بُرے اعمال پر اُسکو مطلع کردیتا ہے پہر وہ اُن مین مشغول ہوجاتا ہے اللہ کے خلق سے اُس کو بحث نہیں رہتی۔ یہ ہمیشہ روزہ رکہتین اور کہتین مجہہ سے عورت دنیا مین افطار نکریگی اپنے خاوند سے کہتین مین تجہے خاوندون کی چاہت کیطرح نہین چاہتی مین تو تجہے اس طرح دوست رکہتی ہون جسطرح اخوان مین محبت ہوتی ہے اور کہتین مین نے کبہی اذان نہین سنی مگر منادی یوم قیامت کو یاد کیا اور نہین دیکہا مین نے برف کو مگر نامہ اعمال کا اوڑنا یاد کیا اور نہین دیکہی گرمی مگر حشر کو یاد کیا اور کہتین بہت بار مین نے جنوّں کو دیکہا کہ جاتے ہیں آتے ہیں اور اکثر حور عین کو دیکہا کہ وہ اپنی آستینون کے ساتہہ مجہہ سے پردہ کرتی ہیں ان کے مناقب بہت ہیں رضی اللہ عنہا +

ام ہارون رضی اللہ عنہا

یہ خائفین عابدین سے تہین صرف روٹی کہاتیں کہتین مین نہیں خوش ہوتی مگر رات کے آنے سے جب دن طلوع ہوتا تو غمگین ہوتی ہون ساری رات قیام کرتین کہتین جب سحر کا وقت آتا ہے تو میرے دل مین آرام آتا ہے ایکبار نکلیں کسی کہنے والے کو سنا وہ کہتا ہے اسکو پکڑو یہ عش کہا کر گرپڑین

بیس برس تک سر مین تیل نہیں ڈالا جب یہ اپنے سر کے بال کہولتیں تو لوگ
عورتون کے بالون سے انکے بال نہایت خوبصورت معلوم ہوتے جب وقت
جنگل مین شیر انکے سامنے آتا تو یہ اس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھہ مین
ہے تو تو کہالے وہ انکی طرفسے پہر کے چلا جاتا رضی اللہ عنہا ✦

عمرہ[۹] امراۃ حبیب رضی اللہ عنہا

یہ ساری رات کہڑی رہتیں جب سحر کا وقت آتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے
مرد کہڑا ہو رات چلی گئی دن آگیا ملاء اعلےٰ کا ستارہ ٹوٹا صالحین کے قافلے
چلے گئے اور تو پیچھے رہگیا تو انکو نہ پائیگا ایک بار انکی آنکہین دکہین کسی نے
انسے کہا تمہاری آنکہون کے درد کا کیا حال ہے کہا میرے دلکا درد بہت
سخت ہے رضی اللہ عنہ ✦

اَمۃُ الجلیل[۱۰] رضی اللہ عنہا

یہ عابد زاہد عورتون مین سے تہین ایک بار عابدون نے تعریف ولایت
میں کئی قول پر اختلاف کیا پہر کہا اَمۃُ الجلیل کیطرف چلو انسے کہا تمہارے
نزدیک ولایت کی کیا تعریف ہے انہون نے کہا ولی کی گہڑیان دنیا سے
غافل ہونے کی گہڑیان ہیں ولی کیلئے دنیا مین کوئی ایسی گہڑی نہیں ہے
جسمین وہ اللہ عزوجل کے سوا اور کسی چیز کیلئے فارغ ہو پہر ان میں سے
ایک شخص نے کہا تمہیں کسنے حدیث کی کہ کوئی ولی اللہ تعالےٰ کا ایسا
ہے کہ اسکو غیر اللہ کا شغل ہو تم اس شخص کی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا

عبیدہ[۱۱] بنت ابی کلاب رضی اللہ تعالےٰ عنہا

یہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس آتی جاتی تھیں انہون نے ایک شخص

کو کہتے سنا کہ متقی حقیقت تقوے کو نہیں پہنچتا یہانتک کہ اسکو اللہ عزوجل
پر آنیسے کوئی چیز زیادہ محبوب نہو یہ غش کہا کر گر پڑین کہتیں میں پرواہ
نہیں کرتی کسی حال پر صبح کرون یا شام کرون لوگ انکو رابعہ رضی اللہ عنہا
پر تقدیم دیتے تھے ✦

عفیرہ[۱۲] عابدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

ایک دن عابد لوگ ان کی زیارت کیلئے آئے انہون نے کہا تمہارا کیا حال ہے
وہ بولے ہم تم سے دعا چاہتے ہین انہون نے کہا اگر خطا کار گونگے ہو جاتے تو
تمہاری بڑہیا گونگے پن سے بات نکرتی لیکن دعا سنت ہے پہر کہا اللہ تعالےٰ
تمہاری مہمانی جنت کے بیرون سے کرے اور موت کی یاد کو میرے اور تمہارے
دل پر کرے اور مرتے دم تک ایمان کو ہم پر محفوظ رکہے وہو ارحم الرٰحمین ✦

شعوانہ[۱۳] رضی اللہ عنہا

یہ رونے سے نہین تہکتی تہین کسی نے اس باب میں انسے کہا فرمایا واللہ
مین دوست رکہتی ہون کہ روون یہانتک کہ میرے آنسو منقطع ہو جائیں پہر
خون روون یہانتک کہ میرے جسم کے کسی عضو مین خون باقی نہ رہے
کہتین جس شخص کو رونے کی طاقت نہو تو اسے چاہئے کہ رونے والون
پر رحم کرے کیونکہ رونے والا صرف اسلئے روتا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو
پہچانا اور جو اسنے نفس پر جنایت کی اور جسطرف وہ جانیوالا ہے اسکو بہی
جانا یہ روتیں اور کہتین الٰہی تو بیشک جانتا ہے کہ تیری محبت کا پیاسا
کبہی سیراب نہو گا انکی خادمہ کہتی جب سے میری آنکہہ شعوانہ پر پڑی تب سے
بوجہ انکی برکت کے میں نے کبہی دنیا کیطرف میل نہ کیا نہ کسی مسلمان کو اپنی
آنکہہ مین حقیر سمجہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ انکے پاس آتے جاتے

انسے دعا کا سوال کرتے رضی اللہ عنہا ❊

آمنہ[14] رملیہ رضی اللہ عنہا ...

بشر بن حارث رضی اللہ عنہ انکی زیارت کیا کرتے تھے ایک بار بشر بیمار ہوئے
آمنہ رملی سے انکی عیادت کیلئے تشریف لائین یہ اُنکے پاس بیٹھی ہوئی تہین
کہ اتنے مین امام احمد رضی اللہ عنہ بھی اُن کی عیادت کے لیئے تشریف لائے
انہون نے آمنہ کی طرف دیکھا بشر سے پوچھا یہ کون ہے انہون نے کہا یہ
آمنہ رملیہ ہین۔ انکو میرے مرض کی خبر پہنچی سو رملی سے میری عیادت کو آئی
ہین حضرت امام نے بشر سے فرمایا تم اُنسے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرین بشر
نے اُنسے کہا تم ہمارے واسطے دعا کرو۔ آمنہ نے فرمایا الہی بیشک بشر بن حارث
اور احمد بن حنبل تیرے ساتھہ آگ سے پناہ چاہتے ہیں سو یا ارحم الراحمین تو
انکو پناہ دے امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رات ہوئی تو ایک
رقعہ ہوا سے میری طرف ڈالا گیا اُسمین یہ لکھا ہوا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
قد فعلنا ذلک ولدینا مزید یعنے مقرر ہمنے یہ کر دیا اور ہمارے نزدیک زیادہ
ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ❊

منفوسہ[15] رضی اللہ عنہا

یہ زید بن ابی الفوارس کی بیٹی ہین جب ان کا بچہ مرجاتا تو اُس کا سر گود
مین رکھتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی بیشک تیرا آگے جانا میرے روبرو بہتر
ہے میرے نزدیک تیرے پیچھے رہنے سے میرے بعد اور مقرر میرا صبر تجھپر
بہتر ہے میری بے صبری سے تجھہ پر اور اگر تیری جدائی حسرت ہے تو مقرر
تیرے اجر کی توقع مین بڑی خیر ہے پھر عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا شعر پڑہتین

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَفِیْضُ دُمُوْعُنَا عَلٰی هَالِکٍ مِنَّا وَاِنْ قُصِمَ الظَّهْرُ

یعنے ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہمارے آنسو نہیں بہتے اُسپر جو ہم مین سے ہلاک ہوتا
ہے اگرچہ پیٹھہ ٹوٹ جاتی ہے ❊

سیدہ[16] نفیسہ رضی اللہ عنہا

یہ حسن بن زید کی بیٹی امام حسن علیہ السلام کی پوتی ہین مکے مین ۱۴۵ ہجری
مین پیدا ہوئیں عبادت مین نشو و نما پایا اسحق بن مؤتمن سے انکا بیاہ
ہوا۔ قاسم اور ام کلثوم انسے پیدا ہوے سات برس مصر مین رہین ۲۰۸
ہجری مین رحمت الٰہی کیطرف انتقال فرمایا انکے خاوند مع دونون بچون
کے مصر سے نکل گئے اور بقیع مین مدفون ہوئے ابن ملقن نے کہا اس
مین اختلاف ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ جبکہ مصر مین تشریف لائے
تو بی بی نفیسہ کے پاس آتے جاتے تھے اور رمضان مین انکی مسجد
میں اُن کے ساتھہ نماز تراویح پڑہتے تھے رضی اللہ عنہما ❊

باب اول اللہ تعالےٰ کی محبت فرض ہونیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم
وعشیرتکم واموال ناقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن
ترضونها احب الیکم من اللہ ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا
حتی یاتی اللہ بامره واللہ لا یهدی القوم الفاسقین۔

یعنے تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بہائی اور عورتین اور برادری اور
مال جو کمائے ہیں اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان
جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور
لڑنے سے اُسکی راہ مین تو راہ دیکھو جبتک بہیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ
راہ نہیں دیتا نافرمان لوگون کو ابو عبد اللہ محمد بن خفیف صوفی رضی اللہ عنہ

کہتے ہین شیراز میں ابو العباس بن شریح نے ہم سے پوچھا کہ اللہ کی محبت
فرض ہے ہمنے کہا فرض ہے کہا اسکے فرض ہونے پر کیا دلیل ہے
ہم میں سے کسی نے جواب معقول نہیں دیا ہمنے انکی طرف رجوع کیا
اُنسنے محبت آلہی کے فرض ہونیکی دلیل پوچھی انہون نے کہا یہی آیت
مذکورہ ہے دیکھو اللہ تعالے نے اس بات پر وعید فرمائی کہ لوگ
اللہ تعالے کی محبت پر غیر اللہ کی محبت کو فضیلت دین باپ ہو یا بیٹا
بہائی ہو یا جورو خواہ برادری مال ہو یا تجارت خواہ مکان اور وعید نہیں واقع
ہوتی مگر فرض لازم اور واجب حتمی پر جب محبت آلہی واجب ٹھہری تو انسان
کو چاہئے کہ پوری پوری اطاعت اللہ تعالے کی کرے اُس کے ہر امر کو بجا
لاوے اسکے نواہی سے بچے بخاری ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالے
کی محبت روکتی ہے آدمی کو اس سے کہ اُس کی نافرمانی کرے حسن بن آدم نے
کہا تو اللہ کو دوست رکھہ اللہ تجھے دوست رکھیگا اور جان لے کہ تو ہرگز
اللہ کو دوست نہ رکھیگا یہانتک کہ اُسکی طاعت کو دوست رکھے عبد اللہ
بن خفیف کہتے ہین ایک آدمی نے رابعہؒ سے کہا مین فی اللہ تجھے دوست
رکھتا ہون رابعہؒ نے کہا تو تو اُسکی نافرمانی نکر جسکے لئے تو نے مجھے دوست
رکھا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ میں کب اپنے رب
کو دوست رکھونگا کہا جبکہ تیرے نزدیک اُسکی ناپسند چیز ایلوے سے
زیادہ کڑوی ہو جاوے بشرؒ بن سری نے کہا محبت کی نشانیون سے
یہ نہیں ہے کہ جسکو تیرا دوست ناپسند رکھے تو اُس سے محبت رکھے ابو
یعقوب نہرجوری رحمہ اللہ کہتے ہین جو کوئی اللہ تعالے کی محبت کا دعوی
کرے اور اُسکے امر مین موافق نہو تو اوسکا دعوی جھوٹا ہے اور جو محب
اللہ تعالے سے نہین ڈرتا ہے وہ مغرور ہے یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ

نے کہا جس کسی نے اللہ عزوجل کی محبت کا دعوے کیا اور اُسکی حدود کو
نگاہ نہ رکہا وہ سچا نہین ہے رُویم رحمہ اللہ نے کہا محبت موافقت ہے
سب احوال مین یعنے آرام تکلیف خوشی غم مین راضی رہے راحت میں
شکر رنج میں صبر کرے زبان کو شکوہ و شکایت سے روکے بلکہ دل میں بھی
نہ آنے دے یہ درجہ خواص کا ہے عوام اگر زبان ہی بند رکھین تو غنیمت
ہے حاصل یہ کہ محبت خدا و رسول کو مال جان اولاد تجارت مسکن وغیرہ
پر مقدم رکھے احکام آلہی و امر رسالت پناہی کو بطیبت خاطر ادا کرے اُن
کے نواہی سے بچے اُنکی حدود کو نگاہ رکھے سر مو اُن کے حکم سے باہر نہو اور
جس سے محبت رکھے خاص اللہ ہی کے لئے رکھے اسواسطے کہ ایمان کی حلاوت
بندے کو نصیب نہیں ہوتی یہانتک کہ دوستی رکھے آدمی سے نہ دوستی
رکھے اُس سے مگر اللہ ہی کے لئے اور یہانتک کہ مکروہ جانے کفر کیطرف
پہرنا جیسا مکروہ جانتا ہے آگ میں ڈالے جانے کو اسی لئے حب فی اللہ اور
بغض فی اللہ اصول ایمان سے قرار دیا گیا ہے ترمذی نے معاذؓ بن انس
جہنی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جسنے دیا
اللہ کے لئے اور منع کیا اللہ کے لئے اور بغض رکہا اللہ کیواسطے اور محبت رکھے
اللہ کے واسطے بیشک اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا امام احمدؒ رضی اللہ
عنہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا اور اُسمین زیادہ کیا وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ یعنی
اور نکاح کرا دیا اللہ کے لئے ان کی ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے افضل ایمان کا سوال کیا آپؐ نے فرمایا
یہ ہے محبت کرے تو اللہ کیلئے اور بغض رکھے اللہ کے لئے اور لگائے رکھے
تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد میں ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دوستی کی اللہ
کے لئے اور بغض رکہا اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے واسطے اور منع کیا اللہ

کے لئے بیشک اُسنے اپنا ایمان پورا کرلیا۔ اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل ایمان حب فی اللہ اور بغض
فی اللہ ہے امام احمد رحمہ اللہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے مقرر بہت مضبوط کڑا ایمان
کا یہ ہے کہ دوستی کرے تو اللہ کی راہ میں اور بغض رکھے تو اللہ کی راہ میں اور
عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ والہ
وسلم نے ثابت نہین کرتا بندہ حق صریح ایمان کا یہانتک کہ دوستی کرے
اللہ کے لئے اور بغض رکھے اللہ کے لئے پھر جب دوست رکھا اللہ کیلئے اور بغض
کیا اللہ کیلئے تو مقرر مستحق ہوگیا دوستی کا اللہ سے بیشک میرے اولیا بندون
میرے سے اور میرے احباب مخلوق میری سے وہ لوگ ہیں کہ یاد کئے جاتے
ہین میری یاد کیساتھہ اور مین یاد کیا جاتا ہون انکی یاد کے ساتھہ اسکے سوا
اور بہت حدیثیں اس باب وارد ہوئی ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا محبت رکھہ اللہ کی راہ مین اور بغض رکھہ اللہ کی راہ مین اور دوستی
رکھہ اللہ کی راہ مین اور دشمنی رکھہ اللہ کی راہ مین اسی کے ساتھہ تو اللہ کی
دوستی کو پہونچیگا ہرگز نہ پائیگا کوئی بندہ ایمان کا مزہ اگرچہ نماز روزہ اُسکا
بہت کچھہ ہو یہانتک کہ ایسا ہو جائے اور اب عامۃً دوستی لوگونکی دنیا کے
کام پر ہوگئی سو یہ دوستی دوستی والونکو کچھہ نفع نہ دیگی حاکم نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا شرک زیادہ
خفی ہے چیونٹی کے چال سے چکنے پتھر پر اندھیری رات مین اور ادنیٰ شرک
کا یہہ ہے کہ دوست رکھے تو کسی چیز پر جور اور بغض کرے تو کسی چیز پر عدل
دین نہین ہے مگر حب و بغض فرمایا اللہ عزوجل نے قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی تو کہہ اے محمدؐ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو
تو میرا اتباع کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

مگر اس قول مین تامل ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جسکو اللہ تعالیٰ
مکروہ رکھے اُسکی محبت اور جسے محبوب رکھے اوسکا بغض شرک خفی سے ہے
مجاہد رضی اللہ عنہ نے لا تشرکوا بی شیئاً کی تفسیر مین کہا ہے یعنے میرے سوا کسی
سے دوستی نہ رکھو اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محبت محبوب الٰہی اور بغض مبغوض
اُسکی کے توحید واجب کامل نہین ہوتی ایسے ہی ایمان واجب بھی بدون اس
کے پورا نہین ہوتا یہانسے یہ بات بھی نکلی کہ جسقدر واجبات مین خلل اور
محرمات مین دخل ہوگا اُسیقدر ایمان واجب بھی ناقص ہوگا جیسا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے نہین زنا کرتا زانی جسوقت کہ زنا کرتا ہے
اور وہ مومن ہے الی آخر الحدیث یعنی وہ اس حالت مین مومن نہیں رہتا بلکہ
ایمان اُس کا چلا جاتا ہے جب وہ اس حرکت بے برکت سے فارغ ہوتا ہے
تو پھر آجاتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث مین صراحۃً وارد ہوا ہے امام احمد
رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہون
نے فرمایا جو شخص صبح کرے اس حال مین کہ بڑا قصد و فکر اُسکا غیر اللہ ہو
وہ اللہ سے نہیں یعنے اوسکو اللہ سبحانہ سے کچھہ تعلق نہین یہی مضمون
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے باسانید ضعیفہ مرفوعاً روایت کیا
گیا ہے یہ درجہ محبت کا جو مذکور ہوا ہر مسلمان پہ فرض واجب ہے اور یہی درجہ
ہے مقتصدین اصحاب الیمین کا دوسرا درجہ سابقین مقربین کا ہے وہ یہ ہے
کہ محبت یہانتک بڑہے کہ نفلی عبادتین جنکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے
اُن کے ساتھہ محبت پیدا ہو اور چھوٹی چھوٹی مکروہ باتین جو اللہ تعالےٰ کو ناپسند
ہیں اُنسے کراہت ہو اور جو مصیبتین کہ نفوس کو ایذا دیتی ہین رنجیدہ کرتی
ہین اُنپر صبر کرے اُن کو اللہ سبحانہ کے قضا و قدر سے سمجھے ناخوش نہو
راضی برضا رہے یہ محبت اگلی محبت پر زاید ہے اسکی طرف رغبت دلائی گئی
ہے مستحب ہے اللہ سبحانہ کو محبوب ہے جو لوگ اس محبت کے ساتھہ موصوف

ہیں وہ بڑے بختاور عالی درجہ ہین اولیا اللہ انہین کو کہتے ہین جنکے حق مین
اللہ تعالے نے قران پاک مین ارشاد فرمایا ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ھم یحزنون یہی حضرات با برکات ہین الا ان حزب اللہ
ھم المفلحون سے بھی یہی مراد ہین صحیح بخاری مین حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ عز
وجل فرماتا ہے جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بیشک مین نے اُسکو
لڑائی کا اعلام کردیا اور نہین نزدیکی چاہی میری طرف کسی بندے نے
کسی چیز کے ساتھہ کہ وہ مجھے بہت محبوب ہو اُس چیز سے کہ مین نے
فرض کیا اُسپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیکی چاہتا رہتا ہے میری طرف
نوافل کے ساتھہ یہانتک کہ مین اُسکو چاہنے لگتا ہون پھر جب مین نے
اُسکو چاہا تو مین اُس کا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اُسکی
آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا
پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور بیشک اگر وہ مجھہ سے مانگے تو مقرر مین اسکو
دون اور مقرر گر وہ مجھہ سے پناہ مانگے تو بیشک میں اُسکو پناہ دون اور
نہین تردد کیا مین نے کسی چیز سے کہ مین اُس کا کرنیوالا ہوون مثل
تردد میرے کے جان مومن سے کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے۔ اور
مین اُسکی ناخوشی کو مکروہ جانتا ہون یہی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم سے بروایت حضرت علی حضرت ابن عباس حضرت ابو امامہ اور
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا گیا ہے مگر اُن کی سند
مین کچھہ تامل ہے اس حدیث شریف کے سے معلوم ہوا کہ تقرب بارگاہ آلہی
مین نفلی عبادتون سے نصیب ہوتا ہے اور اس تقرب کی یہان تک
ترقی ہوتی ہے کہ اللہ تعالے بندے کو چاہنے لگتا ہے پھر سب اعضا
اُسکے صرف طاعت الہی ہوتے ہین کوئی کام اُس کا خلاف مرضی

پروردگار نہین ہوتا ہے ہر طرح سے اُسی کی خوشی مین محو ہوجاتا ہے۔
کوئی دنیا کی تکلیف تکلیف نہین معلوم ہوتی کوئی ایذا ایذا نہین سوجھتی
بلکہ ہر قسم کی راحت نظر آتی ہے مزہ آتا ہے لذت آتی ہے ؎

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جان دیگر ست

ابن ابی الدنیا محدث رحمہ اللہ تعالے عامر بن عبس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے اللہ عزوجل کو دوست رکھا یہ محبت
یہانتک پونچی کہ اوسنے مجھہ پر ہر مصیبت کو آسان کردیا اور ہر قضیئے کے
ساتھہ راضی کردیا سو مین باوجود اُس کی محبت کی پرواہ نہیں رکھتا اس
چیز کی کہ صبح کرون میں اوسپر اور شام کرون یعنے اب اس بات کی مجھے
پرواہ نہین رہی کہ صبح کیا ہوگا شام کیا ہوگا جو ہو سو ہو سب درست
ہے اسکی محبت کافی ہے کرنیوالا وہی ہے جو چاہے کرے کسیکا اُس
پر زور نہین جو کچھہ وہ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے کوئی جانے یا نہ جانے
عبید اللہ بن محمد تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک شخص نے کسی عابد سے
کہا مجھے وصیت کر یا نصیحت کر عابد نے پوچھا کون سا عمل تیرے دلپر
زیادہ غالب ہے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی مین نہین پاتا کسی چیز کو کہ
وہ بہت نافع ہو محب کے لئے اُس کے حبیب کے نزدیک مبالغہ کرنے سے
اُسکی محبت مین تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے قاعدہ ہے جس چیز مین اپنے
حبیب کی خوشی جانتا ہے اُسکو کرتا ہے اور جسمین اُسکی ناخوشی جانتا ہے
اُس سے بچتا ہے اسوقت محب منازل محبت الہی مین نزول کرتا ہے
یعنے جب اسقدر فرمان بردار ہوجاتا ہے تو اُسکی محبت صادق ہوتی
ہے اس سے معلوم ہوا کہ محبت آلہی سچی ہوتی ہے تو ضرور ہی اُسکی طاعت
اور فرمانبرداری کی محبت اور اُس کی نافرمانی سے نفرت ہوتی ہے
ہان محب سے کبھی بعض ماموراتِ مین نقصان اور بعض ممنوعات کا

ارتکاب ہو جاتا ہے تو فوراً اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اُس کام سے باز
رہتا ہے توبہ سے اُس کا تدارک کر لیتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین وارد
ہوا ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور پُر نور مین
حاضر کیا گیا اُسنے شراب پی تہی ایک آدمی نے اُسپر بد دعا کی کہا اے
اللہ اسپر لعنت کر کیا بہت یہ لایا جاتا ہے آپ نے فرمایا تو اُسپر لعنت نہ
کر وہ تو بیشک اللہ کو اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے شعبی
رضی اللہ عنہ سے آیہ ان اللہ یحب التوابین کی تفسیر مین مروی ہے
کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مثل اُس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین
اللہ سبحانہ و تعالے جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو ضرر نہین دیتا
اُسکو گناہ اُسکا۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ
عزوجل بیشک بندے سے محبت رکھتا ہے جب اُس سے محبت رکھتا ہے تو
اُسکی محبت یہان تک پہونچتی ہے کہ فرماتا ہے چل جا جو چاہے کر مقرر مین
نے بجھے بخش دیا مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالے جب کسی بندے سے
محبت رکھتا ہے اور بعض گناہ اُسپر مقدر کئے ہین تو اُسکے لئے توبہ یا
عمل صالح یا مصیبتین بہی مقدر فرماتا ہے تاکہ یہ چیزیں اُسکے گناہ کو
مٹا وین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ کسی بندے نے کوئی گناہ کیا پہر کہا اے میرے رب بیشک
مین نے گناہ کیا تو میرے لئے بخشدے الی آخر الحدیث اسمین یہ بہی ہے
کہ فرمایا پہر جو چاہے کرے مراد یہ ہے کہ جبتک اس حالت پر رہے یعنے
جب گناہ کرے تو اُسکا مقر ہو اُسپر نادم ہو اُس سے استغفار کرے اللہ
تعالے اپنے فضل و کرم سے اُسکے گناہ سے درگزر فرماتا ہے نہ یہ کہ گناہ
پر اصرار کرے اڑ رہے گناہ کی کچھ پرواہ نہ ہو نہ اقرار ہو نہ ندامت نہ
استغفار اسلئے کہ صادق صحیح محبت گناہون پر اصرار کرنیسے بندے

کو روکتی ہے علام الغیوب سے شرم نہ کرنے کو منع کرتی ہے کسی نے خوب کہا ہے

تعصی الاله وانت تزعم حبه ۔ هذا العمری فی القیاس شنیع
لوکان حبک صادقا لاطعته ۔ ان المحب لمن یحب مطیع

یعنے تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور مدعی اُسکی محبت کا ہے بیشک یہ بات
بہت بری ہے اگر تیری محبت سچی ہوتی تو ضرور اُسکی حکم برداری کرتا اسلئے کہ
محب اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مخلوق
کو اپنی عباوت کے لئے پیدا فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کرین
مجھی کو پوجین میری ذات و صفات میں ذرہ بھر بھی کسی کو شریک نکرین
اور عباوت کے لئے ضرور ہے کہ اُسکو جانیں پہچانین سو اسکے لئے آسمان و
زمین کو پیدا کیا تاکہ بندے انکے ساتھ اُسکی توحید و عظمت و کبریائی پر استدلال کرین
جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا اللہ الذی خلق سبع سمٰوات ومن
الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیئ
قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما یعنے اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے
سات آسمان اور زمین مثل اُنکے یعنے سات اوترتا ہے امر درمیان اُن کے
تاکہ تم جانو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور مقرر اللہ نے گھیرا ہر
چیز کو علم سے جب آسمان و زمین وغیرہ مصنوعات دیکھے صانع کو پہچانا تو ضرور
ہوا کہ جس ذات پاک نے ایسی عجیب و غریب صنعتین بنائین ہر قسم کے منافع
اُنمین رکھے اُسی کی پوجا کرنا چاہیئے مگر عبادت کے طریقے پوجا کے قاعدے
بدون اُسکی تعلیم کے نہیں آسکتی نری عقل سے معلوم نہیں ہو سکتی سو
اللہ سبحانہ نے اپنی رحمت و کرم سے رسول بھیجے کتابین نازل فرمائین تاکہ
بندے اُنکو پڑہکے رسولون سے سیکھکے توحید سمجھین دین کی باتین حاصل
کریں عبادت کے دستور یاد کرین جس سے دین و دنیا دونون درست

ہون دنیا مین راحت آخرت مین چین نصیب ہو انبیا و رسل بشر سے اسلئے
بہیجے گئے کہ ہمجنس کی بات خوب سمجہہ مین آتی ہے اُس سے کچہہ خوف و ہراس نہین
ہوتا اگر فرشتے ہوتے تو اُنکی صورت ہی دیکہہ کے آدمی ڈر جاتے کلیجے بیٹہ
جاتے دین سیکہنا کہان کا علم حاصل کرنا کیسا حکمت الٰہی رحمت نامتناہی اسکی
مقتضی ہوئی کہ رسول آدمیون سے ہون اور اُنکو قوت قدسیہ عنایت
ہو جس سے وہ ملاءِ اعلےٰ سے علم حاصل کرین اور اپنے ہمجنسونکو سکہاوین اُنکے
اعمال و عقائد درست کرین توحید الٰہی اُنکے دلون مین جماوین اصلاح
ظاہر و باطن کرین محبت الٰہی کا مزہ چکہاوین تاکہ اعمال صالحہ بلا تکلف
اُن سے ہونے لگین سارے رسول توحید پر متفق ہین فروع مین کسی کے یہان
سختی کسی کے یہان نرمی شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جو تمام
شریعتون سے اعلےٰ و افضل اور اُن سب کی برزخ جامع ہے نہایت سہل
و آسان ہے اگلے دینون کی مثل نہ اسمین سختی ہے نہ نرمی محنت تہوڑی
ثواب بہت اسی امت مرحومہ کا خاصہ ہے خصوصاً تہتر فرقے جو اس
امت میں ہوے ہین اُن میں سے گروہ باشکوہ اہل سنت والجماعت کہ
جنکا طریقہ وہ ہے جسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب
رضی اللہ عنہم تہے بہت عمدہ گروہ ہے اس میں نہ اور فرقون کیطرح
سختی ہے نہ اُن کی سی نرمی اس طریقہ کا مدار بیچ کی چال پر ہے نہ افراط
ہے نہ تفریط انکے یہان عبادت کی بنا تین اصول پر ہے خوف رجا محبت
ہر ایک ان مین سے فرض لازم ہے اور ان تینون مین جمع کرنا واجب
حتمی اسلئے سلف صالح نے انکو جنہون نے ان مین سے ایک کے لئے عبادت
کی دو کو چہوڑا بُرا کہا ہے انکی مذمت کی ہے انکو گمراہ ٹہرایا ہے دیکہو فرقہ
خوارج جنکو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہے اور جو انکے مشابہ ہین ان
کی بدعت اسی سے نکلی کہ انہون نے خوف مین تشدید کی محبت و رجا سے

قطع نظر کی انکے خوف کی یہانتک نوبت پہونچی کہ کبیرہ کو کفر اور مرتکب کبیرہ
کو مخلد فی النار بتانے لگے مرجیہ نری رجا کے پیچہے ایسے پڑے کہ محبت و خوف
کو بالکل چہوڑ دیا کہنے لگے ایمان کے ساتہہ کوئی گناہ ضرر نہین کرتا اباحت
و حلول والی جو تعبد کیطرف منسوب ہین انہون نے فقط محبت سے کام رکہا
خوف و رجا سے اعراض کیا پچہلے لوگ جو سلوک کیطرف منسوب ہین انہون
نے فقط محبت ہی مین بہت کچہہ کلام کیا بہت لمبی چوڑی باتین بنائین حقیقت
دیکہو تو کوڑی کام کی نہین اسلئے کہ اُنہین نہ کتاب و سنت سے استدلال
نہ سلف امت اور اعیان ائمہ کے کلام کا کچہہ ذکر مجرد ایسے دعوی کہ مدعیون
کو گمراہوں میں گرادین کبہی عشاق صور کے اشعار سے استشہاد کرتے ہین
کہ جسمین بڑا خطر ہے کبہی عشاق کے قصے بیان کرتے ہین منظور یہ کہ لوگ اُنکی
چال پر چلین اُنکے اخلاص سیکہین ان سب باتون کا خطر بڑا ہے ضرر بہت ہے
وہ لوگ جو کہ مبادی و مقدمات محبت سے واقف نہین محبت کا بہت کچہہ ذکر
کرتے ہین اُسکی باتین دہراتے ہین اُس کا اظہار کرتے ہیں حال یہ کہ محبت سے
منزلون دور ہیں ذوالنون رضی اللہ عنہ نے کیا خوب بات کہی جبکہ اُن کے
روبرو محبت میں کلام کرنے کا ذکر ہوا فرمایا اس مسئلے سے سکوت کرو ہم دعوی
کرنے لگین گے اسلئے کہ نفوس کبر و فخر و غرور سے بہرے ہوے ہین اور مدعی
ایسی چیز کا جو اُسکو نہین دی گئی ایسا ہے جیسا دو کپڑے جہوٹ کا پہنتے والا
اکثر محبت کے دعوی میں شطح و ادلال ہوتا ہے اور ایسے اقوال و افعال ہوتے
ہیں جو عبودیت کے منافی ہیں محبت دعوی کا نام نہین ہے دعوی سے کچہہ
کام نہین نکلتا محبت حاصل نہین ہوتی بلکہ محبوب سے دوری ہوتی ہے ایسی محبت
دشمنی ہو جاتی ہے محبت یہ ہے کہ پوری پوری عبدیت حاصل کرے دعوی
کو چہوڑے عبودیت کمال کو پہنچاوے کتاب و سنت کا اتباع ظاہراً و باطناً
اختیار کرے اعیان سلف امت کے کلام کو بغور ملاحظہ کرے اور ائمہ عارفین

جو چال محبت آلہی مین چلے ہیں اونکا اقتدا کرے اخلاص کالحاظ رکہے ریا و
سمعے سے بچے اگر جنبے اسطرح کا برتاؤ ہوا تو امید قوی ہے کہ مطلب حاصل
ہو۔ کام نجاوے واللہ سبحانہ ھوالموفق جاننا چاہئے کہ محبت آلہی
کے لئے ضرور ہے کہ فرمانبرداری خدا کی اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اتباع کی ہی محبت ہو اعمال صالحہ تقویٰ زہد توکل قناعت وغیرہ کی
طرف توجہ تمام ہو ذکر فکر سے کوئی دم خالی نہو اب چند حکائتین محبان خدا
کی لکہی جاتی ہین اُنسے معلوم ہو گا کہ ان حضرات نے کیا کیا ریاضتین کین
اتباع ہوئی چھوڑا اللہ رسول کی طاعت پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجہا سراپا
محو طاعت ہو گئے یہانتک کہ جاہل اُنکو مجنون بتانے لگے

حکایت ابو الفیض ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجہہ سے
کسی نے بیان کیا کہ ساوات یمن مین ایک شخص خوف و ریاضت میں معروف
عقل و حکمت تواضع و خشوع کے ساتہہ موصوف ہے اور ان باتون مین
اپنے ہمعصرون سے بڑہا ہوا ہے مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گیا جب
حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گیا جب حج سے فارغ ہوا تو اُس شخص کی
زیارت کا ارادہ کیا تاکہ اُسکی باتین سنون اُسکے وعظ سے نفع حاصل کرون
میں اور جو لوگ میرے ہمراہ تھے ہمارے ساتہہ ایک جوان آدمی تہا خائفین کی
صورت چہرے پر صالحین کی علامت بغیر بیماری کے چہرہ زرد بدون رنج
کے آنکہین چند ہی تنہائی پسند وحدت سے انس اُسکی طرف دیکہو معلوم
ہو کہ ابہی کوئی تازی مصیبت اُسکو پہنچی ہے ہم اسکو ملامت کرتے تہے کہ ذرا
اپنی جان کو راحت دیوے وہ نہ ہماری بات قبول کرتا تہا نہ ہماری ملامت
کیطرف کچہہ توجہ غرضکہ یہ جوان ہماری جماعت مین رہا یہانتک کہ ہمارے
ساتہہ یمن پہونچا ہمنے وہان پہونچ کے شیخ کا گہر تلاش کیا کسی نے بتا دیا
ہمنے شیخ کا دروازہ ٹہونکا وہ نکلے نہایت پژمردہ افسردہ گویا قبرستان

والون سے خبر دے رہے ہین پہر ہمارے پاس بیٹھے پہلے پہل جوان نے اُنسے
سلام کلام مصافحہ کیا خوشی ظاہر کی مرحبا کہا ہم سب نے بہی اُنکو سلام کیا پہر
جوان اُن کی طرف بڑہا اور کہا بیشک اللہ تعالے نے آپکو اور آپ کی
امثال کو دلون کی بیماریون کا طبیب بنایا ہے گناہون کے دردون کا
معالج کیا ہے میرے ایک زخم ہے وہ بہرتا نہین ہے اور ایک درد ہے کہ
جم گیا ہے علاج اُس کا مشکل ہو گیا ہے اگر آپکی رائے ہو کہ اپنے کسی مرہم سے
مجہہ پر تلطف فرماوین تو فرمائیے شیخ نے چند شعر پڑہے مضمون اُنکا یہی
کہ بیشک دلون کی بیماری بہت بڑی بیماری ہے گناہ کی بیماری سے مجہے
کیونکر خلاصی ہوگی نہ ہے کوئی طبیب خیر خواہ کہ میرا علاج کرے اسلئے کہ میرے
علاج نے تو ساری خلق اور طبیبون کو عاجز کر دیا۔ آہ کیا پشیمانی ہوگی کیسا بے
نہائت غم ہوگا جبکہ مین اپنے رب کے سامنے کہڑا ہونگا اور کچہہ جواب مجہہ سے نہ
بن پڑیگا اور کیونکر نہ میری بلا تو سب بلاؤں سے بڑی ہوئی ہے جوان نے
پہر وہی کہا جو پہلے کہا تہا شیخ نے کہا پوچہہ جو کچہہ پوچہتا ہے جوان نے عرض
کیا اللہ تعالے سے ڈرنے کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا یہ ہے کہ اللہ کا
ڈر ہر خوف سے سوائے اُسکے خوف کے تجہکو نڈر کر دے جوان گہبرا کے کانپنے
لگا پہر بیہوش ہو کر گر پڑا گہڑی بہر غشی رہی جب ہوش آیا تو کہا اللہ آپ
پر رحم فرماوے بندے کو اللہ سے ڈرنے کا کب یقین ہوتا ہے فرمایا جب
ہوتا ہے کہ دنیا سے اپنے نفس کو بیمار مریض کیطرح سمجہہ لیوے بیمار کہانا کہانے
سے پرہیز کرتا ہے اس خوف سے کہ بیماری کو طول ہو دوا کی بدمزگی پر
صبر کرتا ہے اس ڈر سے کہ مرض بڑہ نجاوے یہہ سنکے وہ جوان ایسا چلایا
کہ ہمیں گمان ہوا کہ اوسکی روح نکل گئی پہر عرض کیا اللہ تعالے آپ پر رحم
فرماوے محبت آلہی کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا اے میرے دوست محبت
آلہی کا درجہ بہت بلند ہے جوان نے عرض کیا مین چاہتا ہون آپ اُسکو

بیان فرماوین فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے محب ہین اُسنے اُنکے دلون سے
پردہ دور کردیا ہے انہون نے اپنے معبود محبوب کی عظمت کے جلال کو دلون کے
نور سے دیکہا تو روحین اُنکی روحانی ہوگئیں اُنکے دل مُجلّیٰ ہوگئے عقلین
سماوی ہوگئین ملائکہ کرام کی صفون مین چرتے پہرتے ہین وہان کے امور
کو یقین وعیان سے دیکہتے ہین سو جتنی اُنکو قدرت دی گئی ہے اُسکے
موافق اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں نہ اس راہ سے کہ اُسکی
جنت مین طمع ہو اور اُسکی آگ سے خوف ہو یہ سنتے ہی جوان نے ایک نعرہ
مارا اور مرگیا رحمہ اللہ تعالےٰ شیخ اُس کا بوسہ لینے لگے روتے تہے اور کہتے
تہے یہ اللہ تعالےٰ سے ڈرنیوالون کا بچہڑنا ہے یہ اُسکی دوستون کا درجہ ہے
یہ ایک روح تہی کہ اسنے حَنِیْن کیا پہر رَنِیْن کیا پہر سنا پہر مشتاق ہوئی پہر
چلائی پہر مرگئی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ آدمی کا خوف بقدر اُسکے علم
کے ہوتا ہے جو عالم ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور جو اللہ سبحانہ کے مکر سے
نہ ڈرے وہ جاہل ہے اللہ سے عارف باللہ وہی ہے جو اللہ تعالےٰ کے
خوف سے ڈرتا ہے لرزتا ہے کیونکہ محبت نہایت مشکل ہے معصیت محبوب
کا ذکر باوجود طاعت وفرمانبرداری کے ہردم وہر لحظ ڈرتا ہے کہ دیکہئے
عبادت اُسکے حکم کے موافق ہوئی یا نہیں مقبول ہے یا مردود کوئی خلاف
مرضی بات تو نہوئی کوئی ادب تو ترک نہوا غرضکہ ہزارہا اوامر نواہی مین
کوئی ظاہر کا کوئی باطن کا کوئی دل سے متعلق ہے کوئی جوارح سے کس
کس کو دیکہے کس کس کا خیال رکہے اُسپر طرہ یہ ہے کہ شیطان سا دشمن
ہر لحظہ گہات مین اور نفس امارہ اوسکی طاعت کے لئے کمربستہ حاضر توفیق بیچون ؎

خدا ہی خیر کرے ہے معاملہ دلکا ‏ چلا ہے تاجر جان لیکے قافلہ دلکا
کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان دیکہو ‏ ہے خار زار محبت مین آبلہ دلکا

ہان قائد توفیق الہی ساتہہ ہو اور پورا پورا اتباع کتاب وسنت ظاہراً باطناً

ہمراہ پہر تو بیڑا پار ہے اللھم ارزقنا اللھم ارحمنا ✝

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میں ایکبار اطراف
شام مین جارہا تہا ناگاہ ایک سبز باغ مین پہونچا وہان دیکہا کہ ایک جوان آدمی
باغ کے بیچ مین سیب کے درخت کے نیچے کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے مین اُس
کی طرف بڑہا اُس کو سلام کیا اُسنے جواب نہ دیا پہر مین سلام کیا اُس نے نماز
مین تخفیف کی پہر اپنی اُنگلی سے دو شعر زمین پر لکہدیے مضمون اُن کا
یہ ہے کہ زبان کو بات سے اسلئے روکا ہے کہ یہ بلا کی کہوہ اور آفتون کو
کہینچتی ہے بولے تو اپنے رب کا ذکر کرے اُسکو نہ بہولے ہر حال مین اُسی
کی حمد کرے ذوالنون کہتے ہین مین دیر تک رویا کیا مین نے بہی دو شعر اپنی
انگلی سے زمین پر لکہدیے مضمون اُنکا یہ ہے کہ ہر لکہنے والا عنقریب
مٹی ہو جائیگا اور جو کچہہ اُسکے ہاتہون نے لکہا وہ زمانے مین باقی رہیگا
تو آدمی کو چاہئے کہ اپنے ہاتہہ سے سوا ایسی چیز کے نہ لکہے کہ قیامت
مین اُسے دیکہہ کے خوش ہو۔ ذوالنون کہتے ہین کہ اُس جوان نے ایسی
چیخ ماری کہ اُسی مین دنیا سے انتقال کیا مین کہڑا ہوا کہ اُسکو نہلاون
دفن کی تدبیر کرون۔ ناگاہ کوئی شخص کہہ رہا ہے تو اُسکو چہوڑ دے اللہ
عزوجل نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ سوا ے فرشتونکے اُسکے کام کاج
اور کوئی متولی نہو پہر مین ایک درخت کیطرف گیا اُسکے پاس کئی رکعت
نماز پڑہی پہر مین اُس جگہ آیا جس جگہہ وہ مرا تہا وہان کچہہ اتا پتا معلوم نہوا
رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ محبان الٰہی بک بک نہین کرتے قیل و
قال مین نہیں پڑتے ساکت صامت رہتے ہین ذکر الٰہی سے اپنی زبان کو
تروتازہ رکہتے ہیں جابجا حدیث شریف مین حفظ لسان کا حکم ہے اُسکے
فوائد مذکور ہین ہر قسم کی ترغیبین اس باب مین مشہور جو شخص اپنی زبان
کا ضامن ہوا خرافات واہیات باتون سے اسکو روکا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اُس کے لئے جنت کے ضامن ہیں قیل قال بیہودہ بکنے کو اللہ
تعالےٰ نے حرام کیا ہے احادیث مین اُسکی مذمت فرمائی ہے یہانتک کہ بہی
حصائد السنہ لوگون کو دوزخ مین اوندہے منہ ڈالینگے اس حکایت مین سوال
کے جواب دینے کی اگرچہ تصریح نہین ہے مگر ضروری ہی جواب دیا ہوگا اسلئے
کہ ایسا محب صادق جسنے اپنی جان دیدی اُسنے ہرگز ترک واجب نہ کیا ہوگا
ورنہ ذوالنون کے سے شخص سکوت نکرتے اُسنے گفتگو کرتے +

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں بیت المقدس کے
کسی پہاڑ پر جا رہا تہا ناگاہ ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے خدمت کرنیوالو
کے بدنوںسے تکلیفین دور ہوگئیں بسبب طاعت کے کہانے پینے سے غافل ہوگئے
اُنکے بدنونکو اللہ تعالیٰ کے سامنے دیر تک کہڑے رہنے کی الفت ہوگئی ذوالنون
کہتے ہیں مینے اس آواز کا کہوج لگایا وہان دیکہا کہ ایک جوان آدمی بے داڑہی مونچہ
بیٹہا ہے منہ پر زردی چہائی ہوئی ایسا جہولتا ہے جیسے درخت کی ٹہنی کہ اُسکو ہوا جہکا
دے ایک ٹاٹ کا تہمد باندہے ہوئے دوسری اوڑہے ہوئے تہا جب اُسنے مجہے دیکہا تو درختون
میں نے اُس سے کہا اے لڑکے جفا مومنین کے اخلاق سے نہین ہے تو مجہہ سے بات کر مجہے کوئی
وصیت کر وہ سجدے مین گر پڑا اور کہنے لگا آلہی یہ مقام اُس کا ہے جسنے
تیری پناہ لی اور تیری معرفت کے ساتہہ پناہ چاہی اور تیری محبت سے
الفت کی سوائے معبود دلون کے اور جو اُن مین تیرا جلال عظمت بہرا ہوا
ہے تو مجہے چہپالے اُنسے جو مجہے تجہسے قطع کرتے ہین پہر وہ غائب ہوگیا مجہے
نظر نہ آیا ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں ایکبار ملک شام کے پہاڑون
مین سیر کر رہا تہا وہان دیکہا کہ ایک بوڑہا آدمی بلند زمین پر بیٹہا ہوا ہے بہنے ہوے
سے اُسکی دونون بہویں اُسکی آنکہون پر پڑی ہوئی تہین مین نے اُس
کو سلام کیا اُسنے جواب دیا پہر کہنے لگا اے وہ ذات کہ پکارا اُسکو نا ہگارون
نے تو اُسکو قریب پایا اے وہ ذات کہ زاہدونے اُسکا قصد کیا تو اُسکو حبیب

پایا اے وہ ذات کہ انس چاہا اُس سے ریاضت والون نے تو اُسکو مجیب پایا پہر
کہنے لگا اللہ تعالےٰ کے خاص بندے ہیں کہ اُنکو پہلے سے قبل پیدائش خلق
کے اپنی محبت کے لئے منتخب فرمالیا ہے سو وہ حکمت و بیان کی امانت ہیں یعنی
حکمت و بیان اُن مین امانت رکہا ہے ان دونون حکایتون سے معلوم ہوا
کہ محبان آلہی مخلوق سے جدا رہتے ہین خلق سے بہاگتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ
ہی سے اُنس رکہتے ہین غیر کیطرف توجہ نہین کرتے +

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے کی عیدگاہ مین
گیا ناگاہ وہان سعدون مجنون رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مینے اُن سے
پوچہا آپکا کیا حال ہے آپ کیسے ہو انہونے کہا اے مالک ایسے شخص کا کیا
حال ہوگا جو کہ صبح و شام دُور و دراز سفر کا ارادہ رکہتا ہے اور اُسکے پاس
نہ کچہہ زادراہ ہے نہ کچہہ سامان سفر کا تیار کیا ہے اور ایسے عادل رب کی
روبکاری مین حاضر ہوگا جو کہ بندون مین حکم کریگا پہر بہت روئے مین نے
کہا آپ کیون روتے ہو کہا قسم ہے اللہ کی مین دنیا کی حرص اور موت
وبلا کی گہبراہٹ سے نہیں رویا لیکن میں اُسدن کیلئے رویا کہ وہ میری
عمر سے گزر چکا اور اُسمین مجہہ سے کوئی نیک کام نہوا قسم ہے اللہ کی توشے
کی کمی سفر کی دوری دشوار گزار گہاٹی نے مجہے رولایا اور اُسکے بعد مجہے
معلوم نہین کہ جنت کی طرف جاونگا یا دوزخ کے میں نے اُنسے حکمت
کی بات سنکے پوچہا کہ لوگ آپکو مجنون بتاتے ہین اُنہون نے کہا تو نے بہی
اُنکے ساتہہ دہوکا کہایا جسکے ساتہہ ابناے دنیا نے دہوکا کہایا لوگ مجہے مجنون
سمجہتے ہیں اور مجہہ مین کسیطرحکا جنون نہین ہے لیکن میرے مولےٰ کی حب میرے
دل میں اور میرے رگ وپے میں ملگئی ہے میرے گوشت خون ہڈیون میں دوڑی پہرتی
ہے قسم ہے اللہ کی مین اُسی کی محبت سے دیوانہ ہون مین نے کہا اے سعدون
تم لوگون کے پاس کیون نہیں بیٹہتے اُنسے مخالطت کیون نہیں کرتے انہون

نے دو شعر پڑہے مضمون اُن کا یہ ہے کہ تو لوگون سے علیحدہ ہو جا اور
اور اللہ تعالےٰ کی مصاحبت کے ساتہہ راضی ہو لوگون کو جسطرح تو چاہے
لوٹ پہیر کر دیکہہ لے تو انکو بچہو پائیگا ✤

حکایت ابو الجوال مغربی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ میں ایک نیک آدمی
کے ساتہہ بیت المقدس میں بیٹہا ہوا تہا اتنے مین ایک جوان آدمی آیا لڑکے
اُسکے گرد تہے اُسکو پتہر مارتے اور کہتے تہے مجنون ہے وہ مسجد میں آیا اور
پکار کے یہہ کہتا تہا الٰہی تو مجہے اس گہر سے راحت دے مینے اُس سے کہا کہ
یہ بات تو حکیم کی ہے تجہے یہ حکمت کہان سے ملی اُس نے کہا جو شخص اللہ
تعالےٰ کی خدمت اخلاص سے کرتا ہے وہ اُسکو عمدہ عمدہ حکمتین عنائت
فرماتا ہے اور اسباب عصمت سے اُوسکی تائید کرتا ہے مجہے نہ جنون ہے
نہ میری عقل زائل ہوئی ہے بلکہ بے چینی اور خوف ہے پہر اُسنے چند شعر
محبت و شوق و ذوق کے پڑہے مین نے اُس سے کہا تم نے بہت اچہا
بیان کیا جو لوگ تمہیں مجنون کہتے ہین انہون نے بیشک غلطی کی پہر اُس نے
میری طرف دیکہا اور رویا اور کہا تو مجہہ سے اُن لوگون کا حال نہیں پوچہتا
کہ وہ کیونکر پہونچے پہر انکو اتصال ہوا مین نے کہا ہان تو مجہے اُن کا
حال بتا کہا انہون نے اپنے اخلاق کو پاک صاف کیا اللہ تعالےٰ نے تہوڑے
رزق کے ساتہہ راضی ہوئے اُسکی محبت سے ساری دنیا مین حیران پہرے
صدق کا تہمد باندہا خوف کی چادر اوڑہی عاجل فانی آجل باقی کے ساتہہ بیچا
گہوڑ دوڑ کی میدان میں اسوار ہوئے دانشمند ہوشیارون کیطرح ذہن
چڑہایا یہانتک کہ واحد رازق کے ساتہہ ملگئے اُس نے اُنکو اونچے اونچے پہاڑون
میں بہگا دیا مخلوق سے انکو چہپا دیا نہ کوئی گہر انکو جگہہ دیوے نہ اُنکو کسیطرح
کا اقرار ✤

نہ شب کو چین نہ دنکو قرار ہے ہم کو ‫ ‫ یہ عشق کاہے کو ٹہیرا کوئی بلا ٹہیری

نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے ‫ ‫ تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹہیری

ایسے لوگوں کی طرف دیکہنا اعتبار ہے اُنکی محبت افتخار ہے یہ لوگ برگزیدہ
ابرار ہین رہبان و احبار ہین انکی بیچ جبار نے فرمائی ان کا وصف نبی مختار
نے کیا یہ اگر حاضر ہون تو پہچانے نہ جاوین غائب ہون تو تلاش نکئے جاوین
مر جاوین تو انکے جنازے پر کوئی نہ آوے پہر کہا کہ تو ساری خلق سے وحشت
کر واحد حق کے ساتہہ اُنس پیدا کر اور صبر کر صبر ہی سے امید بر آتی ہے جو
رزق ملتا ہے اُسکے ساتہہ راضی ہو جا ہو لینے اور اُسکی آفتوں سے حذر کر
مومن کی آفت ہو لیتے ہی مین ہے اور سیر الی اللہ مین جد و جہد کر اور دامن
چن جیسا اہل سبق نے سبق کے لئے دامن چنا جن لوگون کے یہ اوصاف
ہیں وہی ہین بلند رتبہ لوگون سے چنے ہوئے اور مخلوق سے اللہ کے پسند
کئے ہوئے ہین ابو الجوال کہتے ہین اُس شخص کی باتون کے وقت دنیا
مجہہ سے بہلا دی گئی پہر وہ بہاگتا ہوا چلا گیا اور مین اُس پر افسوس کرتا
رہگیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ابن قصاب صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمارا ایک گروہ شفاخانے
کیطرف گیا ہم نے وہان ایک جوان آفت رسیدہ نہایت دیوانہ دیکہا ہم
اُسے چہیڑ کرنے لگے پہر اُسکو بہت چہیڑا اُسکے پیچہے دوڑے وہ چلایا اور کہنے
لگا ان گوٹ لگے ہوئے کپڑونکو اور خوشبو ملی ہوئی بدنون کو تو دیکہو انہون
نے چہیڑ کرنے کو بضاعت اور چہچورے پن کو صناعت ٹہیرایا ہے علم سے
بالکل کنارہ کیا یہہ لوگ آدمی نہین ہیں ہمنے اُس سے کہا کیا تو خوب علم
جانتا ہے کہ ہم تجہہ سے سوال کرین اُس نے کہا ہان قسم ہے اللہ کی مین
بہت علم اچہی طرحسے جانتا ہون تم مجہسے پوچہو ہمنے کہا فی الحقیقت سخی کون
ہے اوس نے کہا وہ ہے جو تمسے آدمیونکو رزق دیتا ہے اور تم ایکدن کی
قوت کے بہی لائق نہیں ہو ہم ہنس پڑے ہمنے کہا لوگون مین سے نہایت

کم شکر کرنیوالا کون ہے کہا وہ ہے جو کسی بلا سے عافیت دیا گیا پہر وہی
اپنے غیر مین دیکہے اور عبرت چہوڑ دی شکر نہ کیا بطالت ولہو مین مشغول
ابن قصاب کہتے ہیں کہ اُس نے ہمارے دلون کو توڑ دیا ہمنے اُس سے بعض
خصال محمودہ سے سوال کیا کہا خلاف اُسکے جسپر تم ہو پہر رویا اور کہا
یارب اگر میری عقل نہین پہیر دیتا ہے تو میرے ہاتہہ تو مجھے پہیر دے کہ مین
ایک کو ان میں سے ایک ایک دہول لگاؤن پہر ہم اُسکو چہوڑ کر چلے
حکایت عتبہ غلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میں بصرے سے نکلا ناگاہ کئی
خیمے بدوؤں کے دیکہے اُنہون نے کہیتی کی تہی ایک خیمہ اور دیکہا اُس مین
ایک عورت دیوانی تہی اُسپر ایک صوف کا جبہ تہا اُسپر لا تباع و لا
تشتری لکہا ہوا تہا مین اوسکے نزدیک گیا اوسکو سلام کیا اُس نے
جواب دیا پہر مین نے اُسکو کہتے سنا کہ زاہد عابد مراد کو پہونچے اسلئے کہ
انہون نے اپنے مولے کیلئے پیٹون کو بہوکا دکہا اُسی کے واسطے زخمی آنکہون کو
بیدار رکہا اُن کی رات گزر گئی اور وہ شاہد تہے اللہ سبحانہ کی محبت نے
اُنکو متحیر کر دیا یہانتک کہ لوگ اُنکو مجنون سمجہنے لگے اور وہ دانشمند عقل والے
تہے لیکن جو جانتے تہے اُس سے انکو دردناک کر دیا عتبہ کہتے ہیں کہ مین
اُسکے قریب گیا مینے کہا یہ کہیتی کس کی ہے کہا ہماری ہے اگر سلامت رہے
پہر مین اُسکو چہوڑ کے کسی خیمے مین چلا گیا اتنے مین بہت پانی برسا مین نے کہا
واللہ مین اُسکے پاس جاونگا اور اُس پانی میں اُس کا حال دیکہونگا پہر وہان
گیا دیکہا تو ساری کہیتی پانی میں ڈوب گئی تہی اور وہ کہڑی ہوئی یہ کہہ
رہی تہی قسم ہے اُس ذات کی جسنے میرے دل مین اپنی صاف محبت کو
رکہا بیشک میرا دل تیری رضا کے ساتہہ یقین رکہتا ہے پہر اُس نے میری طرف
التفات کیا اور کہا اے شخص متفرد ذات وہی ہے جسنے اُسکو کہیتی کیا پہر
اُسکو اُگایا کہڑا کیا پہر اس میں بالین لایا اُسمین دانہ بہرا پہر اُسکو پہاڑا اُس

پر پانی بہیجا اُسکو پانی پلایا اُسپر مطلع رہا اُسکی حفاظت کی جب اُسکے کٹنے کا
وقت آیا تو اُسکو ہلاک کر دیا پہر آسمان کی طرف سر اُٹہایا اور کہا سب تیرے
تیرے ہی بندے ہیں انکا رزق تجہہ پر ہے تو جو چاہے سو کر مین نے اُس سے
کہا کیا ہی تیرا صبر ہے کہا اے عتبہ تو چپ رہ بیشک میرا معبود غنی حمید ہے
ہر روز اُس سے نیا رزق ملتا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ میرے
ساتہہ میرے اراوے سے بڑہکر کرتا رہا عتبہ کہتے ہین جب میں اُسکی بات یاد کرتا
ہون تو ہیجان مین لے آتی ہے مجہے رولا دیتی ہے ✦
حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہہ سے کسی نے بیان کیا
کہ جبل لکام مین ایک شخص اہل معرفت سے ہے مین اُسکی ملاقات کے لئے گیا
مین نے اُس سے سنا کہ بآواز بلند حزین یہ کہہ رہا تہا اور روتا تہا اے وہ
ذات کہ دل اُسکی یاد سے مانوس ہوا تو وہی ہے کہ مین تیرے سوا اور کچہہ
نہین چاہتا راتین اور زمانہ گزر جاتا ہے اور تیری محبت میرے دل مین ویسی
ہی تر و تازہ ہے ذوالنون کہتے ہین میں آواز کے اثر پر گیا وہان دیکہا کہ
ایک جوان خوبصورت خوش آواز بیٹہا ہوا ہے سارا حسن جمال اُسکا جاتا رہا
تہا اثر رہگیا تہا دُبلا زرد رنگ جلا بہنا شش عاشق حیران کے تہا مینے اُسکو
سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا اور آنکہین چڑہی ہوئی رہگئیں وہ یہ
کہتا تہا مین نے اپنی آنکہہ کو دنیا اور اُسکی زینت سے اندہا کیا سو تو اور میری
روح جدا نہین ہے جب مین تیری یاد کرتا ہون تو اول رات سے طلوع
فجر تک میری آنکہہ بیدار رہتی ہے اور جب اونگہہ کے مارے جہپک لگجاتی
ہے تو تجہی کو جفن و حدق کے درمیان دیکہتا ہون پہر کہا اے ذوالنون
تجہے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو ڈہونڈہتا ہے مین نے کہا کیا تو مجنون ہے
کہا لوگون نے میرا یہی نام رکہا ہے مین نے کہا ایک مسئلہ ہے کہا پوچہہ مین
نے کہا تو مجہے یہ بتا کہ کس چیز نے تجہے تنہائی محبوب کر دی انس والو سے

تجھے قطع کردیا۔ جنگلوں پہاڑوں مین تجھے حیران کیا کہا اُس کی حُب نے مجھے
حیران کیا اُس کا شوق مجھے ہیجان مین لے آیا اُس کے وجد نے مجھے
کردیا پھر کہا اے ذوالنون دیوانون کی بات تجھے پسند آئی مین نے کہا ہاں
قسم ہے اللہ کی اور دردمند کیا مجھکو پھر وہ غائب ہوگیا مجھے نہیں معلوم
کدہر گیا رضی اللہ عنہ +

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ جبل مقطم
میں ایک عورت عابدہ ہے مین نے اُسکی ملاقات کرنا چاہا اُس کی طلب مین
مقطم گیا میں نے اُسکو نہ پایا ایک جماعت متعبدین سے ملاقات ہوئی اُن سے
پوچھا انہون نے کہا تو عقل والوں کو چھوڑکے دیوانون کو پوچھتا ہے مین نے
کہا گو وہ دیوانے ہین تم تو مجھے بتادو انہون نے کہا وہ فلان وادی میں ہے
مین وہان گیا جب مین اُسکے قریب پہونچا تو مین نے ایک آواز حزین سنی
وہ یہ آواز تھی کہ اے وہ ذات کہ جسکی یاد سے دل مانوس ہوا تو وہی ہے کہ
میں تیرے سوا اور کو نہین چاہتا پھر میں آواز کے اثر پر گیا دیکھا کہ ایک عورت
بڑے پتھر پر بیٹھی ہوئی ہے مین نے سلام کیا اُس نے جواب دیا اور کہا اے
ذوالنون تجھے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو تلاش کرتا ہے میں نے کہا تو مجنون
ہے کہا اگر میں مجنون نہ ہوتی تو مجھپر جنون کی ندا نہ کیجاتی مین نے کہا تجھے کس
چیز نے مجنون کیا کہا اے ذوالنون اُس کی حُب نے مجھے مجنون کیا اُس کے شوق
نے مجھے حیران کیا اُس کے وجد نے مجھے بے چین کیا اسلیئے کہ حب قلب میں
شوق فؤاد مین وجد سرّ مین ہوتا ہے میں نے فؤاد غیر قلب ہے کہا ہاں فؤاد دل
کا نور ہے اور سرّ فؤاد کا نور ہے سو قلب محبت رکھتا ہے فؤاد مشتاق ہوتا ہے
اور سر پاتا ہے میں نے کہا کیا پاتا ہے کہا حق کو پاتا ہے مین نے کہا حق کو کیونکر
پاتا ہے کہا اے ذوالنون حق کا پانا بلا کیف ہے یعنی اُسکی کیفیت مجہول ہے
میں نے کہا تیرے حق کے پانے کا کیا صدق ہے وہ بہت روئی یہان تک

کہ قریب تہا کہ قرب میں اُسکی جان نکل جاوے پہر وہ بیہوش ہوگئے جب
ہوش میں آئے تو پکار کے کہنے لگے اواہ اواہ منٹ پھر دو شعر پڑہے اسکے
بعد ایک چیخ ماری اور کہا سچے اسطرح مرتے ہیں اور گہڑی بہر بیہوش رہے
میں نے اُسکو بلایا تو وہ مرچکی تہی مین نے قبر کہودنے کے لئے کو والی وغیرہ
تلاش کی ناگاہ وہ غائب ہوگئی پہر مین نے اُسکو نہ پایا رحمۃ اللہ علیہا +

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکدن بہلول مجنون سے ملاقات
ہوئی اور وہ قبرستان کیطرف جاتے تہے اُنکے پاس ایک لکڑی بانس
کی تہی اُسکو گہوڑا بنایا تہا ہاتہ مین کوڑا تہا اور دوڑتے جاتے تہے مین
نے کہا اے بہلول کدہر کہا اللہ عزوجل کی رو برکاری کیلئے میں بیٹھ گیا
یہانتک کہ وہ لوٹ کر آئے لکڑی ٹوٹ گئی تہی رونے سے اُنکی دونون
آنکھین سرخ ہوگئیں تہین میں نے کہا کیا گزری کہا مین اُسکے سامنے کہڑا
رہا کہ اپنے خدام مین مجھے لکہے جب مجھے اُس نے پہچانا تو ہکالدیا میں
نے کہا یہ بات تو بہلول سے عارف محب مقبول کی ہے قلب حزین سے
نکلی ہے جو کہ خوف سے بہرا ہوا ہے کہتے ہیں کہ مثال صالحین کی اور جس
چیز کے ساتہہ کہ اللہ تعالے نے اُنکو مزین فرمایا ہے ایسی ہے کہ مثلاً ایک
لشکر ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل کو ہماری روبکاری کے لئے زینت کرو
سو جسکی زینت لباس اچہا ہوگا اُسیکا مرتبہ میرے نزدیک بلند ہوگا۔ پہر
بادشاہ نے اپنی خواص سلطنت اور اہل محبت کے لئے ایک ایسا لباس
پوشیدہ بہیجا کہ اُس کی مثل لشکر والون کے پاس نہیں ہے جب یہ لوگ
روبرکاری کیوقت بادشاہی لباس پہنکر آئے تو اور لشکر والون پر فخر
کرنے لگے یہی مثال ہے اُن لوگون کی جنکو اللہ تعالے نے اعمال صالحہ
کی توفیق عنایت فرمائی اللھم وفقنا +

حکایت عطار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مین ایک دن بازار میں گیا دیکھا

ایک لونڈی بک رہی ہے مین نے اُسکو سات دینار دیکے خرید لیا باوجود اسکے
کہ وہ مجنون تھی مین اُسکو اپنے گھر مین لایا جب رات ہوئی اور کچھہ گزر گئی
مین نے اُسکو دیکھا کہ اُس نے وضو کیا قبلے کی طرف مونہہ کیا نماز پڑھنے لگی
مین نے اُسکو سُنا کہ رونے کے مارے اُس کا گلا گھٹا جاتا ہے اور یہہ کہتی ہے
الٰہی قسم ہے تیرے حب کی جو تجھے میرے ساتھ ہے کہ تو مجھپر رحم کرے مجھے
جنون ثابت ہوگیا مین نے کہا تو یون نہ کہو اسطرح کہو کہ میری محبت
جو تیرے لئے ہے اُسنے کہا دور ہو اے بطال قسم ہے اُس کے حق کی اگر وہ
میرے ساتھہ محبت نرکھتا تو تجھے نہ سلاتا اور مجھے کھڑا نہ کرتا پھر وہ مونہہ کے بل
گر پڑی پھر کچھہ شعر پڑھے اسکے بعد چلاّئی یہ کہا الٰہی معاملہ میرے اور تیرے
درمیان پوشیدہ تھا اور اب لوگون نے جان لیا سو تو مجھے اپنی طرف
کھینچ لے پھر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہا +

حکایت ١٢ شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین راہ مین ایک دیوانہ مین نے دیکھا
لڑکے اُس کے پیچھے تھے اُسکو پتھر مارتے تھے اُس کا مونہہ خون آلودہ کردیا
تھا سر پھوڑ ڈالا تھا مین اُنکو منع کیا لڑکون نے کہا شیخ تو ہمیں چھوڑدے ہم اسکو
قتل کرینگے یہ تو کافر ہے مین نے کہا تمکو اسکی کونسی بات کفر کی معلوم ہوئی
انہون نے کہا اسکا یہ گمان ہے کہ یہہ اللہ کو دیکھتا ہے اُس سے باتین کرتا
ہے مین نے کہا تم ذرا ٹھہر جاؤ مین اسکے پاس گیا اُسکو دیکھا تو وہ کچھہ باتین
کرتا تھا اور ہنستا تھا اور اس اثنا مین یہ کہتا تھا یہ تجھے لائق ہے کہ تو ان لڑکون کو
مجھپر مسلط کرتا ہے کہ وہ میرے ساتھہ ایسا کرین مین نے اُس سے کہا یا اخی یہ لڑکے
تجھسے کچھہ نقل کرتے ہین کہا یا شبلی کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ یہ کہتے ہین کہ
تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو اپنے رب کو دیکھتا ہے اُس سے باتین کرتا ہے اُس
نے ایک سخت چیخ ماری پھر کہا یا شبلی قسم ہے اُسکے حق کی جسنے اپنی حب کے
ساتھہ مجھے عاشق کیا ہے اور اپنے بعد و قرب کے درمیان مجھے حیران کیا اگر وہ

طرفۃ العین مجھہ سے حجاب کرے تو مین جدائی کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو
جاؤن پھر یہہ کہتا ہوا چلا گیا کہ تیرا خیال میری آنکھہ مین تیرا ذکر میرے منہ
مین تیرا ٹھکانا میرے دل مین ہے سو تو کہان غائب ہوتا ہے ٥
شہر دلچسپ ہمارا دل ہے عرش وہ ہے یہ تیری منزل ہے
امام یافعی رحمہ اللہ نے اسکلام کی اصلاح یون کی ہے کہ تیرا جمال میری
آنکھہ مین تیری یاد میرے منہ مین تیری محبت میرے دل مین ہے سو تو
کہان غائب ہوتا ہے اور کہا کہ اُس مین بعض ایسے لفظ ہین جو صفات خالق
سبحانہ مین جائز نہین ہین وہ لفظ خیال اور لفظ مثوی ہے +

حکایت ١٣ محمد بن محبوب رحمہ اللہ کہتے ہین مین شفا خانے کی راہ مین تھا دیکھا
کہ ایک لڑکے کے گلے مین طوق پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین اُس نے
مجھہ سے کہا اے ابن محبوب تو دیکھتا ہے کہ وہ بعد طوق و بیڑی کے مجھہ سے
راضی ہوگا یہہ سب اُسی کے حب مین ہے پھر رویا اور کہنے لگا کہ مجھے لائق
ہے کہ اپنے گناہون کے سبب سے نوحہ کرون گناہون نے صحیح سالم دل میرے
لئے نہین چھوڑا گناہون کی ہتھیلیون نے میرے دلکو بوسیدہ کردیا اور
اور بڑھاپے نے مجھے خبر موت کی پہونچادی جب مین کہتا ہون کہ میرے دل کا
کا زخم اب اچھا ہوگیا پھر وہ گناہون سے زخمی ہوجاتا ہے فوز و نعیم تو اُسی
بندے کے لئے ہے جو حشر کے میدان مین بیخوف اور راحت کے ساتھہ آئے +

حکایت ١٤ علی بن عبدان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک مجنون تھا
دن مین دیوانہ رہتا رات کو ہوش مین آتا نماز پڑھتا صبح تک اللہ سبحانہٗ
سے مناجات کرتا ایک دن مین نے اُس سے کہا تو کب سے دیوانہ ہوا کہا جب
سے مین نے اُسکو پہچانا پھر کہنے لگا مین وہ ہون کہ جب مین نے قرب چاہا تو
مجھے میرے مالک نے دوستی کا لباس پہنایا سو مین ایسا ہوگیا کہ سوائے مالک
رزق عباد کے کسی مونس کیطرف ٹھکانا نہین پکڑتا پھر مین اُسکے پاس سے

چلا آیا اُسکو دیکھا کہ بیہوش آیا اور یہ آیت پڑہی اٰتنا غداءنا لقد لقینا من
سفرنا ھذا نصبا مجھے معلوم ہوا کہ یہ بہوکا ہے مین اُسکے لئے کہانا لایا
اُسنے کہا یا پیا پہر کہنے لگا تجہی پر میرا بہروسا ہے نہ سب لوگون پر تو ہی میرا
حال جانتا ہے وہ نہین جانتے مینے قسم کہائی ہے کہ جب مین بہوکا ہونگا
تو اے میرے مالک تو کوئی دروازہ میرے لئے کہول دیگا سو مین کہلا یا
جاؤنگا مینے اُس سے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر اُسنے کہا تقوی اللہ کے
ساتھہ خوف کو لازم کر ساری دنیا کو چہوڑ دے بیشک اللہ کا تقوی سب سے
بڑہا ہوا ہے جب رات آوے تو رات کے اندہیرے مین کوشش کر تہوڑی
دیر دروازے کو ٹہونک امید ہے کہ کہلجاوے کہتے ہین کہ ایک شخص نے دوسرے
سے کہا مجھے ایسی چیز بتا کہ مجھے نفع ہو کہا لوگونسے بہاگ اُنسے انس نکر تیرا
اتصال پورا ہوجاویگا اور عذاب کم ہوگا اُسنے کہا اور بتا کہا صدق و تقوی
لازم کر عجب وریا کو چہوڑ نفس و ہوا پر غالب ہو مقصد حاصل ہوگا اُسنے
کہا بس اللہ تعالے تجہہ سے خوش ہو +

حکائیت [۱۵] ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین انطاکیہ کے پہاڑ مین سیر کر
رہا تہا کہ ایک عورت دیوانی سی دیکہی صوف کا جبہ پہنے ہوے تہی مین
نے اوسے سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پہر کہا کیا تو ذوالنون نہین
ہے مینے کہا اللہ تجہے عافیت مین رکہے تو نے مجھے کسطرح پہچانا اُس نے
کہا مین نے تجہے حب حبیب کی معرفت سے پہچانا پہر کہنے لگی مین چاہتی
ہون کہ تجہہ سے ایک مسئلہ پوچہون مین کہا پوچہہ کہا سخا کیا چیز ہے مین
نے کہا بذل و عطا کو کہتے ہین اُس نے کہا یہ سخا تو دنیا مین ہے دین مین
سخا کیا ہے مین نے کہا رب العالمین کی طاعت کیطرف مسارعت کرنا
ہے کہنے لگی جب تو مولے کی طاعت کی طرف مسارعت کرے تو وہ تیرے
دلپر مطلع ہو اور تو اُس سے کوئی چیز نہ چاہتا ہو خرابی ہو تیری اے ذوالنون

مین بیس برس سے چاہتی ہون کہ اُس سے کوئی چیز طلب کرون سو مین اُس
سے شرماتی ہون اس ڈر سے کہ مین مثل برے مزدور کے ہوجاؤن
کہ جب اُس نے مزدوری کی اجرت مانگنے لگا مین اُسکی ہیبت اور اُسکے
جلال کے لئے عمل کرتی ہون پہر چلی گئی اور مجھے چہوڑ دیا رضی اللہ عنہا +

حکائیت [۱۶] ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین تیہ بنی اسرائیل مین جا
رہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت سیاہ فام سے ملاقات ہوئی رحمن کی محبت
شوق نے اُسکو مسلوب الحواس کردیا تہا آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹہائے
ہوئے تہی مین نے کہا السلام علیک اُسنے کہا وعلیک السلام یا ذوالنون
مین کہا تو نے مجھے کہان سے پہچانا اوس نے کہا یا بطال اللہ عزوجل نے دو
ہزار برس پہلے جسمون کی پیدائش سے روحونکو پیدا کیا پہر عرش کے گرد انکو
طواف کرایا سو اُن مین سے جن روحونکی وہان پہچان ہوگئی وہ یہان
آپس مین مالوف ہوئین جنکی پہچان نہوئی وہ مختلف رہین میری روح
نے تیری روح کو اُس گردش مین پہچان لیا تہا ذوالنون کہتے ہین مین
نے اُس سے کہا کہ تو مجھے حکیم معلوم ہوتی ہے تجہے اللہ تعالے نے جو سکہایا
ہے اُسمین سے مجھے کچہہ سکہا اُس نے کہا اے ابو الفیض تو اپنے اعضا پر عدل
کی ترازو رکہہ تاکہ جو کچہہ غیر اللہ کے لئے ہے وہ پگہل جاوے اور دل بصفا
رہجاوے اُس مین سوائے رب عزوجل کے اور کچہہ نہو جب تیرا دل ایسا صاف
ہو جائیگا تو وہ تجہے اپنے دروازے پر کہڑا رہنے دیگا اور ولائیت جدیدہ
تجہے عنائیت فرماویگا اور خازنون کو تیرے لئے طاعت کرنیکا حکم دیگا
مین نے کہا مین اور کچہہ زیادہ کہو کہا اے ابو الفیض خذ من نفسک لنفسک
اور جب تو خلوت مین ہو تو اللہ تعالے کی طاعت کر جب تو اُس سے دعا کریگا
وہ قبول فرمائیگا رضی اللہ عنہا +

حکائیت [۱۷] ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین تنہا حج کے لئے گیا

مکے مین مجاور رہا جب رات ہوتی تو مین طواف کیا کرتا ناگاہ ایک عورت
دیکھا کہ وہ طواف کر رہی ہے اور یہ شعر پڑہتی ہے ؎

ابی الحب ان یخفی وکم قد کتمتہ　　فاصبح عندی قد اناخ وطنب
اذا اشتد شوقی ھام قلبی بذکرہ　　وان امت قربا من حبیبی تقرب
ویبدو فافنی ثم احیا بہ لہ　　ویسعدنی حتی الذ واطرب

(یعنے محبت چھپ نہین سکتی مین اسکو بہت چھپایا سو اسنے میرے نزدیک
اپنی سواری ٹھہادی خیمے لگادیئے جب میرا شوق بڑہتا ہے تو میرا دل
اُسکی یاد مین دیوانہ ہوجاتا ہے اور جو اُس سے قرب چاہتی ہون تو
دوست نزدیک ہوجاتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے تو مین فنا ہوجاتی ہون
پہر اُسکے ساتھہ اُسکے لئے زندہ ہوجاتی ہون اور وہ مجھہ پر عنایت کرتا
ہے یہانتک کہ مزہ لیتی ہون طرب کرتی ہون) مین نے اُس سے کہا
ایسی جگہ مین اللہ تعالے سے نہین ڈرتی یہ باتین کرتے ہی اُسنے میری
طرف دیکھا اور کہا اے جنید اگر تقوی نہوتا تو مین عمدہ نیند نہیں چھوڑتی
تقوے ہی نے مجھے اپنے وطن سے نکالا جیسا تو دیکھہ رہا ہے اُسی کے وجہ کے
سبب سے بہاگتی پہرتی ہون اُسکی حب نے مجھے دیوانہ بنایا ہے پہر کہا اے
جنید تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہے یا رب البیت کا مین نے کہا مین تو بیت
کا طواف کرتا ہون اُسنے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا اور کہا تو پاک ہے
تو پاک ہے اپنی خلق مین کیا بڑی تیری مشیت ہے ایک خلق ہے مثل
پتھرون کے کہ پتھرون کا طواف کرتی ہے پہر اُس نے تین شعر پڑہے
مضمون اُن کا یہ ہے کہ لوگ پتھرون کا طواف کرتے ہین اور تیری طرف
قربت چاہتے ہین اور اُن کے دل دیکھو تو پتھرون سے بہی زیادہ سخت
حیران ہوئے مارے حیرانی کے نہ جانا کہ وہ کون ہین اور اپنی فکر مین محل
قرب مین نزول کیا اگر یہ دوستی مین اخلاص کرتے تو اُن کی صفات

غائب ہوجاتی اور ذکر کے سبب سے وہ حق کی صفات قائم ہوجاتی حضرت
جنید فرماتے ہین کہ اُسکی باتون سے مجھے غش آگیا جب ہوش آیا تو اُسے
نہ دیکھا رضی اللہ عنہا ✣

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین تیہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت سے ملاقات ہوئی بالون کا کرتا پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے
ہوئے ہاتھہ مین لوہے کی برچھی تہی مین نے کہا السلام علیک و رحمتہ اللہ
اُسنے کہا وعلیک السلام و رحمتہ اللہ اللہ تجھے عافیت مین رکھے مرد اور
عورتون سے خطاب مین نے کہا مین تو ذوالنون مصری تیرا بہائی ہون
اُسنے کہا مرحبا اللہ تجھے صحیح سالم زندہ رکھے مین نے کہا تو یہان کیا کرتی
ہے اُس نے کہا جب مین کسی شہر مین جاتی ہون اور اُس مین دوست
کی نافرمانی کیجاتی ہے تو وہ مجھپر تنگ ہوجاتا ہے سو مین ایسی پاک جگہ
ڈہونڈتی ہون کہ اُسپر سجدہ کرون ایسے دل کے ساتھہ اُس سے مناجات
کرون جو کہ اُس کی ملاقات کے نہائیت شوق سے پگھل گیا ہو مین نے
کہا جیسا تو نے دوست کا ذکر کیا اُس سے بڑہکر دوست کا ذکر کرتے مین
نے کسی کو نہین سنا تو محبت کیا شے ہے اُس نے کہا سبحان اللہ تو
تو خود حکیم و واعظ ہے تو مجھہ سے محبت کو پوچھتا ہے اول محبت یہ ہے
کہ وہ دوام محنت پر مستعد کرتی ہے جب روحین اعلے درجہ کی صفائی
کو پہنچ جاتی ہین تو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا مزے دار پیالہ گہونٹ گہونٹ
اُن کو پلاتا ہے پہر اُس نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑی جب
ہوش آیا تو چند شعر پڑہے مضمون اُن کا یہ ہے کہ مین تیرے ساتھہ
دو طرح کی محبت رکھتی ہون ایک تو حب ہوئی دوسری حب اسلئے کہ تو
اُسکے لائق ہے سو حب ہوی ذکر ہے کہ اُس کے سبب سے تیرے ماسوا سے
مشغول ہوجاتی ہون اور دوسری حب یہ ہے کہ تو پردہ اُٹھا دے کہ

مین تجھکو دیکھ لون ان دونوں میں میری کوئی تعریف نہیں ہے اس
میں اور اُسمین تعریف تیرے ہی لئے ہے +

حکائیت ۱۹ محمد بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین بعض بلاد شام سے آتا
تنہا راہ میں کسی جگہ مین نے ایک جوان آدمی دیکھا صوف کا جبہ پہنے
ہوئے تہا ہاتھہ میں ڈولچی تہی میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے اُس نے
کہا مجھے نہین معلوم بیٹے کہا کہان سے آئے ہو کہا مین نہین جانتا مین
نے گمان کیا کہ یہ مجنون ہے پہر مین نے پوچہا تمہین کس نے پیدا کیا
اُس کا رنگ زرد ہوگیا گویا اُسکو زعفران مین ڈبو دیا پہر کہا مجھے اُس
نے پیدا کیا ہے جس سے ذرہ برابر غائب نہیں۔ زمین مین نہ آسمان مین
مین نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے میں تو تیرے بہائیون سے ہون اور
اُن لوگون میں سے ہون جو تم سے آدمیونکے ساتھہ انس رکہتے ہین۔
تو مجھہ سے منقبض نہو اُس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں بیشک دوست
رکہتا ہون کہ کاش میرے لئے ترک جماعات جائز ہوتا یہان تک مین
ایسے بلند پہاڑ مین تنہا رہتا کہ اُس کا چڑہنا نہائت دشوار ہوتا یا کسی غار
میں اکیلا پڑا رہتا شائد کبھی پہر میرا دل دنیا اور اہل دنیا سے غافل ہوتا
مین نے کہا دنیا نے تیرا کیا گناہ کیا ہے کہ وہ اسقدر مستحق تعنف ہوئی اُس
نے کہا دنیا کا گناہ یہی ہے کہ اُسکی جنایتون سے اندہا ہو جاوے مین
نے کہا کوئی ایسی دوا ہے کہ اُسکے ساتھہ اس اندہے پن کا علاج کر سکتا
ہے جسنے مجھہ سے وہ چیز چہپا دی ہے جو مجھہ سے چاہی گئی ہے اُسنے کہا
مجھے نہیں لگتا کہ تو یہ علاج کر سکے تو تو نہائت سہل دوا کا استعمال کرین
نے کہا تو پہر تو ہی کوئی لطیف دوا بتا اُس نے پوچہا تیری بیماری کیا ہے
مین نے کہا حب الدنیا اُس نے تبسم کیا اور کہا اس سے بڑہکر اور کون
بیماری ہے تو تازی زہر پی اور سخت تکلیفین گوارا کر مین نے کہا پہر کیا

کہا پہر صبر کی تلخی جسمین گہبراہٹ نہ ہو اور محنت جس میں راحت نہو مین نے
کہا پہر کیا کہا پہر وحشت جسمین اُنس نہو اور جدائی جسمین اجتماع نہ ہو۔
مین نے کہا پہر کیا کہا پہر غفلت اُس سے جس کا تو ارادہ کرتا ہے اور صبر
اُس سے جسکو تو دوست رکہتا ہے تو اگر چاہتا ہے تو اس دوا کا استعمال
کر ورنہ تو علیحدہ ہو جا اور فتنون سے ڈر اسلئے کہ وہ اندہیری رات کے
ٹکڑون کیطرح ہین مین نے کہا تو مجھے کوئی ایسا عمل بتا کہ مجھے اللہ عزوجل
کیطرف قریب کردے اُسنے کہا یا اخی مین نے ساری عبادتوں مین نظر
کی مین نے نہین دیکھا کہ عبادت بہت بڑہکر یا کہا بہت نافع لوگونکی علحدگی
اور ان کی ترک مخالطت سے ہو مین نے دل کے دس جزء دیکھے سو نو حصے
تو لوگون کے ساتہہ ہین اور ایک دنیا کے ساتہہ جس شخص کو تنہائی پر قدرت
ہو گئی اُسنے نو حصے دل کے اپنے قبضے میں کئے پہر وہ غائب ہو گیا اسکے بعد
اُس سے ملاقات نہ ہوئی +

حکایت ۲۰ بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک طبیب پر میرا گزر ہوا اُسکے آگے
لوگ بیٹھے ہوئے تہے وہ اُنکو پینے کی دوا بتا رہا تہا مین بہی اُس کی طرف
بڑہا۔ اُس نے ہلکے سے میری نبض دیکھی گہڑی بہر تک اپنا سر نیچے کئے رہا
پہر کہا بیخ فقر ورق صبر ہلیلہ تواضع ان تینون کو یقین کے ظرف میں
رکھ اور اُسپر خشیت وحیا کا پانی ڈال پہر حزن و درد کی آگ اُسکے نیچے
جلا پہر مراقبے کی چلنی سے رضا کے جام میں اُسکو صاف کر توکل کا شربت
اُس میں ملا صدق کی ہتھیلی سے اُس کو پکڑ استغفار کے پیالے سے اُس کو
پی جا پینے کے بعد ورع کے پانی سے کلی کر حرص وطمع کا چھوڑنا اس دوا کا
پرہیز ہے اگر تو نے اسطرح کیا تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالے تجھے شفا
ہوگی +

حکایت ۲۱ کہتے ہیں کہ بصرے میں کسی راہ سے حضرت امیر المومنین علی ابن

ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا آپ نے دیکہا کہ ایک بڑا حلقہ ہے لوگ
اُسکے گرد اپنی گردنین اُس کی طرف بلند کر رہے ہیں اپنی نگاہیں اُس طرف
اُٹھا رہے ہین آپ بہی اُس طرف تشریف لیگئے تاکہ لوگون کے جمع ہونے کا
سبب دریافت کرین دیکہا کہ ایک جوان آدمی نہایت حسین پاکیزہ
کپڑے پہنے ہوئے نیک لوگون کی طرح سکون و وقار کے ساتھ کرسی پر
بیٹہا ہوا ہے لوگ اوسکے سامنے قارورہ لارہے ہین وہ بیمارون کی بیماری
دریافت کررہا ہے جسکو جو بیماری ہے اُسکے موافق انواع واقسام کی
دوا بتا رہا ہے آپ آگے بڑہے اور کہا السلام علیک ایہا الطبیب ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ تیرے پاس کوئی دوا گناہون کی دواؤن میں سے بہی ہے
گناہون نے لوگون کو تہکا دیا ہے اللہ تجہپر رحم کرے طبیب نے زمین کی
طرف سر جہکا لیا اور کچہہ جواب نہ دیا آپ نے دوبارہ اُس سے بہی فرمایا
پہر بہی اُسنے کچہہ بات نہ کی تیسری بار بہی آپ نے ایسا ہی کہا اب کی
بار اُس نے اپنا سر اٹھایا سلام کا جواب دیا اور کہا کیا آپ ادویۂ ذنوب جانتے
ہین اللہ تعالےٰ آپ مین برکت دے آپ نے فرمایا ہان کہا بیان فرمائیے و
باللہ التوفیق آپ نے کہا کہ ایمان کے باغ میں جا بیخ نیت دانۂ ندامت
برگ تدبر تخم ورع ثمر فقہ اغصان یقین لب اخلاص قشور اجتہاد
بیخ توکل غلاف شگوفہ اعتبار سیقان انابت تریاق تواضع وہان
سے ان سب دواؤن کو قلب حاضر فہم وافر انامل تصدیق کف توفیق کے
ساتھہ لاکے تحقیق کے طباق میں رکھہ پہر انکو آنسوؤن کے پانی سے دہو پہر
ان کو رجا کی دیگچی مین ڈال پہر شوق کی آگ اس کے نیچے جلا یہانتک کہ
حکمت کا جہاگ اسپر آجاوے پہر رضا کی تشتریون میں اُسکو نکال استغفار
کے پنکہون سے اُسپر ہوا کر یہ ایک عمدہ شربت تیرے لئے طیار ہو جاویگا
پہر تو اسکو ایسے مکان مین پینا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تجہے نہ دیکہے

یہ شربت گناہونکو تجہسے دور کردیگا یہانتک کہ ایک گناہ بہی تجہپر باقی نرہیگا
طبیب نے دو شعر پڑہے مضمون اُن کا یہ ہے کہ اے حور کے خطبہ کرنیوالے اُس
کے پردے مین مستعد ہوجا اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اُس کا مہر ہے محنت کر سست
نہو نفس کے صبر پر مجاہدہ کر پہر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ اُسی مین دنیا
سے انتقال کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی بیشک تو دنیا وآخرت کا
طبیب تہا پہر آپنے اُس کی تجہیز وتکفین کا حکم دیا رحمۃ اللہ علیہ ✦
حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بعض اطبا پر میرا گزر
ہوا اُسکے گرد ایک جماعت مرد عورت کی تہی وہ ہر ایک کو اُسکے مرض کے
موافق دوا بتا رہا تہا مین اُسکے قریب گیا اُسکو سلام کیا اُس نے سلام کا
جواب دیا مین نے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تو مجہے گناہون کی دوا بتا وہ حکیم
حاذق تہا۔ گہڑی بہر اپنا سر نیچا رکہا پہر کہا اگر مین تجہے بتاؤن تو تو سمجہہ لیگا
مین نے کہا ہان انشاء اللہ تعالےٰ کہا بیخ فقر برگ صبر ہلیلہ تواضع بلیلہ خضوع
روغن بنفشہ ہیبت غلطی محبت تمر ہندی سکینہ گل صدق جب یہ اوصاف جمع
ہوجاوین تو اُن کو احکام کی دیگ میں ڈال اور اُن کے اوپر احکام کا پانی
ڈال اشتیاق واحتراق کی آگ انکے نیچے جلا اسلام کے چمچہ عظمت سے اُنکو حرکت
دے یہان تک کہ حکمت کا جہاگ آجاوے جب یہ صفائے فکر سے صاف ہوجاے
تو اسکو ذکر کے جام مین رکہہ اور راحتی یعنی جامی فی رضا سے اسکو صاف کر اور مجموعہ انابت
اسمین ملا اور جد فی العمل کی گوگل کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑ اور خلوت کی
دکان مین اسکو پی جا وفا کے پانی سے کلی کر خوف وجوع کے مسواک سے مونہہ
کو صاف کر قناعت کا سیب سونگہہ رومال اعراض عما سوی اللہ کے ساتھہ
اپنے دونون ہونٹونکو پونچہہ یہ ایسا شربت ہے کہ گناہونکو دور کرتا ہے اور
علام الغیوب سے قریب کرتا ہے ✦
حکایت نقل کیا گیا ہے کہ بعض صالحین بیمار ہوئے ضعیف ہوگئے رنگ زرد

ہوگیا کسی نے اونسے کہا کہ ہم آپکے لئے طبیب کو بلاوین کہ اس بیماری سے آپکا
علاج کرے انہون نے کہا طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا پہر کہا مین کیونکر اپنے طبیب
سے بیماری کا شکوہ کرون جو کچھ مجھے پونچا ہے وہ میرے ہی طبیب سے ہے ذوالنون
رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ انہون نے خطاؤن کے درخت
اپنی آنکھونکے سامنے لگایا ہے توبہ کا پانی آنکو پلایا پہر ندامت حزن کا پہل لائے سو وہ بدون
جنون کے مجنون ہوگئے اور بغیر عی و بکم کے بلید بنگئے اور فی الحقیقت وہ
فصیح و بلیغ ہین اللہ و رسول کو خوب جانتے پہچانتے ہین پہر انہون نے
کاس صفا پیا سو طول بلا پر صبر کرنا انکو میراث مین ملا پہر ملکوت مین
انکے دل والہ ہوگئے سراپائے حجب جبروت مین انکی فکرین جولان کرنے
لگین ندامت کے پتون کے نیچے سایہ چاہا خطاؤن کے صحیفے کو پڑہا پہر اپنے
نفوس کو جزع کا وارث کیا یہانتک کہ ورع کی سیڑہی لگا کے زہد کی بلندی
پر پہونچ گئے ترک دنیا کی تلخی کو شیرین کیا چہوڑنے کی سختی کو نرم سمجہا
یہان تک کہ حبل نجات وغیرہ سلامت تہا لگا انکی روحین بلندی
مین چرہنے لگین یہانتک کہ ریاض نعیم مین اپنی سواریون کو ٹہہرایا بحر
حیات مین حوض کیا خنادق جزع کو بہر دیا ہوی کے پلون سے عبور کیا
یہانتک کہ علم کے میدان مین اترے غدیر حکمت سے پانی پیا سفینہ
عطیہ مین سوار ہوئے ریح نجات کیساتہہ بحر سلامت مین جہاز چلایا
یہانتک کہ ریاض راحت معدن عز و کرامت مین پہونچگئے یہ دعا بہی
ذوالنون رضی اللہ عنہ کی ہے الہی تو مجھے ان لوگون مین کر جنکی روحین
ملکوت مین پہرتی ہین انکے لئے جبروت کا پردہ اٹہایا گیا ہے سو وہ بحر یقین
مین گہسے ریاض متقین مین سیر کی توکل کی کشتی پر بیٹہے توسل کے بادبان
سے اسکو چلایا قرب عزت کی نہرون مین محبت کی ہوا سے چلے اخلاص کے
کنارے پر سامان اتارا خطایا کو پہینکا طاعات کو اٹہایا یا برحمتک یا ارحم الراحمین

حکایت ۲۴ سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایکبار بعض بلاد شام مین جاتے
تہے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے کہا کہ یہان ایک عابد ہے ہم سب
اسکے پاس جاوین شاید اللہ تعالے اسکو مسخر کردے کہ وہ ہم سے بات
کرے ہم اس کے پاس گئے اسکو روتے پایا ہمنے پوچہا کیون روتے ہو
کہا مین کیون نہ روؤن راہ دشوار گزار ہوگئی اسکے چلنے والے تہوڑے
رہگئے اعمال چہوڑ دئے گئے ان مین رغبت کرنیوالے کم ہوگئے حق قلیل
ہوگیا یہ امر پرانا پڑگیا سو مین اسکو نہین دیکہتا مگر ہر بطال کی زبان مین
حکمت کی باتین کرتا ہے اعمال سے علیحدہ ہے رخصت کا فرش کیا تاویل
کا مہد بنایا۔ گنہگارون کی ذلتون کا بہانہ کیا پہر ایک چیخ ماری اور کہا ان
کے دل دنیا کی راحت کیطرف کیونکر جم گئے اور ملکوت سما کی راحت سے
منقطع ہوگئے پہر کہنے لگا افسوس علما کے فتنے سے اور بڑی مصیبت ہے راہ
بتانے والون کی حیرت سے اور ایک جولان کیا پہر کہا کہان ہین علما ابرار
بلکہ کہان ہین زہاد اخیار پہر رودیا اور کہا واللہ طول امل نے اور جنت ونار
ثواب وعقاب وطول حساب کے ذکر نے جواب دینے سے انکو مشغول کر
دیا پہر کہا استغفر اللہ من شہوۃ الکلام میرے پاس سے الگ ہو جاؤ ہم اس
کو روتے ہوئے چہوڑ آئے ہمکو اسکی جدائی سے نہایت رنج و غم ہوا
حکایت ۲۵ بعض صالحین سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نو ولیونکو دیکہا مین ان کے
پیچہے گیا ان مین سے ایک نے میری طرف پہر کر دیکہا مجھ سے کہا تو کہان
جاتا ہے مین نے کہا مین تمہارے ساتھہ چلتا ہون اسلئے کہ مجھے تمسے
محبت ہے تمنے جنکی زیارت کی انسے مین نے سنا ہے کہ انہون نے فرمایا کہ
آدمی جسکے ساتھہ محبت رکھتا ہے اسکے ہمراہ ہوگا ایک نے ان مین سے کہا کہ
جس جگہہ ہم جاتے ہین تو وہان نہین جاسکتا اسلئے کہ وہان وہی مستغنی

جاسکتا ہے جسکی عمر چالیس برس کو پہنچ گئی ہو دوسرے نے کہا اسکو آنے دو
شاید اللہ تعالے اسکو وہی منصب عنائیت فرماوے پہر مین اُنکے ساتھ
چلا اور زمین ہمارے نیچے لپٹتی جاتی تہی اور محبت عشاق سے کہتے تہے
چلے آؤ غرضکہ ہم اسیطرح چلتے رہے یہانتک کہ ایک شہر مین پہنچے سونے
چاندی سے بنا ہوا تہا اُسکے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے تہے اُنکی
نہرین بہہ رہی تہی تہیں میوے عمدہ کثرت سے تہے ہم اُسکے اندر گئے میوے
کہلائے ہین تین سیب اُسمین سے اپنے ساتہہ لئے اُنہون نے اُن کے
لینے سے منع نہ کیا جب ہم وہان سے چلے تو مین نے اُنسے شہر کا حال
پوچہا انہون نے کہا یہ شہر مدینۃ الاولیا ہے جب وہ سیر کرنا چاہتے ہین
تو وہ اُنکے لئے ظاہر ہوتا ہے جہان کہین ہو تیرے سوا چالیس برس
کی عمر کے پہلے اُسمین اَور کوئی داخل نہین ہوا جب ہم کے مین آئے تو مین
نے ایک سیب وامغانی کو دیدیا اُس نے اُسکو پہینک دیا میرے اصحاب
نے مجہے ملامت کی اور کہا کہ تو اسکو اسکی جگہ مین پہیرے میرا یہ حال تہا
کہ جب بہوک لگتی تو مین اُس سیب سے کہالیتا تہا وہ بگڑتا نہ تہا۔ مین نے
جب اپنے گہر لوٹ کے آیا تو میرے ساتہہ ایک سیب تہا اور اُسی کو مین
اپنے لئے رکہا تہا۔ میری بہن نے مجہسے معانقہ کیا اور کہا وہ چیز کہان
ہے جو سفر سے ہمارے لئے تحفہ لایا ہے مین نے کہا مین تمہارے لئے کیا تحفہ
لاونگا مین تو دنیا سے دور راحت سے علیحدہ ہون اُسنے کہا وہ سیب
کہان ہے مینے تجاہل کیا اور کہا کونسا سیب اُسنے کہا یا مسکین قسم ہے
اللہ کی مجہے تو اُس شہر مین لیگئے اور مین بیس برس کی تہی اور تو نے اُسکو
نہیں دیکہا مگر بعد اُسکے کہ تجہے اُنہون نے نکالا اور مین واللہ اُسکی طرف
جذب کی گئی۔ مجہے اسکا پیغام دیا گیا مین نے کہا بہن بڑا ابدال اُن
مین کا مجہہ سے کہتا تہا کہ سوائے تیرے قبل چالیس برس کی عمر کے اُسمین

کوئی داخل نہین ہوا اُسنے کہا سچ ہے یہہ حال تو مریدین کا ہے رہے
مرادون سو وہ اُس مین داخل ہوتے ہین اور اُس سے راضی نہیں ہوتے
اور تو جب چاہے مین تجہے اُسکو دکہادون مین نے کہا مین چاہتا ہون
کہ اسکو دیکہون اُسنے کہا اے شہر حاضر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک مین نے
اُس شہر کو بعینہ دیکہہ لیا وہ اُسکی طرف جہکتی تہی اُسنے اپنا ہاتہہ بڑہایا
اور کہا تیرا سیب کہان ہے پہر وہ سیب جو میرے اوپر تہا مجہہ پر گر پڑا
وہ ہنس پڑی پہر کہا جسکے پاس یہ ملک ہو وہ تیرے سبب کا محتاج ہوگا
واللہ مین نے اسوقت اپنے نفس کو حقیر جانا مین نہیں جانتا تہا کہ میری
بہن بہی اُنہین سے ہے رضی اللہ عنہا +

حکایت ابراہیم بن مہلب سائح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت
طواف کر رہا تہا ناگاہ ایک عورت کو دیکہا کہ کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی
یہ کہہ رہی تہی اے میرے مالک قسم ہے اُس محبت کی جو تجہے میرے ساتہ
ہے کہ میرا دل مجہے پہیر دے مین نے کہا تجہے کہان سے معلوم ہوا کہ وہ
تجہے دوست رکہتا ہے کہا مجہے اُسکی عنائیت قدیم سے معلوم ہوا ہے اُس
نے میری طلب مین لشکر بہیجے بہت مال خرچ کیا یہانتک کہ مجہے شرک کے
شہرون سے نکالا توحید مین داخل کیا اپنی ذات کی معرفت عنائت فرمائی
بعد اُس کے کہ مین اُسکو نہین جانتی تہی بہلا ابراہیم یہ سب کچہہ بدون
محبت و عنائت کے کیونکر ہوسکتا ہے مین نے کہا تیری محبت اُس کے
لئے کسطرح ہے کہا بہت بڑی چیز ہے مین نے کہا وہ کیونکر ہے کہا وہ
کیونکر ہے کہا شراب سے زیادہ رقیق جلاّب سے زیادہ شیرین ہے +

حکائیت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن حرم مین بیٹہا
ہوا تہا اسکے پہلے ساٹہہ حج کر چکا تہا مین نے اپنے جی مین کہا کہ کب تک
ان رستون ان جنگلون مین آیا جایا کرونگا اتنے مین نیند نے غلبہ کیا

مین سو گیا خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اے ابن موفق تو اپنے گہر کی طرف اُسی کو بلاتا ہے جس سے تو محبت رکہتا ہے خوشی ہے اُسکے لئے جسکو مولے دوست رکہے اور مقام اعلےٰ کی طرف اُسکو اُٹہالاوے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہون نے کعبے کے پاس ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ رکوع و سجود لگاتار کر رہا ہے یہ اُسکے قریب گئے اُس سے کہا تو بہت نماز پڑہتا ہے اُس نے کہا لوٹ کے جانے کی اجازت کا منتظر ہون یہ کہتے ہیں کہ مین نے دیکھا کہ ایک رقعہ اُسپر گرا اُسمین یہ لکہا ہوا تہا من العزیز الغفور الی العبد الصادق الشکور انصرف مغفورا لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر رضی اللہ عنہ +

حکایت شیخ ابو بکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکہ معظمہ مین حج کے موسم مین محبت کے مسئلے کا ذکر ہوا شیوخ نے اُسمین کلام کیا جنید رضی اللہ عنہ سب سے کم عمر تہے لوگون نے انسے کہا کہ اے عراقی تیرے پاس جو کچہہ ہو اُسکو بیان کر انہون نے سر جہکا لیا ان کی آنکھین بہنے لگین پہر کہا کہ محب ایک بندہ ہے کہ اپنے نفس سے چلا گیا اپنے رب کے ذکر کے ساتہہ متصل ہوا اُسکے حقوق کے ادا کرنے کے ساتھ قائم ہوا اپنے دل سے اُسکی طرف دیکہتا ہے اُس کی ہیبت کے انوار نے اُسکے دلکو جلا دیا اُسکی دوستی کے پیالے سے اُسکا پینا پاک صاف ہوا جبار اپنے غیب کے پردہ سے اُسکے لئے ظاہر ہوا سو وہ اگر بات کرتا ہے تو اللہ کے ساتھ اور جو نطق کرتا ہے تو اللہ سے اور جو حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور جو سکون کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتہہ ہے سو وہ اللہ کے ساتہہ اللہ کے لئے اللہ کے ہمراہ ہے سب شیوخ رونے لگے اور کہا اس سے زیادہ اب بیان نہین ہو سکتا جبرک اللہ یا تاج العارفین +

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں طواف مین مین نے دیکہا کہ ایک آدمی

آدہی عمر کا ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے طواف کر رہا ہے عبادت نے اس کو نحیف کر دیا تہا عصا پر تکیہ کر کے طواف کرتا تہا مین پوچہا تمہارا وطن کہان ہے کہا خراسان پہر مجہہ سے پوچہا تم کتنی مدت مین یہ مسافت طے کرتے ہو مین نے کہا دو یا تین مہینے مین کہا تو پہر ہر سال حج کیون نہیں کرتے مین نے کہا تمہارا وطن یہان سے کسقدر دور ہے کہا پانچ برس کی راہ ہے مین نے کہا واللہ یہ کہلا ہوا فضل اور سچی محبت ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا جس سے تو محبت رکہتا ہے اُسکی زیارت کر گو کتنا ہی گہر دور ہو اور کتنے ہی حجاب اور پردے حائل ہون چاہئے کہ دوری اُسکی زیارت سے ہرگز مانع نہ ہو اسلئے کہ محب تو اپنے محبوب کی ضرور ہی زیارت کرتا ہے +

حکایت بعض اہل علم سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ بعض وقت ایک عورت خوبصورت حیادار میرے پاس آیا جایا کرتی اسلام کے طریقے دین کی باتین مجہسے پوچہا کرتی تہی مین اُسکو لطف سے جواب دیدیا کرتا تہا اُسکا حال ہائل بہ تستر تہا مجہے اُسکی چال ڈہال اُسکا حُسن حال پسند آتا تہا ایک وقت مدت کے بعد میرا گزر بازار مین ہوا مین نے دیکہا کہ ایک آدمی اُس عورت کا ہاتھ پکڑے ہوئے پکار رہا ہے کہ اس لونڈی کو مع اسکے عیب کے کون خریدتا ہے مین اُس سے کہا گیا تو وہ عورت نہیں ہے جو میرے پاس دین کی باتین اسلام کے طریقے پوچہنے آیا کرتی تہی اُس نے سر جہکا لیا اور سر سے اشارہ کیا کہ مین وہی ہون مین اُس آدمی سے کہا کہ تو اسکا ہاتھ چہوڑ دے اُس شخص نے کہا یا سیدی مجہے قدرت نہین ہے اس لونڈی کا مالک ایک مجوسی ہے اسنے اُسکو خفا کر دیا ہے مین اُس شخص سے باتین کر رہا تہا کہ اتنے مین اُس کا مالک آگیا مین اُسکی طرف بڑہا اُس سے کہا کہ تو اپنی لونڈی کی صفت بیان کر تجہے اُسکی کونسی بات ناپسند ہے اُس نے کہا وہی شخص مجوسی ہے نار و نور کو پوچتا ہے مین نے اس لونڈی

کو اسکی عقل و خوبصورتی دیکھکر پسند کیا تہا بہت قیمت دیکر اسکو خریدا
مین اسکو دیکہتا تہا کہ یہ ہمارے معبود کی عبادت و تعظیم بہت کرتی ہے
معبودونکی محب و فرمانبردار تہی یہانتک کہ ایک رات تمہارے دین والون
مین سے ایک آدمی گزرا اُسنے تمہاری کتاب سے کچہہ پڑہا اسنے اُس کے
ہی ایک سخت چیخ ماری ہم ڈر گئے پہر اس نے محبت کے چند شعر پڑہے ہکو
دہشت ہوئی اور یہ مبہوت ہوگئی ہم اس سے پوچہتے تھے یہ کچھہ جواب
دیتی تہی مگر اتنا کیا کہ ہمکو اور ہمارے معبودون کی پوجا کو چہوڑ دیا ہمارے
کہانے سے انکار کیا جب رات آتی تو تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑہتی ہم
نے کتنا ہی اسکو منع کیا مگر اُس نے نہ مانا دیکہتے ہو اس کا حال بگڑ گیا سارا
رنگ روپ جاتا رہا ہمکو اس سے کچہہ نفع حاصل نہوا اور نہ ہمکو یہ قدرت
ہے کہ اسکو اسکی حالت سے بدل دین اب مین نے ارادہ کر لیا کہ مین اسکو
بیچ ڈالون مین نے اس لونڈی سے کہا کہ بات یونہی ہے اُس نے اپنے
سر سے ارشارہ کیا کہ ہان مین نے اپنے جی مین کہا کہ اسکا مالک اسکے حال
سے واقف نہین ہے اسلئے اسکو عیب لگایا لونڈی نے ایک شعر پڑہا مضمون
اُس کا یہ ہے کہ لوگ مجہپر ایسی چیز کا عیب لگاتے ہین کہ اگر وہ انکو معلوم
ہو جاوے تو سب لوگون سے بڑہکر اُسکے ساتہہ محبت رکہین مین نے اُس
سے پوچہا تجہپر کونسی آیت پڑہی گئی تہی اُس نے کہا یہ قول تمہارے رب
کا جو برکت والا اور بڑا ہے ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین ولا تجعلوا
مع اللہ الہا اخر انی لکم منہ نذیر مبین کہنے لگی جب سے مین نے
یہ سنا ہے میرا صبر کہو گیا اور میرا حال یہ ہو گیا جو تو دیکہہ رہا ہے اور چند
شعر ذوق شوق کے پڑہے مین نے کہا کاش مین تجہے ان آیتون کو پورا
سنا دیتا کہا اگر تو اچہی طرح سے پڑہہ سکتا ہے تو پڑہہ مین نے پڑہنا شروع کیا یہان
تک کہ اس آیت پر پہنچا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید

منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ
المتین کہنے لگی تو نے خوب پڑہا جسکا الہ معبود ضامن ہوا وہ تجہے کافی ہے پہر مین
نے اُس کے مالک سے کہا تو چاہے تو اسکی قیمت مجہہ سے لے لے اُسنے کہا اُسکی قیمت
بہت ہے اور میرے چچا زاد بہائی کو اس سے تعلق ہو گیا ہے وہ اسکو مجہسے لیا چاہتا
ہے اسکا یہ قصد ہے کہ جو خیال اسکو ہو گیا ہے اُس سے اسکو پہیر دے اور وہ
مجوسی اہل ملت سے ہے مین اُس سے بات چیت کر رہا تہا کہ اتنے مین اُس کا بہائی
آ پہونچا اور کہا مین اسکو اس کی حالت سے پہیرے دیتا ہون غرضکہ اُس کے
مالک نے اُسکو اپنے بہائی کو دیدیا جب لونڈی کو اس کا علم ہوا تو مجہسے کہنے
لگی یا شیخ تو اسکی بات نہ سن میرے اور اسکے لئے ایک بڑا قصہ ہوگا تیرا معبود
اس کی اطلاع تجہے کر دیگا ایک مدت کے بعد مین نے دیکہا کہ اُسکا مالک مجوسی
جو اسے لے گیا تہا مسجد مین ہمارے ساتہہ نماز پڑہ رہا ہے مین نے اُس سے کہا
کیا تو لونڈی کا مالک نہین ہے اُسنے کہا ہان مین وہی ہون مین نے پوچہا
کیا خبر ہے کہا اچہی خبر ہے مین اُس لونڈی کو اپنے گہر لیگیا اور مین کسی کام
کے لئے باہر گیا جب پہر کے آیا تو مین نے اسکو اس حال پر پایا کہ کرسی پر بیٹہی
ہوئی اللہ تعالے کا ذکر کر رہی ہے اُسکی توحید بیان کرتی ہے میرے گہر والون
کو ڈراتی ہے آگ کی پوجا سے اُنکو منع کرتی ہے جنت کا بیان کرتی ہے مین
ڈرا کہ کہین ہمارا دین نہ بگاڑ دے مین نے کہا کہ ہمنے تو اس لونڈی کو اس
طمع سے لیا تہا کہ مین اُس کا دین بگاڑون اُسکو دیکہو تو وہ ہمارا دین بگاڑے
دیتی ہے مین یہ قصہ اپنے ایک دوست سے بیان کیا اور اُس سے کہا کہ
تو اس باب مین کیا مشورہ دیتا ہے اُس نے یہ صلاح دی کہ تو کچہہ مال اُسکے
پاس امانت رکہہ دے اور اُسکے پیچہے سے مال کو لیلے پہر اُس کو اُس سے طلب
کر تاکہ تیری حجت اوسپر قائم ہو جاوے پہر اُسکو مار غرضکہ مین نے ایک ہمیانی
پانسو اشرفی کی اُسکے پاس امانت رکہدی وہ حسب عادت اپنی عبادت

مین مشغول ہوئی مین نے چپکے سے اُسکو لے لیا پہر اُس سے ہمیانی
اُس نے جس جگہ اُسکو رکہا تہا اُسطرف دوڑی ناگاہ وہ ہمیانی
رکہی ہوئی تہی اُس نے مجہے دیدی مجہے اس قصے سے تعجب ہوا
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو ہمیانی کو لے لیا تہا یہ دوسری ہے اب
کے کچہہ شک نہیں یہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ جس معبود کی
عبادت کرتی ہے وہ بڑی قدرت والا ہے سو مین اُس کے معبود
ایمان لے آیا مین اور میرا دوست اور سارے گہر والے مسلمان ہوگئے
اُس کو مین نے چہوڑ دیا اپنے نفس کا اُسکو اختیار دیدیا یہ لونڈی
عشق و محبت کو چہپاتی رہی یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اُسکا حال مخلوق
ظاہر کر دیا رضی اللہ عنہا ÷

حکائیت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات مجہے نیند نہ آئی
نہائیت بے چینی رہی علاوہ محرومی تہجد کے آنکہہ بند کرنیکی طاقت بہی
رہی جب صبح کی نماز پڑہ چکا تو باہر نکلا کسیطرح مجہے قرار نہ آیا جامع
ٹہیرا کہ کسی واعظ کا وعظ سنون شاید قلب کو چین آوے میں اپنے دل
پایا تو اُسکی قساوت اور بڑہتی جاتی تہی پہر مین وہان سے چلا ایک واعظ
پاس جاکے ٹہیرا رہا دل کا وہی حال پایا کہ اُسکی قساوت زیادہ ہوتی جاتی
تہی مین نے کہا کسی طبیب دل کے پاس جاؤن جو کہ محب کو محبوب کی راہ
ہے پہر مین گیا دل کو پایا تو اُس کا وہی حال تہا قساوت زیادہ ہوتی جاتی
تہی پہر مین نے کہا کہ کوتوالی کے لوگون کے پاس جاؤن دنیا مین جن پر
کیا جاتا ہے اُن سے عبرت حاصل کرون وہان گیا تب بہی دل کی وہی
تہی پہر مین نے کہا شفاخانے میں جاؤن شاید جو لوگ بیماری میں مبتلا
اُن کو دیکہہ کے خوف و انزجار حاصل ہو جب مین وہان تو دل کو کشادہ
سینے کو منشرح پایا ناگاہ ایک لونڈی کو وہان دیکہا اُسکا منہ تر و تازہ

عمدہ نفیس کپڑے پہنے ہوئے تہی عطر کی خوشبو اُس سے آرہی تہی اُس کی
صورت سے عفت و شرافت معلوم ہوتی تہی اُسکے پاؤن میں بیڑیاں
ہاتہون مین ہتہکڑیان پڑی ہوئی تہیں جب اوسنے مجہے دیکہا تو اُسکی آنکہون
میں آنسو بہر آئے اور چند شعر پڑہے ان کا مضمون یہ ہے کہ میں تیرے ساتہہ
پناہ چاہتی ہون اس سے کہ تو میرے ہاتہہ مین ہتہکڑی ڈالے بغیر کسی گناہ
کے کہ وہ ہوا ہو میرے ہاتہہ کو میری گردن مین طوق کرتا ہے اور اُس نے
نہ خیانت کی نہ چوری کی میرے پہلوؤن میں کلیجا ہے میں جانتی ہون
کہ وہ جلگیا اے میرے دلکی آرزو مجہے تیرے حق کی پوری سچی قسم ہے کہ
اگر تو اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو بہی وہ تجہہ سے نہ پہرے سری سقطی
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جب اُس کی یہ بات سُنی تو شفاخانے
کے مہتمم سے پوچہا کہ یہ کون عورت ہے اُسنے کہا اسکی عقل میں خلل آگیا
ہے اسکے مالک نے اسکو قید کیا ہے شائد یہ درست ہوجاوے اسنے
جب یہ بات سنی تو اُس کی آنکہون مین آنسو بہر آئے پہر چند شعر پڑہے
مضمون کا یہ ہے کہ اے لوگو مجہے جنون نہیں ہوا لیکن مین نشے میں
ہون اور دل میرا ہوشیار ہے تمنے میرے ہاتہہ مین ہتہکڑی ڈالدی
اور مین نے کوئی گناہ نہیں کیا سوائے اسکے کہ مین نے اُسکی محبت مین
کوشش کی اور فضیحت ہوئی مین ایسے حبیب کے حب کے ساتہہ مفتون
ہوئی کہ اُسکے دروازے سے جانا نہین چاہتی جسکو تمنے فساد سمجہا ہے
وہ عین میری صلاح ہے اور جسے تم نے صلاح جانا ہے وہ میرے لئے
فساد ہے جس شخص نے سارے مالکون کے مالک کو دوست رکہا اور
اپنے لئے اُسکو پسند کیا اُسپر کوئی گناہ نہین سری فرماتے ہین میں نے
اُس سے یہ بات ایسی سنی کہ اُس نے مجہے بے چین کر دیا غمگین کیا۔
جلادیا رولادیا جب اُسنے میرے آنسو دیکہے تو کہنے لگی اے سری یہ

یہ رونا تو تیرا اُسکی صفت پر ہے اسوقت کیا حال ہو جب تو او
جیسا پہچاننے کا حق ہے پھر گھڑی بھر وہ بیہوش رہی جب ہوش آیا
تو نے مجھے لباس وصل پہنایا سو تو سچا مالک مخلوق کا اور میرا مالک
میرے دل مین متفرق خواہشین تہین جب سے آنکھہ نے تجھے دیکھا
خواہشیں جمع ہوگئین جس شخص کے گلے مین کوئی چیز پہنس جاوے
پانی سے اُسکا علاج کر لیتا ہے بہلا وہ کیا کرے جسکو پانی سے غصّہ ہو
مجھہ سے ہوئے میرا دل اُن پر غم کرتا ہے اور میرا نفس میرے جسم
بیماریون سے بڑہکر بیماری ہے شوق میرے خاطر مین اور میرے جگر مین
اور محبت میرے سویدا قلب مین محفوظ ہے تیری طرف تجہی سے تیرے
کا قصد کیا اس حال مین کہ مین تجہہ سے عذر کرتی ہون اور تو خوب جانتا
جو کچھہ میری رگ و پے مین رکہا ہوا ہے مین نے اُس سے کہا یا جاریہ
یا سری میں نے کہا تو نے مجھے کہان سے پہچانا کہا نہین بہولی جب سے
نہین سست ہوئی جب سے خدمت کی اور نہیں جدا ہوئی جب سے ملی
درجات بعض بعض کو پہچانتے ہیں مین نے کہا میں نے تجہہ سے سنا کہ تو
کا ذکر کرتی ہے سو تو کس سے محبت رکہتی ہے کہا اُس ذات سے جسنے اپنی
کے ساتھہ ہمکو پہچنوایا اور ہمپر عطاے کثیر کے ساتھہ احسان کیا سو وہ دلون کے
نزدیک طلب محبوب کیلئے مجیب ہے سمیع علیم بدیع حکیم جواد کریم عفور ودود
ہے مین نے کہا تجھے یہان کس نے قید کیا کہا یا سری حاسدون نے ایک
دوسرے کی مدد کی آپس میں عہد کیا خط پتر لکھے پھر ایک چیخ ماری مجھے گمان ہوا
کہ مر گئی پھر ہوش مین آئی اور چند شعر ذوق شوق کے پڑہے مین نے مہتمم
شفاخانہ سے کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے اُس نے چھوڑ دیا مین نے اُس سے کہا
جہان تو چاہے چلی جا اُس نے کہا یا سری مین کدہر جاؤن میرے لئے تو اُس
جانے کی راہ نہیں میرے حبیب قلب نے مجھے اپنے بعض غلامون کا مملوک

کر دیا ہے اگر میرا مالک راضی ہوگا تو مین جاونگی ورنہ صبر کرونگی اور امید و اجر
ہونگی مین نے کہا واللہ یہ مجھہ سے عقل مین بڑہی ہوئی ہے وہ مجھہ سے باتین
کر رہی تہی کہ اتنے مین اُس کا مالک آگیا اُسنے مہتمم سے پوچھا تحفہ کہان ہے
اُس نے کہا اندر ہے اور اُس کے پاس سری سقطی رضی اللہ عنہ ہین وہ
خوش ہوا اندر آیا مجھے سلام کیا مرحبا کہا میری تعظیم کی مین نے کہا یہ لونڈی
مجھہ سے زیادہ لائق تعظیم کے ہے تجھے اس سے کیا چیز ناپسند ہے اُس نے
کہا بہت سی باتیں ہیں یہ نہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے عقل جاتی رہی ہے ہوش
حواس اسکے ٹکانے نہیں رات کو نہ آپ سوتی ہے نہ ہمکو سونے دیتی ہے
فکر بہت کرتی ہے جلد رو دیتی ہے چلاتی ہے روتی ہے گنگناتی ہے ساری
پونجی میری یہی ہے میں نے بیس ہزار درہم اپنا سارا مال دے کے اسکو خریدا
تہا مجھے یہ امید تہی کہ جتنا مال دیکے مین نے اسکو خریدا ہے اسکی مثل مجھے نفع
ہوگا اسکے حسن صنعت کیوجہ سے مینے پوچھا اُس کی صنعت کیا ہے کہا ڈومنی
ہے مین نے کہا اسکی بیماری کو کتنی مدت گزری کہا ایک سال مین نے پوچھا پہلے
پہل کیا ہوا تہا کہا یہ ایک وقت عود کو اپنی گود میں رکہے ہوئے گا رہی تہی
جو شعر گا رہی تہی اُن مین محبت کا ذکر تہا پھر اسنے عود کو توڑ ڈالا اور کہڑی
ہوگئی روئی اور چلائی میں نے کسی آدمی کی محبت کے ساتھہ متہم کیا جب چھان
بین کی تو اُسکا کچھہ اثر نہ پایا مین نے تحفہ سے کہا یہی قصہ ہوا تہا اوس نے
لسان طلق قلب محترق سے مجھے جواب دیا اور کچھہ شعر پڑہے مین نے اُسکے
مالک سے کہا اسکی قیمت مجھپر ہے اور کچھہ زیادہ دونگا وہ چیخا اور کہا تو تو
محتاج ہے تیرے پاس اسکی قیمت کہان سے آئی میں نے کہا تو جلدی
نہ کر تو شفاخانے مین ٹھیر یہانتک کہ میں اُسکی قیمت لے آؤن پھر میں وہان
سے روتا کڑہتا چلا قسم ہے اللہ کی میرے پاس اُسکی قیمت سے ایکدرم
بھی نہ تہا میں رات کو بہت دیر تک زاری کرتا روتا اللہ عزوجل سے دعا

کرتا رہا ساری رات میری پلک نہ جھپکی مین یہ کہتا رہا یارب بیشک تو
تجھے کیلئے کو خوب جانتا ہے مین نے تیرے فضل پر بھروسہ کیا سو تو
لونڈی کے مالک کے سامنے فضیحت نکرنا مین محراب میں بیٹھا تہا کہ ناگاہ
نے دروازہ ٹہونکا مین نے کہا دروازے پر کون ہے اُس نے کہا حبیب
من الاحباب جاء فی سبب من الاسباب با امر الملک الوهاب
یعنے ایک دوست بے کسی سبب کے آیا ہے ملک وہاب کے حکم سے مین دروازہ
کہولا ناگاہ ایک آدمی تہا اُسکے ساتہہ چار غلام ایک شمع تہی اُس نے کہا
یا استاذ تم مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ہو مین نے کہا آو وہ اندر آیا۔
مین نے پوچھا تو کون ہے کہا مین احمد بن مثنیٰ ہون مجھے اُس ذات
نے دیا ہے جو کہ دینے مین بخل نہیں کرتا رات کو مین سوتا تہا غیب سے یہ آواز
آئی کہ تو پانچ توڑے سری کے پاس لیجا کہ اوسکا جی خوش ہو اور وہ اس
روپیہ سے تحفہ کو خرید لے اسلئے کہ ہمکو تحفہ کے حال پر عنائت ہے یہ نعمت جو
اللہ تعالے نے مجھے عنائت فرمائی مین سجدہ شکر ادا کیا صبح کے انتظار مین بیٹھا
جب صبح کی نماز پڑھ چکا تو مسجد سے نکلا اور احمد کا ہاتہہ پکڑا اُسکو شفاخانہ
کی طرف لیگیا اُس داروغہ دائیں بائین دیکھہ رہا تہا جب اُس نے مجھے دیکھا تو
تو مرحبا کہا اور کہا اندر آ تحفہ کے لئے تو اللہ تعالے نزدیک عنائت ہے رات
کو ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اور دو شعر پڑھے جنمین اُسکی تعریف تہی سری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب تحفہ نے ہمکو دیکھا تو اُس کی آنکھون مین آنسو
بھر آئے کہنے لگی تو نے مجھے مخلوق مین مشہور کر دیا پہر چند شعر پڑھے ہم بیٹھے
تھے کہ اتنے مین اوس کا مالک روتا کڑہتا متغیر اللون آیا مین نے اُس سے
کہا تو نہ رو مین تو اُسکی قیمت مع پانچہزار نفعے کے لے آیا ہون اُسنے کہا واللہ
مین اسکو نہیں بیچتا مین نے کہا دس ہزار نفعے کے لے اُس نے کہا نہیں مین
نے کہا قیمت کی مثل نفع لے اُسنے کہا اگر تو مجھے ساری دنیا دے تو میں قبول

نہ کرونگا وہ لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے مین کہا قصہ کیا ہے کہا یا اُستاذ مجھے
رات کو تنبیہ کی گئی مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین اللہ تعالے کی طرف بہاگ
کر اپنے سارے مال سے نکل گیا الٰہی تو فراخی مین میرا کفیل اور رزق کا ضامن
ہو جا مین نے ابن مثنی کیطرف دیکھا تو وہ روتا تہا مین نے اُس سے کہا تو
کیون روتا ہے اُس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حق نے جس چیز کا مجھے حکم دیا
تہا اُس کے لئے مجھے پسند نہ فرمایا مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا سارا
مال لوجہ اللہ تعالے خیرات کر دیا مین نے کہا سب پر تحفہ کی کیا بڑی برکت
ہوئی پہر تحفہ کہڑی ہوئی اپنا سب لباس اُتار ڈالا بالون کا ایک کرتا پہن
لیا اور روتی ہوئی چلی گئی مین اُس سے کہا کہ اللہ تعالے نے تجھے چہڑا دیا اب
تو کیون روتی ہے اُس نے تین شعر پڑھے مضمون اُن کا یہ ہے کہ مین
اُس سے اُسیکی طرف بہاگی اُس سے اُسی پر روئی قسم ہے اُسکے حق کی وہ
میرا مالک ہے میں ہمیشہ اُسکے روبرو ہون یہانتک کہ جو مین اُسکے پاس آرزو
رکھتی ہون مجھے نصیب ہو سری فرماتے ہیں پہر ہم دروازے سے نکلے جب
ہم کچہہ دور گئے تو تحفہ کو ڈہونڈا وہ ہمکو نہ ملی ابن مثنی کا راہ مین انتقال ہو گیا
میں اور اُس کا مالک مکے مین پہونچے ایکبار ہم طواف مین تہے کہ مین سنا
کہ کوئی شخص باواز حزین یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ کا محب دنیا مین بیمار ہے اُس
کی بیماری دراز ہو گئی سو اُسکی دوا درد ہے اللہ تعالے نے اپنی محبت سے
ایک پیالہ اُسکو پلایا پلاتے ہی اُسکو سیراب کر دیا سو وہ اُسکی حب مین حیران
ہوا۔ اُسکی طرف بلند ہوا سوا اُسکے اور کوئی محبوب نہین چاہتا اسیطرح جو
شخص اُسکے شوق کا مدعی ہے وہ اُسکی محبت مین متحیر رہتا ہے یہانتک کہ
اُسکو دیکھے پہر مین اُسکی طرف بڑہا جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہا یا سری
مین نے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تعالے تجہپر رحم کرے کہا لا الہ الا اللہ پہچان
کے بعد بہول گیا مین تحفہ ہون مین نے جو دیکھا تو خیال سی معلوم ہوئی

مین نے کہا تحفہ مخلوق سے تنہا ہونیکے بعد حق نے تجھے کیا عنایت کیا کہا
قرب کے ساتھہ مجھے انس دیا اپنے غیر سے مجھے وحشت عنایت کی
کہا ابن مثنیٰ کا انتقال ہوگیا کہا اللہ اوسپر رحم کرے میرے مالک نے
ایسی عزت کی چیزین عطا کی ہین جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھین نہ کسی کان نے
سنین وہ جنت مین میرا پڑوسی ہے مین نے کہا تیرا مالک جسنے تجھے
کیا میرے ساتھہ آیا ہے اُس نے کچھہ پوشیدہ دعا کی میرے دیکھتے
کعبہ کے سامنے مرگئی جب اُسکے مالک نے اُسکو دیکھا تو اُس سے رہا نگیا
وہ منہ کے بل گر پڑا مین نے اُسکو ہلایا تو وہ مرچکا تہا پہر مین نے انکی تجہیز
تکفین کرنا شروع کی رحمہما اللہ تعالے +

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس سے کسی گاؤن کو کسی
کام کیلئے جاتا تہا راہ مین ایک بوڑہیا سے ملاقات ہوئی وہ صوف کا جبہ
پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تہی مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام
کا جواب دیا پہر کہا اے جوان تو کہان جاتا ہے مین نے کہا گاؤن کو ایک
حاجت کے لئے جاتا ہون کہا تیرے اور تیرے گہر کے درمیان مین کسقدر
مسافت ہے مین نے کہا اٹھارہ میل کہا اٹھارہ میل طلب حاجت مین بیشک
یہ کوئی بڑی مہم ہے مین نے کہا ہان کہا گاؤن والے سے تو نے کیون نہ
سوال کیا کہ وہ حاجت کو تیری طرف متوجہ کرتا اور تو نہ تہکتا یہ کہتے ہین
مجھے نہین معلوم کہ اس کلام سے اُسکی کیا مراد تہی مینے کہا اے بڑہیا میرے
اور گاؤن والے درمیان مین کچھہ جان پہچان نہین ہے اُس نے کہا کس
چیز نے تیری اور اُسکی معرفت کے درمیان مین وحشت کر دی اور تیرے
اتصال کو قطع کر دیا اب مین اُسکی مراد کو سمجھہ گیا مین نے رو دیا وہ بولی
کیا تو اللہ تعالے سے محبت رکہتا ہے مین نے کہا ہان کہا سچ کہہ مین نے کہا
ہان قسم ہے اللہ کی مین بیشک اللہ عزوجل کو دوست رکہتا ہون. کہا

جبکہ اُس نے تجھے اپنی محبت کی طرف پہنچایا تو اُس نے اپنی حکمت کے کیا کیا طریقے تبلائے ہین متحیر ہو
کر کیا کہون اُس نے کہا کہ شاید تو اُن لوگون مین سے ہے جو محبت کو چہپاتے ہین پہر مجہہ سے کہا بن
نہ آیا کہ کیا جواب دون اُس نے کہا اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اس سے کہ اپنی حکمت کے طریقے انکو اپنی چہپائی
ہوئی معرفت کو اپنے مکنون محبت کو کہون دونکی ممارست کے ساتھہ میلا کرے مین نے کہا اللہ تجہہ پر
رحم کرے اگر تو اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ وہ اپنی کسیقدر محبت کے ساتھہ مجھے مشغول کرے تو
کیا خوب ہو اُس نے اپنا ہاتہہ میرے منہ مین چہاڑ دیا مین نے اپنی بات دوہرائی وہ بولی تو اپنے
کام کو جا پہر کہا اگر خوف سلب نہ ہوتا تو مین عجیب باتین کہلم کہلا کہہ دیتی ادہمن شوق لا
یبرئہ ومن حنین لایسکن الا الیہ رضی اللہ عنہا +

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات سری رضی اللہ عنہ کے پاس تہا
جب کچھہ رات گئی تو مجہہ سے فرمایا اے جنید تو سوتا ہے مین نے کہا نہین کہا ابہی مجہے اللہ عز
وجل نے اپنے سامنے کہڑا کیا اور کہا اے سری مین نے ساری خلق کو پیدا کیا انہون نے میری محبت کا
دعوے کیا پہر مینے دنیا کو پیدا کیا تو دس ہزار مین سے نو ہزار اُسکے ساتھہ مشغول ہوگئے
ایک ہزار باقی رہے جنت کو پیدا کیا ہزار مین سے نو سو اُسکے ساتھہ مشغول ہوگئے سو بچے انپر
کچھہ بلا مسلط کی تو سو مین سے نوے اُسکے ساتھہ مشغول ہوئے دس بچے مین نے اُنسے کہا
تم نے نہ تو دنیا کا ارادہ کیا نہ آخرت مین رغبت کی نہ بلا سے بہاگے اب تم کیا چاہتے ہو
انہون نے کہا جو ہم چاہتے ہین تو اُسکو خوب جانتا ہے مین نے کہا اب مین تم پر ایسی بلا
نازل کرونگا جسکی تمہین برداشت نہ ہوگی نہ اُسکو سخت پہاڑ اٹھا سکینگے کیا تم اُسکے
لئے ثابت قدم رہوگے انہون نے کہا کیا تو اُسکا کرنیوالا ہمارے ساتہہ نہین ہم راضی ہین
تیرے ساتہہ تحمل کرینگے تجہہ مین اٹہائینگے تیرے لئے برداشت کرینگے انکی جسکو پہاڑ نہین اٹھا
سکتے مینے اُنسے کہا تم ہو میرے سچے بندے دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے سری مینے خلق کو پیدا کیا سب نے میری محبت کا دعویٰ کیا پہر مین نے دنیا
کو پیدا کیا تو نو حصے مجہہ سے بہاگ گئے دسوان حصہ باقی رہگیا پہر مین نے جنت کو پیدا
کیا تو اُس مین سے نو حصے بہاگ گئے دسوین حصے پہ فرقہ پہر بلا نازل کی تو اُسمین سے

نو حصے بھاگ گئے میرے ساتھہ عشر عشیر باقی رہا اُنسے مینے کہا تم نے دنیا کا ارادہ کیا
آخرت مین رغبت کی پہر شکل پہلی روایت کے ذکر کیا ۔

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکسال مین حج کیلئے چلا اپنے
کے ساتھہ جا رہا تہا ناگاہ میرے دل مین ایک عارض ظاہر ہوا اُسنے چاہا کہ مین تنہا
اور ساتھیو سے علیحدہ ہوجاؤن اسلئے مین نے وہ راہ اختیار کی جس پر لوگ نہین چلتے
تھے تین دن تین رات برابر چلتا رہا میرے دل پر کہانے پینے کا خطرہ تک نہ گذرا نہ قضائے
حاجت کا خیال ہوا پہر مین ایک سبز جنگل مین پہنچا وہان ہر قسم کے میوے ہر طرح کے پہل
تہے اور اُسکے وسط مین ایک چہوٹا سا دریا دیکہا مینے کہا گویا یہ جنت ہے مین تعجب
کرتا رہا اس اثنا میں کہ مین فکر کر رہا تہا ناگاہ کچہہ لوگ آئے اُنکی صورت آدمیون کی
تہی خوبصورت مرقع پہنے اور عمدہ کمر باندہے ہوئے تہے اُنہون نے آکے مجہے گہیر لیا اور مجہے
سلام کیا مینے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں اور تم کہان ہیں پہر بعد سوال
کے میرے جی مین آیا کہ یہ جن ہین اور یہ جگہ کوئی عجیب جگہ ہے ایک شخص نے اُنمین سے
کہا کہ ہمارے درمیان ایک مسئلے مین گفتگو ہوئی ہے ہمنے اُسمین اختلاف کیا ہے وہم
ایک گروہ ہین جن سے ہم نے اللہ عزوجل کا کلام لیلۃ العقبہ کو محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اُس کلام کی آواز نے دنیا کے سارے کام ہم سے سلب
کر لیے اللہ تعالی نے ہمارے لیے اس بحیرہ کو اس جنگل مین مقرر فرمایا ہے مین نے کہا
اسجگہ کے اور اس موضع کے جہان مین نے اپنے اصحاب کو چہوڑا ہے کتنی مسافت ہے اُنمین سے
بعض نے تبسم کیا اور کہا اے ابو اسحق بیشک اللہ عزوجل کیلئے اسرار و عجائب ہین
جسجگہ کہ تو ہے یہان تجہہ سے پہلے کوئی آدمی نہین آیا مگر ایک جوان آدمی تمہارے
اصحاب سے آیا اُسکا یہان انتقال ہوگیا اُسکی قبر وہ ہے قبر کیطرف اشارہ کیا جو کہ
دریا کنارے پر بنی ہوئی تہی اُسکے گرد چمن تہا اور ایسے پہول تہے کہ اس سے
پہلے انکے مثل مینے نہین دیکہے پہر کہا کہ تیرے درمیان اور اُن لوگون کے درمیان
مین جنسے تو جدا ہوا ہے اتنے اتنے مہینے یا برس کی راہ ہے واللہ اعلم ابراہیم

نے کیا کہا ابراہیم فرماتے ہین مینے کہا تم مجہے اُس جوان کا حال تو بتاؤ اُنمین سے ایک
شخص نے کہا کہ ہم دریا کے کنارے پر بیٹہے ہوئے محبت کا تذکرہ اور اسمین بحث کر رہے
تہے کہ ناگاہ ایک شخص ہماری طرف آیا ہم کو سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا اور اُس سے
کہا کہ تو کہان سے آیا اُس نے کہا شہر نیشاپور سے ہم نے پوچہا تو وہان سے کب چلا اُسنے
کہا سات دن ہوئے ہم نے کہا تجہے کون چیز باعث ہوئی کہ تو اپنے وطن سے نکلا
اُس نے کہا یہ قول اللہ تعالی کا سنا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل
ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون ہم نے پوچہا کہ انابت و تسلیم و عذاب
کے کیا معنی ہین اُسنے کہا الانابۃ ان یرجع بک منک الیہ امام یافعی رحمہ
اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مینے نقل کیا اُسمین تسلیم کا لفظ نہین ہے اور
شاید اس قول کے معنی یہ ہون کہ تو اپنے نفس کو اُسکیلیے سونپ دے اور یہ بات جان
لے کہ وہ تجہہ سے تیرے ساتہہ اولی ہے ابراہیم فرماتے ہین کہ اُس جن نے بیان
کیا کہ پہر اُس جوان نے لفظ عذاب کا کہا اور ایک بڑی چیخ ماری اور مر گیا ہم نے اُس
کو دفن کر دیا یہ اُسکی قبر ہے ابراہیم کہتے ہین مجہے اس بات سے تعجب ہوا پہر مین اُسکی
قبر کے پاس گیا دیکہا تو اُسکے سرہانے ایک طاقہ نرگس کا تہا وہ اسقدر بڑا
تہا جیسے بڑی چکی اور اُسکی قبر پر یہ کتبہ لکہا ہوا تہا ہذا قبر حبیب اللہ قتیل الغیرۃ
اور نرگس کے پتے پر صفت انابت لکہی ہوئی تہی مین نے اُسکو پڑہ لیا جنون نے
مجہہ سے اُسکی تفسیر کی درخواست کی مین نے اُنکے لیے تفسیر کر دی اُنمین طرب پیدا
ہوئی جب اُنکو افاقہ و سکون ہوا تو کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے مسئلے کا جواب کافی ملگیا
پہر مجہے نیند آگئی میں بیدار تہا مگر قریب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناگاہ میرے
بچہونے مین ایک دستہ ریحان کا تہا پورے سال بہر میرے پاس رہا متغیر نہ ہوا
اُس کے بعد گم ہوگیا رضی اللہ عنہ وعنہم

حکایت شیخ مغربی کبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا مجہے انزعاج ہوا
وہان سے بارادہ مدینہ منورہ نکلا جب میں بیر میمونہ رضی اللہ عنہا تک پہنچا تو ناگاہ

میں نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی حالت نزع میں پڑا ہوا ہے میں نے کہا لا الہ الا اللہ
اپنی آنکھیں کھولیں اور یہ شعر پڑھنے لگا ؎

انا ان مت فالهوی حشو قلبی — وبداء الهوی تموت الک[رام]

پھر اس کا انتقال ہو گیا میں نے اسکو نہلایا کفنایا اس پر نماز پڑھی جب میں [اس کے]
دفن سے فارغ ہو چکا تو سفر کا ارادہ جاتا رہا پھر لوٹ کے تکیے میں آ گیا ۔
حکایت حضرت خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں تھے کہ اتنے میں شبلی رضی
اللہ عنہ سکر کی حالت میں تشریف لائے یعنی ان پر کوئی حال وارد ہوا تھا انہوں نے
ہماری طرف دیکھا ہم سے بات نہ کی اور بلا تکلف جنید رضی اللہ عنہ کے گھر میں [چلے]
گئے وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے ان کی بی بی انکے پاس بیٹھی تھیں انہوں نے [پردہ]
کرنا چاہا جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں وہ تو غائب ہے اسکو تمہاری
خبر بھی نہیں ہے پھر شبلی رضی اللہ عنہ نے جنید رضی اللہ عنہ کے سر پر تالی بجائی
اور یہ شعر پڑھنے لگے ؎

عودونی الوصال والوصل عذب — ورمونی بالصد والصد صعب
زعموا حین عاتبوا ان جرمی — فرط حبی لهم وما ذاک ذنب
لا وحسن الخضوع عند التلاقی — ما جزا من یحب الا یحب

جنید رضی اللہ عنہ کو اہتزاز ہوا اور فرمایا اے ابوبکر وہی ہے پھر غش کھا کے گر
پڑے گھڑی بھر کے بعد شبلی رونے لگے جنید رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی سے کہا
کہ اب انسے چھپ جاؤ انکو ہوش آ گیا رضی اللہ عنہ بعض صالحین فرماتے ہیں کہ
میں شبلی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ موچنے سے اپنی بھووں کا گوشت اکھیڑتے
تھے میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی آپ اپنی جان کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں انکی
ایذا آپ ہی کو پہنچیگی فرمایا تیری خرابی ہو میرے لئے تو حقیقت ظاہر ہوئی ہے
اور مجھے اسکی طاقت نہیں ہے سو میں اپنے نفس کو الم پہنچاتا ہوں شاید مجھکو
اسکا احساس معلوم ہو تو مجھ سے چھپ جائے سو مجھے نہ الم معلوم ہوا نہ وہ

مجھ سے چھپا نہ مجھے اسکی طاقت ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
سری رضی اللہ عنہ سے سنا کرتا تھا کہ بندہ کبھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر اسکے
منہ پر تلوار ماری جاوے تو اسکو خبر نہو میرے دل میں اس بات سے کچھ تھا یہاں تک کہ مجھے
ظاہر ہو گیا کہ بات یوں ہی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ اس امر کی
صحت پر یہ آیت شریف شاہد ہے فلما رأینه اکبرنه وقطعن ایدیهن تفسیر
میں آیا ہے کہ ان عورتوں کو اپنے ہاتھ کاٹنے کی خبر نہ ہوئی یہ حال تو مخلوق کی محبت
میں ہے پھر خالق کی محبت کا کیا کہنا اسکا انکار نہ کریگا مگر وہی شخص جسکو اس کا ذوق
نہیں ہے نہ وہ احوال قوم کو سچا جانتا ہے اسیطرح اس امر پر وہ قصہ بھی شاہد ہے
جو کہ بعض صالحین سے مروی ہے انکے پاؤں میں آکلا کی بیماری ہو گئی تھی انکے پاس
حکماء حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر انکا پاؤں نہ کاٹا جائیگا تو یہ مر جاوینگے انکی ماں نے
کہا کہ تم اسکو یہانتک مہلت دو کہ وہ نماز میں مشغول ہو اسلئے کہ جب وہ نماز پڑھتا
ہے تو اسکو کسی چیز کی حس نہیں رہتی حکما نے انکو چھوڑ رکھا یہانتک کہ وہ نماز میں
مشغول ہوئے پھر انکا پاؤں کاٹ ڈالا انکو اسکی خبر بھی نہوئی رضی اللہ عنہ ۔
ایسے ہی وہ قصہ بھی شاہد ہے جو کہ شیخ ابو حفص حداد نیشاپوری رضی اللہ عنہ
سے مشہور ہے کہ انہوں نے کسی قاری کو کوئی آیت قرآن شریف کی پڑھتے سنا انکے
دل پر ایسا وارد وارد ہوا کہ اپنے احساس سے غائب ہو گئے اپنا ہاتھ آگ میں
گھسا دیا اور ہاتھ سے گرم لوہے کو نکال لیا انکے شاگرد نے جو یہ حال دیکھا
تو وہ چلایا اور کہا اے استاد یہ کیا ہے ابو حفص نے جو حال کہ ان پر ظاہر ہوا اسکو
دیکھا اپنا حرفہ چھوڑ دیا دکان سے کھڑے ہو گئے شیوخ عارفین رضی اللہ عنہم
فرماتے ہیں کہ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ قلب پر جو احوال خلق جاری ہوتے ہیں وہ
انکے علم سے غائب ہو جاوے اسلئے کہ جو اسپر وارد ہوا ہے وہ اسکے ساتھ مشغول
رہتا ہے پھر کبھی شخص اپنے احساس سے غائب ہو جاتا ہے اسکو نہ اپنے نفس کا شعور
ہے نہ غیر کا غیبت سے احساس کی طرف رجوع کرنیکو صحو کہتے ہیں اور سکر وارد

قوی کا نام ہے سکر و غیبت میں فقط اتنا فرق ہے کہ غیبت تو ذکر
یا ثواب کے وارد کے سبب سے ہوتی ہے ورنہ دونو شدت خوف یا قوت رجا
ہوتے ہین رہا سکر سو وہ نہیں ہوتا مگر اصحاب مواجید کیلئے جبکہ بندہ کو
جمال کا کشف ہوتا ہے تو اسکو سکر حاصل ہوتا ہے روح طرب کرنے لگتی
ہائم ہو جاتا ہے اور جبکہ اوصاف جلال کا کشف کیا جاتا ہے تو سلطان
صفت قہر ظاہر ہوتی ہے فرمایا اللہ عزوجل نے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
موسی صعقا یعنے جبکہ تجلی فرمائی اسکے رب نے پہاڑ پر تو کردیا اسکو ٹکڑے
ٹکڑے اور گر پڑے موسے بے ہوش ہو کر +

حکایت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابویزید
اللہ عنہ کو لکھا کہ میں نے کاسہ محبت الٰہی سے بہت کچھ پیا اسلئے مجھے نشہ چڑھ
میں بیہوش ہو گیا ابویزید رضی اللہ عنہ نے انکو لکھا کہ تیرے غیر نے تو آسمان
اور زمین کے دریاؤں کو پی لیا اور ابھی تک سیراب نہیں ہوا اسکی زبان نکلی
ہے اور کہتا ہے ہل من مزید اسی مضمون کو کسی نے نظم کیا ہے ؎

عجبت لمن یقول ذکرت ربی — وھل انسی فاذکر ما نسیت
شربت الحب کاسا بعد کاس — فما نفد الشراب ولا رویت

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تنہا
جاتا تھا پیاس نے مجھ پر غلبہ کیا قبیلہ بنی مخزوم کیطرف گیا میں نے ایک چھوٹی لڑکی
حسینہ جمیلہ کو دیکھا کہ وہ اشعار کے ساتھ ترنم کر رہی تھی مجھے اس سے تعجب ہوا کہ چھوٹی
لڑکی ہو کے شعر پڑھتی ہے میں نے اس سے کہا اے لڑکی کیا تجھ میں حیا نہیں ہے اس نے
اے ذوالنون تو ٹھہر جا میں نے رات کو کاسہ حب پیا مجھے سرور ہوا اور آج میں
مولی کی حب میں مخمور ہوں میں نے کہا لڑکی تو تو مجھے حکیمہ معلوم ہوتی ہے تو مجھ
کوئی وصیت کر اس نے کہا اے ذوالنون تو سکوت اختیار کر اور دنیا سے قوت کے
ساتھ راضی ہو جا تاکہ تو جنت میں اسکی زیارت کرے جو کہ زندہ ہے اسکو موت

ہیں میں نے کہا تیرے پاس کچھ پانی بھی ہے اس نے کہا میں تجھے پانی کی راہ بتاتی ہوں میں سمجھا کہ
مجھے کوئی کنواں یا چشمہ بتاویگی میں نے کہا ہاں اس نے کہا قیامت کے دن چار طور پر لوگوں
کو پانی پلایا جاویگا ایک گروہ کو تو فرشتے پلاوینگے فرمایا اللہ تعالی نے بیضاء لذۃ للشاربین
اور ایک فرقے کو رضوان خازن جنت پلاویگا فرمایا اللہ عزوجل نے ومزاجہ من تسنیم اور ایک
گروہ کو اللہ عزوجل پلاویگا یہ لوگ اسکے خاص بندے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے وسقاھم ربھم
شرابا طہورا سو تو اپنا سر دنیا میں غیر مولی کو مت دے تاکہ آخرت میں تیرا مولے تجھے پلاوے
رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اصل میں تین ہی فرقوں کا ذکر آیا ہے اسمیں چوتھے
کا ذکر نہیں ہے واللہ اعلم شاید یہ چوتھا فرقہ وہ ہو جسکو ولدان پلاوینگے فرمایا اللہ عزوجل نے
یطوف علیھم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین اور یہ فرقہ ترتیب
میں سب کے آخر کے ہوگا آخر فرقہ وہی ہے جسکو اسکا رب شراب طہور پلاویگا اسلئے کہ خاتمہ نہیں
ہوتا مگر اسکے ساتھ جو کہ افضل اکمل اشرف ہوتا ہے واللہ سبحانہ تعالی اعلم +

حکایت ۲۹ ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک نور چمکا
آسمان سے جا لگا مجھے اس سے تعجب ہوا میں نے طواف پورا کیا پھر اپنی پیٹھ کعبے کیطرف لگا کر
اس نور میں غور کرنے لگا اتنے میں ایک آواز دردناک سنی میں نے اسکو تلاش کیا۔ تو
ناگاہ ایک عورت کعبے کے پردے سے لگی ہوئی یہ شعر پڑھ رہی ہے ؎

انت تدری یاحبیبی — من حبیبی انت تدری — ونحول بجسم والدمع
یبوحان بسری — قد کتمت الحب حتی — ضاق بالکتمان صدری

جب میں نے یہ سنا تو میں نے رو دیا پھر اس نے کہا الہی وسیدی ومولائی تجھے قسم ہے تیری محبت
کی جو تجھے میرے ساتھ ہے کہ تو میری مغفرت کر دے میں نے کہا اے جاریہ کیا تجھے یہ کفایت نہیں کرتا
تھا کہ تو یوں کہتی کہ قسم ہے میری محبت کی جو تیرے ساتھ ہے یہاں تک کہ تو نے قول مذکور
کہا تجھے کہاں سے معلوم ہوا کہ وہ تجھ کو دوست رکھتا ہے اس نے کہا اے ذوالنون دور ہو میرے پاس سے
کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تبارک و تعالی کیلئے ایسے لوگ ہیں کہ وہ انکو چاہتا ہے وہ اسکو
چاہتے ہیں اس نے تو انکو دوست رکھا اس سے پہلے کہ وہ اسکو دوست رکھیں کیا تجھ کو حق سبحانہ کا

قولہ تعالیٰ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ یہان اللہ تعالیٰ کی محب
مقدم ہے مین نے پوچھا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ مین ذوالنون ہون اُس نے کہا
نے میدان اسرار مین جولان کیا سو تجھکو عزیز جبار کی معرفت سے پہچان لیا مینے کہا تو
دبلی معلوم ہوتی ہے تجھے کوئی بیماری ہے وہ یہ شعر پڑھنے لگی ؎

محب اللہ فی الدنیا علیل　　تطاول سقمہ فدواہ داء

کذا من کان للباری محبا　　یہیم بذکرہ حتی یمو

پھر کہا تو دیکھہ کہ تیرے پیچھے کون ہے مین نے دیکھا تو کوئی نہ تہا مین نے پھر اپنا منہ اسکی طرف
اُسکو نہ دیکھا معلوم نہیں کہان گئی مین ہر وقت اللہ عزوجل کی طرف اُسکے سا
ہون اُسی کی برکت سے قبول و اجابت دیکھتا ہون رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بعض صلحین کہتے ہین کہ مین منیٰ سے عرفات کیطرف جاتا تہا مجھے ایک جاریہ
ٹاٹ صوف کا قناع تہا اور اسکے ہاتہہ مین تسبیح اور ریچھی تہی اُسکے چہرہ پر طاعت و عبادت کا نور تہا
چلتی اللہ اللہ کہتی جاتی تہی مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہ جاریہ مدینہ کی ہے اُسنے کہا وعلیہا تبدن
مینے جان لیا کہ یہ کوئی ولی اللہ ہے مینے اُس سے کہا اے جاریہ میرا کل تیرے کل کے ساتھہ مشغول
کہا اے مسکین میرا کل تیرے کل کیلئے مبذول ہے لیکن میرے جیسے بھی زیادہ خوبصورت ہے مینے اللہ
کسیکو نہ دیکھا وہ بلند آواز سے بولی کذاب احباب اپنے احباب کے ساتھہ ایسا نہیں کرتے اول تو یہ
رب الارباب کے ساتھہ بدگمانی کی اگر تو حق سمجھتا تو اُس کیطرف آتا اور پیچھے طور سے اسکو پہچانتا تو
اپنے دروازے پر کھڑا کرتا جبکہ ہمنے تجھے دور سے دیکھا تو ہمنے گمان کیا کہ تو عابد ہے جب ہمنے نزدیک
سے دیکھا تو ہم تجھے عارف سمجھے جب تو نے ہم سے بات کی تو ہم تجھکو عاشق سمجھے اگر تو عابد ہوتا
غیر کے ساتھہ مشغول نہ ہوتا اور جو اسکے ساتھہ عارف ہوتا تو اُس سے ہماری طرف رجوع نہ کرتا اور
ہمارا عاشق ہوتا تو ہم سے ہمارے غیر کیطرف رجوع نہ کرتا پھر میرے پاس سے بھاگتی ہوئی چلی گئی اور
جاتی تہی ما مع اللہ سوی اللہ یہانتک کہ غائب ہوگئی رضی اللہ عنہا شبلی رضی اللہ عنہ
روایت کیا گیا ہے کہ شفاخانے میں ایک جماعت اُن کے پاس آئی
اُن سے پوچھا تم کون ہو انہون نے کہا اے ابوبکر ہم تمہارے دوست

انہون نے اُن کو پتھر مارے وہ بھاگ گئے انہون نے کہا اے جھوٹو محبت
کہان ہے اگر تم اپنی محبت مین سچے ہوتے تو تم نہ بھاگتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھسے ایک جاریہ متعبدہ کا وصف
بیان کیا گیا مین نے تلاش کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک ویران دیر مین ہے
پھر مین اُس دیر مین گیا وہان دیکھا تو ایک جاریہ دُبلی پتلی تہی اُسکے چہرے
پر شب بیداری کے آثار ظاہر تھے مین نے اُسے سلام کیا جواب دیا مین نے
کہا اے جاریہ نصاریٰ کے گھر مین اُس نے کہا تو اپنا سر تو اُٹھا تجھے دارین
مین سوائے اللہ عزوجل کے اور کوئی نظر آتا ہے مین نے کہا اے جاریہ تجھے
تنہائی کی وحشت نہیں معلوم ہوتی اُس نے کہا دور ہو میرے پاس سے
قسم ہے اُس ذات کی جسنے اپنی لطیف حکمت و محبت کو میرے دل مین بھر دیا
اور اپنے دقیق شوق دیدار سے میری خاطر کو پر کر دیا مین اپنے دل مین اُس
کے غیر کیلئے کوئی جگہ نہیں جانتی مین نے کہا کہ تو مجھے سمجھہ دار معلوم ہوتی ہے
سو تو مجھے ضیق سے نکال اور راہ بتا اُس نے کہا کہ اے جوان تقوے کو
تو اپنا توشہ کر زہد کو منہاج ورع کو سواری ٹھیرا اور خائفین کی راہ چل یہان
تک کہ تو ایسے دروازے پر پہونچ جاوے کہ اُس کے دری نہ تو کسی حجاب
کو دیکھے نہ دربان کو اسوقت خزنہ کو حکم دیا جاویگا کہ وہ تیری نافرمانی نہ
کرین ؛

فصل بیان مین سماع محبین کے

حکایت شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکدن ایک محل
پر سے گزر ہوا مین نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی خوبصورت پڑا ہوا ہے اور
اُس کے گرد لوگ جمع ہین مین نے پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ
شخص اس محل پر سے گزرا تہا اُس نے ایک جاریہ کو یہ شعر گاتے سُنا ؎

کبرت ھمۃ عبد طمعت فی ان تراہا اوما حسب لعین ان تری من قد رآکا

یہ سنتے ہی اس شخص نے ایک نعرہ مارا اور مر گیا رحمہ اللہ تعالےٰ ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ عمرو بن عثمان مکی رضی اللہ عنہ اصفہان
میں تشریف لائے اُنکی صحبت میں ایک جوان آدمی وہاں کے رہنے والوں
میں سے رہتا تھا اُسکا والد صحبت صوفیہ سے اُسکو منع کیا کرتا وہ شخص بیمار
ہوا شیخ عمرو بن عثمان اُسکی عیادت کے لئے تشریف لائے اُنکے ہمراہ ایک
قوال تھا جوان نے شیخ کی طرف دیکھا اور عرض کیا یا سیدی آپ اس
قوال کو حکم دیں کہ وہ کچھ کہے قوال نے یہ شعر پڑھا ✤ ؎

مالی مرضت فلم یعدنی عائد منکم ویمرض عبدکم فاعود

جوان نے اپنے بچھونے پر انگڑائی لی اور بیٹھ گیا قوال سے کہا اور کہہ اس
نے یہ شعر پڑھا ؎

واشد من مرضی علی صدودکم وصدود عبدکم علی شدید

اُسکو اتنی قوت آگئی کہ کھڑا ہو گیا اور جماعت کے ساتھ نکلا کسی نے شیخ سے
اسکی وجہ پوچھی اُنہوں نے فرمایا کہ اشارہ جبکہ سماع سے پہلے ہوتا ہے
تو وہ جانب فوق سے ہوتا ہے اُس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے اور جبکہ
سماع کے بعد ہوتا ہے تو وہ تحت سے ہوتا ہے بیمار اُس سے ہلاک ہوجاتا
ہے بعض نے کہا کہ اشارے سے مراد اشارہ مناومت ہے جب وہ قبل
سماع وارد ہوتا ہے تو نفع دیتا ہے اور جب اسکی بعد وارد ہوتا ہے تو فقدان قوت کی وجہ سے ہلاک کر دیتا
ہے جیسے مریض کہ اُسکا مرض یعنی اسی چیز سے نکس کر آتا ہے اور جبکہ مرض لوٹ آتا
ہے تو وہ مریض پر ابتداء مرض سے زیادہ سخت ہوتا ہے اس لئے کہ اُسکو
قوت نہیں ہوتی بہت وقت نکس سے مریض ہلاک ہو جاتے ہیں ✤

حکایت بعض سلف سے منقول ہے کہا کہ میں پانچ فقیروں کے ساتھ جنگل
میں گیا اُن میں ایک قوال تھا کہ وہ کچھ اشعار پڑھتا تھا اور اُس جماعت

میں ایک فقیر صاحب وجد بھی تھا اور وہ قوال سے ہمیشہ کہتا رہتا تھا کہ کہو
پھر وجد کرتا میں نے ایک دن اُسکو زجر کیا اور کہا کہ تو کبتک وجد کرتا رہیگا
وہ چپ ہو رہا مجھے کچھ جواب نہ دیا اپنے حال میں مصروف رہا اُسکو چھوڑا
ایک مدت کے بعد میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو ناگاہ وہی فقیر ہوا میں رقص کرتا تھا
میں لوٹ کے اُس کے پاس گیا تاکہ میں اپنے زجر کا قصور اُس سے معاف
کراؤں وہ غائب ہو گیا اور میرے دل میں اُسکے نہ ملنے کی حسرت رکھی حضرت
ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آدمی کا کیا حال ہے کہ وہ اچھا
بھلا ہوتا ہے جب سماع سنتا ہے تو مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے فرمایا کہ
اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے جبکہ میثاق اول میں جسکا ذکر الست بربکم قالوا بلیٰ
میں ہے ذرّ سے خطاب فرمایا تو اس کلام کے سماع کی عذوبت ارواح میں
ڈالدی گئی اسلئے جب وہ سماع سنتے ہیں تو اُس کا ذکر اُن کو حرکت میں لے
آتا ہے ابو اسحق ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا انسان کا کیا
حال ہے کہ وہ جب قرآن کے سوا اور کچھ سنتا ہے تو حرکت کرنے لگتا ہے
اور وجد کرتا ہے جو کہ سماع قرآن شریف میں نہیں کرتا فرمایا سماع قرآن ایک
صدمہ ہے کہ اُس کی شدت غلبہ کے سبب سے ممکن نہیں ہے کہ کوئی اُس میں
حرکت کرے اور سماع قول ترویح ہے سو اس میں حرکت کرنے لگتا ہے ذوالنون
رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ سماع کیا چیز ہے فرمایا ایک وارد حق ہے
کہ قلوب کو حق کی طرف برانگیختہ کرتا ہے سو جو کوئی اُسکو حق کے ساتھ سنتا
ہے وہ ثابت رہتا ہے اور جو فسق کے ساتھ سنتا ہے وہ زندیق ہو جاتا ہے
ابو القاسم نصرآبادی فرماتے ہیں کہ سماع بقدر قلب کے قوت اور اُسکی صفائی
کے ہوتا ہے اور بقدر اُس کے کشف کے جو کہ اللہ تعالےٰ سے عجائب قرب وغیب
کا ہوتا ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین جگہ فقراء پر نزول
رحمت ہوتا ہے ایک تو سماع کیوقت اسلئے کہ وہ نہیں سنتے مگر حق سے اور

کہڑے نہیں ہوتے مگر وجد سے دوسرے کہانے کے وقت اسلئے کہ وہ نہیں کہاتے مگر فاقے سے تیسرے مجاراۃ علم کے وقت اسلئے کہ وہ ذکر نہیں کرتے مگر احوال اولیا کی ✤

حکایت روایت ہے کہ شبلی رضی اللہ عنہ ایک دن سماع مین چلائے اُن سے کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا ؎

لو یسمعون کما سمعت کلامہا　　خروا لعزۃ رکعا و سجودا

ایک دن کسی شعر پڑہنے والے کو یہ شعر پڑہتے سُنا ؎

اسائل عن سلمی فہل من مخبر　　یکون لہ علم بہا این تنزل

یہ شعر سنکے چلائے اور فرمایا کہ واللہ دارین مین اُس سے خبر دینے والا کوئی نہین ہے ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے کسی کو یہہ شعر پڑہتے سُنا ؎

ما زلت انزل من ودادک منزلا　　تتحیر الالباب دون نزولہ

اُن کو وجد آگیا جنگل مین گہومتے پہرے نیستان مین جا پڑے اُسکے بانسون کو کاٹ لیا تہا اُن کی جڑین تلوارون کی طرح رہگئی تہین یہ بلا تکلف صبح تک اُنپر چلتے رہے اور بار بار اسی شعر کو پڑہتے جاتے تہے اور دونون پاؤن سے خون بہتا جاتا تہا پہر مست کی طرح گر پڑے دونون پاؤن سوج گئے اور انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ✤

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک جماعت کے ساتہہ جبل طور سینا مین تہا ہم ایک پانی کے چشمہ پر جو کہ دیر نصاری کے نیچے تہا اُترے ہمارے ہمراہ ایک قوال تہا اُس نے کچھہ گایا میرے ہمراہیون مین وجد پیدا ہوا وہ کہڑے ہوگئے رقص کیا دیر والا دیر کے اوپر سے ہماری طرف دیکہتا تہا وہ ہمکو پکارتا اور ہم سے کہتا تہا کہ تم کو اللہ کی اور حق دین حنیفی کی قسم ہے کہ تم میرے پاس آؤ خوش وقتی کی وجہ سے کسی نے ہم مین سے اُسکی طرف التفات نہ کیا جبکہ لوگون کو سکون ہوا اور بیٹھے تو صاحب

دیر نے کہا کہ تم مین سے اوستاد کون ہے جماعت نے میری طرف اشارہ کیا اُس نے کہا اے اُستاد تم جو اس سماع و حرکات و رقص مین تہے یہ تمہارے دین مین خاص ہے یا عام مین نے کہا نہین بلکہ خاص ہے اس شرط کے ساتہہ کہ دنیا مین زہد ہو اُس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین نے انجیل عیسے علیہ السلام مین یون ہی پایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے خاص لوگ سماع کیوقت حرکت کرینگے بشرط زہد فی الدنیا کے اور اُن کا لباس صوف کا اور رنگ برنگ ہوگا دنیا سے بُلغہ یعنے کفاف کیساتہہ راضی ہونگے ہٰذا النقل عنہ رضی اللہ عنہ ✤

حکایت - جنید رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے اپنے گہر بلایا رات کا وقت تہا - یہ ایک جماعت اصحاب کے ساتہہ وہان تشریف لیگئے جب گہر کے اندر داخل ہوئے تو انہون نے جماعت مین ایک اجنبی شخص کو دیکہا انہون نے اُس کو بلایا اور اپنی چادر اُسکو دی اور فرمایا کہ تو اسے بازار لیجا رہن رکھہ دو سیر شکر فقرا کے لئے لے آ جب وہ شخص جماعت مین سے نکلا تو انہون نے دروازہ بند کر دیا اور پکار کے اُس سے کہا کہ اے فلانے تو اس چادر کو لیلے اور یہان نہ آنا کسی نے اُنسے اسکا سبب پوچہا فرمایا کہ آج کی رات مین نے بعوض اپنی چادر کے صفائی وقت تمہارے لئے خرید اتمہارے درمیان سے ایسے شخص کو نکالدیا جو تم مین سے نہ تہا اور یہ بہی فرمایا کہ سماع کو تین چیزون کی حاجت ہے - زمان مکان اخوان ✤

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین ایکرات اصحاب کے ساتہہ تہا وہ سماع کیلئے جمع ہوئے تہے جبکہ قوال نے گانا شروع کیا تو انہون نے سنا کہڑے ہوئے رقص کیا مین نے اپنے دل مین اس بات کو برا جانا اُس رات مین نے خواب میں دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی صوفیہ کو دیکہا کہ وہ رقص

کرتے ہوئے پلصراط پر سے گزر رہے ہین اور مخلوق اُن سے منقطع ہوگئی
پہریں بیدار ہوگیا مین نے اللہ تعالےٰ سے یہ نذر کی کہ آیندہ پہر کبہی ا
انکار نہ کرونگا ✦

حکایت ۹ شیخ جلیل بحر حقائق موضح دقائق ابو الغیث بن جمیل یمنی
روحہ و نور ضریحہ سے منقول ہے کہ وہ ابتدا میں سماع کا انکار کرتے
جو لوگ سماع سنتے اُن سے لڑتے تہے پہر آخر کو اس انکار سے رجوع
اس کا سبب یہ ہوا کہ بعض مشائخ کبار ہمراہ ایک جماعت فقرا کے اس
ارادے سے آئی کہ ان کے گاؤن مین سماع کرتے ہوئے داخل ہون
انہون نے اپنے گاؤن والون کو حکم دیا کہ لکڑیان لیکے اُنسے لڑنیکے لئے
نکلین اور خود بہی اُن کے ساتہ نکلے جب یہ اُنکے قریب پہونچے اور وہ
حالت سماع مین تہے تو اُنکو حال آگیا یہ بہی چکر کہانے لگے جسطرح اہل
سماع و وجد چکر کہا رہے تہے ان کے اصحاب کو اس بات سے تعجب ہوا
انہون نے اس امر مین اُنسے گفتگو کی انہون نے کہا قسم ہے اُس ذات
کی عزت کی جسکے لئے عزت ہے مین نے چکر نہ کہایا یہان تک کہ مین نے
آسمان کو چکر کہاتے دیکہا ✦

حکایت ۱۰ بعض فقہاء کبار شیخ کبیر عارف باللہ تعالےٰ محمد بن ابی بکر حکمی
یمنی رضی اللہ عنہ پر انکار سماع کرتے تہے ایکدن شیخ محمد نے حالت سماع
مین فقیہ منکر سے کہا اے فقیہ تم اپنا سر تو اُٹہاؤ انہون نے سر اُٹہایا تو دیکہا
کہ فرشتے ہوا مین چکر کہا رہے ہین ✦

حکایت ۱۱ شیخ احمد بن موسیٰ بن عجیل یمنی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سماع صوفیہ
کا حال پوچہا انہون نے فرمایا کہ اگر مین اسکو مباح کرون تو مین اُس کے
اہل سے نہیں ہون اور جو اُسکا انکار کرون تو اُسکو اُن لوگون نے سنا ہے
جو مجہ سے بہتر تہے یہ شیخ احمد فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ورع مشکور سعید

مشہور صاحب کرامات و وجد اصیل تہے انہیں کے حق مین کہا گیا ہے کہ احمد بن
موسیٰ اولیا مین ایسے ہین جیسے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام انبیا مین تہے کہ کبہی
نہ معصیت کی نہ معصیت کا ارادہ کیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ جمیع انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جمیع معاصی سے معصوم ہین رہا جواز
صغائر کا سہواً سو اس مین درمیان علماء کے اختلاف ہے اور عصمت انبیاء
علیہم السلام واجب ہے اور اولیاء رضی اللہ عنہم کی عصمت واجب نہیں
ہے بلکہ جائز ہے کہ وہ محفوظ ہون اور یہ بہی جائز ہے کہ اُن مین سے کوئی
محفوظ نہو اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ بعض محفوظ ہون بعض نہون چونکہ ابن
عجیل مذکور لڑکپن سے محفوظ شدید الخوف کثیر الاجتہاد ملازم زہد و تحقیق ورع
ان باتون کے ساتہ مشہور تہے اور یحییٰ علیہ السلام بہی لڑکپن سے ان باتون
کے ساتہ اور اُن کے سوا اور محاسن سنیہ کے ساتہ مشہور و معروف تہے
اسلئے شیخ کی تشبیہ اپنے جنس مین حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتہ اُن کی
جنس مین دی گئی اور جبکہ کسی وصف مین ادنےٰ اپنے جنس مین اعلےٰ کیساتہ
اُسکی جنس مین تشبیہ دیا جاتا ہے تو ادنےٰ اُس وصف مین نہ تو اعلےٰ کا مساوی
ہو جاتا ہے نہ اُس کا مقارب ٹہیرتا ہے اور لڑکپن سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا
ان صفات کے ساتہ موصوف ہونا اس سے یہ بہی لازم نہین آتا کہ وہ جمیع
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہون شیخ کبیر عارف باللہ ابو الحسن
بن سالم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا کہ کیا آپ اہل سماع پر کچہ انکار کرتے
ہین فرمایا مین اُسکا انکار کیونکر کرون اُسکو تو اُن لوگون نے سنا ہے جو
مجہ سے بہتر تہے اونہین سے جعفر طیار معروف کرخی سری سقطی ذو النون مصری
ابو الحسین نوری ابو القاسم جنید شبلی رضی اللہ عنہم ہین بعض شیوخ کبار
نے فرمایا اگر ہم سماع کا انکار کرین تو ستر صدیق پر انکار کرین - بعض فقہا
نے بعض صالحین سے کہا کیا تم چہانجونکو نہین سنتے ہو جو دف مین ہین

انہون نے کہاکہ میں اُنکو نہین سنتا ہین تو اُنکو اللہ اللہ کہتے سنتا ہون
ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ناقوس کا آواز سنا فر[مایا]
جانتے ہو کہ یہ کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا وہ کہتا ہے
حقا حقا ان المولیٰ صمد یبقی اسی طرح بعض فقہا صوفیہ پر انکار [کرتے]
تھے ایک دن کوئی صوفی ایک فقیہ کے پاس آئے فقیہ کو دیکھا کہ وہ ا[پنے]
گھر مین چکر کہا رہے تھے صوفی نے کہا اے فقیہ مین تمہین دیکھتا ہون کہ [چکر]
مارتے ہو فقیہ نے کہا کہ ایک مسئلہ مجھپر مشکل ہوگیا تھا ابھی اُسپر مجھے اطلاع ہو[ئی]
تو مین اُسکی خوشی سے بھر گیا مجھسے بدون طرب کے کچھ نہ بنا سو مین کہڑا ہو کر [چکر]
مارنے لگا جیسا کہ تونے دیکھا صوفی نے کہا اے فقیہ ایک مسئلے کی خوشی مین تو
تمہارا یہ حال ہے بہلا تم اُن لوگون پر کیون انکار کرتے ہو جو کہ اللہ تعالےٰ کے
ساتھ خوش ہوتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بین الفرح بالا
طلاع علی حکم من احکام اللہ والفرح با اطلاع علی تجلی جمال اللہ تعا[لیٰ]
وکمال صفاتہ وامتلاء القلب بمحبتہ والشوق الی لقاء ذاتہ والط[رب]
یذکرہ الحال لعذاب الزلال والغیبۃ بواردات الاحوال والمنا[زلات]
فی المقامات العوال والشرب من روح المحبۃ التی فیہا قالہم قال

هنیئاً لاهل الدیر کم سکروا بہا　　وما شربوا منہا ولکنہم ہموا
علی نفسہ فلیبک من ضاع عمرہ　　ولیس لہ منہا نصیب ولا سہم

ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو
خواب مین دیکھا۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اُن سما[عون]
مین جنمین ہم راتونکو حاضر ہوتے ہین اور اکثر اُن مین ہم سے حرکات ظاہر ہوتے
ہین اور اکثر اُن مین ہمسے حرکات ظاہر ہوتے ہین فرمایا کوئی رات ایسی نہین ہے
کہ مین تمہارے ساتھ اُس مین حاضر نہ ہون لیکن تم قران سے شروع کرو
اور قران کے ساتھ ختم کرو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ جو کچھ کہ باب

سماع مین شیوخ سے ذکر کیا گیا اسکے ساتھ کوئی جاہل دہوکا نہ کہا بیٹھے یہ
سمجھے کہ سماع ہر ایک کے لئے جائز ہے ہیہات وہ تو اُنہین لوگون کے لئے
جائز ہے جنکو حاوی شوق حضرت قدسیہ مین مواطن قرب کی طرف کھینچے
لئے جاتا ہے ہوائے نفس صفات دنیہ سے خالی احوال سنیہ کے ساتھ متصف
ہین ؎

ولما حضرنا للسرور بمجلس　　وضاءت لنا من عالم الغیب انوار
وطافت علینا للعوارف خمرۃ　　یطوف بہا فی حضرۃ القدس خمار
تخامر ارباب العقول بلطفہا　　فتبدو لنا عند المسرۃ اسرار
فلما شربناہا بافواہ کشفنا　　اضاءت لنا منہا شموس واقمار
رفعنا حجاب الانس بالانس عنوۃ　　وجاءت الینا بالبشائر اخبار
وغبنا بہا عنا ونلنا مرادنا　　ولم یبق منا بعد ذلک آثار
وخاطبنا فی سکرنا عند محونا　　کریم قدیر فائض الجود جبار
وکاشفنا حتی رأیناہ جہرۃ　　بابصارنہم لا تواریہ استار

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین سماع حقیقی یہی ہے کبھی اور طرحپر بھی جائز
ہے لیکن اس کے لئے کئی شرطین ہین جنکا ذکر تصانیف مشائخ سالکین
عارفین مین کیا گیا ہے ان سب سے تصنیف وترتیب مین احسن اور تحقیق و[تدقیق]
مین اتقن کتاب عوارف المعارف تصنیف شیخ جلیل عالم ربانی شہاب الدین
سہروردی رضی اللہ عنہ کی ہے شیخ عارف ابو عثمان حیری رضی اللہ عنہ
نے باب سماع مین کیا خوب فرمایا ہے کہ سماع تین طرحپر ہوتا ہے ایک تو
مبتدی مریدون کے لئے یہ لوگ اُس سے احوال شریفہ طلب کرتے ہین اِن
پر فتنہ وریا کا خوف ہے دوسرے صادق مریدون کیلئے یہ لوگ سماع سے
اپنے احوال مین زیادتی چاہتے ہین تیسرے عرفا اہل استقامت کیواسطے
انپر جو حرکت وسکون وارد ہوتا ہے یہ اسمین اللہ تعالےٰ پر کسی چیز کو دخل

استنشق الریح عنکم کلما نفحت — من نحو ارضکم نکباء معطار

انشاء اللہ تعالے مقصود حاصل ہو جو کہ حدیث صحیحین مین حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وارد ہوا ہے المرء مع من احب یعنی آدمی جسکے ساتھہ محبت کرتا ہے اُسی کے ساتھہ ہوگا اللہم انا نحب اولیاءک واحبابک فاجعلنا معھم بجاہ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۵

حکایت احمد بن مقاتل عکی رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ ذوالنون رضی اللہ عنہ بغداد مین تشریف لائے تو صوفیہ اُن کے پاس جمع ہوئے اُن کے ہمراہ ایک قوال تہا انہون نے ذوالنون سے اجازت چاہی کہ وہ اُنکے روبرو کچھہ گاوے انہون نے اجازت دی قوال نے گانا شروع کیا ۵

صغیر هواك عذبنی — فکیف بہ اذا احتنکا
وانت جمعت فی قلبی — هوی کان قد اشترکا
اما ترثی لمکتئب — اذا ضحك الخلی بکی

ذوالنون رضی اللہ عنہ کہڑے ہوگئے مونہہ کے بل گر پڑے خون ٹپکتا جاتا تہا زمین پر نہین گرتا تہا پہر ایک اور آدمی جماعت سے کہڑا ہوگیا وجد کرنے لگا ذوالنون نے اُس سے فرمایا الذی یراك حین تقوم وتقلبك وہ شخص بیٹہہ گیا اوستاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ کو اس شخص پر اشراف ہوا جب تو انہون نے اُسکو ہوشیار کر دیا کہ وہ اُسکا مقام نہین ہے اور وہ شخص منصف تہا کہ اُسنے اُنکا کہا مانا رجوع کیا اور بیٹہہ گیا امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک جاریہ کو یہ شعر پڑہتے سنا ۵

خلیلی ما بال المطایا کانہا — نراها علی الاعقاب بالقوم تنکص

ابن علیہ سے فرمایا وہ اُن کے ہمراہ تہے تو کس طرح سنتا ہے کیا تجہے یہ شعر طرب مین لاتا ہے ابن علیہ نے کہا نہین فرمایا تجہے کچھہ بھی حس نہین یعنی تو

نہین کرتے یعنے اپنے نفوس کے لئے کسی چیز کو اختیار نہین کرتے بلکہ جو کچھ سبحانہ نے انکے لئے پسند فرمایا ہے اُسی کے ساتھہ وقوف کرتے ہین عنہم یہ تیسری قسم وہی ہے جسکی طرف بعض نے اپنے قول مین اشارہ کیا کہ سماع اُسی شخص کے لئے درست ہے جسنے انواع ریاضات و تزکیۂ صفات سے اپنے نفس کا علاج کیا ہو اُسکو محظورات وممنوعات سے بچایا سموم وآفات سے اپنے سرائر وقلب کو پاک صاف کر چکا ہے اسماء وصفات کے ساتھہ اُسکو معرفت حاصل ہوگئی ہو اسوقت ہوسکتا ہے کہ اُس کے لئے اخذ سماع مشاہدات سے صحیح ہو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جاہل جاہل اس بات کے ساتھہ دہوکا نہ کہاوے کہ سماع ہر شخص کیلئے جائز ہے اسیطرح اور دو شخصونکو چاہیے کہ وہ بہی دہوکا نہ کہاوین انمین سے ایک وہ شخص کہ اُسکو یہ وہم ہو کہ جن لوگون کا مین نے ذکر کیا اُن کی موارد سے میرے لئے بہی کوئی مشرب ہے سو قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکا محتاج ہون کہ اُنکے مشرب پر میرا دور ہوا اور واللہ واللہ واللہ بیشک مجہے اسکی احتیاج ہے کہ اُمین سے ایک شخص کی بہی نظر مجہہ پر پڑجاوے کہ اسمین کوئی نفحہ نفحات اللہ تعالے سے ہو- دوسرا وہ شخص کہ اُسنے پہچان لیا کہ مین اس حال سے خالی ہون لیکن جو کلام کہ مین نے اُن لوگون سے ذکر کیا اُسکو وہم ہو کہ مین اُسکے ساتھہ دعوی کرتا ہون سو اُسے چاہیے کہ وہ خوب سمجہہ لے کہ مین اُسکا مدعی نہین ہون بلکہ افلاس وعدم کیساتہہ اقرار کرتا ہون جبکہ ان دونون شخصون کے وہم کی نفی کی طرف اشارہ کر چکا تو اب تحقیق حال کیطرف اشارہ کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین جو ان لوگون کا ذکر کرتا ہون اُنکے اخبار بیان کرتا ہون یہ صرف انکی حکایات واشعار کے ساتھہ تلذذ ہے جیسا کہ بعض اخیار نے کہا ہے ۵

ایہ احادیث نعمان وساکنہ — ان الحدیث عن الاحباب اسمار

بے ذوق ہے بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ ایکرات صبح تک کہڑے
اس بیت پر کہڑے ہوتے اور گرتے تھے اور لوگ بھی کہڑے ہوئے روتے تھے
یا اللہ رُعدٌ وافؤاد مکتئبٌ لیس لہ من حبیبہ خلف
مسئلہ سماع کتاب دلیل الطالب مین بغائیت شرح وبسط سے لکھا گیا ہے
طالب صادق کو چاہیئے کہ اُسکو ملاحظہ کرکے ثلج صدر حاصل کرے طرفین کے
ادلہ اُسمین موجود ہین ✤

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہونچی کہ ایک
کافر بادشاہ بعض بلاد مسلمین پر غالب ہوگیا مسلمانون کو قتل کیا مال
لوٹا اور چاہا کہ بعض فقراء مشائخ کو بھی قتل کرے شیخ اُسکے پاس تشریف
لے گئے اُس کو منع کیا بادشاہ نے کہا اگر تم حق پر ہو تو میرے لئے کوئی کرامت
ظاہر کرو شیخ نے اونٹ کی مینگنون کیطرف اشارہ کیا ناگاہ وہ جواہر ہو
گئین چمکنے لگین خالی آبخورے زمین پر رکھے ہوئے تھے اُن کی طرف اشارہ
کیا وہ ہوا مین لٹک گئے اُن مین پانی بھر گیا اور اندوہے منہ زمین کیطرف
لٹکتے رہے ایک قطرہ اُن مین سے نہ گرا یہ دیکھہ کے بادشاہ ڈر گیا اُسکے بعض
مصاحبون نے کہا کہ آپ اسکو کوئی بڑی بات نہ سمجھین یہ تو جادو ہے بادشاہ
نے شیخ سے کہا کہ اسکے سوا اور کوئی بات بتاؤ شیخ نے آگ جلانے کا حکم
دیا وہ جلائی گئی اور فقرا کو سماع کا حکم دیا جب اُنکو وجد آیا تو شیخ
نے اُن کولے کے آگ مین گھس گئے اور وہ آگ نہائت بڑی تھی پھر
شیخ نے بادشاہ کے بیٹے کو جھپٹ لیا آگ مین اُسکو چکر دیا پھر اُسکو لیکے
غائب ہوگئے معلوم نہین وہ دونو کدہر گئے بادشاہ وہان حاضر تہا اپنے
لڑکے پر افسوس کرنے لگا گھڑی بھر کے بعد پھر دونون حاضر ہوگئے بادشاہ کے
کے بیٹے کی ایک ہتیلی مین تفاح دوسرے مین انار تہا بادشاہ نے اُس سے
پوچہا تو کہان تہا اُس نے کہا مین ایک باغ مین تہا وہان سے یہ دونو

پھل لے آیا اور نکل آیا بادشاہ کو اس سے حیرت ہوئی بعض جلساء سو نے
کہا کہ یہ بھی کسی صنعت باطل سے کیا ہے اسوقت بادشاہ نے کہا کہ جو کچھہ تم
ظاہر کروگے مین اُسکو سچا نہ جانونگا یہان تک کہ تم اس پیالے سے پیو شیخ
کے لئے ایک پیالہ زہر کا بھرا ہوا نکالا یہ ایسا زہر تہا کہ اُسکے ایک قطرے کے
پینے سے آدمی مرجاوے شیخ نے فقرا کو سماع کا حکم دیا جب اُن کو حال
آیا تو اسوقت پیالہ اُٹھا کے سب زہر پی گئے پیتے ہی شیخ کے کپڑے پھٹ گئے
لوگون نے اُنپر اور کپڑے ڈالے وہ بھی پارہ پارہ ہوگئے اسیطرح کئی بار کپڑے
ڈالے وہ سب پھٹ پھٹ گئے پھر انکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا اسکے بعد کپڑے
اُنکے بدن پر ثابت رہے پھٹے نہین بادشاہ شیخ کا معتقد ہوا انکی تعظیم کی ان
کا اجلال واحترام کیا اور قتل وافساد سے باز رہا شاید وہ مسلمان بھی ہو
گیا واللہ اعلم اس قسم کی حکایت بعض منسوبین سید احمد رفاعی قدس سرہٗ
سے بھی مروی ہے کہ اُن کو ایسا ہی معاملہ سلطان مغل کے ساتھہ ہوا جس
نے بغداد کو لیا رضی اللہ عنہ وعن جمیع الصالحین ✤

فصل موت محبین کے بیان مین

حکایت بعض صلحا سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین بغداد کے باہر بعض
صالحین کے ہمراہ تھا ایک جنازہ ہمپر سے گذرا اُسکے ساتھہ بہت مخلوق تھی ہم
نے پوچھا کہ یہ کون ہے کسی نے کہا یہ ایک شخص ہے صالحین سے جو مرد صالح کہ
میرے ہمراہ تھے انہون نے کہا اللہ المستعان صالحین اسطرح مرتے ہین۔
مین نے کہا تو پھر کسطرح مرتے ہیں انہون نے کہا وہ تو گھورو پر مرتے ہین
کتے اُن کا گوشت کہاتے ہین تین دن کے بعد مین نے اُن کو دیکھا کہ وہ ایک
گھورے پر مرے ہوئے پڑے تھے کتے اُن کا گوشت کہاتے تھے رضی اللہ عنہ

؎ واہ رے شور محبت خوب ہی چہڑ کا نمک ہڈیان میری ہما کس کس مزے سے کہا گیا

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیا و محبین و محبوبین اللہ
جنکے لئے دنیا مین نہ کوئی غرض ہے نہ کسی طرح کی آرزو انمین سے بہت
طرح مرتے ہین رہے وہ لوگ جو کہ دنیا مین راغب ہین لیتے ترانگے تمنا
کرتے ہیں اُن کے قصے حکایتین بہت سی ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ
بن داؤد علیہما السلام کیخدمت مین ایک شخص حاضر ہوا عرض کیا یا
مین چاہتا ہون کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ وہ مجھے بلاد ہند کیطرف اوڑھا
جائے مجھے ابہی وہان ایک کام ہے اور اس باب مین بہت اصرار کیا
فرمایا بہتر ہوا کو حکم دیا کہ اسکو اٹھا لیجاوے جب وہ آپکے پاس سے
تو آپ نے التفات فرمایا دیکھا کہ ملک الموت کہڑے ہوئے ہین اور مسکرا
حضرت سلیمان علیہ السلام نے تبسم کا سبب پوچھا انہون نے کہا یا نبی اللہ
اس شخص سے تعجب ہوا اسلئے کہ مجھے حکم ہوا کہ مین اس گہڑی اسکی روح قبض کر
لون پہر اُس نے جب آپ سے سوال کیا کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ اسکو اٹھا
کے لیجاوے تو مجھے اس سے تعجب ہوا امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے فرماتے ہین
کہ اسبات کے ساتھہ ایمان واجب ہے کہ اللہ تبارک وتعالے کا امر اور اسکی
قدر اُسپر نافذ و جاری ہے جو کہ اُسکے علم غامض مین سابق ہوچکا وہ ضرور
ہی ہوتا ہے گو اُسکو عقول بعید جانین بمقتضاے اپنی حکمت بالغہ اور مشیت
سابقہ کے کہ جسکی طرف امر خاتمہ لاحقہ رجوع ہوتا ہے اُس کے لئے بعض
اسباب غامضہ مہیا فرما دیتا ہے نسأل اللہ تعالی الکریم ان یلطف بنا فی
جمیع مقدورہ وان یدبرنا بحسن تدبیرہ والمسلمین آمین ۔

باب دوم اس بیان مین کہ محبت الہی کا کامل طور پر سوال کرنا سب مطلوبون سے بڑھکر اور تمام مقصدونسے زیادہ تر مقصود ہے ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے روائت کرتے ہین
کہ آپنے فرمایا آیا میرے پاس میرا رب تبارک وتعالے نہایت حسین صورت
مین یعنے خواب مین پہر حدیث کو بیان کیا اسی حدیث کے آخر مین فرمایا کہ اللہ تعالے
نے فرمایا سوال کر مین نے عرض کیا الہی مین تجھہ سے نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے
مساکین سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہون اور یہ چاہتا ہون کہ تو میرے لئے
بخشش فرماوے اور مجھپر رحم کرے اور جب تجھے کسی قوم کا فتنہ منظور ہو تو تو
مجھے غیر مفتون اپنی طرف بلالیجیو اور مین تجھہ سے تیری محبت اور محبت اُسکی جو
تجھے دوست رکھے اور حب ایسے کام کی جو مجھے تیری طرف نزدیک کردے ۔
چاہتا ہون پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اُسکا
درس کرو پہر اُسکو سیکہہ لو روایت کیا اس حدیث کو امام احمد وترمذی نے
اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد
ہے بعض روایتون مین یہ ہے کہ محبت ایسے عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہنچا دے
بزار وطبرانی وحاکم نے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم
سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور بزار نے باسناد ضعیف بروایت ابن عمر رضی
اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور انکی حدیث
مین یہ ہے کہ الہی مین تجہسے مانگتا ہون تیری محبت اور تیرے حب کی حب اور
حب ایسے عمل کی کہ وہ مجھکو تیری محبت کیطرف قریب کردے الہی مین تجہسے ایسا
ایمان چاہتا ہون کہ میرے دل سے لگا رہے یعنے کبھی جدا نہ ہو یہانتک کہ مجھے

علم ہو جاوے اس بات کا کہ ہرگز مجھے نہ پہونچیگا کچھ مگر جو تو نے میرے لئے لکھ
ہے اور رضا اُس کے ساتھ جو تو نے میرے واسطے قسمت کیا ہے ترمذی و حاکم
نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا
تھی آلہی مین تجھہ سے مانگتا ہون تیری محبت اور حب اُسکی جو تجھے دوست رکھے
اور اُس عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہونچاوے آلہی تو زیادہ محبوب کر دے
مجھے اپنی محبت کو میری جان اور میرے گھر والے اور میرے مال اور ٹھنڈے پانی
سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم جب داؤد علیہ السلام
کا ذکر اور اُن کا قصہ بیان کرتے تو فرماتے کہ داؤد علیہ السلام سب بشر سے
مین بڑے ہوئے تھے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ترمذی نے
عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ
بھی روایت کیا ہے کہ آپ اپنی دعا مین فرماتے تھے آلہی تو مجھے اپنی حب عنایت
فرما اور حب ایسے شخص کی جسکی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے آلہی جو تو
نے مجھے دیا ہے اُن چیزون مین سے کہ مین اُنکو دوست رکھتا ہون سو کر تو
اُسکو میرے لئے قوت اس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے آلہی اور جو تو
نے مجھہ سے روک رکھا ہے اُن چیزون مین سے کہ مین اُنکو دوست رکھتا ہون
سو تو اُسکو میرے لئے فراغ کر دے اُس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے ترمذی
نے کہا یہ حدیث غریب ہے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابو بکر بن ابی مریم سے
انہون نے ہیثم بن مالک طائی سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
دعا کرتے تھے آلہی تو مجھے اپنی حب سب چیزون سے زیادہ محبوب کر دے اور
اپنی خشیت کو میرے نزدیک سب چیزون سے بڑھکر خوفناک فرماوے اور اپنی
ملاقات کے شوق کے ساتھ دنیا کی حاجتین مجھہ سے قطع کر دے اور جب تو دنیا
والون کی آنکھین اُنکی دنیا سے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھہ اپنی عبادت سے
ٹھنڈی کر دے یہ حدیث مرسل ہے ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہا کے پہلو
مین نماز پڑھی جب انہون نے سجدہ کیا تو مین نے اُنکو یہ کہتے سُنا آلہی تو
اپنی حب کو سب چیزون سے زیادہ مجھے محبوب کر دے اور اپنے خوف کو سب چیزون
سے زیادہ خوفناک میرے نزدیک کر دے آبو نعیم نے اسکو یون روایت کیا
ہے اللھم اجعل احب الاشیاء الی واخشی عندی معنی وہی ہیں جو
پہلے گزر چکے نافع کی صحیح روایت مین آیا ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہین کہ ابن عمر اپنے مناسک حج مین صفا مروہ پر یہ دعا کرتے تھے آلہی
تو مجھے اُن لوگون مین سے کر جو تجھے دوست رکھتے ہین اور تیرے فرشتون سے
محبت رکھتے ہین اور تیرے رسولون کو چاہتے ہین اور تیرے نیک بندون سے
دوستی رکھتے ہین آلہی تو مجھے اپنی طرف محبوب کر لے اور اپنے فرشتون کی طرف
اور اپنے رسولون کیطرف اور اپنے نیک بندون کیطرف لینے مین تجھے اور ان سبکو
دوست رکھون اور تو اور یہ سب میرے ساتھ محبت رکھین یہ دعا بہت طویل
ہے بقدر ضرورت یہان لکھی گئی ابراہیم بن جنید نے کتاب المحبہ مین اپنی اسناد
سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام فرماتے تہے الہی تو مجھے اپنے دوستون
سے کر لے اسلئے کہ جب تو کسی بندے کو چاہتا ہے تو اُسکا گناہ بخش دیتا ہے
گو کتنا ہی بڑا ہو اور اُس کا عمل قبول فرماتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی کتاب
مین بسند خود صالح بن مسمار سے روایت کیا ہے انہون نے کہا ہمکو یہ پہونچا
کہ اللہ عزوجل نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کیطرف انکے باپ داؤد کے
مرنے کے بعد ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے اُنسے کہا میرے رب عزوجل نے آپکی
طرف مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ اللہ تعالے سے کسی حاجت کا سوال کرین حضرت
سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مین اپنے رب سے یہ سوال کرتا ہون کہ وہ میرے دلکو
اپنا محب کر دے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اُس سے محبت رکھتا تھا
اور اللہ تعالی سے یہ مانگتا ہون کہ وہ میرے دلکو ایسا کر دے کہ اُس سے

خوف رکھے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اُس سے ڈرتا تھا. اللہ تبارک
نے فرمایا کہ مین نے اپنے بندے کیطرف اسلئے بھیجا کہ وہ مجھسے کوئی حاجت مانگے
سو اُسکی حاجت میری طرف یہ ہوئی کہ مین اُسکے دل کو ایسا کردون کہ
چاہنے لگے اور اُسکے دلکو ایسا کردون کہ مجھہ سے ڈرنے لگے قسم ہے مجھے اپنی
کی بیشک مین اُسکی عزت آبرو کرونگا سو اللہ تعالےٰ نے اُنکو ایسا ملک عنایت
فرمایا کہ اُن کے بعد وہ کسی کے لئے لائق نہین فرمایا ہذا عطاء نا فامنن او
امسک بغیر حساب وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب یعنے یہ بخشش
ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھہ حساب نہین اور اُسکو ہمارے پاس
مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا سلام بن مسکین رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے حضرت
حسن رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا آلہی ہمارے دلون کو اپنے ایمان و یقین
سے بھر دے اور اپنی معرفت اور اپنی تصدیق اور اپنی حب اور اپنی ملاقات
کے شوق سے بھر دے عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا
ہے کہ وہ اپنی دعاءین کہتے تھے آلہی مین تجھسے ایسے ارکان مانگتا ہون کہ تیری
عبادت پر قوی ہون اور ایسے جوارح چاہتا ہون کہ تیری طاعت کیطرف
مسارعت کرین اور ایسی ہمتون کا سوال کرتا ہون کہ تیری محبت کے سا
متعلق ہون مرشد ابی عامر حضرت حسن بیٹے امام حسن بن علے رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی دعاءمین یہ کہتے تھے آلہی تو مجھے اپنی ا
دے کہ اُسکے ساتھہ دنیا کی محبتین اور اُسکی لذتین مجھہ سے قطع کر دے
محبت عنایت کر کہ اُسکے سبب سے آخرت کی خیر اور اُسکے نعیم کو میرے لئے جمع
کر دے آلہی تو اپنی محبت کو سب چیزون سے زیادہ پسند میرے نزدیک
کر دے اور سب چیزون سے زیادہ میری آنکھہ کو ٹھنڈی کرنیوالی فرما دے
اور کر دے تو مجھے کہ مین تجھے ایسا دوست رکھون جیسا تیری محبت مین
رغبت رکھنے والے تجھے دوست رکھتے ہین ایسی محبت کہ نہ ملے اُسمین اور کوئی

محبت کہ وہ اعلے ہو اُس سے میرے سینے مین اور نہ اُس سے زیادہ میرے
نفس مین یہانتک کہ میرا دل اُسکے ساتھہ مشغول ہو جاوے سرور سے اُس
کے غیر کے ساتھہ اور یہانتک کہ کامل ہو جاوے میرے لئے اُسکے ساتھہ ثواب
کل کو اعلے منازل محبین میں یا کریم مرشد کہتے ہین کہ حضرت حسن خیار البیت
سے تھے سب کلام سے پیچھے یہ دعا کیا کرتے تھے اور روتے عقبہ بن فضالہ سے
روایت ہے یہ کہتے ہین ابو عبیدہ خواص بعد بوڑھے ہونے کے اپنی دعاءمین
یہ کہتے تھے آلہی تو مجھے عنایت فرما اپنی محبت اور اپنی طاعت کی حب اور اپنے
فرمانبردارون کی حب اور اپنے اولیا کی حب اور اپنے محبت والون اور خدمتگارون
کی حب آلہی تو مجھے ایسی حب دے کہ بسبب اُسکے بلند کرے تو مجھے اپنے پاس اعلے
درجات اور اُن لوگون کی منازل مین جو تیرے محب ہین عقبہ کہتے ہیں کہ
ابو عبیدہ اتنے روتے کہ گلا بند ہونے لگتا یہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے ابو صخر محمد بن کعب
قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایکدن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
نے محمد کی طرف آدمی بھیجا اور عمر اُسوقت امیر مدینہ تھے عمر نے انسے کہا اے
ابو حمزہ ایک آیت نے شب گذشتہ کو مجھے بیخواب کر دیا محمد نے کہا اے امیر وہ
کونسی آیت ہے عمر نے کہا یہ قول اللہ عزوجل کا یا ایہا الذین امنو من
یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الی
قولہ لومۃ لائم محمد نے کہا اللہ سبحانہ نے یا ایہا الذین آمنو اسی حکام
قریش کو مراد رکھا ہے جو کوئی تم مین سے اپنے دین یعنے حق سے پھریگا تو
اللہ جلدے آویگا ایسی قوم کو کہ وہ اُن سے محبت رکھیگا اور وہ اُس سے محبت
رکھینگے یہ لوگ یمن والے ہین عمر نے کہا کاش مین اور تو انہین مین سے ہوتے
محمد نے کہا آمین ابن ابی الدنیا نے باسناد خود سعید بن صدقہ ابی مہلہل سے
روایت کیا ہے اُنہون نے کہا خواب مین میرے پاس کوئی شخص آیا اور کہا کیا
تو اللہ کو دوست رکھتا ہے مین نے کہا ہان قسم ہے اُسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین

ہے بیشک میں البتہ اُسکو دوست رکھتا ہون اور اُسکی طاعت کو دوست رکھتا
ہون اُسنے کہا تو پھر تو کیون نہیں پکارتا مثل پکارتے اُسکے اولیا کے میں
نے کہا وہ کیا ہے اُس نے کہا کہو تبھنی الٰہی للحظ العظیم من محبتک
بار یٔ النسیم یعنے الٰہی مجھے آگاہ کر دے بڑے حصے کے لئے اپنی محبت
اے خالق خلق کے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجھے حدیث کی ابو قرہ نے کہا
حمید بن فائد نے کہا بعض تابعین یہ کہتے تھے الٰہی تو نے مجھے دیا بغیر اسکے کہ
تجھسے مانگون پھر تو کیونکر مجھے محروم رکھیگا اس حال مین کہ مین تجھہ سے سوال
کرون الٰہی مین تجھہ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو اپنی عظمت کو میرے دل مین
ساکن کر دے اور یہ کہ پلاوے تو مجھے ایک گھونٹ اپنے محبت کے پیالے سے
نے کہا اور حدیث کی مجھسے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے انہون نے کہا حضرت
مریم حضرت عیسےٰ علیہما السلام کی مان کی دعا سے یہ ہے اللھم املأ قلبی
بك فرحا وغشنی وجھی منك الحیا اور بعض تابعین کی دعا سے یہ ہے
اللھم امت قلبی بخوفك وخشیتك واحیہ بحبك وذکرك الٰہی
تو میرے دلکو اپنے خوف سے مار اور اپنے حب و ذکر سے اُسکو زندہ کر۔

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکرات کعبے کا طواف
کر رہا تھا لوگ سو گئے تھے سن سان ہو گیا تھا ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک شخص
کعبے کے مقابل یہ دعا کر رہا ہے رب عبدك المسکین الطرید الشرید
من بین یدیك اسألك من امور اقربہا ومن الطاعات احبھا
واسألك باصفیائك من خلقك الکرام من الانبیاء علیھم السلام
الا سقیتنی بکاس محبتك وکشفت عن قلبی اغطیۃ جھل معرفتك
حتی ارقی باجنحۃ الشوق الیك فاناجیك فی ارکان الحق بین
ریاض العرفان یعنے اے میرے رب تیرا غلام مسکین ہنکالا ہوا بھاگا
ہوا تیرے سامنے سے مانگتا ہون مین تجھہ سے امور سے جو انمین سے نہایت
قریب ہے اور عبادتون سے جو نہایت محبوب ہے اور سوال کرتا ہون مین تجھہ سے
تیرے چنے ہوئے لوگون کے ساتھہ تیرے خلق سے جو بزرگ ہین یعنی انبیا علیہم السلام
کہ تو اپنی محبت کے پیالے سے مجھے پلاوے اور کھولدے تو میرے دلسے تیری معرفت
کے جہل کے پردے یہانتک کہ شوق کے پرون سے مین تیری طرف چڑھون۔
پھر ارکان حق مین درمیان باغون عرفان کے تجھسے مناجات کرون پھر وہ رویا
یہانتک کہ مین نے اُسکے آنسو گرنے کی آواز کنکریون پر سُنی پھر ہنسا اور چلا گیا مین
اُسکے پیچھے چلا مین نے اپنی جی مین کہا کہ یہ شخص یا تو عارف ہے یا دیوانہ ہے
وہ مسجد سے نکلا مکے کے ویرانے کا رستہ لیا پھر اُس نے میری طرف التفات کیا
اور کہا تجھے کیا ہوا ہے تو پھر جا مین نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپ کا نام کیا ہے
انہون نے کہا عبد اللہ مین نے کہا کس کے بیٹے کہا ابن عبد اللہ مین نے کہا یہ
تو مین جانتا ہون کہ ساری خلق اللہ کے بندے ہین اور بندون کے بیٹے ہین
آپ اپنا نام بتائیے کہا میرے باپ نے میرا نام سعدون رکھا ہے مین نے کہا
جو معروف بمجنون ہین کہا ہان مین نے کہا وہ کون لوگ ہین جنکی حرمت کے
ساتھہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہا یہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالےٰ کی
طرف چلے مثل چلنے اُن لوگون کے جنہون نے محبت کو نصب العین رکھا
اور تجرد اختیار کیا مثل تجرد اُنکے جنکے دلون کو محبت نے پکڑ لیا پھر اُس شخص نے
میری طرف التفات کیا اور کہا اے ذوالنون مین نے کہا ہان کہا مجھے یہ بات
پہونچی ہے کہ تو کہتا ہے کچھہ کہہ کہ مین سنون اسباب معرفت کو مین نے کہا آپ
تو خود ایسے ہو کہ آپ کے علم سے اقتباس کیا جاتا ہے کہا سائل کا حق جواب ہے

باب سوم ان اسباب کے بیان مین جن کے سبب سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

اور وہ کئی ہین اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو نعمتین اپنے
عنایت فرمائی ہین اُن کو پہچانے ان کی معرفت حاصل کرے اسلئے کہ
ومفطور ہین محبت محسن پر یعنی جو کوئی جسکے ساتھہ احسان کرتا ہے اُس کی
کے دل مین پیدا ہوتی ہے یہ بات اصل خلقت انسانی مین رکھی گئی ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور جو مرفوعا
مین ان سے مروی ہے وہ صحیح نہیں یعنی یہ قول انہیں کا ہے بعض نے
یہ بات ٹھیری کہ دل محسن کی محبت پر مجبول ہین تو پھر اُس کا کیا کہنا
تعالے کے سوا کسی کو محسن نہین جانتا وہ کیونکر بالکل اُسی کیطرف مائل
بعض سلف رحمہم اللہ نے فرمایا نعمتون کا ذکر کرنا اللہ عزوجل کی محبت پیدا
ہے فضیل رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی
کہ تو مجھے دوست رکھ اور انکو جو مجھے دوست رکھتے ہین اور مجھے اپنے بندون
طرف دوست کر انہون نے کہا یارب یہ تو مین سمجھا کہ مین تیرے ساتھ
رکھون اور انکے ساتھ جو تجھے دوست رکھتے ہین تجھے تیرے بندون کیطرف
محبوب کرون فرمایا تو میرا ذکر کر اور سوائے نیکی کے اور کچھ مجھ سے بیان مت کر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا اللہ عزوجل نے موسے علیہ السلام
وحی بھیجی کیا تو دوست رکھتا ہے کہ میری جنت اور میرے فرشتے اور جو جن
مین نے پیدا کئے تجھے دوست رکھین موسے نے کہا ہان یا رب فرمایا تو مجھے
بندون کیطرف محبوب کر عرض کیا کیونکر تجھے تیرے بندون کیطرف محبوب کرون
فرمایا میرے انسان میری نعمتین انکو یاد دلا اسلئے کہ وہ یاد نکرینگے مجھ سے مگر
بھلائی کو ابو عبداللہ جدلی سے روائت ہے انہون نے کہا اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام
کیطرف وحی بھیجی کہ تو مجھے چاہ اور انکو چاہ جو مجھے چاہتے ہین اور مجھے لوگون کی
طرف محبوب کر عرض کیا یارب مین تجھے چاہونگا اور انکو جو تجھے چاہتے ہین لوگون
کیطرف تجھے کیونکر محبوب کرون فرمایا تو انکو میرے احسان میری نعمتین یاد دلا

مجھے ذکر نہ کرینگے مگر بھلی کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوست رکھو اللہ
کو اسلئے کہ وہ اپنی نعمتون سے تمہین غذا دیتا ہے اور مجھے دوست رکھو اللہ کی
دوستی کے لئے اور میرے اہلبیت کو دوست رکھو میری دوستی کیلئے یہ حدیث
ترمذی کے بعض نسخون مین موجود ہے جاننا چاہئے کہ نعمتون پر محبت رکھنا
منجملہ شکر منعم ہے اور شکر واجب ہے اُسپر جسپر انعام کیا گیا اسی لئے کہتے ہین کہ
شکر دل زبان اعضا سے ہوتا ہے یعنے اُسکا مورد عام ہے دوسرا سبب جس سے
محبت الہی حاصل ہوتی ہے اللہ عزوجل کی معرفت ہے حسن بن ابی جعفر رضی اللہ
عنہ کہتے ہین مین نے عتبہ غلام کو یہ کہتے سنا کہ جسنے اللہ تعالے کو پہچانا اُس نے
اُسکو دوست رکھا اور جس نے اُس کو دوست رکھا اُس نے اُسکی طاعت کی اور
جسنے اللہ تعالے کی فرمانبرداری کی اُسکی اللہ تعالی نے آؤبھگت فرمائی اُسکو
اپنے پڑوس مین بسایا اور جسکو اپنے پڑوس مین بسایا تو اُسکو خوشی ہے اور خوشی ہی کو خوشی ہے عتبہ
یہ کہتے رہے یہانتک کہ بیہوش ہو کر سجدے مین گر پڑے اسکو ابراہیم بن جنید نے
روایت کیا ہے بدیل بن میسرہ نے کہا جس نے اپنے رب کو پہچانا تو اُسکو دوست رکھا
اور جسنے دنیا کو پہچانا اُس نے اُس مین بے رغبتی کی اسکو امام احمد رضی اللہ عنہ
وغیرہ نے روایت کیا ہے اور معرفت خاصہ کے بڑے اسباب مین فکر کرنا ہے
ملکوت آسمانون اور زمین مین اور جو کچھ اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے جوزجانی
کہتے ہین مجھ سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا کہ جمعے کے دن زوال بعد مالک
بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس رہا کرتے تھے خلیفہ عبدی عصر کے بعد آیا کرتے
دروازے کے دونو بازو پکڑ لیتے اور کہتے اے ابو یحیی السلام علیک اے ابو یحیی
اگر اللہ عزوجل کو دیکھکر ہی اُسکی عبادت کی جاتی تو اُسکو کوئی نہ پوجتا اُسکو
آنکھین نہیں پا سکتین لیکن مومنین نے اس رات کے آنے مین تفکر کیا جب
یہ آتی ہے تو ہر چیز کو ڈھانک لیتی ہے ہر چیز کو بھر دیتی ہے دن کی سلطنت کو

مٹا دیتی ہے اور دن کے آنے مین تفکر کیا جب آتا ہے تو ہر چیز کو بہر دیتا ہے کو ڈھانک لیتا ہے رات کی سلطنت کو مٹا دیتا ہے بادل مین تفکر کیا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین مسخر کیا گیا ہے کشتی مین فکر کی کہ دریا مین چلتی ہے نفع دیتی ہے سردی گرمی مین غور کی قسم ہے اللہ کی کہ ایمان والے اُن چیزون مین جو اُن کے رب نے انکے لئے پیدا فرمائی ہین ہمیشہ فکر کرتے رہتے ہین یہان تک کہ اُنکے دلون نے یقین کرلیا اور گویا اللہ تعالے کو دیکھکر پوجا شمیط بن عجلان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے رب نے ہمکو آگاہ کیا اپنی ذات پر اس آیت مین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش الآیہ یعنے بیشک رب تمہارا وہ اللہ ہے جسنے آسمان و زمین چھ دن مین پیدا کئے پھر بیٹھا عرش پر قران شریف مین بہت جگہہ ایسی نشانیون کا ذکر فرمایا ہے جو دلالت کرتی ہین عظمت و قدرت و جلال و کبریا و رافت و رحمت و بطش و انتقام آلہی پر اسکے سوا اور صفات علیا اور اسماء حسنے کا بیان فرمایا ہے بندونکو ان چیزون کے ساتھہ وعظ و نصیحت کیا ہے مصنوعات الہی جو اسکے کمال پر دلالت کرتی ہے ان مین تفکر کرنیکی رغبت دلائی ہے اسلئے کہ دل کمال کی محبت پر پیدا کئے گئے ہین یہ حُب انکی خلقت مین رکہی گئی ہے اور حقیقت کوئی کمال سوائے اللہ سبحانہ و تعالے کے اور کسی کے لئے نہیں ہے اسلئے سلف صالح رحمہم اللہ تعالے تفکر کو بدن کے نفلی عباداتون پر تفضیل دیتے تھے یہہ بات ابن مسیب اور حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ تعالے کی نعمتون مین فکر کرنا افضل عبادت ہے عبد اللہ بن تیمی رضی اللہ عنہ نے کہا طول فکر بہترین نوافل ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا اکثر عمل اعتبار و تفکر تہا امام احمد رضی اللہ عنہ کا کلام بھی ایسی مثل پر دلالت کرتا ہے ذو النون رضی اللہ عنہ نے فرمایا فکر سے تین چیز حاصل ہوتی ہے ایک تو کامون مین نظر و غور کرنا کہ کیونکر انکی تدبیر کی دوسرے مقادیر مین تامل کرنا کہ کیونکر ان کو مقدر فرمایا تیسرے خلائق مین تفکر کرنا کہ کسطرح ان کو پیدا کیا

ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا معرفت آلہی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے فرمایا اُسکی طاعت سے سائل نے عرض کیا اُسکی طاعت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے فرمایا اُس سے۔ انکا کلام پورا ہوا جب بندے کی معرفت اللہ تعالے کے ساتھ قوی ہوتی ہے تو اُسکی طاعت کی محبت قوت پکڑتی ہے اور بقدر اسکے ذکر وغیرہ عباداتون کی لذت اُسکو حاصل ہوتی ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب نے مجھے خبر دی اس امر کی کہ بیشک یہ امت یعنی امت محمدیہ مرحومہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ذکر کو ایسی دوست رکہتی ہے جیسے کبوتری اپنے گہونسلے کو دوست رکہتی ہے اور بیشک یہ لوگ ذکر اللہ کیطرف جلد جانے مین بہت بڑہکر ہین اونٹون سے اپنے گہاٹ کیطرف پیاس کے دن مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا نہین لذت پائی لذت پانیوالون نے مثل ذکر اللہ عزوجل کے اور انہین سے روایت ہے کہتے ہین مین نے توراۃ مین یہ عبارت پڑہی ایہا الصدیقون تنعموا بذکری فی الدنیا فانہ لکم فی الدنیا نعیم و فی الآخرة جزاء یعنے اے راست باز لوگو مزہ لو میری یاد سے دنیا مین اسلئے کہ وہ تمہارے واسطے دنیا مین مزہ ہے اور آخرت مین بدلا ہے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے بعض حکمت مین یہ پایا ہے ایہا الصدیقون افرحوا بی و تنعموا بذکری یعنے اے سچے لوگو خوش ہو میرے ساتھہ اور مزہ لو میری یاد کے ساتھ مسلم ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہین مزہ پایا مزہ پانیوالون نے کسی چیز کیساتھہ کہ وہ زیادہ مزے دار ہو اُنکے سینون مین اللہ عزوجل کی حب اور اُسکے یاد کرنیوالون کی محبت سے احمد بن غسان رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے زبور داؤد علیہ السلام مین پڑہا کہ دوست رکہو اللہ کو اے سچے گروہ خوش ہوئے سچے لوگو اللہ کے ساتھہ اور مزہ لو اُسکی یاد کے ساتھ فضل رقاشی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر ساری دنیا کی سب لذتین عابدین کے لئے جمع کیجاوین تو بھی اُن کے نزدیک

اپنی جانون کا اللہ تعالے کیلئے اُسکی طاعت مین ذلیل وخوار کرنا ان سب سے
زیادہ مزے دار اور نہائت شیرین ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے
فرمایا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ تیرے نزدیک اللہ کا ذکر شہد سے زیادہ میٹھا
ہوجاوے اور جیسا پیاسے کو گرمی کے دن مین صاف میٹھا پانی پسند ہوتا
ہے تجھے اس سے بڑھکر اللہ تعالی کا ذکر محبوب ہو زبیر بانی رضی اللہ عنہ نے کہا
بیشک اللہ کے کئی بندے ہیں کہ انہون نے اُسکا ذکر کیا تو اُنکی جانین تعظیم
واشتیاق کے سبب سے نکل گئین ایک گروہ ایسا ہے کہ انہون نے اُسکا ذکر
کیا تو اُسکے خوف اور ہیبت سے اُن کے دل ڈر گئے یہ لوگ اگر جلائے جاوین
آگ مین تو اُسکا چھونا اُنکو معلوم نہووے دوسرے وہ لوگ ہین کہ انہون نے سردی
مین اُسکا ذکر کیا تو اُسکے خوف کے مارے اُنکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا ایک
وہ ہین جنہون نے اسکا ذکر کیا تو اُن کے رنگ متغیر ہوگئے دوسرے وہ
ہین کہ انہون نے اُسکی یاد کی تو جاگنے سے آنکھین اُنکی خشک ہوگئین
ابوحفص نیساپوری رضی اللہ عنہ جب ذکر اللہ کرتے تو اُن کا رنگ متغیر ہو
جاتا تھا یہانتک کہ جو لوگ وہان حاضر ہوتے وہ سب اُنکی حالت کو دیکھتے
تھے ایکبار اُنہون نے ذکر کیا جب اپنی حالت سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے
ہمارا ذکر محققین کے ذکر سے کیا بعید ہے مین نہین گمان کرتا کہ کوئی محقق بغیر
غفلت کے اللہ کا ذکر کرے پھر اسکے بعد رہجاوے مگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام
اسلئے کہ نبوت کی قوت سے اُنکی تائید کی گئی ہے اور خواص اولیا رضی اللہ عنہم کہ
وہ اپنی ولایت کی قوت سے مدد دئے گئے ہین باوجود اس سب کے پھر بھی اگر
پردہ کہلجاوے تو ظاہر ہو کہ کام نہائت ہی بڑا ہے اسی لئے اہل جنت کہینگے
جبکہ اُن کے واسطے پردے اُٹھا دئے جاوینگے اور اللہ سبحانہ کا معائنہ کرینگے
سبحانک ماعبدناک حق عبادتک یعنے الہی تو پاک ہے ہمنے تیری
عبادت نہ کی جیسا حق تھا تیری عبادت کرنیکا ایک اور حدیث مین آیا ہے

کہ اللہ تعالے کے لئے آسمان مین کئی فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک کھڑے
رہینگے اُن کے دونون شانون کے درمیان کا گوشت اُسکے خوف سے کانپتا
ہے اُن میں سے کوئی فرشتہ ایسا نہین کہ اُسکی آنکھہ سے آنسو ٹپکے مگر
گرتا ہے اور فرشتے پر کہ تسبیح کر رہا ہے اور کئی فرشتے اللہ تعالے کے سجدے
مین پڑے ہوئے ہین جب سے آسمان زمین پیدا کیا انہون نے اپنے سر نہیں
اُٹھائے اور نہ قیامت تک اُٹھاوینگے اور کئی فرشتے صف باندہے ہوئے ہین
قیامت تک اپنی جگہ سے جدا نہ ہونگے جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب عزوجل
اُن کے لئے تجلی فرمایگا وہ اُسکی طرف دیکھینگے اور کہینگے سبحانک ماعبدناک
کما ینبغی لک یعنی الٰہی تو پاک ہے جیسا چاہیے تہا ویسا ہمنے تجھکو نہیں پوجا
اسکو ابن ابی الدنیا نے روائت کیا ہے ایک طریق سے مرفوعاً مروی ہے اور
ایک اور طریق سے مرسلاً بھی مثل اسکے روایت کیا گیا ہے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے بھی موقوفاً مثل اسکے مروی ہے بخاری ومسلم مین حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالے کے لئے کئی فرشتے ہین کہ رستون مین ذکر والون کو ڈھونڈتے پھرتے
ہین جب کسی گروہ کو اللہ عزوجل کی یاد کرتے ہوئے پاتے ہین تو اپنے ساتھیون
کو پکارتے ہیں آؤ اپنی حاجت کیطرف پھر وہ سب اُنکو اپنے پرون سے آسمان
تک ڈھانک لیتے ہین، فرمایا پھر اُنسے اُنکا رب پوچھتا ہے اور وہ انکو خوب
جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہین تیری پاکی
بیان کرتے ہیں تیری بڑائی کرتے ہین تجھے سراہتے ہین تیری بزرگی بیان کرتے
ہین پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے عرض کرتے ہین
نہیں قسم ہے اللہ کی انہون نے تجھے نہیں دیکھا فرمایا پھر ارشاد ہوتا ہے
کیا ہو اگر وہ مجھے دیکھ لین فرمایا فرشتے عرض کرتے ہین اگر وہ تجھے دیکھ لین
تو خوب ہی تیری عبادت کرین اور نہائت ہی تیری بزرگی بیان کرین ۔

حمد کرین اور بہت تیری تسبیح کرین اور باقی حدیث کو بیان کیا اس سے اللہ تعالیٰ
کے یاد کرنیوالونکی خوبی معلوم ہوئی اسلئے کہ فرشتے ان کو تلاش کرتے پھرتے
ہین جہان کہین ملجاتے ہین فرشتے انکو اپنے پرون سے چھپا لیتے ہین اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ تسبیح تکبیر تحمید یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ ذکر اللہ
ہے احادیث مین ان کلمون کے بہت اجر و ثواب بیان فرمائے ہین بعض
حدیثون مین لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر فرمایا ہے غرضکہ یاد الٰہی نہایت عمدہ
چیز ہے کسیطرح ہو خاصکر وہ ذکر جنکو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلایا
ہے اُن کے فضیلت بیان فرمائی ہے اُن کا کیا کہنا وہ تو سراپا نور بلکہ نور علی نور
ہین صدق واخلاص ومخالفت ہوئی کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے معاملہ رکھنا یہ
بھی ایک سبب ہے اُن اسباب مین سے جیسے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے یہ
ایسا سبب ہے کہ اسکی وجہ سے اللہ تعالےٰ اپنے بندے پر مہربانی فرماتا ہے اسکو
اپنی محبت عنایت کرتا ہے بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فتح موصلی رضی اللہ عنہ
نے کہا جو شخص اپنی نظر دلکی طرف ہمیشہ لگائے رہتا ہے اُسکو اپنے محبوب کے
ساتھ فرحت پیدا ہوتی ہے اور جو کوئی محبوب کو اپنی خواہش پر اختیار کرتا ہے اس
سے اُسکی محبت پیدا ہوتی ہے اور جو محبوب کیطرف مشتاق ہو اُسکے ماسوا مین
بے رغبتی کرے اُسکے حق کو نگاہ رکھے بالغیب اُس سے ڈرے اس سے محبوب کا دیدار
نصیب ہوتا ہے اسکو ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہتے ہین سری سقطی رحمۃ
اللہ کی ایک دکان تھی جس بازار مین یہ تھے وہ جلگیا انکی دوکان نہ جلی ان کو
کسی نے خبر دی انہون نے کہا الحمد للہ پھر فکر کی تو یہ سمجھے کہ لوگون کی تکلیف
اپنی سلامتی پر خوش ہوئے جو کچھ دکان مین تھا سب خیرات کر دیا اللہ تعالےٰ
نے اُن کی قدر دانی فرمائی محبت کا درجہ عنایت کیا کسی نے ان سے حال پوچھا
انہون نے یہ شعر پڑھ دیا ع

من لم یبت والحب حشو فؤاده لم یدر کیف تفتت الاکباد

یعنی جسکا دل محبت سے پر نہو وہ کیا جانے کہ کلیجے کیونکر پھٹتے ہین انکی حالت
یہانتک پہونچی کہ یہ بیمار ہوئے ان کا قارورہ حکیم کے پاس لے گئے اُس نے دیکھ
کر کہا یہ عاشق ہے جو شخص قارورہ لے گیا تھا اُس نے چیخ ماری اور بیہوش ہو
گیا ایک بار لوگون نے ان کے جسم کو دیکھا یہ نہایت زار نزار تھے کہنے لگے اگر
مین کہون کہ یہ سب کچھ اُسکی محبت سے ہے تو کہہ سکتا ہون مرتعش رحمۃ اللہ علیہ سے
کسی نے پوچھا محبت کس چیز سے ملتی ہے کہا اولیا اللہ کی دوستی اور اعدا اللہ کی
دشمنی سے اور اصل اسکی موافقت ہے جن اسباب سے محبت الٰہی حاصل ہوتی
ہے ان مین سے بڑا سبب کثرت ذکر حضور کے ساتھ ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ
کہتے ہین جو کوئی اپنے دل اور زبان کو ذکر کے ساتھ مشغول کرتا ہے اللہ تعالےٰ
اُسکے دل مین اپنے شوق کا نور ڈالدیتا ہے ابراہیم بن حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہین
کہا گیا ہے کہ محب الٰہی کی نشانیون سے ذکر کا دوام دل وزبان کے ساتھ ہے
اور جو کوئی اللہ عز وجل کے ذکر مین زیادہ مشغول رہیگا ضرور ہی اُسکو اللہ تعالےٰ
کی محبت حاصل ہوگی ایک سبب محبت الٰہی حاصل کرنیکا قرآن شریف کی تلاوت
ہے دھیان اور سوچ کے ساتھ خصوصاً اُن آیتون کی تلاوت جو کہ اسماء وصفات
الٰہی اور افعال عظیم الشان کی متضمن ہین اسکی محبت سے بندہ لائق محبت الٰہی
کے ہوجاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اُس سے محبت رکھنے لگتا ہے بخاری ومسلم مین
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہوا ہے کہ ایک شخص لوگونکو نماز
پڑھایا کرتا اور اپنی قرارت قل ہو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے حکم دیا کہ اُس سے اسکا سبب پوچھا جاوے اُس نے عرض کیا کہ یہ
سورت رحمان کی صفت ہے اور مین دوست رکھتا ہون کہ اسکو پڑھا کرون آپ
نے ارشاد فرمایا کہ اسکو خبر کر دو بیشک اللہ تعالےٰ اُسکو دوست رکھتا ہے
اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی صفتون کو دوست رکھنا
موجب محبت الٰہی ہے یعنی جو کوئی اُسکے صفتون کو دوست رکھیگا اللہ تعالیٰ

اُس سے محبت رکھیگا ایک سبب اسباب محبت سے یہ ہے کہ قران وحدیث
اہل جنت کا اللہ تعالےٰ کو دیکھنا اُسکا زیارت کرنا یوم یوم المزید مین انکا
ہونا وارد ہوا ہے اسکو یاد کرے یہ بھی ایک محبت خاص پیدا کرتا ہے اس کی
طرف حسن رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا ہے حسن سے مروی ہے انہون نے
مین تمکو اللہ عزوجل سے ڈرنے ہمیشہ فکر کرنے کی وصیت کرتا ہون اس لئے
کہ یہ ساری نیک خصلتون کی کنجی ہے اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہر موفق کو
مخصوص فرماتا ہے اور تم جان رکھو کہ جو کچھ کسی دریافت کرنیوالے نے
سے حاصل کیا اُس سب سے بہتر اللہ تعالیٰ کا اخلاص اور اُسکی محبت کا پیالہ پینا
ہے اور بیشک اللہ تعالےٰ کے وہی لوگ دوست ہین جنکو عمدہ زندگی نصیب
ہوئی جینے کا مزہ چکھا اپنے حبیب کے مناجات کی اپنے دلون مین اُسکی محبت کی
پائی خاصکر جب کہ اُن مین سے کسی کے دل پر یہ خطرہ گذرا کہ وہ بالمشافہہ باتین
کریگا مقام امین مین پردے اٹھا دیگا ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی ہوگی اپنا جلال اُن
کو دکھائیگا اپنی گفتگو کی لذت اُنکو سنائیگا جیسے جو مناجات اُس سے
کی تھی جبکہ اُن کے دل انکی محبت سے بھرے ہوئے تھے سب طرف سے اپنی
محبت کو اُسی کیطرف پھیرے ہوئے تھے سب چیزون پر اُسیکو اختیار کئے
ہوئے تھے ہرطرف سے ٹوٹکر اُسی کیطرف متوجہ تھے اس مناجات کا جواب
دیگا اور جو لوگ محبت مین خالص نہیں ہیں اُنکی ملاقات اپنے دوست سے
عمدہ شکل پر نہوگی قسم ہے اللہ کی کسی دانشمند کے لیے حلال نہیں ہے اور نہ
پسندیدہ کہ سوائے حب الٰہی کے اور کسی چیز کا استیعاب کرے اسکو ابن
ابی الدنیا ✱ وغیرہ نے روایت کیا ہے ✤

باب چہارم سچی محبت کی نشانیون کے بیان ہیں اور

وہ چند ہین

طاعت الٰہی کا التزام اُسکی راہ مین لڑنا اس باب مین ملامت کو لذیذ جاننا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا فرمایا اللہ تعالےٰ نے یا ایہا
الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ
اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا
یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم
یعنے اے ایمان والون جو کوئی تم مین پھریگا اپنے دین سے تو اللہ آگے لاویگا
ایک لوگ کہ انکو چاہتا ہے وہ اُسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور
زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہیں کسی کے
الزام سے یہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار
ف جب حضرت کی وفات پر عرب دین سے پھرے تو حضرت صدیق نے یمن
سے مسلمان بلائے اُنسے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے یہ اُن کے
حق مین بشارت ہے اللہ تعالےٰ نے اس آیت مین اپنے محبون کے چند وصف
بیان فرمائے ایک یہ کہ وہ نرم دل ہین مسلمانون پر مراد اس سے نرمی جانب
اور جھکانا بازو کا ہے یعنے وہ مومنین پر رحم کرتے ہین اُنسے نرمی کرتے ہین ہر
طرح سے اُنکی طرف متوجہ رہتے ہین اُن کے ساتھ ترش روئی سے پیش نہین
آتے اُن سے اکڑتے نہیں جیسا کہ اور آیت مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مخاطب فرمایا ہے واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین
یعنے جھکا اپنا بازو اُن کے لئے جنہون نے تیری پیروی کی ایمان والون سے
اور ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا وصف فرمایا
ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم
یعنے محمد رسول اللہ اور جو انکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل
ہین آپس مین اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چاہنے والے ہین وہ
اُسکے چاہنے والون کو چاہتے ہین اُنسے نرمی کرتے ہین اُنسے رحمت وعطوفت

جواب دیا کہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والون
پر مہربانی کرنا اُن کو میراث مین ملا مین نے اُس سے کہا کہ وہ کیونکر مہربانی
کرینگے ایسے لوگون پر جنہون نے انکے محبوب کی مخالفت کی اُس نے کہا وہ
انکے اعمال کو ناپسند رکھتے ہین اور انپر مہربانی اسلیئے کرتے ہین کہ وعظ و نصیحت
کرکے اُن کو اُن کے بُرے کامون سے چھڑادین وہ اُن کے بدنون پر آگ سے
ڈرے سچا مومن نہیں ہوتا یہانتک کہ پسند کرے لوگون کیلئے جو اپنی جان
کیلئے پسند کرتا ہے چوتہا وصف یہ ہے کہ وہ کسی کے الزام سے نہیں ڈرتے
مراد یہ ہے کہ جن کامون سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے وہ انہین نہایت کوشش
کرتے ہین جب دیکھتے ہین کہ فلان کام مین اپنے حبیب اپنے مولیٰ کی مرضی ہے
پھر انکو کوئی ملامت کرے وہ کچھہ اُسکی پرواہ نہین کرتے یہ بات سچی محبت کی
نشانیون سے ہے کہ محب اپنے محبوب کی مرضی مین مشغول ہوا اور اُسکے نزدیک
مدح کرنیوالا اور ملامت کرنیوالا اسباب مین دونون برابر ہون پانچوان وصف
اس آیت مین بیان فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم یعنے تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی
تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تمکو چاہے او بخشے تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے ف کوئی کسی کی محبت کا دعوے کرے تو اُسطرح محبت کرے جس
طرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اور اُسی طرح چاہے تو محبوب اُسکو
چاہے اور اللہ بندونکو چاہے تو یہی کہ اُنپر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے
اور خیالات عبث ہین انتہے قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ
لا یحب الکافرین تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر وہ ہٹ رہین تو
اللہ نہین چاہتا منکرون کو ف یعنے بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے
کام اور حکم پر دوڑے انتہے پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم کی پیروی کرنا انکی راہ چلنا اُن کے حکم سبکو ماننا محبان الہی کی نشانی

کا معاملہ رکھتے ہیں دوسرا وصف یہ ہے کہ وہ کافرون پر زبردست ہین
سے مراد انپر سختی اور زبردستی کرنا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا یا ایہا النبی
الکفار والمنافقین واغلظ علیہم یعنے اے نبی لڑائی کر منکرون سے ا
بانون سے اور سختی کر اُنپر اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے
ہین وہ اُسکے دشمنون سے بغض رکھتے ہین یہ بات سچی محبت کے لوازم سے
جیسا کہ پہلے اسکا بیان گزرچکا تیسرا وصف یہ ہے کہ وہ اُسکی راہ مین لڑتے
ہین اس سے مراد ہاتھہ زبان کے ساتھہ اللہ تعالیٰ کے دشمنون سے لڑنا ہے
ایسا امر ہے کہ بغیر اسکے دشمنی اللہ تعالیٰ کے دشمنون سے کامل نہین ہوتی
اور پوری دشمنی اُنکی لوازم محبت سے ہے خلق کو اللہ کیطرف بلانا اور زبردستی
اور غلبے کے ساتھہ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پہنچ کے لے جانا یہ بہی اس محبت
مین داخل ہے جیسا کہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ط ولو امن اہل الکتاب لکان خیرا لہم
منہم المومنون واکثرہم الفاسقون یعنے تم ہو سب امتون سے بہتر
جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند
سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان مین آتے اہل کتاب تو بہتر تہا انکو
اُنہین ایمان پر اور اکثر وہ بے حکم ہیں مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی تم بہتر ہو
لوگون کے لوگون کیلئے سو بہتر لوگون کا لوگون کے لئے وہی ہے جو زیادہ
نفع پونہچاوے اُن کو اور کوئی نفع اس سے بڑہکر نہین ہے کہ اُنکو توحید و
طاعت کیطرف بلاوے شرک و معصیت سے منع کرے حسن رضی اللہ عنہ
سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی ہے کہ اُسکی مان بدکار ہے فرمایا اُسکو قید کرکے
اُسکی صلہ رحمی اس سے بڑہکر کوئی نہین ہے کہ اُسکو اللہ عزوجل کی نافرمانیون
سے روکے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے دو زاہدونکو سنا کہ
کہ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ محبت والون نے اپنی محبت سے کیا میراث پائی اُس نے

ہے مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آن
صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کئی لوگ یون کہتے تہے کہ ہم اپنے
رب کو بہت چاہتے ہین اللہ تعالے نے چاہا کہ اپنی محبت کی ایک نشانی مقرر
فرماوے سو یہ آیت نازل فرمائی یعنے مجہے دوست رکہا چاہو تو میرے رسول
کی راہ چلو اس آیت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ آنحضرت کی پیروی کرنے سے محبت
الٰہی حاصل ہوتی ہے اور گناہ بخشے جاتے ہین دوسری آیت مین اپنی طاعت
اور رسول کی طاعت کو جمع فرمایا پہر کہا جو ان دونون طاعتون سے پہرتے
ہین وہ کافر ہین اللہ تعالے اُن کو نہین چاہتا اور ایک آیت مین اپنی
محبت اور رسول کی محبت کو یکجا بیان فرمایا جیسا کہ قل ان کان اٰباؤکم
مین پہلے گزر چکا غرضکہ بدون محبت و طاعت رسول کے نہ محبت خدا کی حاصل
ہوتی ہے نہ ایمان نصیب ہوتا ہے جو کچہ ہے وہ رسول ہی کی طاعت مین ہے
بہت سی حدیثون میں بہی یہی بات وارد ہوئی ہے چنانچہ بعض حدیثین بیان
مین گزر چکین حاصل یہ ہے کہ اللہ کیطرف وصول بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی راہ کے کسیطرح ممکن نہین ہے اور انکی راہ یہی انکی فرمانبرداری
اور اُن کی پیروی ہے جیسا کہ جنید رضی اللہ عنہ اور اُن کے سوا اور عارفون
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے کی طرف پہونچنے کی سب راہین بند ہین مگر پیروی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے ائمہ عارفین کا کلام اس باب مین بہت
کچہ ہے ابراہیم بن جنید رضی اللہ عنہ نے کہا محب کی نشانی سچی محبت پر چہہ
خصلتین ہین ایک دوام ذکر ہے دل سے اپنے مولی کی خوشی کے لئے
دوسرے مالک کی محبت کو اپنی جان اور مخلوق کی محبت پر اختیار کرے اپنی
جان اور خلائق کی محبت سے قبل اپنے مولے کی محبت کے ساتھ ابتدا کرے
تیسری خصلت یہ ہے کہ محبوب کے ساتہہ انس ہو اور جو چیز اُس سے قطع
کرے یا اُس سے مشغول کرے اُس کے ساتھ شغل نہ کرے چوتھے شوق

محبوب کی ملاقات کا اور اُس کے منہ کے دیکہنے کا پانچوین ہر سختی و تکلیف
مین محبوب سے راضی رہنا چہٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کرنا
جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کے دو درجے ہین ایک
ان دونون مین سے فرض ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ایسی محبت کیجے
کہ وہ مقتضی ہو اس امر کی کہ جو آپ اللہ تعالے کے پاس سے لائے اُسکو
قبول کرے اُسکے ساتہہ محبت و تعظیم سے پیش آوے اسکو تسلیم کرے اُسکے
ساتھ راضی ہو سوائے اُنکے طریقے کے اور کوئی طریقہ نہ ڈہونڈے پہر جو کچہ آپ نے
اپنے رب سے پہونچایا اُسمین اچہی طرحسے آپکی پیروی کرے یعنی جو آپ نے
خبر دی اسکی تصدیق کرے جن واجبات کا آپ نے حکم فرمایا اُنکی فرمانبرداری
کرے جن حرام چیزون سے منع فرمایا اُن سے باز رہے دین کی مدد کرے جو
دین کے مخالف ہین اُن سے موافق قدرت کے لڑے اسقدر محبت تو نہایت
ہی ضروری ہے کہ بدون اسکے ایمان پورا نہین ہوتا دوسرا درجہ محبت کا
فضل ہے یعنے فرض پر زاید ہے وہ ایسی محبت ہے کہ اسبات کی مقتضی ہو کہ
اچہی طرحسے آپکی پیروی کرے پورا پورا آپ کی سنت کا اقتدا کرے آپکے
اخلاق و آداب و نوافل و تطوعات کہانے پینے پہننے بیبیون کے ساتہہ اچہا
برتاؤ کرنے مین اسکے سوا اور آداب و اخلاق آپ کے جو حدیثون کی کتابون
مین بتفصیل لکہے ہین سب مین پوری پوری آپ کی چال اختیار کرے آپ
کی سیرت آپکے وقائع کے پہچاننے کا نہایت اہتمام رکہے جب آپ کا ذکر
و تصور ہو دل خوش ہو جاوے بکثرت آپ پر درود بہیجے اسلئے کہ دل
مین آپ کی محبت و تعظیم و توقیر جمی ہوئی ہے آپ کے کلام سننے کی محبت
ہووے اور مخلوق کے کلام پر اُسکو اختیار کرے ان سب سے بڑہکر آپ کا
اقتدا کرنا ہے زہد دنیا مین تہوڑی دنیا کیساتہہ کفایت کرنے مین آخرت کی
رغبت مین سہل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن شریف کی محبت

اللہ تعالےٰ کی محبت کی نشانی سے ہے اور حب اللہ اور حب قرآن علامت ہے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت
کی نشانی سنت کی محبت ہے اور حب سنت کی علامت آخرت کی محبت
ہے اور حب آخرت کی نشانی سے بغض دنیا ہے اور بغض دنیا کی نشانی یہ
ہے کہ اُس سے اتنا توشہ لے لیوے کہ اُسکو آخرت تک پونچاوے پہلے باب
مین گزر چکا کہ اللہ عزوجل کی محبت واجبہ اسبات کی مقتضی ہے کہ جو عبادتین
اُسنے فرض کی ہین اُن کے ساتھہ محبت ہو اُنکو اچھی طرح سے ادا کرے جو چیزین
اُسنے حرام کی ہین اُنکو مکروہ سمجھا ہے اُنکو مکروہ سمجھے اُن سے بچے اور محبت
مستحبہ اسکی مقتضی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف نوافل کے ساتھہ نزدیکی چاہنے
کی محبت ہو چھوٹی چھوٹی مکروہ چیزون سے پرہیز کرے اور محبت واجبہ جیسی
طاعات کی محبت کو چاہتی ہے ایسے ہی مخالفت ہوی کو بھی چاہتی ہے اور
اس امر کی مقتضی ہے کہ جو چیز اللہ تعالےٰ کو محبوب اور پسند ہے اُسکو خواہش
نفس پر اختیار کرے پھر جب محبت آلہی دل مین جم جاتی ہے دل اُس شئے
بھر جاتا ہے تو یہ محبت ہر مکروہ آلہی کی محبت کو نکال دیتی ہے اور سوائے محبت
آلہی اور محبت محبوب آلہی کے کوئی چیز قلب مین باقی نہین رہتی اور اعضا اُن
عبادتون کے سوا جو تقرب الی اللہ کو چاہتی ہین اور کسی طرف متوجہ نہین
ہوتی اور نفس اسوقت مطمئنہ ہو جاتا ہے اسیطرف حدیث قدسی مین اشارہ
کیا گیا ہے یعنی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ارشاد
فرماتا ہے جب مین بندے کو چاہنے لگتا ہون تو مین اُسکا کان ہو جاتا
ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور
اُس کا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے
چنانچہ اسکا ذکر سابق مین ہو چکا ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ باسناد خود وقت
سبجی سے روایت کرتے ہین انہون نے کہا مین نے بعض کتب مین پڑھا

جو شخص اللہ تعالےٰ کو دوست رکھتا ہے اُسکے نزدیک کوئی چیز مرضی آلہی
سے زیادہ پسندیدہ نہین ہوتی اور جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اُسکے
نزدیک کوئی چیز اپنے ہوائے نفس سے بڑھکر مرغوب نہین ہوتی محبت قربت
واجتہاد کا منتہی ہے محبان آلہی اللہ تعالےٰ کے لئے طول اجتہاد سے ملول نہین
ہوتے وہ اللہ تعالےٰ کو چاہتے ہین اُسکے ذکر کو محبوب رکھتے ہین اللہ تعالےٰ کو
اُسکی مخلوق کیطرف محبوب کرتے ہین بندگان آلہی کی خیرخواہی کرتے ہین اُنہیں
اُنکے اعمال سے ڈرتے ہین جسدن ساری فضیحتین کھلجاوینگی یہی لوگ اولیاء اللہ
اور اُنکے احباب اور اُسکے منتخب ہین یہہ وہی لوگ ہین جنکو بدون ملاقات
اللہ تعالےٰ کے کوئی راحت نہین ثور بن یزید سے روایت ہے کہتے ہین اللہ
عزوجل نے داؤد علیہ السلام کی طرف دیکھا اور وہ تن تنہا لوگون سے جدا تھے
فرمایا تجھے کیا ہوا کہ تو اکیلا ہے عرض کیا کہ مین نے تیری ذات مین لوگون سے
دشمنی کی ہے فرمایا کیا تجھے یہ بات نہین معلوم کہ میری محبت سے ہے یہ کہ
تو میرے بندون پر مہربانی کرے اور نیز تفضل کرے اسجگہ مین تجھے اپنے اولیاء اپنے
احباب سے لکھونگا جب تو ایسا ہو جائیگا تو مین تجھے اہل محبت کے دفتر مین لکھونگا
عبید اللہ بن محمد تمیمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے لوگون سے سنا کہ وہ بعض اولیا
قحام سے یہ نقل کرتے تھے کہ جو عمل ڈرکر کیا جاتا ہے رجا اُسکو کبھی متغیر کر
دیتی ہے اور جو کام محبت کی بنا پر ہوتا ہے اُس مین فتور نہین ہوتا ہے عبد اللہ
بن ابی نوح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نے ایک عابد سے
سنا کہ وہ اپنی بات مین کہہ رہا تھا جبکہ بطال اپنی بطالت سے ملول ہو گئے
تو تیرے دوست تیری مناجات و ذکر سے ملول نہیں ہوئے ابو جعفر محولی
رحمہ اللہ کہتے ہین ولی اللہ وہی ہے جو اللہ تعالےٰ کا محب ہے اُسکا دل اپنے
رب کی یاد سے خالی نہین رہتا نہ اُسکی خدمت سے ملول ہوتا ہے پھر جب
وہ اعراض کرتا ہے تو وہ بھی اعراض کرتا ہے اور جب اللہ تعالی کی طرف متوجہ

ہوتا ہے تو وہ اپنی رافت ورحمت سے اُسپر متوجہ ہوجاتا ہے مسک
رحمہ اللہ کہتے ہین جو شخص اللہ عزوجل کو دوست رکھتا ہے تو اُسکی خو
اپنی جان کی محبت پر اختیار کرتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ سے ڈرا وہ دنیا
ٹولے کے ساتھہ نکلا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جب خو
سے افضل ہے کیا تو نہین دیکھتا جب تیرے دو غلام ہوتے ہین ایک
ہے دوسرا تجھہ سے ڈرتا ہے سو جو تیرے ساتھہ محبت رکھتا ہے تو چاہے
ہو یا غائب وہ تیری خیرخواہی ہی کریگا اسلئے کہ وہ تجھسے محبت رکھتا ہے
جو تجھہ سے ڈرتا ہے وہ شاید جب تو حاضر ہو تو خوف سے تیری خیرخواہی ک
اور جب تو غائب ہوگا تو تیری خیانت کریگا خیرخواہی نکریگا سعید بن عمر
بن زرارہ رح کہتے ہین کہ مین نے کلاب بن جزی کو سنا کہ طفاوی کے ایک
آدمی سے کہتے تہے اُسکو طریقے بر کی وصیت کرتے تہے ان باتون سے ایک

وکن لربک ذا ب التخدمه ۵
ان المحبین للاحباب خدام

یعنے تو اپنے رب کے لیئے صاحب بر ہوجا تاکہ تو اُسکی خدمت کرے اسلئے کہ
مجبین اپنے دوستون کی خدمت کرتے ہین سعید کہتے ہین کہ طفاوی نے ایک
چیخ ماری پھر بیہوش ہوکر گر پڑا محمد بن نضر حارثی رحمہ اللہ کہتے ہین اللہ عزوجل
کا محب اُسکی طرف نزدیکی حاصل کرنیسے نہین تہکتا کہ ملول ہووے اور نہین تہک
کہ تہک جاوے محمد بن نعیم موصلی رحمہ اللہ نے کہا جو دل اللہ عزوجل کو چاہتا
ہے وہ اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے تکلیف ومشقت اُٹھانے کو دوست رکھتا ہے
حُب الٰہی ہرگز چین وآرام سے نصیب نہیں ہوئی کسی نے کیا خوب کہا ہے ۵

تہوی لیلی وتنام اللیل
وحقک ذا طلب سمج

یعنی تو لیلیٰ سے محبت رکھتا ہے اور رات کو سوتا ہے قسم ہے تیرے حق کی
کہ طلب تیری بیہودہ ہے بلکہ محبت مین ایسا ہونا چاہیئے جیساکہ کسی شاعر
نے کہا ہے ۵

بین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم
کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

حکایت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم ایک جہاز مین
تہے ہوانے ہمکو ایک جزیرے کیطرف پہینکدیا وہان دیکہا کہ ایک آدمی بت کی
پوجا کررہا ہے ہمنے اُس سے پوچہا اے شخص تو کسکی پوجا کرتا ہے اُسنے بت
کی طرف اشارہ کیا ہمنے کہا یہ تیرا بت تیرا بنایا ہوا ہے ہمارے ساتھہ ایسے لوگ
ہین کہ اسکی مثل بنا سکتے ہیں یہ معبود نہیں ہے کہ اسکی پوجا کی جاوے اُس
نے کہا تم کسکو پوجتے ہو ہمنے کہا ہم ایسی ذات کو پوجتے ہین جسکا عرش آسمان
میں اور اُس کا دباؤ زمین مین ہے اور زندون مردون مین اُسکا حکم جاری
ہے اُسکے نام پاک ہین اُسکی عظمت وکبریا بڑی ہے اُس نے کہا تم کو اُس
کی خبر کس نے دی ہم نے کہا اوس بادشاہ نے ایک معزز پیغمبر ہماری طرف
بہیجا اُس نے یہ باتین ہمکو بتلائیں اُسنے کہا پہر رسول کا کیا حال ہوا ہم
نے کہا جب اُس نے ہمکو پیغام پہونچا دیا تو بادشاہ نے اُسکو اپنی طرف بلالیا
اور اُسکے لئے اپنے یہان کا عیش وآرام پسند کیا اُسنے کہا وہ رسول تمہارے
پاس کوئی نشانی بہی چہوڑ گیا ہے ہمنے کہا ہان بادشاہ کی کتاب ہمارے پاس
چہوڑ گیا ہے اُس نے کہا تو بادشاہ کی کتاب مجھے دکہاؤ اسلئے کہ بادشاہون
کی کتابین تو خوبصورت ہونی چاہئین ہم اُسکے پاس قرآن شریف لائے
اُسنے کہا مین اسکو نہیں جانتا پہر ہمنے ایک سورت اُسپر پڑہی وہ روتا
رہا یہانتک کہ ہمنے صورت کو پورا کیا پہر اُسنے کہا جسکا یہ کلام ہے چاہئے
کہ اُسکی نافرمانی نہ کی جاوے پہر وہ مسلمان ہوگیا اور اُس کا اسلام بہت
اچہا ہمنے اُسکو دین کے احکام سکہائے اور کئی سورتین قرآن شریف
کی اُسکو پڑہائین جب رات ہوئی تو ہمنے عشا کی نماز پڑہی اور اپنے بچہونے
پر گئے اُس نے کہا اے لوگو جس معبود کو تمنے مجھے بتایا جب رات آتی ہے
تو وہ سوتا ہے ہمنے کہا اللہ کے بندے وہ نہین سوتا وہ تو سب سے بڑا

ہے جیتا ہے سب کا تہامنے والا ہے اُسے نہیں پکڑتی اونگھہ اور نہ نیند اُس
تو پہر تم بڑے غلام ہو کہ تم توسوؤ اور تمہارا میان نہ سوئے ہمکو اُسکے
سے تعجب ہوا ہمنے جب وہان سے جانیکا ارادہ کیا تو اُس نے کہا مجھے
ساتہہ لو ہمنے اُسکو اپنے ساتہہ لیا جب ہم عبادان یں پہونچے تو مین نے
ہمراہیونسے کہا کہ یہ ابہی نیا مسلمان ہوا ہے کچھہ روپیہ جمع کرکے اسکو دی
پہر ہمنے کچھہ روپیہ جمع کیا اور اُسکو دینے لگے اُس نے کہا یہ کیا ہے ہم
کہا یہ روپیہ ہے تم اسکو خرچ کرنا اُس نے کہا لا الہ الا اللہ تمنے مجھے ایسا ر
بتایا کہ تم اُس پر نہیں چلتے دیکھو میں ایک جزیرے مین رہتا تہا اُسکے سو
بت کو پوجا کرتا تہا اور اُسکو نہین جانتا تہا جب تو اُس نے مجھے ضا
نہیں کیا اور اب مین اُسے جانتا پہچانتا ہون اسحال مین وہ کیونکر مجھے ضائ
کریگا تین دن کے بعد کسی نے مجھسے کہا کہ وہ حالت نزع مین ہے مین اُسکے
پاس گیا اُسسے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے اُسنے کہا جو تمکو جزیرے تک
لے آیا اُسنے میری سب حاجتیں پوری کردین عبدالواحد کہتے ہین نیند نے
مجھپر غلبہ کیا میں اُسکے پاس سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک سبز باغ ہے اُس
مین ایک قبہ ہے قبے مین ایک تخت ہے اُسپر ایک نہائت خوبصورت عورت
بیٹھی ہے وہ کہہ رہی ہے تمہیں اللہ کی قسم تم اسکو جلدی سے میرے پاس لاؤ
میں نہائت اُسکی مشتاق ہون پہر مین جاگ اُٹہا دیکہا تو وہ مرچکا تہا رحمہ اللہ
مین نے نہلا کفنا کے بعد دفن کردیا جب رات ہوئی تو مین نے خواب مین
دیکہا کہ وہی باغ ہے اُسمین وہی قبہ قبے مین وہی تخت اُسپر وہی عورت
بیٹھی ہوئی ہے اور یہ اُسکے ایک جانب مین بیٹھا ہے اور یہ آیت پڑھ
رہا ہے والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار یعنے اور فرشتے داخل ہوتے ہین اُنپر ہر دروازے
سے سلامتی ہے تمپر اس سبب سے کہ تم نے صبر کیا پس اچہا ہے پچھلا گہر

جاننا چاہئے کہ محبت صادقہ کی کئی نشانیان ہین منجملہ اُنکے ایک جہاد فی سبیل اللہ
ہے چنانچہ بیان اسکا پہلے ہوچکا اب ایک قصہ اُسکے متعلق بیان کیا جاتا ہے
حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم ایکدن اپنی مجلس مین
بیٹھے ہوئے تھے جہاد مین جانیکی تیاری کر رہے تہے مین نے اپنے دوستونکو
کہدیا تہا کہ قرآن شریف کی دو آتین پڑہنے کے لئے مستعد ہوجاوین ایک
شخص نے ہماری مجلس مین سے یہ آیت پڑہی ان اللہ اشتری من
المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یعنے بیشک اللہ نے
خرید لیا ایمان والونسے اُنکی جانون کو اور اُن کے مالون کو بدلے اسکے کہ
مقرر اُن کے لئے جنت ہے ایک لڑکا پندرہ برس یا اسکے قریب کی عمر کا
کہڑا ہوا اور اُسکا باپ مرگیا تہا بہت سا مال میراث مین اسکو ملا تہا کہنے
لگا اے عبدالواحد بیشک اللہ تعالےٰ نے مومنین سے اُنکی جانون اور مالون
کو خرید لیا بعوض اسکے کہ اُن کے لئے جنت ہے مین نے کہا ہان اے میرے
حبیب کہا تو مین تجہے گواہ کرتا ہے کہ مین نے اپنا جان و مال بیچ دیا بعوض
اسکے کہ میرے لئے جنت ہو مین نے اُس سے کہا تلوار کی باڑہ اس سے بہت
بڑہکر ہے اور تو لڑکا ہے مین ڈرتا ہون کہ تو صبر نہ کرسکے اس سے عاجز ہو
جاوے اُس نے کہا اے عبدالواحد اللہ تعالیٰ سے مین جنت کا معاملہ
کرون پہر عاجز ہوجاؤن مین اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہون کہ بیشک مین
نے اُس سے لین دین کیا یا حبیبا کہا عبدالواحد کہتے ہین ہمکو اپنی جانین قاصر
معلوم ہونے لگین ہمنے کہا لڑکے کو عقل ہے اور ہمکو نہیں پہر وہ اپنے سارے
مال سے نکل کہڑا ہوا ہے سب خیرات کردیا ایک گہوڑا اور ہتہیار اور زادراہ
رہنے دیا جبکہ جانیکا دن آیا تو پہلے پہل وہی ہمارے پاس آیا اور کہا السلام
علیک یا عبدالواحد مین نے کہا وعلیک السلام ربح البیع یعنی بیع مین نفع ہوا
پہر ہم چلے اور وہ ہمارے ساتہہ ہوا دن کو روزہ رکہتا رات کو کہڑا رہتا

ہماری اور ہمارے جانورونکی خدمت کرتا جب ہم سوجاتے تو پہرہ چوکی دیتا
یہانتک کہ ہم دار روم تک پہونچے ہم وہان پونچے ہی تھے کہ وہ اچانک
یہ کہتا ہوا آیا واشوقاہ الی العیناء المرضیۃ میرے ہمراہیون نے کہا شاید
اس لڑکے کو جنون ہوگیا اسکی عقل مین خلل آگیا ہے مین نے کہا اے میرے
دوست عیناء مرضیہ کون ہے اُس نے کہا میری جھپک لگ گئی تھی خواب
مین دیکھا کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اُس نے تو عیناء مرضیہ کے
پاس چل پھر وہ مجھے جلدی سے ایک باغ میں لیگیا اُس مین ایک نہر صاف
پانی کی تھی اُسکے کنارے پر کئی عورتین زیور لباس پہنے ہوئے کھڑی تھین
اُن کا زیور لباس ایسا عمدہ تھا کہ مجھسے اُسکا بیان نہیں ہوسکتا جب انہون
نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین یہ ہے عیناء مرضیہ کا خاوند
مین نے اُن کو سلام کیا اور کہا کیا تم مین عیناء مرضیہ ہے انہون نے کہا ہم
تو اُسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے جا پھر مین آگے بڑھا ناگاہ ایک نہر
دودھ کی ایک باغ مین دکھائی دی اُس میں ہر قسم کی آرائش تھی یہان بھی
نہائت حسین عورتین تھین مین اُن کا حسن وجمال دیکھکے مفتون ہوگیا
جب انہون نے مجھکو دیکھا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین واللہ یہ ہے عیناء
مرضیہ کا خاوند مین نے اُنکو سلام کرکے پوچھا کیا تم مین عیناء مرضیہ ہے انہون
نے مجھے سلام کیا اور کہا اے اللہ کے ولی ہم تو اُسکی خدمت کرنیوالی لونڈیان
ہین تو آگے چل مین آگے چلا ناگاہ ایک نہر شراب کی دکھائی دی اُسکے کنارے
پر کئی عورتین خوبصورت کھڑی تھین اُن کے حسن وجمال نے مجھے اگلی عورتونکو
بھلا دیا مین نے سلام کیا اور پوچھا کیا تم مین عیناء مرضیہ ہے انہون نے
کہا نہین ہم تو اُسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے بڑھ پھر مین آگے بڑھا تھا
ایک اور نہر صاف شہد کی دکھائی دی اور کئی عورتین دیکھین اُن کے حسن
وجمال نے اگلا سب دیکھا ہوا بھلا دیا مین نے انکو سلام کیا اور پوچھا کیا

تم مین عیناء مرضیہ ہے انہون نے کہا ہم تو اُسکی خدمتی لونڈیان ہیں تو
آگے چل مین آگے چلا سفید موتی کے خیمے کے پاس پونچا خیمے کے دروازے
پر ایک عورت زیور لباس پہنے ہوئے کھڑی تھی یہ عورت ایسی خوبصورت
تھی کہ مجھ سے اُسکی خوبی کا بیان نہیں ہوسکتا جب اُس نے مجھے دیکھا تو
بہت خوش ہوئی اور خیمے والی کو آواز دی اے عیناء مرضیہ یہ تیرا خاوند
آیا پھر مین خیمے کے نزدیک ہوا اور اُسکے اندر گیا وہان دیکھا کہ وہ سونے
کے تخت پر جو موتی یاقوت سے جڑا ہوا تھا بیٹھی ہوئی ہے میں اُسکو دیکھتے ہی
مفتون ہوگیا وہ کہنے لگی مرحبا بك یا ولی الرحمٰن ہمارے ہان آنیکا تیرا وقت
قریب آگیا ہے مین نے چاہا کہ اُس سے معانقہ کرون وہ بولی ٹھیر جا ابھی اب
کا وقت نہیں آیا ہے کہ تو مجھ سے گلے ملے اسلئے کہ تجھ مین روح حیات ہے تو
آجکی رات ہمارے یہان افطار کریگا انشاء اللہ تعالےٰ وہ شخص کہتا ہے
کہ اے عبدالواحد مین پھر جاگ اٹھا اب میں اُس سے صبر نہیں کرسکتا عبدالواحد
فرماتے ہین ہماری باتیں پوری نہ ہونے پائی تھین کہ ایک ٹکڑا دشمن کے
لشکر کا ظاہر ہوا جوان نے اُسپر حملہ کیا مین نے شمار کیا تو اُس نے نو آدمی
دشمن کے مارڈالے اور دسوان وہ خود تھا اُسکو دیکھا تو اپنے خون میں
آلودہ تھا اور مونھہ بھر کے ہنس رہا تھا یہانتک کہ دنیا سے انتقال کیا
رضی اللہ عنہ +

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہ ایک دن
بصرے کی گلیون مین جارہے تھے ایک لونڈی بادشاہی سواری پر سوار
معہ اپنے خدم حشم کے جارہی تھی جب مالک نے اُسکو دیکھا تو پکارا اے لونڈی
کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے اُس نے کہا یا شیخ تم نے کیا کہا انہون نے کہا کہ مین
نے یہ کہا کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے وہ بولی بالفرض اگر وہ بیچے تو تجھ سا آدمی
مجھے خرید لیگا انہوں نے ہان اور تجھ سے بہتر اُس نے ہنس دیا اور اپنے

خدام کو حکم دیا کہ اُسکے گھر تک انکولے جاوین پہر انکولے گئے اُس نے ا
مالک کے پاس جاکے قصہ بیان کیا وہ ہنسا اور حکم دیا کہ انکو اُسکے پاس حا
کرین یہ وہان حاضر کئے گئے ان کی ہیبت لونڈی کے مالک کے دل مین داخل ہو
گئی اُس سے اور کچھ نہ بنا صرف اتنا پوچھا کہ تمہاری کیا حاجت ہے انہون
نے کہا تو اپنی لونڈی مجھے بیچدے اُس نے کہا تم اسکی قیمت ادا کرسکتے ہو انہون
نے کہا میرے نزدیک تو اُسکی قیمت کھجور کی دو گٹھلیان سلی ہوئی ہین سب لو
ہنس پڑے لونڈی کے مالک نے کہا تمہارے نزدیک اسکی یہ قیمت کیونکر
انہون نے کہا اسوجہ سے کہ اس مین عیب بہت ہین اُس نے پوچھا وہ کیا
عیب ہین انہون نے کہا اگر یہ عطر نہ ملے تو اسمین بدبو آنے لگے اور جو مسو
نہ کرے تو اس کا مونہہ بدبودار ہوجاوے اور جو کنگھی نہ کرے تیل نہ ڈالے
تو اس کے سر مین جوئین پڑجاوین بال بکھر جاوین گرد آلود ہوجاوین اور
جو عمر بڑہے تو تہوڑے دن بعد بڑہیا ہوجاوے اسکو حیض آتا ہے موتی
ہگتی ہے اسکو رنج وغم ہوتا ہے مکدر رہتی ہے صرف اپنے نفس کے لئے تجہے
دوست رکہتی ہے فقط اپنے عیش و آرام کیواسطے تجہے چاہتی ہے تیرا عہد
وفا نہیں کرتی تیری دوستی مین سچی نہیں ہے جس کسی کو اپنے بعد تو اُس
خلیفہ کردے وہ اُسکو تجہی سا دیکہے گی اور مجہے بدون اس قیمت کے جو تو
اپنی لونڈی کی مانگتا ہے ایسی لونڈی ملتی ہے جسکی صفت یہ ہے کہ وہ سلا
کافور و مشک و زعفران و جوہر و نور سے پیدا کی گئی ہے اگر اُس کا تہوک
کہاری پانی مین ڈالدین تو میٹھا ہوجاوے اُس کی بات کے ساتھہ مردہ
پکارا جاوے تو جواب دے اگر پہونچا اُس کا سورج کے مقابلے مین کہلجاوے تو وہ سیاہ
جاوے اُسکو گہن لگ جاوے اور جو اندہیرے مین ظاہر ہو تو روشنی
ہوجاوے اور جو اپنے زیور لباس کے ساتھہ دنیا کیطرف مُنہ کرے تو ساری
دنیا خوشبودار ہوجاوے اُسکی زیب و زینت ہوجاوے مشک و زعفر

یاقوت و مرجان کی ٹہنیوں کے باغوں میں اُس نے نشو و نما پایا نعیم کے
خیموں میں رو کی گئی تسنیم کے پانی سے اُسکو غذا دی گئی خلاف عہد نہین
کردی اپنی دوستی کو نہیں بگاڑتی سو ان دونوں مین سے کونسی لونڈی
زیادہ مستحق ہے کہ اُسکی قیمت دیجاوے لونڈی کے مالک نے کہا وہی ہے
جسکی صفت تو نے بیان کی مالک رحمہ اللہ نے فرمایا پہر اس لونڈی کی
قیمت ہر وقت میسر آسکتی ہے کچھہ بڑی چیز نہین ہے لونڈی کے مالک نے کہا
اللہ تمپر رحم کرے اسکی قیمت کیا ہے مالک نے کہا تہوڑا سا خرچ کرنا پڑے
مطلب حاصل کرنیکے لئے یہ ہے کہ تو رات کو گھڑی بہر فراغت حاصل کرے پہر
دو رکعت نماز اخلاص کے ساتھہ اپنے رب کیلئے پڑہے اور یہ ہے کہ تو اپنا کہانا
رکہے پہر بہوکے کو یاد کرے اپنی خواہش پر اللہ عزوجل کو اختیار کرے اور
یہ ہے کہ رستے سے پتہر یا گندگی کو دور کرے اور یہ ہے کہ اپنی زندگی تہوڑے
رزق سے بسر کرے اور اپنا وہم و فکر دنیا سے کہ دہوکے اور غفلت کا گہر ہے
اُٹہالے پہر تو دنیا مین قناعت کی عزت کے ساتھہ زندگی بسر کریگا اور قیامت کو
موقف کرامت مین پہونچیگا اور دار نعیم جنت جوار ملک کریم مین نزول کریگا
ہمیشہ ہمیشہ وہان رہیگا لونڈی کے مالک نے اُس سے کہا کیا نہیں سنا جو
شیخ نے فرمایا لونڈی نے کہا یہان کہا سچ کہا یا جہوٹ اُس نے کہا نہایت
سچ کہا اور خیر خواہی کی کہا تو پہر اب لوجہ اللہ آزاد ہے اور اتنا اتنا مال و
سامان تجہپر صدقہ ہے اور خادمون سے کہا تم سب آزاد ہو اور اتنا اتنا سامان
تمہارے لئے ہے اور یہ گہر اور جو کچہہ اس میں ہے مع سارے مال کے فی
سبیل اللہ ہے پہر اپنا ہاتہہ ایک موٹے پردے کیطرف جو کسی دروازے
پر پڑا ہوا تہا بڑہایا اُسکو کہینچا اور بدن سے سب لباس اتار ڈالا پردے سے
بدن چہپایا لونڈی بولی اے میرے مولے تیرے بعد کسیطرح کا عیش نہیں اس
نے بہی اپنا لباس پہینکا موٹا کپڑا پہنا میان کے ساتھہ چل نکلی مالک رحمہ اللہ

نے ان دونوں کو رخصت کیا اُن کے لئے دعا فرمائی انہون نے
سوا اور راہ لی پہر دونو عبادت کرتے رہے یہانتک کہ اسی حال
انتقال ہوگیا رحمہما اللہ تعالے +

حکایت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین میرا اور مالک بن دینار رض
کا بصرے پر گذر ہوا ہم اُسمین گشت کر رہے تہے ایک محل تعمیر ہو رہا تہا
جوان خوبصورت بیٹہا تہا اُس سے زیادہ حسین مین نے نہین دیکہا وہ
بنانیکا حکم دے رہا تہا اور کہہ رہا تہا یہ بناؤ یہ کرو مجہسے مالک نے کہا کیا تو
دیکہتا اس جوان کو اور اسکی خوبصورتی کو اور اسکی حرص کو اس مکان کی
تعمیر پر مجہے ان سب باتون نے اس امر کی طرف محتاج کیا ہے کہ مین اللہ تعالی
سے سوال کرون کہ وہ اسکو مخلص کردے امید ہے کہ اسکو اہل جنت کے جوانون
مین سے کرے اے جعفر تم اور مین اُسکے پاس چلین جعفر کہتے ہین پہر ہم اسکے
پاس گئے اُسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا مالک کو اُسنے پہچانا نہ تہا
جب پہچانا تو اُنکے لئے کہڑا ہوا اور کہا آپ کی کوئی حاجت ہے مالک نے
کہا تو نے اس محل کی تعمیر مین کسقدر روپیہ خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہے اُس نے
کہا ایک لاکہہ درم مالک نے کہا یہ روپیہ تو مجہے کیون نہین دیتا کہ مین اُسکو
اُسکے حق مین صرف کرون اور تیرے لئے اللہ عز وجل پر ضامن ہوجاؤن
کہ وہ جنت مین ایک محل تجہے عنایت فرماوے کہ وہ مع اپنے ولدان و
خدم و قبون کے اس محل سے بہتر ہو اُسمین سرخ یاقوت کا خیمہ جواہر سے
جڑا ہوا ہو مٹی اُسکے زعفران اور گارا اُسکا مشک کا ہو تیرے اس محل سے وسیع
ہو کبہی خراب نہ ہو کسی ہاتہہ نے اسکو نہ چہوا ہو نہ کسی بنانیوالے نے اُسکو
بنایا ہو بلکہ اللہ سبحانہ کے کن کہنے سے تیار ہوا ہو جوان نے کہا آجکی رات
مجہے مہلت دو کل سویرے میرے پاس آنا مالک نے کہا بہتر ہے جعفر کہتے ہین
کہ مالک ساری رات جوان کے حال مین فکر کرتے رہے جب سحر کا وقت ہوا

تو بہت دعا کی پہر صبح ہوتے ہی ہم اُسکے پاس گئے اُسکو دیکہا کہ اپنے محل کے
دروازے پر بیٹہا ہے جب مالک کو دیکہا تو بہت ہشاش بشاش ہوا پہر
کہا کل جو آپ نے کہا تہا اُس باب مین کیا فرماتے ہو انہون نے کہا تو کرتا
ہے اُسنے کہا ہان پہر روپیون کے توڑے منگائے دوات کاغذ طلب
کیا ضمانت نامہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما ضمن مالک بن
دینار لفلان بن فلان انی قد ضمنت لک علی اللہ تعالی قصرا بدل
قصرک بصفتہ کما وصفت والزیادۃ علی اللہ تعالی واشتریت لک
بہذا المال قصرا فی الجنۃ افیح من قصرک ہذا فی ظل ظلیل بقرب
العزیز الجلیل یعنے یہ وہ چیز ہے جسکا مالک بن دینار ضامن ہوا فلانے
بیٹے فلانے کے لئے بیشک مین ضامن ہوا اللہ تعالے پر ایک محل کا بدلے
تیرے محل کے اس صفت کیساتہہ جو مین نے بیان کیا اور زیادتی اللہ تعالے
پر ہے اور خریدا مین نے تیرے لئے اس مال کے عوض مین ایک محل کو جنت
مین کہ وہ تیرے اس محل سے وسیع ہے گہنے سائے مین عزیز جلیل کے قرب
مین پہر اسکو لپیٹ کے جوان کے حوالے کیا اور مالکو ہم اٹہا لائے مالک اسکو
سب خرچ کر دیا شام تک بمقدار ایک قوت رات کے بہی نہ بچا اور اُس جوان
پر چالیس دن نہ گزرے تہے کہ مالک نے وقت فارغ ہونے صبح کے نماز کے
ایک خط محراب مین رکہا ہوا پایا انہون نے اُسکو لے لیا اور کہولا تو اسکی
پشت پر بغیر سیاہی کے یہ عبارت لکہی ہوئی تہی ہذا براءۃ من اللہ العزیز
الحکیم لمالک بن دینار وفینا الشاب القصر الذی ضمنت لہ و
زیادۃ سبعین ضعفا یعنے یہ چہٹی ہے اللہ غالب حکمت والے سے مالک
بن دینار کے لئے کہ ہمنے جوان کو وہ محل دیدیا جسکی ضمانت تو نے اُسکے لئے
دی تہی اور ستر گنا اور زیادہ دیا جعفر کہتے ہین کہ مالک تعجب کرنے لگے اور
خط کو لیلیا پہر ہم کہڑے ہوئے اور جوان کے گہر کیطرف چلے وہان دیکہا تو

دروازہ کالا تہا کہرام مچا ہوا تہا ہمنے پوچہا جوان کا کیا حال ہے لوگون
نے کہا کل اُسکا انتقال ہوگیا ہمنے نہلانے ولے کو بلایا اُس سے کہا جو
کیا کیا تہا تو نے اُسکو غسل دیا تہا اُس نے کہا ہان مالک نے کہا تو ہمسے
بیان کر تو نے کس طرح کیا تہا اُس نے بیان کیا کہ مرنیسے پہلے جوان نے
مجہہ سے یہ کہا تہا کہ جب مین مرجاؤن اور تو مجہے نہلاوے کفناوے تو
اس خط کو میرے کفن اور بدن کے درمیان مین رکہدینا سو مین نے اُس
خط کو اسیطرح رکہدیا اور جوان کو مع اُسکے دفن کردیا مالک نے اپنی
کا خط نکالا غسال نے کہا یہ بعینہٖ وہی خط ہے قسم ہے اُس ذات کی جس
نے اسکو قبض کیا بیشک مین نے اپنے ہاتہہ سے اس خط کو درمیان اُسکے
کفن اور بدن کے رکہدیا تہا جعفر کہتے ہین پہر بہت رونا پڑا ایک جوان
اُٹہا اور کہنے لگا اے مالک تو مجہہ سے دو لاکہہ درم لے اور اسیطرح میرا
ضامن ہوجا انہون نے کہا ہیہات جو ہوا سو ہوا اور جو فوت ہوا سو ہوا
اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے پہر مالک
جب کبہی اُس جوان کو یاد کرتے تو روتے اور اُسکے لئے دعا کرتے رحمۃ اللہ
تعالےٰ علیہ اس سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک یہ کہ مالک بن دینار
رضی اللہ عنہ اُن لوگون مین سے تہے جنکے حق مین حدیث شریف مین
وارد ہوا ہے کہ بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہین کہ دنیا مین اُن کا یہ
حال ہے کہ بال پراگندہ گرد و غبار مین آلودہ کسی کے پاس آوین تو اُنکے
آنیسے خوش نہ ہو اور جو نہ آوین تو اُنکی کوئی خبر نہ پوچہے نکاح کا پیغام بہیجین
تو کوئی اُنسے نکاح نہ کرے کسی کی سفارش کرین تو قبول نہو دروازے
پر آوین تو دہکے دیکر نکالدیے جاوین اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک اُن کا
وہ رتبہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ پر قسم کہا بیٹہیں تو ضرور ہی اُن کی قسم کو سچی کرے
دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے مالک کی دعا کی برکت سے اُس جوان کو

مخلص کردیا یہانتک کہ اللہ تعالےٰ کی محبت مین اُس نے اپنا سارا مال
دیدیا تیسرے یہ کہ جسقدر روپیہ بڑے بڑے مکانون کی تعمیر مین صرف ہوتا
ہے اگر یہ موقع پر صرف ہو مساکین مستحقین کو صرف رضاے الٰہی کے لئے
دیا جاوے تو اللہ تعالےٰ جنت الخلد مین عمدہ عمدہ مکان مع حور و غلمان
عنایت فرماوے کہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں کبہی فنا نہ ہون دنیا کے مکان
گو کتنے ہی مضبوط ہون مگر جلد بگڑ جاتے ہین سواے اسکے انکے بنانے
مین کچہہ اجر و ثواب نہین اجر اُسی چیز مین ہوتا ہے جو حکم الٰہی کے موافق
ہو اور خاص اُسی کی مرضی کے لئے کی جاوے دل کی خوشی ریا سمعہ
اُس سے مقصود نہو حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ انسان کے لئے
سب چیزین مین اجر ہے مگر اُس مال مین کچہہ اجر نہین جو مٹی پتہر مین صرف
کیا جاتا ہے ❊

حکایت محمد بن سماک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موسےٰ بن محمد بن سلیمان
ہاشمی ساری بنی امیہ سے عیش و آرام مین بڑہا ہوا تہا بڑا فارغ دل تہا
اپنے نفس کی خواہشیں پوری کرتا تہا کہانے پینے پہننے خوشبو لونڈی
غلام سے ہر قسم کی لذت لیتا تہا سواے اپنے عیش و مزے کے جسمین
وہ تہا اور کوئی فکر اسکو نہ تہی جوان خوبصورت تہا چہرہ اُسکا گول چاند
کا سا چمکتا دمکتا تہا اللہ تعالےٰ نے پوری پوری نعمت اُسکو عنایت کی تہی
تہی تین لاکہ تین ہزار اشرفی ہر سال اپنے عیش و آرام مین اوڑاتا تہا اُس کی
ایک نہایت بلند سیرگاہ تہی کچہہ دروازے اُسکے شاہراہ کیطرف تہے اور
چند دروازے باغون کیطرف تہے دن کو اُنمین بیٹہکے لوگون کو دیکہتا تہا
اُسمین ہاتہی دانت کا ایک قبہ بنایا تہا چاندی سے جڑا ہوا اُسپر سونے کا
پانی پہرا ہوا تہا اس قبے مین ایک تخت تہا اُسپر ریشمی لباس پہنکے موتیون کا
جڑا ہوا عمامہ باندہ کے بیٹہتا قبے مین اسکے ساتہہ اُسکے ہمنشین مصاحب

اور بہائی بند ہوتے تہے اور خدمتگار اُسکے سر پر کہڑے رہتے تہے قبے کے
اُسکے مقابلے مین ایک مجلس بنی ہوئی تہی اُسمین ڈومنیان گانے والیان
بیٹہتی تہین یہ انکو دیکہتا تہا جب اسکاجی گانا سننے کو چاہتا تو پردے کیطرف
دیکہتا وہ گانے لگتین جب اُن کا چپ رہنا چاہتا تو اپنے ہاتہہ سے پردے
کی طرف اشارہ کرتا وہ چپ ہوجاتین اسکا یہ حال یہانتک رہتا کہ بہت
رات گذر جاتی نشے مین چور ہوجاتا عقل جاتی رہتی پہر ہمنشین لوگ چلے
جاتے اور یہ اُن عورتون مین سے جسکے ساتہہ چاہتا خلوت کرتا پہر جب
صبح ہوتی تو اُسکے سامنے شطرنج چوپڑ کہیلی جاتی یہ اُسکے دیکہنے مین مشغول
ہوتا اسکے سامنے دکہہ بیماری موت کا ذکر نہین کیا جاتا اور نہ ایسی چیز کا
جسمین غم ہو سوا فرح و سرور اور اُن لطائف و ظرائف کے جنکے سننے سے
ہنسی آوے طبیعت خوش ہو اور کسی بات کا ذکر نہ ہوتا تہا ہر دن انواع
اقسام کے عطر ملتا تہا ہر موسم کے پہول سونگتا تہا ستائیس برس اسی عیش
و آرام مین اسکے گذر گئے ایکرات اپنے قبے مین بیٹہا ہوا تہا اور کچہہ رات گذر
گئی تہی کہ ناگاہ ایک آواز دردناک بخلاف اُس آواز کے جو اپنے گانیوالون
سے سنا کرتا تہا سنی اُس آواز نے اُسکے دل کو پکڑ لیا اُسکے سننے مین اپنی
حالت سے جسمین وہ تہا مشغول ہوگیا گانیوالونکی طرف اشارہ کیا کہ ٹہیر
جاؤ اور قبے کے بعض جہروکون سے اپنا سر شاہراہ کی طرف نکالا اور
جو آواز کہ دل مین اثر کر گئی تہی اُسکو سننے لگا وہ آواز کبہی تو اُسکے کان
مین آتی اور کبہی نہ آتی اپنے غلامونکو آواز دی کہ جسکی یہ آواز ہے اُسکو
حاضر کرو اور یہ شراب مین سرشار تہا غلام محل سے نکلے ادہر اُدہر پہرے
ناگاہ انہون نے دیکہا کہ ایک جوان آدمی دبلا باریک گردن زرد
رنگ سوکہے ہونٹ پریشان بال پیٹ پیٹہ سے لگا ہوا دو چادرین
اوڑہے ہوئے کہ اُنکے سوا اور کوئی کپڑا اُس کے پاس نہ تہا ننگے پاؤن

مسجد مین کہڑا اللہ سبحانہ سے مناجات کر رہا ہے انہون نے اسکو مسجد
سے نکالا اور لے چلے اور اُس سے کلام نہ کیا یہانتک کہ اسکو موسیٰ کے
سامنے کہڑا کیا اس نے اسکی طرف نظر کی کہا یہ کون ہے غلامون نے عرض
کیا یہ وہی شخص ہے جسکی آواز حضور نے سنی پوچہا تمنے اسکو کہان پایا
انہون نے کہا مسجد مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا اور کچہہ پڑہتا تہا موسیٰ نے
کہا اے جوان تو کیا پڑہتا تہا اُسنے کہا اللہ عزوجل کا کلام موسیٰ نے کہا
وہ آواز مجہے سنا جوان نے پڑہنا شروع کیا اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تعرف فی وجوہہم
نضرۃ النعیم یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک
فلیتنافس المتنافسون ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بہا المقربون
یعنے بیشک نیک لوگ ہین آرام مین تختون پر بیٹہے دیکہتے پہچانے تو انکے
مونہہ پر تازگی آرام کی انکو پلائی جاتی ہے شراب مہر مین دہری جسکی مہر جمتی ہے
مشک پر اور اُسپر چاہئے ڈہوکین ڈہوکنے والے اور اُسکی ملونی اوپر سے
پڑے ایک چشمہ جس سے پیتے ہین نزدیک والے پہر اس جوان نے موسیٰ سے
خطاب کر کے کہا اے مغرور یہ تیری مجلس اور تیرے جہروکے اور تیرے بچہونے
کے خلاف ہین وہ تو عمدہ تخت ہین اُنپر بلند بچہونے بچہائے گئے ہین اُن تکیون کا
استر تافتہ ہے وہ لگے بیٹہے ہین سبز چاندنیون پر اور چہاپے کی خوش طرح
اللہ تعالے کا ولی وہانسے جہانکیگا دو چشمے ہین جو بہتے ہین دو باغون مین جن
مین ہر میوہ قسم قسم کا ہے جس سے نہ کچہہ ٹوٹ چکا نہ اُس سے کچہہ روک ٹوک
ہے من مانتی گزران ہیں اونچے باغ ہین جنمین نہ سنے تو بکنا اُسمین ہے ایک
چشمہ بہتا اُسمین تخت اونچے بچہے اور آبخورے دہرے اور قالیچے قطار پڑے اور مخمل
کے نہالچے کہنڈے ہے سایوں اور چشمون مین میوہ اور سایہ اُسکا ہمیشہ یہ ہے
انجام ہے اُن لوگون کا جو ڈرے اور منکرون کا انجام آگ ہے اور کیسی

آگ البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہے انپر
اور وہ اُسی مین پڑے ہین ناامید غلطی مین ہین اور سودے مین جسدن
گہسٹتے جاوینگے آگ مین اوندہے منہ چکہو مزہ آگ کا آنچ کی بہاپ مین اور
جلتے پانی مین اور چہاؤن مین دہوئین کی مناویگا گنہگار کسی طرح چہڑاوے
مین وے اُسدن کی مار سے اپنے بیٹے اور ساتہہ والے اور بہائی اور اپنا گہرانا
جسمین رہتا تہا اور جتنے زمین پر ہین سارے پہر آپکو بچاوے کوئی نہین
وہ پتی آگ ہے کہینچ لینے والے کلیجہ پکارتی ہے اُسکو جسنے پیٹہہ دی اور پہر
گیا اور اکٹہا کیا اور سینتا سخت تکلیف مین اور سخت مار مین اور رب العالمین
کے غصے مین اور نہین ہین وہ اُس سے نکلنے والے جب موسے نے یہ سنا
تو اپنی مجلس سے اُٹہہ کہڑا ہوا جوان سے معانقہ کیا رویا چلایا اپنے مصاحبون
سے کہا میرے پاس سے چلے جاؤ اور آپ اپنے گہر کے صحن مین گیا ایک چٹائی
پر جوان کے ساتہہ بیٹہہ گیا اپنی جوانی پر روتا اپنی جان پر آہ و نالا کرتا رہا اور
جوان صبح تک اُسکو وعظ و نصیحت کرتا رہا اُس نے اللہ سے عہد کرلیا کہ پہر
کبہی آئندہ معصیت نہ کرے جب صبح ہوئی تو اپنی توبہ ظاہر کی مسجد مین ہمیشہ
عبادت کرنا اپنے نفس پر لازم کرلیا اور حکم دیا کہ سونا چاندی کپڑے سب بیچے
جاوین وہ سب فروخت کئے گئے اُنکو خیرات کر دیا اور جو وظیفہ ملتا تہا اُسکو موقوف
کر دیا جاگیر کی زمینون کو پہیر دیا اور اپنا سامان غلام لونڈیان سب فروخت
کر دیا جسنے آزادی چاہی اُسکو آزاد کر دیا اور سب کچہہ خیرات کر دیا صوف اور
موٹے کپڑے پہن لئے جو کہانے لگا رات بہر جاگتا دن بہر روزہ رکہتا زہد و عبادت
کی یہان تک نوبت پہنچی کہ صلحا اور اخیار اسکی زیارت کے لئے آتے اور
کہتے کہ ذرا اپنے نفس کو آرام دے اسلئے کہ مولے کریم ہے تہوڑے عمل کی
بہی قدردانی فرماتا ہے اُسپر بہت سا ثواب عنایت کرتا ہے وہ کہتا اے لوگو
مین اپنے نفس کو خوب پہچانتا ہون بیشک میرا جرم بہت بڑا ہے مین نے

نے مولے کی رات دن نافرمانی کی ہے اور بہت روتا پہر پیادہ پا برہنہ حج کے
لئے گیا سوا ایک خیش اور چاگل اور ایک تہیلی کے اُسکے پاس اور کچہہ نہ تہا
یہانتک کہ اسیطرح مکے مین آیا اور حج ادا کیا مرنے تک وہین رہا اُنکو حکیم
مین جاتا اپنی جان پر روتا اور کہتا اے میرے سید کسقدر مین نے اپنی خلوتون
مین تیرا لحاظ نہ کیا اور کسقدر کہلم کہلا تیری نافرمانیان کین اے میرے سید
نیکیان میری چلی گئین تبعات میرے رہگئے سو خرابی ہے میری جسدن مین
تجہسے ملاقات کرون اور خرابی ہے میری پہر خرابی ہے میری جی اپنے نامۂ اعمال
سے جسدن وہ کہولا جاویگا اور وہ میری فضیحتون اور گناہون سے بہرا ہوا
ہوگا بلکہ خرابی نازل ہوگی مجہہ پر تیرے غصے اور تیری ڈانٹ سے کہ تو نے
مجہپر احسان کیا اور مین نے تیری نعمت کے مقابلے مین نافرمانیان کین
اور تو میرے فعلون پر مطلع تہا اے میرے سید تیرے سوا کس کی طرف بہاگون
اور کس سے پناہ چاہون اور سوا تیرے کس پر بہروسا کرون اے میرے سید
مجہے یہ لیاقت نہین کہ مین تجہہ سے جنت مانگون بلکہ تیرے جود تیرے کرم
تیرے فضل سے یہ چاہتا ہون کہ تو میری مغفرت کر اور مجہپر رحم فرما بیشک
تو اہل تقوے اور اہل مغفرت ہے رحمہ اللہ تعالے ؀

فصل

پہلے گزر چکا کہ سچی محبت کی نشانیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا
اتباع ہے ظاہراً باطناً اور اعلے درجہ کا اتباع زہد فی الدنیا ہے اسلئے چند
حکایتین زہد کی اس جگہ لکہی جاتی ہین ؀
حکایت خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا سولہ برس کی عمر کا تہا زاہد عابد و
کے ساتہہ بہت رہا کرتا تہا قبرستان مین جایا کرتا مُردونکو مخاطب کرکے کہتا
تم ہم سے پہلے تہے اور تم دنیا کے مالک ہوئے ہیں دیکہتا ہون کہ دنیا نے

تمکو نجات نہ دی آخر تم قبرون ہی کی طرف آگئے کاش مین یہ جان لیتا کہ تم
کیا کہا اور تمسے کیا کہا گیا اور بہت روتا اکثر ایک شعر پڑہا کرتا مضمون اُس کا
یہ ہے کہ جنازے مجھے ہر دن ڈراتے ہین اور رونے والون کا رونا مجھے غمگین
کرتا ہے ایکدن اسکا گزر اپنے باپ پر ہوا ان کے آس پاس وزیر اکابر دولت
اہل مملکت بیٹھے ہوئے تھے اور یہ صوف کا جبہ پہنے ہوئے سر پر صوف کا عمامہ
باندہے ہوئے تہا ان لوگون نے آپسمین ذکر کیا کہ اس لڑکے نے امیر المومنین
کو بادشاہون مین فضیحت کیا اگر خلیفہ اسپر کچھہ عتاب کرین تو شاید اسکی
حالت بدل جاوے پھر کسی نے اسکا ذکر خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا اے
میرے بیٹے تو نے اپنے اس حال سے مجھے فضیحت کیا اس نے ان کی طرف
دیکھا اور کچھہ جواب ندیا پھر اس نے ایک پرندے کیطرف دیکھا اور وہ
محل کے کسی کنگرے پر بیٹھا ہوا تہا اُس سے کہا اے پرندے تجھے قسم
ہے اُسکی جس نے تجھے پیدا کیا کہ تو میرے ہاتھہ پر آجاوے وہ فوراً اسکی
ہتھیلی پر آگیا پھر اُس سے کہا کہ تو اپنی جگہ چلا جا وہ چلا گیا پھر اُس نے کہا
تجھے قسم ہے اُسکی جسنے تجھے پیدا کیا کہ امیر المومنین کی ہتھیلی مین آجاوے
وہ نہ اُترا لڑکے نے خلیفہ سے کہا تو نے ہی دنیا سے محبت کر کے مجھے فضیحت
کیا اب مین نے آپ کی مفارقت کا ارادہ کر لیا پھر خلیفہ سے جدا ہو گیا سوا
ایک قران شریف اور ایک انگوٹھی کے اپنے ساتھہ اور کچھہ نہ لیا بصرے
کیطرف چلا گیا یہان معمارون کے ساتھہ کام کیا کرتا سوا ہفتے کے دن
کے اور دن کام نہ کرتا ایک درم ایک دانق مزدوری لیتا ہر دن ایک دانق
سے قوت بسری کرتا ابو عامر بصری کہتے ہین کہ میری دیوار مین ایک اور دیوار
گر پڑی تھی مین دیوار بنانیوالے کی تلاش مین نکلا ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک
لڑکا نہائت خوبصورت کہ اُس سے زیادہ حسین مین نے نہیں دیکھا اپنے
آگے زنبیل رکھے ہوئے قران مین دیکھہ کر پڑھ رہے ہین مین نے اُس سے کہا اے

لڑکے تو کام کریگا اُسنے کہا کام کیونکر نہ کرونگا عمل کے لئے ہی تو پیدا کیا گیا ہون
لیکن تو یہہ بتاوے کہ تو مجھہ سے کونسا کام لیگا مین نے کہا کہ گارے مٹی کا اُس
نے کہا ایکدم ایک دانق لونگا اور اپنی نماز بھی پڑہونگا مین نے کہا تیرے لئے
یہ شرط قبول ہے پھر مین اُسکو کام کیطرف لیگیا اور اُسکو چھوڑ دیا وہ کام کرتا
رہا جب مغرب کا وقت آیا تو مین اُسکے پاس گیا معلوم ہوا کہ اُسنے دس آدمیونکا
کام کیا مین نے اُسکے لئے دو درہم تولے اس نے کہا اے ابو عامر مین انکو کیا
کرونگا اور اُنکے قبول کرنیسے انکار کیا پھر مین نے اُس کے لئے ایک درہم ایک
دانق تول دیا صبح کو پھر مین اُسکی تلاش مین نکلا وہ مجھے نہ ملا مین نے لوگونسے
اُس کا حال دریافت کیا کسی نے کہا وہ سوائے ہفتے کے اور دن کام نہین
کرتا اب وہ دوسرے ہفتے کو تجھے ملیگا مین نے اپنا کام اگلے ہفتے تک ڈال رکھا
جب ہفتے کا دن آیا تو مین اُسکی تلاش مین نکلا پھر مین نے اُسکو پہلی حالت
پہ پایا مین نے اسکو سلام کیا کام پیش کیا اُس نے وہی کہا جو پہلی بار کہا تھا
پھر مین اسکو اپنے کام پر لے آیا اُسنے کام کرنا شروع کیا اور مین اُس سے دور
ایسی جگہ کھڑا رہا کہ مین اُسے دیکھون اور وہ مجھے نہ دیکھے مین نے اُسے دیکھا
کہ اُس نے مٹھی بہر گارا دیوار پر رکھدیا پتھر خودبخود اٹھکر جوڑتے جاتے ہین مین نے
اپنے جی مین کہا کہ اسیطرح اولیاء اللہ کی اعانت کیجاتی ہے جب اُسنے جانیکا
ارادہ کیا تو مین نے اُس کے لئے تین درم تولے اُس نے سوا ایک درہم ایک
دانق کے زیادہ لینے سے انکار کیا پھر مین نے وہی اُسکو تول دیا تیسرے ہفتے
کو پھر مین بازار گیا اس سے ملاقات نہ ہوئی لوگون سے اُسکا حال پوچھا معلوم
ہوا کہ تین دن سے بیمار ہے ایک ویرانے مین پڑا ہوا ہے سکرات موت مین
گرفتار ہے مین نے ایک شخص کو کچھہ مزدوری دی تاکہ اُسکی جگہ مجھے بتلاوے
پھر ہم وہان گئے دیکھا کہ ایک ویرانہ جگہ ہے جسکا دروازہ نہین اور وہ بیہوش
پڑا ہے مین نے اسکو سلام کیا اُسکے سر کے نیچے آدہی اینٹ رکھی ہوئی تہی اور

وہ نزع میں تہا مینے دوبارہ سلام کیا اُس نے مجھے پہچانا مین نے اُ
سر اُٹہاکے اپنی گود مین رکھا اُسنے مجھے منع کیا پہر اُس نے تین شعر پڑ
مضمون انکا یہہ ہے اے میرے دوست عیش وآرام کے ساتہہ دہوکا
اسلئے کہ عمر نبڑی جاتی ہے اور عیش وآرام مٹا جاتا ہے تجہے ایکبار ہی کو
قوم کا حال معلوم ہو جاوے تو جان رکھہ کہ تو انسے پوچہا جاویگا فر
کی طرف جب کوئی جنازہ تو اوٹہائے جاوے تو جان رکھہ کہ تو بہی اسکے
بعد اُٹہایا جاویگا پہر کہا اے عامر جب میری روح بدن سے نکلجاوے تو تو مجہے
نہلانا اور میرے جبہ میں جو یہہ ہے مجہے کفنا دینا مین نے کہا اے میرے دوست
نئے کپڑون مین تجہے کیون نہ کفناؤن کہا نئے کپڑے کیطرف زندہ زیادہ
حاجتمند ہے مردے سے کپڑے تو بوسیدہ ہو جاتے ہین اور عمل باقی رہتا ہے
اور میرا زنبیل اور عمامہ قبر کہودنے والیکو دیدینا اور یہ قرآن اور انگوٹہی تو ل
لینا اور ان دونون کو لے کے ہارون رشید کے پاس جانا اور اپنے ہاتہہ سے
اُن کے ہاتہہ مین دیدینا اور اُنسے کہنا اے امیر المومنین میرے پاس ایک
مسافر لڑکے کی امانت ہے وہ آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ اپنی اس غفلت
پر ہرگز نہ مرنا یا کہا اس اپنے دہوکے پر پہر اسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ اب
مجہے معلوم ہوا کہ یہہ خلیفہ کا لڑکا تہا مین نے اوسکی وصیت کے موافق سب
کام کیا اور قرآن شریف اور انگوٹہی لیکے بغداد کو گیا خلیفہ ہارون رشید
کی مجلس کا ارادہ کیا ایک بلند جگہہ پر ٹہیر گیا اتنے مین ایک بڑا لشکر نکلا
جسمین تخمیناً ہزار اسوار ہونگے پہر اسکے پیچہے دس لشکر اور آئے ہر لشکر مین ا
سوار تہے دسوین لشکر میں امیر المومنین تہے میں چلایا کہ اے امیر المومنین
تجہے قسم ہے قرابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی کہ تم میرے لئے
تہوڑی دیر ٹہیر جاؤ جب انہون نے مجہے دیکہا تو میں نے کہا یا امیر المومنین میرے
پاس ایک مسافر لڑکے کی امانت ہے پہر مین نے قرآن شریف اور انگوٹہی

انکو دیدیا اور میں نے انسے کہا اسیطرح مجہے اُس نے وصیت کی تہی خلیفہ نے
سر جہکا لیا اُنکے آنسو بہنے لگے اپنے بعض دربانون کو حکم دیا کہ یہ شخص تیرے
پاس رہے یہانتک کہ مین تجہہ سے اسکا حال پوچہون جب خلیفہ اور اُن کے
اصحاب لوٹ کر آئے تو حکم دیا کہ پردے اٹہائے جاوین پہر دربان سے کہا
کہ اُس آدمی کو لاؤ اگرچہ وہ میرا غم تازہ کرتا ہے حاجب نے مجہہ سے کہا اے
ابو عامر امیر المومنین غمگین ہین اگر تو اُن سے دس باتین کیا چاہتا ہے تو پانچ
ہی کرنا مین نے کہا بہتر ہے مین خلیفہ کے پاس گیا انکی مجلس خالی تہی جب
انہون نے مجہے دیکہا تو فرمایا میرے قریب آ مین اُن کے نزدیک گیا کہا تو
میرے بیٹے کو پہچانتا ہے مین نے کہا ہان کہا کیا کام کرتا تہا مین نے کہا مٹی
پتہر کا کہا تو نے اُس سے کام لیا مین نے کہا ہان کہا تو نے اُس سے کام لیا
اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ تہا مین نے کہا میں اللہ
تعالیٰ سے عذر کرتا ہون پہر آپ سے یا امیر المومنین مین اسکو نہین جانتا تہا
کہ وہ کون ہے مگر اسکے مرنیکے وقت میں نے پہچانا کہ یہ خلیفہ کا بیٹا ہے کہا
اسکو تو نے اپنے ہاتہہ سے نہلایا مین نے کہا ہان کہا اپنا ہاتہہ لا پہر اسکو پکڑا اور
اپنے سینے پر رکہا اور یہ کہتے جاتے تہے کہ میرا باپ تجہپر قربان ہو تو نے پیارے
مسافر کو کس طرح کفنایا پہر چند شعر اُسکے مرثیے کے پڑہے ابو عامر کہتے ہین کہ
خلیفہ نے تیاری کی اور بصرے کیطرف چلے مین اُن کے ہمراہ تہا اُسکی قبر پر
گئے قبر کو دیکہتے ہی انکو غش آگیا جب ہوش میں آئے تو چند شعر اور مرثیے کے
پڑہے جب رات ہوئی تو مین نے اپنا ورد ادا کیا اور لیٹ رہا خواب مین دیکہا
کہ ایک نور کا قبہ ہے اُسپر نور کا بادل ہے ناگاہ وہ بادل کہل گیا دیکہا
تو وہی لڑکا پکار رہا ہے اے ابو عامر اللہ میری طرف سے تجہے جزائے خیر دے
مین نے کہا اے میرے لڑکے تو کدہر گیا کہا ایسے رب کی طرف گیا جو کریم ہے
راضی خفا نہیں اُس نے مجہے ایسی چیزین دین کہ انکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا

نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر انکا خطرہ گذرا اور اُس نے
نفس پر قسم کھائی کہ نہ نکلیگا دنیا سے کوئی بندہ جیسا مین نکلا مگر وہ
کی آؤ بہگت کریگا جیسے میری کی پہر مین جاگ اٹھا اس حال مین کہ
اس سے خوش تہا اور جو اُس نے مجھہ سے کہا اور جسکی اُس نے مجھے بشا
دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ حکائیت سوائے اس
طریق کے اور طریق سے بہی بیان کی گئی ہے راوی کہتا ہے کہ ہارون
رشید سے کسی نے اس لڑکے کا حال پوچھا انہون نے کہا کہ یہ لڑکا میرا
خلیفہ ہونیسے سے پہلے پیدا ہوا تہا اِسنے اچھی طرح سے پرورش پائی قر
پڑہا علم سیکہا جب مین خلیفہ ہوا تو اُس نے مجھے چھوڑ دیا اُسکو میری
دنیا سے کچھہ نہ ملا یہ انگوٹھی اسکی مان نے اُسے دیدی تہی اسکا یاقوت مال
کثیر کی قیمت کا ہے مین نے اُسکی مان سے کہا تہا کہ یہہ انگوٹھی اسے
دے دیتی ہے یہہ لڑکا اپنی مان سے احسان کیا کرتا تہا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
حکایت عبد اللہ بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہین ہارون رشید حج کے لئے چلے
کوفے پونچے یہان چند دن ٹہرے پہر کوچ کیا لوگ باہر نکلے بہلول
مجنون رضی اللہ عنہ بہی لوگون مین نکلے ایک گہوڑے پر بیٹھہ گئے لڑکے
انکو ایذا دیتے تہے انکی چھیڑ کرتے تہے اتنے مین ہارون رشید کی سوا
آئی لڑکے انکے چھیڑنے سے رک گئے جب ہارون بہلول کے مقابلے مین
آئے تو انہون نے چلا کے کہا یا امیر المومنین یا امیر المومنین خلیفہ نے اپنے
ہاتھہ سے پردہ کھولا اور کہا حاضر ہون اے بہلول حاضر ہون انہون نے کہا یا امیر المومنین ایمن
بن نائل نے قدامہ بن عامری سے ہمکو حدیث کی قدامہ نے کہا مین نے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیٰ مین اونٹ پر سوار دیکھا اور آپ کے
نیچے پرانا پالان تہا مارنا ہانکنا کچھہ نہ تہا نہ ہٹو ہٹو تہی یا امیر المومنین اس
سفر مین تو اضع تیرے لئے بہتر ہے تکبر و تجبر سے ۔ ہارون رو دیا یہانتک

کہ آنسو زمین پر گرے پہر کہا اے بہلول اور کہو انہون نے کہا مین نے مانا کہ
ساری زمین کا تو مالک ہوگیا اور اللہ کے سارے بندے تیرے فرمانبردار ہوگئے
سو پہر کیا ہوا کیا کل کو قبر کے پیٹ مین تو نہ جاویگا اور ایک کے بعد دوسرا تجھہ
پر مٹی نہ ڈالے گا ہارون رو دیا پہر کہا یا بہلول تم نے خوب کہا اسکے سوا اور
بہی کچھہ ہے انہون نے کہا ہان یا امیر المومنین جس آدمیکو اللہ نے مال وجمال
دیا پہر اُس نے اپنے مال سے خرچ کیا اپنے جمال مین پرہیزگار رہا وہ اللہ تعالیٰ
کے خالص دیوان مین ابرار سے لکہا جاویگا ہارون نے کہا یا بہلول تم نے خوب
کہا انہین جائزہ یعنی صلہ ملیگا بہلول نے کہا جائزے کو اُن لوگون پر پہیر دے
جنسے تو نے اسکو لیا ہے مجھے اسکی کچھہ حاجت نہین ہارون نے کہا یا بہلول اگر تجھ
پر کچھہ قرض ہو تو ہم اسکو ادا کر دین انہون نے کہا یا امیر المومنین دین دین
سے ادا نہین کیا جاتا حق کو حقدار کیطرف پہیر دے اور اپنے نفس کا قرض
اپنے نفس سے ادا کر ہارون نے کہا یا بہلول تمہارے لئے اتنا وظیفہ جاری کر
دین کہ تمہین کفائیت کرے انہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھا یا پہر کہا یا
امیر المومنین مین اور تو دونون اللہ تعالےٰ کے بندون سے ہین یہہ محال ہے
کہ وہ تجھے تو یاد کرے اور مجھے بہول جاوے ہارون نے پردہ ڈالا اور چلدیا ع
حکایت کہتے ہیں سعدون مجنون رضی اللہ عنہ بصرے کی گلی کوچون مین گشت
کرتے جس گہر پہ انکا گذر ہوتا ٹہیر جاتے اور آیت پڑہتے یا ایہا الناس اتقوا
ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم اے لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک زلزلہ
قیامت کا بڑی چیز ہے اور روتے اور کہتے اے ابن آدم اگر مرنے کے بعد گلنے اعضا
جدا ہونے گوشت زیرہ زیرہ ہونے کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا تو بہی تجھے لائق تہا
کہ تو زمانیکے حوادث پر روتا اور جب بہوک کی شدت ہوتی تو کہتے الٰہی تو نے
سچی قسم کہائی ہے کہ تو اپنی مخلوق کو ضائع نہ کریگا اور بیشک تو رزق کا
ضامن ہے یہانتک کہ ادا کرے جسکا تو ضامن ہوا جیسا تو نے قسمت کیا

اور مجھے بیشک تیرے ساتھہ وثوق ہے لیکن دلون کا حال جو ہے وہ تجھ
سے یہہ صوف کا جبہ پہنے رہتے تھے اُسکی سیدہی آستین پر یہہ سطر
ہتی اے سعید تو نے اپنے مولے کی نافرمانی کی غلام ایسا نہین کیا کرتے
اور بائین آستین پر دو سطرین لکھی ہوئی تہیں ہلاک ہو وہ جسکا قوت
ایک روٹی ہے سید لطیف اسکو دیتا ہے پہر وہ نافرمانی کرتا ہے ایسے
کی جو جلال والا ہے اور اُسپر رحیم و رؤف ہے اور پیچھے دو سطرین لکھی
تہیں جو دن گذرتا ہے وہ میرا ایک ٹکڑا لے لیتا ہے اطیبان مجھے گزر
جاتے ہین اے نفس گناہون سے باز آ اور توبہ کر گناہ بندون پر فرض نہیں ہین
کہ انکو ادا کیا جاوے اور آگے دو سطرین لکھی ہوئی تہین

ایہا الشامخ الذی لا یرام ... نحن من طینة علیک السلام
انما هذه الحیوة متاع ثم موت به تسادی الانام

اُن کے عصا پر دو سطرین لکھی ہوئی تہین عمل کر اور دو اس دنیا مین خوف
کیحالت مین ہے اور جان رکھہ کہ بیشک تو موت کے بعد اٹھایا جاویگا اور
جان رکھہ کہ جو عمل تو نے آگے بہیجا ہے وہ بیشک تجھہ پر شمار کیا جاویگا اور
جو تو نے پیچھے چھوڑا وہ میراث مین جاویگا کسی نے ان سے کہا کہ تم تو حکیم
ہو مجنون نہین ہو انہون نے جواب دیا کہ مین اعضا کا مجنون ہون دل
کا مجنون نہین ہون پہر پیٹھہ پہیر کر بہاگ گئے ✤

حکایت ہارون رشید جب حج کیلئے مکے کیطرف چلے تو اُن کے لئے بیچ
عراق سے حرم تک نبود مرعزی کا فرش بچھایا گیا تھا انہون نے قسم کہائی
کہائی تھی کہ پیادہ پا حج کو جاوین ایک دن میل سے تکیہ لگایا تہک گئے تہے
ناگاہ سعدون مجنون یہ کہتے ہوئے ان کے سامنے آئے مین نے مانا کہ دنیا
تجھسے موافق ہے کیا تجھے موت نہ آئیگی پہر تو دنیا کو کیا کریگا تجھے تو میل کا سایہ
کافی ہے ہشیار ہو اے دنیا کے طالب تو اُسکو اپنے دشمن کیلئے چھوڑ دے

زمانے نے جیسا تجھے ہنسایا ہے ویسا ہی وہ تجھے رولادیگا ✤
زمین کو ے جاان رنج دیگی آسمان ہوکر
چلا ہے اے دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر
ہارون رشید نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑے یہانتک کہ تین نمازین
اونسے فوت ہوگئین جب ہوش مین آئے تو انکو ڈہونڈا ان کا اتا پتا نہ لگا
یہہ افسوس کرتے رہگئے ✤

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے تین رات اللہ
عزوجل سے اسبات کا سوال کیا کہ میرا رفیق جنت مین مجھے دکہاوے مجھہ سے
کہا گیا کہ اے عبد الواحد تیرے رفیق جنت مین میمونہ سوداء ہے مین نے عرض
کیا وہ کہان ہے مجھہ سے کہا گیا کہ کوفے مین فلان قبیلے مین ہے مین کوفے
کو گیا اسکا پتہ پوچھا لوگون نے کہا وہ دیوانی ہے بکریان چراتی ہے مین
نے کہا مین اُسکو دیکھا چاہتا ہون لوگون نے کہا تو جبّانہ کی طرف جا مین
وہان گیا مین نے دیکھا کہ وہ کہڑی نماز پڑہ رہی ہے اُسکے آگے ایک برچھی
گڑی ہوئی ہے اُسپر صوف کا جبہ رکہا ہوا ہے جبہ پر یہ لکہا ہوا ہے لا تباع
ولا تشتری یعنے نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے اور بکریان بہیڑیون کے ساتھ
چر رہی ہین نہ تو بکریان ان سے ڈرتی ہین نہ وہ انکو کہاتے ہین جب اُسنے
مجھے دیکھا تو نماز کو مختصر کیا پہر کہا اے ابن زید تو لوٹ جا یہان وعدہ نہیں
ہے وعدہ تو کل کو ہے مین نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تجھے کسنے بتایا کہ مین
ابن زید ہون کہا تو نہین جانتا کہ ارواح جنود مجندہ تہے جنکا وہان تعارف
ہوگیا اُن کے درمیان مین یہان الفت ہوئی اور جنکی پہچان وہان نہیں
ہوئی وہ یہان مختلف رہے مین نے کہا مجھے نصیحت کر کہا بڑا تعجب ہے ایسے
واعظ سے کہ وہ خود نصیحت کیا جاوے مجھے یہ بات پونچی ہے کہ جس بندے
کو دنیا سے کچھہ دیا جاوے پہر وہ اُسکے ساتھہ اور چیز چاہے تو اللہ تعالے
اُس سے اپنی خلوت کی محبت چہین لیتا ہے اور اُسکے بدلے مین قرب کے بعد

والا یا عورت کہ اُس سے صحبت کرلی یا لقمہ کہ اسکو کہا لیا یا جیسا فرمایا اور فرمایا کہ
اہل تقوے اُنکی مؤنت دنیا والون سے بہت تہوڑی ہے اور انکی معونت بہت
زیادہ ہے اگر تو بہول جاوے تو تجہے یاد کرین اور جو تو اُنکو یاد کرے تو تیری اعانت
کرین حق اللہ کو خوب کہتے ہین امر اللہ کو خوب قائم کرتے ہین تو دنیا کو ایسی
سمجہہ جیسے منزل کہ تو اُس مین اُتر پڑا پہر وہان سے کوچ کیا یا جیسے مال کہ خواب
مین تو نے اسکو پایا پہر جاگ اُٹہا اور تیرے پاس اُس سے کچہہ بہی نہین ایک
شعر پڑہا مضمون اُسکا یہ ہے کہ دنیا ایسی ہے جیسے سوئے ہوئے کا خواب اور
جو عیش ہمیشہ نہیں ہے وہ خیر نہین ہے تو غور کر کہ جب کوئی لذت تو نے کل
حاصل کی اور اسکو فانی کر دیا تو تو ایسا ہی ہوا جیسے خواب دیکہنے والا کہ آنکہہ
کہلی تو کچہہ نہ تہا اور فرمایا کہ غنی اور عزت مومن کے دل مین پہرتے رہتے ہین
جب ایسے مکان مین پہونچتے ہین کہ جسمین توکل ہے تو اُسکو اپنا وطن کر لیتے
ہین امام یافعی کہتے ہین کہ اگر اُسمین توکل کو نہیں پاتے تو وہان سے کوچ
کر جاتے ہین حضرت امام نے جو یہ فرمایا کہ جس شخص کے دلمین صاف خالص
اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو اسکو ماسوا سے مشغول کر دیتا ہے سو اس قول
میں محبت کیطرف اشارہ کیا اسلئے کہ صاف خالص اللہ کا دین اسبات کا
مستلزم ہے کہ محبت آلہی حقیقۃً اُس دل مین ہوتی ہے جسمین وہ نازل ہوا سو
اسوقت وہ دل محبوب کے ساتہہ اُسکے ماسوا سے مشغول ہو جاتا ہے نہ سنتا ہے
نہ دیکہتا ہے مگر اللہ تعالی کے ساتہہ عبد اللہ بن عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے
جیسا علما کے علم کو محمد بن علی بن حسین کے نزدیک حقیر پایا ایسا کسی کے نزدیک
نہیں پایا بعض اہل لغت نے کہا کہ محمد کا لقب باقر اسلئے ہوا کہ یہ علم کو پہاڑتے
تہے ان کا علم بہت وسیع تہا عرب کہتے ہین بقرت الشئے بقرا جبکہ تو کسی چیز کو
کہولدے اُسکو وسیع کر دے شیر کو باقر اسیلئے کہتے ہین کہ وہ اپنے شکار کا پیٹ
پہاڑتا ہے محمد بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہین میرا ایک بہائی میری آنکہہ مین تہا بہت

دوری دیتا ہے اور انس کے بعد وحشت دیتا ہے پہر واعظ کیطرف خطاب
کر کے چند شعر پڑہے مضمون ان کا یہ ہے کہ اے واعظ تو تو احتساب کے
کے لئے کہڑا ہوا لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہے اور تو خود یقینا بیمار ہے
یہہ نہائت بڑی بات ہے اگر تو واعظ سے پہلے اپنے عیب کی اصلاح اور
کر لیتا تو اے میرے دوست جو کچہہ تو کہتا وہ دلون میں اچہی طرح سے جگہ
تو تو گمراہی سے منع کرتا ہے اور تیرا یہ حال ہے کہ تو نہی مین شک
کرنیوالے گے ہے مین نے کہا مین ان بہیڑیون کو بکریون کے ساتہہ دیکہ
رہا ہون نہ تو بکریان اُنسے بہڑکتی ہیں نہ وہ اُنکو کہاتے ہین یہہ کس وجہ
سے ہے کہا دور ہو مین نے اپنے اور اپنے سید کے درمیان میں اصلاح
کر لی ہے اُس نے بہیڑیون اور بکریون کے درمیان مین اصلاح کر لی ہے
اُس نے بہیڑیون اور بکریون کے درمیان اصلاح کر دی +

حکائیت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علے بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
حج کے لئے چلے جب مسجد حرام مین داخل ہوئے تو بیت اللہ کیطرف دیکہا
اور روئے یہانتک کہ آپ کی آواز بلند ہوئی کسی نے کہا کہ آپ کی طرف
لوگ دیکہتے ہین اگر آپ کسی قدر آواز کو پست فرمائیں تو بہتر ہے آپنے
فرمایا میں کیون نہ روون شاید اللہ تعالے رحمت سے میری طرف دیکہے
تو اُسکے سبب سے کل کو اُسکے نزدیک اپنی مراد کو پہونچون پہر کعبے کا طواف
کیا مقام کے پیچہے نماز پڑہی سجدے سے اپنا سر اٹہایا سجدے کی جگہہ اُنکے
آنسوؤن سے تر تہی اپنے بعض اصحاب سے فرمایا مین غمگین ہون میرا دل
دل مشغول ہے عرض کیا گیا آپ کو کیا غم ہے آپ کے دل کا شغل کیا ہے
فرمایا جس شخص کے دل مین صاف خالص اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو وہ
اپنے ماسوا سے اسکو مشغول کر دیتا ہے اور دنیا تو عنقریب فنا ہونیوالی ہے
اُسکی حقیقت تو اسی قدر ہے کہ جیسے جہاز کہ اُسپر سوار ہو لیا یا کپڑا کہ اسکو پہن

عظیم تہا اور جس چیز نے اُسکو میری آنکھہ مین عظمت دی وہ یہی ہے کہ د
اُس کی آنکھہ مین حقیر تہی ◆
حکایت (۲) لیث بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین ۱۱۳ھ ہجری مین پید
حج کیلئے گیا مکے پونچا جب عصر کی نماز پڑہ چکا تو جبل ابو قبیس پر چڑہا او
دیکہا کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا کر رہا ہے یا رب یا رب کہتا ہے اسکو اتنا
کہا کہ اُسکا دم ٹوٹ گیا پہر کہا یا رباہ یا رباہ یہانتک کہ اُسکا دم منقطع
پہر کہا یا اللہ یا اللہ یہانتک کہ دم ٹوٹا پہر کہا یا حی یا حی یہانتک کہ سانس
منقطع ہوئی پہر کہا یا رحمن یا رحمن یہانتک کہ دم تمام ہوا پہر کہا یا رحیم یا
رحیم یہانتک کہ سانس پوری ہوئی پہر کہا یا ارحم الراحمین سات بار یہانتک
کہ دم ختم ہوا پہر کہا یا الٰہی مین انگور چاہتا ہون تو مجہے کہلادے اور بیشک
میری دونون چادرین پرانی ہوگئین لیث کہتے ہین واللہ اُسنے اپنی بات
پوری نہ کی تہی کہ مین نے ایک زنبیل انگور سے بہرا ہوا دیکہا اور اُسوقت
روے زمین مین انگور نتہا اور دو چادرین رکہی ہوئی دیکہین اُس شخص
نے انگور کہانیکا ارادہ کیا مین نے کہا مین بہی تیرا شریک ہون اُس نے کہا
کیون مین نے کہا تو دعا کرتا تہا اور مین آمین کہتا تہا مجہسے کہا آگے بڑہ اور
کہا اسمین سے کچہہ ذخیرہ نہ کرنا مین آگے بڑہا اور اُن کے ساتہہ مین نے بہی
ایسی چیز کہائی کہ کبہی نہ کہائی تہی انگور مین تخم نہ تہا مین نے اسقدر کہایا
کہ سیر ہوگیا اور زنبیل مین سے کچہہ کم نہوا پہر مجہسے کہا ان چادرون
مین سے جو تجہے پسند ہو وہ لیلے مین نے کہا انکی مجہے حاجت نہین ہے پہر مجہہ سے
کہا کہ تو علیحدہ ہوجا کہ مین انکو پہن لون مین اُسکے پاس سے الگ ہوگیا
اُسنے ایک کا تہمد باندہا دوسری کو اوڑہ لیا اور پرانی چادرون کو اپنے ہاتہ
پر رکہا اور اُترا مین اُسکے پیچہے چلا یہانتک کہ جب وہ مسعیٰ مین پونچا تو ایک
شخص سے ملاقات ہوئی اُس نے کہا یا ابن رسول اللہ تو مجہے کپڑا پہنادے اللہ تعالیٰ

تجہے جنت کے حلون سے حلہ پہناوے انہون نے دونون چادرین اُسکو دیدین
مین اُس آدمی کے پاس گیا اُس سے پوچہا یہ کون ہے کہا یہ جعفر بن محمد ہین
پہر مین نے اُن کو تلاش کیا تاکہ کچہہ اُنسے سنون مجہے نفع ہو مگر اُن کو نہ پایا
رضی اللہ عنہ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے جعفر بن محمد
صادق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تہے سلامت نادر ہوگئی یہانتک
کہ اُسکی تلاش کرنیکی جگہ چہپ گئی اگر کسی چیز مین ہے تو گمنامی مین ہو اگر
اسمین نہ ملے تو خلوت مین ہو اور یہہ مثل خمول کے نہیں ہے اور خلوت
مین نہ ملے تو سکوت مین ہو اور یہہ مثل خلوت کے نہیں ہے اگر سکوت مین
نہ ملے تو سلف صالح کے کلام مین ہو سعادتمند وہی ہے جو اپنے نفس مین
خلوت پاتا ہے روایت ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے جعفر کو طلب کیا اُن
پر خفا ہوگیا تہا ان کے قتل کی وعید کی تہی جب یہ اُسکے پاس تشریف لیگئے
تو اُنکو دہمکایا گہرکایا اُنسے کہا تجہے اہل عراق نے امام بنایا ہے تجہکو اپنے
مال کی زکوۃ بہیجتے ہیں تو میری سلطنت مین الحاد کرتا ہے فتنہ و فساد برپا
کرنا چاہتا ہے اللہ مجہے قتل کرے اگر مین تجہے قتل نہ کرون انہون نے فرمایا
یا امیر المومنین سلیمان علیہ السلام کو نعمت دی گئی تہی انہون نے شکر کیا ایوب
علیہ السلام کو ابتلا ہوا تہا انہون نے صبر کیا یوسف علیہ السلام پر ظلم کیا گیا
تہا انہون نے معاف کیا منصور کا غصہ گیا شر جاتا رہا خیر خوشی آئی جعفر
صادق رضی اللہ عنہ سے خوش ہوا ان کی تعریف کی جب یہ اُس کے پاس
سے نکلے تو کسی نے انسے پوچہا کہ جب آپ اُسکے پاس گئے تہے تو آپ نے
کیا کہا تہا انہون نے فرمایا مین نے یہ دعا پڑہی تہی اللہم احرسنی بعینک
التی لا تنام واکنفنی بکنفک الذی لا یرام واغفرلی وارحمنی
بقدرتک علی لا اہلک وانت رجائی اللہم انت اجل واکبر مما
اخاف واحذر اللہم بک ادفع فی نحرہ واعوذ بک من شرہ

جعفر فرماتے ہیں مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث کی کہ ر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر اللہ کسی نعمت کے
انعام کرے اُسے چاہئے کہ اُسکی حمد کرے اور جسکے رزق مین ت
اُسے چاہئے کہ وہ استغفار کرے اور جسکو کوئی کام پیش آوے ت
کہ کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ +

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مکے مین ہمارے نزدیک ایک
آدمی رہتا تہا پرانے کپڑے پہنے رہتا ہمسے خلط ملط نہین کرتا تہا نہ ہم
پاس بیٹہتا اس کی محبت میرے دل مین آگئی ایکبار دوسو درہم وجہ حلال
سے مجہے ملے مین انکو اٹہاکے اُسکے پاس لیگیا مصلے کے کنارے پر رکہد
مین نے اُس سے کہا کہ یہ درہم مجہے وجہ حلال سے ملے ہین تو انکو اپنی
کسی حاجت مین صرف کرنا اُسنے کن انکہیون سے میری طرف دیکہا پہر
کہ مین نے تو اس جلسے کو اللہ تعالے کے ساتہہ فارغ ہونیکے لئے بعوض
ستر ہزار اشرفی سواے اور سامان واسباب ومستغلات کے خریدا ہے
تو یہ چاہتا ہے کہ مجہے ان درہمونکے ساتہہ اس سے دہوکا دے اور
کہڑا ہوگیا اور انکو پہیلا دیا مین بیٹہکے انکو اٹہانے لگا مین نے اُسکی سی
عزت نہ دیکہی جیسکہ وہ چلا گیا اور نہ اپنی کی سی ذلت دیکہی کہ مین انکو
اٹہاتا تہا ۔ رضی اللہ عنہ +

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن مدینے منورہ
کی مسجد مین بیٹہا ہوا وعظ کرتا تہا اتنے مین ایک جوان آدمی اچہے
قیمتی کپڑے پہنے ہوئے آکر کہڑا ہوا اور اُسکے ہمراہ اُسکے اصحاب تہے
مین نے وعظ کرنا شروع کیا اُسنے مجہسے وعظ مین یہ بات سنی کہ ضعیف
سے تعجب ہے کہ وہ کیونکر قوی کی نافرمانی کرتا ہے اُسکا رنگ متغیر ہو
گیا اور چلا گیا جب صبح ہوئی تو مین پہر اپنی مجلس مین بیٹہا ناگاہ

وہی شخص آیا سلام کیا دو رکعت نماز پڑہی اور کہا یا سری مین نے کل یہ
تجہسے سنا کہ تو یہ کہتا تہا تعجب ہے کمزور سے کہ وہ کیونکر زور آور کی نافرمانی کرتا
ہے اسکے معنے کیا ہین مین نے کہا مولے سے زیادہ کوئی قوی اور غلام سے
بڑہکر کوئی ضعیف نہیں ہے اور وہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے وہ اٹہا
اور چلا گیا پہر کل کو آیا اور اُسپر دو سفید کپڑے تہے اور کوئی اُسکے ہمراہ
نہ تہا کہا اے سری اللہ تعالی کیطرف راہ کیونکر ہے مین نے کہا اگر تو عبادت
کرنا چاہتا ہے تو دن کو روزہ رکہہ اور رات کو نماز پڑہ اور اگر اللہ عز وجل
کو چاہتا ہے تو اُسکے سوا ہر چیز کو چہوڑ دے تو اُس کیطرف پہنچ جاویگا اور
مساجد و ویرانے و قبرستان کے سوا اور کہین نہ رہ وہ یہ کہتا ہوا کہڑا ہو
گیا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہ چلونگا مگر وہ رستہ جو سب رستون سے سخت
ہوگا پہر وہ نکلتا ہوا چلا گیا چند دن کے بعد بہت سے لڑکے میرے پاس
آئے مجہہ سے پوچہا احمد بن یزید کاتب کا کیا حال ہے مین نے کہا مین
اسکو نہین پہچانتا مگر ایک آدمی میرے پاس آیا تہا جسکی فلان
فلان صفت ہے میرے اُسکے درمیان مین فلان فلان بات ہوئی اب
اب مین اُسکے حال کو نہین جانتا وہ کہنے لگے تجہے قسم ہے اللہ کی تو کبہی
اُسکے حال سے واقف ہوا تہا تو ہمین اسکو بتا دے اور اُس کا گہر بتادے
مجہے سال بہر تک اسکی کوئی خبر معلوم نہوئی ایک رات عشا کے بعد مین
اپنے گہر مین بیٹہا ہوا تہا کہ کسی نے دروازہ ٹہوکا مین نے اُسکو اندر
آنے کی اجازت دی دیکہا تو وہی جوان تہا ایک ٹکڑا کمل کا کمر سے باندہے
دوسرا کاندہے پر رکہے ہوئے تہے ہاتہہ مین زنبیل اُسمین کہجور کی گٹہلیان
تہین اُسنے میری دونون آنکہونکے درمیان کا بوسہ لیا اور کہا یا سری
اللہ تعالے تجہے آگ سے آزاد کرے جیسا تو نے مجہے دنیا کی غلامی سے آزاد
کیا مین نے اپنے ایک دوست کی طرف دیکہا اُس کو اشارہ کیا کہ تو

...اُسکے گہروالون کے پاس جا انکو خبر کردے وہ شخص گیا ناگاہ اُسکی بی بی غلامون کے [ساتھ] آئی اُس نے اندر آکے بچے کو اُسکی گود مین ڈالدیا بچہ زیور [اور] عمدہ لباس پہنے تہا بی بی نے اُس سے کہا اے میرے مالک تو نے مجھے رانڈ کیا اور تو زندہ ہے اور تو نے اپنے بچے کو یتیم کردیا اور تو زندہ ہے سری فرماتے ہین کہ اُسنے میری طرف دیکھا اور کہا اے سری یہہ وفا نہین ہے پہر بی بی بچے کیطرف متوجہ ہوا اور اُن سے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک تم میرے دل کا پہل ہو اور میرے قلب کے دوست ہو اور یہ میرا لڑکا مجھے ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے سوا اس بات کے کہ یہہ سری بیٹھے ہوئے ہین انہون نے مجھے یہ خبر دی کہ جو کوئی اللہ تعالے کی خوشی چاہتا ہے وہ اُسکے سوا سب چیزون [سے] قطع کرتا ہے پہر اُس نے لڑکے کا زیور اُتارا اور بی بی [illegible] اور ننگے بدنون مین رکھہ اور اپنے کمل سے ایک ٹکڑا پہاڑا اُسمین لڑکے کو لپیٹ دیا بی بی بولی مین اپنے بچے کو اسحالت مین نہیں دیکھہ سکتی اور بچے کو مع کپڑے و زیور کے میان سے چہین لیا اُس نے جب دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھہ مشغول ہوگئی تو کہڑا ہوگیا اور کہا تمنے میری رات ضائع کردی میرے اور تمہارے درمیان مین اللہ ہے اور نکلتا ہوا چلا گیا گہر بولنے سے گونج گیا بی بی نے سری سے کہا اگر یہہ پہر آوے یا تم اسکی خبر سنو تو مجھے اطلاع کردینا مین نے کہا انشاء اللہ تعالی کئی دن کے بعد میرے پاس ایک بڑہیا آئی کہنے لگی اے سری شونیزیہ مین ایک جوان آدمی ہے وہ تجھے بلاتا ہے مین وہان گیا دیکھا تو وہی جوان تہا اُسکے سر کے نیچے ایک اینٹ رکھی ہوئی تہی مین نے اُسے سلام کیا اُس نے آنکہین کہولین اور کہا اے سری تو دیکھتا ہے کہ وہ میرے لئے گناہ بخشدیگا مین نے کہا ہان کہنے لگا مجھہ سے آدمی کی بخشش کریگا مین نے کہا ہان کہا مین تو ڈوبا ہوا ہون مین نے کہا وہ ڈوبے ہوئے کو نجات دینے والا ہے کہا مجھہ پر مظالم ہین مین نے کہا خبر ہین وارد

ہوا ہے کہ قیامت کے دن تائب کو حاضر کرینگے اور اسکے ساتھہ اُسکے خصوم ہونگے اُن سے کہا جاویگا کہ تم اسکو چھوڑدو اللہ تعالی تمکو عوض دیگا کہا اے سری میرے پاس گٹھلیان چننے کی مزدوری کے چند درہم ہین جب مین مرجاون تو تو انسے ضرورت کی چیزین خرید کرنا اور مجھے کفنا دینا اور میرے گہروالونکو خبر نہ کرنا تاکہ وہ میرے کفن کو حرام سے متغیر نہ کرین مین تہوڑی دیر اُسکے پاس بیٹھا اس نے آنکہین کہولین اور کہا لمثل ہذا فلیعمل العاملون پہر اُس کا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ مین نے درہم لئے حاجت کی چیزین خریدین اور اسکی طرف چلا لوگون کو دیکھا کہ دوڑتے ہوئے چلے آتے ہین مین نے کہا کیا خبر ہے کہنے لگے ایک ولی کا اولیا اللہ مین سے انتقال ہوگیا ہے ہم اوسپر نماز پڑہنے جاتے ہین پہر مین آیا اُسکو نہلایا ہم نے اُسپر نماز پڑہی دفن کردیا۔ ایک مدت کے بعد اُسکے گہروالے خبر پوچھنے کے لئے آئے مین نے انکو اُسکے مرنیکی خبر دی اُس کی بی بی روتی ہوئی آئی مین نے اُسکے حال کی اُسے خبر دی اُس نے مجھسے چاہا کہ مین اُسے اُسکی قبر بتادون مین نے کہا مین اُس [illegible] کہ تم اسمعت کا تم اسکا کفن بدل دوگی اُسنے کہا نہیں واللہ ہم نہ بدلینگے پہر مین نے اُسکو قبر بتادی وہ روئی اور دو گواہ کو بلایا وہ حاضر ہوئے اُسنے اپنی لونڈیون کو آزاد زمین کو وقف کردیا اور سارے مال کو صدقہ کیا اور اُس کی قبر پر بیٹھ رہی یہانتک کہ مرگئی رحمۃ اللہ علیہا ✣

حکایت کہتے ہین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ابنا ملوک سے تہے یہ اپنے اہل و مال جاہ و ریاست سے علیحدہ ہوگئے اسکا سبب یہہ ہوا کہ ایک دن شکار کے لئے گئے لومڑی یا خرگوش کو بہگایا اُسکی طلب مین تہے کہ ناگاہ غیب سے یہہ آواز آئی کیا تو اسلئے پیدا کیا گیا ہے یا تجہے اسکا حکم دیا گیا ہے پہر ایک ہاتف نے انکے زین کے قربوس سے آواز دی اور کہا قسم ہے اللہ کی تو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا نہ تجہے اسکا حکم دیا گیا یہ اپنی سواری سے اوتر پڑے اِن

کے والد کا ایک چرواہا تھا اُس سے ملاقات ہوئی اسکا جبہ جو صوف کا
اُسکو پہن لیا اور اپنا گھوڑا اور جو کچھہ ساتھہ تھا سب اسکو دیدیا پھر جنگل
چلے گئے انکا حال جو ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ +
حکایت بیان کرتے ہین کہ شیخ ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رضی
شکار کے لئے نکلے یہ ان دنوں میں کرمان کے بادشاہ تھے شکار کی تلاش
مین بہت دور نکل گئے یہانتک کہ ایک ویران جنگل میں جا پہونچے انہون
نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی درندے پر اسوار ہے اور اُسکے گرد اور درندے
انہون نے جب انکی طرف دیکھا تو وہ ان کی جانب دوڑے جوان نے ان
کو روکا جب وہ جوان ان کے قریب آیا تو انکو سلام کیا اور ان سے کہا
یا شاہ اللہ سے یہ کیا غفلت ہے اپنی دنیا کے ساتھہ اپنی آخرت سے مشغول
ہوگئے اور اپنی لذت و ہوی کے ساتھہ اپنے مولا سے غفلت کی اللہ تعالے نے
تو دنیا تمہین اسلئے دی تھی کہ تم اُسکے ساتھہ اُسکی خدمت پر قوت حاصل
کرو سو تمنے اُسکو اللہ سے مشغول ہونیکا ذریعہ ٹھہرایا وہ جوان ان سے
باتیں کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک بوڑھیا پانی کا پیالہ ہاتھہ مین لئے ہوئے آئی
اُس نے وہ پیالہ جوان کو دیا اُس نے پیا باقی شاہ کو دیا انہون نے پیا
یہ کہتے ہین اُس سے زیادہ لذیذ ٹھنڈی شیرین کوئی چیز مین نے کبھی نہین
پی پھر وہ بوڑھیا چلی گئی جوان نے کہا یہ دنیا ہے اللہ تعالے نے میری
خدمت کے لئے اسکو مقرر فرمایا ہے جب مجھے کسی چیز کی حاجت ہوتی ہے
تو یہ حاضر کرتی ہے جب اُسکا خطرہ میرے دل مین گذرتا ہے کیا تجھے یہ بات نہین
پہونچی کہ اللہ تعالے نے جب دنیا کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا اے دنیا جو میری
خدمت کرے تو اُسکی خدمت کرنا اور تیری خدمت کرے تو اُس سے خدمت
لینا شاہ نے جب یہ قصہ دیکھا تو توبہ کی اور جو کچھہ ان سے ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ
حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے کسی نے انکے توبہ کرنیکا سبب

پوچھا انہون نے کہا مین سپاہی تھا شراب پینے مین منہمک رہتا تھا مین
نے ایک عمدہ لونڈی خریدی وہ مجھے نہایت پسند تھی اُس سے ایک
لڑکی پیدا ہوئی اُس سے مجھے بہت محبت ہوگئی جب وہ چلنے لگی تو اُس کی
محبت میرے دل مین اور بڑھ گئی اُسے مجھسے مجھے اُس سے الفت ہوگئی جب
مین شراب رکھتا تو وہ میرے پاس آتی اور شراب کو چھین کے میرے کپڑون
پر ڈالدیتی جب وہ پوری دو برس کی ہوئی تو مر گئی مجھے بہت رنج ہوا جب
شب برات آئی اور وہ جمعے کی رات تھی تو مین شراب کے نشے مین چور سو رہا
عشا کی نماز بھی نہ پڑھی خواب مین دیکھا کہ گویا قبرون سے مردے نکلے
خلق کا حشر ہوا اور مین بھی اُن کے ساتھہ ہون مین نے اپنے پیچھے ایک
آہٹ سنی پھر کے دیکھا تو ایک نہایت بڑا اژدہا کالا کیتی آنکھون کا مونہہ
کھولے ہوئے جلد جلد میری طرف آرہا ہے مین ڈرتا گھبراتا سہمتا ہوا اُس کے
آگے سے بھاگا راہ مین ایک بوڑھا آدمی پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے خوشبو لگے
دیکھا مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا مین نے کہا تو مجھے
پناہ دے میری فریاد رسی کر اُس نے کہا مین کمزور ہون اور یہ مجھہ سے
بہت قوی ہے مجھے اُسپر قدرت نہیں ہے لیکن تو جلد جلد چلا جا شاید
اللہ تعالے کسی شخص کو تیری نجات کا سبب کر دے پھر مین سیدھا بھاگتا
ہوا چلا گیا قیامت کی بلند جگہون مین سے کسی بلند جگہ پر چڑھ گیا وہانسے
مین نے دوزخ کے طبقات کو جہانکا اُسکی دہشت ناک چیزونکو دیکھا قریب
تھا کہ اژدہے کے ڈر کے مارے جو میری طلب مین آرہا تھا دوزخ مین گر
پڑون اتنے مین کسی نے چلا کے مجھہ سے کہا کہ تو لوٹ جا تو دوزخیون مین
سے نہیں ہے مجھے اُسکی بات سے تسلی ہوئی اور مین لوٹا اژدہا بھی میری طلب
مین لوٹا پھر کسی نے مجھے چلا کے آواز دی اسکے بعد مین اُسی بوڑھے آدمی
کے پاس آیا مین نے اُس سے کہا یا شیخ مین نے تجھسے سوال کیا تھا کہ تو

مجھے اس اژدہا سے پناہ دے تو نے نہ دی اُس نے رو دیا اور کہا مین ضعیف
ہون لیکن تو اس پہاڑ کیطرف جا اُسمین مسلمانون کی امانتیں ہیں اگر تیری
اُس مین کوئی امانت ہے تو وہ تیری مدد کریگی مین نے دیکھا تو وہ پہاڑ گول
اُس مین بہت سے طاق تہے اُنپر پردے پڑے ہوئے تہے ہر طاق کے دو کواڑ
سونے کے یاقوت و موتیون سے جڑے ہوئے تہے ہر ایک کواڑ پر ریشمی
کپڑے کا پردہ تہا مین پہاڑ کو دیکھتے ہی اُسکی طرف بہاگا اور اژدہا بہی
پیچھے تہا یہانتک کہ مین پہاڑ کے نزدیک پونچا کسی فرشتے نے چلا کے کہا
پردے اٹہا دو کواڑ کہولدو جہانکو شاید تم مین اس مصیبت زدہ کی
کوئی امانت ہو کہ وہ اُسکو اُسکے دشمن سے بچالیوے پہر جہٹ پٹ پردے
اٹہائے گئے کواڑ کہولدیئے گئے بچے چاند سے منہ والے مجھے جہانکنے لگے اور
میرے قریب آپونچا مین متحیر ہوا اتنے مین بعض بچے چلائے کہ تمہارا بُرا ہو۔ تم
سب جہانکو اژدہا تو اُس کے قریب آگیا ہے پہر وہ سب جہٹ کے جہٹ
جہانکنے لگے ناگاہ میری لڑکی جو مر گئی تہی وہ بہی اُن کے ساتھہ میری طرف
جہانکنے لگی جب اُس نے مجھے دیکھا تو رو دیا اور کہنے لگی واللہ یہہ میرا باپ
ہے پہر وہ نور کے پلے میں تیر کیطرح کودی یہانتک کہ میرے آگے آکہڑی
ہوئی پہر اُس نے اپنا بایان ہاتہہ میرے داہنے ہاتہہ کیطرف بڑہایا اور اُس
سے لٹک گئی اور سیدہا ہاتہہ اژدہے کیطرف بڑہایا وہ بہاگ گیا پہر اُس
نے مجھے بٹہایا اور وہ میری گود مین بیٹہہ گئی اور داہنا ہاتہہ میری داڑہی پر
مارا اور کہا ابا الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ و
ما نزل من الحق مین نے رو دیا اور کہا اے بیٹی تم لوگ قران کو پہچانتے ہو
اُس نے کہا ابا ہم تو تم سے زیادہ جانتے ہین مین نے کہا تو مجھے بتا کہ
یہ اژدہا جو مجھے ہلاک کرنا چاہتا تہا کون تہا کہا یہ تیرا عمل بد تہا تو نے
اُس کو قوی کر دیا تہا وہ زور آور ہو گیا اُسنے چاہا کہ تجھے آگ مین

ڈبودے مین نے کہا یہ بتا کہ وہ بوڑہا کون تہا جسپر راہ مین میرا گزر ہوا کہا
ابا وہ تمہارا نیک عمل تہا تم نے اُسکو ضعیف کر دیا وہ کمزور ہو گیا یہانتک
کہ اُسکو تمہارے برے عمل کے مقابلے کی طاقت نہ رہی مین نے کہا بیٹی تم
اس پہاڑ میں کیا کرتی ہو کہا ہم مسلمانون کے بچے ہیں قیامت تک ہم یہان
بسائے گئے ہین ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں کہ تم ہمارے پاس آؤگے ہماری
شفاعت تمہارے حق میں قبول کی جاویگی پہر مین ڈرتا گہبراتا جاگ اُٹہا
جب صبح ہوئی تو مین اپنی حالت سے علحدہ ہوا اور اللہ عزوجل سے توبہ
کی یہہ سبب ہوا میری توبہ کا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے
ہیں کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ انسان کا عمل اُسکے ساتھہ قبر
مین دفن کیا جاتا ہے اگر عمل اچھا ہے تو عمل والے کی آؤ بہگت کی جاتی
ہے اور اگر برا ہے تو اسکو ہلاک کر دیتا ہے یعنی اگر عمل صالح ہے تو میت کا
مونس ہوتا ہے اُسکو خوشخبری دیتا ہے قبر کو روشن کر دیتا ہے اُس کو
فراخ کر دیتا ہے شدائد و اہوال سے اُسکو بچاتا ہے اور جو عیاذا باللہ برا
ہے تو اُسکو ڈراتا گہبراتا ہے قبر کو تاریک کر دیتا ہے عذاب کرتا ہے شدائد
و اہوال و عذاب کے حوالے کر دیتا ہے مین نے بعض صالحین سے سنا
کہ ملک یمن میں کسی شخص کو دفن کیا لوگ چلے آئے قبر مین سخت مارکوٹ
کی آواز سنی گئی پہر قبر سے ایک کالا کتا نکلا اُس سے شیخ صالح نے کہا۔
تیرا برا ہو تو کون ہے اُس نے کہا مین مردے کا عمل ہون انہون نے
کہا یہ مارکوٹ تجہہ پر تہی یا میت پر اُس نے کہا بلکہ مجہہ پر مین نے میت
کے پاس سورہ یٰس اور اُسکی مثل اور سورتونکو پایا وہ میرے اور اسکے
درمیان مین حائل ہو گئیں اور مجہپر مار پڑی نکالا گیا امام یافعی رح کہتے
ہیں چونکہ اسکا عمل صالح عمل قبیح سے قوی تہا اسلئے وہ اُسپر غالب ہو گیا
اللہ تعالے کے کرم و رحمت سے اُسکو نکالدیا اور جو عمل بد قوی ہوتا۔ تو

عمل صالح پر غلبہ کرکے اُسکو گہیراتا عذاب کرتا نسأل اللہ الکریم
ورحمتہ وعفوہ وعافیتہ لنا ولاحبابنا ولاصحابنا ولکافۃ المسلمین

حکایت کہتے ہین کسی گنہگار کا انتقال ہُوا جب اُسکے لئے قبر کہودی
تو اُسمین ایک بڑا سانپ پایا پہر دوسری قبر کہودی اُسمین بہی وہی سانپ
دیکہا پہر اسیطرح ایک قبر کے بعد دوسری قبر کہودتے رہے یہانتک کہ
تیس قبرین اُسکے لئے کہودین ہر ایک مین وہی سانپ پایا جب دیکہا کہ اللہ
تعالے سے کوئی بہاگنے والا بہاگ نہین سکتا نہ اُسپر کوئی غلبہ کرنیوالا
ہوسکتا ہے تو اُس شخص کو مع اُس سانپ کے دفن کردیا یہہ سانپ اُسکا
عمل تہا جیساکہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی حکایت مین گزرا نسأل
اللہ سبحانہ الکریم التوفیق وحسن الخاتمۃ فی عفو وعافیۃ فی الدین
والدنیا والاخرۃ انہ المنان الکریم البر الرحیم +

حکایت خلف بن سالم رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے علی بن مغیرہ سے کہا
تم رات کو کہان رہتے ہو کہا ایسے گہر مین جسمین عزیز ذلیل دونون برابر
ہین مین نے کہا یہ گہر کہان ہے کہا قبرستان مین نے کہا کیا تمہین رات
کے اندہیرے سے وحشت نہین ہوتی کہا مین قبر کی تاریکی اُسکی وحشت یاد
کرلیتا ہون تو رات کی اندہیری مجہہ پر آسان ہوجاتی ہے مین نے کہا قبرستان مین
کبہی کوئی چیز مکروہ دیکہتے ہوگے کہا ہان کبہی دیکہتا ہون لیکن آخرت کا
ہول ایسی چیز ہے کہ قبرستان کی وحشت سے مشغول کردیتا ہے +

حکایت کندہ کے پادشاہون مین سے ایک بادشاہ لہو ولعب مین مشغول
رہتا تہا عیش ولذت مین مصروف ایکدن شکار یا کسی اور کام کے لئے سوار
ہُوا اپنے ساتہہ والون سے جدا رہگیا اُسنے دیکہا کہ ایک آدمی مردون کی
ہڈیان اپنے سامنے جمع کرے ہوئے بیٹہا ہے انکو لوٹ پوٹ رہا ہے بادشاہ
نے اُس سے کہا تیرا کیا قصہ ہے تجہے یہ کیا آفت پہونچی ہے جو ایسی دیکہہ

ہون تو بدحال ہورہا ہے تیرا جسم سوکہہ گیا ہے رنگ متغیر ہوگیا ہے اس
جنگل مین تنہا پڑا ہے اُس نے کہا تو نے یہ باتین جو ذکر کین وجہ اُسکی یہہ ہے
کہ مین دور دراز سفر کی تیاری مین ہون مجہپر دو موکل ہین وہ مجہے کہدیتے
ہین ایسی منزل کی طرف ہانکنے کے لئے جاتے ہین جو نہایت تنگ ہے اُسکی
تنگی تاریک ہے وہان کا رہنا بہت مکروہ ہے پہر وہ مجہے بوسیدگی کی نصا
ہلاکت کی مجاورت مین زمین کے طبقون کے نیچے سونپین گے اسکے بعد بہی
اگر وہ مجہے اُس منزل مین باوجود اسکی تنگی اور وحشت کے چہوڑدین تا
کہ زمین کے کیڑے مکوڑے میرا گوشت کہالین اور مین ریزہ ریزہ ہوجاؤن
میری ہڈیان ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوین تو رنج لئے ملنے کا خاتمہ ہو شقاوت
کا انتہا ہو لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ اسکے بعد حشر کی چنگہاڑ کیطرف لیجایا
جاؤنگا اہوال ومواقف جزا کی طرف پہیرا جاؤنگا پہر نہین معلوم کہ دو
گہرون مین سے کونسے گہر کیطرف لیجانیکا حکم ہوگا پہر جسکا یہ انجام ہوتا
ہے وہ کونسے حالسے لذت لیوے بادشاہ نے جب یہہ باتین سُنیں تو
اپنے گہوڑے پر سے کود کے اُسکے آگے بیٹہہ گیا اور کہا اے شخص تیری
باتون نے میرے عیش صافی کو مکدر کردیا اور میرے دلپر قبضہ کرلیا تو
اپنی بعض باتون کو مجہپر پہر دوہرا اور میرے لئے اُسکی شرح کر اُس نے
کہا کیا تو نہین دیکہتا ہے یہ جو میرے آگے رکہے ہوئے ہیں بادشاہ نے
کہا ہان کہا یہ بادشاہون کی ہڈیان ہین دنیا نے اپنی زینت سے ان کو
دہوکا دیا اپنے دہوکے سے اُنکے دلونپر غالب ہوگئی ان بچہڑنے کی جگہون
کی تیاری سے انکو غافل کردیا یہانتک کہ اچانک انکو موت آگئی آرزو
پوری نہوئیں نعمت کی رونق ستیاناس ہوگئی قریب ہے کہ یہہ ہڈیان
اُٹہائی جاوینگی جسم بنجاوینگی پہر انکو اعمال کا بدلہ دیا جاویگا اسکے بعد یا
تو دار نعیم وقرار کیطرف یا دار عذاب وبوار کیطرف جاوینگے پہر وہ شخص

غائب ہوگیا بادشاہ کو نہیں معلوم کدہر گیا اتنے مین بادشاہ کے ساتھ
والے آگئے بادشاہ کا رنگ متغیر تہا آنسوؤن کی جہڑ لگی ہوئی تہی جب
رات آئی تو بادشاہی لباس اوتار ڈالا دو چادرین پہن کین راتون رات
مین چلا گیا آخر ملاقات اُسکی یہی ہوئی رحمۃ اللہ تعالےٰ +

حکایت حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اپنے لشکر مین چلے جاتے
تہے پرند اُنکو سایہ کرتے تہے دواب و وحوش وانعام وجن وانس اور
باقی حیوانات اُنکے داہنے بائیں تہے بنی اسرائیل کے ایک عابد پر اُن
کا گزر ہوا اُس نے کہا واللہ اے ابن داؤد بیشک اللہ تعالےٰ نے تجہے
ملک عظیم عنائت کیا حضرت سلیمان نے اُسکا یہ کہنا سن لیا فرمایا بیشک
ایک تسبیح مومن کی نامۂ اعمال مین اُس سے بہتر ہے جو ابن داؤد کو دیا
گیا اسلئے کہ یہ تو جاتا رہیگا اور تسبیح باقی رہیگی +

حکایت اگلی امتون کے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک شہر
نہائیت خوش اسلوب بسایا اُسکے حسن وزینت مین بہت مبالغہ کیا پہر
کہانا پکایا لوگون کو بلایا کئی آدمیونکو اُسکے دروازون پر بٹہایا اسلئے
کہ جو شخص وہان سے نکلے اُس سے پوچہین کہ تو نے کوئی عیب اسمین
پایا غرضکہ جو کوئی کہانا کہاکے نکلتا اُس سے پوچہتے کہ تو نے اسمین کوئی
عیب پایا وہ کہتا نہیں یہانتک کہ آخر کو چند آدمی چادرین اوڑہے ہوئے
آئے اُنسے بہی یہی پوچہا انہون نے کہا اسمین دو عیب ہین دروازے والو
نے اُنکو روکا بادشاہ کو اسکی اطلاع کی بادشاہ نے کہا مین تو ایک عیب
بہی پسند نہین کرتا دو عیب کیسے۔ تم اُنکو میرے پاس لاؤ وہ حاضر کئے
گئے اُنسے پوچہا وہ عیب کیا ہیں انہون نے کہا یہ شہر خراب ہو جاویگا
اسکا مالک مر جاویگا بادشاہ نے کہا تم کوئی گہر ایسا جانتے ہو کہ وہ نہ
خراب ہو نہ اُسکا مالک مرے انہون نے کہا ہان پہر جنت اور اُسکی نعیم کا

ذکر کیا بادشاہ کو اُسکا اشتیاق کیا دوزخ اور اُسکے عذاب کا ذکر کیا اُس سے
ڈرایا اللہ عزوجل کی عبادت کی طرف اسکو بلایا بادشاہ نے اُنکا کہا مانا اپنی
سلطنت سے بہاگا اللہ سبحانہ وتعالےٰ کیطرف رجوع ہوا رحمۃ اللہ علیہ +

حکایت اگلے زمانہ مین یمن کے دو بادشاہ آپسمین لڑے ایک اُنمین سے
دوسرے پر غالب ہوا اُسکو مار ڈالا اُسکے اصحاب کو نکالدیا اسکے لئے تخت تیار
کئے گئے دار السلطنت آراستہ کیا لوگ اسکے استقبال کیلئے گئے تاکہ شہر
مین داخل ہو یہ گلی کوچون مین سے دار السلطنت کو چلا آتا تہا اتنے مین ایک
آدمی دیوانہ سا اسکے لئے ٹہیر گیا اور چند شعر پڑہے مضمون ان کا یہ ہے کہ
اگر تو دور اندیش ہے تو زمانیسے نفع اٹہالے اسلئے کہ تو اُس مین امر و
نہی ہے مین نے بہت بادشاہون کو دیکہا ہے کہ اُنپر بہت سی مٹی پڑی ہو
ہے اور کل کو وہ ممبرون پر تہے اگر تجہکو دنیا مین بصیرت ہے تو تجہے اُس
اسقدر کفائت کرتا ہے جسقدر مسافر کو زاد درکار ہوتا ہے جبکہ دنیا آدمی کا دین
صحیح وسالم چہوڑ دے تو جو کچہہ دنیا کا مال ومتاع اُس سے فوت گیا اُسکو
کچہہ ضرر نہین پہونچاتا بادشاہ نے اُس شخص سے کہا تو نے سچی بات کہی اور
اپنے گہوڑے سے اُتر پڑا ساتہیون سے جدا ہوگیا ایک پہاڑ پر چڑہ گیا اپنے
ہمراہیون کو قسم دی کہ اُسکے ساتہہ کوئی نہ آوے اُنکی یہی آخر ملاقات
اُس سے ہوئی کئی دن تک یمن کا ملک بے حاکم رہا یہانتک کہ ایک اور
شخص سے بیعت سلطنت کی اُسکو بادشاہ بنایا رحمۃ اللہ علیہ +

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ کسی گاؤن پر میرا گزر ہوا ایک بلند
زمین پر تین قبرین برابر بنی ہوئی دیکہین اُنپر چند شعر لکہے ہوئے تہے پہلی
پر یہ لکہا تہا کہ جو شخص یہ جانتا ہے کہ مخلوق کا معبود اُس سے ضرور پوچہے
گا اور جو ظلم اُس نے بندگان خدا پر کیا ہے اُس سے اُسکا مواخذہ کریگا اور
جو اُس نے بہلائی کی ہے اُسکا بدلہ دیگا سو ایسے شخص کا عیش کیونکر

مزے دار ہو سکتا ہے دوسری قبر پہ یہ لکہا تہا کہ جو شخص بر...
ہے کہ موت یکایک جلدی سے اُسکو آجاویگی اُسکا بڑا ملک ...
وتازگی اُس سے چہین لیگی قبر مین اُسکو بسائیگی جہان وہ ایک
دراز رہیگا بہلا ایسے شخص کا عیش کیونکر لذیذ ہو سکتا ہے تیسری قبر...
لکہا تہا کہ جو شخص قبر کی طرف جاویگا جہان اُسکی جوانی مٹ جاویگی
مونہہ کی رونق جاتی رہیگی اسکا جسم اور جوڑ بوسیدہ ہوجاوینگے...
آدمی کا عیش کیونکر مزیدار ہو سکتا ہے ایک بوڑہا آدمی اس گاؤن مین...
مین اُسکے پاس بیٹہ گیا اُس سے مین نے کہا کہ تمہارے گاؤن مین ایک...
کی چیز دیکہی اُس نے کہا کیا دیکہا پہر مین نے قبرون کا قصہ بیان کیا...
کہا جو تو نے اُن کی قبرون پہ دیکہا اُس سے انکا قصہ عجیب ہے مین نے...
کر اُس نے کہا یہ تین بہائی تہے ایک امیر دوسرا تاجر تیسرا زاہد جب زاہد...
لگا تو اُسکے پاس دونون بہائی آئے اور کہا جتنا مال تو چاہے ہم سے لے...
اور خیرات کر اُسنے انکار کیا اور کہا مجہے تمہارے مال کی کچہ حاجت نہیں ہے...
لیکن مین تم سے ایک عہد کرتا ہون تم اُس عہد مین میری مخالفت نہ کرنا...
نے کہا عہد کر زاہد نے کہا جب مین مرجاؤن تو مجہے نہلانا کفنانا مجہپر نماز پڑہ...
ایک بلند زمین پہ مجہکو دفن کر دینا اور میری قبر پہ یہہ دو شعر لکہدینا

وکیف یلذ العیش من ہو عالم ۔ بان الہ الخلق لابد سائلہ
فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ ۔ ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ

پہر جب تم یہ کر چکو تو ہر روز میری قبر پر آنا شاید تمہیں نصیحت ہو انہون نے
ایسا ہی کیا جیسا اُس نے عہد کیا تہا اُسکا بہائی جو امیر تہا سوار ہو کر اپنے لشکر
میں آتا قبر پہ ٹہیرتا اُترتا اُسپر کچہ پڑہتا اور روتا جب تیسرا دن ہوا تو حسب
عادت لشکر کے ساتہہ آیا اُتر پڑا رویا جیسا رویا کرتا تہا جب لوٹ کے جانے
کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک سخت آواز سُنی قریب تہا کہ اُسکے صدمے

سے اُسکا دل پہٹ جاوے پہر گہبراتا ڈرتا وہان سے اپنے گہر آیا راتکو اپنے
بہائی کو خواب مین دیکہا پوچہا بہائی تیری قبر سے مین نے آواز سُنی یہ کیا تہا
کہا یہ گرز کی آواز تہی مجہہ سے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکہا اُسکی مدد
نہ کی یہہ صبح کو خوفناک غمگین اُٹہا اپنے بہائی کو اور خاص لوگون کو بلایا اور
کہا مین دیکہتا ہون کہ میرے بہائی نے جو قبر پہ لکہنے کی وصیت کی اُس سے
خاص مین ہی مراد ہون مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ اب مین تم مین کبہی نہ رہونگا
پہر امارت کو چہوڑکے عبادت کرنا اختیار کیا پہاڑون جنگلون مین رات کو
رہا کرتا یہانتک کہ بعض چرواہون کے ساتہہ اُسکو موت آگئی اُسکے بہائی
کو جب خبر ہوئی تو وہ اسکے پاس آیا اور کہا بہائی تم وصیت کیون نہیں کرتے
اُس نے کہا مین کس چیز کی وصیت کرون میرے پاس کچہ مال نہیں ہے
کہ مین وصیت کرون لیکن مین تجہہ سے یہ عہد کرتا ہون کہ جب مرجاؤن
تو مجہے میرے بہائی کے پہلو میں دفن کر دینا اور میری قبر پہ یہ شعر لکہدینا

وکیف یلذ العیش من کان موقنا ۔ بان المنایا بغتۃ ستعاجلہ
فتسلبہ ملکا عظیما وبہجۃ ۔ وتسکنہ القبر الذی ہو اہلہ

پہر میرے مرنیکے بعد تین دن میری زیارت کو آنا اللہ تعالے سے دعا کرنا
شاید وہ مجہہ پہ رحم فرماوے پہر مرگیا اُسکے بہائی نے اُسکے کہنے کے موافق
سب کام کاج کیا جب تیسرا دن ہوا تو اُسکی قبر پہ آیا رویا اُسکے لئے دعا کی جب
لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک بڑی آواز سُنی قریب تہا کہ اُسکی
عقل جاتی رہے پہر وہان سے بیقرار رنجیدہ لوٹا جب رات ہوئی تو خواب مین
دیکہا کہ اُسکا بہائی آیا اور کہا بہائی تو ہماری زیارت کے لئے آیا اس نے کہا
ہیہات بعد المزار فلا مزار واطمانت بنا الدار پہر اُس نے پوچہا تم
کسطرح ہو اُس نے کہا اچہی طرح توبہ کیا خوب ہر بہلائی کی جمع کرنیوالی ہے
اُس نے کہا میرے بہائی کا کیا حال ہے کہا وہ تو ائمہ ابرار کے ساتہہ ہے

اسنے کہا تم ہمین کیا حکم کرتے ہو کہا جو شخص آگے بہیجتا ہے وہ اسکو
توانبی تونگری کو مفلسی سے پہلے غنیمت جان جب صبح ہوئی تو یہ دنیا
ہوگیا اسکا دل دنیا سے بالکل اوکہڑ گیا اپنا مال زمین سب تقسیم کر دیا
عزوجل کی عبادت کیطرف متوجہ ہوا اس کا ایک لڑکا نہایت حسین
جوان تہا اُس نے تجارت کا کاربار سنبہالا یہانتک کہ اسکے باپکو موت
آئی بیٹے نے کہا آبا تم کیون نہین وصیت کرتے اس لئے کہا بیٹا تیرے
باپ کا کچہہ مال نہین ہے کہ وہ اسکے ساتہہ وصیت کرے لیکن مین تجہہ سے
یہہ عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن تو تو مجہے اپنے چچاؤن کے پاس دفن
کر دینا اور میری قبر پر یہہ دو شعر لکہدینا ؎

وکیف یلذ العیش من کان صائرا — الی جدث یبلی الشباب منازله
ویذھب ماء الوجه بعد بہائه — سریعا ویبلی جسمه ومفاصله

جب تو یہ کر چکے تو تین دن تک میری خبر لینا اللہ تعالے سے دعا کرنا شاید
مجہپر رحم فرماوے اُسکے لڑکے نے ایسا ہی کیا جب تیسرا دن آیا تو لڑکے نے
قبر سے ایک ایسی آواز سنی کہ اُس سے اُسکے بدن پر بال کہڑے ہوگئے
رنگ متغیر ہوگیا پہر غمگین اپنے گہر لوٹ کے آیا یا کہا کہ اُسکو بخار چڑہ آیا
جب رات ہوئی تو اُسکا باپ خواب مین آیا بیٹے سے کہا تو عنقریب ہمارے
پاس آنیوالا ہے اور کام آخر ہے اور موت اس سے بہی زیادہ قریب ہے تو
اپنے سفر کی تیاری کرلے کوچ کے لئے تیار ہوجا اور جس منزل سے تو کوچ کرنیوالا
ہے وہانسے سامان اُٹہاکے اُس منزل مین لے جا جہان تو رہیگا اور جس
چیز کے ساتہہ نکمون نے تجہہ سے پہلے دہوکا کہایا تو اُسکے ساتہہ دہوکا نہ
کہانا لمبی زندگی تمنائین آرزوئین کین آخرت کے کام مین قصور کیا پہر موت
کے وقت بہت پشیمان ہوئے عمر ضائع کرنے پر نہایت افسوس کیا پہر موت
کے وقت نہ ندامت نے انکو نفع دیا نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے انکو اُس

برائی سے جو انکو پونچی اور اُس شدت سے جسنے انکو گہیرا یا نجات دی پہر کہا بیٹا
جلدی کر پہر جلدی کر لڑکے نے صبح کو کہا مین اس امر کو نہین
گمان کرتا مگر اُس نے مجہے آگہیرا پہر اپنا قرض ادا کیا اور مال تقسیم کرا دیا
خیرات کرتا رہا یہانتک کہ خواب دیکہنے کی صبح سے تیسرا دن آگیا اپنے بی بی
بچون کو بلایا انکو رخصت کیا انکو سلام کیا پہر قبلے کیطرف مونہہ کیا کلمہ
شہادت پڑہا ۔ پہر انتقال کیا رحمه اللہ تعالے سو لوگ انکی قبر و نکی زیارت
کیا کرتے ہین ؛

حکایت (۴۵) ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے کسی سفر مین کوفے
کو گیا مین نے یہان بعض رؤسا، کا ایک محل دیکہا ناز و نعمت اُسپر چہا رہی
تہی اُسکے دروازے پر بہت سے غلام لڑکے خدمتی تہے اُسکے بعض جہروکون
مین ایک عورت دو شعر گا رہی تہی مضمون اُنکا یہہ تہا کہ اے محل تجہہ مین
غم نہ داخل ہو نہ زمانہ تیرے ساتہہ کہیلے تو ہر مہمان کیلئے بہت اچہا گہر ہے
جبکہ مہمان کو کوئی گہر میسر نہ آوے جنید فرماتے ہین کہ ایک مدت کے بعد
پہر میرا گزر ہوا دیکہا تو اُس محل کا دروازہ سیاہ تہا ذلت و خواری اُس
پر برس رہی تہی مین نے اُسکا حال پوچہا کسی نے کہا اُسکا مالک مر گیا ہے
انجام اُسکا یہہ ہوا جو تو دیکہہ رہا ہے مین نے اُسکا دروازہ ٹہونکا جسکو کوئی
نہ ٹہونکتا تہا ایک لونڈی آہستہ سی بولی مین نے کہا اس مکان کی رونق
اُسکے سورج چاند اُسکے آنے جانیوالے اُسکی زیارت کرنیوالے کیا ہوئے اُس
نے رو دیا پہر کہا اے شیخ وہ لوگ اسمین عاریۃً تہے تقدیر الٰہی انکو یہان
سے نقل کر گئے دار القرار کو لیگئی دنیا کی یہی عادت ہے کہ جو اسمین رہتا
ہے اوسکو نکال دیتی ہے جو اس سے احسان کرتا ہے اُس سے برائی کرتی
ہے مین نے کہا اے لونڈی ایک برس میرا گزر یہان ہوا تہا ایک عورت
کو مین نے دو شعر گاتے سنا تہا وہ رو دی اور کہا واللہ مین وہی ہون

اب میرے سوا اس گہر کے لوگون میں سے کوئی باقی نہیں رہا سو خرابی
اُسکی جسکو دنیا نے دہوکا دیا مین نے کہا تجھے اس ویرانے میں کیون
آتا ہے وہ بولی کہ تیری جفا کیا بڑہی ہوئی ہے یہہ کیا منزل احباب
ہے پہر اُس نے چند شعر محبت منزل دوست کے بیان مین پڑہے پہر مین اُسکو
کے چلدیا اُسکے شعر میرے دلمین اثر کرگئے میرے دل کا شور زیادہ ہوگیا
امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید کو اُسکی باتین اسلئے پسند آئین
کہ اُس نے حب ومحبوب ومحب کی صفت بیان کی اور وہ اس وصف مین
سچی تہی اور جو محبت اُس نے بیان کی اُس مین پکّی تہی جب تو اُس نے
منزل احباب کو نہ چھوڑا اُسکو پکڑے رہی باوجود اسکے کہ اُسکی حالت تباہ
ہوگئی صورت بگڑ گئی تازے تازے رنج وغم موجود تہے مگر پہر بہی وہان
سے نہ گئی کہتے ہیں کہ ایک چور کا سیدہا ہاتہہ چوری مین کاٹا گیا پہر چوری
کی تو بایان پاؤن کاٹا گیا پہر چرایا تو بایان ہاتہہ کاٹا گیا پہر چوری کی تو
سیدہا پاؤن کاٹ ڈالا جیسا کہ اس باب مین حکم شرع شریف کے ہے پہر چوری
کی تو تعزیر کیلئے ہوا مین اُسکو لٹکایا اسلئے کہ چارون عضو کاٹنے کے بعد
سوائے تعزیر کے اب کچہہ باقی نہ رہا بعض شیوخ صوفیہ کا اُسپر گزر ہوا اور
وہ لٹکا ہوا تہا ہاتہہ پاؤن اُسکے کٹے ہوئے تہے شیخ نے اپنے ہمراہیون
سے کہا کہ مین اس شخص کا غلام ہون انہون نے کہا کس لئے شیخ نے
کہا اسلئے کہ اِسنے اپنے محبوب کی طلب میں جو کچہہ مصیبت پہونچی اُسپر صبر
کیا اور جو کچہہ ایذا وتکلیف اسکو ہوئی اُس نے محبوب سے باز نہ رکہا بعض
عارفین نے ذم دنیا مین کیا خوب کہا ہے اگر دنیا سونا فانی اور آخرت ٹہیکری
باقی ہو تو ٹہیکری باقی کی رغبت وطلب بہتر ہے سونے فانی سے سو یہہ کیونکر
ہوسکتا ہے امر تو بالعکس ہے یعنے ٹہیکری فانی تو دنیا ہے رہی آخرت
سو وہ سونا باقی ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں بلکہ آخرت سونے سے

بہی اجل وافضل ہے اسلئے کہ جنت تو قیمتی جواہر اور نور سے پیدا کی گئی ہے
اسمین لذات ونعیم سرور وحورین ہین بعض عارفین نے کہا دنیا کی طلب مین
نفوس کی لذت ہے اور آخرت کی طلب میں نفوس کی عزت سو اُس
شخص سے تعجب ہے جو کہ فانی کی طلب میں ذلت کو اختیار کرتا ہے
اور باقی کی طلب مین عزت کو چھوڑتا ہے +

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کسی مسئلے مین فتوی دیا ایک
شخص نے اُن سے کہا کہ فقہا نے اس مسئلے میں آپکی مخالفت کی ہے حسن نے
اُس سے فرمایا تیرا بُرا ہو گیا تو نے کبہی کوئی فقیہ دیکہا فقیہ تو وہی ہے جو دنیا
مین زاہد ہو یعنی اُس مین بے رغبت ہو حضرت حسن نے فرمایا لوگ اس
دنیا میں پانچ قسم کے ہیں علما یہ انبیا کے وارث ہیں زہاد یہ راہ بتانے
والے ہیں غازی یہہ اللہ کی تلوارین ہین تجار یہ اللہ تعالے کے امین
ہیں بادشاہ یہ خلق کے چرواہے ہین سو جب عالم طمع کرے مال جمع کرنے
تو کسکا اقتدا کیا جائے جب زاہد راغب ہو تو رستہ کس سے پوچہا جائے
راہ کون بتائے غازی جب ریاکار ہو اور ریاکار کے لئے کوئی عمل نہیں ہے
تو دشمنوں پر کون فتحیاب ہو تاجر جب خائن ہوں تو کسے امین کیا جائے
بادشاہ جب بہیڑیا بنجائے تو بکریون کی حفاظت کون کرے ہم انکو کون
چراوے قسم ہے اللہ کی نہیں ہلاک کیا لوگون کو مگر بد ہین عالمون اور
راغب زاہدون اور ریاکار غازیون اور خائن تاجرون اور ظالم بادشاہون
نے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون +

حکایت بعض سلف کہتے ہیں کہ ایک وقت عیسی علیہ السلام بعض بلاد شام
مین جا رہے تہے اتنے میں پانی بہت برسا گرج کڑک بہت ہوئی بجلی چمکی کوئی
چیز پناہ کی ڈہونڈنے لگے ایک خیمہ دور سے دکہائی دیا اُس کے پاس گئے
دیکہا تو ایک عورت تہی وہانسے چلدیئے پہر پہاڑ میں ایک کہوہ ملی اُسکے اندر

گئے وہان ایک درندہ تہا انہون نے اپنا ہاتہہ اُسپر رکہا پہر کہا الٰہی تو نے
ہر چیز کیلئے ایک ٹہکانا مقرر کیا میرے لئے کوئی ماویٰ ومسکن نہ بنایا اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا کہ تیرا ماویٰ میرے نزدیک ہے میری مستقر رحمت میں ہے
قیامت کے دن سو حورونسے تیرا بیاہ کرونگا جنکو مین نے اپنے ہاتہہ سے
پیدا کیا ہے تیرے ولیمے مین چار ہزار برس تک کہانا کہلاؤنگا اُن کا ہر دن
ایسا ہوگا جیسے عمر دنیا کی اور ایک منادی کو حکم دونگا وہ ندا کریگا کہان
ہین دنیا میں زہد کرنیوالے عیسےٰ بن مریم کے ولیمے مین حاضر ہون صلی اللہ
علیہ وسلم *

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص
ہوا اُس نے عرض کیا یا نبی اللہ مین آپ کے ساتہہ رہونگا پہر یہہ دونون
ایک نہر کے کنارے پر پہونچے بیٹہہ گئے صبح کا کہانا کہانے لگے ان کے ساتہہ
تین روٹیان تہیں دونون نے دو روٹیان کہائیں ایک بچی عیسیٰ علیہ السلام
نہر کیطرف گئے پانی پیا پہر کر آئے تو روٹی کو نہ پایا اپنے ہمراہی سے کہا روٹی
کس نے لی اُس نے کہا مجہے نہیں معلوم پہر اپنے ہمراہی کے ساتہہ چلے
ایک ہرنی کو دیکہا اُسکے دو بچے تہے حضرت عیسےٰ نے ایک بچے کو بلایا وہ
آگیا اُسکو ذبح کیا اُسکا گوشت بہونا انہون نے اور انکے ہمراہی نے کہایا
پہر اسکے بعد اُس سے کہا قم باذن اللہ عزوجل وہ کہڑا ہوگا پہر اپنے ہمراہی
سے کہا مین تجہے اس ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تجہے یہہ معجزہ دکہایا تو
بتا روٹی کسنے لی اُس نے کہا مجہے نہین معلوم پہر چلے یہانتک کہ ایک جنگل
میں پہونچے حضرت عیسےٰ نے مٹی اور ریت کو جمع کیا پہر اُس سے فرمایا اللہ
عزوجل کے حکم سے تو سونا ہوجا وہ سونا ہوگیا آپ نے اُس کے تین
حصے کئے پہر فرمایا ایک حصہ میرا ایک تیرا ایک اُس کا جسنے روٹی لی اُسکے
ہمراہی نے کہا مین وہی ہون جس نے روٹی لی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

فرمایا یہ سب تیرے ہی لئے ہے اور اُس سے مفارقت کی اُسی جنگل مین اس
شخص کے پاس دو آدمی اور آئے اور سونا اسکے ساتہہ تہا انہون نے ارادہ
کیا کہ سونا اس سے لے لیوین اور اسکو قتل کر ڈالین اُس نے کہا ہم اسکو
آپسمیں بانٹ لین انہون نے قبول کیا پہر اُسنے کہا ایک آدمی گاؤن کو
جاوے تاکہ وہان سے کچہہ کہانا خرید لاوے ایک شخص گیا کہانا خریدا
اور اپنے جی میں کہا کہ مین کیون اس مال مین انکو شریک کرون اس
کہانے مین زہر ملادون اور دونون کو مار ڈالون سارا مال مین ہی لے
لون پہر اُس نے کہانے مین زہر ملا دیا اور اُن دونون آدمیون نے آپسمیں
یہہ صلاح کی کہ ہم کیون اُسکو تیسرا حصہ دین وہ جب لوٹ کے آوے تو
اُسکو مار ڈالین اور ہم دونوں مال کو نصفا نصف بانٹ لین جب وہ
آدمی لوٹ کے آیا تو انہون نے اُسکو قتل کیا پہر دونون نے کہانا کہایا یہ
بہی مر گئے مال جنگل میں پڑا رہگیا اسکے پاس یہہ تینون مردے پڑے رہگئے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انپر گذر ہوا اور انکا یہہ حال تہا اپنے اصحاب
سے فرمایا یہہ دنیا ہے تم اس سے بچو *

حکایت مروی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیلئے ایک بوڑہیا کی صورت
مین دنیا کشف کی گئی جسکے بال کہڑے اور ہر قسم کی زینت سے آراستہ
آپ نے اُس سے پوچہا تو نے کتنے لوگونسے نکاح کیا اُس نے کہا میں انکو
شمار نہین کر سکتی آپ نے فرمایا سب کے سب تجہے چہوڑ کر مر گئے یا سب نے
تجہے طلاق دی کہا نہیں بلکہ سب کو مین نے مار ڈالا آپ نے فرمایا خرابی
ہو تیرے باقی خاوندونکی وہ کیون نہیں گذرے ہوؤن سے عبرت حاصل کرتے
تو کسطرح ایک کو بعد دوسرے کے ہلاک کریگی وہ تجہہ سے پرہیز نہین کرتے *

حکایت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجہے یہ بات پہونچی کہ خواب مین ایک
شخص کی روح کو عروج ہوا اُس نے دیکہا کہ ایک عورت بیچ راہ میں کہڑی

ہوئی ہے ہر قسم کی زینت زیور لباس قیمتی سے آراستہ ہے جو
پاس سے گذرتا ہے اُسکو زخمی کر دیتی ہے جب پیٹھہ پہیرتی ہے تو
خوبصورت دکھائی دیتی ہے جب موہنہ کرتی ہے تو بغایت بد صورت
معلوم ہوتی ہے بڑہیا کیری آنکھون والی کڑ بڑے بال والی چند
نے اُس سے کہا اعوذ باللہ منک اُس نے کہا نہین قسم ہے
اللہ تجھکو پناہ نہ دیگا مجھہ سے یہانتک کہ تو روپیہ سے بغض رکھے
کہا تو کون ہے وہ بولی مین دنیا ہون نعوذ باللہ منہا +

حکایت ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سفر مین ابراہیم
بن ادہم رضی اللہ عنہما کے ساتھہ تہا ہمارے پاس کوئی چیز نہ تہی کہ جس
سے روزہ افطار کرین نہ ہمکو کوئی حیلہ آتا تہا شیخ یعنی ابراہیم نے مجھے
غمگین دیکہا مجھہ سے فرمایا اے ابن بشار اللہ تعالے نے فقرا اور مساکین
پر دنیا و آخرت مین کیا انعام کیا ہے کیسے نعیم وراحت عنایت فرمائی
ہے اللہ تعالے قیامت نہ اُن سے زکوۃ کا سوال کریگا نہ حج کا نہ صدقے
کا پوچھیگا نہ صلہ رحم کا نہ مواسات کا وہ تو انہین مساکین یعنی اغنیا
سے پوچھیگا حساب لیگا پہر فرمایا بیشک جو دنیا مین غنی ہین وہ آخرت
مین فقیر ہونگے جو دنیا مین عزت دار ہین قیامت کے دن ذلیل و خوار
تو غم نہ کہا رنجیدہ نہو اللہ تعالے کا رزق مضمون ہے ابہی آویگا واللہ
ہم اغنیا کے ملوک ہین ہمنے دنیا و آخرت مین راحت کو جلد لے لیا ہم
نہ غمگین ہوتے ہین نہ رنج کرتے جبکہ ہم نے اللہ تعالی کی اطاعت کی تو کسی
حال پر صبح کرین شام کرین کچھہ پرواہ نہین کرتے پہر وہ اپنی نماز پڑہنے
کو کہڑے ہوئے مین اپنی نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا ہم کہڑی بہر ٹہیرے ہونگے
کہ ناگاہ ایک آدمی آٹھہ روٹیان بہت سی کہجورین ہمارے پاس لایا انکو
سامنے رکہدیا کہا کہاؤ رحمکم اللہ تعالے ابراہیم نے سلام پہیرا اور کہا کہالے

مغموم اے حزین اتنے مین ایک سائل کا گذر ہوا اُس نے کہا لوجہ اللہ تعالے
مجہے کچہہ کہلاؤ ابراہیم نے تین روٹیان کچہہ کہجور مجہے دین اور فرمایا مواساۃ
مومنین کے اخلاق سے ہے +

حکایت ابراہیم بن شبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جمعے کے دن بعد
نماز بیٹہتے تہے ناگاہ ایک آدمی ایک کپڑا اوڑہے ہوئے آیا ہمارے پاس
بیٹہا کسی مسئلے کا ذکر کیا ہم فقہ مین کلام کرتے رہے یہانتک کہ ہم وہان
سے چلے گئے دوسرے جمعے کو پہر وہی شخص آیا ہمنے اُس سے محبت کی باتین
کین اُسکا مکان پوچہا اُس نے ہمکو اپنا مکان بتایا پہر ہمنے اُس سے اُسکی
کنیت پوچہی اُس نے کہا ابو عبد اللہ ہمنے اُسکی مجلس مین رغبت کی اسی
طرح ایک زمانے تک وہ ہمارے پاس آتا ہم اور وہ بات چیت کیا کرتے
پہر وہ ہمسے جدا ہو گیا اسکے بعد ہم جمع ہوکے اُسکی طرف چلے اُسکے گاؤن
مین پونچے اُسکا حال پوچہا لوگون نے کہا وہ تو ابو عبد اللہ صیاد ہے
شکار کو گیا ہے ابہی آتا ہے ہم اُسکے منتظر بیٹہے اتنے مین وہ بہی آگیا ایک
کپڑے کا تہمد باندہے ہوئے کاندہے پر ایک اور کپڑا رکہے ہوئے تہا اُس
کے پاس کچھہ پرندے ذبح کئے ہوئے اور کچہہ زندہ تہے جب اُس نے ہمکو
دیکہا تو تبسم کیا ہمنے کہا تو تو ہماری مجلس کو آباد رکہتا تہا تو کیون ہمارے
پاس سے غائب ہو گیا کہا اب مین تم سے سچی بات کہتا ہون وہ یہہ ہے کہ
میرے پڑوس مین ایک شخص رہتا تہا جو کپڑا کہ مین اُسکو اوڑہے تمہارے
پاس آتا تہا مین نے اُس کپڑے کو اُس سے عاریت لیا تہا اور وہ سفر
کو چلا گیا پہر کہا تمہین حاجت ہے کہ تم گہر مین چلو اللہ تعالے کے رزق
سے کہاؤ ہم اُسکے گہر مین داخل ہوئے بیٹہے وہ اپنی بی بی کے پاس گیا
ذبح کئے ہوئے پرندے اُسکے حوالے کئے زندہ پرندے آپ لیئے انکو بازار
مین بیچا اُسکی قیمت سے روٹی خرید کی لایا یہان عورت نے پرندے پکا

کے تیار کر لئے تھے روٹی طیور کا گوشت نمک ہمارے آگے رکھا ہم نے کھا
پھر وہانسے چلے جماعت نے آپسمیں ذکر کیا کہ اس شخص کے حال کو اس
فقر کو کیا تم نہیں دیکھتے باوجود اسکے فضل وصلاح کے اور تمکو اس
پر قدرت ہے کہ تم اسکے لئے اسقدر جمع کرو جس سے اسکا حال
ہو جاوے سبنے اسپر اتفاق کیا کہ اسکے واسطے جمع کرین ہم اس
پر چلے کہ جو آپس مین وعدہ ہوا ہے وہ اسکے پاس لے جاوین اور
یہ پانچہزار درم تھے جب مربد پر ہمارا گذر ہوا تو ناگاہ محمد بن سلیمان
امیر بصرہ جھروکے مین بیٹھا تھا اس نے اپنے غلام سے کہا کہ ابراہیم بن
شبیب کو میرے پاس لے آ پھر مین امیر کے پاس گیا اس نے مجھسے
قصہ پوچھا اور پوچھا تم کہان سے آئے ہو میں نے سچی بات اس سے
کر دی اس نے کہا ہم اسکے احسان کی طرف ہیں تم سے سبقت کرتا ہون
پھر اس نے دس ہزار درم منگائے اپنے غلام فراش کے حوالے کئے
اسکو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ ابو عبد اللہ کے گھر تک لیجاوے مین
خوش ہو گیا جلدی سے کھڑا ہوا جب مین ان کے دروازے پر لوٹا
تو مین نے سلام کیا ابو عبد اللہ نے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری طرف
نکلے جب انہون نے فراش کی گردن پر روپیون کا توڑا رکھا دیکھا
تو انکا چہرہ متغیر ہو گیا کہا تجھسے مجھسے کیا واسطہ تو چاہتا ہے کہ مجھے فتنے
مین ڈالے مین نے کہا اے ابو عبد اللہ تم بیٹھو تاکہ مین تمہین خبر دون کہ
یہ یہہ قصہ ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ امیر جبار ہے فاللہ اللہ فی نفسک
یعنے تم اپنی جان میں اللہ سے ڈرو وہ اور زیادہ مجھپر خفا ہوئے اور
کھڑے ہو گئے دروازہ بند کر دیا مین امیر کیطرف لوٹ گیا سوا اسکے
بولنے کے کوئی چارہ نہ تھا مین نے اسسے قصہ بیان کیا امیر نے کہا واللہ
وہ خارجی ہے غلام تلوار لا پھر اس سے کہ تو اس غلام کے ساتھ اس

آدمی کے پاس جا اسکی گردن مار اور اسکا سر میرے پاس لا مین نے کہا اصلح
اللہ الامیر تم اس آدمی کے قتل میں اللہ سے ڈرو واللہ بیشک ہم نے اس
آدمی کو دیکھا ہے وہ خوارج سے نہین ہے لیکن میں جاتا ہون اسکو تمہارے
پاس لئے آتا ہون میرا مقصود اس بات سے انکی طرف سے فدیہ دینا تھا امیر
کو اس بات سے اطمینان ہوا مین وہانسے چلا ابو عبد اللہ کے دروازے پر
آیا مین نے سلام کیا ناگاہ انکی بی بی روتی تھی کہنے لگی تمہارا اور ابو عبد اللہ
کا کیا حال ہے مین نے کہا ان کا کیا حال ہے کہا وہ گھر مین داخل ہوئے
اور جو اوپر تھا اسکو اتار ڈالا وضو کیا پھر نماز پڑھی مین نے انکو یہ کہتے سنا
کہ الٰہی تو مجھے اپنی طرف قبض کر لے اور مجھے فتنے مین نہ ڈال پھر لیٹ گئے
اور یہہ کلمہ کہہ رہے تھے مین انکے پاس گئی تو وہ مر چکے تھے دیکھو وہ
یہ مردہ پڑے ہوئے ہین مین نے اس سے کہا اے عورت ہمارا ایک بڑا
قصہ ہے تو کوئی نئی بات نہ کرنا مین امیر کے پاس گیا اسکو خبر کی اسنے
کہا میں سوار ہوتا ہون اسپر نماز پڑہونگا بصرے مین خبر مشہور ہوگئی
امیر اور سپاہ بصرے والے ان کے جنازے پر حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ
حکایت بعض مشائخ کے پاس بہت دنیا تھی وہ اسکو وجوہ خیر مین صرف
کرتے تھے ایکدن ان کے بعض اصحاب نے کہا یا سیدی آپ تو ساری
دنیا کو اپنے پاس سے نکالدین اور مجرد ہو جائین یہ بات آپ کی شان
کے بہت لائق ہے جو لوگ اللہ تعالٰے کے ساتھہ مشتغل اسکے ماسواسے
معرض ہوتے ہین انکی یہی عادت ہوتی ہے شیخ نے فرمایا جسقدر تو میرے
پاس دیکھتا ہے اس سب کو صرف کر ڈال کوئی چیز نہ رکھہ اس نے جو کچھ
پیسا سامان سب کچھ نکال کے اسی دن صرف کر دیا جب دوسرا دن
ہوا تو پھر ہر طرفسے شیخ کیطرف دنیا متوجہ ہوئی پہلے سے بھی زیادہ شیخ
کے پاس جمع ہو گیا شیخ نے اس شخص سے فرمایا جبکہ اللہ تعالٰے کسیکا چیز

کو چاہتا ہے تو ہمکو قدرت نہین کہ ہم اُسکے ارادے سے نکل جاوین
بعض صالحین نے فرمایا کہ جب دل مین آخرت کی حُب ہوتی ہے تو دنیا
آکے اُس سے مزاحمت کرتی ہے اور جب حُبِ دنیا دلمین آلبتی ہے تو
آخرت اُس سے مزاحمت کرتی ہے اسلئے آخرت کریمہ ہے اور دنیا لئیمہ
امام جلیل سید نبیل ولی مقرب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے
شک دنیا کمینہ ہے اور وہ ہر کمینہ کی طرف زیادہ جھکتی ہے اور دنیا
سے بڑھکر کمینہ وہ شخص ہے جوکہ اُسکو بغیر حق کے لیتا ہے اور جو طریقہ
اُسکی طلب کا ہے اُس طریقے سے اُسکو طلب نہین کرتا اور بے جگہہ اُسکو
رکھتا ہے اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شریف نہ کوئی عالم نہ کوئی صاحب
فضل مگر اُسمین ایک عیب ہوتا ہے ولکن من الناس من لا ینبغی
ان تذکر عیوبہ فمن کان فضلہ اکثر من نقصہ وھب نقصہ لفضلہ
حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد بن واسع رضی
اللہ عنہ نے ایکدن مجھہ سے کہا کہ تو میری موافقت کرتا ہے ایک آدمی کی
زیارت مین اولیا اللہ سے مین نے کہا ہان پھر وہ اپنے گھر مین گئے اور
نکلے اُن کے پاس ایک ٹکڑا روٹی کا تھا ہم بصرے سے نکلے اُس شخص
کے گھر پہونچے اُسکا گھر آبادی سے دور تھا ہم اُسکے دروازے پر کھڑے
ہوئے ہم نے سنا کہ اُسکی بیٹیاں اُس سے لڑتی جھگڑتی تھین اپنے حال
مین اور جس فقر و محتاجی مین کہ وہ مبتلا تھین اُس نے اپنی لڑکیون سے
کہا بیشک جس ذات نے کہ تمکو پیدا کیا تمہارے منہ چیرے تمہارے
لئے داڑھین پیدا کین تمہارے پیٹ پیدا کئے وہ زیادہ مہربان ہے
تمپر تمسے اپنی جانون کے لئے ہمنے اُس سے اذن مانگا اُس نے کہا
کون ہے ہم نے کہا محمد اور سفیان وہ ہماری طرف نکل کے آیا ہم نے
کہا تمہین کون چیز لائی محمد بن واسع نے کہا ایک ٹکڑا روٹی کا ان لڑکیون

کے لئے لایا ہون اُس نے کہا لا وقت پر لایا پھر ہم اندر گئے اُسکے پاس
بیٹھے یہانتک کہ ہم نے ایک آدمی کا استیذان سنا اُس نے کہا کون ہے
کہا مالک بن دینار وہ اُن کی طرف گیا۔ اُنسے کہا تجھے کون چیز لائی ہے
مالک نے کہا دو درہم ان لڑکیون کے لئے لایا ہون کہا محمد بن واسع نے تجھہ
سے سبقت کی وہ ان کیواسطے اسقدر لے آیا کہ آج اُنکو کفایت کرے مالک
نے کہا تم ان کو لے لو کل تک اُنکے واسطے رکھہ چھوڑو اُس نے کہا اے
مالک کیا تو مجھے ڈراتا ہے واللہ تو اندر نہ آ سفیان کہتے ہین کہ محمد نے مجھہ
سے کہا تو اس شخص کے مقام کو اور اسکے فقر کو جسمین وہ مبتلا ہے دیکھتا
ہے مین نے کہا یہ فضلا سے ہے کہا ہان مین نے کہا زاہد سے کہا ہان
مین نے کہا عباد سے کہا ہان مین اُسکے لئے مقامات ذکر کرتا رہا محمد کہتے
رہے ہان ہان یہانتک کہ کہا یہہ فقرا صابرین سے ہے رضی اللہ عنہم اجمعین
حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نے ایک جوان آدمی دیکھا عبا
پہنے ہوئے تھا ہاتھہ مین چھاگل تھی اُس نے مجھہ سے کہا مین ایک آدمی
ہون ورع کا ارادہ کرتا ہون مین نہین کھاتا مگر وہ چیز جسکو لوگ پھینکدیتے
ہین کبھی کسی چیز کا چھلکا پاتا ہون کہ چیونٹیان مجھہ سے پہلے اُسکی طرف
آگئی ہین تو مین اُنکو گرا دیتا ہون اور اُس چھلکے کو کھا جاتا ہون اسباب
مین مجھہ پر کوئی گناہ ہے مین نے اپنے جی مین کہا کہ روے زمین پر کوئی
شخص باقی نہین رہا کہ ایسا ورع کرتا ہو مین نے دیکھا تو ناگاہ وہ شخص
سفید چاندی کی زمین پر کھڑا ہوا ہے مجھہ سے کہا کہ غیبت حرام ہے اور
میری نظر سے غائب ہوگیا اس حکایت کے معنی مین کہا گیا ہے کہ اُس
شخص نے جبکہ اُس چیز کو ترک کیا جو کہ خلق کو اللہ سے روکتی ہے تو اللہ
تعالے نے نور اشراق کے ساتھہ اُسکا اکرام فرمایا یا کہا نور اشراف کے
ساتھہ یہانتک کہ انکار کا خطرہ جو اُسکے دل مین گذرا تھا جس نے اُسکو

کہہ دیا پہر اللہ تعالے نے بسبب شومی اعتراض کے اُسکو چھپا دیا اسی
طرح اولیاء اللہ مین عادة اللہ جاری ہے کہ جو لوگ اُنکے رتبہ و منزلت
کو نہین پونچے ہیں اُن سے اُنکو ستر فرماتا ہے شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ نہیں پونچا کوئی کسی حالت شریفہ و مرتبہ عالیہ کو مگر بسبب
موافقت و معاناة ادب و اداء فرائض و صحبت صالحین و خدمت فقراء
صادقین کے رضی اللہ عنہم اجمعین ❊

حکایت ایک صالح ایک فقیر کے گھر گئے اُسمین سامان اسباب کچھ
نہ پایا اُن سے کہا کیا تمہارے یہان کچھ سامان نہین ہے اُنہون نے
کہا ہے ہمارے دو گھر ہیں ایک امن کا گھر دوسرا خوف کا سو جو
ہمارا مال ہے ہم اُسکو امن کے گھر میں جمع رکھتے ہیں یعنی دار آخرت
کیلئے آگے سے بہیجتے ہین انہون نے کہا کہ اس گھر کے لئے بہی تو سامان
ضرور ہے کہا اس گھر کا مالک ہمکو یہان نہ چھوڑیگا کسی نے کہا دنیا عاریت
ہے یا امانت اور یہ بات ضروری ہے کہ جسکی عاریت ہے وہ اپنی عاریت
کو پہیر لیگا اور جسکی امانت ہے وہ اپنی امانت کو لیگا ❊

وما المال والاهلون الا ودیعة ولابد یوما ان ترد الودائع

حکایت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ ایک دن کھڑے نماز پڑہ رہے
تھے اور اُن کا گھوڑا آگے بندہا ہوا تہا اتنے میں چور آیا گھوڑا کہولا
اُسپر سوار ہو کے چلدیا اور یہہ اُسکی طرف دیکہ رہے تہے اُنہون نے
نماز نہ توڑی گھوڑا بیس ہزار درہم کی قیمت کا تہا اُن پاس اُنکے
اصحاب آئے اُن کو ملامت کرنے لگے اُنسے کہا اے ربیع تمنے یہ کیا لطفی
کی کہ تم چور کیطرف دیکہا کئے وہ تمہارا گھوڑا لیگیا اور تم چپ رہے
تمنے نماز کیون نہ قطع کیا کہ اُس سے گھوڑا لے لیتے پہر نماز پڑہنے لگتے

انہون نے کہا اے لوگو میں ایسی چیز میں تہا کہ وہ اہم تہی یا کہا مجہے
گھوڑے سے زیادہ محبوب تہی لا کہہ گھوڑون سے زیادہ پسند تہی مین
نے اُسکو فی سبیل اللہ کر دیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے
ہیں مجہے پونچا ہے کہ شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ کا عمامہ
چور نے جہپٹ لیا اور بہاگا یہ اُسکے پیچہے دوڑے اُس سے کہتے جاتے
تہے کہ مین نے تجہے اُسکا مالک کر دیا تو کہہ میں نے قبول کیا اور چور
کو اسکی خبر نہین مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے مجہے یہ بات پونچی کہ قاضی
عبد الرشید میرے ماموں زاد بہائی کے دادا دولہہ علاقہ بہوپال کے قاضی
تہے وہ نہایت سید سادہے سچے بہولے آدمی تہے اسلئے لوگ انکو سچے
قاضی کہتے تھے ایکبار وہ راہ میں جا رہے تہے چور نے اُنکی پگڑی اُتار
لی اور بہاگا یہ اُسکے پیچہے بہاگے اُس سے کہتے جاتے تہے کہ اسمین ایک
روپیہ بندہا ہے اُسکو کہول لینا کہین ضائع نہ ہو جاوے ❊

حکایت ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میں نے اپنی فکر کو جمع کیا اپنے
دلکو حاضر کیا اپنے نفس کو رب العالمین کے روبرو کھڑا کیا مجہسے ارشاد فرمایا
اے ابو یزید تو میرے پاس کیا چیز لے کے آیا مین نے عرض کیا یا رب
زہد فی الدنیا فرمایا اے ابو یزید دنیا کی قدر تو میرے نزدیک مچہر کی پر کی برابر
ہے اس میں تو نے کیا زہد کیا میں نے عرض کیا الٰہی و سیدی میں اس
حالت سے تجہہ سے مغفرت چاہتا ہون میں تیرے پاس توکل لایا فرمایا
اے ابو یزید جس چیز کا کہ مین تیرے لئے ضامن ہوا مین کیا اُسمین ثقہ
نہیں ہون کہ تو نے مجھپر توکل کیا مین نے عرض کیا الٰہی و سیدی مین
ان دونوں حالتون سے مغفرت چاہتا ہون جئتک بک یا کہا انا افتقار
الیک اسوقت ارشاد فرمایا ہمنے تجہے قبول کیا ❊

فصل کثرت عبادت وغیرہ کے بیان میں
ایک نشانی ہے صاحب دق کی

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں میرے قریب ایک بوڑھیا رہتی تھی اسکو
عبادت نے ضعیف و ناتوان کر دیا تھا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنے نفس
کے ساتھ نرمی کر اُس نے کہا اے شیخ تو کیا نہین جانتا کہ نفس کے ساتھ نرمی
کرنے ہی تو مجھے مولیٰ کے دروازے سے غائب کر دیا اور جو شخص نفس
مین مشغول ہو کے اُس سے غائب ہوا اُس نے اپنے نفس کو بلاؤن اور
محنتون کے روبرو کیا اور مین جبکہ عمل کرون محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا
کرون تو میرے عمل کی کیا قدر ہے اور جو عمل میں کوتاہی کرون تو پھر
کیسے بنے پھر کہنے لگے کہ حسرت سباق اور فجیعۂ فراق کیا بری چیز ہے
حسرت سباق تو یہ ہے کہ جب لوگ اپنی قبرون سے اُٹھینگے اور ابرار
انوار کی سواریون پر سوار ہونگے عز و جل کی محلون کی طرف چلین گے
محبوبون کی منازل اُن کے لئے بلند کئے جاوینگے مقربین کی سواریان
اُن کے آگے لیجاوینگی جو پیچھے رہجائیگا وہ جملہ محزونین میں باقی رہیگا
تو اُسوقت حسرت و تاسف کے مارے اُسکا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گا ندامت
و افسوس کے مارے پگلنے لگیگا اور فجیعۂ فراق یہ ہے کہ جب اللہ سبحانہ
و تعالےٰ ایک زمین مین خلق کو جمع کریگا تو ایک فرشتے کو حکم دیگا وہ
ندا کریگا اے گنہگارو چھٹ جاؤ بیشک متقی مراد کو پہونچے جیسا کہ قرآن شریف
مین فرمایا ہے وامتازوا الیوم ایہا المجرمون سو اسوقت مرد اپنی بی بی
سے جدا کیا جاویگا لڑکا اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہوگا دوست اپنے دوست
سے جدا ہوگا ایک کو تعظیم سے جنات نعیم کیطرف لیجاوینگے دوسرے کو بیڑیا
طوق ڈالے ہوئے عذاب جحیم کیطرف ہنکا لیجائنگے اور وہ بہت دیر تک پھر

پھر کے دیکھتے رخصت کرتے ہونگے جدائی کے رنج کے سبب سے اُنکے آنسو نہرون
کیطرح جاری ہونگے ✣

حکایت شعوانہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئیں نماز و عبادت سے عاجز
ہو گئیں خواب میں ایک شخص آیا اُس نے یہ دو شعر پڑھے ؎

اذری دموعک اذ ما کنت شاجیۃ ان النیاحۃ لا تشفی الحزینینا
جدی وقومی وصومی الدھر دائبۃ فانما الداب من فعل المطیعینا

انہوں نے ترنم و بکا شروع کیا عبادت و عمل پھر کرنے لگیں یہ اس بیت کو بار
بار پڑھتیں اور روتیں اور اُنکے ساتھ اور عورتین روتین ؎

لقد امن المغرور دار مقامہ ویوشک یوما ان یخاف کما امن

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ جب اُنکے پاس آئے تو اُنسے دعا چاہی
انہوں نے کہا اے فضیل کیا تیرے اور تیرے رب کے درمیان میں کوئی
سفیر یہ نہیں ہے کہ اگر تو اُس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے قبول فرماوے
فضیل رضی اللہ عنہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کے گر پڑے ✣

حکایت بعض فقرا کہتے ہیں میری ایک لونڈی تھی جب مین اُسے کسی کام
کا حکم کرتا تو فوراً وہ اُسکو کر دیتی تھی ایکدن میں نے اُس سے کہا تو کچھ
شعر پڑھیگی اُس نے کہا ہاں یا سیدی مین نے کہا پڑھ اُس نے یہ شعر پڑھا ؎

فلولاک یا لیلی ولولاک یا نعمی ولولاک ما طبنا ولا طابت الدنیا

مین نے کہا تو نے خوب پڑھا جو اسکا صلہ تجھے کیا دوں اسکے عوض تجھے
آزاد کر کے کچھ دنیا دے دوں اُس نے کہا یا سیدی تم میرے مقصود
ہو اور میرا آزاد کرنا مجھہ پر نعمت ہے سو میں نعمت کے ساتھ منعم سے مشغول
نہیں ہوتی میں نے کہا تو لوجہ اللہ تعالےٰ آزاد ہے اور جو کچھ گھر میں ہے
وہ سب تیری ملک ہے پھر مجھے اُسکے کلام نے بھر دیا میں اُسکو چھوڑ کے
اُسی وقت سیاحت کیلئے چلا سال بھر مین اُس سے غائب رہا جب

اُسکی بات میرے دل پر گزرتی تو وہ میرے دلمین لوہے کیطرح لگتی اس
مین حد و بیحساب باتین مین نے معائنہ کین کہ مجھسے اُنکا بیان نہین
ہوسکتا پھر مین اپنے گھر لوٹ کے آیا مین نے اُسکو اچھی حالت پر پایا
سات دن تک برابر روزہ رکھتی مہینے مین چار دن کھانا کھاتی مین نے
اُس سے نکاح کیا سال بھر میرے پاس رہی میرے احوال کی طرف
رہتی میری خدمت مین لگی رہتی پھر دوسرے برس اُسکا انتقال ہو
گیا رحمتہ اللہ علیہا ✦

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جیزۂ مصر میں ایک عاشق
عورت کو مین نے دیکھا کہ وہ حلقاء کے درمیان مین ایک جگہ تیس برس
سے زیادہ دونوں پاؤں پر کھڑی رہی نہ رات کو بیٹھتی نہ دنکو نہ سردی
مین نہ گرمی مین کوئی ایسی چیز تھی کہ دھوپ اور پانی سے اُسکو بچاسے
سانپ اور اژدہا اُسکے گرد رہتے اُسکا عجب حال تھا رضی اللہ عنہا ✦

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ پر خوف غالب تھا بہت مجاہدہ
نہایت جہد کرتے جب اُن کے اصحاب نے ان کا یہ حال دیکھا تو کہا اے
شیخ اگر آپ اس مجاہدے سے جسکو ہم دیکھتے ہین کچھ کم کرین تو انشاء
اللہ تعالے آپ اپنی مراد کو پہونچ جاوین سفیان نے جواب دیا کہ مین کیونکر
بہت اجتہاد نہ کرون مجھے تو یہ بات پہونچی ہے کہ اہل جنت اپنے منازل مین
ہونگے کہ اُن کے لیے ایک نور عظیم تجلی کریگا اُسکی روشنی اور خوبی اور چمک
کے مارے آٹھوں جنتیں روشن ہوجاوینگی اُنکو گمان ہوگا کہ یہ رحمٰن سبحانہ
وتعالے کیطرف سے نور ہے وہ سجدے میں کرینگے ایک منادی ندا کریگا
کہ تم اپنے سر اُٹھاؤ یہ وہ نہیں ہے جسکا تمہیں گمان ہے یہ تو ایک حور
کا نور ہے کہ اُس نے اپنے خاوند کے روبرو تبسم کیا ہے سو اُسکے تبسم سے
یہ نور ظاہر ہوا ہے اے میرے بھائیو جو شخص کہ حور حسان کی طلب مین

مجاہدہ کرتا ہے اُسکو تو کوئی ملامت نہیں کرتا سو جو شخص مولائے رحمن کو طلب
کرتا ہے اُسکو کیون ملامت کیجاتی ہے ✦

فصل ترک ہوائے نفس کے بیان میں

حکایت سفیان بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکہ مین تھا۔
سوق لیل میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ابراہیم بن
ادہم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی وہ روتے تھے مین انکو راہ سے
ایک طرف کو لیگیا مین نے انکو سلام کیا اُن کے پاس نماز پڑھی اور اُنسے
پوچھا اے ابو اسحق یہہ کیا رونا ہے انہوں نے کہا خیر ہے پھر مین نے دوبارہ
سہ بارہ اُنسے پوچھا جب مین اُنسے پوچھتا رہا تو انہوں نے کہا اے سفیان
اگر مین تجھے بتا دوں تو تو ظاہر کردیگا یا چھپا دیگا مین نے کہا یا اخی آپ
جو چاہیں کہیں کہا میرا نفس تیس برس سے سکباج کو چاہتا تھا اور مین
اُسکو بہت روکتا تھا شب گذشتہ کو مجھ پر نیند غالب ہوئی ناگاہ ایک
جوان آدمی نہایت خوبصورت ہاتھ میں سبز پیالہ لئے ہوئے آیا اُس
میں سے بھاپ نکلتی تھی سکباج کی خوشبو آتی تھی مین نے اپنی ہمت کو
اُسطرف سے سمیٹا وہ میرے قریب آیا اور کہا اے ابراہیم کھا مین نے
کہا میں اُس چیز کو نہیں کھاونگا جسکو اللہ عز وجل کے لئے چھوڑ دیا اُس
نے کہا اگر اللہ تعالی تجھے کھلاوے تو بھی نہ کھائیگا واللہ مجھے سوائے رونیکے
اور کچھ جواب نہ آیا پھر اُس نے مجھ سے کہا کھا اللہ تجھپر رحم کرے مین نے
کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم اپنے برتن مین نہ ڈالیں مگر اُس چیز کو جسے ہم جانتے
ہیں اُس نے کہا کھا اللہ تجھے عافیت میں رکھے یہ تو مجھے رضوان نے دیا
ہے اور مجھ سے کہا اے خضر تو اس کھانے کو لیجا نفس ابراہیم بن ادہم
کو کھلا ابراہیم شہوات سے اوسکو روکتا تھا اُسنے مدت دراز تک صبر کیا

سو اللہ تعالے نے اُسپر رحم فرمایا پھر اُس نے کہا کہ اُسکو تو اللہ عزوجل کھلاتا
ہے اے ابراہیم تو اسکو منع کرتا ہے مین نے فرشتون کو یہہ کہتے سنا کہ جو
شخص کچہہ دیا جاوے اور وہ اُسے نہ لے تو وہ اُسکو طلب کریگا اور
اُسے نہ ملیگا مین نے کہا اگر یون ہی ہے تو مین تیرے روبرو ہون مین
نے اللہ کے عہد مین خلل نہیں کیا ناگاہ ایک اور جوان نے اُسکو کچہہ دیا
اور کہا اے خضر تو اسکو کھلا پھر وہ مجھے اپنے ہاتہہ سے کھلاتے رہے اتنے
مین جاگ اٹھا اور اُسکا مزہ میرے مونہہ مین ہے اور رنگ زعفران کا
میرے ہونٹوں میں پھر مین زمزم پر گیا مونہہ دہویا سو نہ مزہ گیا نہ
زعفران کا اثر دور ہوا سفیان کہتے ہیں میں نے اُنسے کہا مجھے تو دکہا
میں نے دیکھا تو اثر نہیں گیا تہا میں نے کہا یا من یطعم مناع الشہوات
اذا صحوا المنع لانفسھم یامن الزم قلوب اولیائہ التصحیح یامن
سقی قلوبھم من شراب محبتہ اتری اسفیان عندک ذلک قال
ثم اخذت ید ابراہیم ورفعتھا الی السماء وقلت اللھم بقدر
ھذہ الکف وقدر صاحبھا وحرمتہ عندک وبالجود الذی
منک یا اللہ جد علی عبدک المقصر انی فضلک واحسانک برحمتک
یا ارحم الراحمین وان لہ یستحق ذلک منک یا رب العالمین

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ حج کیلئے بیت اللہ شریف کو گئے طواف
کر رہے تہے کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت دیکھا یہ شخص ایسا حسین تہا کہ
کہ اُسکے حسن وجمال نے لوگون کو متحیر کیا ابراہیم اُس کی طرف دیکھتے اور
روتے تہے اُن کے بعض اصحاب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
بیشک شیخ پر غفلت آگئی پھر اُن سے کہا یا سیدی یہ کیسا دیکھنا ہے
کہ اسمین رونا ملا ہوا ہے انہون نے کہا یا اخی میں نے اللہ تعالیٰ سے
ایک عہد کیا ہے کہ میں اُسکو توڑ نہین سکتا ورنہ مین اس جوان کے قریب

جاتا اُسکو سلام کرتا وہ میرا بیٹا ہے میری آنکھہ کی ٹہنڈک ہے میں اُسکو چھوٹا
سا چھوڑ کے اللہ تعالے کیطرف بھاگ نکلا تہا وہ اب بڑا ہو گیا ہے جیسا کہ تم
دیکھتے ہو مین اللہ سبحانہ وتعالے سے شرماتا ہون کہ مین اُس چیز کی طرف
رجوع کرون جس سے میں نکلا اور اُسکو اللہ تعالے کے لئے چھوڑا پھر اُس
شخص سے کہا کہ تو جا اُسکو سلام کر شاید تیرے سلام سے مجھے تسلی ہو
میں اپنے جگر کی آگ کو ٹہنڈا کرون وہ شخص کہتے ہیں کہ میں اُسکے پاس
گیا اُس سے کہا کہ اللہ تعالے تیرے باپ کیلئے تجھہ میں برکت دے اُس
نے کہا اے میرے چچا میرے باپ کہان ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف بہاگ
نکلے ہیں کاش میں اُن کو دیکھتا گو ایک ہی بار ہوتا اور اُسوقت میرا
دم نکلجاتا ہیہات ہیہات اسقدر رویا کہ رونے نے اُسکا حلق بند کر دیا
اور کہا واللہ کاش میں اُنکو دیکھہ لیتا اور اُسی جگہ مرجاتا پھر رونے لگا
میں لوٹ کے ابراہیم کے پاس آیا وہ مقام ابراہیم مین سجدہ کر رہے
تھے آنسوون سے کنکریون کو تر کر دیا تہا اللہ عزوجل سے تضرع کرتے
تھے اور روتے تہے میں نے کہا تم اُسکے لئے دعا کرو کہا اللہ اپنے معاصی
سے اُسکو روکے اور اُوس چیز پہ اُسکی اعانت کرے جو اُسکو راضی کرے

حکایت شیخ ابوبکر وقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین میں بیس برس تک
میں رہا اور دودہ پینے کو میرا جی چاہتا تہا نفس نے مجھپر غلبہ کیا عسقلان
کیطرف گیا وہان ایک قبیلہ عرب کے ہان مہمان ہوا میری آنکھہ ایک خوبصورت
لڑکی پر پڑی اُسنے میرا دل لیلیا اُسنے کہا اے شیخ اگر تو سچا ہوتا تو دودہ
کی خواہش تجھسے جاتی رہتی پھر مین مکے کو لوٹ کے آیا کعبے کا طواف کیا
یوسف صدیق صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا
یا نبی اللہ اللہ تعالے آپ کی آنکھہ کو ٹہنڈا کرے کہ آپ زلیخا سے سلامت بچے
انہون نے فرمایا اے مبارک اللہ تعالے تیری آنکھہ کو ٹہنڈا کرے تو عسقلانیہ سے سلامت بچا پھر انہون نے [illegible]

پوچھی عن خاف مقام ربہ جنتان بعض صالحین نے کہا کہ نفس سے نفس کے ساتھ خروج
نہیں ہو سکتا اللہ کے ساتھ نفس سے خروج ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ
اللہ تعالےٰ کے ساتھ راحت چاہ اللہ سے راحت نہ چاہ اسلئے کہ جسنے
اللہ کے ساتھ راحت چاہی اُس نے نجات پائی اور جسنے اللہ سے راحت
چاہی وہ ہلاک ہوا۔ استراحت مع اللہ یہ ہے کہ اُسکے ذکر کے ساتھ
قلب کو راحت دے اور استراحت عن اللہ مداومت غفلت ہے شیخ
ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ
کا ذکر دل کو تر اور نرم کرتا ہے جب وہ ذکر سے خالی ہو تو اُسکو نفس
کی حرارت شہوات کی آگ پہونچتی ہے پھر سخت ہو جاتا ہے سو کہہ جاتا
ہے اعضا طاعت سے رک جاتے ہیں جب تو انکو دراز کرتا ہے تو وہ ٹوٹ
جاتے ہیں جیسے درخت کہ جب وہ سوکہہ گیا تو سوائے کاٹنے کے وہ
اور کسی کام کے لائق نہیں رہتا آگ کا ایندھن ہو جاتا ہے اعاذ
نا اللہ الکریم منہا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن فضل رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں اُس شخص سے تعجب ہے کہ وہ ادویہ و سفاوز کو قطع کرتا ہے اسلئے
کہ اُسکے گھر اُسکے حرم تک پہونچے اسواسطے کہ اُسمیں انبیا، اللہ کے
آثار ہیں یہ اپنے نفس اپنے ہوا کو کیون نہیں قطع کرتا کہ اپنے دل تک پہونچے
اسلئے کہ اسمین اُسکے مولےٰ کے آثار ہیں شیخ ابو تراب نخشبی رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص غفلت کی حالتمین اللہ تعالےٰ کے ساتھ مشغول
ہو اوسکو اسیوقت مقت پالیتا ہے یا جیسا کہا نعوذ باللہ الکریم من مقتہ

؎ غضب الٰہی

وعذابہ الالیم آمین بعض صالحین نے کہا ہجر نفس مواصلت حق
ہے اور مواصلت نفس ہجر حق ہے بعض نے کہا ہجر نیران ہے اور وصل جنان
ہے ؎

والھجر لو سکن الجنان تحولت — نعم الجنان علی العبید جحیما
والوصل لو سکن الجحیم تحولت — نقم الجحیم علی العباد نعیما

بعض نے کہا اللہ تعالےٰ نے ہر ایک بندیکو اپنی معرفت سے ایک مقدار
عنایت فرمایا ہے اور جسقدر اسکو معرفت بخشی اُسیقدر اُسکو بلا کا متحمل کیا
تاکہ اُسکی معرفت حمل بلا پر اُسکے لئے معین ہو جاوے ✤
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں مین نے سعنون کو طواف میں جھولتے
ہوئے دیکھا مین نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور کہا یا شیخ تجھے اُسکے سامنے
کھڑے ہونیکی قسم ہے تو مجھے بتادے کہ تجھے کونسی بات نے اُس تک پہنچایا
اُنہون نے جبکہ اُسکے آگے کھڑے ہونیکا ذکر سنا تو بیہوش ہو کے گر پڑے
جب افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑہے ؎

ومکتئب لج السقام بجسمہ — کذا قلبہ بین القلوب سقیم
یحق لہ لو مات خوفا ولوعۃ — فموقفہ یوم الحساب عظیم

پھر کہا یا اخی مین نے اپنے نفس کو پانچ خصلتون کے ساتھ مضبوط پکڑا ہے
پہلی خصلت یہہ ہے کہ جو چیز مجھہ مین زندہ تھی اُسکو میں نے مار ڈالا وہ
ہوای نفس ہے یعنی جی کی چاہ اور جو چیز مردہ تھی اُسکو میں نے زندہ
کیا وہ قلب ہے دوسری یہ ہے کہ جو چیز مجھہ سے غائب تھی اُس کو
مین نے حاضر کیا وہ میرا حصہ ہے دار آخرت سے اور جو چیز میرے پاس
تھی اُسکو مین نے غائب کیا وہ میرا حصہ ہے دنیا سے تیسری یہ ہے
کہ جو چیز میرے نزدیک فانی تھی اُسکو میں نے باقی رکھا وہ تقویٰ ہے
اور جو چیز میرے نزدیک باقی تھی اُسکو مین نے فانی کیا وہ ہویٰ ہے
چوتھی یہ ہے کہ جس چیز سے تم وحشت کرتے ہو اُسکے ساتھ مین نے
اُنس کیا اور جسکی طرف تم سکون کرتے ہو اُس سے میں بھاگا پھر کچھہ
شعر پڑہتے چلے گئے ✤
حکایت شیخ ابو الربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہمارا ایک گروہ فقرا
کا تھا اُن میں کئی لوگ ایسے تھے کہ انہون نے سیر و سیاحت بہت

کچہہ کیا تہا اُنکو بہت سے حال حاصل ہوگئے تہے مین اپنے نفس سے بحث
کرتا تہا آخر کو بحث اس پر تمام ہوئی کہ مین نے اپنے لئے کوئی عمل صالح
نہ پایا مین نے اپنے جی مین فکر کی کہ میرے لئے بہی کوئی حال ہے کہ
مین اُسکا منتظر رہون کہ وہ مجہہ پر وارد ہو سو مین نے اپنے تئین اُس سے
خالی پایا مین نے کہا یہ عجز ہے کہ جو چیز نہین ہے اُسکا انتظار کرون نہ
جو چیز مجہے اُسوقت لازم تہی مین نے اُسکا کرنا شروع کیا مین نے یہ
سمجہی کہ کوئی عمل صالح طواف سے افضل نہین ہے مین بہت طواف کیا
کرتا تہا بعض آدمی مجہہ سے کہتے کہ تو کب تک چرس کے گدہے کی طرح
چکر مارا کریگا کیا اس سب کام مین تو اپنے دل کو پانیوالا ہے مین نے
کہا نہین مین قلب ہی کو نہین پہچانتا ہون کہ اُسکو پاؤن گا نہ مین اُسکی جگہ پہچانتا
ہون کہ اُسکو طلب کرون لیکن مین نے اللہ تعالیٰ کا قول سُنا ہے ولیطوفوا بالبیت العتیق ۲۹
سو مین ظاہر امر پر عمل کرتا ہون ÷

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جماعت صوفیہ آئی
وہ لوگ مرقعات پہنے ہوئے تہے انہون نے کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو
اور اس لباس کو چھوڑو اسلئے کہ تم اس سے پہچانے جاتے ہو سب
لوگ چپ رہے مگر اُن میں سے ایک جوان آدمی نے کہا واللہ ہم
اسکو ضرور پہنینگے پہر پہنین گے پہر پہنینگے یہان تک کہ سارا دین اللہ
کے لئے ہو جاوے انہون نے کہا تو نے خوب کہا تجہہ سے آدمی کو لائق
ہے کہ تو اُسکو پہنے رضی اللہ عنہم ÷

فصل علو ہمت و صدق معاملہ کے بیانمیں

حکایت ابوجعفر حداد استاذ حضرت جنید رضی اللہ عنہما فرماتے ہین
مین مکے مین تہا میرے بال بڑہ گئے میرے پاس کوئی چیز کاٹنے کی نہ تہی

مین ایک حجام کیطرف گیا مین نے فراست سے اُسمین خیر معلوم کی
تہی مین نے اُس سے کہا تو للہ تعالیٰ میرے بال مونڈتا ہے اُس نے
کہا ہان اُسکے آگے ایک شخص ابناء دنیا سے بیٹہا ہوا تہا اُس نے
اُسکو ہٹا دیا مجہے بٹہایا میرے بال مونڈے پہر اُس نے ایک کاغذ
مجہے دیا اُسمین کچہہ درم تہے اور کہا کہ تو اپنے کسی کام مین انکو صرف
کرنا مین نے اُنکو لے لیا مین نے عہد کیا کہ جو چیز پہلے پہل مجہے ملیگی
وہ مین اُسکو دونگا پہر مین مسجد کے اندر گیا بعض اخوان میرے سامنے
آئے مجہے کہا کہ تیرے بعض اخوان نے بصرے سے ایک تہیلی بہیجی ہے
اُس میں تین سو اشرفیان ہیں اُس نے تیرے لئے اُنکو فی سبیل اللہ
کر دیا ہے مین نے تہیلی لیلی اور اُسکو اٹہا کے حجام کے پاس لے گیا
مین نے اُس سے کہا یہ تین سو اشرفیان ہین تو اپنے کسی کام میں انکو
صرف کرنا اُس نے کہا اے شیخ کیا تجہے شرم نہین آتی کہ تو تو مجہہ سے
کہے کہ للہ میرے بال مونڈ دے پہر مین اُسپر کچہہ لون تو چلا جا عافاک
اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہما ÷

فصل عفت کے بیان مین

حکایت بادشاہ کرمان نے شیخ شاہ کرمانی رضی اللہ عنہ کے پاس اُن
کی بیٹی کا پیغام بہیجا شیخ نے تین دن کی مہلت چاہی پہر شیخ نے مسجدو
مین پہرنا شروع کیا ایک جوان آدمی کو اچھی طرح سے نماز پڑہتے دیکہا جب
وہ فارغ ہوا تو شیخ نے اُس سے کہا تیری بی بی ہے اُس نے کہا نہیں انہون
نے کہا تو ایسی بی بی کیا چاہتا ہے کہ قرآن نماز پڑہتی ہو روزے رکہتی ہو
جمیلہ لطیفہ عفیفہ ہو اُسنے کہا میرا کون نکاح کراتا ہے شاہ نے کہا مین
تیرا نکاح کرائے دیتا ہون تو ایک درہم کی روٹی ایکدرم کا سالن ایک

درم کی خوشبو لیلے بس فراغت ہوئی پھر اُس کا نکاح کر دیا جب
وہ لڑکی جوان کے گھر مین گئی تو اُس نے ایک سوکھی روٹی ٹھلیا کے
سر پر رکھی دیکھی خاوند سے پوچھا یہ کیا ہے اُس نے کہا یہ کل کی روٹی
بچی ہوئی ہے مین نے اسکو رکھہ چھوڑا ہے کہ اسپر روزہ افطار کرون جب
اُس نے یہ بات سنی تو وہ چلی جوان نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ شاہ کی
بیٹی میری محتاجی پر قناعت نہ کریگی نہ اُسے یہ پسند ہوگا کہ مین اسکا نہ
ہوون لڑکی نے کہا کہ شاہ کی بیٹی تیرے گھر سے تیری محتاجی کے سبب
نہین نکلی بلکہ اسلئے نکلی کہ ضعیف الیقین ہے مجھے تجھہ سے تعجب نہین تعجب
تو مجھے اپنے باپ سے ہے کہ انہون نے کیسا کہا کہ مین نے تیرا نکاح
جوان عفیف سے کر دیا اُنہون نے ایسے شخص کا وصف عفت کے
ساتھہ کیون کیا جو کہ اللہ تعالٰے پر اعتماد نہین کرتا ہے مگر اسبات کے
ساتھہ کہ ایک روٹی رکھہ چھوڑی جوان نے کہا مین اس سے عذر کرتا
ہون اُس نے کہا تو جو عذر کرتا ہے سو تو خوب اپنے حال کو پہچانتا ہے
رہی مین سو مین ایسے گھر مین نہین رہتی جسمین کھانا ہو یا تو مین نکلی
جاتی ہون یا تو روٹی کو گھر سے نکال جوان نے روٹی کو خیرات کر دیا
رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ شاہ کرمانی یہ شیخ جلیل
عارف باللہ شاہ بن شجاع کرمانی ہیں اُنہون نے بعد ملک چھوڑنے طریق
قوم میں واصل ہونیکے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اُن کی حکائیت اس سے
پہلے بھی گذر چکی ہے مین نے اس حکایت کے کتاب ارشاد مین اوسی
طرح پر ذکر کیا ہے لیکن اختلاف دونون حکایتون کا قریب قریب
ہے یہ بی بی اس لائق ہیں کہ ان کے حقمین یہ کہا جاوے ؎

ولو کان النساء کما ذکرنا — لفضلت النساء علی الرجال
فلا التانیث لاسم الشمس عیب — ولا التذکیر فخر للہلال

فصل عبدیت کے بیان مین

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مین نے ایک غلام خریدا مین نے پوچھا
تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا آپ جو نام رکھین مین نے کہا تو کیا کام کریگا کہا
جو آپ حکم دین مین نے کہا تو کیا کھائیگا کہا جو آپ کھلائیں مین نے کہا
تیرے لئے کسی چیز مین کوئی ارادہ نہین ہے کہا غلام کیلئے اپنے مالک کے
ساتھہ کونسا ارادہ ہوتا ہے وہ کہتے ہین اُس نے مجھے رولا دیا اور میرا
حال اپنے مالک کے ساتھہ مجھے یاد دلایا مین نے اُس سے کہا بیشک تو
نے اپنے مالک کے ساتھہ مجھے ادب سکھا دیا پھر وہ یہہ شعر پڑھنے لگا ؎

لو تم لی کونی لعبدک خادما — ما کنت اطلب فوق ذالک نعیما
فارحم بفضلک ذلتی وتحیری — فلکذا عرفتک محسنا ورحیما

فصل خصال صالحین کے بیان میں

حکایت ایک شخص نے بطور امتحان کے بعض صالحین کو گھڑی بھر
مین بہت بار اپنے گھر بلایا جب وہ دروازے تک پہونچتے تو بلانے والا
اُنکو پھیر دیتا اور اُن سے کچھہ بھی خفگی ظاہر نہ ہوئی اُن کے حلم و صبر سے
بلانے والے کو تعجب ہوا اُنہون نے کہا تو یہ نہ سمجھہ کہ مجھہ سے کوئی بڑی
بات ہوئی یہ تو کتون کی صفت ہے اسلئے کہ کتے کو جب بلاتے ہیں تو چلا آتا
ہے اور جب ہنکالدیتے ہیں تو چلا جاتا ہے حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہتے
ہین دس خصلتیں ہیں ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اُسمین ہون پہلی یہ ہے کہ
وہ بھوکا رہتا ہے سو یہ آداب صالحین سے ہے دوسری یہ کہ اُس کیلئے
کوئی مکان معروف نہیں ہوتا یہ علامت متوکلین سے ہے تیسری یہ
کہ وہ رات کو کم سوتا ہے یہ صفات محبین سے ہے چوتھی یہ کہ جب وہ

مرجاتا ہے تو اُسکی کوئی میراث نہیں ہوتی یہ صفات زاہدین سے ہے
پانچویں یہہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اُسپر جفا کرے اگر
مارے یہ علامت مریدین صادقین سے ہے۔ چھٹی یہ ہے کہ وہ
ادنےٰ جگہ کے ساتہہ راضی ہوتا ہے یہ علامت متواضعین سے ہے
ساتوین یہ ہے کہ جب کوئی اُسکے مکان پہ غالب ہوجاتا ہے تو
وہ اُسکو چھوڑکے اور جگہ چلا جاتا ہے یہ راضین کی نشانیوں
سے ہے آٹھوین یہ ہے کہ جب اُسکو مارین ہنکالین پہر اُس کے
لئے ٹکڑا ڈالین تو آجاتا ہے پہلی مار پہ کینہ نہیں کرتا یہ علامت
خاشعین سے ہے نوین یہ کہ جب کہانا رکہا جاتا ہے تو وہ دور
بیٹھا ہوا دیکھا کرتا ہے یہ علامات مساکین سے ہے دسوین یہ ہے
کہ جب کسی مکان سے کوچ کرتا ہے تو اُسکی طرف التفات نہیں
کرتا یہ علامات محزونین سے ہے ✤

حکایت بعض صالحین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بعض
بلاد میں ہماری ایک جماعت تہی بعض ایام مین ہم شہر کے
دروازے کیطرف گئے شہر سے ایک کتا ہمارے پیچھے ہوا۔ ہم
جب دروازے پر پہنچے تو ہمنے دیکہا کہ ایک جانور مرا ہوا پڑا
ہے کتے نے جب اُسکی طرف دیکہا تو وہ شہر کیطرف لوٹ گیا۔
گہڑی بہر کے بعد پہر آیا اور اُسکے ساتہہ قریب بیس کتے کے تہے
وہ سب مردار کے پاس آئے اُسمیں سے کہایا اور وہ کتا کہڑا
ہوا دور سے دیکہتا رہا یہانتک کہ وہ کہانیسے فارغ ہوچکے
اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے پہر وہ کتا آیا اور جو کتون کا
جہوٹہا بچا ہوا ہڈیان اور اُنپر گوشت تہا اُس میں سے کہایا
پہر چلا گیا ✤

فصل قناعت کے بیان مین

حکایت بعض صالحین نے دیکہا کہ کئی کتے ایک پہاڑ کے غار مین رہتے
تہے ہفتے مین ایکدن وہان سے نکل کے شہر میں جاتے گہورون پر
جو پڑا ہوتا اُسمین سے کہاتے پہر پہاڑ مین چلے آتے اُن کی یہی عادت
تہی یہ صالح بہی ایک مدت تک اُنکے ساتہہ رہے جبدن کتے شہر
میں جاتے یہ بہی اُن کے ساتہہ جاتے گہورونپر اُن کے ساتہہ جو اُنسے
کہایا جاتا کہاتے پہر اُن کے ساتہہ پہاڑ مین لوٹ آتے اُنکو کتون
کے سبب سے ریاضت و آداب حاصل ہوئے بعض صالحین کہتے ہیں
کہ لوگ شکاری کتے لئے ہوئے نکلے گلی کوچون کے کتے انپر بہونکے
انہون نے کہا سبحان اللہ گویا یہہ کتے اُن کتونسے باتیں کرتے
ہین گلی کے کتے شکاری کتون سے کہتے ہیں اے مساکین تم نے بادشاہو
کی نعمت میں رغبت کی سو انہون نے تمہین قید کیا اگر تم ہماری
طرح گری پڑی چیز پہ قناعت کرتے تو تم چہٹے ہوتے پہر تے شکاریو
نے اُن سے کہا کہ تمپر ہماری کیفیت مخفی ہے بادشاہون نے
جبکہ ہم میں آلۂ خدمت دیکہا تو ہمکو خدمت کیلئے روکا ہمارے کہانے
پینے کے خبرگیران ہوئے گلی والون نے کہا جب کوئی تم مین سے
بوڑہا ہوجاتا ہے تو وہ چہوڑ دیا جاتا ہے اور جو ہمارے ساتہہ ہوجاتا
ہے شکاریون نے کہا اسلئے کہ جو حق اُسپر واجب تہا اُس نے اُس
میں قصور کیا اور جو کوئی حق واجب ادا کرنے مین قصور کرتا ہے
وہ ہنکا دیا جاتا ہے اللهم لا تطردنا عن بابك ولا تمنا فبنا بعفوك
وعدابك ✤

حکایت اویس قرنی رضی اللہ عنہ گہورون سے قوت و لباس حاصل

کرتے تھے ایکدن کسی گھورے پر کُتا انکو دیکھہ کے بھونکا اویس نے کہا
تو اپنے آگے سے کھا مین اپنے آگے سے کھاؤن تو مجھپر نہ بھونک اسلئے
کہ اگر مین پلصراط پر سے گزر گیا تو مین تجھسے بہتر ہون ورنہ تو مجھسے بہتر
ہے اویس کے گھر والے انکو دیوانہ کہا کرتے رشتے دار انکو خفیف
سمجھتے اُن سے مسخرہ پن کرتے لڑکے اُنکو چھیڑتے پتھر مارتے حدیث
شریف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ بیشک اللہ عزوجل دوست رکھتا
ہے اپنے خلق سے اتقیاء اصفیاء اخفیاء ابرار کو جنکے بال پریشان
مونہہ غبار آلود پیٹ دبلے ہیں جب وہ امرا کے یہان آنیکے اجازت
چاہیں تو اُن کے لئے اجازت نہ دیجاوے اگر مالدار عورتون سے
نکاح کا پیغام کرین تو اُنسے نکاح نہ کرین غائب ہون تو اُنکو تلاش
نہ کرین آجاوین تو اُن کے آنیسے خوش نہ ہون بیمار ہون۔ تو
اُنکی عیادت نہ کرین مرجاوین تو اُنکے جنازے مین حاضر نہون
ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو کوئی آدمی اُن مین سے کیونکر ملے
فرمایا وہ اویس قرنی ہے عرض کیا یا رسول اللہ اویس قرنی کون
ہے فرمایا وہ اشہل ہے یعنے اُسکے آنکھ کی پتلی میں سرخی ہے ذو صہوبۃ
ہے یعنے اُسکے بال کالے سرخی مائل ہیں اُسکے دونون کاندون کے
درمیان مین دوری ہے میانہ قد سخت گندم گون ہے اپنی ٹھوڑی
سینے سے لگائے ہوئے اپنی نگاہ سجدے کی جگہ جمائے ہوئے ہے
داہنا ہاتھہ بائین پر رکھے ہوئے اپنی جان پر روتا ہے دو چادر والا ہے
لوگونمین بے اعتبار ہے صوف کا تہمد باندہے صوف کی چادر اوڑہے ہوئے ہے زمین والونمین مجہول آسمان
والونمین معروف ہے اگر اللہ تعالےٰ پر قسم کہا بیٹھے تو وہ ضرور اُسکی قسم کو سچا کرے خبردار بیشک اسکی بائین کاندہے
کے نیچے ایک سفید داغ ہے خبردار جب قیامت کا دن ہوگا تو بندوں سے کہا جائیگا کہ تم جنت مین

داخل ہو اور اویس سے کہا جاویگا تو ٹھیر جا شفاعت کر اللہ عز
وجل مثل شمار ربیعہ و مضر مین اُسکی شفاعت قبول کریگا اے عمرؓ
اور اے علیؓ جب تم اس سے ملو تو تم اُس سے درخواست کرنا
کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے اللہ تعالےٰ تمہاری مغفرت فرماویگا
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عمرؓ و علیؓ رضی اللہ عنہما دس برس
اویس کی تلاش مین رہے اُن کے ملاقات پر قدرت نہ ہوئی پھر جس
برس میں عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جب وہ آخر ہونے کے ہوئی
تو وہ جبل قبیس پر کھڑے ہوئے باواز بلند ندا کی کہ اے اہل یمن تم مین
اویس قرنی ہے ایک بوڑہا آدمی لمبی داڑہی والا کھڑا ہوا اور کہا ہم
نہین جانتے کہ اویس کون ہے لیکن میرا ایک بھتیجا ہے اُسے اویس
کہتے ہیں اور وہ نہائت گمنام اور نہائت کم مال ہے ہم بہت خفیف
جانتے ہیں کہ اُسکو آپکی خدمت مین حاضر کرین وہ تو ہمارے اونٹ
چرایا کرتا ہے ہم لوگون مین حقیر ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارادہ
ملاقات کو اُس سے چھپایا اور کہا یہ تیرا بھتیجا کہان ہے کیا وہ ہمارے
حرم مین ہے اُسنے کہا ہان فرمایا وہ کہان ملیگا اُسنے کہا عرفات
کے پہلو کے درختون میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمرؓ و علیؓ
رضی اللہ عنہما سوار ہو کے جلدی جلدی عرفات کی طرف گئے ناگاہ
اویس کھڑے ہوئے ایک درخت کیطرف نماز پڑہ رہے تھے اور اونٹ
اُن کے آس پاس چرتے پھرتے تھے انہون نے اپنے گدہون کو باندہ
دیا پھر اویس کیطرف گئے انہون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
اویس رضی اللہ عنہ نے نماز کو ہلکا کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ ان
دونون نے کہا کون آدمی ہے اویس نے کہا اونٹون کا چرواہا
اور ایک قوم کا مزدور انہون نے کہا ہم نہ چرانے کا پوچھتے ہیں

نہ مزدوری کا۔ تیرا نام کیا ہے اویس نے کہا عبد اللہ انہون نے کہا
ہم خوب جانتے ہیں کہ آسمانون والے زمین والے سب کے سب اللہ
تعالے کے بندے ہیں تیرا کیا نام ہے جسکو تیری مان نے رکھا اویس
نے کہا تم دونون مجھہ سے کیا چاہتے ہو انہون نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اویس قرنی کا ہمکو حلیہ بتایا ہے سو ہم نے
صہوبت وسہولت کو تو دیکھہ لیا اور ہمکو خبر دی ہے کہ تیرے بائین
کاندہے کے نیچے ایک سفید داغ ہے سو تو اسکو ہمارے لئے کہول
اگر وہ تجھہ مین ہے تو تو وہی ہے اویس نے کاندھا کہولا دیکھا تو وہ
داغ تہا یہ دونون جلدی سے انکا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ ہم گواہی
دیتے ہین کہ تو بیشک اویس قرنی ہے تو ہمارے لئے استغفار کر
اللہ تیری مغفرت کرے اویس نے کہا کہ مین اپنی استغفار کے ساتھہ
نہ اپنے نفس کو خاص کرتا ہون نہ اور کسیکو نبی آدم سے لیکن
خشکی و دریا مین مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات سے وہ شخص
ہے کہ وہ مستجاب الدعوات ہے انہون نے کہا تو ضرور ہی ہمارے
لئے استغفار کر اویس نے کہا کہ تم دونون کے لئے اللہ تعالے نے
میرا حال مشہور کر دیا میرا امر تمکو بتلا دیا سو تم کون ہو علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ یہ تو امیر المومنین عمر بن خطاب ہین رضی اللہ عنہ اور
مین علے بن ابی طالب ہون یہ سنتے ہی اویس سیدہے کہڑے ہوگئے
اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اے
امیر المومنین تمپر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتین ہون اور
تمپر اے ابو طالب کے بیٹے اللہ تعالے تم دونون کو اس امت سے
جزاے خیر کرے انہون نے کہا تمکو بہی اللہ تعالے تمہارے نفس سے جزاے
خیر دے حضرت عمر نے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم اسیجگہ ٹہیرو یہانتک

کہ مین مکے کو جاؤن اپنی عطا سے کچھہ خرچ اور اپنے لباس سے کچھہ فاضل
کپڑا لے آؤن یہی جگہ میرے اور تمہارے درمیان مین مقرر ہے اویس
نے کہا یا امیر المومنین میرے اور تمہارے درمیان مین کوئی وعدہ نہین
مین آج کے بعد تمہین نہ دیکھون تمہیں بتاؤ مین خرچ کو کیا کرونگا لباس
کو کیا کرونگا تم کیا نہین دیکھتے ہو کہ مین صوف کا تہمد باندہے صوف
کی چادر اوڑہے ہوئے ہون تم دیکھتے ہو کہ مین انکو کب پہاڑونگا
کیا تم نہیں دیکھتے کہ میری جوتیان گٹہی ہوئی ہیں دیکھتے ہو کہ مین
کب انکو پرانی کرونگا کیا تم نہیں جانتے کہ چرائی کی مزدوری سے
چار درہم مین نے لئے ہیں دیکھتے ہو مین کب تک انکو کہاؤنگا۔ یا
امیر المومنین میرے اور تمہارے آگے ایک گہاٹی دشوار گذار ہے
اس سے گذر نہین کر جائیگا مگر جو تپلا دبلا ہلکا پہلکا ہے سو تم ہلکے ہو
جاؤ اللہ تمپر رحم کرے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو اپنا دُرہ
زمین پر مارا اور باواز بلند ندا کی خبردار کاش عمر کو اسکی مان نہ جنتی
کاش وہ ایسی بانجھ ہوتی کہ اپنے حمل کا علاج نہ کرتی خبردار کون شخص
ہے کہ اسکو لیوے مع اس چیز کے جو اسمین ہے اور جو اسکے لئے
ہے یعنی خلافت پہر اویس نے کہا یا امیر المومنین تم یہ رستہ لو یہانتک
کہ میں یہ رستہ لون عمر رضی اللہ عنہ مکے کیطرف چلے اور اویس نے
اپنے اونٹون کو ہنکالا اپنی قوم کے پاس آئے اونٹ انکو انکے حوالے
کیا چرانا چہوڑ دیا عبادت پر متوجہ ہوئے یہانتک کہ اللہ عزوجل سے
ملاقات کی صحیح مسلم مین آیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا
مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تہے کہ
آئیگا تمہارے پاس اویس بن عامر امداد اہل یمن کے ساتھہ جو کہ قبیلہ
مراد پہر قرن سے ہیں اسکو برص کی بیماری تہی وہ اس سے اچہا ہوگیا

مگر ایک درہم کی برابر سفیدی باقی ہے اُسکی ایک ماں ہے وہ اُسکے ساتھ
احسان کرتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو وہ ضرور اُسکو سچا کرے اگر
تجھہ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے تو کر پھر حدیث کو بیان
کیا یہانتک کہ ذکر کیا انکی ملاقات کا حضرت عمر کے ساتھہ انہون نے
اویس سے استغفار کیلئے کہا اویس نے اُنکے واسطے استغفار کی عمر رضی
اللہ عنہ نے اویس سے فرمایا تمہارا ارادہ کہان کا ہے اویس نے کہا
کوفے کا۔ انہون نے فرمایا کیا مین تمہارے لئے عامل کوفہ کو نہ لکھدون
اویس نے کہا مجھے بہت محبوب ہے کہ مین فقرا و محتاج لوگون مین رہون
یہ حدیث کا ٹکڑا ہے مسلم کی ایک اور روایت مین عمر رضی اللہ عنہ سے
وارد ہوا ہے کہ انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو سنا فرماتے تھے کہ بیشک بہتر تابعین کا ایک مرد ہے کہ اُسکو اویس
کہتے ہیں اُسکی ایک ماں ہے اُسکے بدن مین سفیدی تھی سو تم اُس کو
حکم کرو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
فرماتے ہیں کہ آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ اویس خیر التابعین ہیں۔
سو اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلقاً خیر التابعین ہیں اور
یہی قول اس بات پر بہی دلیل ہے کہ کبھی نفع لازم نفع متعدی سے
بہتر ہوتا ہے اور علماً باطن جو کہ عارف باللہ ہیں وہ افضل ہیں علماء
ظاہر سے جو کہ عارف باحکام اللہ سبحانہ ہین۔ علقمتہ بن مرثد رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ زہد آٹھہ تابعین کیطرف منتہی ہوا
اُن میں سے ایک اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں اُن کے گہر والون
نے گمان کیا کہ وہ مجنون ہیں اُن کے لئے باب دراہم پر ایک گہر بنایا
وہ اسمیں رہتے برسین گزر جاتیں کہ وہ اُنکا مونہہ تک نہ دیکھتے ان
کا کہانا یہ تہا کہ کہجور کی گٹھلیان اٹہا لیتے جب شام ہوتی تو اپنی افطاری

کے لئے انکو بیچ دیتے جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
تو انہون نے حج کے موسم میں یہ کہا کہ اے لوگو کہڑے ہو جاو وہ سب
کہڑے ہو گئے پہر کہا بیٹھہ جاؤ مگر جو لوگ یمن کے ہون وہ نہ بیٹھیں
وہ لوگ بیٹھ گئے پہر فرمایا بیٹھہ جاؤ مگر جو مراد کے قبیلے کا ہو وہ نہ بیٹھے وہ
بیٹھ گئے پہر فرمایا بیٹھہ جاؤ مگر جو قرن کا ہو وہ نہ بیٹھے وہ بیٹھہ گئے مگر
ایک شخص نہ بیٹھا یہی شخص اویس رضی اللہ عنہ کے چچا ہے عمر رضی
اللہ عنہ نے اُن سے کہا کیا تم قرن کے ہو انہون نے کہا ہان فرمایا!
تم اویس کو پہچانتے ہو انہون نے کہا یا امیر المومنین تم کیا اسکا پوچھتے
ہو واللہ ہم مین تو اُس سے بڑہکر کوئی احمق مجنون محتاج نہیں ہے۔ عمر
رضی اللہ عنہ نے رو دیا پہر فرمایا یہ تو تجھہ میں ہے اُس میں نہیں ہے
اسلئے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے
تہے داخل ہونگے اُسکی شفاعت سے جنت مین مثل ربیعہ و مضر کے
عمار بن یوسف ضبّی سے روایت کیا گیا ہے انہون نے کہا کہ ایک
شخص نے اویس رضی اللہ عنہ سے پوچہا تم نے کسطرح صبح کی یا کسطرح
شام کی اُنہون نے کہا صبح کی مین نے اس حال مین کہ مین اللہ تعالے
کی حمد کرتا ہون اور شام کی مین نے اسحال مین کہ میں اللہ تعالے
کی حمد کرتا ہون اور تو ایسے شخص کا حال کیا پوچہتا ہے کہ جب وہ
صبح کرتا ہے تو اُسکو یہ گمان ہے کہ شام نہ کریگا اور جب شام کرتا
ہے تو یہہ سمجہتا ہے کہ صبح نہ کریگا بیشک موت اور اُس کے ذکر نے کسی
مومن کے لئے کوئی خوشی نہیں چہوڑی اور بیشک اللہ تعالے کے حق
نے مسلمان کے مال میں نہ چاندی کو چہوڑا نہ سونے کو اور بیشک امر
بالمعروف نہی عن المنکر نے کسی مومن کیلئے کوئی دوست نہیں چہوڑا
وہ تو لوگون کو نیک بات کا حکم کرتا ہے اور وہ ہماری بے آبروئی کرتے

ہین اور اُنکو اس باتپر فاسقون میں سے اعوان مل جاتے ہین
یہانتک کہ واللہ مقرر انہون نے بڑی بڑی باتون کے ساتہہ مجھے متہم
کیا قسم ہے اللہ کی مین اللہ کا حق قائم کرنیکو اُن مین نہ چھوڑونگا
پہر اویس نے رستہ لیا یعنے چلے گئے اور مجھے چھوڑ دیا ہرم بن حیان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا مجھے اویس کی حدیث
پونچی ہیں کوفے مین آیا سوائے اُن کی تلاش کے اور کوئی ارادہ میرا
نہ تہا یہان تک کہ دوپہر کے وقت فرات کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے
پایا وضو کر رہے تھے جو وصف اُنکا بیان کیا گیا تہا اُس سے مین
نے اُنکو پہچان لیا ناگاہ وہ ایک آدمی دبلے سخت گندم گون تھے
تھے اُنکا سر منڈا ہوا تہا انکی صورت ہیبت ناک تہی مین نے اُن کو
سلام کیا انہون نے سلام کا جواب دیا اور میری طرف دیکھا۔ مین
اپنا ہاتہہ اُن کی طرف بڑہایا تاکہ مصافحہ کرون انہون نے میرے
مصافحے سے انکار کیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اویس
رضی اللہ عنہ نے مصافحہ نہ کیا اور انکا حال ٹوٹا پہوٹا تہا لوگ تے
وحشت کرتے اُنسے جدا رہتے جہال اُنکی نسبت جنون واختلال
کیطرف کرتے تقشف وابتذال سے بسر کرتے اسکے سوا اُن مین
اور احوال ہی تھے ان سب باتون میں اظہر دلیل ہے فقراصادقین
کیلئے جو کہ اُن کی چال پر چلے اُن کا طریقہ اختیار کیا اور جو لوگ اُنپر
انکار کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ خلاف سنت ہے اُن کے انکار
کرنے کی کچھ پرواہ نہین وہ یہ نہ سمجھے کہ بڑی سنت تو دنیا کو چھوڑنا
مخلوق سے اعراض کرنا مولیٰ پر متوجہ ہونا سوائے اللہ عزوجل سارے
علائق کو ترک ہے ہرم بن حیان کہتے ہیں مین نے کہا اے اویس
اللہ تمپر رحم کرے تمہاری مغفرت فرمائے تم کسطرح ہو پھر مجھے اُنکی

محبت آئی اُن کا حال دیکھہ کے رقت ہوئی آنسوؤن نے میرا گلا گہونٹ
دیا یہانتک کہ انہون نے رو دیا اور مین بہی رو یا تو
اب یہ حالت ہے کہ رو کر وہ شگر بولا ہمکو توفیق کے احوال یہ قت آئی
پہر کہا وانت فحیاك اللہ یا ہرم بن حیان یا اخی تو کسطرح ہے مجھے تجھکو
کس نے بتایا مین نے کہا اللہ نے۔ اویس نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ
سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا مینے کہا تمنے میرا نام میرے
باپ کا نام کہان سے پہچانا مین نے تو آج سے پہلے تمہیں نہیں
دیکہا نہ تمنے مجھے دیکھا انہون نے کہا نبأنی العلیم الخبیر یعنے علیم
خبیر نے مجھے آگاہ کر دیا جسوقت کہ میرے نفس نے تیرے نفس سے
کلام کیا اُسوقت میری روح نے تیری کو پہچان لیا بیشک مومنین
بعض بعض کو پہچانتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی روح کے سبب سے
آپسمین محبت رکہتے ہیں گو اُنکی ملاقات نہ ہو گہر دور ہون منازل
کا فرق ہو مین نے کہا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مجھے حدیث کرو۔ اللہ تمپر رحم کرے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہین پایا نہ مجھے اُنکی صحبت نصیب ہوئی میرے
باپ مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے قربان ہون لیکن
مین نے اُن لوگون کو دیکہا ہے جنہون نے آپ کی زیارت کی ہے
مین دوست نہین رکہتا کہ اس دروازے کو اپنے نفس پر کہولون اسلئے
کہ محدث ہون یا قاضی بنون یا مفتی ہون مجھے اپنے نفس مین لوگون
سے شغل ہے مین نے کہا اے اخی تم کچھ آیتیں اللہ تعالےٰ کی کتاب
سے مجھپر پڑہو کہ مین اُنکو تمسے سنون اور مجھے کوئی وصیت کرو۔
کہ مین تمسے یاد رکہون اسلئے کہ مین تجھے فی اللہ دوست رکہتا
ہون انہون نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا اعوذ باللہ السمیع العلیم

من الشیطان الرجیم فرمایا میرے رب نے اور احق القول میرے رب
کا قول ہے اور اصدق الحدیث میرے رب کی حدیث ہے پہر یہ آیت
پڑہی وما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین ماخلقناہما
الا بالحق الی قولہ العزیز الرحیم پہر ایک چیخ ماری مجہے گمان ہوا کہ انکو
غش آگیا پہر کہا اے ابن حیان تیرا باپ حیان مرگیا اور قریب ہے کہ
تو بہی مریگا پہر یا جنت کیطرف یا نار کی طرف اور تیرے باپ آدم مرگئے
اور تیری مان حوا مرگئین اے ابن حیان اور نوح نبی اللہ مرگئے اور
ابراہیم خلیل اللہ کا انتقال ہوا اور موسیٰ نجی اللہ نے وفات پائی اور
داؤد خلیفۃ الرحمن مرگئے اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی
صلے اللہ علیہ والہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا اور میرے بہائی میرے دوست
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا مین کہا اللہ تمپر رحم کرے
عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال نہین ہوا کہا ہان لوگون نے انکے مرنے
کی خبر دی اور میرے رب تبارک وتعالے نے مجہے انکی موت کی خبر دی
اور میرے نفس نے مجہے نعی نفس کی اور مین اور تو مردون میں ہین پہر نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجا اور ہلکی دعائین کین پہر میری وصیت
تجہکو کتاب اللہ ہے اور مرسلین اور صالح مومنین کے مرنیکی خبر ہے
سو تو موت کی یاد کو لازم کرلے اور جب تو زندہ رہے چاہیئے کہ
طرفۃ العین وہ تیرے دل سے جدا نہو اور جب تو اپنی قوم کیطرف لوٹ
کے جاوے تو انکو ڈرا اور ساری امت کیلئے خیرخواہی کر اور خبردار
جماعت سے علحدہ نہونا ورنہ تو اپنے دین سے علحدہ ہو جاویگا اور تجہے
خبر بہی نہ ہوگی تو پہر تو نار میں داخل ہوگا تو میرے لئے اور اپنے نفس
کیواسطے دعا کر پہر کہا الٰہی اس شخص نے یہہ زعم کیا کہ وہ مجہے تیری

ذات میں دوست رکہتا ہے اور تیرے لئے اسنے میری زیارت کی سو تو
مجہے اسکا مونہہ جنت میں بتانا اور اسکو تیرے گہر دار السلام مین داخل کرنا
اور اسکی دنیا میں حفاظت کرنا جب تک کہ وہ زندہ رہے اور دنیا سے
تہوڑے کے ساتہہ اسکو راضی کر اور جو تو نے اسکو دیا ہے اپنی نعمتون سے
سو اسکو شاکرین سے کر اور مجہسے اوسکو جزائے خیر دے پہر کہا السلام علیک
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تجہپر رحم کرے میں تجہے آج کے بعد نہ دیکہون۔
اسلئے کہ مین شہرت سے ناخوش ہون اور تنہائی مجہے بہت محبوب ہے
اسواسطے کہ مین کثیر الغم ہون جبتک کہ ان لوگون کے ساتہہ زندہ
رہونگا سو تو میرا پتہ نہ پوچہنا نہ مجہے تلاش کرنا اور جان رکہہ کہ مجہے
تیرا خیال ہے گو میں تجہے نہ دیکہون نہ تو مجہے دیکہے اور تو مجہے یاد رکہنا
میرے لئے دعا کرنا مین بہی تیرے لئے دعا کرونگا تجہے یاد رکہونگا انشاء
اللہ تعالے تو اس جگہہ جا تا کہ مین اسجگہ جاؤن میں نے حرص کی کہ گہڑی
پہر ان کے ساتہہ چلون انہون نے نہ مانا پہر مین نے انسے مفارقت کی
مین نے رونا شروع کیا وہ بہی رونے لگے میں انکی طرف دیکہتا رہا یہانتک
کہ وہ بعض گلیون مین گہس گئے اسکے بعد پہر مین نے ان کا حال پوچہا
انکو تلاش کیا کوئی ایسا نہ ملا کہ مجہے انکی کچہہ خبر دیتا کوئی جمعہ نہیں گزرتا
تہا مگر ایکبار یا دو بار مین خواب میں انکو دیکہہ لیتا تہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
فرماتے ہین کہ اویس رضی اللہ عنہ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہا جیسا کہ انسے پہلے اور انبیاء نے
کہا اسلئے کہ آپ کا فضل معروف ہے اور جو شخص کمال شرف و سودد
کے ساتہہ معروف ہوتا ہے وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ اسکی مدح کیجاوے
بزرگی بیان ہو دیکہو ہمارے اصحاب جبکہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر
کرتے ہین تو کہتے ہین قال الشافعی اور جبکہ انکے بعض اصحاب کا ذکر کرتے

ہین تو انکا مفصل بیان کرتے ہین اور یون کہتے ہین مثلاً الامام الجلیل سید السابقین یا غرض اسکے
اسیطرح جب کبھی اکابر کا ذکر کرتے ہین تو اسکی فضیلت بتانے کیلئے کلمات مدح ذکر کرتے ہین اور
سلطان کے ساتھہ ایسا نہین کرتے اسلئے کہ شئے جبکہ کمال فضل یا شرف کے ساتھہ مشہور ہوتی
ہے تو وہ مدح و تعریف کی محتاج نہین ہوتی ہے کیونکہ جب وہ مدح کیجاوے تو وہ مدح کثیر کی طرح
ہوتی ہے اور کبھی اسکی مدح مین تقصیر واقع ہوجاتی ہے سو سوجہہ سے اسکی شہرت قدر ہی اسکی ذکر
مغنی ہے اصبغ رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہا اویس رضی اللہ عنہ
شام کرتے تو کہتے یہ رات لیلۃ الرکوع ہے پہر صبح تک رکوع کرتے
اور کہتے کہ یہ رات لیلۃ السجود ہے پہر صبح تک سجدہ کرتے اور جب شام
کرتے تو گہر مین جو کچھہ کہانا پینا بچا ہوا ہوتا اسکو خیرات کر دیتے پہر کہتے
آلہی جو کوئی بہوک سے مرے تو تو اسکا مواخذہ مجھہ سے نہ کر اور جو کوئی
ننگا مرے تو تو اسکا مواخذہ مجھسے نہ کر نصر بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالے سے
روایت ہے کہا کہ اویس رضی اللہ عنہ گہورون پر سے روٹی کے ٹکڑے
اٹھا لیتے انکو دہو ڈالتے ان میں سے کچھہ خیرات کر دیتے کچھہ کہا لیتے اور
کہتے آلہی مین تیری طرف بری ہوتا ہے ہر ایک کلیجے بہوکے سے عبد اللہ
بن سلمہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا کہ زمانہ عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ مین آذربیجان کا ہمنے غزوہ کیا اور اویس رضی اللہ عنہ ہمارے
ساتھہ تہے جب ہم وہانسے پہرے تو وہ بیمار ہوگئے ہمنے انکو اٹھا لیا وہ ٹہیر
نہین سکتے تہے پہر انکا انتقال ہوگیا ہم منزل مین جاکے اترے دیکہا
تو ناگاہ قبر کہدی ہوئی تہی پانی بیٹھا ہوا تہا کفن و حنوط تیار تہا ہم نے
انکو نہلایا کفنایا انپر نماز پڑہی اور دفن کردیا پہر وہان سے چلے ہم نے
آپس مین کہا کہ اگر پہر آوین تو قبر کیونکر ملیگی ہمنے انکی قبر کا نشان بنا دیا
پہر ہم لوٹ کے قبر کیطرف آئے تو نہ قبر تہی نہ اسکا نشان تہا عبد الرحمن
بن ابی لیلی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا صفین کے دن ایک

منادی نے ندا کی کہ کیا لوگون مین اویس قرنی ہول پہر انکو علی رضی اللہ عنہ
کیدن کے شہدا میں پایا رضی اللہ عنہم اجمعین واللہ اعلم ✤

فصل رضا بمقسوم کے بیان مین

حکایت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ خواب مین کہا گیا کہ میمونہ سودا جنت مین
تمہاری بی بی ہے جب صبح ہوئی تو انہون نے میمونہ کو تلاش کیا کسی نے انکو
بتادیا دیکہا تو میمونہ بکریان چرا رہی تہین انہون نے کہا کہ مین اسکے پاس
رہون اسکا عمل دیکہون انہون نے میمونہ کو دیکہا کہ وہ فرض پڑہا اور کچھہ
زیادہ نہیں کرتی تہیں جب شام ہوئی تو میمونہ اپنی بکری کی طرف گئین
اسکو دوہا پہر دودہ پیا اسکے بعد پہر دوہا اور ان کو دودہ پلایا تیسرے
دن انہون نے میمونہ سے کہا کہ تم مجھے اس بکری کے سوا اور کسی بکری کا
دودہ کیون نہین پلاتی ہو میمونہ نے کہا اے اللہ کے بندے یہ بکریان
میری نہین ہیں انہون نے کہا تو اس بکری کا دودہ مجھے کیون پلاتی ہو
انہون نے کہا کہ یہ بکری دودہ پینے کیلئے مجھے دیدی ہے سو اسکا دودہ
میں پیتی ہون اور جسکو چاہتی ہون پلاتی ہون پہر ربیع نے انسے کہا
کہ جو مین نے دیکہا اس سے زیادہ اور کوئی عمل تمہارا نہیں ہے انہون
نے کہا نہیں مگر ہان اتنی بات ہے کہ مین کسی حال پر صبح کرون شام
کرون اسکے سوا کبہی کسی چیز کی تمنا نہیں کرتی اسلئے کہ جو کچھہ اللہ تعالے
نے میرے لئے قسمت کیا ہے میں اسکے ساتھہ راضی ہون ربیع نے کہا
کیا تجھے یہ معلوم ہے کہ مین نے خواب میں دیکہا کہ تو جنت میں میری
بی بی ہے میمونہ نے کہا ربیع بن خیثم تو ہی ہے انہون نے کہا ہان۔ راوی
سے کسی نے پوچھا کہ میمونہ نے یہ بات کیونکر جانی راوی نے کہا کہ شاید
انہون نے بہی خواب مین مثل ربیع کے دیکہا ہو امام یافعی رحمہ اللہ تعالے

فرماتے ہیں کہ جو راوی نے کہا وہ صحیح ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک احتمال ہے
لیکن یہ بات کچھہ خواب ہی مین منحصر نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ بیداری
میں انکو کشف ہوا ہو یہ بات اُنسے کہدی گئی ہو اور انہون نے اسکو
ہو یا مشاہدہ ہوا ہو تو دیکھہ لیا ہو حال سکر مین مجھے بعض نے خبر دی
کہ بیداری میں اُنسے کہا گیا کہ جنت میں تمہاری بی بی فلان عورت
صالحات مشہورات سے ہے رضی اللہ عنہم ؕ

فصل با وجود کثرت عبادت واعمال صالحہ کے اپنے تئین قصوروار سمجھنا اور اُس پر گریہ وبکا کرنا

حکایت ۹۴ بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہشیہ عرفہ کو مین نے
ایک شخص کو دیکھا کہ اُسپر ولہ غالب تہا اور وہ روتا بہت چیختا چلاتا
تہا اور یہ پڑہتا جاتا تہا ؎

سبحان من لو سجدنا بالعیون له　　علی حمی الشوک والمحمی من الابر
کم اکشف الستر سہلا عند معصیتی　　وانت تلطف بی حلما وتسترنی

پہر وہ مجھہ سے چھپ گیا مین نے اُسکا حال پوچھا مجھہ سے کہا گیا کہ یہ
ابو عبید خواص خاص لوگون مین سے ایک آدمی ہے ستر برس ہوئے
کہ اسنے آسمان کیطرف منہ نہیں اٹھایا کسی نے اُنسے اس باب مین
کہا انہون نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ محسن کیطرف گنہگار ہو نہہ
اٹھاؤن رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں فالعجبا لا
من مطیع یتذلل ویستحی مع احسانہ ومن عاص یتدلل ولا یستحی من
عصیانہ اللهم لا تحرمنا النظر الی وجهک الکریم والفعنا برکة

اولیائک الصالحین واحشرنا معهم فی الدارین آمین ؕ
حکایت ۹۵ ایک شخص علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُن سے
کہا کہ ایک شخص خواب مین میرے پاس آیا اور مجھسے کہا کہ تو علاء بن
زیاد کے پاس جا اور اُس سے کہہ کہ تو کب تک روئیگا تیری تو مغفرت
ہو گئی علاء نے یہ بات سنکے رو دیا پہر کہا کہ اب تو مجھے یہ لایق ہے
کہ روئے جاؤن رونا نہ چھوڑون ؎

وما فی الارض اشقی من محب　　وان وجد الهوی حلو المذاق
تراه باکیا فی کل حین　　مخافة فرقة او لاشتیاق
فیبکی ان نأوا شوقا الیهم　　ویبکی ان دنوا خوف الفراق

حکایت ۹۶ جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے آدم علیہ السلام کو
خواب مین روتے دیکھا مین نے عرض کیا آپ کیون روتے ہین کیا اللہ تعالے
نے آپ کے لئے مغفرت نہیں فرمائی جنت کیطرف رجوع کرنیکا وعدہ
نہیں کیا انہون نے ایک رقعہ لکہا ہوا مجھے دیا پہر مین خواب سے
بیدار ہوا اُس کو مین نے اپنے ہاتھہ مین پایا اُس مین یہ شعر لکھے ہوئے
تہے ؎

احرقتنی بالنار نار من النوی　　ونار النوی نار احر من النار
شغفت بجار لا بدار سکنتها　　علی الجار ابکی لا علی سکنة الدار
ولو لم یعدنی بالرجوع الی المنی　　هلکت ولکن نلت بالوعد اوطاری

حکایت ۹۷ محمد بن سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کوفے مین
ایک شخص میرا جار تہا اُسکا ایک لڑکا تہا وہ دن بہر روزہ رکھتا اور رات
کو کھڑا رہتا جب رات ہوتی تو روتا اور یہ شعر پڑہتا ؎

لما رأیت اللیل اقبل خاشعا　　بادرت نحوهم وانسی نحیبی
ابکی فتقلقنی الیه صبابتی　　فابیت مسرورا بقرب حبیبی

اورجب آخر رات ہوتی تو روتا اور یہ شعر پڑہتا ؎

تدنبت فی اللیل اذ لاحت معالمه　　ما کان انسی به فیه لمولانا
ضمنت فی القلب حبا قد کلفت به　　والله یعلم ما مکنون احشانا

محمد بن السماک کہتے ہیں کہ اُسکا باپ نہایت بوڑہا تہا ایکدن اُس نے مجہہ سے یہ بات چاہی کہ مین اُسکے بیٹے سے کہون کہ وہ اپنے نفس کے ساتہہ نرمی کرے مین ایک دن اپنے گہر کے دروازے پر بیٹہا ہوا تہا اور میرے پاس ایک جماعت میرے اصحاب کی تہی اتنے مین وہان سے اُس لڑکے کا گزر ہوا مین نے اُسکو پکارا اے جوان اِدہر آ وہ آیا مین نے اُسکو غور سے دیکہا تو بیشک وہ پرانی مشک کیطرح ہو گیا تہا اتنا نحیف ہو گیا تہا کہ اگر ہوا چلے تو اُسکو گرا دے اُس نے سلام کیا اور بیٹہ گیا مین نے کہا اے میرے دوست مقرر اللہ تعالیٰ نے تجہپر تیرے باپ کی طاعت فرض کی ہے جیسے کہ اُسنے اپنی طاعت تجہہ پر فرض کی ہے اور باپ کی معصیت سے تجہے منع فرمایا ہے جیسا کہ اپنی معصیت سے تجہکو منع کیا ہے تیرے باپ نے ہمکو ایک بات کا حکم کیا ہے تو ہمکو بات کرنے کی اجازت دیتا ہے اُس نے کہا اے چچا شاید تم یہ چاہتے ہو کہ عمل مین کمی کرنیکا مجہے حکم کرو اور اللہ عزوجل کیطرف مبادرت ترک کرنے کا کہو مین نے کہا نہین قسم ہے اللہ کی تو تو انشا اللہ تعالیٰ بدون اُسکے جس بات کو تو طلب کرتا ہے اُسکو پہنچ جاویگا اُس نے کہا ہیہات اے چچا مین نے تو قبیلے کے چند جوان آدمیون سے اسبات پر بیعت کی ہے یعنے اللہ عزوجل کیطرف سبقت کرون انہون نے کوشش کی اجتہاد کیا اور وہ بلائے گئے انہون نے دعوت قبول کی سوائے میرے اور کوئی باقی نہین رہا میرا عمل ہر ایک دن مین دو بار اُنپر پیش کیا جاتا ہے سو اگر وہ میرے عمل مین کوئی خلل یا کوئی تقصیر دیکہینگے تو وہ کیا

کہینگے پہر کہا اے چچا مین نے تو اس بات پر ایسے لوگون سے بیعت کی ہے جنہون نے رات کو اپنے لئے سواری بنایا پہر اُس سے جنگلون کی مسافت کو طے کیا اور اونچے اونچے پہاڑونکی چوٹیون پر چڑہ گئے اگر صبح کیوقت اُنکو دیکہو تو بیداری کی چہریون کے ساتہہ رات نے اُنکو ذبح کر ڈالا مشقت کے خنجرون سے اُن کے اعضا جدا ہو گئے رات کے چلنے سے اُنکے پیٹ دبلے پتلے ہو گئے نہ اُنکو قرار ہو نہ وہ اشرار کے جوار مین رہین وہ بلائے گئے تو اُنہون نے ملک جبار کی دعوت قبول کی ابن السماک کہتے ہین کہ واللہ وہ مجہے حیرت مین چہوڑ کے چلا گیا تین دن گزرے تہے کہ کہا گیا جوان مرگیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ۶۲ شبلی رضی اللہ عنہ نے جبکہ عرفات مین وقوف کیا تو کچہہ کلام نہ کیا چپ رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا جب علمین سے تجاوز کیا تو اُن کی آنکہین بہنے لگین اور یہ شعر پڑہنے لگے ؎

اروح وقد ختمت علی فؤادی　　بحبک ان یحل به سواکا
فلو انی استطعت غمضت طرفی　　فلم انظر به حتی اراکا
وفی الاحباب مختص بوجد　　واخر یدعی معه اشتراکا
اذا انسکبت دموع فی خدود　　تبین من بکی ممن تباکا

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور لوگ عرفات مین کہڑے ہوئے تہے تم کیا کہتے ہو اگر یہ مہمان کسی کریم کے پاس جاوین اور ایک دانق اُس سے مانگین کیا وہ اُنکو پہیر دیگا لوگون نے کہا نہیں فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مقرر مغفرت اللہ تعالےٰ کے کرم کی مقابلے مین نہایت بے حقیقت ہے اللہ عزوجل پر ایک دانق سے اُس شخص کے کرم کے مقابلے مین فضیل رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی حج مین وقوف کیا کچہہ نہ بولے جب آفتاب غروب ہو گیا - تو

کہا واسوءتاہ وان عفوت ؎

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مین نے بعض ایام مین ایک جوان آدمی کو دیکہا دعا کے آثار اجابت کا نور اُسپر ظاہر تہا اُس کے آنسو منہ پر گر رہے تہے مین نے اُسے پہچان لیا اس سے پہلے مین اُسکو جانتا پہچانتا تہا بصرے مین وہ بہت مالدار تہا مین نے اُس کا حال دیکہہ کے رو دیا جب اُس نے مجھے دیکہا تو اُسنے بھی رو دیا ابتدا اُس نے مجھے سلام کیا اور کہا اے مالک تجھے اللہ کی قسم تو مجھے اپنے اوقات خوش مین یاد رکہنا اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے توبہ و مغفرت کا سوال کرنا شاید وہ مجھپر رحم کرے میری مغفرت فرمائے پہر یہ شعر پڑہنے لگا ؎

وعرض بذکری حین تسمع زینب دقل لیس تخلو ساعۃ منک بالہ
عساھا اذا امامر ذکری یسمعھا تقول فلان عندکم کیف حالہ

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہر وہ چلا گیا اور اُسکے آنسو گرتے جاتے تہے جب حج کے مہینے آئے تو مین مکے کیطرف متوجہ ہوا مین مسجد الحرام مین تہا کہ ناگاہ مین نے ایک حلقہ دیکہا کہ لوگ وہان جمع ہو رہے تہے اور ایک جوان تضرع و زاری کر رہا تہا اُسکے رونے کی کثرت نے لوگون کا طواف قطع کر دیا تہا مین بہی وہان جا کے کہڑا ہوا کہ لوگون کے ساتہہ اُسکی طرف دیکہون ناگاہ وہ وہی شخص تہا یعنے میرا دوست ہی اُسکو دیکہہ کے خوش ہوا مین نے اُسے سلام کیا اور کہا کہ اللہ تعالےٰ کے لئے حمد ہے کہ اُس نے تیرے خوف کو امن سے بدلدیا اور جو تو تمنا کرتا تہا وہ تجھے دیدیا مالک کہتے ہین مین نے اُس سے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کہ تو مجھے اپنے حال پر مطلع کر کیا ہوا اُس نے کہا نہیں ہے مگر خیر اُس نے مجھے اپنے فضل سے بلایا مین نے اُسکی اجابت کی اور جو مینے اُس سے طلب کیا وہ مجھے دیا

پہر کچھ شعر پڑہے مالک کہتے ہین کہ پہر وہ طواف کرنے لگا اور مجھے چہوڑ کے چلا گیا اُسکے بعد نہ مین نے اُسے دیکہا نہ اُسکی کوئی خبر ملی ؎

حکایت حضرت یحییٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام ایک سفر مین ہمراہ تہے ایک وقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے سجدہ کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام اُسمین سو رہے عیسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ اُنکو بیدار کرین اللہ تعالیٰ نے اُنکی طرف وحی بہیجی کہ اے عیسےٰ روح یحییٰ کی میرے نزدیک میرے حضرت قدس مین ہے اور اُسکا جسم میرے روبرو میری زمین میں ہے بیشک مین نے اُسکے ساتہہ اپنے ملائکہ کرام پر فخر کیا ؎

تف علی الباب قلیلا ۔ واجعل الذکر سبیلا والزم الباب غدوا ۔ وعشیا واصیلا
ان تفعنی لم تجدنی للطیعین ۔ خذولا ان عندی للطیعین ۔ شوابا سلسبیلا
فاتعبوا الیوم قلیلا تنعموا دھراً طویلا

حکایت سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین ایکدن ہمراہ ایک جماعت اخوان کے کسی جنگل مین تہا میرا گزر ایک محل پر ہوا زمانے کے تغیر سے خراب و ویران ہو گیا تہا اُسکے ستون گرے ہوئے دیوارین ٹوٹی ہوئی تہین اُسکے آثار اور دروازے رہگئے تہے اُسکے دروازہ پر کچھ لکہا ہوا تہا مین نے اوپر سے مٹی کو جہاڑا پہر اُسمین تامل کیا ناگاہ اُس پر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے ؎

ھو السبیل فمن یوم الی یوم کفرحۃ النائم المھجوع فی النوم
ان المنایا وان اصبحت فی تشغل تحوم حولک حوما ایما حوم
لا تعجلن رویداً انہا دُوَل دنیا تنقل من قوم الی قوم

پہر مین اور میرے ہمراہی محل کے اندر گئے اُسکے وسط مین ایک قبہ سبز زمرد کا موتی یاقوت جواہر سے جڑا ہوا تہا طول مدت کی وجہ سے اُسپر گرد جمی ہوئی تہی یاقوت کے چار ستونون پر وہ معلق تہا ہمنے خوب

غور کرکے دیکھا تو اُسپر یہ نظم لکھی ہوئی تھی۔ ﮦ

قفنا بالقبور ونادالمستقر بہا — من اعظمہ بلیت فیہا واجساد

قوم تقطعت الاسباب بینہم — بعد الوصال فصار واتحت الحاد

واللہ لو بعثر وایوما ولو نشروا — قالوا بان التقی من انفس الزاد

بادشاہ کی مجلس کو غور سے دیکھا تو اُسپر یہ لکھا ہوا تھا ﮦ

لاتامن الموت فی طرف ولا نفس — ولو تمنعت بالحجاب والحرس

واعلم بان سہام الموت نافذۃ — فی کل مدرع منا ومترس

ما بال دینک ترضی ان تدنسہ — وثوبک الدہر مغسول من الدنس

ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکہا — ان السفینۃ لاتجری علی الیبس

کم قد وقفت کما وقفنا — وکم قرأت کما قرأتا

باب پنجم اس امر کے بیان مین کہ محب اپنے محبوب کے کلام سے لذت لیتے ہین محبوب کا کلام اُنکے دلون کی غذا اور غایت مطلوب اُن کا ہوتا ہے۔

ابن ماجہ نے اورع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص تلاوت قران شریف بآواز بلند کیا کرتا تہا وہ مدینے مین مرگیا لوگون نے اُسکا جنازہ اٹھایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اُسکے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالے اُسکے ساتھ نرمی فرماوے اسلئے کہ وہ اللہ تعالے اور اُسکے رسول سے دوستی رکہتا تہا اورع کہتے ہیں آپ اُسکی قبر پر تشریف لیگئے فرمایا کشادہ کرو اُسکے لئے اللہ تعالے اُسپر کشادگی فرماوے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اُسپر غمگین ہوے فرمایا

ہان مقرر وہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا سبب ہے اور تلاوت کیوجہ سے اللہ تعالے مہربانی فرماتا ہے قبر مین کشادگی ہوتی ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قرآن شریف کو بآواز بلند پڑہنا خوب لذت ہے آبو اسحق نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نہین سوال کیا جاویگا کوئی اپنے نفس سے مگر قرآن کا اگر وہ قرآن کو دوست رکھتا ہے تو بیشک وہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہے حسن بن مالک نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جسے یہ خوش آوے کہ وہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکہے تو اُسے چاہئے کہ مصحف مین پڑہے اس مرفوع سے موقوف زیادہ صحیح ہے عبدالرحمن بن یزید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا جو شخص چاہے کہ اُسے علم ہوجاوے اسبات کا کہ وہ اللہ عزوجل کو چاہتا ہے تو اُسکو چاہیے کہ اپنے نفس کو قرآن پر پیش کرے سو جو کوئی قرآن کو چاہتا ہے وہی اللہ عزوجل کو چاہیگا اسلئے کہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے پس جسنے قرآن کو دوست رکہا وہی اللہ عزوجل کو دوست رکہیگا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے ابن عیینہ کو یہ کہتے سنا کہ تم نہ پہنچوگے اس امر کی یعنی دین کی بلندی کو یہانتک کہ نہ ہو کوئی چیز زیادہ محبوب تمکو اللہ عزوجل سے اور جس نے قرآن کو دوست رکہا اُس نے بیشک اللہ عزوجل کو دوست رکہا ابن ابی الحواری کہتے ہین مین نے محمد بن حفص کو عروہ رقی سے یہ ذکر کرتے سنا کہ انہون نے کہا اللہ عزوجل کی حب قرآن کی حب ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حب اُن کی سنت ساتھہ عمل کرنا ہے آبوسعید خراز رحمہ اللہ نے کہا جو شخص اللہ عزوجل کو دوست رکہیگا وہ اُسکے کلام کو دوست رکہیگا اور اُسکی

تلاوت سے سیر نہ ہوگا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں حب اللہ کی نشانی
حب قران ہے اسکو ابو طالب مکی رحمۃ اللہ نے نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا
کہ لوگون نے ہمکو بعض مریدین سے حدیث کی کہ اُس نے کہا مین نے
حلاوت مناجات کی شدت حرص ارادت میں پائی تو مین نے قرات قران
پر مداومت کی۔ رات دن پڑہا کرتا تہا پہر مجھے فتور لاحق ہوگیا تلاوت سے
منقطع ہوگیا خواب مین ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ اگر تجھے میری
محبت کا زعم ہے تو کیون میری کتاب کو چھوڑ دیا کیا تو نے اُس میں میرے
لطیف عتاب کا دہیان نہین کیا کہتے ہین پھر مین بیدار ہوگیا اور میرے
دل مین قران کی محبت پلا دی گئی پہر مین نے اپنی پہلی حالت پر رجوع کیا

باب ششم

اس بیان مین کہ محبان آلہی کو اللہ تعالے سے انس ہوتا اور دنیا و آخرت سے سوا اُسکی ذات کے اور کوئی مقصود اُنکا نہین ہوتا

صحیحین و سنن و مسانید مین کئی طریق سے ثابت ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام نے
نبی اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے احسان کا سوال کیا آپنے فرمایا احسان یہ
ہے کہ تو اللہ کی عبادت اسطرح سے کرے کہ گویا تو اُسکو دیکھہ رہا ہے
اور جو تو اسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تو تجھے ضرور ہی دیکھہ رہا ہے بعض
عارفین سلف رحمہم اللہ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کیلئے مشاہدے کے
طور پر عمل کرتا ہے سو عارف وہی ہے اور جو شخص اس بنا پر عمل کرتا ہے
کہ اللہ تعالے اُسے مشاہدہ کر رہا ہے تو وہ مخلص ہے یہ دو مقام ہین
ایک ان دو مین سے اخلاص ہے۔ وہ یہ ہے کہ بندہ اس طور پر عمل

کرے کہ اللہ تعالے اُسکو مشاہدہ کر رہا ہے اُسپر مطلع ہے اُسکے نزدیک
ہے ان سب کا استحضار کرے یاد کرے پھر جب بندہ اپنے عمل مین ان
باتون کا خیال کریگا اور اس مقام کی بنا پر عمل کریگا تو وہ مخلص ہے اللہ
کے لئے اسواسطے کہ بندے کا یاد کرنا اُن چیزونکو اپنے عمل مین غیر اللہ کی
طرف التفات کرنیسے اُسکو روکیگا دوسرا مقام معرفت ہے یہ محبت خلص
کو مستلزم ہے اسکی صورت یہ ہے کہ بندہ اسطرح عمل کرے کہ وہ اپنے
دل سے مشاہدہ کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ اُسکا دل نور ایمان سے روشن
ہو جاوے اور اُسکے دل کی آنکہہ عرفان مین نفوذ کرے یہانتک کہ اُس
کے نزدیک غیب عیان کی شکل ہو جاوے یہ وہی احسان کا مقام ہے
جسکی طرف جبریل علیہ السلام کی حدیث مین اشارہ کیا گیا ہے اس مقام
کے لوگ بقدر قوت نفوذ بصائر کے متفاوت ہوتے ہین یعنے جسقدر
جسکی بصیرت کے نفوذ کی قوت بڑہی ہوئی ہے اُسی قدر وہ بڑہکر ہے
جسکی جتنی کم ہے اُتنا ہی وہ کم رتبے میں ہے ایک جماعت علما نے مثل
اعلے کو جو اس آیت مین مذکور ہے وله المثل الاعلی فی السموات والارض
اسی مقام کے ساتہہ تفسیر کیا ہے اور اسی کے مثل یہ آیت ہے الله نور السموات
والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح الآیہ سلف مین سے ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اسلئے کہ مراد یہ ہے
کہ مثال اللہ کے نور کی مومن کے دل مین اسی باب سے ہے حدیث مشہور
حارثہ رضی اللہ عنہ کی جبکہ انہون نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے عرض
کیا کہ گویا مین دیکھہ رہا ہون اپنے رب کے عرش کیطرف کہ وہ ظاہر ہے
اور گویا مین دیکہہ رہا ہون جنت والون کی طرف کہ وہ جنت مین ایک
دوسرے کی زیارت کر رہے ہین اور دوزخ والون کیطرف کہ وہ اُس میں
عوعو کر رہے ہین تو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پہچان گیا۔ تو

پس لازم پکڑ یعنے تجھے معرفت حاصل ہوگئی اب تو اُسپر قائم رہ یا ایک
بندہ ہے کہ روشن کردیا اللہ نے ایمان کو اُسکے دل مین یہ حدیث مرسل
روایت کیگئی ہے سند متصل بہی مروی ہے لیکن وجوہ ضعیفہ سے عروہ
رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن کی بیٹی کو مانگا یعنی نکاح
کا پیغام دیا اور یہ دونون طواف کر رہے تہے ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے اُنکو کچھہ جواب نہ دیا پہر طواف کے بعد عروہ سے ملاقات ہوئی تو ذکر
کیا۔ کہا ہم طواف مین تہے اللہ تعالے کو اپنی آنکہون کے درمیان مین
خیال کر رہے تہے اسکو ابونعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے اس سے معلوم
ہوا کہ اگر طواف مین یا اور کسی عبادت مین ہو تو اللہ تعالے کو حاضر ناظر
سمجھے گویا وہ ہمکو دیکھہ رہا ہے ہم سے نزدیک ہے ہمارے حال کی اُسکو خبر
ہے ایسی حالت مین اگر اور کوئی کچھہ بات کرے تو اُسکو جواب نہ دے
اسلیئے کہ غیر کیطرف متوجہ ہونا حضور کو کہو دیتا ہے عبادت کی روح نکل
جاتی ہے جسم بے جان رہجاتا ہے عارفین کیلیئے ان دونون مقام یعنی
اخلاص و معرفت سے مقام حیا پیدا ہوتا ہے یعنی اللہ عزوجل سے شرم پیدا
ہوجاتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہز بن حکیم کی حدیث مین
اس مقام کیطرف اشارہ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بہز کے دادا نے خلوت
مین کشف عورت کرنیسے سوال کیا آپ نے فرمایا اللہ زیادہ حقدار ہے
کہ اُس سے حیا کیا کیجاوے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کئی حدیثون
مین اس امر کی رغبت دلائی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اُسکے
قرب کا استحضار کرین اور بسبب اسی معیت و قرب کے اُس سے حیا
کرین چنانچہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے وھو معکم اینما کنتم
یعنی اور اللہ تعالے تمہارے ساتھہ جہان کہین تم ہو اور یہہ آیت
وما تکون فی شان وما تتلو منہ من قران ولا تعملون من

عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ وما یعزب عن ربک
من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک و
لا اکبر الا فی کتاب مبین یعنے اور نہین ہوتا تو کسی حال مین اور نہ
پڑہتا ہے اس مین سے کچھہ قران اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچھہ کام کہ ہم نہین
ہوتے حاضر تمپر جب تم لگتے ہو اُسمین اور غائب نہین رہتا تیرے رب سے
ایک ذرہ بہر زمین مین نہ آسمان مین نہ اُس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا جو
نہین کہلی کتاب مین بزار نے عبداللہ بن معاویہ غاضری کی حدیث
سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی کے
نفس کا تزکیہ کیا ہے آپنے فرمایا یہ جانے کہ بیشک اللہ اُسکے ساتھہ ہے
جہان کہین وہ ہو طبرانی نے بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
نبی صلے اللہ علیہ و الہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا افضل ایمان
یہ ہے کہ تو جانے کہ بیشک اللہ تیرے ساتھہ ہے جہان کہین تو ہو اور بروایت
ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ تین
شخص اللہ تعالے کے سایہ مین ہونگے جسدن کہ سوا اُسکے سایے کے
اور کوئی سایہ نہ ہوگا اُن مین سے ایک وہ آدمی ہے کہ جدہر وہ متوجہ
ہوتا ہے جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھہ ہے اسکی سند مین
نظر ہے اور سعید بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت
کیا ہے کہ انہون نے نبی صلے اللہ علیہ و الہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت
فرمائین آپ نے فرمایا مین تجھے یہ وصیت کرتا ہون کہ تو اللہ سے حیا
کرے جیسے تو کسی نیک آدمی سے اپنی قوم کے نیکون سے حیا کرتا ہے
اور یہ بہی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ سے حیا کر جیسے تو اپنے
قبیلے کے نیک لوگون سے دو آدمی کی حیا کرتا ہے کہ وہ دونون تیرے

ساتھ ہون تجھ سے جدا نہ ہون اسکی اسناد ضعیف ہے اس حیلے سے
اللہ تعالے کیساتھ اُنس اُسکی مناجات و ذکر کے لیئے خلوت پیدا ہوتا ہے
کے ساتھ میل جول کرتا اُن کے ساتھ مشغول ہونا ثقیل علوم ہوتا ہے اسلیئے
کہ یہ باتیں اللہ تعالے سے مشغول کردیتی ہین نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
بطور صحیح یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک ایک تمہارا جب
نماز پڑہتا ہے تو وہ اپنے ربسے مناجات کرتا ہے یا اُس کا رب درمیان
اُسکے اور درمیان قبلے کے ہوتا ہے اور فرمایا بیشک اللہ اُسکے مونہہ
کیطرف ہے جب نماز پڑہتا ہے۔ حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث
مین نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ کھڑا
کرتا ہے اپنے مونہہ کو اپنے بندے کے مونہہ کیلیئے اُسکی نماز مین جب
تک کہ اِدہر اُدہر نہ دیکھے اَبوہریرہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کی حدیث
مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ عز وجل
فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتھ ہون جب وہ مجھے یاد کرے اور
اُسکے دونون ہونٹ ہلیں اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث مین
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے
مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور
مین اُسکے ساتھ ہون جس جگہ وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ سو جب وہ مجھے اپنے
نفس مین یاد کرے مین اُسکو اپنے نفس مین یاد کرون اور جو وہ مجھے
مجمع مین یاد کرے مین اُسکو مجمع مین یاد کرون کہ وہ اُنسے بہتر ہین اور
اگر وہ میرے طرف بالشت بہر نزدیک ہو تو مین اُسکی طرف ہاتھ بہر نزدیک
ہون اور اگر وہ میری طرف ہاتھ بہر قریب ہو تو مین اُسکی طرف باع
بھر قریب ہون اور جو وہ میری طرف چلتا ہُوا آوے مین اُسکیطرف
دوڑتا ہوا آؤن۔ اَنس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے

کہ ایک تمہارا چاہے کہ اپنے رب سے باتین کرے تو اُسے چاہیئے کہ قرآن
پڑہے اسکی اسناد مین ضعف ہے ثور بن یزید رحمہ اللہ نے کہا مین نے تورات
مین پڑہا کہ عیسے علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ حواریون کے اللہ سے
باتین کرو بہت۔ اور لوگون سے باتین کرو تہوڑی۔ انہون نے عرض
کیا ہم کیونکر اللہ سے بہت باتین کرین فرمایا اُسکی مناجات کے ساتھ
خلوت کرو اُسکی دعا کے ساتھ خلوت کرو اسکو ابونعیم نے روایت
کیا تورت سب اگلی کتابون کیلیئے اسم جنس ہے اور انجیل و قران کو بھی
کہتے ہیں۔ اَبونعیم نے باسناد خود بلح سے روایت کیا انہون نے
کہا ہمارے یہان ایک آدمی تہا کہ ہر و زرات مین ہزار رکعت پڑہتا
تہا۔ یہانتک کہ اُسکے دونون پاؤن بیکار ہوگئے تو بیٹھ کر ہزار رکعت
پڑہنے لگا جب عصر کی نماز پڑھ چکتا تو گوٹ مار کے بیٹھتا قبلے کیطرف
مُنہ کرتا اور کہتا مین تعجب کرتا ہون کہ مخلوق کو کیونکر تیرے غیر کے
ساتھ اُنس ہوا بلکہ مین تعجب کرتا ہون کہ اُنکے دلون نے تیرے غیر
کے ساتھ کیونکر اُنس کیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت
کیا گیا ہے انہون نے کہا مین محمد بن نضر حارثی رضی اللہ عنہ کے
پاس گیا مین نے اُن کو دیکہا۔ کہ گویا منقبض ہوتے ہین مین نے
کہا گویا تم مکروہ جانتے ہو کہ کوئی تمہارے پاس آوے کہا ہان۔
مین نے کہا کیا تمہین وحشت نہین ہوتی۔ کہا مجھے کیون وحشت ہو
مین تو اُسکا جلیس ہون جو مجھے یاد کرتا ہے بکر مزنی رحمہ اللہ نے کہا
کون تیری مثل ہے اے آدم کے بیٹے تیرے درمیان اور محراب کے
درمیان مین تخلیہ کیا گیا ہے۔ اور تورات کرتا ہے تو اللہ عز وجل پر
داخل ہوتا ہے تیرے درمیان اور اُسکے درمیان مین کوئی ترجمان نہین
ہے اسکو عبد اللہ بن امام احمد رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔

ابن ابی الدنیانے باسنادخود شمیط بن عجلان سے روایت کیاہے۔ انہون نے کہا بیشک اللہ تعالی نے دنیا کو وحشت کے ساتہہ داغ دیاہے۔ تاکہ فرمانبرداروں کا انس اپنے ساتہہ ہو۔ حبیب بن محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیاہے کہ یہ اپنے گہر مین خلوت کرتے پہر کہتے تہے جسکی آنکہہ تیرے ساتہہ ٹہنڈی نہو تو ٹہنڈی نہ ہوجیو۔ اور جسکو تیرے ساتہہ انس نہو اسکو انس نہوجیو۔ زکریا بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہون نے کہا مین نے یمن مین ایک عابد کو سنا کہ وہ کہتا تہا۔ مومن کا سرور اور اسکی لذت خلوت کے ساتہہ ہے اپنے سید کی مناجات کیلئے۔ احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے ابو عبدالرحمن ازدی نے حدیث کی انہون نے کہا بیروت میں میرا گذر ایک شخص پر ہوا کہ وہ اپنے دونون پاؤن دریا مین لٹکائے ہوئے تکبیر کہتا تہا۔ مین نے اُس سے کہا اے جوان تجہے کیا ہواہے کہ تو تنہا بیٹہاہے اُس نے کہا تو اللہ سے ڈر اور نہ کہو مگر سچ مجہے جب سے میری ماں نے جناہے مین کبہی اکیلا نہ رہا بیشک میرے ساتہہ میرا رب عزوجل ہے جہان کہین مین ہون اور میرے ساتہہ دو فرشتے ہیں کہ وہ میری حفاظت کرتے ہین اور ایک شیطان ہے کہ مجہے نہیں چہوڑتا سو مجہے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اپنے رب کیطرف میں اُسکو اپنے ولیمین اُس سے مانگتا ہون۔ وہ اُس حاجت کو پوری کردیتاہے۔ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالے کو اپنا مصاحب بنالے اور لوگون کو ایک طرف چہوڑ دے۔ عبدالواحد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہون نے کہا غزوان کے مصاحب اونسے کہتے تہے تمکو اپنے بہائیون کی ہمنشینی سے کون چیز مانع ہے وہ روتے اور کہتے مین نے اپنے دل کا آرام اُسکی مجالست مین پایا جسکے پاس میری حاجت ہے مسلم

بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا مزہ نہیں لیا مزہ لینے والون نے مثل خلوت کے واسطے مناجات اللہ عزوجل کے۔ عبدالعزیز بن سلیمان راسبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا جن چیزون کے ساتہہ مزہ لیا جاتاہے اُن مین سے کیا باقی رہا کہا ایک تہ خانہ ہو۔ کہ اُس مین اپنے رب کے ساتہہ تنہا رہون انکو رابعہ رضی اللہ عنہا سید العابدین کہتی تہین مسلم عابد رحمہ اللہ کہتے ہین اگر جماعت نہوتی یعنے نماز جمع مین۔ تو مین مرنے تک اپنے دروازے سے کبہی نہ نکلتا اور کہا جو لوگ اللہ کے مطیع ہین انہون نے کوئی لذت نہین پائی کہ وہ بڑہکر ہو حلاوت مین اپنے مالک کی مناجات کی خلوت سے۔ اور مین نہیں گمان کرتا کہ آخرت مین ثواب عظیم اُن کے سینون مین بہت بڑا اور اُنکے دلون میں زیادہ لذیذ ہو اللہ تعالے کیطرف دیکہنے سے پہر اُن کو غش آگیا شعیب بن حرب رحمہ اللہ کہتے ہین۔ کہ مین مالک بن مغول کے پاس گیا اور وہ اپنے گہر مین تنہا بیٹہے ہوئے تہے مین نے کہا کیا تمہین وحشت نہیں ہوتی انہون نے کہا اللہ کے ساتہہ کسی کو وحشت ہوتی ہے یحیی بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین نصر بن یحیی بن ابی کثیر نے کہاہے اور یہ حکیمون مین سے تہے کہ بندے کے دل مین آخرت کا غم بیٹہہ جانیسے ہمنے کوئی چیز نہین پائی کہ وہ نہایت وجے کی ہو زہد دنیا مین۔ اور جسکے دل مین یہ بیٹہہ جاتاہے اُسکو اللہ تعالے تنہائی کے ساتہہ انس دیتاہے پہر اُسکو تنہائی کے ساتہہ انس ہوجاتاہے اور مخلوق سے اُسکو وحشت ہوتی ہے پہلی چیز جو تنہائی کی محبت سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ بندہ اپنے سارے قول و فعل مین اخلاص و صدق ڈہونڈہنے لگتاہے اپنے درمیان مین اور اپنے رب کے درمیان میں۔ دوسرے اس سے لوگون کی پہچان میں

بے رغبتی اور اللہ تعالے سے انس پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے لوگون سے وحشت
ہوتی ہے انکی باتیں بہاری معلوم ہوتی ہین اللہ تعالی تعالے کے کلام
کے ساتھہ انس ہوتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
گیا ہے کہ سب درجون سے بڑا درجہ یہ ہے۔ کہ تو اپنے رب کیطرف منقطع
ہوجاوے اور اپنے دل اور عقل اور سارے اعضا سے اُسکی طرف انس
کرے یہانتک کہ نہ امید رکھے تو مگر اپنے رب سے اور نہ ڈرے تو مگر اپنے
گناہ سے۔ اور اُسکی محبت تیرے دل مین یہانتک جم جاوے کہ اُسپر کسی
چیز کو نہ اختیار کرے پھر جب تو ایسا ہوگیا۔ تو تجھے پرواہ نہین کہ جنگل
مین ہو تو یا دریا مین نرم زمین مین ہو یا پہاڑ مین۔ اور شوق تیرا اپنے حبیب
کی ملاقات کا ایسا ہو جیسا پیاسے کا شوق ٹھنڈے پانی کیطرف اور تیرا
شوق اچھے کہانے کیطرف اور ذکر اللہ تیرے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھا اور صاف شیرین پانی سے زیادہ
مرغوب ہوجاوے پیاسے کے نزدیک گرم دن مین فضیل رضی اللہ عنہ
نے فرمایا ہے خوشی ہے اُسکے لئے جنے لوگون سے وحشت کی اور اللہ تعالی
اُسکا انیس ہوگیا ابو سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کبھی انس نہ دے مجھے اللہ
مگر اپنے ساتھہ ایک شخص نے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ
مجھے وصیت فرمائیں اُنہون نے فرمایا تو اللہ پر بھروسہ کر یہانتک کہ وہ
تیرا جلیس تیرا انیس تیرا موضع شکوی ہوجاوے اور موت کی یاد بہت
کیا کر۔ یہانتک کہ اُسکے سوا اور کوئی تیرا جلیس نہو اور جان رکھہ کہ
بیشک جو تجھپر نازل ہو اُسکی شفا چھپانا ہے اُسکا۔ اور بیشک لوگ
نہ تجھے نفع پونچا سکتے ہیں نہ ضرر نہ تجھے دے سکتے ہین نہ تجھسے روک سکتے
ہین۔ سعید بن عثمان رحمہ اللہ نے کہا مین نے ذوالنون رضی اللہ عنہ
کو کہتے سُنا کہ محب آلہی کی نشانیون سے ہے چھوڑنا ہر چیز کا کہ اُس سے
مشغول کرے یہانتک کہ شغل اکیلے اللہ تعالے کا ہی ہوجاوے پھر کہا

محبان آلہی کی علامت سے ہے یہہ کہ اُسکے سوا کسی کے ساتھہ انس نہو
نہ اُسکے ساتھہ وحشت ہو پھر کہا جب اللہ کی محبت دل مین بستی ہے تو اللہ
کے ساتھہ انس ہوتا ہے اسلئے کہ اللہ تعالی عارفون کے سینون مین بہت
بڑا ہے اس سے کہ وہ سوا اُسکے اور کسی سے محبت رکہین بعض عرفا سے
نقل کیا گیا ہے کہ وہ ایک مکان مین تنہا نماز پڑھ رہے تھے جب سلام
پھیرا تو کسی نے کہا آپ کے ساتھہ کوئی موانس نہیں ہے۔ کہا ہے۔ کہا
کیا وہ کہان ہے کہا میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے ساتھہ ہے
اور میرے داہنے اور بائیں طرف ہے اور میرے اوپر ہے کہا گیا آپ کے
ساتھہ توشہ ہے کہا ہان اخلاص ہے کسی نے کہا آپ کو تنہا وحشت نہین
ہوتی۔ کہا بیشک اللہ کے انس نے مجھسے ہر وحشت کو قطع کردیا یہان
تک کہ اگر مین درندون کے درمیان ہون تو اُنسے نہیں ڈرتا۔ بعض
عارفین نے فرمایا مجھے تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ اُس نے اللہ تعالی
کیطرف راہ پہچانے وہ کیونکر اُس کے غیر کے ساتھہ زندگی کرتا ہے حالانکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم
العذاب ثم لا تنصرون اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اُسکی
حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد
کو نہ آویگا۔ اس باب مین اتنے آثار ہین کہ اگر اُن سب کا استقصا
کیا جاوے تو کتاب نہایت دراز ہوجاوے۔ انس آلہی سے ہے انس
اُسکے کلام اور اُسکے ذکر اور علم نافع کے ساتھہ جسکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کیطرف سے مخلوق کو پہونچایا۔ ابونعیم
نے باسناد خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ
تعالی کے ساتھہ انس ایک نور روشن ہے اور لوگون کیساتھہ غم واقع
ہے۔ کسی نے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ تعالے کے ساتھہ

انس کیا ہے کہا علم اور قرآن ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے کلام
سے ہے کہ کفایت کرتا ہے کہ اللہ تعالے محب ہو اور قرآن مونس اور
موت واعظ تو اللہ تعالےٰ کو اپنا صاحب بنائے اور لوگون کو ایک طرف
چھوڑ دے اور کہا جو شخص قرآن کے ساتھہ انس نہ کرے اللہ اُسکی وحشت
کو اُنس نصیب نہ فرماوے - حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے
مرفوعاً روایت کیا گیا ہے - کہ علامت اللہ تعالے کی حب کی حب اُسکے
ذکر کی ہے اور علامت اللہ کی بغض کی اُسکے ذکر کا بغض ہے - یہ
حدیث دو طریق غیر صحیح سے روایت کی گئی ہے - فتح موصلی رضی اللہ عنہ
کہتے ہہے - اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنے والا اُسکی محبت کے ساتھہ دنیا
کی کوئی لذت نہیں پاتا اور اللہ عزوجل کے ذکر سے پلک مارنے
کے برابر بھی غافل نہیں ہوتا - اسکو ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ نے
روایت کیا ہے اور باسناد خود ربیع بن انس سے یہ بھی روایت
کیا ہے - کہ نشانی حب آلہی کی اُسکے ذکر کی کثرت ہے اسلئے کہ
تو ہرگز نہ دوست رکھیگا کسی چیز کو مگر اُسکا ذکر کثرت سے کریگا اور
دین کی نشانی اللہ عزوجل کے لئے اخلاص ہے اور علم کی علامت
اللہ عزوجل کی خشیت ہے اور شکر کی نشانی قضائے آلہی کے ساتھہ
رضا ہے اور اُسکی قدر کیلئے تسلیم ۵

جان لذت ہے فدا ہر تیر پر ۔ شکر واجب ہے ترے نخچیر پر

معرفت آلہی اور اُسکی محبت سے جو چیزین پیدا ہوتی ہیں ان مین سے ایک
یہ ہے کہ اللہ کے ساتھہ اکتفا ہو اور اُسی کے ساتھہ اُسکی مخلوق سے
استغنا ہو - اسی سے ہے قول احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ کا
کہ جسنے اللہ عزوجل کو پہچانا اُس نے اُسکے ساتھہ کفایت کی اور جس
نے اُس کو نہ پہچانا تو اُس نے اُسکے سوا اُسکی مخلوق کے ساتھہ کفایت

کی پہر اُسکا غم دراز ہوا اُسکی شکایت بڑھ گئی اور جو شخص اللہ تعالے
کو دوست رکھتا ہے اُسکے دل مین پہر اتنی گنجائش نہیں رہتی کہ اور
کسی کو دوست رکھے اور جو ارادہ کرے تو نہیں چھوڑا جاتا اور اسی
سے ہے علی بن کاتب رحمہ اللہ کا قول کہ جب بندہ بالکل اللہ کی طرف
منقطع ہو جاتا ہے تو پہلا فائدہ جو اُسکو عنایت فرماتا ہے یہ ہے
کہ اپنے ماسوائے سے اُسکو مستغنی کردیتا ہے اسی سے ہے بعض
عارفین کا قول - کہ جسنے دروازہ پکڑا وہ خادمون مین ثابت کیا
گیا اور جو اللہ کے ساتھہ مستغنی ہوا وہ عدم سے امن مین ہوا بعض
اسرائیلیات مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے آدم
کے بیٹے مجھے ڈھونڈھ - تو مجھے پائیگا - سو جو تونے مجھے پایا تو تو
نے سب کچھہ پالیا اور جو مین تجھہ سے فوت ہوگیا تو سب چیز تجھہ
سے فوت ہوگئی اور مین ہر چیز سے تیری طرف زیادہ محبوب ہون
کسی نے کیا خوب کہا ہے ۵

لقد کنت اخشی الفقر حتی وجدتکم ۔ فصرت ادل المفلسین علی الکنز

یعنے مین محتاجی سے خوف کیا کرتا تہا یہانتک کہ مین نے تم کو پایا سو
اب مین ایسا ہوگیا کہ مفلسون کو خزانہ بتاتا پھرتا ہون جاننا چاہئے
کہ جو لوگ اللہ تعالے کو جانتے پہچانتے ہیں اور اُس سے دوستی
رکھتے ہین یعنے عرفاے محبین اُنکی ہمتین آخرت کے ساتھہ اسلئے
متعلق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اُسکے مونہہ کیطرف دیکھینگے
اُسکی دار کرامت مین اُس سے نزدیک ہونگے اس باب مین قول
سلم عابد کا گزر چکا اور عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ نے حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا کہ اگر عابد لوگ یہ بات جان لین کہ وہ اپنے رب
کو قیامت کے دن نہ دیکھین گے تو بیشک مرجادین اور ایک

روایت مین یون ہے کہ مقرب اُنکے نفس پگہل جاوین ابراہیم بن صائغ
رحمہ اللہ نے کہا مجھے نہیں خوش آتا کہ بدون دیدار کے میرے لئے
جنت ہو پہر یہہ آیت پڑہی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا
نہیں وہ اپنے رب سے اُسدن روکے جاوینگے اسکو ابن ابی حاتم
نے روایت کیا ابن مندہ نے باسناد خود عبد اللہ بن وہب رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جاوے
درمیان دخول جنت اور میرے رب عزوجل کیطرف نظر کرنے میں تو
مین اللہ سبحانہ کیطرف دیکہنے ہی کو اختیار کرون غزوان رحمہ
رحمہ اللہ نے آیت ولدینا مزید کے بیان مین کہا مجھے نہیں خوش
آتا کہ بدلے اپنے حصے کے مزید سے ساری دنیا ہو روایت کیا اسکو
امام احمد رضی اللہ عنہ نے مراد مزید سے دیدار اللہ تعالیٰ کا ہے
اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے باسناد خود حبیب ابو محمد سے یہ بہی
روایت کیا ہے انہون نے کہا اگر مین ایسے پتھر مین ہون کہ مجھہ پر
سوائے اُسکے سایے کے اور کچھہ نہ ہو اور مین اپنے رب عزوجل
کا پڑوسی ہون تو مجھے تمہاری اُس جنت سے وہ زیادہ محبوب ہے
اس قول مین تنبیہ ہے اُن عابدون کیلئے جنکی ہمت انواع نعیم
جنت کے ساتھہ متعلق ہوئی - وہ نعیم جو کہ جنت مین مخلوقات کے ساتھ
متعلق ہے اور اُنکی ہمت اسی پر مقصور ہوئی - اسی لئے ابو سلیمان
دارانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دنیا اللہ تعالے کے نزدیک مچھر کے بازو
سے بہی زیادہ کم ہے سو مچھر کے بازو کی کیا قیمت ہے کہ اُس مین زہد
کیا جاوے زہد تو جنت و حور عین اور ہر نعیم ہی مین ہے - جسکو
اللہ تعالے نے پیدا کیا اور کریگا یہانتک کہ اللہ تعالے تیرے دل
مین اپنے غیر کو نہ دیکھے اور کہتے تھے کہ معرفت والونکی دعا لوگون

کی دعا کی غیر ہے اور انکی ہمتیں آخرت سے سوائے لوگونکی ہمتونکے ہین
کسی نے انسے پوچھا کہ جن چیزون کے ساتھہ بندہ اللہ کیطرف تقرب
چاہتا ہے انمین سے زیادہ تقرب کی کیا چیز ہے کہتے ہیں کہ انہون
نے کہا مجھے کیا اس بات سے پوچھا جائے افضل اُس چیز کا جسکے ساتھ
بندہ اللہ کیطرف تقرب چاہتا ہے یہ ہے کہ وہ تیرے دل پر مطلع
ہو اور تو دنیا و آخرت سے اُسکے غیر کو نہ چاہتا ہو کہا اگر اہل معرفت
کے لئے سوا اس آیت کے اور کوئی نہوتی تو اُنکو یہی کفایت کرتی
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُسدن تازے
ہین اپنے رب کیطرف دیکھتے ف یقین ہے کہ آخرت مین اللہ کو دیکھنا
ہے گمراہ لوگ منکر ہین جو اُنکے نصیب مین نہین انتہے اور کہا کیا
چیز ہے کہ اہل معرفت نے اُسکو چاہا اُن سبنے تو کچھہ نہیں چاہا مگر وہ
چیز جسکا سوال حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کیا ابن ابی الدنیا نے
باسناد خود مسمع بن عاصم سے ذکر کیا کہ ہمارے نزدیک عابدون
نے ولایت میں اختلاف کیا اور اس باب مین بہت کچھہ کلام کیا اور
اسبات پر متفق ہوئے کہ بنی عدی میں کی عورت کے پاس جاوین
جسکو امۃ الجلیل بنت عمرو کہتے تھے یہ عورت کثرت ریاضت سے نہایت
منقطع ہی مخلوق کے ساتھہ اُسکو کچھہ تعلق نہ رہا تہا پہر یہہ سب اُسکے
پاس گئے اپنا اختلاف اور اپنی گفتگو اُس پر پیش کی تو اُس نے کہا
ولی کی ساعات ساعات شغل ہیں دنیا سے تو ولی سمعق کیلئے دنیا مین
کوئی حاجت نہیں - پہر کلاب بن جزی کی طرف متوجہ ہوئے اور
کہا جو شخص تجھے خبر دے یا تجھہ سے حدیث کرے کہ ولی اللہ کے لئے
غیر اللہ کا قصد ہے تو تو اُسکی تصدیق نکرنا مسمع کہتے ہیں کہ مین
اطراف گھر سے نہیں سنتا تہا مگر چیخنا چلانا - ابراہیم بن جنید نے محمد

بن الحسین سے روایت کیا انہون نے کہا مجھے حدیث کی حکیم
انہون نے کہا کہ صیغم نے کلاب سے کہا کہ بیشک اللہ تعالے
اُسکے مریدون کے دلوں کو غیر کی محبت کی لذت لینے سے مشغول
سوا اللہ تعالے کے چاہنے والون کے لئے اُسکی محبت کے ساتہہ
لذت نہیں رہی کہ وہ اُسکی محبت کے قریب ہوا اور یہ لوگ امید
رکہتے آخرت مین کرامت ثواب کی کہ وہ بڑہکر ہو انکے نزدیک اللہ سبحانہ
کے مونہہ کیطرف دیکہنے سے ۔ راوی کہتا ہے کہ کلاب نے جب یہ
سنی تو غش کہا کر گر پڑے ۔ اور یہی ابراہیم بن جنید باسناد خود
عبد العزیز بن سلیمان عابد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ اپنی
مین کہا کرتے تہے کہ اے محب تجھے گمان ہے کہ تیری محبت اللہ تعالے
کے لئے سچی پکی ہے ۔ ہوشیار ہو قسم ہے اللہ کی اگر تو ایسا ہی
تو بیشک زمین باوجود اپنی وسعت کے تجہہ پر تنگ ہو جاتی یہانتک
کہ تو اپنے حبیب کی رضا کیطرف پہونچتا اور اُسکے کبریا وعزت کے
مین اُسکے مونہہ کیطرف دیکہتا راوی کہتا ہے کہ جب وہ یہ بیان شروع
کرتے تو مین اطراف مسجد سے لوگون کا چیخنا چلانا سنتا تہا حبیب
نے یزید رقاشی سے کہا دنیا میں کس چیز سے عابدون کی آنکہیں ٹہنڈی
ہوتی ہین اور آخرت مین کس چیز سے ۔ انہون نے کہا جس چیز کے
دنیا مین اُن کی آنکہیں ٹہنڈی ہوتی ہیں سو میں نہیں جانتا کہ کوئی
چیز زیادہ ٹہنڈی کرنیوالی اُنکی آنکہون کو ہو تہجد سے رات کی اندہیری
مین ۔ اور جس سے آخرت مین انکی آنکہیں ٹہنڈی ہون سو میں نہیں جانتا
کہ جنتون کے عیش و آرام اور اُن کے سرور سے کوئی چیز اُنکے نزدیک
زیادہ لذیذ اور بہت ٹہنڈا کرنیوالی اُنکی آنکہونکو ہو دیکہنے سے
بڑائی والے عظمت والیکے ۔ جبکہ وہ پردے اٹہائے جاوین اور اللہ

کریم اُنکے لئے تجلی فرماوے اسوقت حبیب نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو
کر گر پڑے علی بن موفق رحمۃ اللہ بہت کہا کرتے تہے الٰہی اگر تو یہ جانتا
ہے کہ مین تیری عبادت تیری آگ سے ڈر کر کرتا ہون تو تو مجھے اُسکے
ساتہہ عذاب کیجیو اور جو تو یہ جانتا ہے کہ مین تیری عبادت تیری جنت
کے شوق کے لئے کرتا ہون تو تو مجھے اُس سے محروم رکہیو اور جو تو یہ
جانتا ہے کہ مین تجھے اسلئے پوجتا ہون کہ مجھے تجہہ سے محبت ہے اور
مین تیری وجہ کریم کا مشتاق ہون تو تو اُسکا دیدار میرے لئے مباح
کر دیجیو اور میرے ساتہہ جو تو چاہے کر رقیہ موصلیہ رحمہا اللہ کہا کرتی
تہین ۔ مین بیشک اپنے رب کو بہت دوست رکہتی ہون اگر وہ میرے
لئے دوزخ کے جانے کا حکم کرے تو مقرر مین اُسکی محبت کے ہوتے
ہوئے آگ کی گرمی کو نہ پاونگی اور جو میرے واسطے جنت کیطرف جانیکا
حکم فرماوے تو مین باوجود اُسکی محبت کے ہرگز جنت کی کچہہ لذت
نہ پاونگی اسلئے کہ اُسکی حب مجہہ پر غالب ہے اور کہتی تہین اے میرے معبود
اے میرے سید اے میرے مولے اگر تو مجھے اپنے سارے عذاب کے ساتہہ
عذاب کرے تو جو تیرا قرب مجہہ سے فوت ہوگیا وہ میرے نزدیک عذاب
سے بڑہکر ہے اور جو تو مجھے سب نعیم جنت کے ساتہہ عیش و آرام عنایت
فرماوے تو تیری محبت کی لذت جو میرے دل مین ہے وہ نہایت بڑی
ہے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ کے کلام سے ہے نہین اچہی ہوئی دنیا ۔
مگر اُسکے ذکر سے ۔ اور نہیں اچہی ہوئی آخرت مگر اُسکے عفو سے اور نہین
اچہی ہوئین جنتیں مگر اُسکے دیدار سے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجھے
حدیث کی محمد بن عیسیٰ موصلی نے ۔ یہ کہتے ہین مین نے نافع کو سنا اور
یہ جزیرہ کے عابدون میں سے تہے کہتے تہے کاش میرا رب میرے عمل کا
ثواب یہ کرتا کہ میں اُسکی طرف ایک نظر دیکہہ لیتا پہر وہ کہتا اے نافع

تو مٹی ہو جا ۔

حکایت بعض عارفین کہتے ہیں مین نے اپنے کشف مین چالیس حوروں
کو دیکہا کہ چاندی سونے جواہر کے کپڑے پہنے ہوئے ہوا مین دوڑ
رہی ہین ایک نظر مین نے اُنکی طرف دیکہا اس سبب چالیس دن تک
عقاب مین گرفتار رہا اسکے بعد پہر انہی حوروںکو کشف مین دیکہا۔ یہ
اُنسے حسن وجمال مین بڑہی ہوئی تہین مجہسے کہا گیا کہ تو انکی طرف
دیکہہ مین سجدے مین گر پڑا۔ اور آنکہین بند کرین اور کہنے لگا الٰہی مین
تیرے ساتہہ تیرے ماسوائے سے پناہ مانگتا ہون مجہے اسکی کچہہ حاجت
نہین ہے اور زاری کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے میری طرف سے
اُنکو پہیر دیا اس سے معلوم ہوا کہ محبان الٰہی کو ادنیٰ توجہ غیر کیطرف
کر نیسے عقاب ہوتا ہے تقرب کی وجہ سے ذراسی بے اعتدالی پر
مواخذہ کیا جاتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ع نزدیکانرا بیش تر حیرانی

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جامع مسجد
کوفے مین تین دن تک رہا نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا چوتہے دن بہوک
نے مجہے ضعیف کر دیا مسجد کے دروازے پر مین بیٹہا ہوا تہا کہ ایک
دیوانہ آدمی آیا اُسکے ہاتہہ مین بڑا پتہر تہا اُسکی گردن مین بہاری
طوق تہا لڑکے اُسکے پیچہے تہے اُس نے مسجد مین پہرنا شروع کیا جب
وہ میرے مقابلے مین آیا تو مجہے غور سے دیکہنے لگا مین اپنے جی مین
ڈرا مین نے کہا اے میرے معبود اے میرے مالک تو نے مجہے بہوکا کیا
اور مجہہ پر ایسے شخص کو مسلط کیا کہ وہ مجہے مار ڈالے اُس شخص نے میری
طرف التفات کیا اور یہ شعر پڑہا ؎

فیالیت شعری هل لصبرك اٰخر ۔۔۔ تحمل بنات الصبر فیك عزیزة

فضیل کہتے ہین میرا خوف میری گہبراہٹ جاتی رہی مین نے کہا آپ اگر

رجا نہ ہوتی تو مین صبر نہ کرسکتا اُس نے کہا رجا کا مستقر کہان ہے
مین نے کہا جہان ہموم عارفین کا مستقر ہے اُس نے کہا تو نے خوب
کہا بیشک عرفا کے دل ایسے ہی ہوتے ہین کہ ہموم اُنکی آبادی اور
غموم اُنکے وطن ہین انہون نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا تو اُسکے ساتہہ
انس کیا اُسکی طرف رحلت کی اُنکی عقلین درست ہین اُن کے دل
چمکتے ہوئے نور مین ڈوبے ہوئے ہیں انکی روحین ملکوت اعلےٰ مین
لگے ہوئے ہین پہر وہ چلا گیا قسم ہے اللہ کی اُسکی باتونسے مجہے ایسا
وجد آیا کہ دس دن تک مین نے نہ کہایا نہ پیا۔ خوشی ہے اُسکے
لئے جسنے خلق سے وحشت کی اور حق کے ساتہہ انس کیا کسی نے خوب
کہا ہے کہ مین نے تنہائی کے ساتہہ انس کیا اور اپنے گہر کو لازم پکڑا
سو میرے لئے عمدہ انس ہوا اور صاف سرور حاصل ہوا۔ مجہے زمانے
نے مؤدب کر دیا اب مجہے اسکی پرواہ نہی کہ لوگ مجہے چہوڑ دین نہ
وہ میری ملاقات کرین نہ مین اُنسے ملون مین جبتک زندہ رہونگا
کسی سے نہ پوچہونگا کہ لشکر گیا یا امیر سوار ہوا۔ ایک اور شخص نے
کہا ہے کہ سب لذتون سے مجہے اسیقدر کفایت کرتی ہے کہ نہ کسی
وزیر کا مجہے خوف ہو نہ کسی امیر کا مجہہ پر دباؤ ہو ۔

حکایت ۔ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ۔ مین نے جبل لبنان کے
ایک غار مین ایک آدمی دیکہا اُسکا سر اور ڈاڑہی دونون سفید تہے
بال بکہرے گرد آلود تہے نہایت دبلا تہا وہ نماز پڑہ رہا تہا جب
وہ نماز پڑہ چکا تو مین نے سلام کیا اُسنے جواب دیا پہر نماز پڑہنے
لگا ۔ رکوع سجدے کرتا رہا یہانتک کہ اُسنے عصر کی نماز پڑہی پہر ایک
پتہر سے تکیہ لگا کے تسبیح کرنا شروع کیا مجہہ سے بات نہ کی مین نے کہا
اللہ تجہہ پر رحم کرے تو میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کر اُس نے کہا

انسک اللہ بقربہ مین نے کہا اور دعا کر و کہا اے میرے بیٹے جب اللہ تعالی نے اپنے قرب کے ساتھہ انس عنایت فرمایا اسکو چار خصلتین عطا کین عزت بدون قبیلے کے علم بغیر طلب کے غنی بدون مال کے انس بغیر جماعت کے پہر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا تین دن کے بعد ہشیار ہوا پہر کہڑا ہوا وضو کیا مجھہ سے پوچھا کتنی نمازین فوت ہوئین مین نے اسکو بتادین پہر کہنے لگا ؎

ان ذکر الحبیب ہیج شوقی ثم حب الحبیب اذہل عقلی

مین نے رب العالمین سے انس کیا مخلوق کی ملاقات سے وحشت کی تو میرے پاس سے سلامتی کے ساتھہ چلا جا - مین نے کہا اللہ تعالی تمپر رحم کرے مین تو تین دن تک زیادتی کی امید سے آپ کے پاس ٹہیرا آپ سے نصیحت چاہتا ہون اور مین نے رو دیا انہون نے کہا اپنے مولے کو دوست رکہہ اُسکی حب کا بدل مت چاہ - اللہ کے محب عباد کے تاج زہاد کے علم ہین اللہ کے برگزیدہ اور اُسکے دوست اُسکے بندے اُس کے اولیا ہین پہر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا تہوڑی دیر ہوئی تہی کہ ایک گروہ عباد کا پہاڑ سے اوترا انہون نے اُسکی تجہیز تکفین کی یہانتک کہ دفن کر دیا مین نے پوچہا شیخ کا کیا نام ہے انہون نے کہا شیبان مصاب ہے رحمہ اللہ تعالے ❊

حکایت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کوفے کی جامع مسجد کو شب جمعہ مین گیا چاندنی رات تہی دیکہا کہ ایک جوان آدمی مسجد کے صحن مین سجدہ کر رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے مین نے کہا بیشک یہہ کوئی ولی ہے مین اُسکے قریب گیا تاکہ سنون وہ کیا کہتا ہے مین نے سنا کہ وہ یہہ کہتا تہا یا ذوالجلال تیرے ہی اوپر میرا اعتماد ہے تو جسکی مراد ہو اُس کیلئے خوشی ہے جو کوئی رات کو ڈرتا لرزتا ذوالجلال سے اپنی بلا کا شکوہ کرے اُس کیلئے خوشی ہے اُسکو اپنے مولی کی محبت سے بڑہکر نہ کوئی علت ہے نہ کوئی بیماری جب رات کو تاریکی مین تنہا عاجزی کرتا ہے گڑگڑاتا ہے تو اللہ سبحانہ اوسکو جواب دیتا ہے پہر لبیک فرماتا ہے وہ بار بار علیک یا ذوالجلال معتمدی کہتا تہا اور روتا تہا مین بہی اوسکے رونے کے سبب روتا تہا پہر ایک ہاتف کی مراد اُس سے یہہ ہے کہ اُسنے نور دیکہا اور ایک قائل کو یہہ کہتے سنا ؎

بیت عبدی فانت فی کنفی	وکل ما قلت قد سمعناہ
صوتک تشتاقہ ملائکتی	وذنبک الآن قد غفرناہ

امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ رویت و سماع حالت نوم مین واقع ہوا ہو یا حالت حال و غیبت مین و اللہ اعلم ضحاک کہتے ہین - مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے جواب دیا پہر مین نے اُس سے کہا اللہ تعالے تیری اس رات مین برکت دے اور تجہہ مین برکت دے اللہ تجہہ پر رحم فرماوے تو کون ہے کہا مین راشدین سلیمان ہون مین اُس کا حال سنا کرتا تہا اس سبب سے مین نے اُسکو پہچان لیا مین اُسکی ملاقات کی آرزو رکہتا تہا مجہے اُسپر قدرت نہ ہوتی تہی یہانتک کہ اللہ تعالے نے اُسکی ملاقات سہل کر دی مین نے کہا اجازت ہو تو مین تمہارے ساتہہ ہون کہا ہیہات جو شخص مناجات رب العالمین سے لذت لیتا ہے وہ مخلوق سے انس نہین کرتا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی اگر کوئی ایک مشائخ اصحاب نیات صحیحہ سے ہمارے اہل عصر سے ملاقات کرے تو کہے کہ یہ لوگ یوم حساب کا یقین نہین رکہتے پہر وہ میری آنکہہ سے غائب ہوگیا مین نہین جانتا کہ وہ آسمان پہ چڑہ گیا یا زمین مین گہس گیا مجہے اُسکی جدائی کا رنج ہوا مین نے اللہ تعالے سے دعا کی کہ مرنے سے پہلے میری اُسکی ملاقات ہو جاوے ایک برس مین حج کے لئے بیت اللہ کو گیا مین نے دیکہا کہ وہ کعبے کے

سایے مین بیٹھا ہے اور ایک جماعت سورۂ انعام اُسپر پڑہ رہی ہے جب
اُس نے میری طرف دیکھا تو مسکرایا اور کہا یہ لطف علا ہے وہ تو انہین
اولیا ہی پہر میرے لئے کہڑا ہوا مجہہ سے معانقہ کیا مصافحہ کیا اور کہا کیا
تو نے اللہ تعالٰے سے دعا کی ہتی کہ موت سے پہلے ہماری ملاقات ہو مین
نے کہا ہان کہا الحمد للہ رب العالمین علی ذلک مین نے کہا اللہ تجہپر
رحم کرے تو مجہے بتا کہ تو نے اُس رات کو کیا دیکہا تہا اور کیا سنا تہا
اُس نے ایک ایسی چیخ ماری کہ مجہے گمان ہوا کہ اُسکے دل کا پردہ پہٹ
گیا وہ غش کہا کے گر پڑا اور جو لوگ اُسپر قرآن پڑھ رہے تہے وہ
بہاگ گئے جب اُسے ہوش آیا تو مجہہ سے کہا یا اخی کیا غایب ہوتی ہے
تجہہ سے وہ ہیبت آلہی جو کہ اُسکے اہل محبت کے دلون مین ہے
اُس اجابت کی تفسیر سے مین نے پوچہا یہ لوگ کون تہے جو تمہارے
گرد بیٹہے ہوئے تہے کہا یہ جماعت جن تہی مجہہ پر اُنکی قدیم صحبت کی حرمت
ہے یہ لوگ مجہہ پر قران پڑہتے ہین ہر برس میرے ساتہہ حج کرتے ہین
پہر اُس نے مجہے رخصت کیا اور کہا یا اخی اللہ تعالٰے میری تیری ملاقات
جنت مین کرے جہان نہ کوئی جدائی ہے نہ کوئی تکلیف ہے نہ کسی طرح
کا غم ہے نہ کوئی رنج پہر میری آنکہہ سے غائب ہو گیا رضی اللہ عنہ +

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کے ساتہہ
تہا انہون نے ایک گویے کو یہ شعر گاتے سُنا ؎

منازل کنت تہواہا وتالفہا ایام انت علی الایام منصور

یعنے مین منازل کو تو چاہتا تہا اُنسے الفت رکہتا تہا وہ وہ دن تہے
کہ زمانے پر تجہے نصرت حاصل ہتی زمانہ تجہسے موافق تہا جنید روئے اور
کہنے لگے الفت و موانست کیا اچہی چیز ہے مخالفت و وحشت کے مقامات
کیا وحشت ناک ہیں مین ہمیشہ اپنے پہلے زمانے ارادت کو اور محنت

وکوشش کو یاد کیا کرتا ہون +

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین نے اپنی سیر و سیاحت مین ایک
بدوانی کم عمر کو دیکہا مین نے اُس سے پوچہا کہان آرتے ہو کہتا جنگل
ہی مین نے کہا تمہین وحشت نہین ہوتی کہا اے بطال جس شخص کو
اللہ کے ساتہہ اُنس ہے کیا اُسکو باوجود معیت اللہ کے وحشت ہوگی
مین نے کہا تم کہان سے کہاتے ہو کہا اللہ ہی خوب جانتا ہے وہ
کہان سے اپنے بندونکو رزق دیتا ہے وہ تو اُسکے منکرون کو رزق
دیتا ہے سو جو لوگ اُسکی توحید کرتے ہین اُنکو کیونکر رزق نہ دیگا پہر
کہا جو دل اُسکی معرفت سے زندہ ہین اُسکی وحدانیت مین فنا ہین
اُسکی محبت مین متلاشی ہو گئے ہیں اُن کی غذا انس باللہ اور شاید
ہے یہ لوگ ربانی روحانی ہین رات دن تسبیح کرتے ہین سست نہیں ہوتے

حکایت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا یا ابا سعید
یہان ایک آدمی ہے کہ ہمنے اُسکو کبہی نہین دیکہا مگر وہ تنہا ستون
کے پیچہے بیٹہا رہتا ہے حسن اُسکے پاس گئے اُس سے کہا اللہ کے
بندے مین تجہے دیکہتا ہون کہ تجہے عزلت محبوب ہے لوگون کی مجالست
سے تجہے کون چیز مانع ہے کہا ایک امر ہے کہ اُس نے مجہے لوگون
سے مشغول کر دیا ہے کہا تجہے اس سے کیا مانع ہے کہ تو اُس شخص
کے پاس جسے حسن بصری کہتے ہین جا وے اُسکے پاس بیٹہے کہا
ایک ایسی بات ہے کہ اُس نے مجہے لوگونسے اور حسن بصری سے
مشغول کر دیا ہے حسن نے کہا وہ کیا شغل ہے اللہ تعالٰے تجہپر رحم
کرے کہا مین نے نعمت و گناہ مین صبح کی ہے سو مین نے اپنے نفس کو
اسبات مین مشغول کیا کہ وہ نعمت کا شکر اور گناہ سے استغفار کرے
حسن نے فرمایا اللہ کے بندے تو حسن سے زیادہ سمجہہ دار ہے تو اپنے حال

کو لازم کیئے رہ ✤

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیبان مصاب سے میری
ملاقات ہوئی مین نے اُنسے کہا تم میرے لئے دعا کرو انہون نے کہا اخلاقِ
قرب کے ساتھ تجھے انس حے پھر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے دو دن کے
بعد ہوش آیا جب ہوشیار ہوئے تو ایک شعر پڑھا مضمون اُسکا یہ ہے
کہ دوست کا ذکر میرے شوق کو ہیجان مین لے آیا پھر جب جب تنے میری گرمی
کھودی اور یہ شعر بھی پڑھے جنکا مضمون یہہ ہے کہ تو دیکھے محبین کو
کہ اپنے گھرون مین بچھڑے ہوئے پڑے ہیں اصحاب کہف کیطرح انہین
نہین معلوم کہ کتنا ٹھیرے واللہ اگر عشاق قسم کہا بیٹھیں کہ فرقت
کے دن جب سے قتل کئے گئے ہیں تو وہ حانث نہون ✤

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے موسےٰ
علیہ السلام کے طرف وحی بہیجی کہ اے موسیٰ تو ایسا ہوجا جیسا تنہا پرند
کہ وہ درختون کے سرون سے کہاتا ہے صاف پانی پیتا ہے یا کہا نہر
سے پانی پیتا ہے جب رات آتی ہے تو میرے ساتھ انس کیے اور غیر
سے وحشت چاہنے کے لئے کسی غار مین بسیرا لیتا ہے۔ اے موسے
مین نے اپنے نفس پر یہ قسم کہائی ہے کہ کسی مدعی کا کوئی کام پورا نہ
کرون جو میرے غیر سے آرزو کرے اُسکی آرزو کو قطع کرون جو میرے سوا اور کسی پر
تکیہ کرے اُسکی پیٹھ توڑ دون جو میرے غیر کے ساتھ انس کرے اُس کی
وحشت کو دراز کر دون جو میرے سوا کسی دوست کو دوست رکھے اُس
سے اعراض کرون اے موسےٰ بیشک میرے لئے ایسے بندے ہین
کہ اگر وہ مجھہ سے مناجات کرین تو مین اُن کی طرف کان لگاؤن
اور جو مجھے پکارین تو اُنپر متوجہ ہون جو وہ میری طرف متوجہ ہون
تو اُنکو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے قریب ہون تو مین

اُن کو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے تقرب چاہین تو اُن سے
مواصلت کرون اور اُنکی کفایت کرون جو وہ مجھہ سے موالاۃ کرین
تو مین اُنسے موالاۃ کرون جو وہ مجھہ سے مصافاۃ کرین تو مین اُن
سے مصافاۃ کرون جو وہ میرے لیے عمل کرین تو مین اُنکو جزا دون
سو مین اُن کے امر کا مدبر اُنکے دلون کا خبر گیران اُنکے احوال کا
متولی ہون مین نے اُن کے دلونکی کسی چیز مین راحت نہین رکہی
مگر اپنے ذکر مین۔ سو یہ ایسے لوگ ہیں کہ اُنکی بیماری شفا ہے۔ اُنکے
دلون پر روشنی ہی نہیں انس کرتے مگر میرے ساتھ اپنے دلون کے
کجاوے نہیں اتارتے مگر میرے پاس اُنکو چین نہین آتا ٹہکانے
ہیں مگر میری طرف یا رب العالمین ہمکو اُن کے ساتھ ملا دے آمین ✤

حکایت ایک شخص فضیل رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ مسجد مین بیٹھے
ہوئے تھے اُس نے اُنکو سلام کیا پھر اُنکے پاس بیٹھ گیا فضیل نے اُس
سے کہا تو کیون آیا اُسنے کہا یا ابا علی آپ کے ساتھ انس کرنیکے
لئے فضیل نے کہا واللہ یہ تو نہین ہے مگر وحشت یا تو تو میرے پاس
سے اُٹھ جا یا مین تیرے پاس سے اُٹھ جاؤن پھر وہ آدمی اُٹھ گیا
حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے
فرمایا اگر تو توبہ کے آئینے مین خوب نظر جما کے دیکھے تو معصیت کی
برائی تیرے لئے ظاہر ہو جاویگی اور کہا کہ لوگون سے اپنی پہچان کم
کرو اور جنسے پہچان نہین ہے اُنسے پہچان نہ پیدا کرو اور جنکو پہچانتے
ہو اُن سے انجان ہو جاؤ۔ لوگون سے ایسے بہاگو جیسے درندے لوگون
سے بہاگتے ہیں۔ اور جمعے جماعت سے پیچھے نہ رہو۔ بعض نے کہا تم تو جنسے
پہچان نہین ہے اُنسے تعرف کرتے ہو اور ہم پہچان والون سے انجان
بنتے ہیں۔ بعض نے تین شعر پڑھے مضمون اُن کا یہ ہے کہ مین نے

لوگون کا امتحان کیا کہ تکلیف کیوقت کوئی بہروسے کا دوست ملے
نے دنیا مین تنگی فراخی کے وقت خوب غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا
میری مصیبت کے وقت شماتت اور خوشی کے وقت حسد کرتے
امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ ابراہیم بن ادہم وغیرہ سے جو ذکر
کیا گیا یہ ایک مذہب ہے سلف رضی اللہ عنہم کے دو مذہب سے بعض
کے نزدیک ناجائز ہے کہ دوست بنائے جاوین لوگون سے پہچان کی
جاوے اسلئے کہ یہ اقرب ہے طرف سلامتی کے آفات سے اور بعید ہے
مخالطت کے حقوق کے تحمل سے اور اس مین عبادات کے شغل کے لئے
نہائت فراغت ہے اور بعض لوگ اسکو جائز رکہتے ہیں اسلئے کہ جو
احادیث اخوان متقین کی صحبت کی ترغیب مین وارد ہوئی ہیں جنکی
دوستی آخرت مین باقی رہیگی۔ اُن حدیثون کا ظاہر یہی ہے جیسا کہ
اللہ تعالےٰ نے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین اللہم
اجعلنا منہم احمد ابن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ
نجات کا طریقہ کیا ہے کہا ہیہات ہمارے اور اُسکے درمیان مین
ہیں اُن کا طے کرنا بغیر جلدی چلنے معاملہ درست کرنے علائق شاغلہ
کے دور کرنیکے ممکن نہیں ؏

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین ایک برس حج کو گیا اوس
برس گرمی اور لو بہت تہی جب ہم وسط زمین حجاز مین پہونچے تو ایک
دن قافلے سے میں جدا رہگیا۔ تہوڑی دیر سو رہا جب بیدار ہوا تو مجھے
کچھہ معلوم نہیں مگر یہ مین جنگل میں تنہا تہا مجھے اپنے آگے ایک شخص دکھائی
دیا میں جلدی سے اُسکی طرف گیا اُسے جا ملا۔ ناگاہ وہ ایک لڑکا بے
ڈاڑہی مونچھہ کا تہا اُسکے رخسارون پر خط نہیں آیا تہا اُس کا چہرہ
ماہ منیر یا مہر درخشان کیطرح چمکتا تہا ناز و نعمت کے آثار اُس پر ظاہر

تہے مین نے کہا یا غلام السلام علیک اُس نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ یا ابراہیم۔ مجھے اُس سے نہائیت تعجب ہوا اور اُس کے حال
مین شک پیدا ہوا پھر مجھہ سے رہا نہ گیا مین نے کہا اے سبحان اللہ
تو نے مجھے کہان سے پہچانا تو نے تو اس سے پہلے مجھے دیکھا نہ تہا
اُس نے مجھہ سے کہا اے ابراہیم میں نہیں بہولا جب سے پہچانا اور
قطع نہیں کیا جب سے وصل کیا۔ مین نے کہا اس جنگل مین کس چیز نے
تجھے ٹہیرایا اس برس تو نہائیت سخت گرمی ہے اُس نے جواب دیا
اے ابراہیم اُسکے سوا کسی کے ساتہہ مین نے انس نہین کیا نہ اُس کے
سوا کسی کو رفیق بنایا مین بالکل اُس کیطرف منقطع ہون اُس کیلئے
عبودیت کا مقر رہون مین نے پوچہا کہانا پینا کہان سے ہے کہا مجھکو
میرے لئے اُسکا ضامن ہے مین نے کہا واللہ مین تجھہ پر ڈرتا ہون
اُس سبب سے جسکا مین نے ذکر کیا یعنے گرمی کی شدت سے پہر اُسنے مجھے
جواب دیا اور اُسکے آنسو تازے موتیون کیطرح گالون پر گرتے
جاتے تہے اور یہ شعر پڑہنے لگا ؎

من ذا یخوفنی بالبرا قطعہ   الی المحب وقد قدمت ایمانا
الحب اقلقنی والشوق ازعجنی   ولا یخاف محب اللہ انسانا
فلو اجوع فذکر اللہ یشبعنی   ولا اکون بحمد اللہ عطشانا
وان ضعفت فوجد منہ یحملنی   من الحجاز الی اقصی خراسانا
فہل بصغری تکون الیوم تحقرنی   دع عنک عذلک لی قد کان ما کانا

مین نے کہا اے غلام مین تجھے اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہون کہ تو مجھے
اپنی عمر کی حقیقت بتادے اُسنے کہا بیشک تو نے مجھے ایسی قسم دی
کہ سب قسمون سے میرے نزدیک بڑی ہے میری عمر بارہ برس کی
ہے پہر کہا اے ابراہیم تجھے کونسی بات نے مضطر کیا کہ تو مجھہ سے میری

عمر پوچھتا ہے۔ مین نے تجھے اُسکی حقیقت بتادی پہر مین نے کہا کہ جو
مین نے تجہہ سے سنا اُس نے مجھے وحشت مین ڈالدیا اُس نے کہا حمد
ہے اللہ کیلئے اسپر کہ اُس نے ہمکو اپنی نعمتیں عنائیت فرمائیں اور اپنے
بہت سے مومنین بندون پر ہمکو فضیلت دی مجھے اُسکی حسن صورت رونق
طلعت حلاوت گفتگو سے تعجب ہوا مین نے کہا سبحان اللہ الخالق
پہر اُس نے تہوڑی دیر اپنا سر زمین کیطرف جہکایا پہر آسمان کیطرف
اُٹہایا کن انکھیون سے میری طرف دیکہنے لگا اور یہ شعر پڑہنا شروع کیا

ویحی اذا کان الجحیم جزائی   ماذا یحل بمہجتی و بہائی
یبلی العذاب محاسنی ویشینہا   ویطول منی فی الجحیم بکائی
ویقول لی الجبار جل جلالہ   یا عبد سوء انت من اعدائی
بارزتنی وعصیت امری جاہلا   أنسیت عہدی ثم یوم لقائی
وتری وجوہ الطائعین کانہا   بدر بدا فی لیلۃ الظلماء
کشف الحجاب فعاینوہ فاذہشوا   ونسوا نعیمہم و کل رخاء
وکساہم حلل المہابۃ والرضا   وحبا الوجوہ بنضرۃ وبہاء

پہر کہا اے ابراہیم جان رکہہ کہ بیشک منقطع وہ ہے جسکو حبیب نے
قطع کیا ہو اور مواصل وہ جسنے طاعت سے حصہ لیا ہو لیکن تو تو
حاجیون کے قافلے سے منقطع ہے مین نے کہا ہان مین وہی ہون
اور مین اللہ کے ساتہہ تجہسے سوال کرتا ہون کہ تو میرے لئے دعا
کر کہ مین اپنے ہمراہیون سے ملجاؤن جو کہ آگے چلے گئے ہین مین نے
اُسکی طرف دیکہا کہ اُس نے اپنی آنکہہ سے آسمان کیطرف دیکہا اور
کچہہ کلمے کہے اُنکے ساتہہ اپنے ہونٹ ہلائے اسوقت مجھے نیند آگئی
بیہوشی مجہہ پر طاری ہوگئی مجھے افاقہ نہوا مگر اُسوقت کہ مین وسط
قافلے مین تہا اور میرا اونٹ والا مجہہ سے کہہ رہا تہا کہ اے ابراہیم جدا

سواری سے نہ گر پڑنا مجھے نہیں معلوم کہ وہ غلام آسمان کی طرف
چڑہ گیا یا زمین میں اُتر گیا پہر جب ہم مکے مین پہونچے اور مین حرم
مین گیا تو ناگاہ وہی غلام کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا رو رہا
تہا اور یہ کہتا تہا

تعلقت بالاستار والبیت زرتہ   وانت بما فی القلب والسر اعلم
اتیت الیہ ماشیا غیر راکب   لانی علی صغری محب متیم
ہویتک طفلا حیث لا اعرف الہوی   فلا تعذلونی اننی متعلم
وان کان قد حانت الہی منیتی   لعلی بوصل منک احظی واغنم

پہر اُس نے اپنی جان کو گرادیا سجدے مین گر پڑا اور مین اُسکی طرف
دیکہہ رہا تہا مین اُسکے پاس آیا اُسکو ہلایا ناگاہ وہ مر چکا تہا رضی
اللہ عنہ مجھے اُسپر نہایت تاسف ہوا مین اپنی سواری کیطرف گیا کپڑا
لیا کچہہ لوگ ہمراہ لئے تاکہ اُسکو دفن کرون پہر مین اُسکے پاس آیا
اُسکو نہ پایا مین نے حجاج سے پوچھا کوئی ایسا نہ ملا کہ وہ کہتا کہ مین
نے اُسکو زندہ مردہ دیکہا ہے مین سمجہہ گیا کہ وہ خلق کی آنکہون سے
مستور ہے اور میرے سوا کسی نے اُسکو نہ دیکہا پہر مین اپنے مکان
پر آیا تہوڑی دیر سو رہا مین نے اُسے خواب مین دیکہا کہ وہ ایک بڑے
لشکر مین ہے اور وہ اُس لشکر کے اگلے لوگون مین ہے اُسپر نور تہا
اور ایسے حلّے تہے کہ مجہہ سے اچہی طرح ان کا وصف نہیں ہو سکتا مین نے
کہا کیا تو میرا دوست نہین ہے کہا ہان میں نے کہا کیا تو نہیں مرا
اُس نے کہا یہ ہوا ہے مین نے کہا کہ واللہ مین نے تجھے تلاش کیا کہ
تجھے کفناؤن تجہہ پر نماز پڑہون سو مین نے تجھے نہ پایا اُس نے کہا اے
ابراہیم جان رکہہ کہ بیشک جسنے مجھے میرے شہر سے نکالا اپنی محبت
کا مجھے شوق دیا میرے گہر سے مجھے مسافر کیا اُسی نے مجھے کفن دیا کسیکا محتاج

نہین کیا مین نے کہا اسکے بعد تیرے معبود نے تیرے ساتھہ کیا کیا
اُس نے کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا
مقصد ہے مین نے عرض کیا آلہی وسیدی توہی میرا مقصد و مطلب ہے
ارشاد فرمایا توہی میرا بندہ سچا پکّا اور تیرے لئے میرے نزدیک یہ ہے
کہ مین تجھہ سے حجاب نہ کرون تو کیا چاہتا ہے مین نے عرض کیا مین
یہ چاہتا ہون کہ جس قرن مین ہون تو اُن مین میری شفاعت قبول
فرما ارشاد ہوا کہ مین نے تیری شفاعت اُس قرن مین قبول کی پہر
اُس نے مجھہ سے مصافحہ کیا بعد مصافحہ کے مین جاگ اُٹھا اور صبح کو
حج کے فرائض و نسک جو مجھہ پر تھے اُنکو ادا کیا میرے دل کو غلام
کے ذکر اور اُسکے تاسف سے قرار نہیں آتا تہا پہر مین قافلہ حجاج مین
چلا قافلے مین جسکو مین دیکہتا تہا وہ مجھہ سے یہی کہتا کہ اے ابراہیم
تونے اپنے ہاتہہ کی خوشبو سے لوگون کو گہیر لیا اسی خبر کی وجہ
سے بعض محدثین نے کہا کہ ہمیشہ ابراہیم کے ہاتہہ سے خوشبو نکلا
کی۔ یہانتک کہ اُن کا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین ایکبار حج کے لئے گیا چاندنی
رات تہی مین سو رہا مین نے ایک ضعیف آدمی کی آواز سنی کہ وہ
مجھہ سے کہتا ہے اے ابو اسحق مین صبح سے تیرا منتظر ہون مین اُس کے
قریب گیا ناگاہ وہ ایک جوان آدمی دُبلا پتلا تہا گویا مرنیکے قریب
تھا اُسکے آس پاس بہت سے پہول تھے اُن مین سے بعض کو مین
پہچانتا ہون۔ اور بعض کو نہیں پہچانتا مین نے کہا تو کہان کا ہے
اُسنے اپنے وطن کا نام بتایا اور کہا کہ مین عزت و ثروت مین تہا میرے
نفس نے عزلت چاہی سو مین دشت و بیابان کیطرف نکل آیا اور اب
مین قریب الموت ہون مین نے اللہ تعالٰے سے دعا کی تہی کہ وہ

کسی ولی کو اپنے اولیا سے میرے لئے مقرر فرماوے مین امید رکہتا ہون
کہ تو وہی ہے مین نے کہا کیا تیرے مان باپ ہیں اُسنے کہا ہان اور
بہائی بہنین بہی ہین مین نے کہا کیا تو اُنکا مشتاق ہے یا تونے اُنکو
یاد کیا ہے کہا نہین مگر آج مین نے چاہا کہ اُن کی خوشبو سونگہون
سو سباع و بہائم نے مجھے گہیر لیا اور میرے ساتھہ رونے لگے اور یہ
پہول میرے پاس اُٹھا لائے اتنے مین ایک بڑا سانپ آیا اور اُسکے منہ
مین بہت سا نرگس تہا اُس نے کہا تو اپنا شر اس سے چھوڑ دے اللہ
تعالٰی اپنے اولیاء اور اہل طاعت پر مطلع ہے مجھے غش آگیا پہر مجھے ہوش
نہ آیا یہانتک کہ اُسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ۔ پہر مجھے نیند آگئی اسکے
بعد مین بیدار ہوا تو رستہ پر تہا جب مین حج ادا کر چکا تو جس شہر کا اُسنے
ذکر کیا تہا وہان گیا ایک عورت ہاتہہ مین چہاگل پانی کی لئے ہوئے میرے
سامنے آئی مین نے اُس عورت سے زیادہ مشابہ اُس جوان کے ساتہہ کسی
کو نہ دیکہا جب اُس نے مجھے دیکہا تو کہنے لگی اے ابو اسحق تونے جوان کو
کسطرح دیکہا مین تو تین دن سے تیرے انتظار مین ہون پہر مین نے اُس
سے قصہ بیان کیا۔ یہانتک کہ مین نے کہا کہ اُس جوان نے کہا مین
نے چاہا کہ مین اُن کی خوشبو سونگہون وہ عورت چلائی اور کہا آہ خوشبو
پہنچ گئی اور اُس کی روح پرواز کر گئی پہر اُسکی ہم عمر عورتین مرقع پہنے
ہوئے کمر بند باندہے ہوئے نکلیں انہون نے اُسکی تجہیز تکفین وغیرہ کا
بندوبست کیا رحمۃ اللہ علیہما ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نزدیک شیخ ابو محمد جریری رحمۃ
اللہ علیہ کے تہا ایک شخص اُنکے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مین اُنس کی ایک
بساط پر تہا مجھہ پر بسط کا ایک دروازہ کہولدیا گیا مجھسے ایک زلت ہوگئی
اسلئے مین اپنے مرتبے سے روک دیا گیا سو مین آپ سے پوچھتا ہون کہ جس حال

پر مین تہا اُسطرف راہ کیونکر ہے ابو محمدؒ نے رو دیا اور کہا گل اس
کے قہر مین ہے لیکن مین کئی شعر پڑہتا ہون تو اُنمین اپنا جواب پا
قف بالدیار فہذہ اثارہم

کم قد وقفت بربعہا مستخبراً — وابکِ الاحبۃ حسرۃ وتشوقا
فاجابنی داعی الھوی فی رسمہا — عن اھلہا متحیرا او مشفقا
فارقت من تھوی وعز الملتقی

حکایت واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنگل مین جا رہا تہا
میری نظر پڑی کہ بدوی تنہا بیٹہا ہوا ہے مین اُسکے قریب گیا اُسکو سلام
کیا اُس نے سلام کا جواب دیا پہر مین نے چاہا کہ اُس سے بات کرون
اُس نے کہا کہ تو ذکر اللہ مین مشغول ہو اسلئے کہ اُسکا ذکر قلوب کی شفا
ہے پہر کہا کہ ابن آدم اُسکے ذکر و خدمت سے کیون سست ہوتا ہے
موت تو اُسکے پیچہے لگی ہے اور اللہ تعالی اُسکی طرف دیکہہ رہا ہے پہر اُس
نے رو دیا مین بہی اُسکے ساتہہ رویا مین نے اُس سے کہا کہ مین
تجہے تنہا دیکہتا ہون اُس نے کہا مین تنہا نہیں ہون اللہ میرے ساتہہ
ہے مین اکیلا نہیں ہون وہ میرا انیس ہے پہر کہڑا ہوا اور جلدی
جلدی میرے پاس سے چلا گیا اور کہا یا سیدی تیری اکثر خلق تجہ
سے تیرے غیر کے ساتہہ مشغول ہے اور جمیع ما فات سے عوض ہے
یا صاحب کل غریب ویا مونس کل وحید ویا مُودی کل فرید - وہ چلا
جاتا تہا اور مین اُسکے پیچہے جاتا تہا - پہر وہ میری طرف متوجہ ہوا
اور کہا پہر جا اُسکی طرف جو کہ تیرے لئے مجہہ سے بہتر ہے اور تو مجہے مشغول
نہ کر اُس سے جو کہ میرے لئے تجہہ سے بہتر ہے پہر وہ میری نظر سے غائب
ہو گیا رضی اللہ عنہما ❊

حکایت[15] عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک راہب
پر میرا گذر ہوا مین نے اُس سے پوچہا کہ تو اس جگہ کتنی مدت سے ہے

اُس نے کہا چوبیس برس سے مین نے کہا تیرا انیس کون ہے اُس نے کہا
فرد صمد مین نے کہا مخلوق سے تیرا انیس کون ہے کہا وحشی جانور مین نے
کہا تیرا کہانا کیا ہے - کہا ذکر اللہ مین نے کہا ماکولات سے - کہا ان
درختون کے پہل اور زمین کی روئیدگی - مین نے کہا کیا تو کسی طرف
مشتاق نہین ہوتا ہے - اُس نے کہا ہان طرف حبیب قلوب عارفین
کے مین نے کہا مخلوق سے - کہا جس کا شوق اللہ سبحانہ کی طرف ہو
وہ کیونکر غیر کی طرف مشتاق ہوگا مین نے کہا تو کس لئے خلق سے
علیحدہ ہو گیا کہا اسواسطے کہ وہ عقول کے چور اور قطاع الطریق ہین
یعنے طریق ہدایت کے رہزن ہیں مین نے کہا طریق ہدایت کو بندہ کیا
پہچانتا ہے کہا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف بہاگے اُسکے سوا ہر چیز سے
اور اُسکے ذکر کے ساتہہ مشغول ہو اُسکے ماسوا سے ❊

حکایت[16] بعض علما فرماتے ہیں کہ مین نے امام ابو حامد غزالی رضی اللہ
عنہ کو جنگل مین دیکہا - اُنپر مرقع تہا - ہاتہہ مین چہاگل اور ریحی تہی اس
حال سے پہلے بغداد مین ایکسو اصحاب عمائم اولاد امرا اُنکی مجلس مین
حاضر ہوتے تہے اور یہ تین سو آدمیونکو درس دیتے تہے علما و فضلا طلبہ
بنجا ان کی مجلس ہیں حاضر ہوتے مین نے عرض کیا یا امام کیا تدریس
علم کی بغداد مین اس سے بہتر نہیں ہے انہون نے کن انکہیون سے
میری طرف دیکہا اور فرمایا لما بزغ بدر السعادۃ فی فلک الارادۃ
وجنحت شموس الاصول الی مغارب الوصول ؎

ترکت ھوی لیلی وسعدی بمعزل — وعدت الی مصحوب اول منزل
ونادت بی الاشواق مھلا فھذہ — منازل من تھوی رویدک فانزل

امام یافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں یعنے قال لسان حال الاشواق
وصلت الی منازل الاحباب فدع عنک تعب السیر المشاق

مین نے انکے مناقب کتاب ارشاد مین لکھے ہین بہت سے اولیاء زمان
کے لئے ولائیت عظمےٰ اور مقام عالی اسکے درجۂ صدیقیت و شرف معالی کی
شہادت دی ہے پس ہر حاسد مشوم و معاند محروم کی ذم انکے حق مین
قابل التفات نہیں ہے اور جو شخص انکے محاسن سے اندہا ہے وہ غیر
موفق ہے عنقریب دیکہہ لیگا جبکہ پردہ کہل جاویگا۔ جہوٹا سچ معلوم ہو
جاویگا رضی اللہ عنہ۔

حکایت ابو عامر واعظ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک حبشی غلام رقعہ
لئے ہوئے میرے پاس آیا۔ مین نے رقعے کو پڑہا اُسمین یہ لکہا ہوا تہا
اسعدک اللّٰہ یا اخی بما مرۃ الفکرۃ ونعمک بمؤانسۃ العبرۃ و
افردک بحب الخلوۃ وایقظک من الغفلۃ۔ اے ابو عامر مین ایک
بہائی ہون تیرے بہائیون سے۔ مجہے تمہارے آنے کی خبر پہنچی مین
اس سے خوش ہوا تمہاری ملاقات تمہاری مجالست تمہاری باتین
سننے کا مشتاق ہوا۔ مجہے اسقدر شوق ہے کہ اگر وہ میرے اوپر ہوتا تو
وہ مجہہ پر سایہ کرتا اور جو میرے نیچے ہوتا تو مجہے اُٹہا لیتا مین تمہیں اُس
ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تمہین بلاغت عنائیت فرمائی کہ تم ضرور اپنی
زیارت سے مجہے مشرف کرو والسلام۔ ابو عامر کہتے ہین کہ مین قاصد کے
ساتہہ کہڑا ہوا وہ مجہے قبا کیطرف لیگیا ایک ویران کشادہ مکان مین
مجہے اُتارا اور کہا تو یہان ٹہیر۔ تاکہ مین تیرے لئے اجازت مانگون
مین ٹہیر گیا۔ پہر وہ میری طرف نکل کے آیا اور کہا داخل ہو مین اندر
گیا ناگاہ ایک گہر تہا ویرانے مین تہا کہجور کی ٹہنیون کا دروازہ تہا اور
ایک آدمی بوڑہا قبلے کیطرف موہنہ کئے ہوئے بیٹہا ہوا تہا اگر تو اُسے
دیکہے تو گمان کرے کہ وہ وَلَہ سے مکروب اور خشیت سے محزون ہے

اسکے چہرہ پر حزن کے آثار ظاہر تہے روتے روتے آنکہیں جاتی رہی تہین
اسکی آنکہون کے پردے مریض تہے مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے سلام
کا جواب دیا۔ ناگاہ وہ اندہا اپاہج دکہیا تہا اُس نے کہا اے ابو عامر اللہ
تعالیٰ تیرے دلکو گناہون کے میل کچیل سے دہووے میرا دل تیری طرف
تیرے وعظ و نصیحت سننے کیطرف مشتاق رہا کرتا تہا میرے ایک زخم
ہے کہ وہ ناسور ہو گیا ہے واعظون کو اُسکے علاج نے تہکا دیا ہے طبیبون
کو اسکی شفا نے عاجز کر دیا ہے مجہے خبر پہنچی ہے کہ تیرے مرہم زخمون
اور دردون کو نفع دیتے ہین سو اللہ تعالےٰ تجہہ پر رحم کرے تو تریاق
رکہنے مین جلدی کر گو تلخ ہی کیون نہو اسلئے کہ مین ان لوگون مین سے
ہون جو کہ بامید شفا دوا کی ایذا پر صبر کرتے ہین ابو عامر کہتے ہیں کہ مین
نے ایسی صورت دیکہی کہ اُس نے متحیر کر دیا ایسا کلام سنا کہ مجہے گہبرا دیا
مین دیر تک فکر کرتا رہا پہر مجہے ایسی باتیں آگئیں کہ مشکل مضمون بآسانی
سمجہہ مین آجاوے سننے والونکو اُسکا مطلب حاصل ہو جاوے مین نے
کہا اے شیخ تو اپنے دل کی نگاہ کو ملکوت سما مین ڈال اپنی معرفت کے
کان کو سکان ارجا میں جولان دے اپنی حقیقت ایمان کو جنت الماوی کی
طرف نقل کر سو جو اللہ تعالے نے اپنے اولیا کے لئے اُسمین تیار رکہا ہے
تو اسکو دیکہہ لیگا پہر تو نار لظی کو جہانک تو تجہہ اللہ تعالےٰ نے اشقیا
کیلئے اُس میں تیار رکہا ہے تو اُسے دیکہیگا ان دونون گہرون میں
بہت تفاوت ہے یہ دو لوگ وہ موت میں برابر نہیں ہین شیخ رویا چیخا
چلایا سمٹ گیا دوہرا ہو گیا اسقدر رویا کہ زمین کو سیراب کر دیا اور کہا
اے ابو عامر واللہ تیری دوا میری بیماری پر لگ گئی مین امید رکہتا ہون
کہ تیرے پاس میری شفا ہے تو اور زیادہ کر اللہ تجہہ پر رحم فرمائے مین نے
کہا اے شیخ بیشک اللہ تعالےٰ تیرے چہپے کو جانتا ہے تیرے دل کی

حقیقت پر مطلع ہے خلوت مین تجھے اپنی آنکھہ سے دیکھتا ہے جہان کہین
تو ہو جبکہ تو اُسکی خلق سے پردہ کرتا ہے اور اُسکے روبرو کھلم کھلا پیش
آتا ہے شیخ جسطرح پہلے چیخا تھا اب بھی اُسی طرح چیخا پھر کہا کون ہے
میرے فقر کے لئے کون ہے میرے فاقے کیلئے کون ہے میرے گناہ
کے لئے کون ہے میرے خطیۂ کے لئے تو ہی ہے میرے لئے اے میرے
مولے اور تیری ہی طرف ہے میرا پھر جانا اور ٹھکانا پھر مر کے گر پڑا رحمہ
اللہ تعالے اسکے بعد ایک لڑکی صوف کا کرتا پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے
ہوئے نکل کے میری طرف آئی سجدے کے مارے اُسکی پیشانی اور ناک جاتی
رہی تہی اُسکے پاؤن کہڑے رہتے رہتے ورم کر آئے تہے رنگ اُسکا زرد
ہو گیا تہا اُس نے مجھہ سے کہا واللہ تو نے خوب کیا یا حادی قلوب العارفین
یا مثیر اشجان غلیل المحزونین لا نسی اللہ لک ھذا المقام رب العالمین
یہ شیخ میرے والد تہے بیس برس سے بیماری مین مبتلا تہے نماز پڑہتے پڑہتے
اپاہج ہو گئے کہڑے ہونے کے طاقت نہ رہی یہانتک روئے کہ نابینا ہو
گئے اللہ تعالے سے یہ تمنا کیا کرتے اور کہتے کہ مین مجلس ابو عامر مین
حاضر ہوتا اپنی فکر مردہ کو زندہ کرتا نیند کی اونگ کو دور کرتا اگر مین دوبارہ
اُسکا وعظ سنتا تو وہ مجھے قتل کرتا سو اللہ تعالے تجھے جزائے خیر دے
اور جو کچھہ کہ اُس نے اپنی حکمت سے تجھے عنایت فرمایا ہے اُسکے ساتھ
تجھے متمتع کرے پھر وہ اپنے باپ پر جُہک پڑی اُسکی آنکھونکے درمیان
کا بوسہ لینے لگی روتی اور یہ کہتی جاتی تہی اے میرے باپ اے میرے
باپ اے وہ شخص جسکو گناہ پر رونے نے اندہا کر دیا اے میرے باپ
اے میرے باپ اے وہ شخص جسکو اپنے رب کی وعید کے ذکر نے قتل کر
دیا اے میرے باپ اے میرے باپ اے گریہ و سوز کے دوست اے میرے
باپ اے میرے باپ اے زاری و دعا کے ہمنشین اے میرے باپ اے

میرے باپ اے واعظون خطیبون کے پچھاڑے ہوئے اے میرے باپ اے
میرے باپ اے وعاظ و حکما کے مارے ہوئے ابو عامر کہتے ہین مین
نے اُسے جواب دیا اور کہا اے حیران رونے والے نوحہ کرنیوالے بیشک
تیرے باپ نے انتقال کیا اور وہ دار جزا مین پونہچ گیا جو اُس نے کیا
اُس کا معائنہ کر لیا اور وہ ایسے رب کی کتاب مین ضبط کیا گیا ہے
جو کہ نہ بہٹکتا ہے اور نہ بہولتا ہے سو اگر وہ محسن ہے تو اُسکے لئے قرب
ہے اور جو گناہ گار ہے تو وہ برائی والونکے گھر مین وارد ہوگا یہ لڑکی
بہی اپنے باپ کیطرح چلائی اور اُسکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا پھر مر گئی
رحمہا اللہ تعالے مینے دونون پر نماز پڑہی پھر انکو دفن کر دیا مین نے
دریافت کیا کہ یہ کون تہے کسی نے کہا کہ یہہ دونون حسین بن علی بن
ابی طالب علیہما السلام کی اولاد سے تہے مین ہمیشہ گہبراتا رہا اسوجہ
سے کہ مین نے اُنپر جنایت کی یہانتک کہ مین نے اُنکو خواب مین دیکھا
اُن پر سبز حلّے تہے مین نے انکو مرحبا و اہلاً و سہلاً کہا اور یہ عرض کیا
کہ مین نے جو تم دونونکو وعظ و نصیحت کی مین اس سے ڈرتا رہا اب تم مجھے بتاؤ کہ اللہ
تعالے نے تمہارے ساتھہ کیا کیا شیخ نے یہہ شعر پڑہے ؎

انت شرکي في الذی نلته — مستاهلا ذاك ابا عامر
وکل من ایقظ ذا غفلة — فنصف ما یعطاه للآمر
من رد عبدا مذنبا کان کمن — قد راقب رب العزة القاهر
والجتمعا في دار عدن وفي — جوار رب سید غافر

اے ابو عامر مین ایسے رب کریم پر وارد ہوا جو کہ راضی ہے خفا نہین سو اُس
نے مجھے جنتون مین بسایا خوبصورت حورون سے میرا نکاح کر دیا اے ابو عامر
تو ہر وقت کثرت سے استغفار کیا کر اور رات کو سحر کیوقت اور اس بات
پر حرص کر تو رب عزیز غفار کے جوار مین رہیگا ❊

باب ہفتم محبان الٰہی کی بیداری اور اُن کی مناجات کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم
خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون الگ رہتی ہیں اُن کی کروٹین
اپنے سونے کی جگہہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے
اور ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے ہین ف اللہ سے لالچ بُرا نہین نہ اُس سے
ڈر اور اسواسطے بندگی کرتے ہین تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو
یا آخرت کا اور اگر کسی اور کے خوف و رجاسے بندگی کرے تو ریا
ہے کچھہ قبول نہیں انتہٰے نہائیت عمدہ اور شریف لالچ محبت والون
کا لالچ ہے اپنے مولےٰ کے دیدار اور اُسکے قرب وجوار مین۔ ابونعیم
نے باسناد خود حسین بن زیاد سے روایت کیا یہ کہتے ہیں فضیل بن
عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا اے حسین اللہ تعالیٰ ہر رات
سماء دنیا کیطرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے وہ جھوٹا ہے جو میری
محبت کا دعویٰ کرتا ہے جب رات کی اندھیری آتی ہے تو مجھہ سے سو
رہتا ہے کیا نہین دوست رکھتا ہر دوست تنہائی کو اپنے دوست
کے ساتھہ ہشیار رہو مین یہہ ہون اپنے دوستون پر مطلع ہون جب
انکو رات آگھیرتی ہے تو مین اُن کی آنکھون کے درمیان مین اپنے
نفس کی مثال بناتا ہون۔ پھر وہ مجھہ سے بالمشاہدہ خطاب کرتے
ہیں اور میرے حضور مین مجھہ سے بات چیت کرتے ہیں کل کو میری
جنتون مین اپنے دوستون کی آنکھین ٹھنڈی کرونگا یہ قول ایک
اور وجہ سے بھی روایت کیا گیا ہے اُسمین یہ ہے کہ مین انکی بینایا

اُنکے دلون مین کر دیتا ہون اور اُن کی آنکھون کے درمیان مین
اپنے نفس کی مثال بناتا ہون ابونعیم نے باسناد خود احمد بن ابی الحواری
سے روایت کیا احمد نے کہا مین ابو سلیمان رحمہ اللہ کے پاس گیا انکو
روتے دیکھا مین نے کہا تمہین کیا چیز رولاتی ہے انہون نے کہا خرابی
ہو تیری لے احمد جب رات آتی ہے اور ہر دوست اپنے دوست کے
ساتھہ خلوت کرتا ہے تو اہل محبت اپنے پاؤن کو بچھاتے ہین اور
اُنکے گالون پر آنسو بہتے ہین اور جلیل جل جلالہ اُنکو جھانکتا ہے اور
فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی آنکھہ کی کہ جو لوگ میرے کلام سے لذت لیتے
ہیں اور میری مناجات سے راحت چاہتے ہیں اور مین اُن پر اُن
کی خلوتون مین مطلع ہون تو مین اُن کا ٹھٹکنا سنتا ہون اور اُن کا
رونا اور اُنکا حنین دیکھتا ہون لے جبریل تو اُن مین ندا کردے کہ
یہ کیا ہے جو میں تم مین دیکھہ رہا ہون کیا تمہیں کسی مخبر نے یہ خبر دی
ہے کہ حبیب اپنے احباب کو آگ کے ساتھہ عذاب کریگا یہ بات کیونکر
اچھی ہو سکتی ہے کہ مین ایسے لوگونکو عذاب کرون کہ جب رات انکو گھیرلیتی
ہے تو وہ میری خوشامد کرتے ہین سو مین اپنی قسم کہاتا ہون کہ جب
وہ قیامت مین مجھہ پر وارد ہونگے تو مین اُنکے لئے اپنا مونہہ کھول دون
گا۔ اور میرے ریاض قدس انکو عنایت کرونگا یہ قصہ اور طرحپر احمد
بن ابی سلیمان سے روایت کیا گیا ہے اُسکے اول مین یہ زیادہ ہے
کہ بیشک اللہ تعالےٰ ہر رات سماء دنیا کیطرف نزول کرتا ہے اور فرماتا
ہے جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے جب اُسکو رات
آگھیرتی ہے تو مجھہ سے سو رہتا ہے حبیب اپنے حبیب سے کیونکر سوتا
ہے اور مین اُسپر مطلع ہون جب وہ اُٹھتے ہین تو مین اُنکے ابصار
اُنکے دلون مین کر دیتا ہون پھر وہ مجھہ سے بالمخاطبہ باتین کرتے ہین

باقی قصہ شش اول کے مختصر طور پر ذکر کیا۔ ابو نعیم نے باسناد خود ذو
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا کاش تو دیکھتا کسی ایک کو
محبان الٰہی مین سے اسحال مین کہ وہ اپنی نماز اور قرات کی طرف
ہو پہر جب وہ اپنی نماز گاہ مین ٹہیرا اور اپنے مالک کا کلام شروع کیا
اُسکے دل پر خطرہ گذرا کہ یہ مقام وہ مقام ہے جسمین رب العالمین
لئے لوگ کہڑے ہونگے سو اسکا دل اپنی جگہہ سے سرک گیا اور
کی عقل جاتی رہی ان لوگون کے دل ملکوت سموات مین لٹکے ہوئے
ہین اور انکے بدن خالق کے روبرو وعاریت ہین انکے ہموم ہمیشہ
کے ساتھہ ہین اور ابو نعیم نے بسند خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے
ان کے وصف مین یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ لوگ کلام رحمٰن سے
لذت لیتے ہین اور اُسکے کلام کے ساتھہ اپنی جانون پر روتے ہین مثل
رونے کبوتر کے اس حال مین کہ خوش ہین اپنی خلوتون مین کوئی عضو
اُنکا سست نہین ہوتا اور نہ کوئی قدم انکا تاریکیون کے پردے کے
نیچے راحت چاہتا ہے۔ ابو اسحٰق سلولی کہتے ہین سعید بن علقمہ کی مان
نے مجھہ سے بیان کیا اور یہ قبیلا نبی طے کی تہین کہا ہمارے درمیان
مین اور داؤد طائی کے درمیان مین ایک چھوٹی دیوار تہی سو مین اکثر
رات اُنکا رونا سنتی تہی ان کا رونا نہین رُکتا تہا اور مین نے آدہی
رات مین اکثر اُنکو یہ کہتے سنا الٰہی تیرے غم نے مجھہ پر سارے غم
بیکار کر دئے اور میرے اور جاگنے کے درمیان مین دوستی کر دی
اور تیرے دیدار کے شوق نے سب خواہشین اور لذتین مجھہ سے دور
کر دین سو مین اے کریم تیرے قید خانے مین مطلوب ہون۔ کہتے
ہین اور اکثر سحر کے وقت کچھہ قران کے ساتھہ ترنم کرتے تہے مین یہہ
گمان کرتی ہون کہ دنیا کی ساری نعیم اُس گہڑی اُنکے ترنم مین جمع

کی گئی تہی کہتے ہین یہ اپنے گہر مین تنہا رہتی اور چراغ نہیں روشن کرتی
تہی۔ ربیع نے کہا مین اور محمد بن منکدر اور ثابت بنانی ایلہ مین ریحانہ
مجنونہ کے پاس رات کو رہی وہ رات کو اُٹہیں اور یہ کہتی تہیں ؎

قام المحب الی المؤمل قومۃ　　کاد الفؤاد من السرور یطیر

یعنے کہڑا ہوا محب اُس کیطرف جسکی وہ آرزو رکہتا ہے لگتا ہے کہ دل
خوشی کے مارے اُڑ جاوے پہر جب آدہی رات ہوئی تو مین نے اُنکو
کہتے سُنا ؎

لا تستأنسن بمن توحشک نظرتہ　　فتمنعن من التذکار فی الظلم
واجہد وکد وکن فی اللیل فاشحن　　یسقیک کأس وداد العز وکرام

یعنے انس نہ کر ایسے شخص کے ساتھہ کہ اُسکا دیکہنا تجہے وحشت مین ڈالے
اسلئے کہ تو اندہیرون مین ذکر کرنے سے روکا جائیگا اور تو کوشش
ومحنت کر اور رات مین غمگین رہا کر کہ وہ تجہے عزت وکرم کی دوستی کا
پیالہ پلائیگا پہر آواز کہتین واحزناہ واسلباہ مین نے اُن سے کہا یہ
غم وحزن کا پکارنا کس سبب سے ہے انہون نے کہا ؎

ذہب الظلام بانسہ و بالفہ　　لیت الظلام بانسہ یتجدد

یعنی یہ غم مجھے اسوجہ سے ہے کہ اندہیری اُسکی انس والفت کو لیگئی کاش
یہ تاریکی اُسکے انس کی نئی ہوتی جاتی اسکو حافظ ابو الفرج نے باسناد
خود ربیع سے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے مطرف بن ابی بکر ہذلی
سے نقل کیا یہ کہتے ہین کہ قبیلہ عبد القیس مین ایک بوڑہیا عابدہ تہی
جب رات آتی تو کمر باندہتی اور کہتی کہ محب اپنے حبیب کی خدمت سے
ملول نہین ہوتا ہے حسن بن علیؓ کے طریق سے روایت کیا گیا ہے
یحیٰی بن سلام سے روایت کرتے ہین یحیٰی نے کہا کہ یحیٰی بن معاذ رازی
سے کسی نے کہا کہ ایک نیک آدمی سے جسنے اوزاعی وسفیان کو پایا

یہ بات روایت کیگئی ہے کہ کسی نے اس شخص سے یہ پوچھا کہ غائب
فراست کب واقع ہوتی ہے اُس نے کہا جبکہ محبوب آلہی کا محب اور مبغوض
آلہی کا مبغض ہو تو اُسکی فراست غائب پر واقع ہوتی ہے [illegible]
شعر پڑہے ہے مضمون انکا یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھہ اللہ کے سوا محبت
رکہے وہ اسراف وہموم وغموم وافسوس ہے اور کوئی محبوب
اُسکا عوض ہوسکتا ہے سوائے رحمن کے کہ اُسکا کوئی بدل نہین
محب کی کئی نشانیان ہیں جب وہ محبت ولے سے ظاہر ہوتی ہین تو
وہ پہچانا جاتا ہے محبت والیکا دل غمگین رہتا ہے اور وہ ہمیشہ مغموم
مریض ہوتا ہے غم اُسکا اللہ ہی مین ہوتا ہے نہ اُسکے غیر مین عقل
اُسکی جاتی رہتی ہے اللہ کے ساتھہ اُسکو عشق ہوتا ہے بال سر کے
پریشان پیٹ پیٹھہ سے لگا ہوا چہرے کا رنگ زرد آنکھہ بہتی ہوئی
جسکی محبت پلے درجے کا شرف ہے اُسکی محبت کا ہمیشہ ذکر کرتا رہتا
ہے پہر جب وہ محبت مین بغایت مشغول ہوتا ہے اور شوق اُسپر غالب
ہوجاتا ہے تو اپنی نماز گاہ مین لگا ہوا اپنا احوال کہولتا ہے اور
اُسکے آگے اللہ مولی اُسکا کہڑا رہتا ہے یہ اُسکے سامنے کہڑا ہوا
قران شریف کی آیتین پڑہتا ہے کبہی رکوع مین کبہی سجدے مین
روتا ہے آنسو زمین پر ٹپکتے ہین۔ ابو محمد عبد اللہ بن عروہ [illegible]
نے کہا بعض نے چند شعر محبین کی صفت مین میرے سامنے پڑہے
مضمون ان کا یہ ہے کہ ایک قوم اپنی دنیا کے ساتھہ مشغول ہوئی
اور ایک قوم نے اپنے مولی کے لئے خلوت اختیار کیا سو اُس
نے اپنی رضا کے دروازے پر انکو لگا رکہا اور ساری خلق سے ان
کو بے پرواہ کردیا پس وہ سوا اُسکی محبت اور طاعت کے زندگی
بہر اور کچہہ نہین جانتے رات مین اپنے پاؤن کی صف باندہتے ہین

اور اللہ مہیمن کی آنکہہ انکی نگہبانی کرتی ہے کبہی وہ سجدے کی حالت
مین اُس سے مناجات کرتے ہین اور کبہی اپنی خطاؤن پر روتے ہین
جب اپنے گذشتہ گناہون مین فکر کرتے ہین تو یہ فکر اُن کے دلونکو
پگہلاتی اور اُنکو رلاتی ہے اور جو خوف ہوتا ہے تو اُسی کے ساتہہ
پناہ پکڑتے ہین اور اُسی سے اپنا شکوہ بیان کرتے ہین باوجود محنت و
مشقت کے روزہ رکہتے ہین بابرکت ہے وہ ذات جس نے انکو قوت
دی یہ وہی لوگ ہین جنہون نے شاہنشاہ سے سچے دلون سے معاملہ
کیا اُس نے اُنسے دوستی کی یہ وہی لوگ ہین کہ اپنی نیتون کے
سبب پسند کئے گئے انہون نے اللہ تعالے انکی رضا چاہی اُس نے
انکو اپنی رضا عنایت فرمائی اور انکو اپنی جنتون مین بسایا اور
اعلے درجے کے منازل مین اُنکو جگہہ دی پہر اپنی مراد کو پہونچے سو
خوشی ہے اُنکے لئے پہر خوشی ہے انکے لئے ؎

حکایت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین میری پنڈلی
مین ایک بیماری ہوئی سو مین نماز کے لئے بتکلف اُسپر کہڑا ہوتا
تہا ایک رات مین اُسپر کہڑا ہوا درد کی مجہے نہائت ایذا پہونچی۔ مین
بیٹہہ گیا۔ پہر اپنا تہ بند لپیٹا محراب مین اُسپر سر رکہہ کے سو رہا مین
سوتا تہا کہ جوان عورت نہائت حسین جمیل اور عورتون کے درمیان
مین آئی یہ سب عورتین سنوری ہوئی تہین پہر وہ میرے سر پر کہڑی
ہوئی اور وہ عورتین اُسکے پیچہے کہڑی رہین بعض عورتون سے
اُس نے کہا کہ اسکو اٹہاؤ اور جگاؤ نہین وہ میری طرف آئین
مجہے اٹہایا مین انکی طرف خواب مین دیکہہ رہا تہا پہر اور عورتون
سے جو اُسکے ساتہہ تہین یہ کہا کہ اسکے لئے فرش بچہاؤ بچہونا کرو و
تکیے لگاؤ۔ یہ کہتے ہین کہ اُنہون نے میرے نیچے سات توشکین بچہائین

مین نے انکا مثل دنیا مین کبھی نہین دیکھا اور میرے سر کے نیچے
سبز تکیے رکھے پھر جن عورتون نے مجھے اُٹھایا تھا اُنسے کہا کہ
سے اسکو بچھونے پر رکھو ہلایو نہیں انہون نے مجھے بچھونون پر
اور مین اُسکی طرف اور جو میرے لئے حکم کر رہی تھی دیکھ رہا تھا
کہا اسکے آس پاس ریحان رکھدو چنبیلی کے پھول لائے گئے اور
بچھونا بچھایا گیا پھر وہ میری طرف کھڑی ہوئی بیماری کی جگہ اُس نے
اپنا ہاتھہ رکھا اور اُسجگہ کو مسح کیا پھر کہنے لگی قم شفاک اللہ الی
صلوٰتک غیر مضرور یعنے کھڑا ہو اللہ تجھے شفا دے اپنی نماز کی
طرف اس حال مین کہ تجھے کوئی ایذا نہ پونچے پھر مین جاگ اٹھا قسم
ہے اللہ کی میرا یہ حال ہوا کہ گویا ایک رسی تھی کہ مجھہ سے کھولدی گئی
پھر اُس رات سے اتنک وہ بیماری مجھے نہیں ہوئی اور نہ اُسکی باتون
کی لذت میرے دل سے گئی ؂

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکرات مین اپنی
معمولی نماز سے سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک جوان عورت سبز ریشمی
کپڑے پہنے ہوئے آئی نہایت حسین تھی اُس سے زیادہ خوبصورت
مین نے کبھی نہین دیکھا اُسکے دونون پاؤن مین دو جوتیان تھین
تسبیح کرتی تہیں اور اُنکی دونون پاگین تقدیس کرتی تہیں اور
وہ عورت کہتی تھی اے ابن زید میری طلب مین کوشش کر اس
لئے کہ مین تیری طلب مین ہون پھر کہنے لگی مجھے کون خریدتا ہے میرے
خاوند کون بنتا ہے کہ اسکو اپنے نفع مین کسیطرح کا نقصان نہ ہو مین
نے کہا تیری کیا قیمت ہے اُس نے کہا اللہ تعالےٰ کی محبت پھر اُس
کی طاعت اور طول فکر جو رونے کے ساتھہ ملا ہو مین نے پوچھا
تو کسکی ملک ہے اُس نے کہا مین ایسے مالک کی ہون کہ جو اُسکے

پاس قیمت لے آوے وہ اُسکو نہیں پھیرتا راوی کہتا ہے کہ عبد الواحد
جاگ اُٹھے اور قسم کہالی کہ رات کو نہ سووین یہ سلف صالح کے اُس
گروہ مین سے ہیں جنہون نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے
صبح کی نماز پڑہی ؂

حکایت شیخ ابو بکر ضریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پڑوس میں
ایک جوان خوبصورت رہتا تھا دن کو روزہ رکھتا افطار نہین کرتا
رات کو کھڑا رہتا تھا سوتا نہین ایک دن وہ میرے پاس آیا مجھ سے
کہا اے اُستاد مین رات کو اپنے وردسے سو گیا خواب میں دیکھا کہ گویا
محراب پھٹ گئی اور کئی عورتین نہایت خوبصورت اُسمین سے نکلین
ان سے زیادہ خوبصورت عورتین مین نے کبھی نہین دیکھی تھین۔
انہین ایک عورت بدصورت بڑے ہونٹ والی تھی اُس سے بڑھکر
بدصورت عورت مین نے کبھی نہیں دیکھی تھی مین اُنسے پوچھا تم کس
کیلئے ہو اور یہ بدصورت عورت کس کیواسطے ہے انہون نے کہا ہم
تیری وہ راتین ہیں جو گذر گئین اور یہ بدصورت وہ رات ہے جس
مین تو سو رہا اگر اس رات مین تو مرجاتا تو یہی بدشکل عورت تیرا حصہ
ہوتی پھر وہ عورت بدصورت کہنے لگی تو اپنے مولے سے سوال کر
اور مجھے اپنی پہلی حالت پر پھیر دے تو تو نے ہی مجھے اپنے ہمسرون مین
بدشکل کردیا اب تو زندگی بھر رات کو نہ سونا اور جو سوئیگا تو وہ ہمیشہ
میری مثل ہونگی جس شخص نے تاریکیوں مین ہم سے سرور حاصل کیا
ہم اُسکے لئے سرور ہین اُسکے واسطے اونچے اونچے محل ہیں وہ اُن
میں بسیگا تیرے لئے اللہ تعالےٰ نے بہلائی چاہی جب تو ہمکو تیرے
پاس بھیجکر تجھے نصیحت کردی گئی سو تو خوش ہو جا کہ مولیٰ کو تیرا
خیال ہے ایک عورت نے خوبصورت عورتون مین سے اسکو جواب دیا

اور کہا تجھے بہلائی کی بشارت ہو تو اپنے مقصد کو پہنچ گیا جنۃ الخلد میں
ہمیشہ ہمیشہ رہیگا ہم تیری وہ راتین ہین جنمین تو جاگتا اور آہستہ آہستہ
قرآن پڑہتا تہا ہم وہ خوبصورت عورتین ہیں کہ اندہیریون میں
آہ و نالہ کرکے ہم سے منگنی کرتا تہا خوش ہوجا جو تو ملک برحق الخ
سے امید رکہتا تہا وہ تجھے حاصل ہوگیا قیامت کو تو اُسے دیکھیگا
کہلم کہلا تجلی فرمائیگا تجھے اُسکے قریب لیجاوینگے تو تحیات سے خاطب
پہر اُس جوان نے ایک چیخ ماری اور گرکر مرگیا رحمۃ اللہ تعالےٰ ۞

حکایت ایک عارف باللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہین ایک رات مین اپنے
ورد سے سو رہا خواب مین ایک خوبصورت عورت کو دیکہا کہ اُس سے زیادہ
حسین اور اُس سے بڑہکر خوشبودار عورت مین نے نہین دیکہی تہی ایک رقعہ
اُسکے ہاتہہ مین تہا وہ مجہے دیا اور کہا جو اسمین لکہا ہے اُسکو پڑہ لے
مین نے اُسکو پڑہا۔ اُس مین یہ لکہا ہوا تہا کہ تو نے ذرا سی نیند کے
ساتہہ ایسے عمدہ عیش سے لذت لی جو کہ جنت کے بالاخانون مین دلدار
کے ساتہہ ہوگا خوبصورت عورتون کے ساتہہ باغون میں رہیگا ہمیشہ
ہمیشہ عیش و آرام کریگا وہان موت نہین اب تو اپنے خواب سے بیدار
ہو اسلئے کہ قرآن کا تہجد مین پڑہنا نیند سے بہتر ہے کہتے ہیں کہ مین جاگ
اُٹہا اور رعب مجہہ پر طاری تہا واللہ جب کبہی مین اُسکو یاد کرتا ہون
تو میری نیند اُڑ جاتی ہے ۞

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم
حرام کردہ برای تو خواب شیرین را

حکایت شیخ مظہر سعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ
کے شوق مین ساٹہہ برس روئے ایک بار خواب مین دیکہا کہ گویا وہ
ایک نہر کے کنارے پر کہڑے ہین مشک خالص کے ساتہہ وہ بہری
ہے اُسکے دونوں جانب موتیونکے درخت سونیکی ٹہنیان ہین اور

کئی عورتیں سنوری ہوئی ایک آواز سے کہہ رہی ہیں پاک ہے وہ ذات
جسکی ہر زبان سے تسبیح کیجاتی ہے پاک ہے وہ پاک ہے وہ ذات جو
ہر مکان مین موجود ہے یعنے اُسکا علم پاک ہے پاک ہے وہ ذات جو
سب زمانون مین ہمیشہ ہے پاک ہے وہ۔ انہون نے اُنسے پوچہا تم
کون ہو انہون نے کہا ہم رحمٰن پاک کی خلق سے ایک خلق ہین انہون نے
کہا تم یہان کیا کرتی ہو انہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رب
اور لوگونکے معبود نے ایسے لوگون کیلئے ہمکو پیدا کیا ہے جو کہ رات کو
اپنے پاؤن پر کہڑے رہتے ہیں پروردگار عالم معبود عالم سے مناجات
کرتے ہین سو اُنکے سارے غم چلے جاتے ہیں اور لوگ سوتے ہوتے ہین

حکایت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ
کے پاس تشریف لائے اُنکو روتے پایا پوچہا آپ کیون روتے ہین
کہا رات کو میرے پاس لڑکی آئی کہا ابا آج کی رات گرمی ہے یہ کوزہ
آپکے لئے یہان لٹکائے جاتی ہون تاکہ ٹہنڈا ہو جاوے مین نے
کہا بہتر ہے فرماتے ہین پہر مجہہ پر نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب
مین دیکہا کہ ایک عورت نہایت حسین آسمان سے اُتری مین نے
پوچہا تو کس کے لئے ہے اُس نے کہا مین اُسکے لئے ہون جو کوزہ کا
ٹہنڈا کیا ہوا پانی نہین پیتا پہر مین جاگ اُٹہا اور کوزے کو لیکے زمین پر
دے مارا۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے بچشم خود اُس
کے ٹکڑے ٹوٹے ہوئے دیکہے کسی نے انکو اٹہایا نہ تہا یہان تک
کہ اُنپر مٹی چڑہ گئی تہی ۞

حکایت شیخ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات
اپنے ورد سے سو رہا خواب مین دیکہا کہ ایک حور کہہ رہی ہے اے ابو سلیمان
تو سوتا ہے اور مین تیرے لئے پانسو برس سے خیمون مین پالی جاتی ہین

یا جیسا کہ کہا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کو پسند نہین کہ اسکے
دوست دنیا کی لذت لین اور اُس کی لذیذ چیزون سے مزہ اٹھائین
تاکہ پورا پورا ثواب آخرت کا انکو نصیب ہو ہمیشہ ہمیشہ کا آرام وہین
حاصل ہو دنیا چند روزہ ہے اسکی لذت بہت جلد مٹ جاتی ہے ایسے
ہی یہان کا رنج وغم بھی جلدی سے گزر جاتا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ
عنہم بھی نماز روزہ تہجد جہاد وغیرہ کرتے تھے مگر دنیا کو بے حقیقت
سمجھتے تھے اُسکی لذتون کے طرف کچھ توجہ نہ تھی ہم اُسکے عیش وآرام
سے بچتے تھے اسی کے لئے نہایت اہتمام رکھتے تھے ایکدن حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین چاہون تو میرے لئے بھی تپلی تپلی روٹیان
پکائی جاوین مگر اللہ تعالے یہ فرماتا ہے اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم
الدنیا واستمتعتم بہا اس سے معلوم ہوا کہ دنیائے فانی کی لذتین
تمتع لینے سے عالم باقی کے اجر وثواب مین کمی ہو جاتی ہے ❊

حکایت ایک عابد نے چالیس برس اللہ عزوجل کی عبادت کی ایک
رات انکو ناز نے آگھیرا کہنے لگے الٰہی جو تونے میرے لئے جنت مین مہیا کیا
ہے وہ مجھے دکھادے اور جنتی حورونکو میرے واسطے تیار کیا ہے اُن
کو مجھے بتادے بات پوری نہ کرنے پائے تھے کہ محراب پھٹ گئی اُس
مین سے ایک حور نکلی اگر وہ دنیا کی طرف نکلتی تو ساری دنیا والون
کو مفتون کر دیتی انہون نے اُس سے کہا تو انس ہے یا جن وہ
کہنے لگی تو نے اپنے مولے سے شکوہ کیا اُسکو تیرا شکوہ معلوم ہوا اور
جو تو اُس سے امید رکھتا تھا وہ تجھے عنایت فرمایا رنج وبلا دور کیا
تیرے انس کے لئے اُسنے مجھے تیرے پاس بھیجا اگر تو میری باتیں
سننا چاہتا ہے تو مین تجھ سے رات بھر بات چیت کرونگی انہون
نے کہا تو کسکے لئے ہے اُس نے کہا مین تیرے واسطے ہون انہون

نے کہا میرے لئے تیری مثل اور کتنی حورین ہین اُس نے کہا ایکسو اور
ہر حور کے سو خادم اور ہر خادم کیلئے سو وصیفہ اور ہر وصیفہ کے
واسطے سو قہرمانہ یہ سنکے خوش ہو گئے اور خوشی کے مارے کہنے لگے
اے حور ایسا کوئی ہے کہ مجھ سے زیادہ اُسکو عطا ملی ہو وہ بولی اے
مسکین یہ عطا تو نہائیت کم رتبے والونکی ہے جو کہ استغفر اللہ العظیم
کہا کرتے ہین اور اللہ تعالے اُنکی مغفرت فرماتا ہے پھر سورج ڈوبتے
وقت اللہ تعالے سے مغفرت چاہتے ہین وہ اُنکو بخشدیتا ہے پھر کہنے
لگی اللہ تعالے کے لئے خاص منتخب لوگ ہین کہ پہلے ہی سے اپنی
محبت کیواسطے اُنکو پسند فرمایا ہے اپنی خلق کی پیدائش سے پہلے
اُنکو چن لیا ہے سو وہ حکمت وبیان کے ودائع ہین اس سے معلوم
ہوا کہ استغفار پڑھنے سے حورین ملتی ہین اسکے سوا قرآن شریف
مین تین فائدے استغفار کے بیان فرمائے ہین ایک مینہ کا برسنا
دوسرا مال کا بڑھنا تیسرا اولاد کثرت سے پیدا ہونا حدیث شریف
مین بھی استغفار کی بہت فضیلت ذکر فرمائی ہے ایک یہ ہے کہ
جب آدمی سے بمقتضائے بشیرت گناہ ہو جاتا ہے پھر وہ استغفار
کرتا ہے تو اللہ سبحانہ اپنی وسعت رحمت سے اُسکے گناہ سے درگزر
فرماتا ہے۔ کتاب محو الحوبہ اس باب مین بےمثل وبے مثال ہے ❊

حکایت عمرہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی اپنے خاوند کو رات کو
جگاتین اور کہتین اے شخص رات چلی گئی اور تیرا رستہ دور ودراز
ہے اور ہمارا توشہ تھوڑا ہے صالحین کے قافلے ہمارے آگے چلے
گئے اور ہم باقی ہین بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نے ایک عورت
سے نکاح کیا جب وہ عشا کی نماز پڑھ چکتی تو کپڑے پہنتی خوشبو ملتی
بخور کرتی پھر میرے پاس آتی اور کہتی کیا تجھے حاجت ہے اگر مین

کہتا ہان تو میرے ساتھہ ہتی اور جو مین کہتا نہین تو اپنے کپڑے کہو کر
اور لباس پہنکے صبح تک کہڑی ہوکے نماز پڑہا کرتی ✤
حکایت بعض ملوک کی ایک لونڈی تہی اوسکا نام جوہرہ تہا وہ
آزاد کردی گئی ایک دن اُسکا گذر ابو عبد اللہ ترابی رضی اللہ عنہ
پر ہوا یہ ایک کوٹہڑی مین عبادت کیا کرتے تہے اُس نے اُنکے ساتہہ
نکاح کر لیا اور اُنکے ساتہہ عبادت کرنے لگی اُس نے خواب مین خیمے
کہ خیمے لگے ہوئے ہین پوچہا یہ خیمے کس کے لئے لگائے گئے ہین کسی
نے کہا یہ اُن کے لئے ہین جو قرآن شریف کو تہجد مین پڑہتے ہین
اس خواب کے بعد اُس نے سونا چہوڑ دیا اپنے خاوند کو جگاتی اور
کہتی اے ابو عبد اللہ قافلہ چلا گیا ✤
حکایت عسقلان کے عابدون مین سے کوئی عابد ایک رات
چہت پر کہڑا ہوا تہجد پڑہنا چاہتا تہا اتنے مین یکایک دریا سے ایک
ہاتف نے آواز دی کہ اے گروہ عابدون کے مین نے عبادت
کے تین حصے کئے ایک قیام لیل دوسرا دن کا روزہ تیسرا دعا و
تسبیح و استغفار اور یہ بہتر ہے تقسیم ہے سو تم اس مین سے بڑا
حصہ لو وہ عابد یہ آواز سنتے ہی منہ کے بل گر پڑا روایت ہے کہ
ابلیس نعوذ باللہ منہ یحیی بن ذکریا علیہ السلام کے لئے صورت بنکے آیا
انہون نے اپنا مونہہ اُس کیطرف سے پہیر لیا اللہ تعالے نے یحیی
علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ تم اس سے سوال کرو یہ سچ کہیگا انہون
نے اُس سے کتنے مسئلے پوچہے اُن مین سے ایک یہ ہے کہ انہون نے
اُس سے پوچہا کہ کبہی تیرا داؤ میرے اوپر چلا کہا ہان ایک رات
کہانے سے تمہارا پیٹ بہر گیا تہا اور تم اپنے ورد سے سو گئے تہے حضرت
یحیی نے فرمایا مین اب کبہی پیٹ بہر کے نہ کہاؤنگا ابلیس نے کہا

مین کبہی اب کسی سے خیر خواہی کی بات نہ کہونگا بعض صلحا نے دو شعر
پڑہے مضمون اُن کا یہ ہے کہ چند لقمے ایسے ہوتے ہین کہ گہڑی بہر کے
کہا لینے سے مدت دراز کے کہانے سے منع کرتے ہین اور کئی طالب
ایسے ہوتے ہین کہ کسی چیز کے لئے سعی و کوشش کرتے ہین اور اُسہین
اونکا ہلاک ہوتا ہے اگر وہ سمجہین ✤
حکایت حضرت یحیی علیہ السلام نے ایکبار جو کی روٹی پیٹ بہر کے
کہائی اُس رات اپنے ورد سے سو رہے اللہ تعالے نے ان کو وحی
بہیجی کہ اے یحیی کیا تو نے کوئی گہر پایا کہ وہ تیرے لئے میرے گہر سے
بہتر ہے یا کوئی پڑوس کہ وہ میرے پڑوس سے تیرے لئے بہتر ہے قسم
ہے مجہے اپنے عزت و جلال کی کہ اگر تو فردوس مین ایکبار جہانکے تو تیرا
جسم پگہل جاوے اور فردوس کے اشتیاق سے تیری جان نکلجاوے
اور اگر جہنم مین ایکبار جہانکے تو آنسو رونیکے بعد تو پیپ رووے
اور ٹاٹ پہننے کے بعد لوہا پہنے لوگون نے دو شعر اس جگہ پڑہے
مضمون اُن کا یہ ہے کہ تہوڑے کے ساتہہ قناعت کر غنی کے ساتہہ
زندگانی کریگا اسلئے جو شخص زیادہ طلب کرتا ہے وہ فقیر ہے جو کی
روٹی پانی کے ساتہہ اور ٹاٹ جو نجات طلب کرتا ہے اُسکے لئے بہت ہے ✤
حکایت رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کہتی ہین کہ رابعہ ساری
رات نماز پڑہتین جب صبح صادق طلوع ہوتی تو تہوڑی دیر اپنی نماز
گاہ مین سو رہتین یہان تک کہ صبح روشن ہو جاتی جب وہ گہبرا
کے اس نیند سے بیدار ہوتین تو مین انکو یہ کہتے سنتی کہ اے نفس تو
کب تک سوئیگا اور کہان تک نہ اُٹہیگا قریب ہے کہ تو ایسی نیند سوئیگا
کہ سوائے نفخہ یوم النشور کے اُس سے نہ اُٹہیگا خادمہ کہتی ہین کہ
مرتے دم تک اُن کی یہی حالت رہی جب اُنکے مرنیکا وقت آیا تو

انہون نے مجہہ کو بلایا اور کہا تو میرے مرنیکی کسی کو خبر نہ کرنا اور میرا جبہ
جو یہ ہے اسی مین مجھے کفنا دینا یہ جبہ بالون کا تہا جب لوگ سو جاتے
تو اسی جبہ مین نماز پڑہتین پہر پہنے اُنکو اُس جُبے مین اور صوف کی
اوڑہنی مین جسکو وہ پہنا کرتی تہین کفنا دیا مین نے اُنکو خواب مین
دیکہا کہ اُنپر سبز استبراق کا حلہ ہے سبز سندس کی اوڑہنی ہے یہ
دونون چیزین ایسی خوبصورت تہین کہ اُنسے بہتر مین نے کبہی نہین
دیکہین مین نے کہا اے رابعہ وہ جبہ اور وہ اوڑہنی کیا ہوئی جس
مین مینے تمکو کفنایا تہا کہا وہ تو مجہہ سے اُتار لئے گئے اُسکی عوض
مین مجھے یہ دیا گیا جو تو دیکہہ رہی ہے اور میرے کفن تہ کرکے اُن
پر مہر لگائی گئی علیین مین رکہی گئی تاکہ قیامت کے دن اُسکا ثواب
مجھے ملے مین نے کہا تم اسی لئے دنیا مین عمل کرتی تہین کہا یہ کیا
ہے اُسکے مقابلے مین جو اللہ تعالےٰ نے کرامتین اپنے اولیا کے لئے
مہیا فرمائی ہین اور مین نے انکو دیکہا ہے۔ مین نے کہا تم مجھے ایسی
بات بتلاؤ جس سے مین اللہ تعالےٰ کا تقرب حاصل کرون کہا ذکر اللہ
کی کثرت لازم کرلے قریب ہے کہ اُسکے ساتہہ تیری قبر مین تو رشک
کیجاویگی ❊

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب کہتے ہین کہ
مین نے تیس برس تک اُن کی خدمت کی مین نے نہین دیکہا کہ
انہون نے رات دن مین اپنے پہلو کو بچہونے پر رکہا ہو صبح کی نماز
عشا کے وضو سے پڑہا کرتے تہے لوگون سے بہاگ کے ایک جزیرے
مین جو عبادان و بصرے کے درمیان مین تہا جا بسے تہے وجہ بہاگنے
کی یہ ہوئی کہ ایک آدمی کسی سال حج کو گیا جب وہ وہان سے لوٹ
کے آیا تو اُس نے اپنے بہائی سے کہا کہ مینے سہل بن عبد اللہ کو عرفات

مین دیکہا اُس نے کہا یوم ترویہ یعنے آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو اُنکے
رباط مین جو باب بشر حافی مین ہے ہم اُنکے پاس تہے اُس شخص نے
طلاق کی قسم کہائی کہ اُس نے اُنکو موقف مین دیکہا ہے اُس کے
بہائی نے کہا چل اُٹہہ ہم اُنکے پاس چلین اُنسے پوچہین پہر وہ
دونون اُٹہکے اُنکے پاس آگئے سارا ماجرا اُنسے بیان کیا اور حکم یمین
پوچہا سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کو اسبات کی کیا حاجت ہے تم
تو اللہ تعالےٰ کے ساتہہ مشغول ہو اور حاجی سے کہا تو اپنی بی بی
کو رہنے دے اور اس بات کو کسی سے نہ کہنا ❊

حکایت استاد ابو علی وقاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بشر حافی
رضی اللہ عنہ کا گزر بعض لوگون پر ہوا انہون نے کہا یہ شخص رات
بہر نہیں سوتا ہے اور افطار نہیں کرتا ہے مگر تین دن مین ایکبار
بشر روئے اور کہا واللہ مجھے نہین یاد کہ مین ساری رات جاگا ہون
اور نہین روزہ رکہا کسی دن مگر اُسکی رات کو افطار کر لیا لیکن اللہ
سبحانہ وتعالےٰ اپنے لطف و کرم سے جو بندہ کرتا ہے اُس سے زیادہ
دلون مین القا کر دیتا ہے ❊

حکایت ابو عبد اللہ بن شجاع صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین مین زمانہ
سیاحت مین مصر پہونچا وہان میرا جی عورتون کو چاہا مین نے
اپنے بعض دوستون سے اسکا ذکر کیا اُن نے کہا یہان ایک اچہی
صوفی عورت ہے اُسکی ایک بیٹی خوبصورت ہے قریب بلوغ ہونے
ہے مین نے اُسکو پیغام بہیجا اُس سے نکاح کیا جب اُسکے پاس
گیا تو اُسکو قبلے کیطرف منہ کئے ہوئے نماز پڑہتے پایا مجھے شرم
آئی کہ یہ لڑکی ہو کے ایسی عمر مین نماز پڑہ رہی ہے اور مین نہ پڑہون
مین نے بہی قبلے کیطرف منہ کیا جسقدر مقدر تہا اُسقدر نماز پڑہی

یہان تک کہ مجہہ پر نیند کا غلبہ ہوا مین اپنی نماز گاہ مین سو رہا وہ اپنی
نماز کی جگہ سو رہی جب دوسرا دن ہوا تو بہی ایسا ہی ہوا جب اس
پر ایک مدت دراز گزری تو مین نے کہا اے عورت میری تیری یکجائی
کا کیا فائدہ ہے وہ بولی کہ مین تو اپنے مالک کی خدمت مین ہون
اور جسکا حق ہے مین اُسے اُس سے منع نہین کر سکتی مجہے اُس کی
بات سے حیا آئی اور اسبات کو ایک مہینے کے قریب زمانہ گذر گیا
پہر مجہے سفر درپیش ہوا مین نے کہا اے عورت اُس نے کہا لبیک
مین نے کہا کہ مین نے سفر کا ارادہ کر لیا اُس نے کہا جا۔ ہر کروہ
سے سلامتی و عافیت تیرے ساتہہ رہے اور اللہ تعالیٰ تجہے تیری
ہر محبوب چیز عنایت کرے مین اُٹہہ کہڑا ہوا جب دروازے کے پاس
پہونچا تو کہڑی ہو گئی اور کہنے لگی یا سیدی درمیان ہماری دنیا
مین عہد تہا وہ پورا نہ ہونے پایا امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جنت
مین پورا ہو جاوے پہر کہا مین تجہے اللہ تعالےٰ کو سونپتی ہون
جو خیر مستودع ہے مین اسکو رخصت کرکے چلدیا دو برس کے بعد
مین نے اُسکا حال دریافت کیا مجہہ سے کہا گیا کہ تو جس عبادت و
اجتہاد پر اسکو چہوڑ گیا تہا وہ اب اُس سے افضل ہے رضی اللہ عنہا

باب ششتم اس امر کے بیان مین کہ محبان الٰہی اسکی ملاقات کے مشتاق ہوتے ہین

جاننا چاہئے کہ لقاے الٰہی کا شوق ایک عالی درجہ ہے اللہ تعالےٰ کی
قوت محبت سے پیدا ہوتا ہے دیکہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
درجے کا سوال اللہ تعالےٰ سے فرماتے تہے جیسا کہ امام احمد و ابن

حبان نے اپنی صحیح مین اور حاکم نے حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تہے اللھم بعلمک
الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا
علمت الوفاۃ خیرا لی انی اسألک خشیتک فی الغیب والشہادۃ
وکلمۃ الحق فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا واسألک
نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضاء بعد القضاء
وبرد العیش بعد الموت واسألک لذۃ النظر الی وجہک والشوق
الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا
بزینۃ الایمان واجعلنا ہداۃ مہتدین یعنے الٰہی اپنے علم غیب
اور اپنی قدرت کے ساتہہ خلق پر زندہ رکہہ مجہے جب تک کہ جینا میرے
لئے بہتر ہو اور وفات دے مجہے جبکہ تو مرنا میرے واسطے بہتر جانے مین
تجہہ سے سوال کرتا ہون تیرے خوف کا غیبت وحضور مین اور حق
بات کہنے کا غصے اور خوشی مین اور بیچ کی چال چلنے کا محتاجی اور تونگری
مین اور سوال کرتا ہون مین تجہہ سے عیش کا کہ تمام نہ ہو جاوے
اور آنکہہ کی ٹہنڈک کا کہ منقطع نہو اور مانگتا ہون مین تجہہ سے رضا
کو بعد قضا کے اور عیش کی ٹہنڈک کو بعد موت کے اور چاہتا ہون
تجہہ سے لذت دیکہنے کی تیرے مونہہ کیطرف اور شوق تیری ملاقات
کہ کسی مصیبت ضرر دینے والی اور فتنے بہٹکانے والے کیوجہ سے نہو
اے اللہ ایمان کی زینت سے ہمکو سنوار دے اور کر ہمکو ہدایت
کرنیوالی راہ پائی ہوئی۔ اور امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُن کو ایک دعا تعلیم فرمائی اور حکم دیا کہ تعاہد کرین اس کے
ساتہہ اپنے اہل کا ہر دن اور اس دعا مین یہ لفظ ہین اللھم انی

اسألك الرضا بالقدر وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الی وجهك وشوقا الی لقائك من غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة والله اعلم یعنے اے اللہ مین سوال کرتا ہون تجہہ سے رضا کا قدر کے ساتہہ اور ٹہنڈک عیش کی موت کے بعد اور دیکہنے کی لذت کا تیرے مونہہ کیطرف اور تیری ملاقات کے شوق کا کہ بدون کسی آفت ضرر پہنچانیوالی اور کسی فتنے بہٹکانے والے کے ہوا یہ لفظ کے من غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة ہے اسلئے فرمایا کہ اللہ تعالے کی ملاقات کی محبت یہ بعینہ موت کی محبت ہے اور یہ اکثر یا تو دنیا کی ایذا و تکلیف سے ہوتی ہے اور ایسے وقت مین موت کی تمنا کرنا شرعاً منع ہے بہت حدیثون مین اس سے نہی وارد ہوئی ہے یا فتنۂ مضلہ کیوجہ سے موت کی تمنا کیجاتی ہے یعنی دین مین جب کسی فتنے کا خوف ہوتا ہے تو انسان اس سے بچنے کے کیلئے موت کی آرزو کرتا ہے یہ تمنا ایسی حالت مین محمود ہے شرعاً منع نہین اور دعا مذکور مین جسکا سوال کیا گیا ہے وہ اللہ تعالے کی ملاقات کا شوق ہے جو کہ ان دونو باتون سے علیحدہ ہے بلکہ یہ شوق محض محبت سے پیدا ہوتا ہے نہ اس مین دنیا کی تکلیف کا لحاظ ہے نہ دین کے فتنے کا خوف دیکہو اللہ تعالے نے یہود کے حقمین ارشاد فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرة عند اللہ خالصة من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اگر تم کو ملنا ہے گہر آخرت کا اللہ کے ہان الگ سوائے اور لوگون کے تو تم موت کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو یعنی کہتے تہے کہ جنت مین ہمارے سوائے کوئی نہ جاویگا اور ہمکو عذاب نہ ہوگا اللہ تعالے نے فرمایا اگر یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے

کیون ڈرتے ہو اسلئے کہ جو کوئی اچہی حالت پر ہوتا ہے اور اللہ تعالے کی ملاقات کا اسباب درست کرلیتا ہے وہ بیشک لقائے الٰہی کی تمنا کرتا ہے اسکو ملاقات کی محبت ہوتی ہے اسکو وہی ناخوش رکہیگا جسکو اپنے کام مین شک و شبہ ہوگا اسی لئے اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ولن یتمنوه ابدا بما قدمت ایدیهم والله علیم بالظالمین یعنے اور یہ آرزو کبہی نہ کرینگے جس واسطے آگے بہیج چکے ہین ہاتہہ اُن کے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارون کو پہر فرمایا ولتجدنهم احرص الناس علی حیوة ج ومن الذین اشرکوا ج یود احدهم لو یعمر الف سنة وما هو بمزحزحه من العذاب ان یعمر والله بصیر بما یعملون - یعنی اور تو دیکہے انکو سب لوگون سے زیادہ حرص جینے کی اور شریک پکڑنے والون سے بہی ایک ایک چاہتا ہے کہ عمر پاوے ہزار برس اور کچہہ اُسکو سرکا نہ دیگا عذاب سے اتنا جینا اور اللہ دیکہتا ہے جو کرتے ہین اللہ تعالے نے اس آیت مین یہود کی مذمت اسبات پر فرمائی کہ وہ دنیا کی زندگی مین حرص کرتے ہین امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ہرگز موت کی تمنا نہ کریگا مگر وہ جسکو اپنے عمل پر وثوق ہوگا اور بہت سے سلف صالح لقائے الٰہی کے شوق سے موت کی تمنا کرتے تہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے مین موت کو دوست رکہتا ہون میرے رب کے اشتیاق کیوجہ سے اور فقر کو چاہتا ہون اپنے رب کی تواضع کیلئے اور بیماری کو دوست رکہتا ہون تاکہ میرے گناہ مٹایا جاوے محمد بن زیاد رحمہ اللہ نے کہا چند نیک لوگ یا کہا علما و عباد جمع ہوئے اور موت کا ذکر کیا

بعض نے کہا اگر میرے پاس کوئی آنیوالا یا ملک الموت آوے [illegible]
جو کوئی تم مین کا اس ستون کیطرف دوڑے اور اُسپر اپنا ہاتھ [illegible]
وہ مرجاویگا تو مین امید رکھتا ہون کہ تم مین سے کوئی اُس کی طرف
مجھہ سے سبقت نہ کریگا اللہ عزوجل کی ملاقات کے شوق کے سبب
سے۔ عبداللہ بن زکریا نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جائے اس امر مین
کہ طاعت آلہی مین مجھے سو برس کی عمر دی جاوے یا مین آج
یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن تو بیشک مین یہ اختیار کرون کہ آج
یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن اللہ تعالے اور اُسکے رسول اور صالح
بندون کے شوق سے ابو عبد الرب زاہد رحمۃ اللہ تعالے نے کہا اگر
یہ کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چہوئیگا وہ مرجاویگا تو
مجھے خوش آتا ہے کہ مین اللہ و رسول کے شوق سے اُس کیطرف
اُٹھہ کھڑا ہون ابو عتبہ خولانی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا تمہارے
بہائیون کو اللہ تعالے کی ملاقات شہد سے زیادہ محبوب تہی۔
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے کہا کوفے مین ہمدان کا ایک عابد
تہا وہ کہا کرتا تہا کہ میرے نفس کو میرے نفس کے لئے موت خوش
نہیں آتی مگر جبکہ اللہ تعالے کی ملاقات کو یاد کرتا ہے تو مین اپنے
نفس کو اُسوقت دیکھتا ہون کہ اُسے موت خوش آتی ہے اسلئے
کہ اللہ تعالے کی ملاقات مین برکت و سرور کی امید رکھتا ہے
سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ اُس سے نقل کرتے ہین کہ
وہ یہ بہی کہا کرتا تہا کہ جب مین اللہ تعالے کے روبرو حاضر ہونیکو
یاد کرتا ہون تو مین موت کی طرف اس سے زیادہ مشتاق ہوتا
ہون کہ پیاسا جسکی پیاس نہائت درجہ کی ہو گرم دن مین جسکی
گرمی بڑہی ہوئی ہو ٹہنڈے پانی کیطرف جو بغایت ٹہنڈا ہو مشتاق

ہوتا ہے رباح قیسی کہتے ہین کہ مین ابردین ضرار کے پاس آیا۔
اُنہون نے مجھہ سے کہا اے رباح کیا رات دن تیری دراز ہوگئی مین
نے کہا کس سبب سے کہا اللہ تعالے کی ملاقات کے شوق سے۔
مین نے سکوت کیا اور رابعہ کے پاس گیا اُنسے یہ ذکر کیا پہر مین
نے اُنکے کپڑے کی دری سے کرُتا پہاڑنے کی آواز سنی اور وہ یہ
کہتی تہین لیکن مین ہان یعنے میرے رات لقائے آلہی کے شوق
مین دراز ہوگئی

ہ

چلا ہے روز قیامت برابری کرنے	تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری بات
تو روز حشر کا کاٹیگا کس طرح زاہد	کبھی کوئی غم فرقت مین ہے گذری رات

عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مین نے ایک عابد عورت
کو یہ کہتے سنا قسم ہے اللہ کی بیشک مین جینے سے ملول ہوگئی۔
یہانتک کہ اگر موت کو بکتے ہوئے پاؤن تو اللہ تعالے کے شوق
اور اُسکی ملاقات کی محبت سے اُسکو خرید لون مین نے اُس سے
کہا کہ تو کو تجھے اپنے عمل پر وثوق ہے اُس نے کہا نہین لیکن مین
اُس سے محبت رکہتی ہون مجھے اُسکے ساتھ حسن ظن ہی کیا تجھے یہ گمان ہے کہ وہ مجھے عذاب کریگا
اور مین اُس سے محبت رکہتی ہوں اسکو چاہتی ہون ابو عبد اللہ ساجی رحمۃ اللہ اپنی
مناجات مین کہتے تہے بیشک تو خوب جانتا ہے انسان کو اگر تو مجھے اختیار دیدے ان دو باتون
مین ایک یہ کہ دنیا جب سے پیدا کی گئی ہے میرے لئے ہو اور مین دنیا میں حلال عیش
و آرام کرون اور قیامت مین اُس سے نہ پوچھا جاؤن دوسرے
یہ کہ اسی گھڑی میری جان نکل جاوے تو مین اسی کو اختیار کرون
کہ ابہی میری جان نکل جاوے پہر کہتے کیا تو دوست نہین رکہتا
کہ جسکی تو فرمانبرداری کرتا ہے اُس سے ملاقات کرے ایک شخص
تیس برس فتح بن شخرف کے ساتھ رہا وہ کہتا ہے مین نے اُن کو

نہیں دیکھا کہ انہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا ہو مگر ایکبار سر اُٹھایا اور آنکھون کو کھولا اور آسمان کیطرف دیکھا پھر کہا میرا شوق تیری طرف دراز ہوا سو جلدی سے مجھے اپنے پاس بلالے فتح موصلی رحمہ اللہ نے عید الضحیٰ کے دن کہا بیشک تیری دیکی چاہنے والون نے اپنی قربانیون کے ساتھہ تقرب حاصل کیا اور مین اپنے طول حزن کے ساتھہ تیری طرف تقرب کرتا ہون اے محبوب اور تو مجھے دنیا کی گلیون مین کیون محزون چھوڑتا ہے پھر اُنکو غش آگیا اور لوگ اُنکو اُٹھالائے گئے تین دن کے بعد دفن کردئے گئے رحمہ اللہ تعالیٰ یہ حال اُن لوگون کا ہے جن پر شوق و رجا غالب ہوا جسپر خوف غالب ہوتا ہے وہ اسکے خلاف ہے وہ موت کی آرزو نہین کرتا بلکہ اُسکو نہائیت بُری سمجھتا ہے یہانتک کہ اُسکے ذکر سے دل اُسکا لگتا ہے کہ پھٹ جاوے ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ اُن لوگون سے جھگڑے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق کیلئے موت کی تمنا کرتے ہین انہون نے اس باب مین اُنکی مخالفت کی اور کہا اگر مین جانون کہ بات یہی ہے جیسا یہ کہتے ہین تو دوست رکھتا ہون۔ کہ میری جان اسی گھڑی نکل جاوے لیکن عبادت کے انقطاع اور برزخ مین رہنے کیوجہ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے ہم تو اُس سے بعث کے بعد ملاقات کرینگے۔ احمد ابن ابی الحواری نے کہا اللہ تعالیٰ تو دنیا مین لائق تر ہے کہ ہم اُسکی ملاقات کرین یعنے ذکر کے ساتھہ اس سے معلوم ہوا کہ ابوسلیمان اور اُنکے مصاحب احمد کہتے ہین کہ جو طاعت کی حلاوت اور معاملے کی لذت اور دلون کی روشنی اور تقرب اُنکا علام الغیوب سے عارفین محبین کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے یہ اُس سے اکمل ہے جو قبل بعث برزخ مین انکو حاصل ہوگا

اسلئے کہ اللہ تعالےٰ کا آنکھون سے دیکھنا بدون قیامت کے ممکن نہین ہے یہ دیدار تو قیامت کے دن ہی ہوگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کا دن پہلا دن ہے کہ جسمین آنکھہ اللہ عزوجل کی طرف دیکھیگی اور اکثر لوگ اُن کے مخالف ہیں وہ کہتے ہین محبین کے لئے برزخ مین اللہ تعالےٰ سے کبھی قرب و اتصال ہوتا ہے۔ اور ارواح کو اُسکی رویت نصیب ہوتی ہے سو یہ اُس سے اکمل ہے جو کہ دنیا مین عمل کے سبب سے اُنکو نصیب ہوا جیسا کہ عیش و آرام برزخ کا مخلوقات جنت کے ساتھہ دنیا کی نعیم سے اکمل ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جان رکھو کہ تم اپنے رب کو ہرگز نہ دیکھوگے یہانتک کہ تم مرجاؤ اسکا مفہوم اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیدار مرنیکے بعد حاصل ہوگا۔ اس باب مین قدیماً و حدیثاً اسقدر خواب نکل کئے گئے ہین کہ اُنکا ذکر کرنا طول ہے کل عارفون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ جو عارفین محبین کو بعث کے بعد حاصل ہوگا وہ اُس سے اکمل ہے جو اُنکے دلون کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے اسلئے کہ دنیا مین جو دلونکو حاصل ہوتا ہے غایت درجہ اسکا یہ ہے کہ انوار ایمان کی تجلی دل مین یہان تک ہوتی ہے کہ غیب مثل شہادت کے ہو جاتا ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہین کہ روحین اور دل بالمشافہہ ظاہر ظہور اللہ تعالےٰ کو دنیا مین دیکھتے ہین سو یہ لوگ غلطی پر ہین اسلئے کہ یہ کسی کے لئے ثابت نہیں ہوا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے معراج کی رات مین جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسکو ذکر فرمایا ہے بعض نے ایک کتاب تفضیل العبادات علی نعیم الجنات نام تالیف کی اسمین یہ اشارہ کیا کہ عبادتین رب کا حق ہے اور نعیم نفس کا حظ ہے گویا یہ گمان کیا کہ جنت مین سو اے

برتنے مخلوقات جنت کے اور کوئی نعیم اُس مین نہین ہے سو یہ بڑی
غلطی ہے اسلئے کہ اعلےٰ نعیم جنت وہ ہے جو اللہ سبحانہ کی معرفت
اور اُسکا مشاہدہ اُس مین حاصل ہوگا اسواسطے کہ علم یقین اُن
عین الیقین ہوجائیگا اور ایسی جدید بڑی معرفت حاصل ہوگی جو
اس سے پہلے موجود نہ تھی بلکہ کسی بشر کے دل پر بھی کبھی اُس کا
خطرہ نہیں گزرا اور ایسی ہی جنت والون کی توحید اور اُنکا دوام
ذکر اُنکی سب لذتون سے زیادہ کامل ہے اور اسی لئے اُنکو تسبیح
کا الہام کیا جاویگا ۔ جیسا کہ سانس لینے کا الہام ہوگا ابن عیینہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا لاالٰہ الا اللہ اہل جنت کیلئے ایسا ہے ۔ جیسا
ٹھنڈا پانی دنیا والون کے لئے اور ایسا ہی اُنکا گنگنانا قرآن عظیم
کے ساتھہ اور اُسکا سننا اور ان سب سے بڑھکر قرآن شریف کا سننا
اللہ تعالےٰ سے سو یہ کہان اور اہل دنیا کا پڑھنا اور اُنکا ذکر کہان
ع ببین تفاوت رہ کجاست تابکجا ٭ ما للتراب و لرب الارباب
اور اُسکے سوا اور عبادتین سو جنمین بدن پر مشقت ہے وہ اہل
جنت سے ساقط ہین ایسے ہی وہ عبادت جسمین ایکطرح کی ذلت
وخضوع ہے جیسے سجدہ وغیرہ اور جو عبادتین کہ دنیا مین اُنکے
سبب سے اہل معرفت کو نعیم حاصل تھے وہ اُن کیلئے جنت مین
کئی درجے زیادہ حاصل ہونگی اور بدن تکلیف دنیا کی مشقت
سے راحت مین ہوگا وہان اُنکے لئے دل اور بدن کی راحت بالکل
وجوہ جمع ہوجاویگی ۔ مثلاً نماز کہ دنیا مین عارف لوگ اس سے
لذت لیا کرتے تھے اُنکو نہائت مزہ حاصل ہوتا تھا اسلئے کہ نماز
مین اللہ تعالےٰ کی مناجات ہوتی ہے آثار قرب کے ظاہر ہوتے ہیں
کتاب عزیز کی تلاوت مین اُنپر حالتین وارد ہوتی ہین اور اُسکی

مثل اور دلکی نعیم نصیب ہوتی ہے اور کبھی ایسے مستغرق ہوجاتے
ہیں کہ بدن کی تکلیف کا شعور تک باقی نہیں رہتا سو اس قدر کہ جسکے
سبب دنیا مین اُنکو لذت حاصل ہوتی تھی جنت مین بلاشک یہ زیادہ
ہوگا خصوصاً نماز کیوقتوں مین اسلئے کہ زیادہ کامل ان میں سے
وہ ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کے مونہہ کی طرف دن بھر مین دوبار دیکھیگا
صبح وشام صبح وعصر کی نماز کیوقت مین جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ
عنہما کی حدیث مین مرفوعاً اور موقوفاً وارد ہوا ہے اور اسی طرف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جریر بجلی مین اشارہ فرمایا
ہے یعنی بعد ذکر رویت الٰہی کے ان دونون نمازون پر محافظت کرنے
کی ترغیب فرمائی ہے پس جو نعیم کہ اہل جنت کیلئے ان وقتون مین رویت
ومخاطبت کے ساتھہ حاصل ہوگی وہ زیادہ کامل ہے اُس سے
جو اُنکو دنیا مین حاصل ہوتی ہے ایسے ہی جمعے کی نماز کہ اہل جنت
اسوقت یوم المزید مین جمع ہونگے اور اللہ سبحانہ اُن کے لئے تجلی
فرمائیگا اُن سے بات چیت کریگا اور ایسے ہی دونون عیدون مین
سو یہ زیادہ کامل ہے اُس سے جو اُنکو دنیا مین اپنی خلوتون مین
آثار قرب اور حلاوت مناجات کی حاصل ہوتی تھی باوجود بدن
کی راحت اور اُسکی نعیم کے پس اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ نعیم جنت
کی دنیا کی نعیم سے مطلقاً اکمل ہے اور برابر ہے اسمین بدن کی لذت
کھانے پینے جماع کے ساتھہ اور قلوب وارواح کی لذت معارف
علوم قرب واتصال انس ومشاہدے کے ساتھہ اور اس سے یہ
بات بھی ظاہر ہوگئی کہ من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا اپنے ظاہر پر ہے
تاویل وتکلف کی کچھہ ضرورت نہین اسلئے کہ بہت سے مفسرون نے
اس آیت کی تفسیر مین حسنہ کی تفسیر کلمۂ توحید کے ساتھہ کی ہے اور

جز اکی تفسیر جنت کے ساتھہ پھر اسمین اشکال بیان کیا ہے کہ اس
مین جنت کی تفصیل توحید پر لازم آتی ہے سو تقریر مذکورسے یہ اشکال
جاتا رہا اور یہ بات کھل گئی کہ جو توحید جنت مین ہوگی وہ دنیا کی توحید
سے اکمل ہے ایسے ہی محبت و معرفت و شوق کا حال ہے۔ بعض
حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ یوم المزید مین جنت والے جمعے کے دن
سے زیادہ کسی چیز کیطرف مشتاق نہ ہونگے اور جس غلطی کی طرف
کیا مشابہہ اُسکے یہ قول ہے جو کہ لوگ کہتے ہین کہ عرفا دنیا مین
اللہ عزوجل کی طرف مشتاق نہین ہوتے اسلئے کہ وہ تو اپنے دلون
سے اُسکو حاضر مشاہدہ کرتے ہین اور اُنکے دلون مین اُس کے
انوار رہتے ہین اُنکے دلون کے لئے اللہ تعالے تجلی فرماتا ہے سو
اسکے ساتھہ اُنکو اُنس ہوتا ہے اور وہ اطمینان پکڑتے ہین یہ بات اگر
بعض سلف متقدمین سے نقل کی گئی ہے۔ لیکن یہ بھی غلط ہے شاید
یہ بات اُس شخص سے صادر ہوئی کہ اُس نے جس چیز کا مشاہدہ کیا
اُسکو اُسمین حالت استغراق کی پیدا ہوگئی اُس نے گمان کیا کہ اُسکی
وُرا اور کوئی مطلب نہین ہے یہ بات ایسی ہے جیسے بعض نے کہا
کہ مجھہ پر کوئی وقت اسطرح کے گذرتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ
جس حال مین مین ہون اگر اہل جنت ایسے حال مین ہین تو بیشک
وہ نہایت عمدہ عیش مین ہین اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ شخص جس
عیش ولذت مین ہے جنت والے کئی درجے زیادہ اس سے مزے
مین ہین لیکن اسکو جو مزہ حاصل ہوا اس سے اُسکو بڑا اچھا اور
گمان کیا کہ اسکے ورا اور کوئی چیز نہیں ہے عند التحقیق یہ بات
ظاہر ہوتی ہے کہ جو تجلی انوار ایمان کی دنیا ہیں دلون کو حاصل ہوتی
ہے یہی دلالت کرتی ہے اُسکی عظمت پر جو کہ جنت مین حاصل ہوگی

اور ان دونون مین کسی طرح کی نسبت نہیں اسیوجہ سے اسکے ماورا
کی طرف شوق بڑھتا جاتا ہے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باوجود اسکے کہ آپ مشاہدے اور معرفت مین ساری خلق سے
زیادہ کامل تھے اپنے رب سے اُسکی ملاقات کے شوق کا سوال فرماتے
تھے اور وصال کے باب مین ارشاد فرماتے تھے کہ مین تم سا نہیں ہون
مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے اس قول مین اس امر کیطرف اشارہ
فرمایا کہ آپ کے قلب کیلئے آثار قرب و انس کے ظاہر ہوتے ہین
کہ آپ کو قوت دیتے ہین اور بمنزلہ غذا کے ہوجاتے ہین اس
وجہ سے کہانے پینے کی کچھہ پرواہ نہیں رہتی جیسا کہ کسی شاعر نے
کہا ہے ؎

لہا احادیث من ذکراک تشغلہا — عن الطعام وتلہیہا عن الزاد

ائمہ عارفین ہمیشہ سے شوق کا اثبات کرتے آئے ہین اور اپنے نفوس
سے اسکی خبر دیتے رہے ہیں جیسا کہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ نے
فرمایا اے میرے بہائیو تم کیون نہین روتے اللہ عزوجل کے شوق
کے لئے خبردار بیشک جو کوئی اپنے مالک کے شوق مین رویا وہ
اسکو اپنے دیدار فائض انوار سے محروم نہ فرمائیگا۔ صالح مری رحمہ
اللہ نے کہا مجھے کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرماتے تھے
کہ جو شخص اللہ عزوجل کے اشتیاق مین رویا اللہ تبارک و تعالی
اپنا دیدار اسکے لئے مباح فرمائیگا۔ ابو عبیدہ خواص رحمہ اللہ بازارو
ہین چلتے اور اپنے سینے پر ہاتھہ مارتے اور کہتے واشوقاہ الی
من یرانی ولا اراہ یعنے جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اُسے نہین
دیکھتا مین اُسکی طرف مشتاق ہون مکے مین ایک عورت عابدہ
ہمیشہ چلاتی اور کہتی کیا یہ بات تعجب کی نہین ہے کہ مین تم مین زندہ

رہون اور میرے دل مین میرے رب کا ایسا شوق ہو جیسے آگ کے
شعلے کہ کبھی نہ بجھے یہانتک کہ مین اپنے طبیب کی طرف جاؤن جس کے
ہاتھہ مین میری بیماری کی صحت و شفا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مومن جب اللہ تعالے کے ساتھہ ایمان لاتا ہے اور اُس کا
ایمان مضبوط ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے لگتا ہے پھر جب
اُس نے اللہ تعالے سے خوف کیا تو اِس خوف سے ہیبت اللہ تعالے
کی پیدا ہو جاتی ہے اور جب ہیبت جم جاتی ہے تو اُس کی طاعت
کو دوام ہوتا ہے پھر جب فرمانبردار ہو گیا تو طاعت رجا پیدا
ہوتی ہے اور جب رجا کا درجہ جم گیا تو رجا سے محبت پیدا ہوتی
ہے جب اُسکے دل مین محبت کے معانی مضبوط ہو جاتے ہین تو اُسکے
بعد شوق کا درجہ جمتا ہے پہر جب مشتاق ہوا تو یہ شوق اُسکو
انس باللہ کیطرف پہنچا دیتا ہے اور جب اللہ تعالے کے ساتھہ
انس ہوا تو اللہ تعالیٰ کیطرف مطمئن ہو جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ
کی طرف مطمئن ہو گیا تو اُسکی رات مزے مین کٹتی ہے اور اُسکا
دن لذت مین گزرتا ہے اُسکا چھپا آرام مین اور کھلا چین مین گذرتا ہے

اب اُسکے ساتھہ گذرتی ہین بخطر اوقات * مزے مزکے ہین ایام پیاری پیاری

لیکن اس مین شک نہین کہ شوق اضطراب و بے چینی کا مقتضی
ہے مگر اللہ سبحانہ اپنے بعض مشتاقون کو ایسا اُنس اور طمانینت
عنایت فرماتا ہے کہ جسکی وجہ سے اُن کی بیقراری کو سکون ہو جاتا
ہے جیسا کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا
حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہین
کہ مین نے ایک دن کہا الٰہی اگر تو نے اپنے محبین مین سے کسی کو
ایسی چیز عنایت فرمائی ہو کہ اُس سے اُنکے دلون کو تیری ملاقات

سے پہلے سکون نصیب ہوا ہو تو یہ مجھے بھی عنایت فرما اسلئے کہ بیقراری
نے مجھے نہایت ستایا ہے کہتے ہین مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین
دیکھا مجھے اپنے سامنے ٹھیرایا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا اے ابراہیم کیا
تجھے مجھہ سے شرم نہیں آتی کہ تو مجھہ سے سوال کرتا ہے کہ مین تجھے ایسی
چیز دون کہ جس سے تیرے دل کو میری ملاقات سے پہلے سکون ہو
کیا قرار پکڑتا ہے مشتاق کا دل اپنے غیر حبیب کیطرف بلکہ کیا آرام
پاتا ہے محب سوائے اُسکے جسکی طرف مشتاق ہے کہتے ہین مین نے
عرض کیا یارب مین تو تیری محبت مین حیران ہو گیا سو مین نہین جانتا
کہ کیا کہون ابونعیم نے باسناد خود عبدالعزیز بن محمد سے روایت
کیا یہ کہتے ہین مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا
ہے کون حاضر ہوتا ہے کون حاضر ہوتا ہے مین اُسکے پاس گیا اُس
نے مجھہ سے کہا گیا تو نہین دیکھتا ہے اِس شخص کو کہہ کھڑا ہوا لوگون
کو وعظ کر رہا ہے اور اعلےٰ مراتب انبیا سے انکو خبر دے رہا ہے
تو اُسکو دے شاید تو اُس سے ملے اُسکی بات سنی اُس کے فارغ ہونے
سے پہلے پہر مین اُس شخص کے پاس گیا دیکھا کہ لوگ اُسکے گرد ہین
اور وہ کہہ رہا ہے ؎

ما نال عبد من الرحمٰن منزلة اعلی من الشوق ان الشوق محمود

یعنے نہین پایا کسی بندے نے کوئی مرتبہ رحمٰن سے کہ وہ شوق سے
اعلےٰ ہو بیشک شوق عمدہ چیز ہے پھر اُس نے سلام کیا اور منبر سے
اُتر پڑا میرے قریب ایک آدمی تھا مین نے اُس سے پوچھا۔ یہ
کون ہے اُس نے کہا کیا تو اسکو نہین پہچانتا مین نے کہا نہین کہا
یہ داؤد طائی ہین مجھے خواب مین اُس سے تعجب ہوا اُس شخص نے
کہا کیا تو تعجب کرتا ہے اُس سے جو تو نے دیکھا قسم ہے اللہ کی

بیشک جو قربت و نزدیکی کہ داود کیلئے اللہ کے ہان ہے وہ اس سے اکثر ہے اور اکثر ہے ✢

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں مین نے راہ مین دیکھا کہ ایک جوان آدمی دبلا پتلا پتلی پنڈلیون والا رو رہا ہے اور کہتا ہے واشوقاہ من یرانی ولا اراہ یعنے مین اُسکا مشتاق ہون جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اُسکو نہین دیکھتا مین نے کہا وہ کون ہے اُس نے دو شعر پڑہے مضمون اِن کا یہ ہے کہ میرا ایسا دوست ہے کہ کیفیت اُسکی بیان نہیں ہو سکتی نہ اُسکا کوئی مشابہ ہے اور میرا ایسا مقام ہے کہ نہ کوئی گھر ہے نہ کوئی خیمہ مین عشق کے گھر سے آیا ہون اُسکی مثال نہیں بیان کر سکتا ایسے شخص کے پاس سے کہ مجھے طاقت نہین کہ مین اپنے موںہہ سے اُسکی شرح کرون۔ پھر دیر تک غشی رہی ہم نے اُسکو ہلایا تو وہ مر چکا تہا رضی اللہ عنہ ✢

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین رات کو وادی کنعان سے چلا ناگاہ ایک شخص یہ آیت پڑہتا ہوا میری طرف چلا آرہا ہے وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون جب وہ میرے قریب آیا تو معلوم ہوا کہ عورت ہے اُسپر صوف کا جبہ صوف کا برقع تہا۔ ہاتھ مین برچھی و ڈولچی تہی اُس نے کہا تو کون ہے مجھے [illegible] نہین [illegible] نے کہا غریب آدمی ہون وہ بولی کیا تو اللہ تعا[illegible] کے ساتھہ غربت پاتا ہے وہ تو غربا کا مونس ضعفا کا معین ہے مین نے رو دیا اُس نے کہا تو کیون روتا ہے مین نے کہا دُکھ کی دعا لگئی اُس [illegible] کہا اگر تو اپنے قول مین صادق ہے تو پھر کیون روتا ہے مین [illegible] کہا اللہ تجھہ [illegible] رحم کرے کیا صادق نہین روتا کہا نہین مین [illegible] کیون کہا اسلئے کہ رونا تو دل کی راحت ہے اور ایک

جائے پناہ ہے کہ دل اُسکی طرف پناہ پکڑتا ہے جو کچھ دل نے پوشیدہ رکہا ہے وہ زیادہ حقدار ہے چیخنے چلانے سے رہا رونا سو یہ اولیا کے نزدیک ضعف ہے مین اسکی بات سے متعجب ہوا اُس نے کہا تجھے کیا ہوا مین نے کہا مین تیری بات سے متعجب ہو گیا اُس نے کہا کیا اُس دکھ کو بھول گیا جسکا تو نے ذکر کیا۔ مین نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے اگر تیری رائے ہو تو تو مجھے کچھ فائدہ پہنچا شاید اللہ تعالے اُس سے مجھے نفع دے کہا جو بات فائدے کی حکیم نے تجھے بتادی تو اُسکے ساتھ طلب زیادتی سے غنی نہین ہوا مین نے کہا اللہ تجھہ پہ رحم کرے مین تو مستغنی نہین ہون کہ اولیا سے زیادہ نہ چاہون اُس نے کہا سچ کہا تو نے اے مسکین تو اپنے مولے کو دوست رکہہ اُسکی طرف مشتاق ہو۔ اسلئے کہ اُسکے واسطے ایک دن ہے جسمین وہ اپنے نورانی جمالی کے ساتھہ تجلی فرمائیگا اپنی کرامت اپنے اولیا، و اصفیا، و اہل ہود کے واسطے ظاہر کریگا پہر اپنے صفات کے کمال جمال کی تجلی کے وقت شراب جمال سلسبیل وصال سے ایک ایسا پیالہ اُنکو پلائیگا کہ اس کے بعد پہر کبھی پیاسے نہ ہونگے پہر اُسکو وجد آگیا چلا کے کہنے لگی اے میرے دل کے دوست کبتک تو مجھے ایسے گھر مین ڈالے رکھیگا جہان مین کوئی سچا دوست نہین باقی پہر وہ مجھے چھوڑ کے وادی مین آتر گئی اور یہ کہتی جاتی تھی الیك لا الی الناس الیك لا الی الناس یہان تک کہ اُسکی آواز مجھہ سے منقطع ہوگئی رضی اللہ عنہا ✢

حکایت۔ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین بیت المقدس کے کسی جنگل مین بیٹھا ہوا تہا ناگہان ایک آواز سنی

کہ کوئی شخص یہ مناجات کر رہا ہے اے بے گنتی نعمتون والے اور
اے جود و بقا والے تو میرے دل کی آنکھہ کو نفع دے کہ وہ تیرے
جبروت مین جولان کرے اور اے لطیف تو اپنے جود لطف کے ساتھ
میری ہمت کو متصل کر دے اور اے رؤف تو اپنے جلال بہار کے
ساتھ متحیرون کی راہون سے مجھے پناہ دے اور دونون جہانون
مین تو مجھے اپنا خادم و طالب کر لے اور اے میرے دل کے روشن
کرنیوالے اور میری طلب کی غایت تو قصد مین میرا رفیق ہو جا
مین نے اِس آواز کو تلاش کیا تو وہ ایک عورت تھی جیسے جلی
ہوئی لکڑی صوف کا کرتا پہنے بالون کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے
تھی اُسکو محنت و مشقت نے دبلا زیچ نے فنا حُب نے پگھلا دیا وجد
نے قتل کر ڈالا تھا مین نے کہا السلام علیک اُس نے کہا اے
ذوالنون و علیک السلام مین نے کہا لا الہ الا اللہ تو نے میرا
نام کیونکہ پہچانا تو نے تو اس سے پہلے مجھے نہین دیکھا تھا۔ کہا
حبیب نے میرے لئے اپنا ستر کھولدیا پردہ نابینائی میرے دل
سے دور کر دیا تیرا نام مجھے بتلا دیا مین نے کہا تو پھر اپنی مناجات
کر اُس نے کہا اے نور و بہا کے صاحب مین تجھہ سے یہ چاہتی
ہون کہ جو مین باقی ہون اُسکی برائی میری طرف سے پھیر دے
مجھے زندگی سے وحشت ہو گئی پھر مر کر گر پڑی مین متحیر و متفکر
رہگیا اتنے مین ایک بڑھیا دیوانی سی آئی اُس نے اُسکی طرف
دیکھا پھر کہا حمد ہے اُس اللہ کو جس نے اُسکا اکرام کیا مین
نے پوچھا یہ عورت کون تھی کہا مین تو زہرا ولہانہ ہون اور یہ
میری بیٹی تھی بیس برس سے لوگون کا یہ گمان تہا کہ یہ دیوانی
اسکو رب عزوجل کے شوق نے قتل کیا رضی اللہ عنہا ؎

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ فرماتے ہین مین نے جنگل مین
ایک نوجوان آدمی دیکھا اُسکا بدن گورا مثل چاندی کے تھا
اُسکے جسم پر عشق و محبت کا اثر تہا حج کرنیکا ارادہ تھا مین اُسکے
ہمراہ ہوا۔ مین نے اُسکو وصیت کی بعد مسافت کا ذکر کیا وہ
یہ شعر پڑہنے لگا ؎

بعید علی الکسلان او ذی ملالة فاما علی المشتاق غیر بعید

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مین نے ایک عورت کو دیکھا
کہ وہ کعبے کے پردے سے لگی ہوئی یہ شعر پڑہ رہی تھی ؎

یاحبیب القلوب مالی سواکا فارحم الیوم زائرا قداتاکا
عیل صبری و زاد فیک اشتیاقی و ابی القلب ان یحب سواکا
انت سؤلی و بغیتی و مرادی لیت شعری متی یکون لقاکا
لیس قصدی من الجنان نعیما غیر انی اریدھا لاراکا

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے مکے کی راہ مین
ایک اپاہج آدمی کو دیکھا کہ وہ سرین کے بل چلتا تھا مین نے اُس
سے پوچھا تو کہان سے آیا اُس نے کہا سمرقند سے مین نے کہا راہ
مین کتنی مدت گذری اُس نے دس برس سے زیادہ بیان کیا مین
نے اپنی آنکھہ اُسکی طرف اُٹھائی متعجب ہو کر دیکھنے لگا اُس نے
کہا اے شقیق تو کیون میری طرف دیکھتا ہے مین نے کہا مین تعجب
کرتا ہون تیرے ضعف مہجت اور بُعد سفر سے اُس نے کہا اے
شقیق سفر کی دوری کو تو شوق قریب کر دیتا ہے اور میرے ضعف
مہجت کو میرا مولے اُٹھاتا ہے اے شقیق تو کیا تعجب کرتا ہے بندہ
ضعیف سے کہ اسکو مولائے لطیف اٹھاتا ہے پھر یہ شعر پڑہنے لگا ؎

انزورکم والھوی صعب مسالکه والشوق یحمل من لامال یسعدہ

لیس المحب الذی یخشی مہالکہ　　کلا ولا شدۃ الاسفار تقعدہ

حکایت عبد اللہ بن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نزدیک سری سقطی رضی اللہ عنہ کے حاضر تہا اور اُنکی جان نکل رہی تھی انہون نے میری طرف دیکہا تو مین روتا تہا انہون نے مجہہ سے فرمایا اے ابو محمد تو کیون روتا ہے مین نے کہا مین آپ کا حال دیکہہ کے روتا ہون فرمایا تو نہ رو اسلئے کہ مین نے اپنا حساب اللہ عزوجل کے ساتہہ کر رکہا ہے بیس برس تک تو مین نے اُسکو ڈہونڈا یہانتک کہ مین نے اُسکو پایا جب اُسکو پایا تو اُس نے مجہسے خدمت چاہی سو بیس برس مین نے اُسکی خدمت کی پہر اُس نے مجھے رُلایا تو بیس برس اُسپر رویا۔ پہر اُس نے مجہے مشتاق کر دیا تو بیس برس تک اُسکی طرف مشتاق رہا پہر اُس نے مجہے فنا کیا تو بیس برس اُس کے ساتہ فانی رہا اور اب مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون فابقی لہ بہ و معہ اے ابو محمد اب تو تجہے چاہئے کہ تو مجہے مبارکباد دیوے۔ بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین سری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مین نے اُنکو دیکہا کہ وہ ایک کپڑے سے اپنا گہر جہاڑ رہے تہے اور یہ دو شعر پڑہتے جاتے تہے ؎

وما رمت الدخول علیہ حتی　　حللت محلۃ العبد الذلیل

واغمضت الجفون علی قذاہا　　وصنت النفس عن قال وقیل

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک کالے آدمی کو دیکہا کہ وہ کعبے کے گرد طواف کرتا تہا اور کہتا جاتا تہا انت انت یعنے تو ہے تو ہے اور اُسپر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا مین نے اُس سے کہا اے اللہ کے بندے اس سے تیری کیا مراد ہے اُسنے یہ شعر پڑہا ؎

بین المحبین سر لیس یفشیہ　　خط ولا قلم عنہ فیحکیہ

نور تخبرہ عن بعض ماثیہ　　نار یقا بلہا انس یمازجہ

ہذی سرائر کتمان تناجیہ　　شوقی الیہ ولا ابغی بہ بدلا

باب سیزدہم اس بیان مین کہ محبان الٰہی تلخی تقدیر کے ساتہہ راضی رہتے ہین اور جو بلا خالق مختار کیطرف سے پہنچتی ہے اُس سے لذت لیتے ہین مزہ اُٹہاتے ہین

حرف شکایت زبان پر نہین لاتے بلکہ اُن کے دل پر شکوے کا خطرہ تک نہین گزرتا جاننا چاہئے کہ پہلے یہ بات گذر چکی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا مین یہ فرمایا کرتے تہے کہ الٰہی مین تجہہ سے رضا کا سوال کرتا ہون بعد قضا کے اور ٹہنڈک عیش کی چاہتا ہون بعد موت کے اور تیرے مونہہ کیطرف دیکہنے کی لذت اور شوق تیری ملاقات کا مانگتا ہون۔ ترمذی نے بروایت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اُسکو بلا مین گرفتار کرتا ہے سو جو شخص راضی ہو اُسکے لئے رضا ہے اور جو خفا ہوا اُسکے واسطے خفگی ہے جعفر بن برقان یزید بن اصم سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین حضرت عمر فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکہا اور وہ دنبے کی کہال سے کمر باندہے ہوئے تہے آپ نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکہو اللہ تعالیٰ نے اسکے دل کو روشن کر دیا بیشک مین نے اُسکو ماں باپ کے ریان مین دیکہا ہے کہ وہ اُسکو بہت اچہی طرح سے کہلاتے پلاتے تہے۔

اللہ ورسول کی محبت نے اُسکو اس چیز کیطرف بلایا جسکو تم دیکھتے
ہو اس حدیث کو اسمعیلی نے مسند عمر رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے
اور ابو نعیم نے حلیہ مین ایک اور طریق سے مرسلاً بھی روایت کی گئی
ہے حسین بن علی رحبی نے اور ان مین ضعف ہے عکرمہ سے انہون
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ کہ اللہ اور
اُسکے رسول کو دوست رکھے مگر محتاجی اُس کیطرف سیدھی بنسبت بہاو پہاڑ کی چوٹی
سے زیادہ تیز دوڑتی ہے اور فقر زیادہ جلد دوڑتا ہے اُس شخص کیطرف جو کہ اللہ
تعالےٰ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہے بنسبت سیل کے بہاو سے اور جو شخص
اللہ تعالےٰ اور اُسکے رسول کو دوست رکھے اُسے چاہیئے کہ بلا کیلئے زرہ تیار کر رکھے
یعنے صبر اس حدیث کے معنی کئی وجوہ سے روایت کئے گئے ہیں لیکن اکثر میں
سوا حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ذکر نہین ہے موسےٰ
بن وردان کہتے ہین جبکہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا اور
موت نے آگھیرا انہون نے کہنا شروع کیا کہ تو اپنی رسی سے گلا گھونٹ
دے قسم ہے تیری عزت کی مین بیشک تجھے چاہتا ہون شہون حوشب
عبدالرحمن بن غنم سے یہ حارث بن عمیرہ کی حدیث سے روایت کرتے
ہین کہ معاذ رضی اللہ عنہ کو ایسی نزع کی حالت ہوئی کہ کسیکو نہ ہوئی
تھی جب انکو سکرات موت سے افاقہ ہوتا تو اپنی آنکھہ کھولتے ۔ پھر
کہتے اپنی رسی سے گلا گھونٹ دے قسم ہے تیری عزت کی تو بیشک
جانتا ہے کہ مقرر میرا دل تجھہ سے محبت رکھتا ہے ۔ صالح بن حسان
نے کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت آئی تو انہون نے کہا یہ آخری
گھڑی ہے دنیا سے آلہی تو بیشک جانتا ہے کہ مقرر مین تیری ملاقات
کو دوست رکھتا ہون ابو علی رازی کہتے ہین کہ مین تیس برس فضیل بن

عیاض رضی اللہ عنہ کی صحبت مین رہا مین نے اُنکو نہ ہنستے دیکھا نہ
تبسم کرتے مگر جبدن اُن کا بیٹا علی مرا مین نے اُن سے اس باب
مین عرض کیا انہون نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے ایک امر کو دوست
رکھا سو مین نے دوست رکھا جسکو اللہ نے دوست رکھا مروی یہ کہتے
ہین مین نے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے تھے
کہ درجہ رضا کا اللہ تعالےٰ سے درجہ مقربین کا ہے نہیں ہے درمیان
اُنکے اور درمیان اللہ کے مگر روح وریحان کہتے ہین یہ بھی مین نے اُن
کو کہتے سنا کہ سب سے زیادہ حقدار رضا کے ساتھہ اللہ سے عارف
باللہ ہین ابو عبداللہ باجی نے کہا ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ آدمی غایت محبت آلہی کو کب پہنچتا ہے آپ نے
اُس سے کہا جبکہ اُسکا دینا اور نہ دینا تیرے نزدیک دونون برابر
ہو جاوین تو بیشک تو اُسکی محبت کی غایت کو پہنچ گیا حافظ ابو القاسم
دمشقی نے اپنی تاریخ مین باسناد خود ابو شعیب سے ذکر کیا ہے یہ
کہتے ہیں مین نے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مکے تک ہمراہ
جانیکا سوال کیا انہون نے مجھہ سے کہا کہ اس شرط پر کہ دیکھے تو
مگر اللہ کے لئے اور اللہ کے ساتھہ مین نے اس بات کی اپنے نفس
پر اُن سے شرط کی پھر مین اُن کے ساتھہ چلا ایک وقت ہم طواف
مین تھے کہ ناگاہ ہمکو ایک لڑکا ملا کہ اُس نے اپنے حسن وجمال سے
لوگون کو مفتون کیا ابراہیم نے اُسکی طرف نظر جمائی جب وہ دیر تک
اُسکو دیکھتے رہے مین نے عرض کیا اے ابو اسحق کیا آپ نے مجھہ سے
شرط نہیں لی کہ ہم نہ دیکھین مگر اللہ تعالےٰ کیلئے اور اللہ تعالےٰ کے
ساتھہ انہون نے کہا ہان مین نے کہا آپ کو مین دیکھ رہا ہون
کہ اس لڑکے کیطرف نظر جمائے ہوئے ہو انہون نے کہا یہ میرا بیٹا ہے

اور یہ لوگ میرے غلام اور میرے خادم ہین جو اُسکے ساتھ ہین اگر
کوئی چیز نہ ہوتی تو مین اُسکا بوسہ لیتا لیکن تو جا اور میری طرف سے
اُسکو سلام کہہ یہ کہتے ہیں کہ مین اُسکے پاس گیا اور اُسکے والد کا
سلام کہا وہ اپنے والد کے پاس آیا اُنکو سلام کیا انہون نے اُسکو
مع خادمون کے پہیر دیا اور کہا تو لوٹ جا انتظار کر اُس چیز کا جو
تجھہ سے ارادہ کیجاوے پھر کہنے لگے مین نے ساری خلق کو تیری
محبت مین چھوڑ دیا اور اپنے عیال کو یتیم کر دیا تاکہ تجھے دیکھون سو
تو محبت مین اگر میرے جوڑ جوڑ ٹکڑے کر دے تو ہرگز میرا دل تیرے
غیر کی طرف نہ جھکیگا - ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبدالواحد
بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہ کہتے ہین کہ مین ناحیۂ حرقبہ
کی طرف نکلا ناگاہ ایک کالا جذامی آدمی ملا جذام کے سبب سے
ہر عضو اُسکا جدا ہو گیا تہا اندہا اور اپاہج ہو گیا تہا لڑکے اُس کو
پتھر مارتے تھے یہانتک کہ اُسکے موتہہ کو خون آلودہ کر دیا تہا
مین نے اُسے دیکہا کہ وہ اپنے ہونٹ ہلاتا تہا مین اُسکے قریب گیا
تاکہ سنون کہ وہ کیا کہتا ہے وہ یہ کہہ رہا تہا اے میرے سید بیشک
تو خوب جانتا ہے کہ اگر تو میرا گوشت مقراضون سے کترے اور ہڈیان
میری آرون سے چیرے تو یہ نہ بڑہاویگا تیرے لئے مگر محبت کو سو جو
تو چاہے میرے ساتہہ کر - اوزاعی رحمہ اللہ سے مروی ہے یہ کہتے ہین
مجھے بعض حکمائے حدیث کی کہ مین نے ایک آدمی کو دیکہا کہ اُسکے
دونون ہاتھ پاؤن جاتے رہے تھے اور وہ یہ کہتا تہا الٰہی مین تیری
ایسی حمد کرتا ہون کہ تیری خلق کی تعریفون کی برابر ہو مثل تیری بڑائی
کے ساری خلق پر اسلئے کہ تو نے فضیلت مین مجھے اپنی بہت سی مخلوق
پر بڑہا دیا - مین نے اُس سے کہا کہ تو کونسی نعمت پر اُسکی حمد کرتا ہے

اُس نے کہا کیا تو نہین دیکھتا کہ اُس نے میرے ساتھ کیا کیا مین نے
کہا ہان اُس نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ تعالے آسمان سے آگ
مجھہ پر برساوے کہ وہ مجھے جلا دے اور پہاڑونکو حکم دے کہ وہ مجھے
ہلاک کرین اور دریاؤن کو حکم کرے کہ وہ مجھے ڈبو دین اور زمین کو
حکم دے کہ مجھے دھسا دے تو مین نہ زیادہ کرونگا اُسکے لئے مگر محبت
کو اور نہ زیادہ کرونگا اُسکے لئے مگر محبت کو اور نہ زیادہ کرونگا مگر
شکر کو - بکر بن خنیس رحمہ اللہ کہتے ہین میرا گذر ایک مجذوم پر ہوا وہ
یہ کہتا تہا قسم ہے تیری عزت وجلال کی اگر تو مجھے بلا کے ساتھہ ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالے تو مین نہ زیادہ کرونگا تیرے لئے مگر حب کو - ابو العباس
بن مسروق رحمہ اللہ بسند خود خلف بزاز سے روایت کرتے ہین کہ
اُنکے پاس ایک مجذوم کو کہ جسکے ہاتھہ پاؤن جاتے رہے تھے اندہا
ہو گیا تھا لائے انہون نے اُسکو جذامیون کے ساتھ رکہا اور اُس
سے غافل ہو گئے پھر اُسے یاد کیا اور کہا لے فلانے مین تجھہ سے غافل
ہو گیا اُس نے کہا میرا حبیب اور وہ جس سے مین محبت رکھتا ہون
اُس کی محبت نے میری آنتون وغیرہ کو گھیر لیا سو مین جس حال مین
ہون اُسکی محبت کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی ایذا و تکلیف معلوم نہیں ہوتی
اور وہ مجھہ سے غافل نہین ہے پھر مین نے اُس سے کہا کہ بیشک مین تجھے
بھول گیا اُس نے کہا بیشک میرے لئے وہ شخص ہے کہ مجھے یاد کرتا
ہے اور کیونکر دوست اپنے دوست کو نہ یاد کرے وہ تو عقل کہو
ہوئے اُسکے پیش نظر ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے باسناد خود نبان
حمال رحمہ سے ذکر کیا نبان نے کہا محبت مین پکا نہین ہوتا یہانتک
کہ محبت مین بلا کے ساتہہ مزہ لیوے جیسے اغنیا نعمتون کے اسباب
کے ساتہہ مزہ لیتے ہین عبد الصمد زاہد رحمہ اللہ کہتے تھے کہ اللہ تعالے نے

اپنی تعذیب میں اُنکے لیے ایک شیرینی پیدا کرتا ہے یعنی وہ ایذا ؤن
پر صبر کرتے ہیں ایک عارف عورت نے کہا نعمتیں نہیں ہیں مگر انس
اللہ تعالے کے ساتھہ اور موافقت اُسکی تدبیر کیلیے۔ ایک آدمی
نے فضیل رضی اللہ عنہ سے محتاجی کا شکوہ کیا انہون نے کہا کہ تو
کو بیٹہا کر غیر اللہ کو چاہتا ہے رابعہ رحمہا اللہ نے کہا جب اولیا
کے لیئے اللہ کسی چیز کا حکم کرتا ہے وہ اُس سے ناخوش نہیں ہوتے
یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جو تو اپنے رب سے محبت رکھے
پھر وہ تجھے بھوکا مارے اور ننگا کرے تو تجھہ پر واجب ہے کہ تو
اُسکی برداشت کرے اور خلق سے اُسکو چہپاوے اسلیے کہ دوست
تو اپنے دوست کی ایذا کی برداشت ہی کرتا ہے یہ کیونکر ہو تیرا تو یہ حال
ہے کہ جو اُس نے تیرے ساتھہ نہیں کیا تو اُسمین اُسکا شکوہ کرتا
ہے فتح موصلی رحمہ اللہ سردی کی راتون مین اپنے بال بچون کو جمع
کرتے اور اُن پر اپنا کمل ڈالتے پھر کہتے آلہی تو نے مجھے محتاج کیا
اور میرے گہر والون کو فقیر کیا اور مجھے بھوکا مارا اور میرے اعیال
کو بھوکا مارا اور تو نے مجھے ننگا کیا اور میرے بال بچون کو ننگا
کیا کونسے وسیلے کے ساتھہ تیری طرف توسل کرون یہ تو تو اپنے
اولیا اور اپنے دوستون کے ساتھہ کرتا ہے پھر کیا مین اُن مین سے
ہون تاکہ خوش ہو جاؤن ایک رات اپنے گہر والونکے پاس آئے
اور انکا روزہ تہا اُنکے پاس نہ کہانا ملا اور نہ تیل کہ چراغ روشن
کرین بیٹہہ گئے خوشی کے مارے روتے تہے اور کہتے تہے آلہی مجھہ
سا بغیر کہانے اور چراغ کے چھوڑا جاوے مجھہ سے کونسا احسان
ہوا یعنے جسکے سبب سے یہ مرتبہ نصیب ہوا پھر صبح تک روتے رہے
رحمہ اللہ تعالے اسی کی مثل فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے بھی نقل کیا

گیا ہے سلف مین سے کسی کا لڑکا جہاد مین شہید ہو گیا لوگ اُس
کی تعزیت کے لیئے اُنکے پاس آئے یہ روئے اور کہا مین اُسکے مرنے
پر نہین روتا ہون مین تو فقط اس بات پر روتا ہون کہ جب اُسکو بلوا
لیا تو اُسکی رضا اللہ سے کیونکر تہی محبان آلہی جن چیزون کو پسند
کرتے ہین مزے دار جانتے ہین اُن مین سے ایک یہ ہے کہ ذلت
کو شرف پر گمنامی کو نام پر اختیار کرتے ہین مخلد بن حسین رحمہ اللہ کہتے
ہین نہین دوست رکہتا اللہ تعالے کو کوئی بندہ پھر وہ یہ دوست
رکہے کہ لوگ اُسکے مکان کو پہچانین احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے
ہین جو شخص محبت سے اللہ تعالے کی عبادت کرتا ہے وہ نہین چاہتا
کہ اُسکی خدمت کو سوائے اُسکے محبوب کے اور کوئی دیکہے ذوالنون
رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو مطیع ہے وہ مستانس ہے اور جو عاصی ہے وہ
مستوحش ہے اور جو محب ہے وہ ذلیل ہے اور جو ڈرتا ہے۔ وہ
بہاگتا پھرتا ہے اور جو امید رکہتا ہے وہ طالب ہے بشر رضی اللہ عنہ
کہا کرتے تھے اپنی دعا مین۔ آلہی بیشک تو جانتا ہے کہ ذلت مجھے
بہت محبوب ہے عزت سے اور فقر مجھے زیادہ محبوب ہے غنا سے
اور مین تیری محبت پر کسی چیز کو اختیار نہین کرتا ایک آدمی نے انکی
یہ بات سُن لی وہ رونے لگا انہون نے کہا تو خوب جانتا ہے۔ کہ
مجھے اگر معلوم ہوتا کہ یہ شخص یہان ہے تو مین کلام نہ کرتا یوسف
بن حسین رحمہ اللہ سے کسی نے پوچہا محبین کو کیا ہوا ہے کہ محبت
مین ذلت کے ساتھہ مزے اُٹہاتے ہین وہ کہنے لگے محبت مین ذلت
عزت ہے اور محب کی ذلت اپنے حبیب کیلیئے شرف ہے جعفر بن سلیمان
مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام
نے کہا آلہی مین تجھے کہان ڈہونڈون اللہ تعالے نے اُنکو وحی بھیجی

کہ اے موسیٰ تو مجھے اُن لوگون کے پاس تلاش کر جنکے دل ٹوٹے ہوئے
ہین۔ مین ہر دن رات مین اُنسے ایک باع قریب ہوتا ہون اگر یہ نہو
تو وہ منہدم ہو جاوین جعفر نے کہا مین نے مالک سے کہا کہ اُن کے
دل کیونکر ٹوٹے ہوئے ہین مالک نے کہا مین نے اُس شخص سے
پوچھا جس نے کتاب پڑہی تہی اُس نے کہا مین نے اُس شخص سے
سوال کیا جس نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنکے
دل ٹوٹے ہوئے ہین انسے کیا مراد ہے عبد اللہ نے کہا وہ لوگ
کہ جنکے دل اللہ عزوجل کی محبت کے ساتہہ ٹوٹے ہوئے ہین اُس
کے غیر کی محبت سے اسکو ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے

شہر دلچسپ ہمارا دل ہے — عرش وہ ہے یہ تری منزل ہے

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کھیتی کاٹنے کی مزدوری
کرتے باغون کی حفاظت کیا کرتے تہے ایک دن ایک سپاہی آیا جسنے
میوہ انسے مانگا انہون نے دینے سے انکار کیا سپاہی نے کوڑا پہیر
کے انکے سر کو مارا انہون نے اپنا سر اُسکے لئے جُھکا دیا اور کہا اس سر
کو مار اس نے بہت مدت اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ہے سپاہی نے
جب انکو پہچانا تو انسے عذر کیا انہون نے فرمایا جو سر کہ عذر کا محتاج
تھا مین اُسکو بلخ مین چھوڑ آیا انہون نے طواف کرتے مین ایک شخص
سے کہا کہ جان رکھ تو ہرگز صالحین کے درجے کو نہ پہونچیگا یہانتک
کہ چھ گہاٹیون کو طے کرے۔ پہلی یہ ہے کہ نعمت کا دروازہ بند کرے
اور سختی کا دروازہ کھولے دوسری یہ کہ عزت کا دروازہ بند کرے اور
ذلت کا کھولے تیسری یہ کہ راحت کا دروازہ بند کرے اور تکلیف کا کھولے
چوتھی یہ کہ نیند کا دروازہ بند کرے اور جاگنے کا دروازہ کھولے پانچوین
یہ کہ غنا کا دروازہ بند کرے اور فقر کا دروازہ کھولے چھٹی یہ کہ امل

کا دروازہ بند کرے اور استعداد موت کا دروازہ کھولے کسی نے کیا
خوب کہا ہے کہ اللہ تعالے کے کئی دانشمند بندے ایسے ہین جنہون نے
دنیا کو طلاق دی اور فتنون سے ڈرے جب انہون نے دنیا مین
غور سے دیکھا اور سمجھا کہ یہ کسی زندے کیلئے وطن نہین ہے تو انہون
نے دنیا کو دریا سمجھا اور اعمال صالحہ کی کشتیان اُسمین چلائین
حکایت روایت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت جبریل علیہ السلام
سے کہا کہ جو شخص دنیا والون سے زیادہ عابد ہو مجھے بتاؤ حضرت
جبریل علیہ السلام اُنکو ایک آدمی کے پاس لے گئے جذام نے اُسکے ہاتھ
پاؤن قطع کر دئے تھے اور وہ یہ کہتا تہا الٰہی جبتک تو نے چاہا مجھے
اُنسے متمتع رکھا اور جب چاہا اُنکو مجھ سے چہین لیا اور میرے لئے اپنی
ذات مین آرزو کو باقی رکہا یا بارّ یا وصول یونس علیہ السلام نے فرمایا
یا جبریل مینے تو تم سے یہ سوال کیا تہا کہ تم مجھے بہت روزہ رکہنے والا
بہت نماز پڑہنے والا بتاؤ جبریل علیہ السلام نے کہا بلا سے پہلے یہ ایسا
ہی تھا اب مجھے حکم ہوا کہ مین اُسکی آنکھین چھین لون انہون نے اُن
کی طرف اشارہ کیا وہ بہ گئین اس شخص نے کہا جب تک تو نے چاہا
اُنسے مجھے متمتع رکہا جب چاہا اُنکو مجھ سے چہین لیا اور میرے لئے اپنی ذات
مین امید کو باقی رکہا یا بارّ یا وصول جبریل علیہ السلام نے کہا آ دعا کرین
اور ہم بہی تیرے ساتہہ دعا کرین تاکہ اللہ تعالے تیرے ہاتہہ پاؤن آنکھون
کو پہیر دے اور جو عبادت تو کیا کرتا تہا وہ پہر کرنے لگے اُس نے کہا
مین اسکو دوست نہیں رکھتا جبریل علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہا جبکہ
اُسکی محبت اسمین ہے تو مجھے اُسکی محبت زیادہ محبوب ہے یونس علیہ السلام
نے فرمایا مین نے کسی کو اس سے بڑہکر عابد نہین دیکہا جبریل علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے کہا یہ ایک طریق ہے کہ اللہ تعالے کی رضا کی طرف کسی

چیز کے ساتھہ وصول نہیں ہوتا کہ وہ اس سے افضل ہو ❊

حکایت ابو الحسن سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مین حج کیلئے بیت اللہ شریف کو گیا مین کعبے کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوبصورت عورت کو دیکھا مین نے کہا واللہ آجتک مین نے مثل اس عورت کے تر و تازہ خوبصورت کبھی کسیکو نہین دیکھا اور یہ صرف اسلئے ہے کہ اسکو ہم و حزن کم ہے اُس عورت نے میری بات سُن لی مجھہ سے کہنے لگی۔ اے شخص تو نے یہ کسطرح کہا واللہ مین تو غمون سے جکڑی ہوئی ہون میرا دل رنج و غم سے زخمی ہے مین ایسی رنجیدہ ہون کہ میری مصیبت مین کوئی میرا شریک نہیں ہے مین نے کہا یہ بات کسطرح ہے اُس نے کہا کہ میرے خاوند نے قربانی کی بکرے کو ذبح کیا اور میرے دو چھوٹے لڑکے کھیل رہے تھے اور ایک چھوٹا بچہ میری چھاتی سے دودہ پی رہا تہا مین کھڑی ہوئی تاکہ اُنکے لئے کھانا پکاؤن اتنے مین میرے بڑے بیٹے نے چھوٹے سے کہا مین تجھے دکھاؤن کہ ابا نے بکرے کے ساتھہ کیا کیا اُس نے کہا ہان پھر اُس نے اپنے بھائی کو لٹا کے ذبح کر ڈالا اور پہاڑ کیطرف بھاگتا ہوا چلا گیا اُسکو بھیڑیے نے کھا لیا اُس کا باپ اُسکی تلاش مین چلا اُسے پیاس کی شدت ہوئی وہ مر گیا مین بچے کو رکھہ کے دروازے کیطرف گئی کہ دیکھون اُنکے باپ نے کیا کیا اتنے مین چھوٹا بچہ ہانڈی کی طرف چلا گیا وہ آگ پر رکھی ہوئی تھی اُس نے اپنا ہاتھہ ہانڈی مین رکھدیا اور اپنی جان پر اُسکو گرا لیا اور وہ جوش کھا رہی تھی اُسکا گوشت ہڈی سے جدا ہو گیا یہ خبر میری لڑکی کو پہنچی وہ اپنے خاوند کے گھر تھی اُس نے یہ خبر سُن کے اپنی جان کو زمین پر دے مارا اور مر گئی زمانے نے مجھے اُن سب کے درمیان سے تن تنہا کر دیا مین نے کہا تو اتنی اتنی بڑی

مصیبتون پر کس طرح صبر کرتی ہے اُس نے کہا جو کوئی کہ صبر و جزع مین تمیز کرتا ہے لابد اُسکو ان دونوں کے درمیان مین ایک رستہ متفاوت ملجاتا ہے سو جو صبر کہ ظاہر کی درستی کے ساتھہ ہے اُسکا انجام اچھا ہوتا ہے رہی گھبراہٹ سو جو گھبراتا ہے اُسکو عوض نہین ملتا پھر چند شعر مدح صبر مین پڑھتی ہوئی میری طرف سے اعراض کر کے چلی گئی رضی اللہ عنہا آمین ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا مین نے ایک فقیر کو طواف کرتے دیکھا اُس نے اپنی جیب سے ایک رقعہ نکالا اور اُسکو دیکھا جب دوسرا تیسرا دن ہوا تو ہر روز اُس نے ایسا ہی کیا پھر کسی دن اُس نے طواف کیا اور رقعے کو دیکھا تھوڑی دور مطاف سے علیحدہ ہو کے گر پڑا اور مر گیا مین رقعے کو اُسکی جیب سے نکالا اُسمین یہ لکھا ہوا تھا واصبر لحکم ربک فانک باعیننا رضی اللہ عنہ

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ لقمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے غلام حبشی تہے وہ بیچنے کیلئے اُنکو بازار مین لایا جب کوئی آدمی اُنکے خریدنے کو آتا تو یہ اُس سے کہتے کہ تو مجھے کیا کریگا جب وہ کہتا کہ مین تجھہ سے فلان فلان کام لونگا تو یہ اُس سے کہتے کہ میری تجھہ سے یہ حاجت ہے کہ تو مجھے نہ خرید یہانتک کہ ایک شخص آیا لقمان نے اُس سے کہا تو مجھے کیا کریگا اُس نے کہا مین تجھے دربان بناؤنگا اپنے دروازے پر تجھے رکھونگا انہون نے کہا تو مجھے خرید لے پھر وہ اُنکو خرید کے اپنے گھر لے آیا اُسکے تین بیٹیان تہین گاؤن مین زنا کراتی تھین اُس نے اپنی زمین کیطرف جانیکا قصد کیا لقمان سے کہا کہ مین نے اُنکا کھانا پینا حاجت کا سامان گھر مین رکھدیا ہے جب مین چلا جاؤن تو تو دروازہ بند کر کے اُسکے ورے بیٹھ جانا

اُسکو نہ کہولنا یہانتک کہ مین آجاؤن جب ان کا مالک چلاگیا تو
انہون نے اُسکے حکم کی بجاآوری کی لڑکیون نے انسے کہاکہ دروازہ
کہول. انہون نے انکار کیا لڑکیون نے اُنکو زخمی کیا اور لوٹ گئین
انہون نے خون دہوڈالا اور بیٹھ گئے جب انکا مالک آیا تو انہون
نے اُس سے خبر نہ کی پہر اُس نے جانیکا ارادہ کیا اور انسے کہہ گیا
کہ مین نے ضرورت کا سامان رکہدیا ہے تو اُنکے لئے دروازہ نہ کہولنا
جب وہ چلاگیا تو لڑکیان لقمان کے پاس آئین اور کہا دروازہ
کہولدے اُنہون نے نہ کہولا وہ دوبارہ انکو زخمی کرکے لوٹ
گئین یہ بیٹھے رہے جب اِن کا مالک آیا تو اُس سے انہون نے کچھ
نہ کہا اُن مین سے بڑی لڑکی نے کہا کہ اِس حبشی غلام کو کیا ہوا ہے
کہ یہ اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ مجھہ سے اولے ہے واللہ مین
تو ضرور توبہ کرونگا پہر اُس نے توبہ کرلی چہوٹی لڑکی نے کہاکہ اس
حبشی غلام اور بڑی بہن کو کیا ہوا کہ یہ دونون اللہ عزوجل کی طاعت
کے ساتہہ مجھہ سے اولے ہین واللہ مین تو ضرور توبہ کرونگی پہر اُس
نے بہی توبہ کرلی منجھلی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام اور دونون بہنون
کو کیا ہوا ہے کہ یہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ مجھہ سے
اولے ہین واللہ مین تو ضرور توبہ کرونگی پہر اُس نے بہی توبہ کرڈالی
گاؤن کے بدکار لوگون نے کہاکہ اس حبشی غلام کو اور فلان شخص
کی لڑکیون کو کیا ہوا ہے کہ یہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ
ہمسے اولے ہین واللہ ہم تو ضرور ہی توبہ کرینگے پہر سب نے توبہ
کرڈالی اللہ سبحانہ وتعالے کی طرف رجوع ہوئے وہان کے عابد
بنگئے رحمہم اللہ تعالے ⁂

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک شخص میرا دوست تھا

اللہ تعالے نے اُسکو جذام مین مبتلا کیا یہانتک کہ اُسکی آنکھین
جاتی رہین ہاتہہ پاؤن گرگئے مین اُسکو اُٹھاکے جذامیون مین
لے آیا اور اُس کا خبرگیران رہتا تہا کئی دن مین اُس سے غافل
ہوگیا پہر وہ مجھے یاد آیا مین اُسکے پاس گیا اُس سے کہاکہ بیشک
مین تجھہ سے غافل ہوگیا اُس نے کہا میرے لئے وہ ہے جو مجھہ سے
غافل نہین ہوتا مین نے کہا واللہ تجھے مین نے یاد نہین کیا اُس
نے کہا میرے لئے وہ ہو جو مجھے یاد رکھتا ہے پہر کہا دور ہو میرے
پاس سے تو نے مجھے ذکر اللہ سے مشغول کردیا اِسکے بعد تہوڑے
دن نہ ٹہیرا کہ اُسکا انتقال ہوگیا مین نے کفن نکالا اُسمین کچھہ طول
تہا مین نے جو زیادہ تہا اُسکو قطع کردیا پہر اُسکو کفنا کے دفن کر
دیا مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے اُس سے بڑہکر نہ
کوئی منہ خوبصورت دیکھا نہ کوئی صورت اُس سے زیادہ حسین
دیکھی اُس نے کہاکہ تو نے اپنے کفن کے ساتہہ ہم سے بخل کیا. تو
اپنا کفن لے ہم نے تجھے پہیر دیا ہمکو تو سندس واستبرق مین
کفن دیا گیا پہر مین خواب سے بیدار ہوگیا ناگاہ وہ کفن میرے سرہانے
رکہا ہوا تہا رضی اللہ عنہ آمین ⁂

حکایت ابوالحسین نوری رضی اللہ عنہ ایکرات گھر سے نکلے اُنہون
نے دیکھا کہ ایک چوکیدار ورپا کے پیچھے ایک مرد و عورت کو پکڑے
ہوئے ہے اُنسے کہہ رہا ہے کہ مین ضرور تم دونون کو کوتوال کے
پاس لے جاونگا شیخ ابوالحسین اُنکے پاس گئے چوکیدار سے کہا. تو
ان دونون کو چہوڑدے اِن کا ستر کر اُس نے نہ مانا اُنہون نے
کچھہ دینے کو کہا تو بہی اُس نے نہ مانا انہون نے اپنی آستین سے
رومال نکالا اُسمین کچھہ درہم تہے اور اپنی چادر کو اُتارا یہ سب اُسکو

دیدیا اور کہا تو انکو چھوڑ دے یہ سب لیلے اور مین تیرے ہمراہ چلتا
ہون تو مجھے حاکم کے سپرد کر دینا جسطرح تو چاہے چوکیدار نے کہا
مین اس شرط پر لیتا ہون کہ جو مین تمہاری نسبت کہون تم اُس سے
انکار نہ کرنا انہون نے منظور کیا پھر اُس نے لیا اور اُنکو چھوڑ
دیا شیخ کی گردن مین کپڑا ڈال کے اُنکو کھینچتا ہو لے چلا یہانتک
کہ حاکم کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا مین نے اس شخص کو ایک عورت
کے ساتھہ درب کے پیچھے پایا کوتوال نے شیخ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہان مین اور یہ تھے اور ایک عورت ہمارے ساتھہ تھی
کوتوال نے کہا تمہاری صورت اُس شخص کی نہین ہے جو یہ کام کرے
پھر چوکیدار سے کہا سچ کہو ورنہ تجھے سزا دونگا اُس نے سارا قصہ
بیان کر دیا کوتوال نے اور چوکیدار نے توبہ کی اور شیخ ابو الحسین چلے
گئے رضی اللہ عنہ ٭ آمین

حکایت شیخ یوسف بن حمدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بصرے
کی راہ سے مکہ کیطرف چلا میرے ہمراہ فقرا کی ایک جماعت تھی اُن
مین ایک جوان آدمی تھا اُسکی حسن صحبت مراعاۃ حال اشتغال ذکر
اللہ عزوجل دوام مناجات پر مین رشک کرتا تھا جب ہم مدینہ منورہ
مین پہنچے تو وہ سخت بیمار ہو گیا ہم سے علیحدہ رہنے لگا مین ایک جماعت
اصحاب کے ہمراہ اُسکی خبر دریافت کرنیکے لئے گیا جب ہم نے اُسکو
اور اُسکی ایذا کو دیکھا تو جماعت مین سے کسی نے کہا اگر ہم کوئی طبیب
بلا دین کہ وہ اسکو دیکھے اُسکی بیماری بیان کرے تو شاید اُسکے پاس
اُسکی دوا ہو جوان نے یہ بات سُن لی مسکرایا اور کہا اے میرے مشائخ
اور میرے دوستو موافقت کے بعد مخالفت کیا بُری بات ہے اللہ تعالیٰ
جس شخص کیلئے کسی حال کا ارادہ کرے اور وہ اُسکے سوا اور حال

کو چاہے کیا اُس نے اللہ عزوجل کے ارادے مین مخالفت نہین
کی شیخ یوسف کہتے ہین کہ ہم اُسکی بات سے خجل ہوئے پھر اُس نے
ہماری طرف دیکھا اور کہا لو عرفتم داء القیل من دعی سلوان لطلبتم
داء القلیل دواء ان الامراض والاسقام فیہا تطہیر و تکفیر و
تذکیر و داء القلیل مشاہدۃ النفس وموافقۃ الھوی پھر یہ شعر پڑھنے
لگا ٭

بید اللہ دوائی ویعلم اللہ دائی انما اظلم نفسی
باتباعی لھوائی کلما داویت دائی غلب الداء دوائی

حکایت بعض فقرا کہتے ہیں کہ مین ابتداء ارادت مین بعض مشائخ
کی صحبت مین رہا کرتا تھا وہ مجھے خدمت کا حکم فرمایا کرتے مجھے اُن
کے حکم مین مزہ آتا تھا لذت معلوم ہوتی تھی ایک دن انہون نے
مجھے قصاب کیطرف بھیجا تاکہ فقرا کے لئے گوشت اُٹھا لاؤن مین
اُسکے پاس گیا بقدر ضرورت اُس سے گوشت خریدا اور اُسکو اُٹھا
لیا مین نے پھر کے دیکھا تو ایک شخص لدے ہوئے جانور کو ہانکے
لئے جاتا تھا اُس نے مجھے ٹکا مارا قصاب کی دوکان مین ایک میخ تھی
مین اُسپر گر پڑا میری پسلی مین چوٹ لگی دوکان والے نے مجھے اُٹھا لیا
مجھے اُس سے نہایت ایذا پہنچی ہم تو زخم کے باندھنے مین مشغول تھے
کہ ناگاہ جانور والا آ کھڑا ہوا اور اُسکے ساتھ تین آدمی عوام لوگون
مین سے تھے اُس نے کہا میری ہمیانی گر گئی اُسمین دس اشرفیان
ہین اور وہ میرے سر مین تھی قصاب کو اور مجھے اور ہمارے سوا
اور دو آدمیون کو شہر کے حاکم پاس لے گیا اور کہا ان لوگون نے
میری ہمیانی لے لی حاکم نے ہم مین سے ہر ایک کو خوب مارا اُن مین
مجھ پر بھی مار پڑی اور وہ مار میرے زخم پر پڑتی تھی اُن عوام لوگون
مین سے ایک شخص نے اُس برتن کی طرف دیکھا جسمین گوشت تھا اُس

مین ہمیانی ملگئی لوگون نے کہا یہی چور ہے حاکم شہر نے کہا ہم اسکا
ہاتھ کاٹینگے پہر تیل منگایا گیا اُس کو جوش دیا گیا ساری خلق مجمع ہو
کے مجھے مارنے پیٹنے گالیان دینے لگی اور مین چار آدمیون کے روبرو
تہا ایک منادی نے ندا کی کہ چور کو حاضر کرو تیل خوب پک گیا اور مین
اپنے امر کو اُسکے ہاتھ سونپے ہوئے تھا کہ جسکے ہاتھ مین ہر چیز کی سلطنت
ہے اُن آدمیون سے ایک نے ایسا تہپڑ مارا کہ مین بیہوش ہو گیا اور
مین اس بلا پر صابر اور اُس امر مین اللہ تعالے کی طرف رجوع کرنیوالا
تھا اُس شخص نے مجھ سے کہا اے اُچکے لے چور پہر مجھے کھینچا یہانتک
کہ مین منہ کے بل گر پڑا سو مین سجدہ کرتا ہوا گرا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہین اور تبسم کر رہے
ہین مین سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تہا کہ میں جس ایذا مین تہا وہ مجھ سے
دور ہو گئی پہر اُسیوقت ایک منادی نے ندا کی کہ جسکو تم نے پکڑا ہے
وہ شیخ کا خادم ہے لوگون نے میری طرف دیکھا اور کہا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پہر جن آدمیون کے ساتھ مین تہا وہ
میرے پاؤن پر گرے اور حاکم شہر بھی دوڑتا ہوا آیا۔ میرے پاؤں
کا بوسہ لیا اور کہا یا سیدی اللہ علیم کے ساتھ مین تجھ سے سوال
کرتا ہون کہ تو ہمارے لئے بخشدے پھر ہمیانی والا آیا زاری کی
رویا دھویا اور کہا یا سیدی تو مجھ سے راضی ہو جا میں نے اُن سے
کہا اللہ تعالے میری اور تمہاری مغفرت کرے یہ ایک سابقہ تہا۔ کہ جس
اُس نے سریرہ کا منہ کو ظاہر کر دیا پہر یہ بات ظاہر ہوئی کہ وس اشرفیاں
اور جانور کا بوجھا جسکو وہ آدمی ہانکے لئے جاتا تہا جسکی اشرفیان گر
گئیں یہ سب کسی شخص نے شیخ کے پاس بہیجا تہا حسن اتفاق سے
ایک یہ بات ہے کہ جسوقت میں بلا مین گرفتار تہا اُسوقت شیخ اور جماعت

فقرا استغفار مین مشغول تھے کسی قضیہ کیوجہ سے جو کہ درمیان فقرا
کے واقع ہوا تہا اور جماعت مین سے ایک شخص بہی نہین نکلا تہا یہان
تک کہ مین دروازہ پر کھڑا ہوا اور میرے ساتھ گوشت اور ہمیانی
تہی مین نے یہ سب شیخ کو سونپ دیا اور اُن سے قصہ بیان کیا تو شیخ
نے فرمایا من صبر تجمل دتکمل پہر کہا اے میرے بیٹے مین فقرا کے ساتھ
تیری اسحالت کا منتظر تہا اسلئے کہ اسکا علم مقدم ہو چکا تہا پہر مجھ سے
فرمایا کہ اے محمد یہ تیری حالت طریق مین تیرے کمال کا سبب ہو گئی
اب تو جہان چاہے سفر کر رضی اللہ عنہ آمین +

حکایت محمد مقدسی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہین کہ شام مین ایک گھر
تھا اُسمین دیوانے مجنون رہا کرتے تہے مین ایکدن وہان گیا مین نے
دیکھا کہ ایک جوان آدمی کی گردن مین طوق پڑا ہوا ہے پاؤن میں
بیڑیان زنجیر سے جکڑی ہوئی ہیں جب اُسکی نظر مجھ پر پڑی تو کہا
اے محمد تو دیکھتا ہے کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا پہر کہا مین نے تجھے اُس
کیطرف اپنا قاصد کیا اُس سے یون کہنا کہ اگر تو آسمانون کا طوق
میری گردن مین اور زمینون کی بیڑیان میرے پاؤن مین ڈالدے
تو بہی مین طرفۃ العین تیرے غیر کی طرف التفات نہ کرون پہر یہ شعر
پڑہنے لگا

علی بعدک لا یصبر من عادتہ القرب ✽ ولا یقوی علی قطعک من تیمہ الحب
وجدت فی قلبی ونی کبدی اذا ✽ لم ترک العین فقد ابصرک القلب

فصل بیان مین آیات فضیلت صبر و صابرین کے

فرمایا اللہ تعالے نے یا ایہا الذی امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ
ان اللہ مع الصابرین اے مسلمانو قوت پکڑو ثابت رہنے سے اور
نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے ثابت رہنے والونکے ولنبلونکم بشیئ
من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات و
بشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون
اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون
اور البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھہ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان
سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے اور خوشی سنا ثابت
رہنے والون کو کہ جب اُنکو پہنچے کچھہ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین
اور ہمکو اُسی کی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اُنہین پر شاباشین
ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر والصابرین فی البأساء
والضراء وحین البأس اور ٹھیرنے والے سختی مین اور تکلیف مین
اور وقت لڑائی کے اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون
وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ مین آئے کم من فئۃ
قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین بہت جگہ
جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور
اور اللہ ساتھ ہے ٹھیرنے والونکے الصابرین والصادقین والقانتین
والمنفقین والمستغفرین بالاسحار وہ محنت اٹھانے والے اور
سچے اور بندگی مین لگے رہتے اور خرچ کرتے اور گناہ بخشواتے پچھلی رات
کو واللہ یحب الصابرین اور اللہ چاہتا ہے ثابت رہنے والون کو
یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم
تفلحون اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید
مراد کو پہنچو ثابت رہو یعنی دین پر اور مقابلہ یعنی جہاد مین اور لگے رہو یعنی کافرونکے سامنے وان تصبروا

خیر لکم اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا
علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاہم نصرنا یعنے اور جھٹلایا ہے بہت
رسولون کو تجھہ سے پہلے پھر صبر کرتے رہے جھٹلانے پر اور ایذا پر جب
تک پہنچی اُنکو مدد ہماری استعینوا باللہ واصبروا مدد مانگو اللہ
سے اور ثابت رہو وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما
صبروا اور پورا ہوا نیکی کا وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر اس
پر کہ وہ ٹھیرے رہے واللہ مع الصابرین اور اللہ ساتھ ہے ثابت
رہنے والون کے واتبع ما یوحی الیک واصبر حتی یحکم اللہ
واللہ خیر الحاکمین اور چل اُسی حکم پر جو حکم پہنچے تیری طرف
اور ثابت رہ جب تک فیصلہ کرے اللہ اور سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا
ہے ولئن اذقناہ نعماء بعد ضراء مستہ لیقولن ذہب السیئات
عنی انہ لفرح فخور الا الذین صبروا وعملوا الصالحات اولئک
لہم مغفرۃ واجر کبیر اور اگر ہم چکھاوین اُسکو آرام بعد تکلیف کے
جو پہنچے اُسکو تو کہنے لگے گئین برائیان مجھہ سے تو وہ خوشیان کرے
بڑائیان کرتا مگر جو لوگ ثابت ہین اور کرتے نیکیان اُنکو بخشش ہے اور
اور ثواب بڑا فاصبر ان العاقبۃ للمتقین سو تو ٹھیرا رہ البتہ آخر بھلا
ہے ڈروالون کا واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اور ٹھیرا
رہ البتہ اللہ ضائع نہین کرتا ثواب نیکی والون کا فصبر جمیل اب
صبر ہی بن آوے انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے تو اللہ نہیں کھوتا حق نیکی
والونکا والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ وانفقوا
مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک
لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم

وازواجهم وذریاتهم والملائکة یدخلون علیهم من کل
باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور وہ جو ثابت
رہے چاہتے توجہ اپنی رب کی اور کھڑی رکھے نماز اور خرچ کیا ہمارے
دیے مین سے چھپے اور کہلے کرتے ہین برائی کے مقابل بھلائی اُن
لوگون کو ہے پچھلا گھر باغ مین رہنے کے داخل ہونگے اُنمین اور وہ
جو نیک ہوئے اُنکے باپ دادون مین اور جوروؤن مین اور اولاد
مین اور فرشتے آتے ہین اُن پاس ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی
تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچھلا گھر ولنجزین الذین
صبروا اجرهم باحسن ما کانوا یعملون اور ہم بدلے مین دینگے
ٹھیرنے والون کا حق بہتر کامون پر جو کرتے تھے ثم ان ربک للذین
ہاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربک من بعدها
لغفور رحیم پھر یون ہے کہ تیرا رب ان لوگون پر کہ وطن چھوڑا
ہے بعد اسکے کہ بچلائے گئے پھر لڑتے رہے اور ٹھیرے رہے تیرا
رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مہربان ہے وان عاقبتم فعاقبوا
بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین واصبر
وما صبرک الا بالله ولا تحزن علیهم ولا تک فی ضیق مما یمکرون
اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اُسقدر جتنی تم کو تکلیف پہنچے اور اگر صبر کرو
تو یہ بہتر ہے صبر والون کو اور تو صبر کر اور تجھ سے صبر ہو سکے اللہ
ہی کی مدد سے اور نہ غم کھا اُنپر اور مت خفا رہو اُنکے فریب سے
اولئک یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة وسلاما اُنکو
بدلا ملیگا کوٹھون کے جھروکے اُسپر کہ ٹھیری رہے اور لینے آوینگے اُنکو
دعا اور سلام کہتے ف یعنے فرشتے آگے آگے لے جاوینگے ۞

فصل بیان میں توکل کے

توکل یہ ہے کہ اپنے سارے امور اللہ سبحانہ وتعالے کے سپرد کرے
اسطرح سے کہ ذرہ برابر بھی بندے کا تصرف نہو شعب ایمان سے
ایک یہ ہے کہ اللہ عز وجل پر توکل کرے اور یہ واجب ہے اس
لئے کہ اللہ تعالے نے قرآن پاک مین کئی جگہ توکل کا امر فرمایا ہے
پہلی آیت فاذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین
یعنی پھر جب ٹھیرا چکا تو بھروسا کر اللہ پر اللہ چاہتا ہے توکل والون
کو اس سے معلوم ہوا کہ توکل اللہ عز وجل کو محبوب ہے اسیلئے
اُس کا امر فرمایا دوسری وعلی الله فلیتوکل المؤمنون اور اللہ
پر بھروسا چاہیے مسلمانون کو تیسری فاعرض عنهم وتوکل علی الله
وکفی بالله وکیلا سو تو تغافل کر اُنسے اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ
بس ہے کام بنانیوالا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے پر بھروسا
کرنیسے سارے کام دین ودنیا کے نبجاتے ہین چوتھی انما المؤمنون
الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم واذا تلیت علیهم ایاته
زادتهم ایمانا وعلی ربهم یتوکلون الذین یقیمون الصلوة و
مما رزقناهم ینفقون اولئک هم المؤمنون حقا لهم درجات
عند ربهم ومغفرة ورزق کریم ایمان والے وہی ہین کہ جب نام
آوے اللہ کا ڈرجاوین دل اُن کے اور جب پڑہیے اُسکے کلام
زیادہ آوے اُنکو ایمان اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین جو کھڑی
رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان دار
اُنکو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی ابن
سے ثابت ہوا کہ بدون توکل کے پورا ایمان نصیب نہیں ہوتا

اسلیے کہ مومنین کے پہلے صیغۂ حصر ارشاد فرمایا یعنے سچے پکے ایمان والے
وہی ہیں جو ان صفتوں کے ساتھہ موصوف ہین پانچوین وتوکل علی اللہ
اور بہروسا کر اللہ پر ان اللہ ھو السمیع العلیم بیشک وہی ہے سنتا
جانتا چھٹی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ
فلیتوکل المؤمنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو لکھدیا اللہ نے ہمکو
وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین مسلمان ساتوین
فاعبدہ وتوکل علیہ سو اُسکی بندگی کر اور اُسپر بہروسا رکھہ آٹھوین
ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون حکم کسی کا
نہین سوا اللہ کے اُسی پر مجھے بہروسا ہے اور اُسی پر بہروسا چاہیے
بہروسا کرنے والونکو نوین وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وما لنا ان
لا نتوکل علی اللہ وقد ھدانا سبلنا ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللہ
فلیتوکل المتوکلون اور اللہ پر بہروسہ چاہیے ایمان والونکو اور ہمکو
کیا ہوا کہ بہروسہ نہ کریں اللہ پر اور وہ سوجھا چکا ہمکو ہماری راہین
اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو ہم کو دیتے ہو اور اللہ پر بہروسا چاہیے
بہروسے والوں کو دسوین وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک
حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور بہروسا کر اُس زبردست
رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اٹھتا ہے اور تیرا پہرنا نمازیون
مین انہ ھو السمیع العلیم وہ جو ہے وہی ہے سنتا جانتا ف یعنے
جب تو تہجد کو اُٹھتا ہے اور یاروںکی خبر لیتا ہے کہ یاد مین ہین یا غافل
گیارہوین ان ربک یقضی بینھم بحکمہ وھو العزیز العلیم فتوکل
علی اللہ انک علی الحق المبین تیرا رب اُن مین فیصلہ کرے اپنی حکومت
سے اور وہی ہے زبردست سب جانتا سو تو بہروسا کر اللہ پر بیشک
تو ہے صحیح کہلی راہ پر بارہوین وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور بہروسا

کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا تیرہوین ولا تطع الکافرین و
المنافقین ودع اذاھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور کہا نہ
مان منکرون اور دغابازون کا اور چہوڑ دے انکو ستانا اور بہروسا
کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا چودہوین انما النجوی من الشیطان
لیحزن الذین امنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی
اللہ فلیتوکل المؤمنون یہ جو ہے کانا پہوسی سو شیطان کا کام ہے
کہ دلگیر کرے ایمان والون کو اور وہ اُنکا کچھہ نہ بگاڑیگا بے حکم اللہ
کے اور اللہ پر چاہیے بہروسہ کریں ایمان والے پندرہوین اللہ لا الہ
الا ھو وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اللہ اُس بن کسی کی بندگی نہیں اور
اللہ پر چاہیے بہروسا کرین ایمان والے ان آیتوں کے سوا چند
جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام اور مومنین سے بطور خبر وحکایت
کے توکل کو ذکر فرمایا ہے پہلی آیت ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز
حکیم اور جو کوئی بہروسہ کرے اللہ پر تو اللہ ہے زبردست حکمت
والا دوسری فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم پہر اگر وہ پہر جاوین تو تو کہہ بس ہے مجھے
اللہ کسی کی بندگی نہین سوا اُسکے اُسی پر مین نے بہروسا کیا اور
وہی ہے صاحب بڑے تخت کا تیسری انی توکلت علی اللہ ربی وربکم
مین نے بہروسا کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا چوتھی وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب اور بن آتا ہے اللہ سے اُسی
پر مین نے بہروسا کیا اور اُسی کی طرف رجوع ہون پانچوین الذین صبروا
وعلی ربھم یتوکلون جو ثابت رہے اور اپنے رب پر بہروسا کیا چہٹی
انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون اُسکا
زور نہیں چلتا اُنپر جو یقین لاتے ہین اور اپنے رب پر بہروسا کرتے

ہین ساتوین نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی ربہم یتوکلون یعنے
خوب نیک ملا کام کرنیوالوں کو جو ٹہیرے رہے اور اپنے رب پر بہروسا
کیا آٹھوین قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون تو کہہ مجہہ کو بس ہے
اللہ اُسی پر بہروسا رکھتے ہین بہروسا رکھنے والے نوین ذٰلکم اللہ ربی
علیہ توکلت والیہ انیب وہ اللہ ہے رب میرا اُسی پر مجھے بہروسا
اور اُسی کی طرف میری رجوع دسوین وما عند اللہ خیر وابقی للذین
اٰمنوا وعلی ربہم یتوکلون اور جو اللہ کے ہان ہے بہتر ہے
اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے اور جو اپنے رب پر بہروسا
کرتے ہین گیارہوین ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر
اے رب ہمارے ہم نے تجھہ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے
اور تیری طرف پہر آنا بارہوین ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور
جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر تو وہ اُسکو بس ہے تیرہوین قل ہو
الرحمن اٰمنا بہ وعلیہ توکلنا فستعلمون من ہو فی ضلال مبین
تو کہہ وہی رحمٰن ہے ہمنے اُسکو مانا اور اُسی پر بہروسا کیا سو اب جان
لوگے کون پڑا ہے صریح بہکاوے بیچ صحیحین مین بذیل حدیث طویل
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ ستر ہزار جو بغیر حساب کے جنت
مین داخل ہونگے کون ہین آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ
نہیں لگاتے اور منتر نہیں چاہتے اور شگون نہیں مانتے اور اپنے رب
پر بہروسا کرتے ہیں عکاشہ بن محصن اسدی کہڑے ہوئے کہا مین
اُن مین سے ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو اُن مین سے ہے
ایک اور آدمی کہڑا ہوا اور کہا مین اُنہین سے ہون یا رسول اللہ
آپنے فرمایا اُسکے ساتھ عکاشہ تجہہ سے سبقت کر گیا اسکے سوا اور

بہت حدیثیں فضیلت توکل مین وارد ہوئی ہین رہا اسباب کیطرف توجہ کرنا
سو یہ کچھہ توکل کو منافی نہیں ہے دیکھو صحیحین مین بروایت زبیر رضی
اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک تم مین کا اپنی رسی لیوے
پہر لکڑی کا بہارا اپنی پیٹھہ پر لاوے اُسکو فروخت کرے اُس سے غنا
حاصل کرے یہ اُسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگون سے سوال
کرے پہر وہ اُسے دین یا نہ دین صحیح بخاری مین بروایت مقدام بن
معدیکرب رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ کبھی کسی نے کوئی کہانا نہیں
کہایا کہ اس سے بہتر ہو کہ وہ اپنے ہاتہون کے کام سے کہاوے
اور تھے داؤد علیہ السلام کہ نہین کہاتے مگر اپنے ہاتہون کے
عمل سے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتہہ سے محنت مزدوری حلال
پیشہ جیسے تجارت کتابت وغیرہ کرکے روزی حلال حاصل کرنا کچھہ منافی توکل کو
نہین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ
رضی اللہ عنہم تجارت وغیرہ کیا کرتے تھے اُن مین سے کوئی کہیتی کرتا
کوئی حمالی کوئی کچھہ اور کرتا تہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی
کو بہی منع نہ فرمایا بلکہ احادیث صحیحہ میں کسب حلال حاصل کرنے کی فضیلت
وارد ہوئی ہے اگر تکسب وتسبب ممنوع ہوتا تو ضرور انکو منع کر دیا
جاتا اب چند حکایتیں محبین متوکلین کی ذکر کی جاتی ہین ✤
حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین حج کیلئے بیت اللہ
شریف کو چلا راہ مین دیکہا کہ ایک جوان آدمی جا رہا تہا اُسکے پاس
پانی نہ تہا نہ زاد و راحلہ مین نے اسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب
دیا مین نے کہا اے شخص تو کہان سے آیا اُس نے کہا اُسکے نزدیک
سے مین نے کہا کدہر جاتا ہے کہا اُسکی طرف مین نے پوچھا زاد کہان
ہے کہا اُسپر مین نے کہا رستہ تو بدون پانی اور زاد کے قطع نہین ہوسکتا

کیا تیرے پاس کچھ ہے اُس نے کہا ہان مین نے نکلتے وقت پانچ حروف
کا توشہ اپنے ساتھ لے لیا ہے مین نے کہا وہ پانچ حرف کیا ہین اُس نے
کہا اللہ تعالےٰ کا قول کہیعص کہا کاف تو کافی کا ہا ہادی کی یا موٴوی
کی عین عالم کا صاد صادق کی سو یہ سب کچھ وہی ہے بھلا جو شخص کافی
ہادی موٴوی عالم صادق کے ہمراہ ہو وہ کیون ضائع ہونے ڈرنے
لگا اُسے کیا حاجت کہ پانی اور زاد لادے پھرے مالک کہتے ہین
جب مین نے اُسکی بات سُنی تو مین نے اپنا کرتا اُتارا تاکہ اُسے پہناؤن
اُس نے قبول نہ کیا اور کہا اے شیخ ننگا رہنا دنیا کے کرتے سے بہتر
ہے اُسکے حلال کا حساب اور حرام پر عقاب ہوگا جب رات ہوتی تو
وہ اپنا مونہہ آسمان کی طرف اُٹھاتا اور کہتا یامن تسرہ الطاعات
ولا تضرہ المعاصی ھب لی ما یسرک واغفرلی ما لا یضرک
جبکہ لوگون نے احرام باندھا تلبیہ کہا تو مین نے اُس سے کہا تو تلبیہ کیون
نہین کہتا اُس نے کہا اے شیخ مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین تو لبیک
کہون اور وہ یون کہے کہ لا لبیک ولا سعدیک مین تیری بات نہین سنتا
نہ تیری طرف دیکھتا پھر وہ چلا گیا اسکے بعد مین نے اسکو نہ دیکھا مگر منیٰ
مین اور وہ یہ شعر پڑہتا تھا ؎

ان الحبیب الذی یرضیہ سفک دمی — دمی حلال لہ فی الحل والحرم
واللہ لو علمت روحی بمن عقلت — قامت علی رأسہا فضلا عن القدم
یا لائمی لا تلمنی فی ھواہ فلو — عاینت منہ الذی عاینت لم تلم
یطوف بالبیت قوم ولو بجارحۃ — باللہ طافوا لاغناھم عن الحرم
ضحی الحبیب بنفسی یوم عیدھم — والناس ضحوا بمثل الشاۃ والنعم
للناس حج ولی حج الی سکنی — تھدی الاضاحی واھدی مہجتی ودمی

پھر کہا الٰہی لوگون نے تو قربانی کی تیرا تقرب حاصل کیا اور میرے پاس

سوا اپنی جان کے اور کچھ نہین ہے کہ مین اُس سے تیرا قرب حاصل
کرون سو مین اپنی جان کو تیرے پاس ہدیہ لایا ہون تو اُسے قبول
فرما پھر ایک چیخ ماری اور مر گیا رحمہ اللہ تعالےٰ ناگہان کوئی قائل کہہ
رہا ہے کہ یہ اللہ کا حبیب ہے یہ اللہ کا قتیل ہے اللہ تعالےٰ کی تلوار
سے مارا گیا ہے مین نے اُسکی تجہیز تکفین کرکے اُسکو دفن کردیا مین اُس
رات اُسکے حال مین فکر کرتا کرتا سو رہا مین نے اُسے خواب مین دیکھا۔
اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اُس نے کہا میرے
ساتھ ایسا کیا جیسا کہ شہداء احد کے ساتھ کیا اور اُس سے کچھ زیادہ
کیا مین نے پوچھا تیرے ساتھ زیادہ کیون کیا کہا اسلئے کہ وہ تو سیوف
کفار سے مارے گئے اور مین محبت جبار سے مارا گیا رضی اللہ عنہ

حکایت ابوعبدالرحمن بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین بغداد
مین پہونچا حج کو جاتا تھا میرے سر مین نخوت صوفیت بھری ہوئی تھی
یعنے حدت ارادت اور شدت مجاہدہ کی اور ترک ماسوی اللہ تعالےٰ کا
یہ کہتے ہین کہ چالیس دن تک مین نے کھانا نہ کھایا نہ پانی پیا نہ جنید
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہان سے نکلا اور مین اپنی
طہارت پر تھا مین نے جنگل مین دیکھا کہ ایک ہرن کنوین کے سر پر
کھڑا ہوا پانی پی رہا ہے مین بھی پیاسا تھا جب مین کنوین کے قریب
گیا تو ہرن بھاگا اور پانی کنوین کی تہ مین چلا گیا مین وہان سے
چلا آیا مین نے کہا یا سیدی تیرے نزدیک اس ہرن کے برابر بھی میری
قدر نہین ہے مین نے سنا کہ کوئی قائل میرے پیچھے سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ
ہم نے تجھے آزمایا سو تو نے صبر نہ کیا اب تو لوٹ جا اور پانی لیلے ہرن
کے پاس تو نہ چھاگل تھی نہ رسی اور تو دونون لیکر آیا تھا پھر مین لوٹ
کے کنوین پر آیا دیکھا تو بھرا ہوا تھا مین نے اپنی چھاگل کو بھر لیا مین

اُسی پانی سے مدینے تک پیتا طہارت کرتا رہا وہ تمام نہین ہوتا تہا جب
مین حج سے پہر کے بغداد مین آیا تو جامع مسجد مین گیا جنید رضی اللہ
عنہ نے مجہہ پر نظر پڑتے ہی فرمایا اگر تو گھڑی بہر صبر کرتا تو پانی تیرے
دونون پاؤن کے نیچے سے اُبلنے لگتا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت شیخ فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین نے جنگل مین
دیکہا کہ نابالغ لڑکا جا رہا ہے اور ہونٹ ہلاتا جاتا ہے مین نے
اُسے سلام کیا اُس نے جواب دیا مین نے کہا لڑکے تو کدہر جاتا ہی
کہا بیت اللہ کو۔ مین نے کہا ہونٹ کس چیز کے ساتھ ہلاتا ہے کہا
قرآن پڑہتا ہون مین نے کہا ابہی تو تو مرفوع القلم ہے قلم تکلیف تجہ
پر جاری نہین ہوا ہے اُس نے کہا مین نے دیکہا ہے کہ جو مجہہ سے
عمر مین چہوٹا ہے موت اُسکو بہی پکڑ لیتی ہے مین نے کہا تیرا قدم چہوٹا
اور تیرا رستہ دور ہے اُس نے کہا کہ مجہہ پر تو قدم اُٹہانا ہے۔ اور
پہنچا دینا اللہ تعالے پر ہے مین نے کہا زاد راحلہ کہان ہے کہا میرا زاد
میرا یقین ہے اور میری سواری میرے پاؤن ہین مین نے کہا کہ
مین تو تجہہ سے روٹی پانی کا پوچہتا ہون اُس نے کہا اچہا تمہیں بتا
کہ اگر کوئی مخلوق تمہین اپنے گہر بُلا وے تو کیا تمہیں یہ لائق ہے
کہ تم اپنے ساتہہ توشہ لاد کے لے جاؤ مین نے کہا نہیں کہا تو پہر
میرے مالک نے بندونکو اپنے گہر بلایا ہے سو ضعف یقین نے اُن
کو اسپر مجبور کیا کہ اپنا کہانا پینا لاد کے لیچلے اور مجہے یہ بات بری معلوم
ہوئی مین نے اُسکا پاس ادب کیا کیا تم یہ جانتے ہو کہ وہ مجہے
ضائع کریگا مین نے کہا حاشا وکلا پہر وہ میری نظر سے غائب ہو
گیا اُسکے بعد مین نے اُسے نہ دیکہا مگر مکے مین جب اُس نے مجہے
دیکہا تو کہا اے شیخ ابہی تک تو اُسی ضعف یقین پر ہے پہر یہ شعر

پڑہنے لگا ؎

مالکُ العالمین ضامن رزقی — فلماذا اکلّف الخلق رزقی
قد قضٰی لی بما علیّ و مالی — مالکی فی قضائہ قبل خلقی
صاحب الفضل و الندی فی یساری — و رفیقی فی عسرتی حسن صدقی
فکما لا یرد عجزی رزقی — فکذا لا یجر رزقی حذقی

حکایت شیخ ابو یعقوب بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکبار ایسا
ہوا کہ مین دس دن تک حرم شریف مین بہوکا رہا مجہے ضعف معلوم
ہوا نفس نے مجہے اسطرف کہینچا کہ شہر مین جاؤن شاید کوئی ایسی
چیز ملجاوے جس سے بہوک کو تسکین ہو پہر مین نکلا ایک شلغم متغیر
پڑا ہوا ملا مین نے اسکو اُٹہا لیا دلمین اُس سے وحشت معلوم ہوئی
گویا کوئی قائل مجہہ سے کہتا ہے کہ تو دس دن تک تو بہوکا رہا۔ اور
انجام تیرا یہ ہوا کہ ایک شلغم متغیر پڑا ہوا تیرا حصہ ٹہیرا مین نے اُسے پہینکدیا
اور مسجد مین چلا آیا مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور میرے
سامنے بیٹہہ گیا اُس نے ایک جزودان نکالا اور کہا یہ تیرے لئے ہے
اس تہیلی مین پانسو اشرفیان ہین مین نے کہا کہ تو نے مجہے کیون
خاص کیا اُس نے کہا ہم دس دن سے دریا مین تہے جہاز ڈوبنے
کے قریب ہو گیا تہا ہر آدمی نے ہم مین سے یہ نذر کی کہ اگر اللہ تعالے
مجہے نجات دیگا تو وہ کچہہ خیرات کریگا اور مین نے یہ نذر کی تہی کہا اگر اللہ تعالی مجہے
نجات دیگا تو جس شخص پر یہان کے مجاورون سے پہلے پہل میری نظر پڑیگی مین اُسکو
ان پانسو اشرفی کا صدقہ دونگا سو پہلے تجہہ سے میری ملاقات ہوئی مین نے کہا اُس کو
کہول اُس نے کہولا تو ناگاہ اُسمین کَتک سپید مصری اور لوز مقشر و سکر کعابتین تہین مٹہی
اُسمین سے لیا اور اُس سے کہا کہ باقی تو اپنے لڑکون کیواسطے لیجا یہ میری
طرف سے اُن کے لئے ہدیہ ہے اور مین انکو قبول کر چکا پہر مین نے

اپنے جی مین کہا کہ اے نفس تیرا رزق تو دس دن سے تیری طرف چلا آتا تہا اور تو اُسے شہر مین تلاش کرتا تہا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بنان حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کمے کی راہ مین تہا مصر سے آتا تہا میرے پاس کچہہ زاد بھی تہا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا اے بنان تو حمال ہے اپنی پیٹہہ پر بوجہ لادے پہرتا ہے تو یہ وہم کرتا ہے کہ وہ تجہے رزق نہ دیگا بنان کہتے ہین مین نے اپنا زاد پہینکدیا پہر تین دن مجہہ پر گذرے کہ مین نے کچہہ نہ کہایا مین نے ایک خلخال راہ مین پڑی ہوئی پائی مین نے اپنے جی مین کہا کہ اس کو اٹہا لون یہانتک کہ اُسکا مالک آجاوے سو وہ مجہے کچہہ دیگا ناگاہ وہی عورت آئی مجہہ سے کہنے لگی تو تاجر ہے یون کہتا ہے کہ اسکا مالک آویگا تو مین اُس سے کچہہ لونگا پہر اُس نے کچہہ درم میری طرف پہینکے اور کہا تو انکو خرچ کر مصر کے قریب تک وہ درم مجہے کافی ہوئے ۵

کم من قوی قوی فی تقلبه — مهذب الرای عنه الرزق منحرف
و کم ضعیف ضعیف فی تقلبه — کانه من خلیج البحر یغترف
هذا دلیل علی ان الاله له — فی الخلق سر خفی لیس ینکشف

حکایت ایک عابد حرم شریف کے عابدون سے تہا ہر رات ایک شخص دو قرص روٹی کے اُسکے پاس لایا کرتا تہا یہ عابد اُن سے روزہ افطار کر لیتا سوائے اللہ عز و جل کے اسکو اور کوئی شغل نہ تہا ایکدن اُسکے نفس نے کہا کہ تو نے اپنی قوت مین اس مخلوق پر بہروسا کیا اور رازق مخلوق کو بہول گیا یہ کیا غفلت کی بات ہے جب وہ شخص حسب عادت دو قرص روٹی کے اسکے پاس لایا تو اُس نے انکو پہیر دیا وہ چلا گیا یہ عابد تین دن تک

بہوکا رہا کچہہ قوت اسکو نہ ملا اس نے اپنے رب سبحانہ و تعالےٰ سے اس کا شکوہ کیا اُس رات خواب مین دیکہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کہڑا ہوا ہے اس سے ارشاد فرمایا اے میرے بندے تو نے کیون پہیر دیا جو مین نے اپنے بندے کے ساتھ تیرے پاس بہیجا اس نے عرض کیا یا رب مین نے اسلئے پہیر دیا کہ میرے دل مین یہ بات آئی کہ اس مین تیرے غیر کی طرف سکون ہوتا ہے فرمایا اے میرے بندے اُس شخص کو تیرے پاس کس نے بہیجا اس نے عرض کیا یا رب تو نے ہی اسکو بہیجا فرمایا تو پہر تو اب کس سے لیگا اُس نے کہا تجہہ سے فرمایا تو لے ورنہ اب ایسا نہ کرنا اسکے بعد اُس نے دیکہا کہ جو شخص اسکو خیرات دیا کرتا تہا وہ بہی اللہ سبحانہ و تعالےٰ کے روبرو کہڑا ہوا ہے اُس سے ارشاد فرمایا اے میرے بندے تو نے کیون میرے بندے سے اُسکا قوت روکا اُس نے عرض کیا یا رب تو خوب اس بات کو جانتا ہے فرمایا اے میرے بندے تو کسکے لئے دیتا تہا اُس نے کہا یا رب تیرے لئے فرمایا تو فقیر کی عادت کے موافق اُسکا قوت جاری رکہہ اور تو اپنی عادت پر رہ تیرا ثواب جنت ہے رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ نے بعض قصائد میں فرمایا ہے ۵

فکل جمیل او جمال تجوده — وصنعته عن حکمة ذات اتقان
فلا نعمة الا و من عنده اتت — الیک وان جاءت من عند انسان

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مین نے مکے کی راہ ایک جوان آدمی کو دیکہا کہ وہ اکڑتا ہوا چلتا تہا گویا وہ اپنے گہر کے صحن مین ہے مین نے اُس سے کہا اے جوان یہ کون چال ہے اُس نے کہا یہ جوانون کی چال خدام رحمٰن کی رفتار ہے اور یہ شعر پڑہے ۵

اذوب منک من المهابة عند ذکرک — ایتة بلک افتخار اغیر انی

دلوانی قدرت ملت شوقاً
واجلالا لاجل عظیم قدرتہٖ

مین نے اُس سے پوچھا زاد اور راحلہ کہان ہے اُس نے میری طرف بری
طرح دیکھا اُسے میری بات بُری معلوم ہوئی کہا تو مجھے بتا کہ بندہ منعم
مولاے کریم کا قاصد ہو پہر وہ اسکے گہر کیطرف کہانا پینا لادکے
لیجاوے اگر وہ ایساکرے تو وہ کریم اپنے خدام کو حکم دے کہ وہ
اُسکو اُسکے دروازے سے ہنکالدین جبکہ مولاے جلیل القدرت
نے مجھے اپنی طرف بلایا تو اُس نے مجھے حسن توکل عنایت فرمایا پہر وہ
غایب ہوگیا اسکے بعد مین نے اُسے نہین دیکھا رضی اللہ عنہ ✦

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی آئے بشر کو سلام
کیا انہون نے پوچھا تم کون ہو کہا ہم شام کے ہین تمہین سلام کرنے
کیلئے آئے ہمارا حج کا ارادہ ہے بشر حافی نے فرمایا اللہ تعالے تمہاری
قدردانی فرمائے انہون نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم تمہارے
ہمراہ حج کرین انہون نے انکار اُنہون اصرار کیا بشر نے فرمایا جبکہ
تمہارا یہی قصد ہے تو مین تین شرط پر تمہارے ہمراہ چلتا ہون ایک
یہ کہ ہم اپنے ساتھ کچھہ نہ رکہین دوسرے یہ کہ کسی سے کچھہ نہ مانگین تیسرے
یہ کہ اگر کوئی ہمکو دے تو اُسے قبول نہ کرین انہون نے کہا یہ شرط
کہ ہم کچھہ اپنے ساتھ نہ رکہین نہ کسی سے کچھہ مانگین ہمکو منظور ہے ہی
یہ شرط کہ جو کوئی ہمکو دے ہم اُسے قبول نہ کرین سو یہ بات ہم سے
نہین ہوسکیگی بشر نے فرمایا گویا تم اپنے گھرون سے حاجیون کی
توشون پر بھروسہ کرکے نکلے ہو اللہ تعالے پر توکل نہیں ہو تم مجھے
اور میرے حال کو چھوڑو اور اپنے کام کو جاؤ پہر کہا کہ فقرا تین
قسم کے فقیر بہت اچھے ہوتے ہین ایک وہ فقیر کہ کسی سے کچھہ نہ مانگے
اور جو کوئی اُسے دے اُسکو قبول نہ کرے سو یہ روحانیون سے

باکہار روحانیونکے ساتھ ہے دوسرا وہ فقیر کہ سوال نہین کرتا اور جو اُسے
دیا جاتا ہے اُسکو لے لیتا ہے اس کیلئے حضرت قدس مین خوان رکھے
جاوینگے تیسرا وہ فقیر کہ سوال کرتا ہے اور جو کوئی اُسے دیتا ہے اُسمین
سے بقدر کفایت قبول کرتا ہے سو اسکا کفارہ اُسکا صدق ہے ✦

حکایت شیخ ابو حمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک سال
مین حج کیلئے چلا راہ مین جارہا تہا کہ ناگاہ ایک کنوین مین گر پڑا میرا
نفس مجھہ سے جھگڑنے لگا کہ فریاد کرون مین نے کہا واللہ مین فریاد نکرونگا
یہ خطرہ تمام نہ ہونے پایا تہا کہ کنوین کے سر پر سے دو آدمیون کا
گذر ہوا ایک نے دوسرے سے کہا آو جی اس کنوین کا سر بند کردین تاکہ
کوئی اس مین نہ گر پڑے اُنہون نے بانس اور بوریا لاکے اُس کا
سر بند کرکے اُسے بے نشان کردیا اب مین نے ارادہ کیا کہ چیخون
چلاؤن مین نے اپنے جی مین کہا واللہ مین نہ چلاونگا مین تو اُسے
پکارون جو ان دونون سے زیادہ قریب ہے اور سکوت کیا گھڑی
بھر گذری ہوگی کہ کوئی چیز آئی کنوین کا سر کہولا اپنا پاؤن اُس مین
لٹکایا گویا وہ اپنی زبان مین مجھہ سے کہتا ہے کہ تو مجھہ سے لٹک جا
مجھے یہ بات اُس سے معلوم ہوگئی پہر مین اس سے لٹک گیا اُس نے
مجھے نکال لیا دیکھا تو وہ درندہ تہا پہر وہ چلا گیا ایک ہاتف نے یہ
آواز دی یا اباحمزۃ الیس ہذا احسن نجیناک من التلف بالتلف
رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ بعض فقہاء
مصنفین نے فقرا پر انکار کیا ہے اُنمین سے ابو الفرج ابن الجوزی
رحمہ اللہ ہین انہون نے بعض حکایات فقرا کے انکار مین مبالغہ کیا
منجملہ اُن حکایات کے حکایت مذکور ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے
اس حکایت کا انکار کیا اور کہا کہ یہ جو ابو حمزہ نے کیا جایز نہین ہے

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ ان کا انکار صحیح نہین ہے اسلئے
کہ ابو حمزہ سے جو یہ فعل صادر ہوا یہ کچھ مستبعد نہین ہے اللہ تعالےٰ
نے انکو یقین کامل قلب شاہد حال عالی حیاء زاجر عطا کی تھی اُس نے
اُنکو اُس سے روکا کہ اپنے مولےٰ کے سوا کسی کیطرف التفات کرین
یا اُسکے ساتھہ اور کسی کو دیکھین جیسا کہ شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ ہم حق کے ساتھہ خلق سے کسیکو نہین دیکھتے اگر بالفرض
کچھہ دیکھا بھی تو ایسا دیکھا جیسے ہوا مین ہباء کو دیکھا اگر ڈھونڈو تو کچھ
نہ پاؤ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ جو شخص کہ فقرا پر انکار کرتا ہی
اگر اُسکو کچھہ بھی حاصل ہو جاوے اُسمین سے جو اُنکو حاصل ہے تو وہ
ہرگز اُنپر انکار نہ کرے تعجب تو ابن جوزی رحمہ اللہ سے ہے کہ وہ ایسی
بات کا انکار کرین باوجود اسکے کہ وہ صوفیۂ کرام کے معتقد ہین اپنے
کلام کو اُنکے کلام وحکایات وکرامات سے مطرز ومزین کرتے ہین اور اس
قسم کے قصے کا ایسے شخص پر کسطرح انکار کرتے ہین جو کہ ماسوا حق سے
فانی ہو گیا ہے صاحب قلب مشاہد ہے ملک وملکوت مین نہیں دیکھتا مگر
اُسکو جو کہ اُسکے نفس سے بھی زیادہ قریب ہے کاشف الضر آلہ واحد
ہے سب سے بڑہکر تعجب یہ ہے کہ جس بات کا انکار کیا ہے اُسکا شاہد
شرع شریف مین موجود ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
والصلوۃ جبکہ آگ مین ڈالے گئے تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے جبریل
علیہ السلام اُن کیلیے ہوا مین ظاہر ہوئے اُنسے کہا کیا تمہیں کوئی
حاجت ہے حضرت خلیل نے فرمایا تم سے تو مجھے کوئی حاجت نہیں
ہے جبریل علیہ السلام نے کہا تو پھر تم اپنے رب سے سوال کرو انہون
نے فرمایا حسبی من سؤالی علمہ بحالی یعنے مجھے سوال کی ضرورت
نہین وہ میرے حال کو جانتا ہے مجھے یہی کافی ہے اور کہا حسبی اللہ

ونعم الوکیل سو یہ بات جو حضرت خلیل سے صادر ہوئی یہ کیا ہے صرف
اُن کا کمال یقین اور مقام رفیع مکین ہے اسکے سوا ایک اور بات یہ
ہے کہ علماء رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے کہ لوگ توکل مین تین قسم پر ہین
ایک تو وہ لوگ ہین جنہون نے اپنے نفوس کو اللہ تعالےٰ کے سپرد
کر دیا نہ اُنکے لئے کوئی نفع کھینچیں نہ اُنسے کوئی ضرر دفع کرین ہے
ضرورت وغیرہ مین اُن کا یہی حال ہے نہ دشمن سے بچاؤ کرین نہ درندے
سے حفظ رکھین نہ اپنے نفوس کیلئے کوئی سبب حاصل کرین یہان
تک کہ بعض کا یہ حال تھا کہ کانٹے دار درخت کے پاس سے گذر گیا
اور اُنکا کپڑا اولجھہ گیا تو اُسکے چھوڑانے مین کوئی تدبیر نہ کی یہانتک
کہ ہوا چلی اُس نے کپڑے کو چھوڑا دیا قطب مقامات یقین حجۃ اللہ
علی العارفین ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلا مقام
توکل مین یہ ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے روبرو ایسا ہو جاوے
جیسے مردہ آگے نہلانے والیکے وہ جسطرح چاہے اُسکو لوٹے پوٹے
اُسکو نہ کسی طرح کی حرکت ہو نہ تدبیر۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہین
کہ ضرورات مین جلب نفع اور دفع ضرر کی تدبیر کرتے ہیں نہ بدون ضرورت
کے یہ طریقہ جمہور انبیاء و اولیاء کا ہے اسی قبیل سے وہ بات ہے جسکے
ساتھہ منکر نے حجت پکڑی ہے یعنے نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم اپنے کافروں
سے احتراز فرماتے تھے جیسا کہ ہجرت مین کیا غار ثور مین جاکے چھپے سو
یہ طریقہ جمہور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین
مین منکر کیلئے کوئی حجت نہیں ہے اسلئے کہ بعض اولیاء نہ اپنا بچاؤ کرتے
نہ اپنے نفوس کیلئے کسی چیز مین کبھی کوئی تدبیر فرماتے جیسا کہ گذر چکا
اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اُنپر ایسے احوال غالب ہو جاتے ہین کہ اختیار
اُنسے سلب ہو جاتا ہے اُسوقت اُنسے کچھہ باتین صادر ہو جاتی ہین

سو ایسی حالت مین اُنکا قیاس اُنکے غیر پر نہیں ہو سکتا ہے اور ہم یہ
نہین کہتے کہ جو اولیا ضروریات مین تسبب و تدبیر نہیں کرتے وہ افضل
ہا اُنسے جو تسبب و تدبیر کرتے ہین بلکہ کبھی امر بالعکس بھی ہوتا ہے
اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر چیز مین احتراز نہین فرماتے تھے بلکہ
بیشک ایسا ہوا ہے کہ بعض خوفناک مقامون مین خود تن تنہا مقابلہ
فرمایا ہے جیسے حنین وغیرہ کے دنون میں کیا ایسا ہی آپ کے اصحاب
رضی اللہ عنہم نے کیا ہے ایسے امور بہت سی حدیثون مین وارد ہوئے
ہیں جنکے ذکر مین طول ہوتا ہے رہے بعض اولیاء کے احوال کی قوت اور
جو کچھ یقین و کرامات کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اُنکو عنایت فرمایا سو
اس سب کی آمد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کے فیض فضل سے ہے
اور آپ ہی کیطرف یہ سب منسوب ہے آپ تو راہ بتانیوالے ہدایت
فرمانے والے تھے آپ ایسا صاف سہل رستہ چلتے جسپر عام خاص
سب چل سکیں اگر قافلون کا مقدم یعنی پیش رو ایسا سخت مشکل دشوار
گزار رستہ چلے کہ اُسپر آپ ہی چل سکے اور بہت لوگ نہ چل سکین
تو وہ لوگون کے ساتھ رؤف و رحیم نہوگا لیکن آپ تو اپنی امت
کے ساتھ رؤف و رحیم ہین جیسا کہ اللہ تعالے نے حضور کی مدح مین
ارشاد فرمایا ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم
جزاہ اللہ عنا افضل الجزاء کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قافلے سے بعض قوی
لوگ بوجہ کسی مصلحت کے دشوار رستے میں چلتے ہین اور انکو مقدم
منع نہیں کرتا تیسری قسم وہ لوگ ہیں کہ بضرورت و بغیر ضرورت کے
کل اسباب مین داخل ہوتے لیکن اتنی بات ہے کہ باوجود اُسکے سبب
پر اعتماد کرتے ہین نہ سبب پر رضی اللہ عنہ ؏

حکایت ایک دن شبلی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب پر نکلے اور وہ

چالیس آدمی تھے اُنسے فرمایا اے لوگو بیشک اللہ تعالے اپنے بندون
کے رزق کا کفیل ہے اُس نے ارشاد فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ
سو تم اللہ تعالے پر توکل کرو اُسیکی طرف متوجہ ہو اُسکے غیر کی طرف
توجہ نہ کرو پھر اُنکو چھوڑ کے چلے گئے یہ لوگ تین دن تک ٹھیرے
رہے انپر کچھ فتوح نہ ہوئی جب چوتھا دن ہوا تو شیخ اُنکے پاس آئے
اور کہا اے لوگو بیشک اللہ تبارک و تعالے نے بندون کیلئے سبب
کو مباح فرمایا ہے اور یہ ارشاد کیا ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا
فامشوا فی مناکبھا وکلوا من رزقہ سو تم دیکھو تم مین سے جس کی
نیت سب سے زیادہ سچی ہو اُسے چاہیئے کہ وہ نکلے امید ہے کہ وہ کچھ
قوت تمہارے پاس لے آویگا انہون نے اس کام کیلئے ایک فقیر کو پسند
کیا وہ نکلا بغداد کے دونون جانب مین پھرا کچھ قوت اُسے نہ ملا۔
بھوک نے اُسکو ستایا چلنے سے عاجز ہو گیا ایک نصرانی طبیب کی دوکان
کے پاس بیٹھ گیا اُسکے پاس بہت مخلوق جمع تھی وہ اُنکو دوا بتا رہا تھا
اُس نے اس فقیر کیطرف دیکھا اور کہا تجھے کیا ہے تیری بیماری کیا ہے
اُسکو نصرانی سے بھوک کا شکوہ کرنا برا معلوم ہوا اُس نے کچھ نہ کہا
طبیب نے اپنا ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا اُسکی نبض دیکھی کہا جو بیماری تجھے
ہے میں اُسے پہچانتا ہون اسکی دوا بھی جانتا ہے پھر اُس نے اپنے
غلام کی طرف التفات کیا اور کہا تو بازار جا ایک رطل روٹی اور ایک
رطل بھونا گوشت ایک رطل مٹھائی لے آ غلام بازار گیا یہ سب خرید کرکے
لے آیا نصرانی نے اسکو لیکے فقیر کے حوالہ کیا اور کہا میرے نزدیک
تیرے مرض کی یہ دوا ہے فقیر نے اُس سے کہا اگر تو اپنی حکمت مین
سچا ہے تو یہ بیماری چالیس آدمیون کو ہے نصرانی نے غلام سے کہا

تو پھر جلدی بازار جا اور جو تو لایا ہے چالیس رطل ایسا ہی اور لے آ
غلام جلدی سے گیا اور یہ سب لے آیا نصرانی نے فقیر کو دیدیا اور ایک
حمال کو حکم دیا کہ اٹھا کے اُسکے ساتھ مکان تک پہونچاوے اور فقیر سے
کہا کہ تو اسکو چالیس فقیرونکے پاس لے جا جنکا تو نے ذکر کیا ہے فقیر
اور حمال اُسکے ساتھ چلا یہانتک کہ اپنے اصحاب تک پہنچا اور نصرانی
بھی دُور دُور اُسکے پیچھے چلا آیا تاکہ اُسکے پیچ کا امتحان کرے جب یہ
فقیر گھر کے اندر داخل ہوا جسمین اسکے اصحاب تھے تو نصرانی دروازے
کے باہر طاق کے پیچھے ٹھہر گیا اُس نے کھانا رکھدیا لوگون نے حضرت
شبلی کو پکارا کھانا اُنکے سامنے رکھا شیخ نے کھانے سے ہاتھ اٹھالیا
اور فرمایا اے فقیرو اس کھانے مین ایک عجیب سِر ہے پھر اُس فقیر
پر متوجہ ہوئے جو کھانا لایا تھا اُس سے فرمایا تو مجھے اس کھانیکا
قصہ بتا اُس نے پورا قصہ بیان کیا شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا
تم کیا اس بات سے راضی ہو کہ جس نصرانی نے تمھین یہ کھانا دیا تم
اُسکا کھانا کھاؤ اور اُسکی مکافات نہ کرو انہون نے عرض کیا یا سیدنا
اسکی مکافات کیا ہے فرمایا تم اُسکے کھانا کھانیسے پہلے اُس کیلئے
دعا کرو انہون نے دعا کی اور نصرانی باہر سے سن رہا تھا جب نصرانی
نے دیکھا کہ یہ لوگ باوجود حاجت کے کھانیسے رُکے اور جو شیخ نے
اُنسے فرمایا وہ بھی سُن لیا تو وہ اندر چلا آیا اپنا زُنار توڑ ڈالا اور کہا
اے شیخ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ مین مسلمان ہوتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر وہ مسلمان
ہوگیا اور اُسکا اسلام بہت اچھا ہوا منجملہ اصحاب شبلی رضی اللہ عنہ کے
ایک وہ بھی ہوگیا ؎

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ جبکہ سفر کا ارادہ کرتے تو

کسیکو اطلاع نہ کرتے نہ اُسکا ذکر فرماتے صرف اپنی چھاگل لیکے چلدیتے
تھے حامد اسود کہتے ہین کہ ہم اُن کے ساتھ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے
کہ ناگاہ انہون نے چھاگل لی اور چلے مین بھی انکے پیچھے ہو لیا جب ہم
قادسیہ مین پہونچے تو مجھ سے فرمایا اے حامد تو کدھر جاتا ہے مین نے
کہا یا سیدی مین تو آپ کے نکلنے کی وجہ سے نکلا ہون انہون نے
کہا مین تو مکے کا ارادہ رکھتا ہون انشاء اللہ تعالے مین نے کہا میرا
بھی مکے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد ایک جوان
آدمی ہمارے ساتھ ہوا ایک دن ایک رات ہمارے ساتھ چلا اُس نے
ایک سجدہ بھی اللہ عزوجل کیلئے نہ کیا مین نے ابراہیم کو اطلاع کی کہ
یہ جوان نماز نہیں پڑھتا ہے وہ بیٹھ گئے اور اُس سے کہا اے جوان
تجھے کیا ہوا ہے کہ تو نماز نہیں پڑھتا ہے نماز تو حج سے بھی زیادہ تجھ
پر واجب تر ہے اُس نے کہا اے شیخ مجھ پر نماز ہی نہیں ہے اُنہون نے
کہا کیا تو مسلمان نہین ہے اُس نے کہا نہیں انہون نے کہا تو پھر تو
کون چیز ہے کہا نصرانی لیکن نصرانیت مین مجھے توکل کیطرف اشارہ
ہے میرے نفس نے دعوے کیا کہ اُس نے حال توکل کو پکا کر لیا سو
مین نے اُسکے دعوے کی تصدیق نہیں کی یہانتک کہ مین نے اُسکو
اس جنگل کیطرف نکالا جسمین سوائے معبود کے کوئی موجود نہین ہے
مین اپنے ساکن کو اُبھارتا اپنی خاطر کا امتحان کرتا ہون ابراہیم کھڑے
ہوکے چلے اور کہا تو اسکو چھوڑ دے تیرے ہمراہ رہے پھر وہ ہمارے
ساتھ چلتا رہا یہانتک کہ ہم بطن مر میں پہنچے ابراہیم ٹھہر گئے اپنے
کپڑے اُتارے اُنکو پانی سے پاک کیا پھر بیٹھے اُس سے کہا تیرا کیا
نام ہے اُسنے کہا عبد المسیح ابراہیم نے فرمایا اے عبد المسیح یہ دہلیز مکہ
یعنی حرم ہے اللہ تعالے نے تجھ سے آدمیوں پر اسمیں داخل ہونے

کو حرام کیا ہے اور ارشاد فرمایا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد
الحرام یعنے مشرک ناپاک ہیں مسجد حرام کے نزدیک نہ جاوین اور تو
نے جو اپنے نفس کی کشف حقیقت چاہی تہی سو وہ تجھے ظاہر ہوگئی اب تو
مکے مین داخل ہونیسے ڈرا اسلئے کہ اگر ہم تجھے وہان دیکھینگے تو تجھ
پر انکار کرینگے حامد کہتے ہین کہ ہم اُسے چھوڑ کے مکے مین داخل ہوئے
اور عرفات کیطرف چلے ہم وہان بیٹھے ہوئے تہے کہ ناگاہ وہی جوان
دو کپڑون مین احرام باندہے ہوئے آیا لوگون کے منہ تاکتا پھرتا
تہا یہانتک کہ ہم پر آکھڑا ہوا ابراہیم پر اوندہا ہو کے اُسکے سر کا
بوسہ لینے لگا ابراہیم نے کہا اے عبدالمسیح کیا خبر ہے کہا ہیہات مین
تو آج اُسکا بندہ ہون جسکے مسیح بندے ہین ابراہیم نے فرمایا تو
مجھسے اپنا قصہ تو بیان کر اُس نے کہا جب تم نے مجھے چھوڑ گئے سفر
کیا تو مین اپنی جگہ بیٹھ گیا یہانتک کہ حاجیون کا قافلہ آیا مین کھڑا
ہوا مین نے مسلمانون کی صورت بنالی گویا مین محرم ہون پھر جبکہ میری
آنکھ کعبے پر پڑی تو سوائے دین اسلام کے ہر دین مجھسے جاتا رہا
سو مین مسلمان ہوگیا غسل کیا احرام باندہا اور مین یہ ہون سارے
دن تمہین تلاش کرتا پھرا ابراہیم نے میری طرف دیکھا اور کہا اے حامد
صدق کی برکت نصرانیت مین تو دیکھ کسطرح سے اُسکو اسلام کیطرف
ہدایت کی پھر وہ ہمارے ساتھ رہا یہانتک کہ فقرا مین اُس کا
انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ تعالے علیہ ✤

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین اور ایک میرا دوست
ہم کسی پہاڑ مین عبادت کرتے تہے میرا دوست تو زمین کی روئیدگی
کہایا کرتا تہا رہا مین سو میرے پاس ایک ہرنی ہر روز آتی اپنے دونو
پاؤن پہیلا دیتی مین اُسکا دودہ پی لیا کرتا پھر وہ چلی جاتی ہم اس

حالت مین ایک مدت تک رہے میرا دوست مجھسے دور تہا وہ ایک
دن میرے پاس آیا مجھسے کہا کہ ہمارے قریب ایک جماعت بدو کی
اُتری ہے اور وہان چلین شاید کچھ دودہ یا کچھ اور اُن سے ہمکو حاصل
ہوگا مین نے انکار کیا وہ مجھسے اصرار کرتا رہا یہانتک کہ مین نے
اُسکی موافقت کی پھر ہم اُنکے پاس گئے انہون اپنے کہانے سے ہمکو
کھلایا ہم وہان سے پھرے ہر ایک اپنی اپنی جگہ چلا گیا مین نے ہرنی
کا انتظار کیا اُسوقت مین جسمین وہ میرے پاس آیا کرتی تھی وہ نہ آئی
اسکے بعد پھر مین نے اُسکا انتظار کیا تو بہی نہ آئی اُس نے میرے پاس
آنا چھوڑ دیا مین سمجھ گیا کہ یہ میرے گناہ کی شومی کے سبب سے ہے جسکو مین
نے کیا بعد اسکے کہ مجھے اُسکے دودہ کے ساتھ غنا حاصل تہی امام یافعی
رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ واللہ اعلم ظاہر یہ بات ہے کہ جس
گناہ کا ذکر کیا وہ تین چیزین ہیں ایک تو توکل سے اُسکا نکلنا جسمین
وہ داخل ہوا تہا دوسرے اُسکی طمع اور عدم قناعت اُس رزق کے ساتھ
جسکے سبب سے وہ مستغنی تھا تیسرے اُسکا کہانا طعام خبیث کو جو کہ
پاک نہ تہا اُسکے سبب سے رزق طیب حلال محض سے محروم ہوا ✤

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مصر سے
بعض قری کیطرف چلا راہ مین سو رہا پھر بیدار ہوا آنکھیں کہولین ناگاہ
ایک قنبرہ اندہا درخت سے گر پڑا پھر زمین شق ہوگئی اُسمین دو تشتریان
نکلین اُنمین سے ایک سونے کی دوسری چاندی کی تہی ایک مین تلی
دوسری مین گلاب یا کہا پانی تہا اُس نے اُسمین سے کہایا اُسمین سے
پیا مین نے کہا وہ مجھے کافی ہے اور دروازہ پکڑ لیا یہانتک اُس نے
مجھے قبول فرمایا ✤

حکایت کہتے ہین ایک آدمی اہل خیر سے کہیتی کٹنے کے زمانہمین

طلب رزق کیلئے نکلا پانی برسنے لگا وہ ایک غار مین جا چھپا اُس نے
اندہا عقاب دیکھا یہ فکر کر رہا تھا کہ یہ عقاب کہان سے کھاتا ہوگا ناگاہ
ایک کبوتر پانی کے بچاؤ سے غار کے اندر چلا آیا اور عقاب پر گر پڑا اُس
نے پکڑ کے کھا لیا یہ شخص لوٹ کے اپنے گھر چلا آیا اور اللہ عزوجل پر توکل کیا

حکایت ایک گروہ رہزنون لٹیرون سے تھا وہ کہتا ہے کہ مین
اور ایک جماعت میرے ہمراہیون کی ہم بیٹھے ہوئے تھے رہزنی کیلئے
نکلے تھے ہم ایک جگہ پہنچے وہان کھجور کے تین درخت تھے ایک درخت
مین پھل نہ تھا ناگاہ ایک چڑیا پھل والے درخت سے ایک کھجور اُٹھا کر
اُس درخت کی چوٹی پر لے جاتی تھی جسمین پھل نہ تھا دس بار اُس نے ایسا
ہی کیا اور مین اُسکی طرف دیکھ رہا تھا میرے دل مین خطرہ گذرا کہ کھڑا
ہون اور دیکھون پھر مین اُس درخت پر چڑھ گیا دیکھا تو اُسکی چوٹی
مین ایک اندہا سانپ تھا وہ منہ کھولے ہوئے تھا چڑیا کھجور کو اُسکے
مُنہ مین رکھتی تھی مین نے رو دیا اور کہا سیدی یہ سانپ جسکے مار
ڈالنے کا تیرے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے جبکہ تو نے اُسے
اندہا کیا تو اُسکے لئے ایک چڑیا کو مقرر فرمایا کہ وہ اُسکے قوت کا بندوبست
کرے اور میں تیرا بندہ ہون اقرار کرتا ہون کہ بیشک تو معبود واحد ہے
تو نے مجھے رہزنی اور راہ خوفناک کرنیکے لئے مقرر فرمایا میرے دل
مین یہ بات واقع ہوئی کہ لے فلان میرا دروازہ توبہ کیلئے کھلا ہوا ہے
پھر مین نے اپنی تلوار کو توڑ ڈالا اور سر پر مٹی ڈالی اور چلایا الاقالة الاقالة
ناگاہ ایک ہاتف کہہ رہا ہے اقلناک قد اقلناک پھر مین اپنے رفیقون
کے پاس آیا اُنہون نے کہا تجھے کیا ہوا تو نے تو ہمین گھبرا دیا مین نے
کہا کہ مین تو مہجور تھا اور اب مجھ سے صلح کی گئی اور سارا قصہ اُن سے
بیان کیا انہون نے کہا کہ ہم سب صلح کرتے ہین پھر ہم نے کپڑے ہتھیار

پھینک دئے احرام باندہا مکے کا قصد کیا تین روز تک ہم جنگل مین چلتے رہے
پھر ہم ایک گاؤن مین پہونچے ناگاہ ایک اندہی بڑھیا پر سے ہمارا گزر
ہوا اُس نے ہم سے پوچھا کہ تم مین فلان کُردی ہے ہم نے کہا ہان اُس
نے کپڑے نکالے اور کہا میرا بیٹا مر گیا اور یہ کپڑے چھوڑ گیا مین نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین رات برابر خواب مین دیکھا آپ مجھ سے فرماتے
ہین کہ تو یہ کپڑے فلان کُردی کو دینا مین نے اُن کپڑون کو لیلیا مین نے
اور میرے ہمراہیون نے انکو پہن لیا پھر ہم چلے یہانتک کہ ہم مکے مین پہونچے

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ
کے ہمراہ تھے اُنکے پاس لوگ آئے عرض کیا اے ابو اسحٰق شیر ہمارے
رستے پر کھڑا ہے ابراہیم شیر کے پاس تشریف لائے اُس سے کہا اے
ابوالحارث اگر تجھے ہمارے حقمین کچھ حکم کیا گیا ہے تو جو تجھے حکم ہے تو
اُسکو بجا لا اور اگر تجھے کچھ حکم نہیں ہے تو تو ہمارے رستے سے ہٹ جا شیر
آواز کرتا ہوا چلا گیا پھر ابراہیم نے فرمایا کیا مشکل ہے ایک تمہارے پر
کہ صبح و شام اس دعا کو پڑھ لیا کرے اللھم احرسنی بعینک التی
لاتنام واحفظنا برکنک الذی لایرام وارحمنا بقدرتک علینا
فلا نہلک وانت ثقتنا ورجاؤنا ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مین ایکبار جنگل مین تنہا دوپہر کیوقت چلا ناگاہ ایک بڑا درندہ مجھ تک
طرف آیا مین ایک درخت کے نیچے اُترا ہوا تھا مین نے تسلیم اختیار کی حکم
الٰہی کا منقاد ہوا جب وہ میرے قریب آیا تو وہ لنگ کرتا تھا اُس نے
آواز کی میرے آگے بیٹھ گیا اور اپنا ہاتھ میری گود مین رکھدیا مین نے
دیکھا تو اُسکا ہاتھ پھولا ہوا تھا اُس مین پیپ و خون بھرا ہوا تھا مین نے
ایک لکڑی لی جس جگہ پیپ خون تھا اُسکو چیر دیا اور اُسکے ہاتھ پر ایک
کپڑا باندہ دیا وہ چلا گیا گھڑی بھر کے بعد پھر وہ آیا اور اُسکے ساتھ بچے دو

بچے تھے وہ میری طرف دو روٹیاں اٹھالائے ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے کی راہ مین تھا رات کیوقت ایک ویرانے مین پونہچا تو وہان ایک بڑا درندہ تھا مین ڈرگیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ ثابت رہ تیرے گرد ستر ہزار فرشتے ہیں تیری حفاظت کر رہے ہین *

حکایت ایک عابد کسی مسجد مین معتکف تھے اُنکے لئے کہین سے کچھ مقرر نہ تھا امام مسجد نے اُنسے کہا اگر تم کسب کرتے تو تمہارے لئے بہتر تھا انہون نے کچھ جواب نہ دیا امام نے تین بار اِسبات کی تکرار کی چوتھی بار مین انہون نے کہا کہ مسجد کے جوار مین ایک یہودی ہے وہ ہر روز دو روٹیون کا میرے لئے ضامن ہوا ہے امام نے کہا اگر وہ اپنی ضمانت مین سچا ہے تو تیرا مسجد مین بیٹھنا بہتر ہے عابد نے کہا اگر تو امام نہ ہوتا کہ اللہ تعالے اور اُسکے بندون کے درمیان مین باوجود اِس نقص توحید کے کھڑا ہوتا ہے تو تیرے لئے بہتر ہوتا تو ایک یہودی کی ضمانت کو اللہ عزوجل کی ضمانت پر فضیلت دیتا ہے اسی باب مین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ؎

اتطلب رزق اللہ من عند غیرہٖ ۔۔۔ وتصبح من خوف العواقب اٰمنا
وترضی بصراف وان کان مشرکا ۔۔۔ ضمینا ولا ترضی بربک ضامنا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے جبکہ عدم مین خلق کو ظاہر کیا تو اُن کیلئے ہمارے پیشے ظاہر کردئے ہر آدمی نے اپنے اپنے پیشے کو پسند کرلیا پھر جب اُنکو عالم وجود مین پیدا کیا تو ہر ایک زبان پر وہی پیشہ جاری کیا جو اُسنے اپنے لئے پسند کرلیا تھا ایک گروہ منفرد رہا اُس نے کچھ پسند نہ کیا اُس سے فرمایا کہ تو بھی پسند کرے اُس نے عرض کیا کہ جو ہم نے دیکھا اُسمین سے ہمین کچھ پسند نہ آیا کہ ہم اختیار کرین اللہ تعالے نے اُن کیلئے مقامات عبادت ظاہر فرمائے اُنہون

نے عرض کیا یا مولانا ہمنے تیری خدمت کو اختیار کیا فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ مین اُنکو ضرور تمہارا مسخر کرونگا اور اُنکو تمہارا خدام بناونگا اور قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ مین ضرور تمہاری شفاعت اُنکے حق مین قبول کرونگا جنہون نے تمہین پہچانا تمہاری خدمت کی

حکایت کہتے ہین کہ ایک جماعت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اُنسے کہا کہ ہم اپنا رزق طلب کرتے ہین انہون نے فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ وہ کہان ہے تو اُسکو طلب کرو انہون نے کہا ہم اُس کا سوال اللہ تعالے سے کرتے ہین فرمایا اگر جانتے ہو کہ وہ تمہین بہول جاتا ہے تو اُسے یاد دلاؤ۔ انہون نے کہا ہم اپنے گھرون مین داخل ہون اور توکل کرین فرمایا اللہ تبارک وتعالے کے ساتھ تجربہ کرنا شک ہے انہون نے کہا تو پھر کیا حیلہ ہے فرمایا ترک حیلہ *

حکایت بعض مریدین طلب رزق مین نکلے سعی کی یہانتک کہ تھک گئے ایک ویرانہ پایا وہان آرام لینے کیلئے بیٹھ گئے وہ اُسکی دیوارون کو دیکھ رہے تھے کہ کسی دیوار مین ایک تختی سبز پتھر کی نظر آئی اوسپر بخط سفید یہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

لما رایتک جالسا مستقبلا ۔۔۔ ایقنت انک للھموم قرین
ما لا یکون فلا یکون بحیلۃ ۔۔۔ ابدا وما ھو کائن سیکون
سیکون ما ھو کائن فی وقتہ ۔۔۔ واخو الجھالۃ متعب محزون
فلعل ما تخشاہ لیس بکائن ۔۔۔ ولعل ما ترجوہ سوف یکون
یسعی الحریص فلا ینال بحرصہ ۔۔۔ حظا ویحظی عاجز ومھین
فارفض لھا وتعرمن اثوابھا ۔۔۔ ان کان عندک للقضاء یقین
ھون علیک وکن بربک واثقا ۔۔۔ فاخو التوکل شانہ التھوین
طرح الاذی عن نفسہ فی رزقہ ۔۔۔ لما تیقن انہ مضمون

انہون نے ان شعرونکو پڑہا اور لوٹ کے اپنے گہر چلے آئے اسکے بعد
رزق مین اہتمام نہ کیا رضی اللہ عنہ +

حکایت کہتے ہین کہ ابویزید رضی اللہ عنہ نے کسی مسجد مین ایک امام
کے پیچھے نماز پڑہی جب اُس نے سلام پھیرا تو انسے کہا اے ابویزید تم کہان
سے کہاتے ہو انہون نے کہا تو صبر کر یہانتک کہ جو نماز مین نے تیرے
پیچھے پڑھی اُسکا اعادہ کرلون اسوجہ سے کہ تونے رازق مخلوقین مین
شک کیا جو شخص ملک رزاق تبارک و تعالے کو نہ پہچانتا ہو اُسکے پیچھے
نماز جائز نہین ہے +

حکایت اصمعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین ایک دن جامع
مسجد بصرے سے چلا آتا تہا مین بصرے کی کسی گلی کوچے مین جارہا
تھا کہ بدو تندخو برہنہ پا اونٹ پر سوار تلوار لٹکائے ہاتہہ مین کمان
لئے ہوئے علاوہ میرے قریب آیا مجھے سلام کیا مجھسے پوچھا تو کون ہے
کاہے مین نے کہا بنی اصمع کا کہا اصمعی تو ہی ہے مین نے کہا ہاں کہا تو
کہان سے آتا ہے مین نے کہا ایسی جگہ سے جسمین رحمان کا کلام پڑہا
جاتا ہے کہا رحمن کا کلام ایسا ہے کہ تم اسکو آدمی پڑہتے ہین مین نے
کہا ہاں کہا تو اُس مین سے کچھ مجھہ پہ پڑھہ مین نے کہا تو اپنے اونٹ
پرسے اُتر وہ اُتر پڑا مین نے سورہ ذاریات پڑہنا شروع کیا یہانتک
کہ مین اس آیت شریف پر پہنچا وفی السماء رزقکم وما توعدون اس
نے کہا اے اصمعی یہ کلام اللہ عزوجل کا ہے مین نے کہا ہان قسم ہے اُس
کی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھہ بہیجا بیشک اُسی کا کلام
ہے جسکو اُس نے اپنے نبی محمد صلعم پر نازل فرمایا اُس نے کہا تو یہ کافی
ہے پہر وہ اپنے اونٹ کیطرف کہڑا ہوا اُسکو نحر کیا اُسکے چمڑے پر گوشت
کو ٹکڑے ٹکڑے کیا مجھہ سے کہا تو اُسکی تقسیم مین میری مدد کر جو لوگ

آتے جاتے تھے ہمنے انکو تقسیم کردیا پہر اُس نے اپنی تلوار اور کمان کو توڑ
ڈالا ریت مین انکو دبا دیا اور جنگل کی طرف چلا گیا اور یہ پڑہتا جاتا تہا۔
وفی السماء رزقکم وما توعدون مین اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا اُس
نے کہا کہ تو کیون نہ متنبہ ہوا جسکے لئے یہ متنبہ ہوا جب مین رشید کے
ہمراہ حج کو آیا تو مکہ مشرفہ مین داخل ہوا مین کعبے کا طواف کر رہا تھا کہ
کسی شخص نے باریک آواز سے آواز دی مین نے پہر کے دیکھا تو وہی اعرابی
تھا دبلا رنگ زرد ہو گیا تھا مجھے سلام کیا میرا ہاتھ پکڑا مقام ابراہیم
کے پیچھے مجھے بٹہا دیا مجھہ سے کہا تو رحمن کا کلام مجھہ پہ پڑھہ مین نے سورہ
ذاریات پڑہنا شروع کیا جب مین وفی السماء رزقکم وما توعدون
پر پہنچا تو وہ چلایا اور کہا بیشک جو ہمسے ہمارے رب نے وعدہ کیا ہم نے
اُسکو سچا پایا پہر کہا اسکے سوا اور بہی ہے مین نے کہا ہان اللہ عز
وجل فرماتا ہے فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون
اُس نے ایک چیخ ماری اور کہا سبحان اللہ کس نے جلیل کو خفا کیا۔
یہان تک کہ اُس نے قسم کہائی کیا اُسکو سچا نہ جانا کہ قسم کیطرف اُسے
مجبور کیا تین بار اسی کلمے کو کہا اسی مین اُسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایکبار مجھے تنگی پہونچی سخت خوف ہوا
مین حیران و پریشان بدون زاد و راحلہ کے جنگلے کی طرف چلا تین دن
تک برابر چلتا رہا جب چوتھا دن ہوا تو مجھے پیاس و گرمی کی شدت
ہوئی جان کے ہلاک ہونے کا خوف ہوا جنگل مین کوئی درخت بہی نہ ملا
کہ اُسکے سایے مین بیٹھتا مین نے اپنا کام اللہ تعالی کو سونپا اور قبلے کی
طرف متوجہ ہو کر بیٹھہ گیا نیند نے مجھہ پہ غلبہ کیا مین سو رہا اور مین بیٹھا ہوا
تہا خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نے میری طرف ہاتہہ بڑہایا اور مجھہ سے
کہا تو اپنا ہاتہہ مجھے دے مین نے اُسکی طرف ہاتہہ بڑہایا اُس نے مجھہ

سے مصافحہ کیا اور کہا تو خوش ہو جا تو سلامت رہیگا بہت اللہ ...
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا مین نے کہا اللہ تجھ
پر رحم کرے تو کون ہے کہا مین خضر ہون مین نے کہا تم میرے لئے دعا
کرو انہون نے کہا کہہ یا لطیفا بخلقہ یا خبیرا بخلقہ الطف بی یا لطیف
یا علیم یا خبیر تین بار پہر مین نے اس دعا کو پڑہا انہون نے فرمایا یہ
ایسا تحفہ ہے کہ ہمیشہ تجھے اس سے غنا ہوگی جب تجھے کوئی تنگی ہو تجھے
یا کوئی حادثہ تجھہ پہ نازل ہو تو تو اس دعا کو پڑھ لیا کر تجھے کفایت
وشفا ہوگی پہر وہ غائب ہوگئے اور مین سن رہا ہون کہ کوئی شخص مجھے
پکارتا ہے یا شیخ یا شیخ مین جاگ اٹھا ناگاہ ایک آدمی اپنی سواری پر سوار
کھڑا ہوا ہے اُس نے مجھہ سے کہا تو نے کسی جوان آدمی کو دیکھا ہے جسکی
ایسی ایسی صفت ہے مین نے اُس سے کہا کہ مین نے کسی کو نہین دیکھا
اُس نے کہا کہ سات دن ہوئے کہ ایک جوان ہمارے گہر والون مین سے
نکل گیا ہے ہم سے کسی نے کہا کہ وہ حج کو گیا ہے پہر اُس نے مجھہ سے پوچھا
کہ تو کدہر جاتا ہے مین نے کہا جدہر اللہ چاہے اُس نے اپنی اسواری
کو بٹھایا اُسپر سے اُترا اتھیلی کیطرف ہاتھہ بڑہایا اُسمین سے دو قرص
سمید روٹی کے نکالے درمیان مین حلوہ رکھا ہوا تہا چھاگل پانی کی
بھری ہوئی نکالی اور کہا پی مین نے پانی پیا اور ایک قرص کھایا پہر
اُس نے مجھہ سے کہا سوار ہو جا مین سوار ہو گیا وہ میرے آگے بیٹھا ہم
دو رات ایک دن چلے پہر قافلے سے ملگئے اُنسے جوان کا حال پوچھا اُسے
خبر مل گئی کہ وہ قافلے مین ہے پہر وہ مجھے چھوڑکے چلا گیا گھڑی بہر کے
بعد اُس جوان کو ہمراہ لئے ہوئے میرے پاس آیا کہا اے بیٹے اللہ تعالے
نے اس شخص کی ملاقات کے سبب سے تیری ملاقات تجھہ پہ احسان کردی
مین نے ان دونون کو رخصت کیا اور چلدیا پہر وہی آدمی لیک کاغذ

لئے ہوئے مجھے ملا اُس نے کاغذ مجھے دیا اور میرا ہاتھ چوما اور چلا گیا مین
نے پانچ دینار سکہ دار اُسمین پائے اُس سے مکے تک مین نے سواری
کرایہ کی باقی کو کہانے پینے مین خرچ کیا اُس سال مین نے حج کیا نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا خلیل علیہ السلام کی طرف
بھی گیا جب کبھی مجھے کوئی تنگی یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو مین اُنہین
کلمون کو پڑھ لیتا ہون جنکی تعلیم خضر علیہ السلام نے مجھے فرمائی ہے
اور مین اُنکے فضل ومنت کا مقر ہون اور اللہ تعالے کا اُسکی نعمت
پر شکر ادا کرتا ہون ❖

حکایت بعض شیوخ کہتے ہیں کہ مین اور دس آدمی اور جبل لگام
مین داخل ہوئے کئی دن تک اُسمین چلتے رہے پہر ایک وادی کی طرف
اُترے وہان ایک چھوٹا تالاب بیٹھے پانی کا تہا اُسکے کنارے پر ایک
مسجد سفید پتھر کی بنی ہوئی تہی مسجد کے نیچے ایک پتھر تہا اُسمین سے ایک
پانی کا چشمہ بہکے تالاب کیطرف جاتا تہا ہم مسجد مین بیٹھے جب ظہر کا وقت
آیا تو ایک شخص آیا اُس نے اذان کہی پہر مسجد کے اندر آیا ہمکو سلام
کیا دو رکعت نماز پڑہی پہر تکبیر کہی ایک شیخ آئے اور اُنکے ہمراہ تیس
آدمی تہے وہ محراب کی طرف بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پہر سب چلے گئے ہم
سے کچھہ بات نہین کی جب عصر کا وقت آیا تو ہم نے نماز پڑہی اُن کو
نہ دیکھا جب مغرب کا وقت آیا تو وہی شخص آیا اذان دی تکبیر کہی
شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پہر وہ کھڑے ہوئے سرخ شفق ڈوبنے
تک نماز پڑہتے رہے پہر اذان دی تکبیر کہی شیخ نے ہمکو عشا کی نماز پڑہائی
پہر وہ چلے گئے اور ہمسے کلام نہ کیا نہ ہم نے اُنسے کلام کیا گہڑی بہر
کے بعد اُن مین سے ایک آدمی آیا اُسکے پاس کوئی چیز تہی اُس نے اُسکو
مسجد کے کونے مین رکھدیا پہر ہمسے کہا آؤ اللہ تم پہ رحم کرے ہم اُس

کیطرف اُٹھے ناگاہ وہ ایک سفید رومال تہا ہم نے اُسکی مثل نہیں دیکہی
اُسکے نیچے ایک سرپوش تہا سبز زمرد کا سرپوش کو ہم نے کہولا تو
ایک خوان یاقوت سرخ کا تہا اُسپر ثرید کی مثل کوئی کہانا تہا ہمنے اُسمین
سے کہایا ہم کہاتے جاتے تہے اور اُسمین سے کچہہ کم نہ ہوتا تہا جبکہ
وقت آیا تو وہی شخص آیا اُس نے خوان اُٹھا لیا پہر اذان دی اقامت
کہی شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز پڑھائی اور محراب مین بیٹھ گئے قرآن
کا ختم کیا اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کی بہت اچہی دعا مانگی پہر کہا بیشک اللہ
تعالےٰ نے اپنی خلق پر دو فرض ایک آیت مین فرض فرمائے ہین اور
خلق اُس سے غافل ہے مین نے کہا اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے وہ
کون آیت ہے شیخ نے مجہہ سے کہا جبرک اللہ تو آگے بڑہ مجہے جماعت
سے مقدم بٹہایا مجہہ سے کہا ہان اے میرے بیٹے جبرک اللہ جلیل جل جلالہٗ
نے فرمایا ان الشیطان لکم عدو یعنے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے
اُسکی عداوت ہمارے لئے بیان فرمائی پہر فرمایا فاتخذوہ عدوا سو
تم اُسکو دشمن ٹہیراؤ اُس نے ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم اُسے اپنا دشمن سمجہین
مین نے پوچہا ہم اُسے دشمن کسطرح ٹہیرائیں اُس سے کس طرح بچین شیخ
نے کہا تو جان رکھ اللہ تجہہ پر رحم کرے کہ اللہ جل جلالہٗ نے ہر مومن
کیلئے سات قلعے مقرر فرمائے ہیں مین نے پوچہا وہ کون قلعے ہیں کہا
پہلا قلعہ تو سونیکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اُسکے گرد ایک
قلعہ چاندی کا ہے وہ ایمان باللہ ہے اُسکے گرد ایک قلعہ لوہے کا
ہے وہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرنا ہے اُسکے گرد ایک قلعہ پتہرون کا
ہے وہ شکر اور اللہ تعالےٰ سے راضی ہونا ہے اُسکے گرد ایک قلعہ ٹہیکری
کا ہے وہ امر ونہی ہے اور اُن دونون کے ساتھ قیام کرنا ہے اس
کے گرد ایک قلعہ زمرد کا ہے وہ صدق واخلاص ہے جمیع احوال مین

اُسکے گرد ایک قلعہ تازے موتیون کا ہے وہ ادب نفس ہے سو مومن ان
قلعون کے اندر ہے اور ابلیس ان کے ورے بہونکا کرتا ہے جسطرح
کتا بہونکتا ہے اور مومن اُسکی کچہہ پرواہ نہین کرتا اسلئے کہ اُس نے تو
ان قلعون سے اپنا بچاؤ کرلیا مومن کو چاہئے کہ اپنے احوال مین ادب
نفس کو نہ چہوڑے جو کام کرے اُسمین سُستی سے ادب نفس کو ترک نہ
کرے اسلئے کہ جس نے ادب نفس کو چہوڑا اُسکے ساتہہ سُستی کی تو اُسکو
اوپر سے خذلان آتا ہے اُسکی مدد نہین ہوگی پہر جبکہ اُس نے ادب نفس
چہوڑ دیا تو ابلیس ایک قلعہ کے بعد دوسرا قلعہ اُس سے لیتا رہتا ہے
اُسمین طمع کرنے لگتا ہے یہان تک کہ اُس سے ساتون قلعے چہین لیتا
ہے اور کفر کیطرف اُسے پہیر دیتا ہے پہر وہ ہمیشہ ہمیشہ کو جہنم مین رہتا
ہے نعوذ باللہ من جمیع ذلک ونسأل اللہ حسن التوفیق وحسن الادب
مین نے شیخ سے عرض کیا کہ آپ مجہکو کوئی وصیت کریں فرمایا ہان جبرک اللہ
تو اپنے خالق کی رضا مین اُسقدر کوشش کر جسقدر تو اپنے نفس کی رضا
مین کوشش کرتا ہے اور دنیا مین اُتنا کام کاج کر جتنا تجہے اُسمین ٹہیرنا
ہے اور اپنے رب کیلئے اُسقدر عمل کر جسقدر تجہے اُسکی حاجت ہے اور
ابلیس لعنہ اللہ کی اتنی اطاعت کر جتنی وہ تجہے نصیحت کرے اور یہ اُسکا
دہوکا ہے اور معاصی کا اسقدر مرتکب ہو جسقدر نار پر ٹہیرنے کی تجہے
طاقت ہو اور جس بات مین تجہے ثواب کی امید نہ ہو اُس سے اپنی زبان
کو روک جیسا کہ تو اپنے نفس کو اُس اسباب وسامان سے بچاتا ہے جس
مین تجہے نفع کی امید نہیں ہوتی اور چار چیزون کو چار کیلئے چہوڑ دے پہر
تو پرواہ نکر جب چاہے مرجا شہوات کو چہوڑ جنت تک اور نیند کو قبر تک
راحت کو پلصراط تک فخر کو میزان تک پہر شیخ کہڑے اور چلے گئے اور ہم اُس
دن ٹہیرے رہے جب رات آئی تو وہی شخص آیا اُسکے ساتھ وہی خوان

تہا اُسپر ویسا ہی کہانا تہا ہمنے کہانا کہایا تین روز تک اُن کے پاس رہے
جب چوتہا دن ہوا تو شیخ نے ہمکو رخصت کیا اور آخر بات ہم سے یہ کہی
کہ اے جوانو اس مکان کو چہپانا اللہ تعالے دنیا و آخرت مین تمہاری
ستر پوشی کرے پہر ہم اُنکے پاس سے چلے ہمارا گزر ایک وادی پر ہوا
اُسکے ایک جانب مین میوہ دار درخت تہے اُن مین ہر قسم کا میوہ
تہا ہمنے دور سے نہر کے کنارے پر ایک کرکی کو دیکہا کہ کہڑا ہوا ہے
ہم اُسکے نزدیک گئے تو وہ اندہا تہا ہم اُسکے حال سے تعجب کرتے
رہے کہ ناگاہ ایک کالی مکہی شہد کی آئی اُسکے پیچہے بہت سی مکہیاں
تہین جب وہ مکہی کرکی کی طرف پہنچی تو زمین پر چلنے لگی کرکی نے اپنی
چونچ کہول دی مکہی نے اُسمین شہد رکہدیا پہر اور مکہیان ایک کے بعد
دوسری آتی جاتی تہین اور اُسکے منہ مین شہد ڈالتی تہیں یہانتک کہ
اُنمین کچہہ بہی باقی نہ رہا کرکی کا منہ شہد سے بہر گیا اُس نے اپنی چونچ
کو بند کرلیا اُسمین سے کچہہ شہد زمین پر گرپڑا مین نے اُسکو لے کے کہالیا
اور ہم وہانسے چلے آئے رضی اللہ عنہم آمین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ شیخ مذکور رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کیا کہ شیطان نعوذ باللہ منہ حصون
مذکورہ کو لیتا رہتا ہے یہانتک کہ بندے کو کفر کی طرف پہیر لیجاتا ہے۔
پہر وہ ہمیشہ کو آگ مین رہتا ہے نعوذ باللہ منہ سو یہ نہائت عمدہ
تحقیق ہے لیکن شیطان کبہی بعض قلعون پر غالب ہوجاتا ہے بعض
پر نہیں ہوتا تو وہ بندے کو فسق کی طرف لیجاتا ہے نہ کفر کیطرف پہر
وہ مستحق جہنم کا ہوجاتا ہے گو ہمیشہ کو اُسمین نہ رہے اور کبہی ایسا کرتا
ہے کہ بندے کو فسق کی طرف نہیں لے جاتا مگر اضعف الایمان کیطرف
پہونچا دیتا ہے تو وہ دوزخ کا مستحق نہیں ہوتا لیکن جو لوگ کامل ایمان
والے ہین اُنکے درجے کو نہین پہنچتا اور یہ سب تفاوت بحسب تفاوت

حصون مذکورہ کے ہے اسلیئے کہ معرفت و ایمان کے قلعون کو لینا مثل
لینے باقی قلعون کے نہیں ہے اور باقی قلعے وہ بہی آپسمین متفاوت
ہیں اسواسطے کہ صدق و اخلاص کے قلعے کو لینا مثل لینے امر و نہی کے
قلعے کے نہیں ہے ایسا ہی اور قلعوں کا حال ہے اس باب مین طول طویل
کلام ہے لیکن جبکہ بندے کیلیئے ایمان کامل توکل کامل کا قلعہ باقی
رہتا ہے تو شیطان کو اُس پر قدرت نہین ہوتی دیکہو اللہ تعالی نے
ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک شیطان کا دباؤ اُن لوگون پر نہین ہے جو کہ
ایمان لائے اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین یہ وہی لوگ ہین جو
کہ عبودیت کاملہ کے ساتہہ متصف ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا
کہ بیشک میرے بندو پر تیرا کچہہ دباؤ نہین ہے اور وہی ہین سچے ایمان
والے اسواسطے کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ مومن وہی ہیں کہ جب
اللہ کا ذکر ہو تو اُنکے دل ڈر جاویں اور جب پڑہیئے اُسکے کلام زیادہ
آوے اُنکو ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین پہر اُنکے آخر وصف
میں یہ فرمایا کہ وہی ہیں سچے ایمان والے کبہی ایک قلعہ کا لے لینا
بہی کفر کیطرف پہنچا دیتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ میں گرادیتا ہے۔
جیسے ایمان کا قلعہ لیکن شیطان کو اسکے لینے پر قدرت نہیں ہوتی
یہانتک کہ اور قلعے جو اُسکے گرد ہین اُن کو نہ لے لیوے اگر وہ
موجود ہون نسأل اللہ الکریم التوفیق والهدی والسلامة من
الزیغ والردی ◆

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل
مین تہا مجہے بہوک بہت لگی میرے نفس نے چاہا کہ مین اللہ تعالے سے
کہانا مانگون مین نے کہا کہ یہ کام متوکلین اہل ہمت کا نہیں ہے پہر
اُس نے مجہہ سے یہ بات چاہی کہ مین اللہ سبحانہ سے صبر کا سوال کرون

جب مین نے اسکا قصد کیا تو مین نے ایک ہاتف کو یہ شعر پڑھتے سنا

ویزعم انه منا قریب — وانا لا تضیع من اتانا

فهم ابو سعید سؤل صبر — کانا لا تراه ولا یرانا

کہتے ہین کہ دل کا دیکھنا شاہدۂ ایقان سے ہوتا ہے گو آنکھون سے غائب ہو ✤

حکایت [۲۶] ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک عرب کے آدمی کا مجھہ سے وصف بیان کیا گیا لوگون نے اُسکے لطائف شان وحسن کلام کا اشارات اہل معرفت مین ذکر کیا مین اُسکی طرف گیا یہانتک کہ اُسکے مکان پر پہنچا چالیس دن تک صبح کیوقت اُسکے پاس ٹھیرا لیکن اتنا وقت مجھے نہ ملا کہ اُسکے علم سے فیض یاب ہون اسلئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھہ بہت مشغول رہتا تھا ایک دن اُس نے میری طرف دیکھا اور کہا تو کہان کا ہے مین نے اُسکو اپنا وطن بتا دیا اُس نے کہا تو کیون میرے پاس آیا مین نے کہا اسلئے کہ تمہارے علم سے کوئی ایسی بات حاصل کرون کہ وہ مجھے میرے رب کیطرف راہ بتادے اُس نے کہا تو اللہ سے ڈر اور اُس سے مدد مانگ اور اُسپر بھروسا کر اسلئے کہ وہ ولی حمید ہے پھر وہ چپ ہو رہا مین نے کہا اللہ تمپر رحم کرے کچھہ اور زیادہ مجھے بتاؤ مین مسافر آدمی ہون دور شہر سے تمہارے پاس آیا ہون مین چاہتا ہون کہ تم سے کئی باتین پوچھون جو کہ میرے دل مین کھٹک رہی ہین اُس نے کہا تو متعلم ہے یا عالم یا مناظر مین نے کہا مین متعلم محتاج ہون اُس نے کہا تو متعلمین کے درجے مین کھڑا رہو اور ادب سوال کا نگاہ رکھہ اسلئے کہ اگر تو اس سے تجاوز کریگا اور حرمت کو چھوڑ دیگا تو یہ بات نفع معلم کو بگاڑ دیگی اسلئے کہ جو لوگ علماے دانشمند اور عارفین سے منتخب ہین وہ صدق ووفا کا راستہ چلے

ہین قرب وصفا کے قدم پر کھڑے رہے ہین حزن وبلا کے وادیون کو طے کیا ہے پھر وہ دارین کی خیر اور لذت کو لگئے مین نے کہا اللہ تعالی تم پر رحم کرے جو تم نے بیان کیا بندہ اُسکو کب پہونچتا ہے کہا جبکہ وہ اسباب وانساب سے خارج ہو جاوے ہر تعلق سے اپنے دل کو قطع کردے مین نے کہا بندے کا یہ حال کب ہوتا ہے کہا جب کہ وہ سارے حول وقوت سے نکل جاوے نہ اُسکے لئے کوئی چیز ہو جسکا وہ مالک ہو نہ اُسکے لئے کوئی حال ہو جسکو وہ پہچانے رضی اللہ عنہما ✤

حکایت [۲۷] شیخ ابو جعفر فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نزدیک بعض اخوان صوفیۂ کرام کے دینور مین تھا اُنکے پاس کچھہ لوگ اکراد کے آئے تاکہ وہ اُن لوگون کیلئے کچھہ سامان خریدین پھر انہون نے کہا کہ اگر تمہین یہ معلوم ہو جاوے کہ ہم یہ سامان کس کیلئے خریدتے ہین تو تم اُسکے خریدنے مین جلدی کرو انہون نے کہا کہ تم مجھہ سے قصہ بیان کرو اُن لوگون نے کہا بہت بہتر ہے پھر انہون نے اپنے سردار کیطرف اشارہ کیا جسکے ہمراہ وہ تھے کہا یہ شخص قبیلے کا سردار ہے اس کی ایک بی بی تھی اُس نے کئی بیٹیان جنین اس نے اپنی بی بی سے کہا اور وہ حاملہ تھی کہ اگر اب کی بار تو نے بیٹی جنی تو تجھے طلاق ہے اور حکم دیا تو ہمنے سردی کے موسم کا سفر کیا مراغہ اور اُس کے اطراف جانیکا قصد کیا ہم ایک دن جا رہے تھے کہ اُسکی بی بی کو درد زہ ہوا اُس نے پانی لیا گویا اُس سے طہارت کریگی اُسکے لڑکی پیدا ہو گئی اُس نے لڑکی کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے پہاڑ کے غار مین ڈالدیا اور چلی آئی ظاہر کیا کہ وہ حمل صرف ہوا تھی سو وہ نکل گئی پھر ہم چھہ مہینے تک اُس جگہ سے غائب رہے جب پھرے تو اُسی جگہ اُترے عورت نے پانی لیا اور اُس غار کی طرف گئی جسمین لڑکی کو چھوڑ آئی تھی جب وہ اُسکے

قریب پہنچی تو ناگاہ ایک ہرنی لڑکی کے پاس کھڑی ہوئی تھی اُسکو دودھ
پلا رہی تھی جبکہ ہرنی نے عورت کو دیکھا تو متوحش ہوئی اور چلی گئی
اُس نے لڑکی کو لیلیا وہ رونے چلانے لگی اُس لئے اُسے رکھدیا اور
اور کنارے ہو گئی ہرنی پھر لوٹ کے آئی اور اُسکو دودھ پلانی رہی
اور وہ چُپ ہو گئی نہ چلاتی نہ تھی عورت اپنے لوگونکے پاس آئی۔ اور
قصہ بیان کیا اُس کے خاوند نے بھی سُن لیا پھر سب لوگ غار
کیطرف گئے دیکھا تو ہرنی لڑکی کو دودھ پلا رہی تھی جب ہرنی کو انکی
آہٹ معلوم ہوئی تو وہ علیحدہ ہو گئی اور لڑکی رونے لگی عورتوں
نے اُسکو لیلیا اُسے پچکارتی رہیں یہانتک کہ وہ چپ ہوئی اپنے
بل گئی پھر اُسکو لے کے قبیلے کیطرف آئے اور ہرنی دور سے دیکھتی
رہی یہانتک کہ ہم نے کوچ کر دیا یہ سامان جسکا ہم خرید نا چاہتے ہین
اُسی لڑکی کا جہیز ہے اُسکے باپ نے ایک نیک آدمی سے نکاح کر دیا
ہے سبحان اللہ اللطیف الخبیر المنان القدیر +

باب نہم ان کے بیان کہ محبین عارفین اللہ سبحانہ سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُن کا خوف سب ڈرنیوالوں سے بڑھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا اللہ عزوجل نے فجار کے حق مین کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا
یکسبون کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون ثم انھم لصالوا الجحیم
ثم یقال ھذا الذی کنتم بہ تکذبون کوئی نہیں پر زنگ پکڑ گیا
اُن کے دلون پر وہ جو کچھ کماتے تھے کوئی نہین وہ اپنے رب سے
اُس دن روکے جاوینگے پھر مقرر وہ بیٹھنے والے ہین دوزخ میں پھر

کہیگا یہ ہے جسکو تم جھوٹ جانتے تھے اللہ سبحانہ نے فجار کا حال بیان
فرمایا کہ اُنکی کمائی زنگ پکڑ گئی اُنکے دلون پر اور ران وہی ہے جو
کہ گناہونکی ظلمت دل پر چھا جاتی ہے اسوجہ سے دل سخت ہو جاتا
ہے اعمال صالحہ کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے بھلائی برائی کا تمیز اُٹھ
جاتا ہے پھر اُنکی جزا اس پر تین قسم کی بیان فرمائی ایک تو رب سے
حجاب دوسرے جہنم مین داخل ہونا تیسرے جھڑکی یعنے بدون دیدار
الٰہی کے جہنم مین داخل کئے جاوینگے پھر اُنسے کہینگے یہ وہی ہے جس
کی تم تکذیب کیا کرتے تھے سو سب سے بڑا عذاب اہل نار کا یہی ہے
کہ اللہ عزوجل کے دیدار فائض الانوار سے روکے جاوین چونکہ انکے
دل دنیا مین سخت و تاریک تھے نور ایمان اور حقائق عرفان سے
کوئی چیز بھی اُنکے دلون مین نہین پہنچتی تھی اسلئے آخرت مین اُن کی
جزا یہی ہے کہ رحمٰن کے دیدار سے روکے گئے بعض عرفا نے فرمایا جو شخص
اللہ سبحانہ کو دنیا میں پہچانیگا وہ بھی بقدر اُسکے معرفت حاصل کرنیکے
اُسکو پہچانیگا اور جسقدر دنیا مین اُسکی معرفت حاصل کی تھی اُسیقدر آخرت
مین اُسکے لئے تجلی فرمائیگا سو دنیا مین تو اُسکو دل کی آنکھ سے دیکھا
اور آخرت میں سر کی آنکھ سے دیکھیگا جینے اُسکو دنیا میں دل سے نہ
دیکھا وہ اُسکو آخرت مین اپنی آنکھ سے نہ دیکھیگا سو جو لوگ عارف
باللہ ہین اُن کو یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ دنیا میں کہین چشم بصیرت سے
حجاب نہ ہو جاوے اور آخرت مین آنکھون کے دیکھنے سے نہ چھپ جاوے
اوزاعی رحمہ اللہ نے اپنے بھائی کو یہ لکھا اما بعد تو ہر طرف سے گھیر لیا گیا
ہے تو یقین کرلے کہ تجھے ہر دن رات مین لئے جاتے ہین سو تو اللہ
سے اور اُسکے آگے کھڑے ہونیسے ڈر اور اس سے ڈر کہ یہی تیرا آخر
وقت ہو والسلام عتبہ غلام رحمہ اللہ رات کو روتے اور کہتے اللہ تعالی

کی روبکاری کے یاد کرنے نے دوستون کے جوڑ کاٹ ڈالے اور کہتے اے
میرے مولیٰ تو جائز رکھتا ہے کہ اپنے دوستون کو عذاب کرے اور تو
حی کریم ہے ایک رات دریا کے کنارے پر کہڑے ہوئے ان کلمون
کو بار بار کہتے رہے اور کوئی کلمہ ان پر زیادہ نہین کیا اور صبح تک ادا
کئے وہ کلمے یہ ہین اگر تو مجھے عذاب کرے سو مین بیشک تیرا محب
ہوں اور جو تو رحم فرماوے تو مین تیرا محب ہون ہ

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا — سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

کہمس رحمہ اللہ رات کو کہتے تھے کیا تو روا رکہیگا کہ مجھے عذاب کرے
اور تو میری آنکہہ کی ٹہنڈک ہے اے میرے دل کے دوست ابو سلیمان
دارانی رحمہ اللہ روتے اور کہتے اگر وہ مجھہ سے میرے گناہون کے ساتہہ
مطالبہ کریگا تو مین بیشک اُسکے عفو کے ساتہہ مطالبہ کرونگا اور جو
میرے بخل کے ساتھ مطالبہ کریگا تو مین بیشک اُسکے جود کے ساتہہ
مطالبہ کرونگا اور جو مجھے آگ مین داخل کریگا تو مین بیشک دوزخیونکو
خبر دونگا کہ مین اُسکو دوست رکہتا تہا محبان الٰہی مین سے ایک شخص
نزدیک ایک گروہ کے تہا کہ وہ خوف سے رو رہے تہے اس نے
چند شعر پڑہے مضمون اُنکا یہ ہے کہ سب لوگ تیری آگ کے ڈر سے تجھے
پوجتے ہین اور نجات کو بڑا افضل جانتے ہین یا اسلئے کہ جنتون مین بسائے
جاوین اور کوئی چمن اُنکے چمنون مین سے اور سلسبیل اُنکو دیا جاوے
میری جنتون مین کوئی غرض نہین اسلئے کہ مین اپنی محبت کا عوض نہین
چاہتا کسی نے اُس شخص سے کہا اگر وہ تجھہ کو نکالدے تو تو کیا کرے
اُس نے کہا اگر مجھے حب کیوجہ سے وصل نصیب نہ ہو تو مین اپنا گہر دوزخ
مین بناؤنگا پھر دوزخ والونکو صبح و شام اپنی ندا سے پریشان کرونگا
کہ اے گروہ مشرکون کے اُس شخص پر نوحہ کرو جو دعویٰ کرتا تہا کہ جیں

سے محبت رکھتا تہا وہ اپنے دعویٰ مین سچا نہ تہا سو اسکی جزا عذاب طویل
ہے اور رقیہ موصلیہ کا قول پہلے گزر چکا کہ اے میرے معبود اور اے
میرے سید اور اے میرے مولے اگر تو مجھے اپنے سارے عذاب کے ساتہہ
عذاب کرے تو جو تیرا قرب کہ مجھہ سے فوت ہو گیا وہ میرے نزدیک عذاب
سے بڑہکر ہے ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آگ کا ڈر خوف
فراق کے مقابلے مین ایسا ہے جیسا ایک قطرہ دریاے متواج مین شبلی
رحمہ اللہ اپنے گھر مین جوش مین آتے اور کہتے جسکی عادت قرب ہے وہ تیرے
بُعد پر صبر نہین کر سکتا اور جسکو محبت نے عاشق کر دیا وہ تیرے حجاب
پر قوی نہیں ہو سکتا سو اگر آنکہہ تجھے نہیں دیکہہ سکتی تو دل تو تجھے دیکہتا
ہے عارفین جن باتون سے ڈرتے ہیں اُن میں سے رضاے الٰہی کا
فوت ہونا ہے گو اُنسے عفو کیا جائے یا ترک عقوبت ہو سو جو نعیم جنت
کہ اعراض و بُعد کے ساتہہ ہو اس سے اُن کے نزدیک رضاے الٰہی
بہت زیادہ محبوب ہے دیکہو اللہ سبحانہ نے قرآن پاک میں ارشاد
فرمایا ہے ومساکن طیبة فی جنات عدن ورضوان من اللہ اکبر
یعنی اللہ سبحانہ کی ذراسی رضا نعیم جنت سے بہت بڑی ہے صحیح حدیث
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اہل جنت سے فرمائیگا کیا مین تمکو اس سے افضل نہ دون وہ کہینگے اس
سے افضل اور کیا ہے ارشاد ہوگا کہ مین اپنی رضا تم پر نازل کرتا ہون
سو اسکے بعد کبہی تم پر خفا نہ ہونگا مطرف رحمہ اللہ کہتے تہے الٰہی تو
ہم سے راضی ہوجا اگر تو ہمسے راضی نہیں ہے تو ہم سے عفو کر کسی
آدمی کو خواب مین دیکہا اُس سے حال پوچہا اُس نے کہا میری
مغفرت فرمائی اور مجھہ سے اعراض کیا اور اُس گروہ اہل علم سے جنہون
نے اپنے علم کے ساتہہ عمل نہ کیا سو محبین عارفین ایسے حال سے ڈرتے

ہین اور شروع ہی سے رضا ہی کا سوال کرتے ہین فضیل بن عیاض رحمہ
اللہ کہتے ہین جس نے اللہ تعالےٰ سے اُسکی رضامندی کا سوال کیا
سو بقدر اُس نے بڑی چیز کا سوال کیا اور کہتے ہیں اگر مین جبریل و
اسرافیل سے شدت اجتہاد کی خبر دیا جاؤن تو مجھے کچھ تعجب نہ ہو اور
جسکے یہ طالب ہین اُسکے مقابلے مین یہ نہایت کم ہے تم جانتے ہو
یہ کیا طلب کرتے ہیں اور کس چیز کو چاہتے ہیں اپنے رب کی رضا چاہتے
ہین جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کہ مالک بن دینار رضی اللہ نے
فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری
خلق کو جمع فرمائیگا تو مجھ سے فرماوے اے مالک میں کہون لبیک
یعنے حاضر ہوں پھر مجھے اذن دے کہ مین اسکے روبرو سجدہ کرون
اور مین جان لون کہ بیشک وہ مجھ سے راضی ہو گیا پھر مجھ سے ارشاد
فرماوے کہ اے مالک تو آج مٹی ہو جا ابو عبید سری یا ابو عبداللہ تستری
رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے رنج و غم صرف اس کا ہے کہ وہ مجھے اُن لوگوں
مین سے کرے جن سے اُس نے عفو کیا کسی نے کہا کیا عفو پر خلق کی نجات
نہ ہوگی اُنہون نے کہا ہان لیکن اس سے بڑھکر کونسی چیز قبیح ہوگی
کہ مجھ سا بوڑھا کل کو اللہ عزوجل کے روبرو ٹھیرایا جاوے پھر اُس سے
کہین کہ تو بڑا بوڑھا تھا چل جا اب مین نے تجھ سے عفو کیا مین تو یہ
آرزو کرتا ہوں کہ جن لوگون نے فی اللہ مجھ سے دوستی رکھی اُن سب
کو میرے لئے بخشدے جن چیزون سے کہ عرفا کا قلق زیادہ ہوتا ہے اُن
مین سے حیا ہے اللہ عزوجل سے جسوقت کہ اُسکے سامنے وقوف ہوگا
بعض نے کہا مجھ پہ کوئی چیز نہین گزری کہ وہ زیادہ سخت ہو حیا سے
جو اللہ عزوجل سے ہوگی حسن رض نے کہا اگر ہم نہ روویں مگر صرف
اُس مقام کی حیا سے تو ہمکو لائق ہے کہ ہم رووین پھر لنبا رونا رووین

فضیل رض نے کہا کیا بری بات ہے کہ وہ تجھ سے عفو کرے احمد بن ابی الحواری
رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے محمد بن حاتم ابوجعفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ
فضیل بن عیاض رض نے فرمایا اگر مین اختیار دیا جاؤن اس بات مین
کہ زندہ کیا جاؤن پھر جنت مین داخل ہوں اور اسمین کہ زندہ نہ کیا
جاؤن تو میں اسی کو اختیار کرون کہ زندہ نہ کیا جاؤں احمد کہتے ہین
مین نے محمد سے پوچھا کہ یہ حیا کی وجہ سے ہے انہون نے کہا ہان احمد
نے کہا مین نے معن بن عیسےٰ کو کہتے سنا کہ بعض تابعین کہتے تھے اگر
مجھے جنت سے نار کیطرف حکم کیا جاوے تو یہ زیادہ محبوب ہے اس سے
کہ اُسکے آگے ٹھیرایا جاؤن پھر مجھ سے سوال کرے پھر مجھے جنت کیطرف
حکم کیا جاوے مین نے یہ بات ابوسلیمان سے بیان کی انہون نے کہا
بلکہ ہم موقف مین ٹھیرائے جاوین پھر ہماری آنکھین اُسکے ساتھ ٹھنڈی
ہون ابو یزید وغیرہ اسیطرف گئے ہین اور حذیفہ مرعشی نے فضیل کا
قول اختیار کیا ہے اسلئے کہ حذیفہ نے کہا اگر مجھ پہ ایک فرشتہ آسمان
سے اُترے وہ مجھے یہ خبر دے کہ مین دوزخ کو نہ دیکھونگا یعنی مین جنت
کی طرف جاؤنگا مگر اتنی بات ہے کہ مین اپنے رب کے آگے ٹھیرونگا
پھر جنت کی طرف جاؤنگا تو میں یہ کہوں کہ نہ مین جنت چاہتا اور نہ
اُس موقف مین ٹھیرتا یہی بات احمد بن ابی الحواری سے بھی روایت
کی گئی ہے نقل کیا گیا ہے کہ جب اسود بن یزید کے مرنے کا وقت آیا
انہون نے رو دیا کسی نے کہا یہ کیا گھبراہٹ ہے انہون نے کہا مین
کیونکر نہ گھبراؤن مجھ سے زیادہ اسکا کون مستحق ہے قسم ہے اللہ کی
اگر اللہ عزوجل سے میری مغفرت ہو گئی تو مجھے کہ مین نے کیا ہے اُس
کی حیا مجھے غم مین ڈالیگی ایک آدمی ہے کہ اُسکے درمیان مین اور
ایک اور آدمی کے درمیان چھوٹا سا گناہ ہے پھر اُس سے معاف

کردے وہ اسی سے ہمیشہ شرمندہ رہیگا ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ حسین بن عبد العزیز نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے یہان ایک بوڑہا آدمی تہا وہ کئی برے کاموں پر قائم تہا پہر اُس نے انکو چھوڑ دیا۔ جب اُسکے مرنیکا وقت آیا تو اُسے بیہوشی ہوگئی پہر ہوش میں آیا کہنے لگا مین نے دیکہا کہ گویا مین مرگیا اور ایک آنیوالا میرے پاس آیا پہر وہ مجھے اللہ عز وجل کی طرف لے گیا یہانتک کہ اُس نے مجھے پردے کے ورے ٹہیرا دیا گویا اُس نے چاہا کہ حضور مین مجھے لیجاوے مجھے حیا وخوف نے گہیر لیا اور وہ شخص گویا کہتا ہے کہ دو ہی امر ہین یا تو اللہ عز وجل کے حضور مین حاضر ہونا یا دوزخ میں داخل ہونا سو مین نے گویا دخول نار کو قبول کیا حیا کے سبب سے جو مجھ پر طاری تھی پہر وہ لے چلا پہر اُس نے مجھ کو چھڑہایا اُس سے کہا گیا کہ تو اسکو جنت کی طرف لیجا ابو حامد خلقانی سے روایت کیا گیا ہے کہ انہون نے امام احمد رضی اللہ عنہ کے روبرو یہ شعر پڑہے ؎

اذا ما قال لی ربی اما استحییت تعصینی
وتخفی الذنب من خلقی وبالعصیان تاتینی..
اقول لہ نعم یا رب ارجی ان توفقنی...

یعنے جب مجھ سے میرا رب فرمائیگا کیا تجھے شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتا تہا اور میری خلق سے تو گناہ چھپاتا تہا اور میری نافرمانی کیا کرتا تہا تو مین اُس سے عرض کرونگا کہ ہان اے رب مین امید رکہتا ہون کہ تو مجھے توفیق عنایت فرماوے حضرت امام نے دوبارہ پڑہنے کا اُسکو حکم دیا اُس شخص نے انکو مکرر پڑہا پہر اپنے گھر تشریف لیگئے ان شعرونکو بار بار پڑہتے تہے اور روتے تہے بعض نے یہ شعر پڑہے ؎

یا حسرۃ العاصین عند معادھم ھذا وان قدموا علی الجنات

ولم یکن الا الحیاء من الذی ستر القبیح لاعظم الحسرات

حکایت بہلول رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن بصرے کی شارع عام مین تہا مین نے دیکہا کہ لڑکے جا نقل اور بادام کے ساتھ کہیل رہے ہین اور ایک لڑکا اُن کی طرف دیکہتا تہا اور روتا تہا مین نے اپنی جی مین کہا کہ یہ لڑکا حسرت کرتا ہے اُس چیز پر جو لڑکون کے ہاتھ مین ہے اور اسکے پاس نہیں ہے اگر ہوتی تو یہ بھی اُنکے ساتھ کہیلتا مین نے اُس سے کہا میرے بیٹے تو کیون روتا ہے جوز لوز تیرے لئے خرید لاؤن کہ اُنکے ساتھ تو بھی کہیلے اُس نے میری طرف نگاہ اُٹھائی اور کہا اے کم عقل کہیل کیلئے ہم پیدا نہین کئے گئے ہین مین نے کہا بیٹا پہر کس واسطے پیدا کئے گئے ہین اُس نے کہا علم اور عبادت کیلئے مین نے کہا اللہ تعالے تجھمین برکت دے تجھے یہ بات کہان سے معلوم ہوئی اُس نے کہا اس آیت سے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون یعنے کیا پس تم نے گمان کیا کہ ہم نے تمکو عبث ہی پیدا کیا اور تم ہماری طرف رجوع نہ کئے جاؤگے مین نے کہا بیٹا تو تو مجھے دانشمند معلوم ہوتا ہے تو مجھے نصیحت کر اور مختصر کر اُس نے چار شعر پڑہے مضمون اُن کا یہ ہے کہ مین دیکہتا ہون کہ دنیا نے اپنا دامن چڑہا کے جانے کی تیاری کی دنیا کسی زندے کے لئے رہنے والی نہین ہے نہ کوئی زندہ اُس پر باقی رہنے والا ہے موت اور حوادث آدمی کی جان کی طرف ایسے دوڑتے ہین جیسے گھوڑدوڑ کے دو گہوڑے سوائے مغرور دنیا کے ساتھ ٹہیر اور اُس سے اپنے نفس کیلئے توشہ لے بہلول کہتے ہین کہ پہر اُس نے اپنی دونو آنکہون سے آسمان کی طرف دیکہا اور اپنی دونوں ہتہیلیون سے اُسکی طرف اشارہ کیا اور آنسو

دو لنو گالو نپر بہتے تہے اور کہنا شروع کیا اے وہ ذات جسکی طرف
زاری ہے اے وہ ذات جسپر بہروسا ہے اے وہ ذات کہ جب کوئی
امیدوار اُس سے امید رکہے تو اُسکی امید خطا نہ جاوے جب وہ
اپنی بات پوری کر چکا تو بیہوش ہو کر گر پڑا مین نے اُسکا سر اپنی گود
مین اٹھا لیا اپنی آستین سے اُسکے مُنہ کی خاک کو جہاڑا جب وہ
ہوش مین آیا تو مین نے کہا بیٹا تجہے کیا ہوا تہا تو تو ابہی چہوٹا بچہ
ہے تجہہ پر کوئی گناہ نہین لکہا گیا کہا بہلول تو میرے پاس سے
دور ہو جا مین نے اپنی ماں کو دیکہا ہے کہ جب وہ بڑی بڑی لکڑیون
سے آگ جلانا چاہتی ہے تو بغیر چہوٹی چہوٹی لکڑیون کے آگ نہین
جلتی مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین جہنم کی چہوٹی لکڑیون سے نہ ہو
جاؤن مین نے کہا بیٹا تو تو مجہے حکیم معلوم ہوتا ہے تو مجہے وعظ کر
اور مختصر کر اُس نے چند شعر پڑہے مضمون انکا یہ ہے کہ مین تو غفلت
مین رہا اور موت کا حادی میرے پیچہے حدی کرتا آتا ہے سو اگر مین
آج نہ گیا تو کل تو ضرور ہی جاونگا مین اپنے بدن کو نرم نرم لباس
سے آرام دیتا ہون اور میرے جسم کو بوسیدہ لباس سے چارہ نہین
گویا مین اب دیکہہ رہا ہون کہ میرا جسم قبر مین ہے اوپر اُسکے دیوار
اور نیچے اُسکے لحد ہے ساری خوبی اور خوبصورتی میری مٹ گئی
ہڈی پر گوشت باقی رہا نہ چمڑا عمر کو دیکہتا ہون تو وہ چلدی اور مین
اپنے مقصد کو نہ پہنچا اور اب میرے پاس نہ توشہ ہے اور سفر نہایت دور
دراز مین نے کہلم کہلا اللہ تعالےٰ کی نافرمانیان کین اور طرح طرح کی
نئی نئی باتین نکالین اور اب اُنکا کچہہ علاج نہیں ہوسکتا لوگون کے
ڈر سے پردہ کیا حیا کی اور اس سے نہ ڈرا کہ کل کو اُسکے سامنے سب
کچہہ کہل پڑیگا ہان اُس سے ڈرا تو لیکن اُسکے حلم پر بہروسہ کیا اور

پہچانا کہ اسکے سوا اور کوئی عفو کرنیوالا نہین ہے سو اُسی کیلئے حمد ہے
موت اور بوسیدہ ہونے کے سوا اگر کوئی چیز نہ ہوتی اور نہ رب کا
کوئی وعدہ وعید ہوتا تو بہی یہی موت اور رلنا ملنا ہمارے لئے کافی
تہا کہ ہم لہو ولعب مین مشغول نہ ہوتے لیکن کیا کرین ہماری عقل سے
ہدایت زائل ہوگئی امید ہے کہ گناہون کے بخشنے والا میرے گناہونکو
بخشدے اسلئے کہ غلام جب گناہ کرتا ہے تو مالک اُسکی مغفرت ہی فرماتا
ہے مین تو برا بندہ ہون مین نے اپنے مالک کے عہد مین خیانت کی بُرا
غلام ایسا ہی ہوتا ہے کہ اُسکو عہد کا پاس نہیں ہوتا سو کیسے بنیگی
جب تو میرے بدن کو آگ سے جلاویگا کیسی آگ جسکی طاقت سخت پتہر
بہی نہیں رکہتا مین موت کے وقت تنہا اور بوسیدہ ہونے مین تنہا اور
اکیلا ہی اٹہایا جاونگا سو اے اکیلے اکیلے پر رحم فرما بہلول کہتے ہین جب
وہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو مین بیہوش ہو کر گر پڑا اور وہ لڑکا چلا
گیا جب مجہے ہوش آیا تو مین نے لڑکونکی طرف دیکہا اُسکو اُنکے ساتہہ
نہ پایا مین نے اُن سے پوچہا یہ کون لڑکا ہے انہون نے کہا تو اُسے
نہیں پہچانتا مین نے کہا نہین انہوں نے کہا یہ حسین بن علی بن ابیطالب
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد سے ہے مین نے تعجب کیا اس سے کہ یہ ثمر
سوا اس شجر کے اور کہان سے ہوسکتا ہے ✢

حکایت ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہونیسے پہلے حج کیلئے آیا اس
نے بہت چاہا کہ حجر اسود کا بوسہ لیوے مگر نہ لے سکا اتنے مین امام زین العابدین
علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف
لائے انکے لئے لوگ ٹہیر گئے الگ ہوگئے انہون نے حجر اسود کا بوسہ لیا
کسی نے ہشام سے کہا یہ کون ہیں اُس نے کہا مین نہیں پہچانتا فرزدق
شاعر نے کہا لیکن مین انکو پہچانتا ہوں اور چند شعر حضرت امام کی

مدح میں پڑھے مضمون ان کا یہ ہے کہ یہ انکے بیٹے ہین جو کہ ساری خلق
سے بہتر ہیں یہ تقی نقی پاک مشہور ہین یہ وہ شخص ہین جنکے دباؤ کو مکے کا
سنگستان پہچانتا ہے انکو بیت اللہ اور حل وحرم سب جانتے ہیں یہ
ایسے شخص ہیں کہ سوائے تشہد کے انہوں نے لا کبھی نہیں کہا اگر تشہد
نہ ہوتا تو انکا لا نعم ہوجاتا قریش جب انکو دیکھتے ہیں تو انکا شاعر
یہی کہتا ہے کہ انہیں کے مکارم کیطرف کرم منتہی ہوتا ہے اگر متقیون
کی گنتی کی جاوے تو یہ اُن سب کے امام ہوں یا اگر کہا جاوے
کہ زمین والونکا بہتر و برتر کون ہے تو کہا جاوے کہ یہی ہیں اگر تو
انکو نہیں پہچانتا ہے تو یہ فاطمہؓ کے بیٹے ہیں انہین کے نانا کے سا
سب انبیا اللہ ختم کئے گئے ہین تیری یہ بات کہ یہ کون ہین ان کا
کچھ ضرر نہیں کرتی اسلئے کہ جنکو تو نہین پہچانتا اُنکو سب عرب وعجم
جانتے پہچانتے ہین یہ حیا کے مارے چشم پوشی کرتے ہیں اور لینے
مہابت کیوجہ سے اغضا فرماتے ہیں یہ بات نہیں کرتے مگر اُسوقت
کہ جب تبسم کرتے ہین روایت کیا گیا ہے کہ حضرت امام ہر رات دن
مین ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے رات کی نماز سفر حضر مین نہین چھوڑتے
تھے جب وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد ہوجاتا جب نماز پڑھنے کھڑے
ہوتے تو بدن کانپ جاتا تھا کسی نے عرض کیا کہ آپ کو یہ کیا ہوجاتا
ہے فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں جب
ہوا چلتی تو غش کھاکے گر پڑتے ایک بار جس گھر مین آپ تھے آگ
لگی اور آپ سجدے مین تھے لوگوں نے کہنا شروع کیا یا ابن رسول
اللہ آگ آگ۔ آپنے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی جب آپ
نے سر اٹھایا تو کسی شخص نے اس باب مین عرض کیا فرمایا مجھے اس
آگ سے آخرت کی آگ نے مشغول کردیا آپ یہ دعا اکثر کیا کرتے

تھے الٰہی مین تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ تو میرے ظاہر
کو آنکھون کی روشنی مین اچھا کردکھاوے اور میرا باطن کو برا کردے اور یہ
بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک قوم نے ڈر سے اللہ عزوجل کی عبادت
کی سو یہ غلامون کی عبادت ہے دوسرون نے رغبت کیلئے عبادت
کی پس یہ تجار کی عبادت ہے ایک قوم نے شکر کیلئے عبادت کی یہ
عبادت آزاد لوگون کی ہے آپ کو یہ بات پسند نہ تھی کہ کوئی شخص
وضو میں آپ کی اعانت کرے اپنے وضو کے لئے آپ خود پانی بھرتے
تھے اور سونے سے قبل اسکو ڈھانک دیتے تھے جب رات کو بیدار ہوتے
تو پہلے مسواک کرتے پھر وضو کرتے نماز پڑھنا شروع فرماتے دن کا ورد
اگر قضا ہوجاتا تو رات کو اُسکی قضا کرتے جب چلتے تو آپ کا ہاتھ
ران سے تجاوز نہیں کرتا تھا اپنے ہاتھ کو ادہر اُدہر ہلاتے نہ تھے فرماتے
تھے مجھے تعجب ہے اُس متکبر فخور سے جو کہ کل نطفہ تھا اور کل کو مردار
ہوگا اور نہایت تعجب اُس شخص سے آتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ مین
شک کرتا ہے اور اُس کی خلق کو دیکھ رہا ہے اور بڑا تعجب اُس سے
ہے کہ جو پچھلی پیدائش کا انکار کرتا ہے اور وہ اگلی پیدائش دیکھ رہا
ہے میں نہایت تعجب کرتا ہون اُس شخص سے جس نے فانی گھر کیلئے
عمل کیا اور باقی گھر کو چھوڑا اکثر لوگ مدینے والون میں سے اپنی گزران
کرتے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ اُنکو معاش کہانسے ملتی ہے جب
حضرت امام کا انتقال ہوا تو جو کچھ اُنکو رات مین ملتا تھا وہ موقوف
ہوگیا حضرت امام کی عادت تھی کہ پوشیدہ دیتے تھے جاہل لوگ
یہ خیال کرتے تھے کہ وہ بخیل ہیں جب انکا انتقال ہوا تو معلوم ہوا
کہ سو گھر والوں کو نفقہ دیتے تھے آپ کے صاحبزادے امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ پانچ آدمیون

کا مصاحب نہ ہونا نہ اُنسے بات چیت کرنا نہ راہ مین اُنکو اپنا رفیق بنانا
فاسق کے ساتھ نہ ہونا اسلئے کہ وہ ایک لقمے بلکہ اس سے کم کے عوض
میں تجھے بیچ دیگا مین نے عرض کیا ابا ایک لقمے سے کم میں کسطرح بیچیگا
فرمایا وہ اسمین طمع کریگا پھر اُسے نہ پائیگا اور بخیل کا مصاحب نہ ہونا
اسواسطے کہ وہ اس حالت میں کہ تو اُسکی طرف نہایت محتاج ہوگا تجھے چھوڑ
دیگا۔ جھوٹے کے ساتھ نہ ہونا اسلئے کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ قریب
کو تجھسے بعید اور بعید کو قریب کریگا احمق کے ہمراہ نہ رہنا اسلئے
کہ وہ تجھے نفع پہنچانا چاہیگا اور ضرر پہنچا دیگا مثل مشہور ہے کہ دشمن
عاقل احمق دوست سے بہتر ہے قاطع رحم کے ساتھ نہ رہنا اس لئے
کہ کتاب اللہ مین تین جگہ مین نے اُسکو ملعون پایا ہے مروی ہے
کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی شان مین
کلمات بے ادبی کے کہے آپ پر افترا کیا آپ نے فرمایا اگر مین ایسا ہی
ہوں جیسا تونے کہا تو مین اللہ تعالےٰ سے استغفار کرتا ہوں اور جو مین
ایسا نہین ہوں جیسا کہ تونے کہا تو اللہ تعالی تیری مغفرت فرماوے
وہ آدمی عذر معذرت کرتا ہوا آپ کی طرف کھڑا ہوا آپ کے سر مبارک
کا بوسہ لیا اور کہا میں آپ پر سے قربان ہون آپ ایسے نہیں ہین
جیسا مین نے کہا آپ میرے لئے دعاے مغفرت فرمائین آپ نے فرمایا
اللہ تعالےٰ تیری مغفرت فرماوے پھر اُس نے کہا اللہ تعالےٰ خوب
جانتا ہے جس جگہ اپنے رسالتوں کو رکھتا ہے کسی شخص نے خوب کہا
ہے کہ لوگ تین قسم ہین ایک تو اعلےٰ دوسرا ادنےٰ تیسرا برابر کا
سو جو مجھسے مرتبے مین بڑا ہے مین اُسکا حق پہچانتا ہوں اُسمین
حق کی پیروی کرتا ہون اور حق کا اتباع ضروری ہے اور جو مجھ
سے مرتبے میں کم ہے تو مین اُسکی بات سے اپنی آبرو کو بچاتا ہوں

اگرچہ اس باب مین مجھے کوئی ملامت کرے اور جو میرے برابر کا ہے
اگر اُس سے کوئی بھول چوک ہو جاوے تو مین اُس سے درگزر
کرتا ہوں اسلئے کہ شریف کی یہی شان ہے کہ وہ درگزر کرے اب
میں اپنے نفس پر لازم کئے لیتا ہون کہ ہر گنہگار سے تجاوز ہی کرونگا
گو اُسکے جرائم مجھ پر کثرت سے ہون ایک بار حضرت امام کے ہاں
مہمان آئے تھے آپ کا خادم اُن کیلئے بھنا ہوا گوشت دوڑتا ہوا
لئے آتا تھا وہ گوشت آپ کے چھوٹے بیٹے پر اُسکے ہاتھ سے گر پڑا
اُسکے سر مین چوٹ لگ گئی لڑکے کا انتقال ہو گیا حضرت امام نے
غلام سے فرمایا کہ تو آزاد ہے اسلئے کہ تو نے اُسکے قتل کا ارادہ
نہین کیا تھا اور اپنے بیٹے کی تجہیز تکفین کرنا شروع کیا محمد بن اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہم بیمار تھے حضرت امام اُنکے پاس تشریف لائے
محمد رونے لگے آپ نے فرمایا کیا حال ہے محمد نے عرض کیا کہ مجھپر قرض
ہے آپ نے پوچھا کتنا ہے انہون نے کہا پندرہ ہزار اشرفی آپ
نے فرمایا وہ مجھ پر ہے ایک دن آپ مسجد سے نکلے ایک شخص ملا اُس
نے آپ کو برا کہا آپ کے غلام اُس کی طرف دوڑ پڑے آپ نے فرمایا
اس سے نہ بولو پھر اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارا حال جو
تجھسے پوشیدہ ہے وہ بہت ہے کیا تیری کوئی حاجت ہے کہ ہم تیری
مدد کرین وہ شخص شرما گیا آپ نے اپنی چادر جو اوڑھے ہوئے تھے
اُسپر ڈالدی اور ہزار درہم دینے کا اُسکے لئے حکم فرمایا وہ شخص اس
قصے کے بعد کہتا تھا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اولاد رسول
ہین امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کسی مغرور کو وہم نہ ہو کہ یہ لوگ
دنیا دار تھے اُس سے مال خرچ کرتے تھے یہ تو اہل سخا صاحب فتوت
و فضل صاحب مروت وجود و مکارم نبوت تھے ان کے پاس دنیا

آتی تھی جلد اسکو اپنے پاس سے نکالدیتے تھے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک قبیلہ سے پوچھا کہ بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ حر بن قیس مع کسیقدر بخل کے ہے آپ نے فرمایا بخل سے بڑھکر اور کونسی بیماری ہے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے حسان رضی اللہ عنہ نے آپ کا قول سنکر اُسکو چند شعروں میں نظم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے شعر سے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ بیشک بعض شعر حکمت ہیں ایک روایت مین لحکما دوسرے مین لحکمۃ وارد ہوا ہے ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس کی سخاوت اُس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں مین ہے یہ افضل ہے اُس سخاء نفس سے جو خرچ کرنیکے ساتھہ ہو +

حکایت محمد بن حامد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ امام احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹھا ہوا تھا اُنکی جان کنی کا وقت تھا پچانوے برس کی عمر کو پہنچ گئے تھے اُنکے اصحاب مین سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا اُنکی آنکھیں بھر آئیں اور کہا اے بیٹے جس دروازے کو مین پچانوے برس سے ٹھونکتا تھا وہ میرے لئے اس گھڑی کھولا جاتا ہے مین نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھہ کھولا جاویگا یا شقاوت کے ساتھہ اور جواب کا وقت اب آپہونچا ہے انپر سات سو اشرفیان قرض تھین سب قرضخواہ موجود تھے انہون نے اُنکی طرف دیکھا اور کہا آلہی بیشک تو نے گرو کو ارباب اموال کیلئے وثیقہ کیا ہے اور تو اُن پر اُنکا وثیقہ لیتا ہے اور تو نے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو مین تمہارے لئے قبول کرونگا سو تو میرا قرض ادا کر دے اور میرے خصوم کو مجھہ سے راضی کردے تو ہر چیز پر قادر ہے ایک شخص

نے دروازہ ٹھونکا اور کہا احمد کے قرضخواہ کہاں ہیں وہ نکلے اُس شخص
اُنکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ +
نے اُنکا قرض ادا کر دیا پھر

حکایت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہین بعض ایام مین مین نے ایک جوان آدمی کو صلوٰۃ خائفین پڑھتے دیکھا مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہ جوان شاید کوئی ولی ہے اولیاء اللہ مین سے پھر مین ٹھیرا رہا یہانتک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے جواب سلام دیا مین نے اُس سے کہا کیا تو نہیں جانتا کہ جہنم مین ایک وادی ہے جسکو لظی کہتے ہین نزاعۃ للشوی تدعو من ادبر و تولی و جمع فاوعی یعنی تپتی آگ کھینچ لینے والی کلیجہ پکارتی ہے اُسکو جس نے پیٹھہ دی اور پھر گیا اور اکٹھا کیا اور سنیتا جوان نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو کہا اور پڑھ مین نے پڑھا یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیہا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والون کو اس آگ سے جسکی چپٹیان ہین آدمی اور پتھر اُسپر مقرر ہیں فرشتے تندخو زبردست بے حکمی نہیں کرتے اللہ کی جو بات اُنکو فرمائی اور وہی کرتے ہین جو اُنکو حکم ہو **ف** ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والون کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دے کر ڈر دکھا کر پیار سے مار سے تو بھی اگر نہ آوین تو اُنکی کم بختی یہ بے گناہ انتہی جوان نے جب یہ آیت شریف سنی تو مر کے گر پڑا مین نے اُسکے کپڑے اُتارے دیکھا تو اُسکے سینے پر لکھا ہوا تھا فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیہ ۔ یعنے سو وہ ہے گزران مین من مانتے اونچے باغ مین جسکے میوے جھک رہے ہیں جب تیسری رات ہوئی تو مین نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ تخت پر

بیٹھا ہوا سر پہ تاج رکھے ہوئے ہے مینے اُس سے پوچھا اللہ تعالے نے تیرے
ساتھ کیا کیا اُس نے کہا مجھے بخشدیا اور مثل اہل بدر کے مجھے ثواب عنایت
کیا اور کچھ زیادہ دیا مین نے کہا زیادہ کیون دیا کہا اسلئے کہ وہ
سیف کفار سے قتل کئے گئے اور مین ملک جبار کے کلام سے مارا گیا
رحمہ اللہ تعالے ٭

حکایت کہتے ہیں سالم حداد رضی اللہ عنہ ابدالون مین سے تہے
اکثر فتح موصلی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جایا کرتے تہے جب اذان سنتے
تو انکا رنگ بدل جاتا زرد ہو جاتا بے چین ہو جاتے پہر دوڑتے
دوکانون کو کھلی ہوئی چہوڑ دیتے ٭

حکایت بعض اصحاب فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکدن فتح موصلی
کے پاس گیا اُنکو روتے پایا اور اُنکے آنسوؤن مین زردی ملی ہوئی تہی مین نے کہا یا سیدی مین
آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا آپ خون روئے ہو فرمایا واللہ اگر تو
مجھے اللہ کی قسم نہ دیتا تو مین تجھے نہ بتاتا مین آنسو رویا اور خون رویا
مین نے عرض کیا آپ آنسو کس بات پر روئے کہا اس بات پر کہ مین اللہ
عزوجل سے متخلف رہا پہر مین نے پوچھا کہ خون کس پر روئے فرمایا آنسو
پر کہ مجھ سے قبول نہوں جب اُنکا انتقال ہوا تو مین نے انکو خواب
مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالے نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا
اور فرمایا اے فتح یہ سب رونا تو کس پر رویا مین نے کہا یا رب مین اسپر
رویا کہ مین تیرے حق سے متخلف رہا فرمایا خون کیوں رویا مین نے عرض
کیا یا رب آنسوؤں پر رویا کہ قبول نہوں ارشاد کیا اے فتح تونے اس
سب سے کیا ارادہ کیا مین قسم کہاتا ہون اپنے عزت وجلال کی بیشک
چڑہے میری طرف تیرے دو لکہا فقط چالیس برس سے تیرا نامۂ اعمال
لیکر اور اُسمین ایک گناہ بہی نہ تہا ٭

حکایت کہتے ہین بنی اسرائیل مین ایک جوان آدمی نہائت خوبصورت
تہا اُس زمانہمین اُس سے بڑہکر اور کوئی خوبصورت نہین دیکھا گیا
یہ شخص زنبیل بناکے بیچتا تہا ایک دن اپنی زنبیل لئے ہوئے گشت کر رہا
تہا کہ اتنے مین ایک عورت ملوک بنی اسرائیل مین سے کسی بادشاہ کے
گہر سے نکلی اُس عورت نے جب اُسکو دیکھا تو جلدی سے لوٹ گئی بادشاہ
کی بیٹی سے کہا کہ ایک جوان دروازے پر زنبیل بیچ رہا ہے مین نے
اُس سے بڑہکر خوبصورت کبہی نہین دیکھا بادشاہ کی بیٹی نے کہا اس
کو اندر لے آ یہ عورت باہر آئی جوان سے کہا تو اندر چل ہم تجھ سے
خریدینگے وہ اندر آیا اُس نے دروازہ بند کر دیا پہر دوسرے دروازے
کے اندر آیا اُسکو بہی بند کر دیا یہانتک کہ تین دروازے بند کئے پہر
بادشاہ کی بیٹی اپنا مونہہ اور چہاتی کہولے ہوئے اُسکے سامنے آئی
جوان نے کہا تم کو جو خریدنا ہے خرید لو اُس نے کہا ہم نے تجھکو اسلئے
نہیں بلایا ہے ہم نے تو تجھے فلان فلان بات کیلئے بلایا ہے یعنی جوان
کو اُسکے نفس سے پہسلانے لگی جوان نے کہا تو اللہ سے ڈر لڑکی نے
کہا اگر تو میرا کہا نہ مانیگا تو بادشاہ کو خبر کر دونگی کہ یہ مجھے اپنے نفس سے
پہسلانے آیا تہا جوان نے اُسکو نصیحت کی اُس نے ایک نہ سُنی جب جوان
نے دیکھا کہ اب کسی طرح جان نہین چہوٹتی تو کہا میرے لئے وضو کو پانی
رکہو لڑکی بولی کیا تو مجھ سے بہانے کرتا ہے لونڈی جا اسکے لئے محل
کے اوپر پانی رکہہ وہ ایسی جگہ ہے کہ یہ وہانسے نہ بہاگ سکیگا اُس محل
کی بلندی زمین سے چالیس گز تہی جب یہ محل کی بلندی پر گیا تو اُس نے
کہا الٰہی مین تیری معصیت کیطرف بلایا گیا ہون مین یہ پسند کرتا ہون
کہ اپنی جان کو اس بلندی سے گرادون اور مرتکب معصیت کا نہون
پہر کہا بسم اللہ اور اپنی جان کو گرادیا اللہ تعالے نے ایک فرشتہ اُس

کی طرف نازل فرمایا فرشتے نے اُسکے دونوں بازو کو پکڑ لیا سو برابر
دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا گر اجب زمین پر پہنچا تو کہا آلہی اگر تو چاہے تو
مجھے ایسا رزق دے سکتا ہے کہ اُسکے سبب سے مجھے زنبیل بُننے کی حاجت
نہ رہے اللہ تعالےٰ نے ایک تھیلی اشرفیون کی اُسکی طرف بھیجی اُس نے
اُسمین سے اسقدر لیا کہ اپنا کپڑا بھر لیا جب کپڑے مین رکھہ چکا تو کہا آلہی
اگر یہ ایسا رزق ہے کہ تونے مجھے دنیا مین دیا ہے تو اسمین میرے
لئے برکت دے اور جو یہ اُس اجر سے کم کرے جو تونے میرے لئے آخرت
مین اپنے نزدیک رکھا ہے تو مجھے اسکی کچھہ حاجت نہیں ندا آئی کہ یہ
جو ہمنے تجھے دیا یہ پچیسواں حصہ ہے تیرے صبر کے اجر سے جو تونے
اپنی جان کے گرانے پر کیا اسنے کہا آلہی مجھے ایسی چیز کی کچھہ حاجت
نہیں جو اُس اجر سے کم کرے جو میرے لئے آخرت مین تیرے نزدیک
ہے وہ سونا اُسکے پاس سے اُٹھا لیا گیا اور شیطان ملعون سے کہا
گیا کہ تونے کیون نہیں اسکو گمراہ کیا یعنی ارتکاب فاحشہ کے ساتھ
اُس نے عرض کیا میں کیونکر قادر ہوتا کہ ایسے شخص کو بہکاؤں جس
نے اپنی جان کو اللہ عزوجل کیلئے خرچ کردیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں داؤد علیہ الصلوۃ والسلام
کی محراب مین ایک بڑھیا کو مین نے دیکھا بالون کا کرتہ پہنے ہوئے تھی
اُسکی آنکھین جاتی رہی تھیں نماز پڑھتی تھی اور روتی تھی میں نے اپنی
نماز کو چھوڑ دیا کھڑا ہوکے اُسکو دیکھنے لگا جب وہ نماز سے فارغ ہوئی
تو اُس نے اپنا مونہہ آسمان کی طرف اٹھایا اور ان شعرونکو پڑھنا
شروع کیا ؎

انت سؤلی وعصمتی فی حیاتی | انت ذخری وعمدتی فی مماتی
یاعلیما بما اکن واخفی | دبماتی بواطن الخطرات

لیس لی مالک سوائ فارجو | لدفع العظائم الموبقات

مین نے اُسے سلام کیا اور اُس سے پوچھا کہ تیری آنکھین جانیکا کیا
باعث ہوا اُس نے کہا کثرت مخالفت ومعصیت پر رونیسے میری آنکھین
جاتی رہین اور جو کچھہ مجھہ سے اُسکے ذکر وخدمت مین تقصیر ہوئی اگر وہ مجھہ سے عفو
کریگا تو آخرت مین انسے بہتر مجھے عوض دیگا اور جو اُس نے عفو نہ کیا تو مجھے ایسی آنکھہ کی حاجت ہی کیا
آگ میں جلے صالح کہتے ہیں مجھے اُسپر رحم آیا مین نے بھی رودیا
پھر اُس نے کہا اے صالح تجھہ پر احسان ہے کہ تو میرے مولیٰ کی کتاب
سے مجھہ پر کچھہ پڑھے قسم ہے اُسکی عزت کی مین اُسکی طرف بہت مشتاق
ہوں مین نے یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ کہنے لگی
اے صالح اُسکی خدمت کون کرسکتا ہے جیسا کہ اُسکی خدمت کا حق ہے
پھر ایک ایسی چیخ ماری کہ جو اُسکو سنے اُسکا دل پھٹ جائے اور منہ
کے بل گر پڑی ناگاہ اُس نے دنیا سے انتقال کیا بعد اسکے مین نے
اُسکو خواب مین دیکھا اور نہایت خوشحال پایا میں نے اُسکی کیفیت
پوچھی کہ وہان کیسی گذری ؎

یہان تو رنج مین گذری کبھی قلق مین کٹی | مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھیری

اُس نے کہا کہ جب میری روح قبض کی گئی تو اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے سامنے
کھڑا کیا اور فرمایا اھلا بمن قتلھا الاسف علی تقصیرھا فی خدمتی
پھر وہ یہ شعر پڑھتی ہوئی چلی گئی ؎

جادلی بالذی اؤمل منہ | وحبانی بکل ما ارتجیہ
فی نعیم ولذۃ وسرور | ابدا عندہ اخلد فیہ

حکایت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت
تھی تیسرا حصہ حسن کا اُسکو دیا گیا تھا بدون سو اشرفی کے کسی سے
صحبت نہیں کرتی تھی ایک عابد نے اُسکو دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی

اپنے ہاتہہ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا سو اشرفیان جمع کین پہر
اُسکے پاس آیا اُس سے کہا تو مجہے پسند آگئی تہی مین نے اپنے ہاتہہ سے
محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ مین نے تیرے لئے سو اشرفیان
جمع کین عورت نے کہا اندر آ یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تہا سونے
کا وہ اپنے تخت پر بیٹہی پہر اُس سے کہا آ۔ یہ جب صحبت کرنیکے لئے بیٹہا
اُس نے اللہ تعالیٰ کے روبرو کہڑے رہنے کو یاد کیا اسکو لرزہ آگیا
اُس عورت سے کہا تو مجہے چہوڑ دے کہ مین نکل جاؤن اور یہ اشرفیان
تیری ملک ہین عورت نے کہا تجہے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تہا کہ مین تجہے پسند
آگئی پہر جب تجہے مجہہ پر قدرت ہوئی تو تو نے یہ کیا عابد نے کہا یہ مین
نے اسلئے کیا کہ مین اللہ تعالےٰ اور اُسکے روبرو کہڑے ہونے سے
ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجہے مبغوض کر دیا سو اب تو سب لوگوں
سے مجہے زیادہ مبغوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا
میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجہے چہوڑ دے کہ مین نکل
جاؤن اُس نے کہا مین تجہے نہ چہوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو
میرے ساتہہ نکاح کریگا عابد نے کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا
زاہد نے منہ پر مقنع ڈالا پہر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس
عورت نے اپنے افعال پر پشیمان ہوکے کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر
مین آئی اُسکا نام مکان دریافت کیا کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس
عورت کا عرف ملکہ تہا کسی نے زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب
اُسکو دیکہا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا ملکہ کے ہاتہہ مین گر پڑا اُس نے
کہا یہ تو مجہہ سے فوت ہوا اسکا کوئی رشتہ دار بہی ہے لوگون نے
کہا اسکا ایک بہائی فقیر ہے اُس نے کہا مین اُسکی حُب کیلئے اُس
سے نکاح کرونگی پہر اُس نے اُسکے بہائی سے نکاح کر لیا اللہ تعالےٰ نے

ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سب کے سب صالح ہوئے ✤

حکایت رجاء بن عمرو نخعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ کوفے مین ایک جوان
خوبصورت تہا عبادت مین بہت اجتہاد کرتا تہا زاہدوں مین ممتاز تہا
نخع کے لوگونکے پڑوس مین اُترا اُن مین کی ایک خوبصورت لڑکی کو
دیکہا اُس پر عاشق ہو گیا عقل جاتی رہی جیسا اس کا حال تہا ویسا
ہی لڑکی کا حال بہی ہو گیا اُس نے اُسکے باپ کے پاس پیغام بہیجا
باپ نے کہا کہ یہ اپنے چچا زاد بہائی سے نامزد ہو چکی ہے یہ سُن اُسکے
جو ایذا و تکلیف عشق کی سہہ رہے تہے وہ اور بڑہ گئی لڑکی نے اسکو
کہلا بہیجا کہ مجہے خبر پہنچی ہے کہ تجہے میرے ساتہہ محبت شدید ہے سو
میری بلا بہی بہت زیادہ بڑہ گئی اگر تو چاہے تو مین تیری زیارت کرون
اور جو تو چاہے تو مین سہل طریقہ بتاؤن کہ تو میرے گہر آجاوے اس
نے قاصد سے کہا کہ ان دونون باتون سے ایک بہی نہیں ہو سکتی
بیشک مین ڈرتا ہون اگر مین اپنے رب کی نافرمانی کرون بڑے دن
کے عذاب سے مین اُس آگ سے ڈرتا ہون جسکا شعلہ نہ بجہے نہ اُس
کی لپٹ ٹہنڈی ہو جب قاصد لڑکی کے پاس آیا اور اُسکا پیغام پہنچایا
تو کہنے لگی کہ باوجود اس شدت محبت کے مین گمان کرتی ہون کہ وہ زاہد
ہے اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے قسم ہے اللہ کی مین نہیں پاتی کسیکو کہ
وہ زیادہ اس بات کا مستحق ہو سب اللہ کے بندے اس امر مین شریک
ہین پہر دنیا سے علیحدہ ہو گئی اُسکے علاقو کو پس پشت ڈالدیا ٹاٹ پہن
لیا عبادت کرنا شروع کیا مگر باوجود اس سب کے جوان کی محبت سے
مارے پگہلی جاتی تہی اُسکے رنج سے سوکہتی جاتی تہی یہانتک کہ مر گئی جوان
اُسکی قبر پر آیا کرتا تہا ایکبار خواب مین دیکہا کہ نہایت حسین صورت
ہے اُس سے پوچہا کیا حال ہے کیسی گذری اُس نے یہ شعر پڑہا

نعم المحبة یا حبی محبتنا   جا یقود الی خیر و احسان
یعنی اے میرے دوست ہماری محبت کیا اچھی محبت ہے کہ خیر و احسان
کی طرف کھینچتی ہے اسکے بعد جوان نے پوچھا تو کدھر گئی اُس نے کہا
الی نعیم و عیش لا زوال له   فی جنة الخلد ملک لیس بالفانی
یعنے مین ایسے عیش و آرام کیطرف گئی جسکو زوال نہین جنت الخلد مین ایسا
ملک ہے جسکو فنا نہیں جوان نے کہا تو وہان مجھے یاد رکھنا مین تجھے
یہان بھولتا نہیں ہوں اُس نے کہا واللہ مین تجھے نہیں بھولتی مین
نے اپنے اور تیرے رب و مولے سے سوال کیا ہے تو اس بات پر اجتہاد
عبادت کے ساتھہ میری مدد کرنا پھر پیٹھہ پھیر کر چلی جوان نے کہا اب
مین تجھے کب دیکھونگا اُس نے کہا تو عنقریب ہمارے پاس آنیوالا
ہے اس خواب کے بعد سات رات زندہ رہا پھر مرگیا رحمہا اللہ تعالیٰ
حکایت [۱۱] کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بنی
اسرائیل میں سے زنا کیا نہر مین نہانے کیلئے گھسا پانی نے آواز دی
اے فلانے کیا تو نہیں شرماتا کیا تو نے اس گناہ سے توبہ نہیں کی
کیا تو نے نہیں کہا کہ اس گناہ کو پھر نہ کرونگا ڈرتا ہوا پانی سے نکل
آیا اور یہ کہتا تھا کہ بقیة العمر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کبھی نہیں کرونگا
پھر ایک پہاڑ پر گیا وہاں بارہ آدمی اللہ عز و جل کی عبادت کر رہے
تھے اُن کے پاس رہا کیا یہانتک کہ اُس جگہ قحط ہوا وہ لوگ گھاس
کی تلاش مین نیچے اُترے اُس نہر پر اُنکا گزر ہوا اس شخص نے کہا
مین تمہارے ساتھہ نہ جاونگا انہوں نے کہا کیوں اس نے کہا
اسلئے کہ اُس جگہ وہ شخص ہے جو میرے گناہ پر مطلع ہے مجھے اُس
سے اُس سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دیکھے پھر انہوں نے اُسکو
چھوڑ دیا اور خود چلے نہر نے اُنکو پکارا کہ اے عابدو تمہارے ساتھی

نے کیا کیا انہون نے کہا وہ کہتا ہے کہ یہان وہ شخص ہے جو اُسکے گناہ
پر مطلع ہوا ہے اُسے حیا آتی ہے کہ وہ اُسکو دیکھے نہر نے کہا سبحان اللہ
العظیم ایک تم میں کا اپنے لڑکے یا کسی قرابت والے پر خفا ہوتا ہے جب
وہ توبہ کرتا ہے اور وہ کام کرنے لگتا ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے
تو اُسکو چاہنے لگتا ہے تمہارا ہمراہی توبہ کرچکا اور جس بات کو مین دوست
رکھتا ہوں اُسکی طرف اُس نے رجوع کیا سو مین اُسکو دوست رکھتا ہون
تم اُسکے پاس جاؤ اور اُسکو خبر کردو اور میرے کنارے پر اللہ تعالے
کی عبادت کرو یہ گئے اُسکو خبر کی وہ اُنکے ساتھ آیا یہ سب ایک زمانے
تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے پھر جس شخص نے زنا کیا تھا اُسکا
انتقال ہو گیا نہر نے پکارا اے عابدو زاہدو اسکو میرے پانی سے
نہلاؤ میرے کنارے پر دفن کرو یہانتک کہ قیامت کے دن میرے وسط
سے اُٹھایا جاویگا انہون نے ایسا ہی کیا اور کہا کہ آج کی رات اس
کی قبر پر رہیں صبح کو چلے جاوینگے پھر وہ رات وہین رہے جب سحر کا وقت
ہوا تو اُنکو اونگھہ آگئی صبح تک سوتے رہے جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ
اللہ تعالے نے اُسکی قبر پر بارہ سرو کے درخت اُنکو اُگا دیا پہلا سرو جو
اللہ تعالے نے روئے زمین پر اُگایا وہ یہی ہے انہون نے کہا کہ جو
سرو کو اللہ تعالے نے اُگایا یہ اسی لئے ہے کہ اللہ تعالے اکو ہماری عبادت
اس جگہ محبوب ہے پھر وہ اُسکی قبر کے پاس عبادت آلہی کرتے رہے۔
جب کوئی مرتا تو اُسکو اُسکے پاس دفن کردیتے تھے یہانتک کہ سب
کے سب مرگئے کعب احبار فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل اُنکی قبرون کا حج
کیا کرتے تھے ✦
حکایت [۱۲] کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دو آدمی بنی اسرائیل
مین سے ایک مسجد کیطرف ایک تو مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے

باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھ سا آدمی اللہ تعالے کے گھر مین جاوے مین
نے تو اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہے اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق
لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں کوئی گناہ ہو گیا اُسکو اُس
گناہ کا رنج ہوا اندر سے باہر باہر سے اندر آنے جانے لگا اور کہتا جاتا
تھا کہ کس چیز کے ساتھ مین اپنے رب کو راضی کرون کونسی بات سے مین
اپنے رب کو خوش کرون وہ اس ڈر کی وجہ سے صدیق لکھا گیا +

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین شام کے قافلے میں تھا بدو نکلے
قافلے کو لوٹ لیا اُسکا سامان اپنے امیر پر پیش کرنے لگے ایک تھیلی
نکلی اُسمین شکر اور بادام تھے سب بدوؤں نے اُسمیں سے کہایا اُنکے
امیر نے نہ کہایا مین نے کہا تو کیون نہیں کہاتا اُس نے کہا میں روزہ
دار ہوں میں نے کہا تو رہزنی کرتا ہے لوگون کا مال لیتا ہے جان
کو قتل کرتا ہے اور تو روزہ دار ہے اُس نے کہا یا شیخ میں صلح کے
لئے ایک جگہ چھوڑتا ہوں ایک زمانے کے بعد مین نے اُسکو دیکھا کہ
احرام باندھے ہوئے ہے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے عبادت نے
اُسکو دبلا کر ڈالا یہانتک کہ پرانی مشک کی شکل ہو گیا مین نے اُس
سے کہا تو وہی آدمی ہے کہا ہاں اُس روزے نے میرے اور اللہ تعالے
کے درمیان میں صلح کر دی رضی اللہ عنہ آمین سے معلوم ہوا کہ گو آدمی
کتنے ہی گناہوں میں مبتلا ہو اور باوجود اسکے اُس سے کوئی نیک کام
ہوتا ہو تو اللہ سبحانہ کے فضل سے بسبب برکت عمل نیک کے توبہ نصیب
ہو جاتی ہے معاملہ درست ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالے سے
ڈرنا توبہ کا باعث ہو جاتا ہے گو ذرا سا ہی خوف کیون نہ ہو آدمی یہ
خیال نہ کرے کہ مجھسے تو گناہ ہوتے ہیں اب نیک کام کرنا کیا فائدہ
دیگا یہ شیطان کا دھوکا ہے نیک کام جو بنے کیے جائینگے اللہ سبحانہ
اس برکت سے اعمال بد سے بچائیگا توفیق توبہ عنایت کریگا نیک کام
برے کامون کو مٹا دینگے ان الحسنات یذھبن السیئات سے
یہی مراد ہے اللھم وفقنا +

حکایت ایک جوان آدمی بعض وعاظ علماء سلف کی مجلس مین
حاضر ہوتا تھا جب وہ واعظ کو یا ستار کہتے سنتا تو اسطرح ہل جاتا
جیسے کھجور کا پتا ہلتا ہے کسی نے اُس سے اسکا سبب پوچھا اُس نے
کہا میں عورتون کا لباس پہن کے نکلتا جس جگہ ولیمہ یا شادی ہوتی
عورتونکا مجمع ہوتا مین وہاں جایا کرتا تھا ایک دن کسی بادشاہ کی
بیٹی کی شادی تھی مین بھی وہاں گیا بادشاہ کی بیٹی کا ہار چوری گیا
لوگ چلائے دروازہ بند کرو عورتوں کا جھاڑا لو پھر انہوں نے ایک
ایک عورت کا جھاڑا لیا یہانتک سوائے میرے اور ایک عورت کے اور
کوئی باقی نہ رہا مین نے اللہ عز وجل سے دعا کی اپنی نیت اور توبہ کو
خالص کیا اور یہ کہا کہ اگر اس فضیحت سے نجات پائی تو پھر ایسا کام
کبھی نہ کرونگا لوگون نے وہ ہار اُس عورت کے پاس پایا جو باقی رہ
گئی تھی انہوں نے کہا دوسری عورت یعنے مجھ کو چھوڑ دو پھر انہون
نے مجھے چھوڑ دیا اور میرا حال مستور رہا اُسدن سے جب میں ستار
کا نام سنتا ہون تو مین اُس ستر کو یاد کرتا ہون جو اُس نے مجھ پہ
کیا اور مین حرکت کرنے لگتا ہوں جیسا کہ تم نے دیکھا اللھم یا ستار
العیوب ویا غفار الذنوب ویا مقلب القلوب ویا کاشف الکروب
استر عیوبنا واغفر ذنوبنا واصلح قلوبنا واکشف کروبنا وھمومنا
وغمومنا وارزقنا حسن الخاتمۃ یاکریم برحمتک یا ارحم الراحمین

حکایت ابو عامر واعظ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک
لونڈی کم قیمت کو پکارے جاتی ہے مین نے اُسکی طرف دیکھا تو اُس

کا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا تھا سر کے بال چپکے ہوئے تھے رنگ زرد ہو گیا تھا
مین نے اُسکے حال پر رحم کیا اُسکو خرید لیا مین نے اُسکو کہا میں اور تو
بازار چلین رمضان کی ضروری چیزین خرید لاوین اُس نے کہا حمد ہے
اُس اللہ کے لئے جس نے سارے مہینون کو میرے واسطے ایک مہینہ
کیا اور میرے لئے کوئی شغل دنیا کا نہ رکھا وہ دن بھر روزہ رکھتی ساری
رات نماز پڑھتی جب عید قریب آئی تو مین نے کہا جب صبح ہو تو مین اور
تو سویرے سے بازار کو چلین گے تاکہ عید کا سامان لے آوین اُس نے کہا
اے میرے مولیٰ تجھے کیا بڑا شغل ہے دنیا کے ساتھ پھر وہ اندر چلی گئی نماز
مین مشغول ہوئی ایک آیت کے بعد دوسری آیت پڑھتی رہی یہانتک
کہ اس آیت تک پہونچی ویسقیٰ من ماء صدید الخ اِسکو بار بار
پڑھتی رہی یہانتک کہ ایک چیخ ماری اُسی میں دنیا سے انتقال کیا رضی
اللہ عنہا ✤

حکایت بغداد مین ایک آدمی ایک عورت سے چمٹ گیا اُس سے
متعرض ہوا عورت نے انکار کیا جو کوئی اُسکے چھوڑانیکو آتا تو چھری
سے اُسکو چونکا لگاتا آدمی زبردست تھا لوگ اُسکے گرد کھڑے تھے
اور عورت اُسکے قبضے مین چیختی چلاتی تھی اتنے مین بشر بن حارث رضی اللہ
عنہ کا وہاں سے گزر ہوا یہ اُسکے پاس گئے اور اپنے بازو کو اُسکے بازو
سے رگڑ دیا وہ زمین پر گر پڑا عورت بھاگ گئی بشر چلے گئے لوگ اُس
آدمی کے قریب گئے دیکھا تو بہت پسینا اُس سے ٹپک رہا تھا انہوں
نے اُسکا حال پوچھا اُس نے کہا مین اور کچھ نہین جانتا لیکن ایک
شیخ نے میرا بازو رگڑ دیا اور کہا بیشک اللہ تعالے تیری طرف اور
تیرے عمل کیطرف دیکھ رہا ہے سو مین اُسکی بات سے بیہوش ہو گیا
اور مجھے اُس سے سخت ہیبت ہوئی مجھے نہین معلوم یہ کون آدمی

تھا کسی نے کہا یہ بشر بن حارث تھے کہا اے خرابی آج کے بعد وہ میری
طرف کیونکر دیکھیگا اور اُسی دن سے اُسکو تپ آگئی ساتوین دن مر گیا
رحمہ اللہ تعالے ✤

حکایت شبلی رضی اللہ فرمایا کرتے تھے اے علام الغیوب کاش مین جان
لیتا کہ میرا نام تیرے نزدیک کیا ہے اے غفار الذنوب تو میرے ساتھ
کیا کرنیوالا ہے اے مقلب القلوب کون سے عمل پر تو میرا خاتمہ کریگا
پھر چند شعر پڑھتے مضمون اُنکا یہ ہے کاش میں جان لیتا کہ جو میرے
بھیدے کو جانتا ہے اُسکے نزدیک میرا ذکر کس طرح ہے اچھا ہے یا برا
خیر کے ساتھ ہے یا شر کے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ جسدن میں حاضر
کیا جاونگا میرا حشر ہوگا اُسدن میرا کیا حال ہوگا میری موت کیونکر
ہوگی یقین کے ساتھ یا کفر کے کیا میری بات مانی جاویگی یا میرا شرح
صدر ہوگا کاش مجھے علم ہوتا کہ مین کدہر جاونگا نعیم کی طرف یا آگ
کی طرف تم میری مدح میرے وصف کو چھوڑ دو مین ہی خوب اپنی قدر
کو جانتا ہون ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ تیہ بنی اسرائیل مین ایک آدمی
کو مین نے دیکھا کہ عبادت نے اُسکو دبلا کر دیا تھا یہانتک کہ پرانی مشک
کیطرح ہو گیا مین نے کہا کس چیز نے تجھے اس حالت کو پہنچایا اُس نے اس
سوال سے متعجب ہوکے میری طرف دیکھا اور کہا کہ گناہون کے بوجھ
نار کے خوف ملک جبار کی حیا نے بعض نے اسی باب مین کہا ہے ؎

لما ذکرت عذاب النار ازعجنی	ذاک التذکر عن اھلی واوطانی
وصرت فی القفار رعی الوحش منفردا	کما ترانی علی وجدی واحزانی
وذا قلیل لمثلی لعد جرأته	فما عصی اللہ عبد مثل عصیانی
نادوا علی وقولوا فی مجالسکم	ھذا المسیئی وھذا المجرم الجانی

نما اہر عویت ولا قصرت منہ الی ولا غسلت بماء الدمع اجفانی

حکایت احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رابعہ کے احوال مختلف تھے یعنی انکی بی بی رابعہ شامیہ نے کہا کبھی تو اُسپر حب غالب ہوتی کبھی انس غلبہ کرتا کبھی خوف غالب ہوجاتا مین نے اُسکو سنا کہ وہ حالت حب میں یہ کہتے ؎

حبیب لیس یعدلہ حبیب وما لسواہ فی قلبی نصیب
حبیب غاب عن بصری وشخصی ولکن عن فوادی ما یغیب

اور حالت انس مین یہ کہتی ؎

ولقد جعلتک فی الفؤاد محدثی وابحت جسمی من ارادجلوسی
فالجسم منی للجلیس موانس وحبیب قلبی فی الفؤاد انیسی

اور خوف کیحالت میں یہ کہتی ؎

وزادی قلیل ما اراہ مبلغی اللزاد ابکی ام لطول مسافتی
اتحرقنی بالنار یا غایۃ المنیٰ فاین رجائی نیک این مخافتی

ایک بار رات بھر کھڑی رہیں اُسپر مین نے اُس سے کہا کہ تیرے سوا ہمنے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ رات بھر کھڑا رہتا ہو اُس نے کہا سبحان اللہ تجھہ سا آدمی ایسی بات کہے میں تو جب کھڑی ہوتی ہوں کہ مجھے ندا کی جاتی ہے ایکبار اُسکی نماز پڑھنے کا وقت تھا اور میں کھانیکو بیٹھا وہ مجھے وعظ و نصیحت کرنے لگی مین نے کہا تو مجھے چھوڑ کہ مین کھانا تو اچھی طرح سے کھا لوں اُس نے کہا میں اور تو اُن لوگوں میں سے نہین ہیں کہ جنپر آخرت کے ذکر کے وقت کھانا منغص ہوجاوے اور مجھہ سے کہا کہ میں تیرے ساتھہ ایسی محبت نہیں رکھتی جیسے بیبیاں اپنے خاوندوں سے رکھتی ہیں بلکہ تو تجھے ایسا چاہتی ہوں جیسے بہائی ایک دوسرے کو چاہتے ہیں وہ جب ہانڈی پکاتی تو مجھہ سے کہتی یا سیدی

اسکو کہا یہ نہیں پکی ہے مگر تسبیح کے ساتھہ ایکبار اُس نے مجھے کہا کہ تو جا نکاح کر پھر مین نے تین نکاح کرئے وہ مجھے گوشت کھلاتی اور کہتی کہ تو اپنی قوت دوسری بی بی کے پاس لیجا ایکبار یہ کہا کہ میں بہت بار جنوں کو جاتے آتے دیکھتی ہون اور کئی بار مین نے حور عین کو دیکھا رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ظاہر واللہ اعلم یہ ہے کہ یہ دیکھنا بیداری میں تھا اسلئے کہ خواب مین دیکھنا تو غیر اولیا کے لئے بھی ہوتا ہے **فائدہ** یہ رابعہ ابن ابی الحواری کی بی بی شامیہ ہین یہ رابعہ عدویہ بصریہ نہین ہیں جنکا ذکر اور حکایتون مین گزرچکا ہے بعض اہل علم یوں فرماتے ہین کہ یہ شامیہ رابعہ بیاے مثناۃ تحتانیہ ہیں اور بعض انکو بباء موحدہ ہی کہتے ہیں رضی اللہ عنہما آمین ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ بصرے میں ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی لوگ اُسے مشکی کہتے تھے اسلئے کہ اُس سے مشک کی خوشبو آتی تھی یہ خوشبو اسمیں اسقدر تھی کہ جب وہ مسجد جامع میں آتا تو خوشبو کی تیزی سے لوگ پہچان لیتے تھے کہ وہ آیا اسی طرح جب وہ بازاروں مین گزرتا تھا تو لوگ جان لیتے تھے میں اُسکی ملاقات کو گیا رات اُسی کے پاس رہا میں نے اُس سے کہا یا اخی تمہیں تو خوشبو کی قیمت کے لئے بہت سے مال کی حاجت ہوگی اُس نے کہا کہ مین نے تو کبھی خوشبو نہیں خریدی نہ کبھی خوشبو ملی ہے تجھہ سے اپنا قصہ بیان کرتا ہوں شاید کہ میرے مرنے کے بعد جب تو مجھے یاد کرے تو تو مجھہ پر رحم کرے میری پیدایش بغداد میں ہوئی میرے والد مالدار تھے وہ میری تعلیم کیا کرتے تھے جس طرح لوگ اپنی اولاد کی تعلیم کرتے ہین مین نہایت خوبصورت حیادار تھا کسی نے میرے باپ سے کہا کہ تم اگر اپنے بیٹے کو بازار میں بٹھا دو تو اُسکو نشاط ہوگا اُسکی طبیعت خوش ہوگی وہ مجھے ایک بزاز کی دوکان

پر بیٹھا گئے ہین اُسکے پاس صبح شام بیٹھا کرتا ہے ایک دن اُسکے پاس
بڑھیا آئی بزاز سے قیمتی اسباب طلب کیا وہ اُس نے نکالدیا بڑھیا نے
کہا کہ تو میرے ساتھہ کسی آدمی کو کردے تاکہ جسکی ہمین حاجت ہوگی
ہم اُسکو لیلوینگے اور اُسکی قیمت اُس آدمی کو دیدینگے باقی کو پہیر دینگے
بزاز نے مجھہ سے کہا کہ تو اپنا جی بہلا اور اس بڑھیا کے ساتھہ چلا جا
مین نے کہا بہتر ہے مین اُسکے ساتھہ چلا یہانتک کہ وہ مجھے ایک بڑے
محل کیطرف لیگئی اُسمین ایک قبہ تہا اُسکے دروازے پر نوکر چاکر دربان
وغیرہ تھے جب وہ گہر کے صحن تک پہنچی تو ناگاہ ایک بڑا مکان دیکھا اُس
میں ایک قبہ تہا اُسپر ایک پردہ پڑا ہوا تہا اُس نے مجھہ سے کہا کہ تو
قبے کے اندر جا وہاں بیٹھہ میں اندر گیا دیکھا تو ایک عورت تخت پر بیٹھی
ہوئی ہتی اور تخت پر منقش فرش بچھے ہوئے تہے اور یہ سب کچھہ سنہری
تہا اُس سے بڑھکر خوبصورت وعمدہ مین نے کبھی نہین دیکھا اور وہ
عورت ہر قسم کے زیور سے آراستہ تہی وہ تخت سے اُتری اُس نے اپنا
ہاتہہ میرے سینے پر مارا اور مجھے اپنی طرف کہینچا میں نے اُس سے کہا اللہ
اللہ کہنے لگی تجھہ پر کچھہ خوف نہیں ہے جو تو چاہے وہ تیرے لئے میرے
نزدیک ہے مین نے کہا مجھے پاخانے کی حاجت ہے اُس نے لونڈیوں
کو آواز دی وہ جلدی سے حاضر ہوئین اُس نے کہا تم اپنے مالک کو
بیت الخلا کی طرف لے جاؤ جب مین پاخانے کے اندر گیا تو مین نے اُس
میں اپنے لئے کوئی راہ نہ پائی کہ اُس سے نکل بہاگون میں نے پاجامہ
کھولکے اپنی ہتھیلی پر ہگ دیا پہر اسکو اپنے منہ اور ہاتہون سے ملدیا۔
اور دو آنکہوں کو اُلٹ لیا اتنے مین ایک لونڈی ہاتہہ میں پانی اور
رومال لئے ہوئے اندر آئی مین نے دیوانے کیطرح اُسکے سامنے چیخ
ماری وہ مجنون کہتی ہوئی بہاگ گئی پہر لونڈیاں فرش لئے ہوئے

آئین مجھے اُس مین لپیٹا پہر اُٹہا کے ایک باغ مین پہینک آئین جب مجھے یقین
ہوا کہ وہ چلی گئین تو مین کہڑا ہوا اپنے کپڑونکو اور مونہہ کو اور سارے بدن
کو دہویا پہر گہر کو چلا آیا یہ قصہ کسی سے بیان نہیں کیا اُس رات کو مین
نے خواب میں دیکہا کہ ایک آدمی آیا اُس نے مجھہ سے کہا کہاں ہیں یوسف
بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم تجھہ سے کیا تو مجھے پہچانتا ہے میں نے کہا
نہیں کہا میں جبریل ہوں پہر اُنہون نے اپنا ہاتہہ میرے مُنہ اور بدن پر
ملدیا اُسوقت سے میرے بدن مین مشک کی خوشبو ہوگئی میرے کپڑوں
مین مہکنے لگی سو یہ خوشبو جبریل علیہ السلام کے ہاتہہ کی ہے ✤

حکایت [۲۱] فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ
کو طریق محبت سے بدون خوف کے پہچانا تو وہ بسط و ادلال میں ہلاک
ہوا اور جس نے طریق خوف سے بغیر محبت کے اُسکو پہچانا تو وہ بعد و
استیحاش کے ساتہہ اُس سے منقطع ہوا اور جس نے طریق محبت و خوف
دونوں سے اُسکو پہچانا تو اللہ نے اُسکو دوست رکہا اُسکی آو بہگت
فرمائی اُسکو قرب دیا سمجھہ عنایت فرمائی تمکین دی تعلیم کی امام یافعی
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ فضیل رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت کیلئے
وہ بات شہادت دیتی ہے جو کہ مشائخ کبار محبین عارفین سے مشہور ہے
کہ وہ ہمیشہ اللہ عزوجل سے ڈرتے لرزتے رہتے ہین رضی اللہ عنہم ✤

باب یازدہم بیان مین شرف اہل محبت کے اور اس امر کے بیان مین کہ اُن کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت بڑے درجے قرب کے ہین

صحیحین میں بروایت انس رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے

نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا تونے اُسکے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے اُس نے عرض کیا مین
نے اُسکے لئے کچھ بہت نماز روزہ صدقہ تیار نہین کر رکھا ہے لیکن مین
اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہون رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا پس تو اُسکے ساتھ ہے جسکو تو دوست رکھتا ہے بخاری کی
ایک روایت مین یہ ہے کہ ہم نے کہا اور ہم ویسے ہی ہین آپ نے فرمایا
ہاں انس کہتے ہیں اُسدن ہم اس بات سے نہائیت خوش ہوئے اور
مسلم کی ایک روایت مین یوں آیا ہے کہ انس نے کہا کہ اسلام کے بعد
ہم اس قول سے کہ فانت مع من احببت ہے بڑہکر خوش کبھی نہیں
ہوئے انس کہتے ہین سو میں اللہ عزوجل اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر کو اور مین امید رکھتا
ہوں کہ مین اُنکے ساتھ ہونگا اگرچہ مین نے اُنکے سے اعمال نہیں کئے
بعض عارفین نے کہا کہ محبین کو شرف کیلئے یہی معیت کافی ہے شروع
کتاب مین یہ بات گذر چکی کہ محبت واجبہ اللہ تعالے اُسکی طاعت کے
امتثال اور اُسکی معصیت کے اجتناب کو مستلزم ہے اور ایسے ہی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے اصحاب اور تابعین کی محبت
ہے سو ان لوگون کی محبت صحیح ان کے اصل عمل میں شریک ہونے کی
مقتضی ہے گو ان کی غائیت عمل کے پہنچنے سے عاجز ہو جیسا کہ انس رضی
اللہ عنہ نے فرمایا اسی لئے سائل نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
عرض کیا کہ مین نے اُسکے لئے کچھ بڑا نماز روزہ صدقہ تیار نہین کیا
ہے سو یہ بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ اُس شخص نے ان چیزون سے
وہی ادا کیا جو اُسپر واجب تہا اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا۔
عبید بن عمیر نے کہا کہ آدمی نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت

شریف مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نمازیون
کو دوست رکھتا ہے اور وہ خود نہیں پڑہتا مگر تہوڑی اور روزہ دارون
کو دوست رکھتا ہے اور آپ تہوڑے ہی روزے رکھتا ہے اور ذکر
کرنیوالونکو دوست رکھتا ہے اور خود ذکر نہیں کرتا مگر تہوڑا اور
صدقہ دینے والونکو دوست رکھتا ہے اور آپ نہیں دیتا مگر تہوڑا
اور مجاہدین کو دوست رکھتا ہے اور خود نہیں جہاد کرتا مگر تہوڑا اور
وہ ان چیزون مین اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہے آپ
نے فرمایا وہ قیامت کے دن اُنکے ساتھ ہوگا جنکو وہ دوست رکھتا
تہا ابو سالم جوشانی نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضور پر نور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین سخی آدمی
کو دیکھتا ہون اور مین جود کو دوست رکھتا ہوں اور مجہہ مین بخل
ہے اور میں اچہے خلق والے کو دیکھتا ہون اور حسن خلق کو دوست
رکھتا ہوں اور میرا خلق اچہا نہیں ہے اور میں بہادر آدمی کو دیکھتا
ہوں اور بہادری سے محبت رکھتا ہوں اور مجہہ میں جبن ہے آپنے
ارشاد فرمایا تو انہیں کے ساتہہ ہے جنکو تو چاہتا ہے حسن بن آدم
رحمہ اللہ نے کہا تو دہوکا نہ کہائیو اُس شخص کے قول سے جو کہتا ہے
کہ آدمی اُسکے ساتہہ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا تہا اسلئے کہ جو شخص
کسی قوم سے محبت رکھتا ہے وہ اُنکے آثار کی پیروی کرتا ہے تو ابرار
سے ہرگز نہ ملیگا یہانتک کہ اُن کے آثار کی پیروی کرے اُنکی چال
اختیار کرے اُن کے طریقے کا اقتدا کرے اور تو صبح و شام کرے
اس حال مین کہ تو اُنکے طریقے پر ہو تجہے حرص ہو اسبات کی کہ تو اُن
مین سے ہو جائے پہر اُنکی راہ چلے اُنکا طریقہ اختیار کرے گو عمل میں
قاصر ہو اسلئے کہ اصل امر یہی ہے کہ تو استقامت پر ہو تو نہیں

دیکھتا کہ یہود و نصاریٰ اور اہل اہوا مُرد یہ اپنے نبیون سے محبت کرتے
ہین اور وہ اُن کے ساتھ نہیں ہیں اسلئے کہ انہون نے قول و عمل مین
اُن کی مخالفت کی اُنکی چال پر نہ چلے اور رستہ اختیار کیا سو انکا مورد
نار ٹہیرا نعوذ باللہ من ذلک مسند بزاز مین ہے کہ ابو سعید رضی اللہ
عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا
مین ایسے لوگون کو پہچانتا ہون کہ نہ نبی ہیں نہ شہید انبیا اور شہدا
قیامت کے دن اُنسے رشک کرینگے بسبب اُنکے درجے کے نزدیک
اللہ کے دوست رکھتے ہین وہ اللہ کو اور محبوب کرتے ہیں اُسکو طرف اُسکی
خلق کے حکم کرتے ہین انکو اللہ کی طاعت کا جب وہ اللہ کی طاعت
کرتے ہیں تو اللہ اُن کو دوست رکھتا ہے ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ
نے مثل اسکے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے زید
بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان بن مظعون جب قبر میں رکہے گئے
تو انکی عورت نے کہا اے ابو السائب تجہے جنت مبارک ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تجہے کہان سے اسکا علم ہوا اُس نے
عرض کیا یا رسول اللہ دن کو روزہ رکہتا اور رات کو کہڑا رہتا تہا آپ
نے فرمایا تجہے کافی تہا اگر تو کہتی کہ وہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست
رکھتا تہا عتبہ غلام رحمہ اللہ کہتے ہیں جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے وہ
اُسکو چاہتا ہے اور جو اللہ کو چاہتا ہے وہ اُسکی فرمانبرداری کرتا
ہے اور جو اللہ کی طاعت کرتا ہے اللہ اُسکی آؤ بہگت فرماتا ہے اور
اللہ جسکا اکرام فرماتا ہے اُسکو اپنے پڑوس میں بساتا ہے اور جسکو اپنے
پڑوس میں بساتا ہے فطوباہ وطوباہ وطوباہ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے جوار میں بسایا جاوے
اُسکے لئے خوشوقتی ہے اس کلمے کو بار بار کہتے رہے یہانتک کہ بیہوش
ہو کر گر پڑے فرقد سبخی رحمہ اللہ کہتے ہیں مین نے بعض کتب میں پڑہا

کہ اللہ کیلئے دوستی رکہنے والا امیر ہے اور امیرون پر امارت دیا گیا ہے
یعنی امیر الامرا ہے اُسکا گروہ قیامت کے دن سب گرہون سے اول
ہوگا اور اُس کی مجلس اُس جگہ سب مجلسون سے زیادہ قریب ہوگی۔
ان دونوں قولوں کو ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے
ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ارمیا علیہ السلام نے کہا اے رب تجہے اپنے بندون سے کون
زیادہ محبوب ہیں فرمایا وہ لوگ جو اُنہیں سے میرا ذکر بہت کرتے ہیں
وہ لوگ کہ میری یاد کے ساتھہ مخلوق کی یاد سے مشغول ہیں وہ لوگ
جنکو بندون کے وسوسے عارض نہیں ہوتے اور اپنے جیون میں باقی
رہنے کی بات نہیں کرتے وہ لوگ کہ جب دنیا کا عیش اُنکے سامنے
آتا ہے تو اُسکو کم جانتے ہیں اور جب ان سے کہینچ لیا جاتا ہے تو
اُس سے خوش ہوتے ہیں سو یہ وہی لوگ ہین جن کے لئے مین نے
اپنی محبت مباح کر دی اور جو انہون نے اپنے جی مین انتہا سمجہا اُس
سے زیادہ مین نے اُنکو دیا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین حدیث
کی ہمکو رباح نے انکو عبد اللہ بن سلیمان نے انکو موسےٰ بن ابی الصباح
نے اس آیت کی تفسیر میں ان اللہ لذو فضل علی الناس موسے
نے کہا جب دن قیامت کا ہوگا تو اولیا اللہ حاضر کئے جاوینگے اور
تین صنف ہوکر اللہ عزوجل کے روبرو کہڑے ہونگے پہر ایک شخص پہلی
صنف سے حاضر کیا جاویگا اللہ تعالیٰ فرماویگا میرے بندے تو نے
کس لئے عمل کیا وہ عرض کریگا یارب تو نے جنت کو پیدا کیا اور اسکے
درختوں کو اور پہلون کو اور نہروں کو اور حورونکو اور اُس کے
عیش و آرام کو اور جو تو نے اپنے اہل طاعت کیلئے اُس سے تیار کیا
ہے سو مین رات کو بیدار رہا اور دنکو پیاسا رہا اُسکے شوق مین

اللہ تعالےٰ فرماویگا میرے بندے تو نے جنت ہی کیلئے عمل کیا یہ جنت
ہے سو تو اُسمین داخل ہوا اور یہ تجھ پر میرے فضل سے ہے کہ میں تجھکو دوزخ
سے آزاد کرتا ہوں پھر یہ شخص مع اپنے ساتھیون کے جنت میں داخل ہوگا
پھر دوسری صنف سے ایک شخص حاضر کیا جاویگا ارشاد ہوگا میرے
بندے تو نے کسلیئے عمل کیا وہ عرض کریگا یارب تو نے دوزخ کو پیدا کیا
اور اُسکی زنجیروں کو اور طوقوں کو اور دہکتی آگ کو اور گرم لپٹ کو
اور گرم پانی کو اور جو تو نے اپنے دشمنون اور اہل معصیت کے لئے تیار
کیا ہے سو مین رات کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا اسکے ڈر سے اللہ
تعالےٰ فرماویگا میرے بندے تو نے دوزخ ہی کے ڈر سے عمل کیا۔ سو
مین نے تجھے آگ سے آزاد کیا اور یہ تجھ پر میرے فضل سے ہے کہ مین
تجھے اپنی جنت میں داخل کرتا ہوں پھر وہ اور جو اُسکے ساتھ ہونگے جنت
میں داخل ہونگے پھر تیسری صنف سے ایک آدمی حاضر کیا جاویگا فرماویگا
میرے بندے تو نے کس لئے عمل کیا وہ عرض کریگا اے رب تیری حب
کے لئے اور تیرے شوق کے واسطے قسم ہے تیری عزت کی بیشک میں
رات کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا تیرے شوق میں اور تیری حب کے
لئے اللہ تبارک وتعالےٰ فرماویگا میرے بندے تو نے میری ہی حب
کے لئے اور میرے ہی شوق مین عمل کیا پھر رب تبارک و تعالیٰ اُس کے
لئے تجلی فرماویگا اور ارشاد کریگا خبردار رہین یہ ہون دیکھہ میری طرف
پھر فرماویگا یہ تجھ پر میرے فضل سے ہے کہ میں تجھے آگ سے آزاد
کرتا ہوں اور اپنی جنت کو تیرے لئے مباح کرتا ہوں اور اپنے فرشتوں
کی تجھے زیارت کراتا ہوں اور میں خود تجھ پر سلام کرتا ہوں پھر وہ
اور اُسکے ساتھی جنت میں داخل ہونگے اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی
تفسیر مین روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع میں اسحٰق بن

نوح بن عبد اللہ شامی کے طولق سے روایت کیا ہے اسحٰق نے نوح سے
نوح نے عبد اللہ سے روایت کیا عبد اللہ کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام رضی
اللہ عنہ نے کہا آخر زمانے مین ایسی قومین ہونگی کہ اُن کے نفس دنیا
کی لذتوں اور اُسکی خواہشوں سے خالی ہونگے لگتا ہے کہ قیامت
کے دن اُنکے نور انبیا کے نور کے ساتھہ لاحق ہوجاوین جب اُس قوم
کے لوگ اور گروہ عظیم اُنکے نور کیطرف دیکھینگے تو قریب ہے کہ اُن
کی بینائیاں بسبب اُس نور کے جو اُنکے چہروں پر ہوگا جاتی رہیں
کسی نے کہا یہ لوگ اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچے عبد اللہ بن سلام
نے فرمایا اسلئے کہ انہوں نے اللہ کی محبت کے لئے اور اُسکے اتباع
مسرت کیواسطے اپنی جانوں کو بھوکا رکھا تاکہ اللہ قیامت کے دن
بہوک سے اُنکو بچاوے جوکہ بڑی بہوک کا دن ہے اور انہون نے
اپنی جانوں کو پیاسا رکھا تاکہ بڑی پیاس کے دن اُسکے فضل
سے سیرابی کی حلاوت کو پہونچیں اور اپنی آنکھوں کو بہایا اس امید
سے کہ قیامت کے اندھیرے مین کل کو اُنکے لئے روشنی عنایت فرماوے
اور اپنے بدنوں کو کہانا پینا چھوڑنے سے پاک کیا اُسکے دیدار کے شوق
میں یہ لوگ امن والے ہین اُسدن مین کہ حی قیوم کے لئے سونہہ ذلیل
ہونگے اسحٰق بن نوح کے طریق سے روایت کیا گیا ہے یہ سکاسک کے
ایک آدمی سے روایت کرتے ہین وہ عبد اللہ بن ضمرہ سے وہ کعب
رضی اللہ عنہ سے کعب نے کہا مجھے بیشک ایک قوم کی صفت معلوم ہے
جو بمنزلہ رہبانیت کے اس امت مین ہوگی دل اُنکے نور ہیں اور سینہ
اُن کے نور ہیں اونکی زبانیں نور حکمت کے ساتھہ بولتے ہیں فرشتے
اُنکے اجتہاد اور اُنکے اتصال سے جو اللہ عزوجل کی صحبت کے ساتھہ
ہے تعجب کرتے ہین احمد بن فتح سے مروی ہے انہون نے کہا ہیں

نے بشر بن حارث کو اپنے خواب میں دیکھا مین نے اُن سے پوچھا معروف
کرخی کا کیا حال ہے انہوں نے اپنا سر ہلایا پھر کہا ہیہات ہمارے
اور اُنکے درمیان میں تو پردے حائل ہوگئے بیشک معروف نے اللہ
کو نہیں پوجا اُسکی جنت کے شوق سے اور نہ اُسکی آگ کے ڈر سے
اُس نے تو خاص اُسکے شوق ہی سے اسکی عبادت کی سو اللہ نے
اُسکو رفیع اعلےٰ کی طرف اٹھا لیا حافظ ابو نعیم کہتے ہین مجھے مجلبی سے
حدیث کی گئی کہ ایک انصاری نے کہا مین نے معروف کرخی کو خواب
میں دیکھا کہ گویا وہ عرش کے نیچے ہیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے
میرے فرشتو یہ کون ہے فرشتے عرض کرتے ہیں تو خوب جانتا ہے یہ
معروف کرخی ہے تیری حب کے نشے میں چور ہے وہ ہوش مین نہیں آتا
مگر تیری ملاقات سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع طویل حسن المتن
ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے اسلئے اسکا ذکر نہیں کیا گیا ابراہیم بن بشار
کہتے ہین مین نے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے
دوزخیون کا بُرا ہو کاش وہ رحمن کی زیارت کرنیوالوں کی طرف دیکھتے
کہ وہ نجائب پر سوار کئے گئے ہین وہ انکو اللہ تعالےٰ کیطرف لئے جاتے
ہیں اور جمع کئے گئے ہین اس حال مین کہ وہ مہمان ہین اُنکے لئے منبر
کھڑے کئے گئے کرسیاں رکھی گئی ہیں اور جلیل جل جلالہٗ اپنی وجہ کریم
سے اُن پر متوجہ ہے تاکہ انکو خوش کرے اور وہ اُنسے فرما رہا ہے
میرے بندو میری طرف آؤ میرے مطیع اولیا میری طرف آؤ میرے مشتاق
احباب میری طرف آؤ میرے محزون اصفیا میری طرف آؤ لو میں یہ
ہوں مجھے پہچان لو جو تم مین سے مشتاق تھا یا محب یا خوشامد کرنیوالا
اُسے چاہئے کہ میری وجہ کریم کیطرف دیکھنے کے ساتھ تمتع حاصل کرے
مجھے قسم ہے اپنی عزت اور اپنے جلال کی مین ضرور تمکو اپنے جوار کے

ساتھ خوش کرونگا اور بیشک اپنی نزدیکی کے ساتھ تمہیں سرور بخشونگا
اور ہر آئینہ اپنی کرامت کے بالاخانون سے تمکو عنایت کرونگا کہ تم
جہانکو اور تختوں پر تکیے لگاؤ گے پھر تم بادشاہ ہو جاؤ گے ہمیشہ ہمیشہ
دار مقامہ مین رہو گے وہان سے نہ جاؤ گے اور امن مین ہوگے پھر
نہ ڈرو گے اور تندرست رہو گے پھر بیمار نہ ہوگے فراخ عیش میں آرام
و چین کرو گے تم کو موت نہ آئیگی بڑی آنکھہ والی خوبصورت حورون
سے معانقہ کرو گے پھر تم ملول نہ ہوگے کھاؤ پیو رچتا پچتا بسبب اُسکے
جو تم عمل کرتے تھے اور خوب عیش آرام کرو اُسکے بدلے مین کہ تم نے
بدنوں کو دُبلا کر دیا اور جسموں کو ضعیف کر دیا روزے رکھتے رہے رات
کو بیدار رہے اور لوگ سوتے تھے ابراہیم کہتے ہین کہ یہ بھی انکو کہتے
سنا کہ اُسکی جنت نہین ملتی مگر اُس کی طاعت سے اور اُسکی ولایت
نصیب نہیں ہوتی مگر اُسکی محبت سے اور اُسکی رضا حاصل نہیں ہوتی
مگر اُس کی معصیت چھوڑنے سے قسم ہے اللہ کی مقر مغفرت اوابین
کے لئے تیار رکھی ہے اور رحمت توابین کیواسطے اور جنت ڈرنیوالوں
کیلئے اپنا دیدار مشتاقوں کے لئے اور حور فرمانبرداروں کیواسطے مہیا
رکھی ہے +

باب دوازدہم اہل محبت کے کلام اور اُن کی تحقیق کے بیان مین جس سے اُنکی چال چلنے پر دل قوی ہو جاتے ہین

علی بن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر الودود میں روایت کرتے
ہین کہ انہون نے کہا ودود کے معنی حبیب ہیں اسکو ابن ابی حاتم نے

اپنی تفسیر مین تخریج کیا ہے ابوجعفر رازی ربیع بن انس سے یہ ابی العالیہ
یا اور کسی سے یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قصہ طویل معراج ذکر سدرۃ المنتہیٰ
مین روایت کرتے ہین کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ ڈھانکا اسکو یعنی سدرۃ المنتہیٰ
کو نور خالق نے اور ڈھانکا اُسکو فرشتون نے اللہ جل ثناؤہ کی محبت
سے مثل کوؤن کے جبکہ درخت پر گرتے ہیں جوزجانی کہتے ہین ہمکو ابن ابی مریم
نے حدیث کی کہ معویہ نے انکو یزید بن میسرہ سے حدیث کی یزید نے ام الدرداء
رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ کہتی تہین جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام
کو زمین کی طرف اُتارا تو اُن سے فرمایا اے آدم تو مجھے دوست رکھ
اور مجھے میری خلق کی طرف محبوب کر اور تجھہ سے نہ ہوسکیگا مگر
میرے ساتھ لیکن جب مین تجھے اس امر پر حریص دیکھونگا تو اُس
پر تیری اعانت کرونگا پھر جب تو یہ کرے تو اُسکے ساتھہ لذت لے
اور آنکھہ کی ٹھنڈک اور اطمینان حاصل کر خلید عصری نے کہا اے میرے
بھائیو تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اپنے حبیب کی ملاقات دوست نہین
رکھتا خبردار ہو اپنے رب کو دوست رکھو اور اُسکی طرف چلو چلنا تعظیم
کا اسکو امام احمد رحمہ اللہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے ایک روایت
ابونعیم مین یہ ہے کہ دوست رکھو اللہ کو اور چلو اُس کی طرف اچھا چلنا
یعنے نہ چڑھانے والا نہ جھکانے والا ابن ابی حاتم نے ابن لہیعہ کے
طریق سے روایت کیا یہ کہتے ہیں عبد الحمید بن عبد اللہ بن ابراہیم قرشی
نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ
کے مرنیکا وقت آیا تو انہون نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے فرمایا کہ مین
تجھے وصیت کرنیوالا ہوں اللہ کی حب اور اُسکی طاعت کی حب کے
ساتھہ اور اللہ سے ڈر لے اور اُسکی معصیت کے ڈرنے کے ساتھہ اور
بیشک جب تو ایسا ہوجاویگا تو موت کو برا نہ جانیگا جسوقت کہ وہ

آویگی احمد بن ابی الحواری نے کہا حدیث کی مجھے ابو صالح خراسانی نے
انہون نے کہا حدیث کی مجھے اسحٰق بن نجیح نے اسمعیل کندی سے انہوں
نے کہا ایک آدمی بصرے سے طاؤس کے پاس آیا تاکہ اُنسے سنے اُس
نے طاؤس کو بیمار پایا وہ اُنکے سر کے پاس بیٹھہ کے رونے لگا طاؤس
نے کہا تو کیوں روتا ہے اُس نے کہا مین نہین روتا کسی قرابت کیوجہ
سے کہ میرے اور تمہارے درمیان میں نہ ہو اور نہ دنیا کے سبب سے
کہ میں تم سے اُسکا طالب ہون لیکن روتا ہون اُس علم پر جسکو تم
سے طلب کرنیکے لئے آیا ہون کہ وہ مجھہ سے فوت ہوجاویگا طاؤس
نے کہا میں تجھے تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تو انکو یاد کرلیگا
تو تجھے اولین آخرین کا علم اور ماکان اور مایکون کا علم معلوم ہو
جاویگا اللہ سے ڈر یہانتک کہ کوئی چیز اُس سے بڑھکر خوفناک تیرے
نزدیک نہ ہو اور امید رکھہ اللہ سے یہانتک کہ کوئی چیز اس سے ارجی
تیرے نزدیک نہ ہو اور دوست رکھہ اللہ کو یہانتک کہ کوئی چیز
اُس سے زیادہ تجھے محبوب نہ ہو جب تو یہ کریگا تو تجھے علم اولین و
آخرین اور علم ماکان و مایکون کا معلوم ہوجائیگا اُس آدمی نے
کہا جب تک زندہ رہونگا تیرے بعد کسی سے کوئی چیز نہ پوچھونگا
ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں مین نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے
سنا وہ کہتے تہے کہ تین آدمیون پر عیسٰے علیہ السلام کا گذر ہوا
اُنکے جسم دبلے ہوگئے رنگ متغیر ہوگئے تہے حضرت عیسٰی نے فرمایا
کس چیز نے تمہیں اسحالت کو پہنچایا جو میں دیکھہ رہا ہون انہوں
نے کہا آگ کے ڈر نے فرمایا تم مخلوق سے ڈرے اللہ پر حق ہے
کہ ڈرنیوالونکو امن دے پھر اور تین آدمیون پر گذرے تو انکا
اور زیادہ رنگ متغیر اور بدن دبلا تہا فرمایا کس چیز نے تمہارا یہہ

حال کیا جو مین دیکھتا ہون انہون نے کہا جنت کے شوق نے فرمایا تم مخلوق
کے مشتاق ہوئے اللہ پر حق ہے کہ جو تم نے امید کی ہے وہ تمہیں دیگا
پہر اور تین آدمیوں پر گزر ہوا وہ اور بھی زیادہ دُبلے تھے اور رنگ نہایت
متغیر تھا اُن کے چہرون پر نور کے آئینے تھے فرمایا کس چیز نے تمہاری
یہ حالت کی جو مین دیکھتا ہوں انہوں نے کہا اللہ کی حب نے فرمایا تم
مقربون ہو تم مقربون ہو تم مقربون ہو ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے
باسناد خود کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ
علیہ السلام کو وحی کی کہ جیسا ابراہیم علیہ السلام نے مجھے دوست رکھا
ایسا کسی نے مجھے دوست نہین رکھا ابو حازم قیساری سے روایت ہے
کہ انجیل مین لکھا ہوا ہے اے عیسےٰ سچ ہے اور مین سچ ہی کہتا ہوں
بیشک مین اپنے بندے کو زیادہ محبوب ہوں اُسکے نفس سے جو درمیان
اُسکے دونوں پہلو کے ہے ابن عیینہ ایک آدمی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر
یمامی سے روایت کرتا ہے کہ یحییٰ نے کہا ہمنے خوب فکر کی اللہ عزوجل کی
حب اور اُسکی طلب مرضاۃ سے کوئی چیز افضل نہین پائی کہ لذت لینے
والے اس سے لذت لیں حکیم بن حزام طواف کرتے تھے اور کہتے جاتے تھے
لا الہ الا اللہ نعم الرب ونعم الالہ احبہ واخشاہ یعنی اللہ کے سوا
کوئی معبود نہین ہے اچھا رب ہے اور اچھا معبود مین اُسے چاہتا ہون اور
اُس سے ڈرتا ہوں اسکو سعید بن عامر نے محمد بن لیث سے بعض صحابہ
سے روایت کیا بکر مزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھہ روزے نماز سے فائق نہین ہوئے لیکن
ایک چیز کے سبب سے کہ وہ ان کے دلمین جمی ہوئی تھی ابراہیم نے کہا مجھے
ابن علیہ سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے اس حدیث کے بعد کہا کہ جو چیز اُن کے
دل مین تھی وہ اللہ عزوجل کی حب اور اسکی خلق کی خیر خواہی تھی ابن ابی الدنیا

نے کہا حدیث کی مجھے ہارون بن سفیان نے انکو عبداللہ ابن صالح نے
یہ کہتے ہیں مجھے خبر دی بعض اہل بصرہ نے کہ جب سوار بصرے مین قاضی
ہوئے تو انکو اُن کے ایک بہائی نے خط لکہا وہ اُنکے ساتہہ طلب علم کیا
کرتا تہا آپ کسی سرحد مین رہتا تہا مضمون خط کا یہ ہے اما بعد مین تجھے
اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہون جس نے تقوے کو دنیا کی ہر چیز فوت
ہونیوالی سے عوض ٹہیرایا اور دنیا کی کسی چیز کو تقویٰ کا بدل نہین کیا
اسلئے کہ تقوی ہر عاقل بصیرت والے کا عقدہ ہے وہ اُسی کی طرف آرام
لیتا ہے اور اُسی کے ساتہہ دوڑتا ہے اس دنیا کے عاجل اور آخرت کے
آجل مین کوئی شخص فعیاب نہوا اُس چیز کے ساتہہ جسکے ساتہہ اولیا اللہ
فقمند ہوئے جنہوں نے حب الٰہی کا پیالہ پیا سو اُس مین اُنکی آنکہون کی
ٹہنڈک ہوئی اور یہ اسلئے کہ انہون نے اپنے نفس سے جسم اور جان کام
لیا اور مثل ریاضت اصحاب صادقین کے اُسکی ریاضت کی فضول شہوات
سے اُسکو طلاق دیا قوت بچین کرنیوالا اُسکے لئے لازم کیا بہوک پیاس
کو تہوڑی مدت کیلئے اُسکا شعار کیا یہانتک کہ فرمانبردار ہو گیا اور مان
گیا دنیا کی فانی فضول چیزون سے اُنکے لئے بے رغبت ہو گیا پہر جب دنیا کی
محبت اُنکے دلوں سے کوچ کر گئی اور خواہشین اُس سے دور ہو گئین آرزوئیں
منقطع ہو گئین اور آخرت اُنکی نصب العین ہو گئی اور منتہاے امید اُنکا
یہی آخرت ٹہیری تو اللہ تعالےٰ نے اُنکے دلوں میں حکمت کا نور پیدا کر دیا
عصمت کے ہار اُنکے گلوں میں ڈالدیئے اور اُنکو معالم دین کیطرف بلانے
والا ٹہیرا دیا وہ اُسکی پریشانی کو جمع کرتے ہیں اُسکے رخنوں کو درست کرتے
ہیں نہیں ٹہیرے مگر تہوڑا یہانتک کہ آیا اُنکو سچا وعدہ اللہ کیطرف سے
جسکے ساتہہ اُسکے جاننے والے اُس کیلئے عمل کرنیوالے خاص ہیں نہ اور
لوگ اُنکے سوا سو جب تجھے خوش لگے کہ تو ابرار اتقیا کی صفت سنے۔ تو

ان لوگوں کی صفت سُن اور اُنکی پاک عادتوں کی پیروی کر اور بچو اے سوار بنیارت طریق سے یعنی گلی کوچوں میں نہ چلنا شاہراہ اختیار کرنا والسلام ابو نعیم نے باسناد خود سبیع بن بره سے انہوں نے حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر یا ایتها النفس المطمئنة میں روایت کیا حسن نے کہا یہ نفس مؤمن ہے کہ وہ اللہ کیطرف مطمئن ہوا اور اللہ اُس کی طرف مطمئن ہوا اور اُس نے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھا اور اللہ نے اُسکی ملاقات کو دوست رکھا وہ اللہ سے راضی ہوا اللہ اُس سے راضی ہوا سو اُسکی روح قبض کرنیکا حکم دیا پھر اُسکی مغفرت کی اور جنت میں داخل کیا اور اُسکو اپنے نیک بندوں سے ٹھیرایا ابن ابی الدنیا نے باسناد خود مسمع بن عاصم سے انہوں نے نعیم بن صبیح سعدی سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ نیک لوگوں کی ہمتیں محبت رحمٰن کے ساتھ متصل ہیں اور اُنکے دل نور ابصار کے ساتھ دیکھتے ہیں موضع عزت کیطرف آخرت سے مسمع بن عاصم کہتے ہیں میں نے بحرین کے ایک عابد کو آدھی رات کے وقت یہ کہتے سنا کہ اے میری آنکھ کی ٹھنڈک اور میرے دل کے سرور کس چیز نے تیری آنکھ سے مجھے گرادیا یا مانح العظیم پھر چیخا یا رویا پھر چلایا خوشی ہو ان دلونکو جنکو تیری خشیت نے بھر دیا اور اُنپر تیری محبت غالب ہو گئی سو تیری محبت سوا تیری مناجات کے ہر لذت سے اُن کو روکتی ہے اور کشش و کوشش تیری خدمت میں اور تیری خشیت تیری خفگی کے ڈر سے ہر معصیت کی راہ کو قطع کرتی ہے پھر رویا اور کہا اے میرے بھائیو آخرت کی خیر فوت ہونے پر روؤ اسلئے کہ نہ پھر آنا ہے نہ کوئی حیلہ ہے اور ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ایوب بن حوط سے انہوں نے قتادہ سے روایت کیا کہ حفرۂ عتیب میں ایک شیخ تھا اُسکو سوار بن محمد کہتے تھے یہ شخص خوف کی زیادتی کے سبب سے قرآن

نہیں سُن سکتا تھا یہ کہا کرتے تھے کہ سید اعمال تقوی ہے پھر خرچ کرنا پھر شکر پھر اسکے بعد رضا پھر اسکے بعد تعظیم پھر تعظیم کے بعد حب و اجلال اللہ کیلئے اس قول کے معنی یہ ہیں کہ حب کا مستحب درجہ جسکا ذکر اول کتاب میں گذرا وہ شکر رضا تعظیم بذل کے درجے سے متاخر ہے بر اہ حب کا واجب درجہ سو وہ تقوی میں داخل ہے جیسا کہ اُسکا بیان پہلے ہو چکا اسی لئے سلف رحمہم اللہ خوف کے درجے کو شوق پر مقدم کرتے ہیں جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے باسناد خود واقد عابد مولی ام البنین سے روایت کیا ہے یہ کہتے ہیں مجھ سے ایک عابد نے کہا کہ میں نے خوف سے بڑھکر کوئی چیز نہیں دیکھی کہ دلونکو جلا دیوے یعنی اُنکو صاف پاک روشن کر دیوے میں نے کہا پھر شوق اُسنے کہا کبھی شوق ہوتا ہے اور میں کا زنگ بھی لگا ہوتا ہے کہا میں یعنے گناہ پر گناہ اور ایسا ہی حال علماء ربانیین کا تھا جیسے حسن سفیان احمد وغیرہم رضی اللہ عنہم انپر خوف اور اُسکے لوازم ظاہر تھے اور اسی میں بہت [illegible] کرتے تھے محبت میں بقلت کلام کرتے تھے اور اُسکے آثار بھی اُونپر کم ظاہر ہوتے تھے یہانتک کہ طوائف علما نے اُن لوگوں سے ڈرایا ہے جو کہ بدون خوف کے شوق و محبت کا بہت کچھ دعوے کرتے ہیں اسلئے کہ ان لوگوں سے شطح و دعاوی بلکہ اباحت و حلول وغیرہ [illegible] ظاہر ہوئے واللہ سبحانہ اعلم اسی لئے ابو عبد اللہ بن جلا جو کبار علما [illegible] سے تھے جب کوئی انسے محبت کا سوال کرتا تو کہتے کہ مجھسے اور محبت [illegible] میں کلام کرنیسے کیا علاقہ ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ توبہ سیکھوں [illegible] کہتے ہیں پہلے اہل جسنے محبت و شوق میں کلام ظاہر کیا اور بہت [illegible] صفا و ذکر کو جمع کیا اور جمع تمام ہیں اسکا وعظ کیا وہ ابو حمزہ [illegible] ہیں یہ اعیان عرفا سے تھے امام احمد رحمہ اللہ سے بہت ملاقات [illegible]

تھے امام احمد اُنسے سوال کرتے اور کہتے اے صوفی تو کیا کہتا ہے۔ اور
عباد بصرہ بعد طبقۂ حسن اور انکے اصحاب کے جیسے عبد الواحد بن زید اور
اُن کے اصحاب جیسے عتبہ صیغم وغیرہما ان لوگون سے بھی باوجود
شدت خوف کے محبت کا ظہور بہت ہوا اور ایسے ہی رابعہ فضیل داود طائی
وغیرہم سے ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے کہا مجھے عبد الرحیم بن یحیی
رملی نے حدیث کی انکو عثمان بن عمارہ نے انہون نے کہا کہ عتبہ نے کہا
جس شخص کے دل مین اللہ کی حب جم جاتی ہے اُسکو نہ گرمی معلوم
ہوتی ہے نہ سردی عبد الرحیم کہتے ہین یعنی جسکے دل مین اللہ کی حب
جم جاتی ہے وہ اُسکو مشغول کر دیتی ہے یہانتک کہ وہ گرمی کو سردی
سے نہیں پہچانتا اور نہ بیٹھے کو کھٹے سے اور نہ گرم کو سرد سے عبد الواحد
بن زید کہتے ہیں کہ عتبہ جمعے کے دن مسجد مین آتے اور لوگ سایے کی جگہ
لے لیتے تو یہ کنکریوں پر کھڑے ہوتے اور بہت لنبا سجدہ کرتے عبد الواحد
کہتے ہیں مین نہیں گمان کرتا کہ انکو گرمی معلوم ہوتی ہو عتبہ نے کسی
کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ پاک ہے آسمان کا جبار بیشک محب مشقت
مین ہے عتبہ نے کہا قسم ہے اللہ کی تو نے سچ کہا پھر بیہوش ہو گئے
صیغم نے ایک دن اپنے میاں سے کہا قسم ہے اللہ کی اللہ کی حب
نے اُسکے غیر کی حب کے اشتغال سے مجھے روکدیا پھر غش کہا کر گر پڑے
کلاب بن جزی عابد رحمہ اللہ سجدے مین کہتے تھے قسم ہے تیری عزت
کی مقرر میرے دل مین تیری محبت سے ایسی چیز مختلط ہو گئی کہ جو مین
اپنے جی مین اُس سے پاتا ہون میری زبان اُسکے بیان سے عاجز
ہے شعوانہ عابدہ رحمہا اللہ اور اُنکے خاوند مکے مین آئے یہ دونوں
طواف کیا کرتے نماز پڑھا کرتے تھے جب تھک جاتے تو اُنکے خاوند
بیٹھ جاتے اور یہ اُن کے پیچھے بیٹھ جاتیں وہ بیٹھے ہوئے یہ کہتے کہ

مین تیری محبت سے پیاسا ہون یعنی سیراب نہیں ہوا اور یہ زبان حالی
مین کہتین اے میرے سید کیا ہر بیماری کی دوا پہاڑون مین اگی اور
محبین کی دوا اُن مین نہیں اگی تبھرے مین ایک عابد کے پاس لوگ آئے
اور وہ حالت نزع مین تھے اور یہ کہتے تھے کہ مین اپنے رب کی حب سے پیاسا
ہوں سیراب نہیں ہوا اور بھوکا ہوں اپنے رب کی حب سے سیر نہیں ہوا
سعافی بن عمران رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے فتح موصلی سے کسی چیز مین کلام
کیا انہون نے کہا اللہ کی محبت نے اُسکے اولیا کے دلون مین محبت غیر
اللہ کیلئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی ابومعمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ نے ایک دن
رباح قیسی کی طرف دیکھا اور وہ اپنے گھر کے کسی چھوٹے بچے کا بوسہ لے رہے
تھے رابعہ نے کہا اے رباح کیا تو اسکو دوست رکھتا ہے انہوں نے کہا
ہاں رابعہ نے کہا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تیرے دل مین کوئی جگہ محبت ماسوا
کے لئے فارغ ہے رباح غش کہا کر گر پڑے پھر ہوش مین آئے مُنہ سے
پسینا پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے یہ ایک رحمت ہے کہ اللہ تعالے نے
بچوں کیلئے اپنے بندوں کے دل مین اُسکو رکھا ہے حذیفۂ مرعشی رحمہ
اللہ کہتے ہیں مین نے ایک آدمی کو رقہ مین دیکھا کہ دو لڑکے اُس کے
سامنے کھیلتے اور آپسمین لڑتے تھے یہ اُنکے ساتھ مشغول تھا انکو ڈانٹتا
تھا اور منع کرتا تھا مین نے اُس سے کہا مجھے یہ گمان ہے کہ تو انکو چاہتا ہے
اُس نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی مین انکو چاہتا نہین لیکن اُنپر رحم کرتا
ہوں مجھے اللہ عزوجل سے بڑھکر کوئی دوست نہین پھر ابو سلیمان دارانی
رحمہ اللہ اور اُنکے اصحاب جیسے احمد بن ابی الحواری اور قاسم جوعی کے زمانے
مین بہت ہوا یہ لوگ شام مین تھے قاسم جوعی کہتے اولیا محبت کے ساتھ
بھوک سے سیر ہو گئے طعام و شراب شہوات و لذات دنیا کا مزہ کھو دیا
اسلئے کہ اُنہوں نے ایسی لذت سے مزہ لیا کہ اُس سے بڑھکر کوئی لذت

نہیں اس لذت نے انکو ساری لذتوں سے قطع کردیا عراق مین سری
اور اُنکے اصحاب جیسے جنید اور اُنکے اصحاب کے زمانہیں اور مصر مین ذوالنون
اور اُن کے اقران کے عہد مین بہی محبت میں بہت کلام ہوا اور بعض
لوگ جو ذکر و مذکور محبت کا کیا کرتے تہے اُنکو کبہی وسوسہ اور کسی قسم
کا تغیر عقل بہی عارض ہوگیا جیسے سعدون و سمنون رحمہما اللہ تعالیٰ
سمنون بہت شدید المحبت تہے کبہی اُنکو ایک قسم کا وسوسہ بہی ہوگیا
کہتے ہین کہ انہوں نے ایک دن محبت میں کلام کیا تو مسجد کی قندیلیں
آپسمیں لڑکر ٹوٹ گئیں ایک دن اور انہون نے محبت کا ذکر کیا
ایک پرندہ آیا اپنی چونچ زمین پر مار مار کر مرگیا ایسے ہی شبلی رحمہ اللہ
کو بہی ایک طرح کا تغیر ہوگیا تہا بعض کا انہیں لوگون میں سے یہ
قول ہے کہ اے میرے حبیب اگر مین تیرے ساتہہ مجنون نہ ہوؤں تو
پہر کس کے ساتہہ ہوں انہیں لوگون مین سے بعض کو مجنون کہتے تہے جیسے
سعدون وغیرہ اور انکو عقلاء مجانین بہی کہتے تہے اُنکے اقوال و افعال
غالباً محفوظ تہے ایسے کلام حسن بہت کچہہ صادر ہوا ابن رجب حنبلی
رحمہ اللہ صاحب استنشاق نسیم الانس کہتے ہیں کہ متاخرین نے ان لوگوں
کی شان میں یہ گمان کیا کہ ان کا حال یہی غایت کمال ہے اور سب
عقلاء علماء باللہ اور عمال للہ انکے درجے سے قاصر ہیں سو یہ گمان انکا
غلط اور نہایت خطا قبیح ہے پہر انہیں متاخرین نے ان لوگوں
کے طبقے میں ایسے لوگونکو داخل کیا کہ وہ اُنکے زمرے سے نہ تہے
یعنے اُن کے طبقے میں ایسے دیوانوں کو داخل کیا کہ نہ جنکے پاس کوئی
حکمت نہ احوال صحیحہ سے کوئی حال اُنپر ظاہر ہوا اور جو انسے ظاہر ہوا
وہ بہی اعمال قبیحہ اقوال شنیعہ شریعت کی مخالفت لیکن متاخرین نے
اُنکے ساتہہ حسن ظن کیا اسلیئے کہ بعض وقت بعض سے اخبار بالغیب

ظاہر ہوا سو یہ کچہہ ایسی بڑی بات نہین اس سے زیادہ رہبان کہان سے
ظہور اخبار بالغیب ہوا اسی وجہ سے یہ اعتقاد پیدا ہوا کہ اولیا کے لئے
ایک طریقہ خلاف انبیا علیہم السلام کے ہے اور وہ حقیقت کے ساتہہ واقف
ہین شریعت کے پابند نہیں اسکے سوا اور انواع و اقسام کی گمراہی اور
بدعات قطیع پیدا ہوگئے جنکے دل مین نفاق چہپا ہوا تہا جیسے انواع
حلولیت و اباحت انکو جو اُنکے نفوس مین تہا اُسکے اظہار کا رستہ ملا
اسوجہ سے بڑی بلا پہیل گئی نفاق نے سر اٹہایا اگر ان باتون کو
ائمہ طریقت عارفین باللہ جیسے جنید رضی اللہ عنہ اور جو لوگ انسے
پہلے تہے سنتے تو وہ ضرور ان بڑی بڑی باتون کے مٹانے مین
خوب ہی جہاد فی سبیل اللہ کرتے زمین ایسے لوگون سے جو کہ اللہ کے
لئے حجت قائم کرین ہرگز خالی نہیں رہتی اور بیشک اللہ اُسکی مدد کرتا
ہے جو کہ اللہ اور اُسکے رسولون کی بالغیب مدد کرتا ہے مقرر اللہ
قوی عزیز ہے ایک حدیث مین آیا ہے ان اکثر اہل الجنۃ البلہ
یعنے اکثر اہل جنت دنیا کے امور سے غافل ہیں بہولے ہین ایسی باتون
کی طرف اُنکو توجہ نہیں اس حدیث کے دو طریق ضعیف ہیں ایک
حدیث انس رضی اللہ عنہ سے سند ہے دوسرا مرسل ہے مراسیل عمر بن
عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے اسکو احمد بن ابی الحواری نے اپنی اسناد
سے عمر تک مرسلاً روایت کیا ہے پہر اُسکی تفسیر بیان کی کہ وہ لوگ
شر سے غافل ہین اور اعلا علیین عقل والون کیلئے ہے انہیں یہ اشارہ
کیا کہ عقل کا درجہ اکمل و اعلا ہے ان لوگون کے درجے سے اور یہ
بیان کیا کہ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ برائی سے بے خبر ہین اپنے سینے کی
صفائی سے اُسکو نہیں جانتے پہچانتے وہ صرف خیر ہی کو جانتے
ہین ایسے ہی اسکی تفسیر مین اوزاعی سے روایت کیا گیا ہے اسحٰق

بن راہویہ نے اپنی سند مین کہا کہ ہمکو بقیہ بن ولید نے حدیث کی اُنکو
اوزاعی نے ابو یزید غوثی سے انہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے اکثر امتی دخولا الجنۃ البلہ یعنی اکثر امت میری جنت
کے داخل ہونے مین بلہ ہیں ابو یزید کہتے ہین مین نے اوزاعی سے پوچھا
کہ بلہ کون ہین انہون نے کہا وہ لوگ ہین کہ بہلائی کو جانتے اور
برائی کو نہیں جانتے ہین یہ بھی مرسل ہے ابن وہب کے بہتیجے نے اپنے
چچا عبد اللہ بن وہب سے روایت کیا کہ انہون نے امام مالک رحمہ اللہ
سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی انہون نے فرمایا ابلہ جیسے عبد اللہ بن
عمر کہ اللہ کے سچے میں ابلہ اور جس سے اللہ خوش ہو اُس مین دانشمند جو چیز
اللہ تعالی کو خوش کرے اُس کیطرف جلدی کرتے تہے اور اللہ تعالی
کے محارم سے سستی کرتے تہے اللہ تعالے کے حکم کی بجا آوری میں ملامت
کرنیوالے کی ملامت کا کچھہ خیال نہیں کرتے تہے اسکو حسن بن حبیب دمشقی نے عبد اللہ
بن عبد الحمید سے انہون نے ابن وہب کے بھتیجے سے روایت کیا فائدہ
امام احمد رضی اللہ عنہ نے کتاب الزہد مین باسناد خود عطا بن یسار
سے روایت کیا کہ موسے علیہ السلام نے کہا یا رب تیرے اہل کون
لوگ ہین کہ وہ تیرے اہل ہین جنکو تو اپنے عرش کے سایے میں سایہ
دیگا فرمایا وہ ہیں جنکے ہاتھہ بری ہیں اُن کے دل پاک ہین میرے
جلال کے سبب سے آپسمیں دوستی رکھتے ہین جب میں یاد کیا جاتا
ہوں تو وہ میرے ساتھہ یاد کئے جاتے ہین اور جب وہ یاد کئے
جاتے ہیں تو اُنکی یاد کے ساتھہ مین یاد کیا جاتا ہون وہ پورا وضو
کرتے ہیں تکلیف مین اور میرے ذکر کیطرف رجوع ہوتے ہین جیسے نسور
اپنے گہونسلون کیطرف رجوع ہوتے ہین اور میرے محارم کے لئے غصہ
کرتے ہیں جبکہ وہ حلال کئے جاوین جیسا کہ چیتا غصہ کرتا ہے جبکہ

اُس کو ماریں یا جبکہ وہ لڑکے ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے کتاب المحبہ
مین احمد بن مخلد خراسانی سے روایت کیا انہون نے کہا فرمایا اللہ
عزوجل نے خبردار ہو دراز ہوا ابرار کا شوق میری ملاقات کی طرف اور
مین اُنسے بڑہکر اُن کا مشتاق ہون اور نہیں ہے مشتاقوں کا
شوق مگر میرے شوق کی زیادتی سے جو اُن کی طرف ہے خبردار ہو جو
کوئی مجھے ڈہونڈیگا وہ مجھے پائیگا اور جو میرے غیر کو ڈہونڈیگا وہ
مجھے نہ پاویگا اور وہ کون ہے کہ میری طرف متوجہ ہوا اور مین اُس
کی طرف متوجہ نہ ہوا اور وہ کون ہے کہ اُس نے مجھہ پر بہروسا کیا
اور مین نے اُسکی کفایت نہ کی اور وہ کون ہے کہ اُس نے مجھسے مانگا
اور مین نے اُسکو جواب نہ دیا اور وہ کون ہے کہ اُس نے مجھہ سے
سوال کیا اور مین نے اُسکو نہ دیا احمد بن ابی الحواری نے کہا ہم
کو عمرو بن سلمہ سراج نے حدیث کی ابو جعفر سراج سے انہون نے ابو جعفر
مصری سے کہا فرمایا اللہ جل جلالہ نے اے گروہ میری طرف متوجہ
ہونیوالو میری حب کے ساتھہ نہین ضرر پہونچا یا تم کو اُس چیز نے کہ
دنیا مین تم سے فوت ہو گئی جبکہ مین تمہارے لئے حصہ ہوا نہین ضرر
پہنچایا تمکو جس نے تم سے عداوت کی جبکہ مین تمہارے لئے صلح ہوا
یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ کہتے ہین اگر ساری مخلوق دنیا پر رونے
کی آواز فنا کی زبانوں سے عالم غیب میں سن لے تو اُنکے دل غم
کے مارے گر پڑین اور اگر عقول ایمان کی آنکھون سے جنت کی سیر
دیکھہ لین تو شوق کے مارے اُن کے نفوس پگہل جاوین اور اگر دل
اپنے خالق کی محبت کی کنہ کو دریافت کرلین تو اُنکے جوڑ جدا ہو جاوین
حیرانی کے مارے اور اُسکی طرف دہشت کے مارے روحین اُڑ جاوین
اپنے بدنوں سے۔ سو پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو ان چیزوں

کی کنہ سے غافل کر دیا اور ان خبرون کے حقائق سے وصف کے
ساتھہ اُنکو مشغول کر دیا سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک
دن قبرستان کی طرف گیا ناگاہ وہان بہلول تھے مین نے تم یہان
کیا کرتے ہو کہا میں ایسے لوگون کے پاس بیٹھتا ہوں کہ وہ مجھے ایذا
نہیں دیتے غائب ہوتا ہون تو غیبت نہیں کرتے میں نے کہا کیا
تم بھوکے نہین ہوتے ہو وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ بھوکا رہ بھوک
تقویٰ کی نشانی ہے جو بہت بھوکا رہیگا وہ ایک دن سیر ہو جاویگا
ایک شخص عقلاء مجانین میں سے تہا وہ قبرستان کی طرف سے آتا
تہا کسی نے اُس سے پوچہا کہان سے آتے ہو کہا اس قافلے کے
پاس سے جو اُترا ہوا ہے اُنسے کہا تم نے اُنسے کیا کہا اور انہوں
نے تم سے کیا کہا۔ کہا مین نے اُن سے کہا کب کوچ کروگے انہون
نے کہا جب تم آجاؤگے ایک اور آدمی سے کسی نے پوچہا کہ تو نماز
کیون نہیں پڑہتا اُس نے ایک عجیب غریب بات کہی اور یہ شعر پڑہے

یقولون زرنا واقض واجب حقنا ۔ وقد اسقطت حالی حقوقہم عنی
اذا ہم رأوا حالی ولم یانفوا لہا ۔ ولم یانفوا منہا انفت لہم منی

اور بعض لوگون نے یہ شعر پڑہا ؎

یقولون تحنون ولم عملوا بما ۔ اتاسیہ من فرط الحوی بسطوا الغنیٰ

بعض صلحا سے کسی نے پوچہا کہ یہ مجانین حکمت اور معرفت کی باتین
کیونکر کرتے ہین انہون نے کہا یہ لوگ صاحب فضل و عقل تہے
جب اللہ تعالیٰ نے ان سے عقل لے لی تو انپر اپنا فضل باقی رکہا
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین جبل لکام مین پہاڑ زہاد و
عباد کی تلاش کرتا تہا مین نے دیکہا کہ ایک آدمی پتہر پر مرقع پہنے
ہوئے سر نیچا کئے ہوئے بیٹھا ہوا ہے مین نے کہا شیخ تم یہان کیا

کرتے ہو کہا دیکھتا ہون اور نگاہ رکہتا ہوں میں نے کہا میں تو
تمہارے سامنے سوائے پتہروں کے اور کچھہ نہیں دیکہتا تم کیا دیکہتے کیا
نگاہ رکہتے ہو اُسکا رنگ متغیر ہو گیا پھر غصے سے میری طرف دیکہا اور
کہا میں اپنے دل کے خطرات کو دیکہتا ہوں اور اپنے رب کے اوامر
کو نگاہ رکہتا ہون قسم ہے اُسکے حق کی جس نے تجھے مجھہ پر ظاہر کر دیا
کہ تو میرے پاس سے چلا جا مین نے کہا تم مجھہ سے کوئی ایسی بات کہو
جس سے مجھے نفع ہو تاکہ مین تمہارے پاس سے چلا جاؤن اُس نے
کہا جس نے دروازہ پکڑا وہ خدام مین ثبت کیا جاتا ہے اور جس
نے گناہوں کو بہت یاد کیا تو اُسکے بعد اُسکو بہت ندامت حاصل ہوتی
ہوتی ہے اور جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھہ مستغنی ہوا وہ
محتاجی سے امن مین ہو جاتا ہے پہر وہ مجھے چھوڑکے چلا گیا ؛
حکایت سعد بن ابی عروبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حجاج بن
یوسف حج کیلئے چلا مکے مدینے کے درمیان مین کسی پانی پر اُترا صبح
کا کہانا منگایا اپنے دربان سے کہا کہ یہان کسی آدمی کو تلاش کرکہ
میرے ساتھہ کہانا کہاوے اور مین اُس سے کچھہ پوچھونگا دربان
نے پہاڑ کیطرف دیکہا ناگاہ ایک بدو دو کپڑوں مین سو رہا تہا۔
اُس نے اُسکو اپنے پاؤن سے ٹہکرایا اور کہا کہ امیر کے پاس حاضر
ہو وہ آیا حجاج نے کہا ہاتہہ دہو میرے ساتھہ کہانا کہا اُس نے
کہا تجھہ سے بہتر میری دعوت کر چکا ہے اور مین اُسکو قبول کر چکا
ہوں حجاج نے کہا وہ کون ہے بدو نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ
اُس میری دعوت روزہ کی طرف کی مین نے روزہ رکہہ لیا کہا ایسی
سخت گرمی مین کہا ہان مین نے ایسے دن کیلئے روزہ رکہا ہے
جسکی گرمی آج کی گرمی سے بہی نہایت سخت ہے حجاج نے کہا افطار

کرے کل روزہ رکھہ لینا بدو نے کہا اگر تو کل تک زندہ رہنے کا ضامن ہوسکتا ہے تو مین ابہی افطار کئے لیتا ہون حجاج نے کہا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے اُس نے کہا تو پہر تو کیوں مجہہ سے عاجل کا سوال کرتا ہے بدلے آجل کے جس پر تجہے قدرت نہیں ہے حجاج نے کہا یہ کھانا نہایت عمدہ ہے بدو نے کہا اس کہانے کو نہ تو نے نہ طباخ نے عمدہ کیا ہے لیکن عافیت نے عمدہ کیا ہے یعنی صحت و عافیت ایسی عمدہ چیز ہے کہ ہر کہانا لذیذ معلوم ہوتا ہے بیماری مین کیسا ہی لطیف و عمدہ کہانا ہو اُسکی لذت نہین معلوم ہوتی نہ اُسکے کہانے کو طبیعت چاہتی ہے ✤

حکایت حجاج بن یوسف حج کیلئے گیا ایک شخص کو سنا کہ وہ چلا کے کعبے کے گرد لبیک پکار رہا ہے حجاج نے کہا اُس شخص کو میرے پاس لاؤ اُسکو حاضر کیا کہا تو کن لوگوں میں سے ہے اُس نے کہا مسلماین سے حجاج نے کہا مین اسلام کا تجہہ سے نہین پوچھتا اس نے کہا تو پہر کس سے پوچھتا ہے اِس نے کہا میں تو تیرا وطن پوچھتا ہوں اُسنے کہا مین اہل یمن میں سے ہوں حجاج نے کہا تو محمد بن یوسف میرے بہائی کو کس حال پر چہوڑ آیا ہے اُس نے کہا ترکتہ عظیما جسیما لباسا رکاباً خراجا دلاجا حجاج نے کہا میں اس سے نہیں پوچھتا اُس نے کہا تو پہر کس چیز سے پوچھتا ہے حجاج نے کہا میں تو اُسکے چال چلن کا حال پوچہتا ہوں اُس نے کہا ترکتہ ظلوما غشوما مطیعا للمخلوق عاصیا للخالق حجاج نے کہا تجہے کون چیز اس بات کے کہنے پر باعث ہوئی اور تو خوب جانتا ہے جو اُسکا رشتہ مجہہ سے ہے اُس شخص نے کہا کیا تو اُسکے رشتے کو تجہہ سے زیادہ عزیز جانتا ہے میرے تعلق سے جو اللہ تبارک و تعالے کے ساتہہ ہے اور مین اُسکے

گہر کا مہمان اُسکے نبی کا مصدق ہوں یا یوں کہا کہ اُسکے گھر کی زیارت کرنیوالا اُسکے قرض کا ادا کرنیوالا اُسکے دین کی پیروی کرنیوالا ہوں حجاج نے سکوت کیا کچہہ جواب نہ بنا اور وہ شخص بدون اذن کے چلا گیا کعبے کے پردے سے لٹکا اور کہا اللھم بک اعوذ وبک الوذ اللھم فرجک القریب ومعروفک القدیم وعادتک الحسنۃ رضی اللہ عنہ ✤

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے یہ بات پونچی کہ ایک عورت جب رات کو اُٹہتی تو یون کہتی الہی بیشک ابلیس ایک بندہ ہے تیرے بندون سے اُسکی چوٹی تیرے ہاتہہ مین ہے وہ مجہے اُس جگہ سے دیکہتا ہے کہ مین اُسکو نہین دیکہتی اور تو اُسے اُس جگہ سے دیکہتا ہے کہ وہ تجہے نہیں دیکہتا الہی تو اُسکے سارے کام پر قدرت رکہتا ہے اور وہ تیرے کام سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکہتا الہی اگر وہ میرے ساتہہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو تو اسکو رد کر دیجیو اور جو مجہہ سے مکر کرے تو تو اُس سے مکر کیجیو مین تیرے ساتہہ اُسکی شر سے پناہ مانگتی ہوں اور دفع کرتی ہون تیرے ساتہہ اُسکی چہاتی مین پہر رویا کرتی یہانتک کہ اُسکی ایک آنکہہ جاتی رہی کسی نے اُس سے کہا خدا سے ڈر دوسری آنکہہ نہ جاتی رہے اُس نے کہا اگر میری آنکہہ اہل جنت کی آنکہوں سے ہے تو عنقریب اللہ تبارک و تعالے اُسکے عوض مین اُس سے زیادہ خوبصورت دیگا اور جو وہ دوزخیوں کی آنکہوں سے ہے تو اللہ تعالے اُسکو مجہہ سے دور کرے رضی اللہ عنہا ✤

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میں بصرے میں تہا مین نے دیکہا کہ ایک شکاری بعض سواحل پر مچہلی کا شکار کر رہا ہے اور اُسکے پہلو مین اُسکی چہوٹی لڑکی بیٹہی ہوئی ہے وہ جب کسی مچہلی کو شکار کرتا اور اُسکو اپنی دو خلتہ مین ڈالدیتا تو اُسکی لڑکی

مچھلی کو پانی مین چھوڑ دیتی اُس نے پھر کے دیکھا تو کچھ نہ پایا اُس نے
اپنی بیٹی سے کہا تو نے مچھلیون کے ساتھہ کیا کیا وہ بولی ابّا کیا مین نے
تجھہ سے نہیں سنا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا
ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں گرتی کوئی مچھلی کسی حال مین مگر جبکہ وہ اللہ
تبارک وتعالےٰ کے ذکر سے غافل ہوتی ہے باپ نے رو دیا اور جال
کو پھینکدیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مراد لڑکی کی یہ ہے کہ جو
شخص ذکر اللہ سے غافل ہو ہم اُسکو اُسکے نقص اور بے برکتی کی وجہ
سے نہیں چاہتے رضی اللہ عنہ ✤

حکایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مدینے میں رات کو گشت
کیا کرتے تھے ایک وقت چلے یہانتک کہ تھک گئے کسی دیوار سے ٹیک گئے
ناگاہ ایک عورت اپنی چھوٹی بیٹی سے کہہ رہی تھی اُٹھہ اس دودہ مین
پانی ملادے اُس نے کہا امّان کیا تجھے معلوم نہین کہ امیرالمومنین نے
کیا حکم دیا ہے اُس نے کہا کیا ہے لڑکی نے کہا انہون نے کہا اپنی
منادی کو حکم دیا ہے سو اُس نے یہ پکارا ہے کہ دودہ میں پانی نہ
ملایا جاوے مان نے کہا تو تو ملادے اسلئے کہ تو ایسی جگہ مین ہے
کہ تجھے نہ حضرت عمر دیکھتے ہیں نہ اُنکا منادی لڑکی بولی واللہ میں وہ
نہیں ہوں کہ ظاہر مین تو اُنکی اطاعت کرون اور تنہائی میں اُنکی نافرمانی
کروں رضی اللہ عنہا۔ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ
کو اس لڑکی کا حال پسند آیا آپ نے کسی لڑکے سے اُسکا نکاح کردیا
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اسی لڑکی کی اولاد سے ہین ✤

حکایت شیخ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے دروازے پر سے بعض امرا
کا گذر ہوا اُس نے پانی مانگا جب پی چکا تو کچھ مال گھر والون کیطرف
پھینکدیا اُسکے ہمراہیون نے بھی اُسکی موافقت کی سب گھر کے لوگ

خوش ہوئے سوا شیخ کی چھوٹی کی کہ وہ رونے لگی کسی نے اُس سے کہا
تو کیون روتی ہے اُس نے کہا ایک مخلوق نے ہماری طرف ایک نظر دیکھا
تو ہم غنی ہوگئے اگر خالق سبحانہ وتعالےٰ ہماری طرف دیکھے تو پھر کیا
کچھ ہو ✤

حکایت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے اپنے باپ
سے کچھ کھانے کی چیز مانگی انہوں نے کہا اپنے رب سے مانگ وہ بولی
واللہ مجھے اُس سے نہایت شرم آتی ہے کہ میں اُس سے کوئی چیز کھانے
کیلئے مانگوں رضی اللہ عنہا ✤

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ اپنے زمانۂ لہو مین گھر مین تھے اُن کے
ہمنشین اُنکے پاس تھے شراب وکباب لہو ولعب عیش وطرب میں مشغول
تھے اتنے مین ایک مرد صالح کا وہانسے گذر ہوا انہون نے دروازہ کھٹکھٹکا
گھر مین سے ایک لونڈی نکلی انہوں نے اُس سے پوچھا کہ اس گھر کا
مالک آزاد ہے یا غلام لونڈی نے کہا آزاد ہے انہون نے اُس سے
کہا تو سچ کہتی ہے اگر غلام ہوتا تو عبودیت کے آداب کا برتاؤ کرتا لہو
وطرب کو چھوڑ دیتا بشر نے یہ باتچیت سُن لی ننگے پاؤں ننگے سر دروازے
کی طرف دوڑے آئے اور وہ شخص چلے گئے تھے بشر نے لونڈی سے کہا تیرا
برا ہو تجھہ سے کون باتیں کرتا تہا اُس نے جو باتیں مرد صالح نے کی
تہیں اُنسے بیان کیں بشر اُنکے پیچھے گئے یہانتک کہ اُنسے جا ملے بشر نے
اُن سے کہا سیّدی آپ وہی ہین جو دروازے پر ٹھیرے تھے لونڈی
سے باتیں کی تہین انہوں نے کہا ہان بشر نے کہا آپ اپنے کلام کو
دوبارہ کہئے انہوں نے جو کہا تہا پھر کہدیا بشر نے اپنے دونون گالوں
کو زمین پر رگڑا اور کہا بل عبد عبد عبد پھر سیدھے ننگے پاؤں ننگے سر
چلے گئے یہانتک کہ حافی مشہور ہوئے کسی نے اُنسے کہا کہ آپ جوتیاں

پاؤں میں کیوں نہیں ڈالتے فرمایا کہ میں اسلئے نہیں ڈالتا کہ مجھہ سے میرے
مولی نے اسی حال میں مصالحہ کیا ہے کہ میں برہنہ پا تہا سو میں مرتے
دم تک اس حال کو نہ چہوڑونگا کہتے ہیں ایک دن انکی کسی چھوٹی بچی
نے انسے کہا کہ اگر تم دو دانق کی دو جوتیان خرید لیتے تو حافی کا لقب
تم سے دور ہو جاتا رضی اللہ عنہ +

حکایت فضیل بن عیاض اور محمد بن سماک ایک جگہ بیٹھے تہے فضیل نے
فرمایا عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کی بیماری ہے جب طبیب خود
ہی بیماری کو اپنے نفس کی طرف کھینچے تو وہ کیونکر اپنے غیر کا علاج کریگا۔
رضی اللہ تعالے عنہما +

حکایت عمر نبانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین قبرستان مین ایک راہب
پر میرا گذر ہوا اُسکی سیدہی ہتہیلی میں سفید کنکریاں تھیں اور بائیں
میں سیاہ میں نے کہا راہب تو یہاں کیا کرتا ہے اُس نے کہا جب مین
اپنے دل کو گم کرتا ہون تو قبرستان مین چلا آتا ہوں جو لوگ یہاں
ہیں اُن سے عبرت کرتا ہوں مین نے کہا یہ کنکریاں تیری ہتھیلی میں
کیا ہیں اُس نے کہا جب میں کوئی نیکی کرتا ہوں تو سفید مین سے ایک
کالی میں ڈالدیتا ہوں اور جب کوئی گناہ کرتا ہوں تو کالی سے ایک
سفید مین ڈالدیتا ہوں جب رات ہو جاتی ہے تو دیکھتا ہوں اگر نیکیاں
گناہوں پر بڑہگئیں تو افطار کرتا ہوں اپنا ورد وظیفہ پڑہنے کو کہڑا
ہوتا ہوں اور جو گناہ نیکیوں پر بڑہجاتے ہیں تو اُس رات نہ کہانا
کہاتا ہوں نہ پانی پیتا ہوں یہ میرا حال ہے والسلام علیک +

حکایت شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے پانچ چیزون کو
ڈہونڈا تو انکو پانچ چیزون میں پایا قوت کی برکت کو تلاش کیا تو اُسکو
صلوۃ ضحی میں پایا قبر کی روشنی کو ڈہونڈا تو اُسکو رات کی نماز میں

پایا جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اُسکو قرأت قرآن مین پایا عبور پلصراط کو
ڈہونڈا تو اُسکو روزے اور صدقے مین پایا عرش کا سایہ تلاش کیا تو
اُسکو خلوت میں پایا رضی اللہ عنہ +

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک راہب کے صومعہ
پر میرا گذر ہوا میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا ٹھیر جاؤ پہر مین نے اُس
سے بات چیت کی مین نے کہا یا راہب اُس نے اپنے صومعے کا پردہ کہولدیا
میں نے کہا علم الیقین کیا ہے اُس نے کہا اے عبد الواحد اگر تو چاہتا
ہے کہ علم الیقین کو جانے تو اپنی اور دنیا کی خواہشوں کے درمیان
مین ایک دیوار لوہے کی بنا یہ کہکے پردہ ڈالدیا +

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چین کے راہبوں
مین سے ایک راہب کے صومعے پر میرا گذر ہوا میں نے اُسکو آواز دیا
یا راہب اُسنے جواب ندیا پہر دوبارہ پکارا جواب ندیا پہر تیسری بار پکارا اب کی بار اُسنے مجہے جہانکا
اور کہا اے شخص میں راہب نہیں ہوں راہب تو وہی ہے جو اللہ عز
وجل سے اُسکے آسمان مین ڈرے اُسکے کبریا مین اُسکی عظمت کرے
اُسکی بلا پر صبر کرے اُسکی قضا کے ساتہہ راضی ہو اُسکی نعمتوں پر
اُسکی حمد کرے شکر کرے اُسکی عظمت کیلئے تواضع کرے اُسکی عزت کے
لئے ذلیل ہو اُسکی قدرت کا منقاد ہو اُس کی ہیبت کیلئے خضوع کرے
اُسکے حساب وعقاب میں فکر کرے سوچے پہر دن بہر روزہ رکہے ساری
رات کہڑا رہے نماز پڑہے نار کا ذکر جبار کی پوچہہ پاچہہ اُسکو سونے
نہ دے راہب یہی ہے اور مین تو ایک دیوانہ کتا ہوں اپنے نفس کو
اس صومعے میں لوگوں سے روک رکہا ہے تاکہ اپنی زبان سے انکو
زخمی نہ کروں مین نے کہا اے راہب کس چیز نے مخلوق کو اللہ عز وجل
سے قطع کیا بعد اسکے کہ انہوں نے اسکو پہچانا تا اُس نے کہا اے میرے

بہائی ہنیں قطع کیا مخلوق کو اللہ عزوجل سے مگر دنیا کی حب اور اسکی زینت نے اسلئے کہ وہ ذنوب و معاصی کی جگہ ہے عاقل وہ جس نے دنیا کو اپنے دل سے پہینکدیا اللہ تعالےٰ کیطرف اپنے گناہ سے رجوع ہوا توبہ کی اور اُس چیز کی طرف متوجہ ہوا جو اُسکو ربا سے قریب کرے ✤

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جبل لنبان میں ایک عابد عورت سے میری ملاقات ہوئی کثرت عبادت سے پرانی مشک کی شکل ہوگئی تہی گویا وہ قبرستان والون سے خبر دی رہی ہی صاحب اجتہاد و عبادت تہی عبادت مین اُسکی شکل کبہی کسی کو مین نے نہیں دیکہا مین نے اُس سے پوچہا تیرا وطن کہاں ہے وہ بولی میرے لئے کوئی وطن نہیں ہے مگر نار۔ یا عفو کرے عزیز غفار مین نے کہا اللہ تعالیٰ تجہہ پر رحم کرے کیا کوئی وصیت یا کوئی فائدہ ہے اُس نے کہا اللہ تعالےٰ کی کتاب کو ایک مائدہ ٹہیرا اُسکے وعد و وعید کا ہمنشین ہو عزائم حمیدہ کے ساتہہ کوشش کر جہوٹی آرزو جسکے ساتہہ تمکنے تعلق رکہتے ہین نہ اُنکو اُسمین کوئی تحقیق ہوتی ہے نہ یہہ جانتے ہین کہ انکا انجام کس طرح ہوگا تو اس آرزو کو چہوڑدے قسم ہے اللہ کی اُس منزل کہیں نہیں اُترتے مگر ریاضت کرنیوالے اور سبقت نہیں لیجاتے مگر دامن چنے والے سوا ے میرے بہائی اپنے نفس کے لئے جسقدر لینا ممکن ہو لیلے اسلئے کہ مطلوب سوا تیرے اور کوئی نہیں ہے اور تو عقل والون مین سے ہوجا مین نے کہا تو میرے واسطے کوئی دعا کر اس اللہ تعالےٰ کی ایسی حمد ین کیں کہ انکا مثل میں نے کبہی نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر ایسا درود پڑہا کہ اُسکا مثل میں نے کبہی نہیں سنا اور ایک عمدہ دعا کی ✤

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں نے بعض سواحل

شام مین ایک عورت کو دیکہا میں نے پوچہا تو کہان سے آئی اُس نے کہا ایسے لوگون کے پاس سے جن کی کروٹیں بسترون سے جدا ہوتی ہیں مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے اُس نے کہا ایسے آدمیون کے پاس جنکو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت مشغول کرتی ہے نہ بیع پہر مین نے کہا انکا وصف بیان کر اُس نے چند شعر اُنکی صفت مین پڑہے ✤

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین ایک وقت دریا کے کنارے پر جا رہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت ننگے سر ہونہہ کہولے ہوئے بدون اوڑہنی کے ملی مین نے کہا تو اوڑہنی سے اپنا منہ چہپالے اُس نے کہا جس منہ پر ذلت چڑہی ہوئی ہے اُسکے ساتہہ اوڑہنی کیا کریگی پہر کہا دور ہو میرے پاس سے لے نکمے مین نے تو گزری رات کو محبت کا پیالہ پیا سو رات بہر مسرور رہی اور آج صبح سے اپنے مولے کی حب سے مخمور ہوں مین نے کہا تو مجہے وصیت کر کہا سکوت اختیار کر گہر میں رہا کر قوت کے ساتہہ راضی ہو یہانتک کہ تجہے موت آجاوے ✤

حکایت بعض سلف کہتے ہیں کہ مین نے کسی پہاڑ میں ایک جوان آدمی کو دیکہا آثار قلق کے اُس پر ظاہر تہے آنسو بہ رہے تہے مین نے کہا تو کون ہے کہا غلام اپنے مولےٰ سے بہاگا ہوا مین نے کہا تو لوٹ جا اور عذر کر کہا عذر کے لئے اقامت حجت چاہئے مقصر کیونکر عذر کرے مین نے کہا تو ایسے شخص کے پاس جا جو تیرے لئے شفارش کرے کہا سارے شفاعت کرنیوالے اُس سے ڈرتے ہین مین نے کہا وہ کون ہے کہا وہ ایسا مولےٰ ہے جسنے لڑکپن مین میری پرورش کی جب مین بڑا ہوا تو میں اُسکی نافرمانی کی سوجہے اُسکے احسان اور اپنے عمل بد سے حیا آتی ہے پہر ایک چیخ ماری اور گر کے مر گیا ایک بڑہیا نکلی کہا حیران آفت رسیدہ کے قتل پر کسنے اعانت کی اللہ اُس پر رحم کرے مین

نے کہا مین تیرے پاس رہون اُسکی تجہیز تکفین مین تیری مدد کرون اُس
نے کہا اسکو تو اسکے قاتل کے روبرو پڑا چھوڑ دے شاید وہ اسکو
بلا معین دیکھہ کے اس پر رحم فرماوے اپنے کرم وجود سے اسکو قبول کرے

حکایت سلیمان بن عبد الملک رحمۃ اللہ نے ابو حازم رضی اللہ عنہ
سے پوچھا کہ ہم موت کو کیوں مکروہ جانتے ہین انہون نے کہا اسلئے
کہ تم نے دنیا کو آباد آخرت کو ویران کیا سو تم آبادی سے ویرانی
مین جانیکو مکروہ جانتے ہو سلیمان نے کہا تم نے سچ کہا کاش مین
جانتا کہ کل کو اللہ کے نزدیک ہمارے لئے کیا ہے ابو حازم نے فرمایا
تو اپنے عمل کو اللہ عزوجل کی کتاب پر عرض کر سلیمان نے کہا مین اسکو
اللہ تعالی کی کتاب سے کہاں پاؤں ابو حازم نے کہا اس قول سے
ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم یعنی بیشک نیک عیش
و آرام مین ہیں اور بدکار دوزخ مین سلیمان نے کہا اللہ کی رحمت کہان
ہے ابو حازم نے کہا محسنین سے قریب ہے سلیمان نے کہا کاش مجھے
معلوم ہوتا کہ اللہ تعالے پر عرض کیونکر ہوگی ابو حازم نے کہا محسن تو
اسطرح آویگا جیسا مسافر خوش خوش اپنے گھر آتا ہے اور گنہگار اسطرح
سے آویگا جیسا غلام بھاگا ہوا اپنے مولے کے سامنے پشیمان ڈرتا
ہوا آتا ہے سلیمان نے رو دیا کسی نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ
تم نماز کسطرح پڑہتے ہو انہون نے کہا جب نماز کا وقت قریب آتا ہے
تو مین پورا وضو کرتا ہون جتنے اُسکے فرض و سنت ہین اُنکو کامل طور سے
ادا کرتا ہوں پھر قبلے کی طرف منہ کرتا ہوں اور بیت الحرام کی مثال
دونوں بھنوؤں کے درمیان مین بناتا ہوں جنت کو دہنی طرف دوزخ
کو بائین طرف پلصراط کو دونوں پاؤں کے نیچے سمجھتا ہوں اور اللہ تعالے
کو اپنے اوپر مطلع جانتا ہون اور گمان کرتا ہوں کہ یہ وہ نماز ہے کہ

اسکے بعد پھر نہ پڑہونگا تعظیم سے تکبیر کہتا ہوں۔ تفکر سے پڑہتا ہوں ذلت
کے ساتھہ رکوع تواضع کے ساتھہ سجدہ کرتا ہوں تمام ہونے پر سلام پھیرتا
ہوں اور خوف پر کھڑا ہوتا ہوں پھر مین نہین جانتا کہ یہ نماز قبول ہوگی
یا میرے منہ پر ماری جاویگی سائل نے پوچھا کہ تم یہ نماز کتنی مدت سے
پڑہتے ہو کہا چالیس برس سے سائل نے کہا میں دوست رکہتا ہوں۔
کاش مین ساری عمر میں اس نماز سے ایک نماز پڑہتا کہ فائزین میں سے
ہو جاتا ✦

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین کسی
شہر مین گیا ایک مسجد مین اُترا جب ہم عشا کی نماز پڑہ چکے تو لوگون
کے چلے جانیکے بعد مسجد کا امام آیا مجھہ سے کہا کھڑا ہو نکل جا تاکہ دروازہ
بند کروں میں نے کہا مین مسافر آدمی ہوں رات کو یہیں رہونگا اُس
نے کہا مسافر قندیلین بوریئے چرا لیجاتے ہین ہم کسیکو مسجد مین رہنے
نہین دیتے ہیں مین نے اُس سے کہا مین ابراہیم بن ادہم ہوں
اُس نے کہا تو نے بہت باتیں کین اور میرے دونوں پاؤں پکڑکے منہ
کے بل مجھے گھسیٹا اور حمام کے چولہے کے دروازے پر ڈال کے چلا
گیا وہ رات سردی کی تھی مین کھڑا ہوا مین نے دیکھا کہ ایک شخص حمام
کے چولہے مین آگ جلا رہا ہے مین نے اپنے جی مین کہا کہ اسکے پاس رات
رہونگا پھر مین اُتر کے اُسکے پاس آیا وہ خیش کے دو کپڑے پہنے
ہوئے تہا مین نے اُسکو سلام کیا اُس نے جواب نہ دیا بلکہ اشارہ کیا
کہ بیٹھ جا مین بیٹھہ گیا اور وہ ڈرتا تہا کبھی دائیں طرف دیکھتا کبھی بائین
طرف مجھے اُس سے ڈر لگا پھر جب وہ آگ جلانے سے فارغ ہوا تو اُس
نے میری طرف التفات کیا اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ مین
نے کہا عجب ہے تو نے مجھے سلام کیون نہ کیا جبکہ مین نے تجھے سلام کیا تہا

اُس نے کہا مین ایک قوم کا مزدور ہوں میں ڈرا کہ سلام کروں اور سلام کے ساتھہ مشغول ہوں گناہگار ہوں خائن بنوں مین نے اُس سے کہا تو دائین بائین دیکھتا تھا کیا تو ڈرتا تھا اُس نے کہا ہاں مین نے کہا کس چیز سے کہا موت سے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کدہر سے آتی ہے میرے دائین جانب سے یا بائین طرف سے مین نے پوچھا ہر روز کتنی مزدوری کرتا ہے کہا ایک درہم و دانق کی مین نے کہا پھر اُسکو کیا کرتا ہے کہا ایک دانق مین تو میں اور میرے گھر والے گذر کرتے ہیں اور ایک درہم میرے بہائی کی اولاد پر صرف کرتا ہوں مین نے کہا کیا حقیقی بہائی ہے اُس نے کہا نہیں بلکہ فی اللہ میں اُسکو دوست رکھتا تھا اور اُسکا انتقال ہوگیا میں اُسکے اہل و اولاد کی خبرگیری کرتا ہوں مین نے اُس سے کہا کیا تو نے کسی حاجت مین اللہ عزوجل سے دعا کی ہے اور اللہ تعالی نے اُسکو قبول فرمایا ہے اُس نے کہا میری ایک حاجت ہے بیس برس سے اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں اور وہ اب تک پوری نہیں ہوئی مین نے کہا وہ کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرب میں ایک شخص زاہدوں میں ممتاز عابدوں پر فائق ہے اُسکو ابراہیم بن ادہم کہتے ہین مین نے اللہ عزوجل سے اُسکی ملاقات کی دعا کی ہے کہ میں اُسکو دیکھہ لوں اور اُسکے روبرو مر جاوں مین نے کہا تو خوش ہوجا اللہ عزوجل نے تیری حاجت کو روا کردیا اور تیری دعا قبول فرمائی اُس نے میرے لئے پسند نہ کیا کہ مین تیرے پاس آؤں مگر منہہ کے بل گھسٹتا ہوا پھر وہ اپنی جگہہ سے اُٹھا مجھہ سے معانقہ کیا مین نے اُسکو یہ کہتے سُنا کہ الٰہی بیشک تو نے میری حاجت پوری کردی میری دعا قبول فرمائی الٰہی تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے اللہ تعالی نے اُسکی دوسری دعا بھی فی الحال قبول فرمائی

اور مرکے گر پڑا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک رات مجھے نیند نہ آئی اپنا ورد پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا مگر جو حلاوت کو پایا کرتا تہا اُسکو نہ پایا مین نے چاہا سو رہوں پھر نہ سو یا بیٹھ گیا پھر بیٹھہ بھی نہ سکا تو مین نے دروازہ کھولا باہر نکلا ناگاہ ایک آدمی دیکھا کہ عبا میں لپٹا ہوا راہ پر پڑا ہوا ہے جب اُس میری آہٹ پائی تو اپنا سر اُٹھایا اور کہا اے ابوالقاسم اسوقت تو میرے پاس آیا مین نے کہا یا سیدی بغیر وعدے کے کہا ہاں مین نے محرک قلوب سے سوال کیا تھا کہ تیرے قلب کو میری طرف حرکت دے مین نے کہا اُسنے کردیا تیری حاجت کیا ہے کہا یہ کب ہوتا ہے کہ جو نفس کی بیماری ہے وہ اُسکی دوا ہوجاوے مین نے کہا جب نفس اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے تو اُسکی بیماری اُسکی دوا ہوجاتی ہے وہ اپنے نفس پر متوجہ ہوا اور اُس سے کہا سُن مین نے سات بار تجھے یہی جواب دیا تہا سو تو نے نہ مانا مگر یہ کہ اُسکو جنید سے سُنی سو تو نے سُن لیا پھر وہ شخص چلا گیا مین نے اُسکو نہ پہچانا نہ اُس کے حال پر مجھے وقوف ہوا شیخ خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تہا میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ جنید دروازے پر ہین مین نے اُسکو اپنے دل سے دور کیا پھر دوبارہ آیا تیسری بار پھر بھی خطرہ گزرا مین باہر نکلا ناگاہ جنید کھڑے تھے انہوں نے فرمایا پہلے خطرے کے ساتھہ کیون نہ نکلا ؛

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ کرز جرجانی رضی اللہ عنہ عبادت مین اجتہاد کرتے تھے کسی نے اس باب مین اُن سے کہا انہوں نے فرمایا قیامت کے دن کا مقدار تم کو کسقدر پہنچا ہے لوگون نے کہا پچاس ہزار برس کہا دنیا کی عمر تمکو کسقدر پہنچی ہے انہون نے کہا سات ہزار

برس کہا تو پھر کیا عاجز ہوتا ہے کوئی شخص اس سے کہ سات دن عمل
کرے یہانتک کہ اُسدن امن مین رہے امام یافعی رحمہ کہتے ہیں کہ
یہ بہ نسبت عمر دنیا کے ہے جو مذکور ہوئی اور بہ نسبت عمر ایک شخص
کے جبکہ وہ مثلاً سو برس کی عمر دیا جاوے تو اُس صورت مین اُسکی
ساری عمر بہ نسبت دن قیامت کے خمس عشر عشر ہوگی ❊

حکایت ۲۳ بعض سلف سے مروی ہے کہ ایک قوم نے ایک عورت
خوبصورت حسین سے کہا کہ تو ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ کے روبرو جا
شاید وہ مفتون ہو جاوے اور اُسکے لئے ہزار درہم مقرر کئے اگر یہ
کام کر دیوے اُس نے اپنے مقدور کے موافق بہت عمدہ لباس و زیور
پہنا خوشبو ملی پھر بن خثیم کے اُنکے سامنے آئی جبکہ وہ مسجد سے نکلے
اُنہوں نے اُسکی طرف دیکھا اُنکو اُسکے حال نے گبھرا دیا اور وہ منہ
کھولے ہوئے بے پردہ اُن کی طرف متوجہ ہوئی ربیع نے اُس سے کہا
تیرا کیا حال ہو اگر تجھے تپ آجاوے پھر جو تیرا رنگ روپ کہ مین دیکھ
رہا ہوں اُسکو بگاڑ دے بلکہ تیرا کیا حال ہو اگر ملک الموت تجھ پر
نازل ہو اور تیرے دل کی رگ کو قطع کر دیوے بلکہ تیرا کیسا حال ہو
اگر منکر نکیر تجھ سے سوال کرین اُس عورت نے ایک چیخ ماری اور غش
کھا کر گر پڑی راوی کہتا ہے کہ واللہ پھر اُسکو ہوش آیا اور اپنے رب
کی عبادت اسقدر کی کہ جسدن اُسکا انتقال ہوا ایسی ہو گئی تھی جیسے
کھجور کا تنا جلا ہوا ❊

حکایت ۲۴ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو چرواہوں
نے پہاڑ کی چوٹی پر یہ کہا کہ یہ کون نیک خلیفہ لوگوں پر قائم ہوا کسی
نے اُنسے کہا تمکو اُسکی خبر کس نے دی اُنہوں نے کہا کہ جب کوئی نیک خلیفہ
قائم ہوتا ہے تو بھیڑیے اور شیر ہماری بکریوں سے رک جاتے ہین

انکو نہیں کہاتے عمری رضی اللہ عنہ نے ہارون رشید رحمہ اللہ سے کہا یہ
سعی کر رہے تھے صفا پر چڑھ گئے تھے اے ہارون انہوں نے کہا لبیک
یا عم عمری نے کہا اپنی نگاہ زمین کیطرف ڈال ہارون نے کہا ڈالی کہا
لوگوں کو دیکھ کتنے ہیں ہارون نے کہا اُنکو کون گن سکتا ہے کہا اُنکی
مثل لوگوں مین کتنے ہین ہارون نے کہا ایک خلق ہے کہ سوا اللہ تعالے
کے کوئی اُنکو شمار نہین کر سکتا عمری نے کہا تو جان لے کہ ہر آدمی ان
مین سے خاص اپنے نفس سے پوچھا جائیگا اور تو تنہا ان سب سے
پوچھا جائیگا دیکھ تو کیونکر بنے گی ہارون نے رو دیا پھر عمری نے کہا
ایک اور بات کہتا ہوں ہارون نے کہا کہو چچا کہا قسم ہے اللہ کی بیشک
جب کوئی آدمی اپنے مال مین اسراف کرتا ہے تو مستحق ہو جاتا ہے کہ
اُسکا ہاتھ روکین اُسکا تصرف مال مین بند کرین اُس شخص کا حال کیسا
ہوگا جو مسلمانون کے مال مین اسراف کرتا ہے اُسکو خلاف شرع کاموں
مین بے موقع خرچ کرتا ہے پھر عمری چلا گیا اور ہارون روتے رہ گئے
یہ بھی عمری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کو مخلوق کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالے کی ہیبت
اُس سے چھین لیجاتی ہے پھر وہ اگر اپنی اولاد یا بعض غلاموں کو کسی
بات کا حکم دے تو وہ بھی اُسکا کہا نہیں مانتے اور یہ بھی کہا ہے کہ
تیرا اعراض کرنا اللہ تعالے سے تیرے نفس کی غفلت سے ہے اسطرح
کہ تو اللہ تعالی کی مبغوض چیز کو دیکھے اور اُس سے تجاوز کرے نہ امر
کرے نہ نہی اُسکے ڈر سے جو نہ تیرے ضرر کا مالک ہے نہ نفع کا ❊

حکایت ۲۵ حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے مذہب مین
داخل ہوا اُسے چاہیے کہ چار خصلتیں اپنے نفس پر لازم کرے موت
سے سفید موت یعنی بھوک اور کالی موت یعنی مخلوق کی ایذا پر برداشت

اور سرخ موت یعنے عمل و مخالفت ہوئی اور سبز موت یعنی ٹکڑے پر ٹکڑا جوڑ کے پہننا عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ کہتے ہیں۔ مین نے ایک راہب کو دیکھا کالا کرتا بالوں کا پہنے ہوئے تھا مین نے کہا کالا پہنے پر تمہین کون چیز باعث ہوئی ہے کہا یہ لباس محزون لوگوں کا ہے اور مین اُن سب سے بڑا محزون ہوں مین نے پوچھا۔ تم کس چیز سے محزون ہو کہا مجھے اپنے نفس میں مصیبت پہنچی ہے مین نے اُسکو گنا ہونکے معرکے مین قتل کیا ہے سو مین اُسپر غمگین ہوں پھر اُسنے رو دیا مین نے کہا اسوقت تم کیوں روئے کہا مین نے اس دن کو یاد کیا جو میری عمر سے گذر گیا اور اُسمین نیک عمل نہوا سو میرا رونا اسلئے ہے کہ توشہ کم ہے سفر دور دراز ہے اور ایک گھاٹی ہے کہ مجھے اُسپر چڑھنا ضرور ہے پھر مجھے نہیں معلوم کہ کدہر اُترونگا۔ جنت کیطرف یا نار کی طرف +

حکایت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے مرتے وقت کسی نے اُن سے کہا کہ آپ نے اپنی اولاد کو محتاج چھوڑا ہے اُنکے لئے کچھ نہیں ہے فرمایا میری اولاد ایک ہے دو آدمیون مین سے یا تو وہ آدمی جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے سو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے عنقریب کوئی مخرج کر دیگا اور وہ صالحین کا متولی ہے یا وہ آدمی جو گناہو پر اوندہا ہو رہا ہے سو مین اللہ عزوجل کے معاصی پر اُسکو قوت نہیں دیتا خلیفہ ہونیسے پہلے جب اُن کے پاس ہزار درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہ کیا خوبصورت ہے اگر اسمین سختی نہ ہوتی اور خلافت کی حالتمین جب چار یا چھ درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہ کیا اچھا ہے اگر اسمین نرمی نہ ہوتی کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا میرا نفس تواق ذواق ہے جب کسی چیز کیطرف مشتاق ہوتا ہے اور

اُسکا مزہ لیتا ہے تو اُس سے مافوق کیطرف مشتاق ہوتا ہے سو یہان تک حرص کرتا رہا مزہ لیتا رہا کہ خلافت کا مزہ لیا اب اُسنے مافوق کا مشتاق ہوا تو اُس سے بڑہکر کوئی چیز نہ پائی مگر وہ جو دار آخرت مین اللہ تعالیٰ کے پاس ہے سو اسکا مشتاق ہوا اور اُس تک وصول ممکن نہیں ہے مگر ترک دنیا کے ساتھ رضی اللہ عنہ +

حکایت حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپنے اپنی عمر کس چیز مین فنا کی فرمایا چار چیزوں میں۔ مین نے یقین کیا کہ مین طرفۃ العین اللہ تعالیٰ کی نظر سے خالی نہیں ہوں سو مین نے اُس سے حیا کی کہ مین اُسکی نافرمانی کروں اور یہ جانا کہ بیشک میرے لئے رزق ہے وہ مجھسے متجاوز نہ ہوگا اور وہ میرے لئے اُسکا ضامن ہے سو مین نے اُس پر بھروسہ کیا اُسکی طلب سے بیٹھ رہا اور یہ جان لیا کہ بیشک مجھ پر ایک فرض ہے کہ میرے سوا اور کوئی اُسکو ادا نکریگا تو مین اُسکے ادا کرنیمین مشغول ہوا اور یہ جانا کہ مقرر میرے لئے ایک اجل ہے کہ وہ مجھسے مبادرت کرتی ہے سو مین نے اُس سے مبادرت کی اور دار آخرت کیلئے مستعد ہوگیا سو مین اُس چیز کے ساتھ مشغول ہوں جسکی ملاقات کرونگا اللہ کے کرم اُسکے ثواب اُسکے عقاب سے +

حکایت ابراہیم بن شعث رحمۃ اللہ کہتے ہیں مین نے ایکرات فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کو سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے سُنا وہ روتے تھے اور بار بار اس آیت شریف کو پڑہتے تھے ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم اور البتہ تمکو جانچینگے تاکہ معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھیرنیوالے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین اور کہنا شروع کیا ونبلوا اخبارنا یعنی تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا اور بار بار اسی لفظ کو کہتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اگر تو ہماری خبرونکو

تحقیق کریگا تو ہمکو فضیحت کریگا ہمارے پردے کھولیگا اس کلام کو دوبارہ کہا اور یہ
کہا اگر تو ہماری خبر و نکو تحقیق کریگا تو ہمکو ہلاک کریگا اور ہمکو عذاب کریگا
اور یہ بھی مین نے انکو کہتے سنا کہ اے فقیہیں تو نے لوگو نکے لیے زینت کی انکے
لیے بناوٹ کی انکے واسطے بناؤ کیا یہانتک رہا کرتا رہا کہ انہون نے تجھے
پہچان لیا اور کہنے لگے کہ صالح آدمی ہے سو تیرے حوائج پورے کئے تیرے
لیے مجالس مین گنجائش کی تیری تعظیم کی تجھے بزرگ سمجھے بخلاف تیرے
غیر کے تو ٹوٹے مین رہا کیا برا حال ہے تیرا اگر یہ تیرا کام ہے یہ تیری
شان ہے اور مین نے انکو یہ کہتے سنا کہ اگر تجھ سے ہو سکے کہ کوئی تجھے
نہ پہچانے تو کر تیرا کیا ضرر ہے کہ لوگ تجھے نہ پہچانیں اور تیرا کیا نقصان
ہے کہ لوگون کے نزدیک تیری ثنا نہ کیجاوے تیرا کیا بگاڑ ہے کہ تو
انکے نزدیک مذموم ہو جبکہ تو اللہ تعالے کے نزدیک محمود ہے تو نہین
جانتا کہ کل کو تو کس چیز کی ملاقات کرنیوالا ہے ٹوٹا ہوگا یا خوشی ہوگی کیا تو
اپنے کامون کو یاد نہین کرتا کیا تو اپنی آرزوؤن کو کم نہیں کرتا کیا تو اپنے
اشغال و اثقال کو نہیں چھوڑتا تجھے نہیں معلوم کہ تیرا کیا حال ہو یخ یخ
لک ان قبل بخوت واہ ا لا ان قبل شقوت اللہم تب علینا و
سامحنا بلطفک یا عظیم ادخل عظیم جرمنا فی عظیم عفوک و
کرمک یا ارحم الراحمین +

حکایت[۳۳] ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لوگ اللہ عزو
جل کی محبت مین دو قسم ہین ایک خاص دوسرے عام عوام اللہ تعالی کی کثرت
نعمت اور دوام احسان کے سبب سے اسکو دوست رکھتے ہیں مگر انکی
محبت کم زیادہ ہوتی ہے اور خواص اسلیئے کہ انہون نے اسکی صفات
و اسماء حسنی کو پہچانا وہ انکے نزدیک مستحق محبت کا ہوا اسلیئے کہ وہ اس
کا اہل ہے گو انسے ساری نعمتونکو زائل کردے +

حکایت[۳۰] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بازار کو گیا میرے ہمراہ ایک
حبشی لونڈی تھی مین اسکو بازار مین ایک جگہ بٹھا گیا اور اس سے
کہدیا کہ تو یہیں بیٹھی رہنا یہانتک کہ مین واپس لوٹ کر آؤں پھر مین
چلا گیا لوٹ کر اس جگہ آیا تو اسکو وہان نہ پایا میں گھر کی طرف چلا
اور مجھے اس پر نہایت غصہ تھا جب مین گھر پہونچا تو وہ آئی اور مجھ سے
کہا اے میرے مولے تو مجھ پر جلدی نہ کرنا اسلئے کہ تو مجھے ایسے لوگون
کے درمیان مین بٹھا گیا تھا جو ذکر اللہ نہیں کرتے میں ڈری کہ کہین
یہ زمین مین وہیں نہ جائیں اور مین بھی انکے ساتھ ہوؤں مین نے کہا
خسف اس امت سے موقوف کیا گیا ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے اکرام کی وجہ سے۔ اس نے کہا گو خسف مکان اٹھا یا گیا مگر خسف
قلوب تو نہین اٹھایا گیا یا من خسف بمعرفتہ قلبہ وھو فی غفلۃ عن
بلائہ ذکر بہ بادر الی حمیتک و دوائک قبل موتک و فنائک رضی اللہ عنہا

حکایت[۳۱] ابو الحسین دیلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھ سے لوگون نے بیان
کیا کہ انطاکیہ مین ایک سیاہ آدمی ہے وہ قلوب پر کلام کرتا ہے مین
نے اسکی ملاقات کا ارادہ کیا جب مین نے اسکو دیکھا تو اس کے پاس
کوئی چیز مباحات سے دیکھی کہ وہ اسکا بیچنا چاہتا تھا مین نے کہا تو یہ
چیز کتنے کو بیچتا ہے اس نے میری طرف دیکھا پھر کہا بیٹھ یہانتک کہ مین
اسکو بیچوں اور اسکی قیمت سے تجھے کچھ دوں کیونکہ تو دو دن سے بھوکا
ہے اور مین فی الحقیقت دو دن سے بھوکا تھا مین نے تغافل کیا گو یا
اسکی بات کو سنا ہی نہیں اور مین اسکے پاس سے چلا گیا دوسرے آدمی سے
کسی چیز کی قیمت کرنے لگا پھر لوٹ کے اسکے پاس آیا مین نے کہا تو یہ چیز
کتنے کو بیچتا ہے اس نے پھر میری طرف دیکھا اور کہا بیٹھ جا تو دو دن سے
بھوکا ہے یہانتک کہ جب مین بیچ چکونگا تو تجھے اسکی قیمت مین سے کچھ

دونگا اب کی بار میرے دل میں اُسکی ہیبت آگئی جب وہ بیچ چکا تو اُسمین
سے مجھے کچھ دیا اور چلدیا مین بھی اُسکے پیچھے چلا اس امید سے کہ جو کچھ
یہ کہیگا مین اُس سے فائدہ حاصل کرونگا اُس نے میری طرف التفات
کیا اور کہا جب کوئی حاجت تجھے پیش آوے تو اُسکو اللہ ہی سے کہنا
مگر یہ کہ اُسمین تیرے نفس کیلئے کوئی خط ہو تو اُسکو نہ کہنا ورنہ تو اللہ سے
حجاب کیا جائیگا اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ اُس کو
کافی ہے تو اُسکو مخلوق کے اعراض کرنیسے وحشت نہیں ہوتی اور نہ مخلوق
کی توجہ کرنیسے اُسکو انس ہوتا ہے اُسکو بھروسا ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ
نے اُسکے لئے قسمت کیا ہے وہ اُس سے فوت نہ ہوگا گو لوگ اُس سے
اعراض کرین اور جو اُسکے واسطے قسمت نہین کیا ہے وہ اُسکو نہ پہنچیگا
گو لوگ اُسکی طرف متوجہ ہون *

حکایت [۳۲] ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین جبل لکام
مین جا رہا تھا میرا گذر ایک وادی پر ہوا وہان درخت بہت تھے سبزہ
بہت اُگا ہوا تھا مین کھڑا ہوا سبزے کی طراوت و تازگی اُسکے حسن و خوبی
سے تعجب کر رہا تھا کہ ایک ایسی آواز سنی کہ اُس نے مجھے رولا دیا
آنسوون کی جھڑی لگادی حزن کا ہیجان کر دیا مین اُس آواز کی
طرف گیا یہانتک کہ اُس نے مجھے ایک غار کے دروازے پر کھڑا کر دیا یہ غار
اُس وادی کے کنارے میں تھے وہاں پہنچ کے معلوم ہوا کہ یہ آواز
غار کے اندر سے نکلتی ہے مین نے اُسمین جھانکا ناگاہ ایک آدمی
اہل تعبد و اجتہاد سے اُسمین بیٹھا ہوا ہے مین نے اُسکو یہ بات کہتے
سنا پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے روبرو مشتاقوں کے دلوں
کو طاعت کے باغوں میں سیر کرایا پاک ہے وہ ذات جس نے اصحاب بصائر
کی عقلوں میں فہم کو پہنچایا سو وہ اعتماد نہیں کرتیں مگر اُس پر پاک

ہے وہ ذات جس نے نفوس اہل محبت کو مودت کے حوضوں پر وارد کیا سو
نہیں جھکتے مگر اُسکی طرف پھر وہ چپ ہو گیا مین نے کہا السلام علیک
اے غموں کے دوست اور رنجوں کے مصاحب اُس نے وعلیک السلام
تجھے کس بات نے ایسے آدمی کیطرف پہنچایا جسکو سوال کے خوف نے مخلوق
سے تنہا کیا اور وہ اپنے نفس کے محاسبے مین مشغول تکلف کی باتوں
سے غافل ہے مین نے کہا تصفح و اعتبار مین رغبت کرنے اور
قلوب مقربین و ابرار سے التماس مواہب نے مجھے تیری طرف پہونچایا اُس
نے کہا اے جوان بیشک اللہ تعالےٰ کے لئے ایسے بندے ہیں کہ انکے
دلون مین شغف کی چقماق نے نار رمق کو نکالا ہے سو اُنکی روحین
شدت اشتیاق کیوجہ سے ریاض ملکوت مین چرتی ہین اور جو کچھ کہ
جبروت کے پردوں میں اُنکے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے اُسکی طرف دیکھتے
ہین مین نے کہا تم اُن لوگون کا وصف مجھ سے بیان کرو اُس نے
کہا وہ ایسے لوگ ہین کہ وہ اُسکی کہف رحمت کیطرف جاگیر ہوئے اور
انہوں نے اُسکی شراب محبت کے پیالے پئے پھر کہا اے میرے سید تو مجھے
اُنکے ساتھ ملادے اور اُنکے اعمال کی مجھے توفیق دے مین نے کہا
تم مجھے کوئی وصیت نہیں کرتے اُس نے کہا تو اللہ تعالےٰ کو دوست
رکھ اسلئے کہ تو اُسکی ملاقات کا مشتاق ہو اُسکے لئے ایک ایسا دن
ہے کہ وہ اُسمین اپنے اولیا کیواسطے تجلی فرماویگا پھر چند شعر پڑھے
رضی اللہ عنہ *

حکایت [۳۳] ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین آدھی
رات کے وقت جبل لبنان پر جا رہا تھا بلوط کے پتون کا ایک چھپر دیکھا
ناگاہ ایک جوان آدمی نے اُسمین سے سر نکالا اُسکا چہرہ چاند سے
زیادہ خوبصورت تھا اور یہ کلمات کہے شھد لک قلبی فی النوازل بنہایة

الصفات الكوامل وحيرت القلوب فی كنه ذاتك وسكرتها براح محبتك
وكيف لا يشهد لك قلبی بذلك ولا يحس قلبی ان يالف غيرك
هيهات هيهات لقد خاب لديك المقصرون عنك پہر اُس نے چہرہ
مین سر گہسا لیا اُسکا کلام مجہہ سے فوت ہو گیا طلوع فجر تک مین اُسی جگہ کہڑا
رہا پہر اُسنے سر نکالا چاند کیطرف دیکہا اور یہ کلمات کہے اشرقت بنورك
السموات والارض وانارت بنورك الظلمات وحجبت جلالك عن
العيون ووصلت به معارف القلوب پہر کہا یا الٰہی اتجافی الیك فی حزنی
لتنظر الی نظرة من ناديته فاجاب پہر مین اُسکی طرف دوڑا اُسکو سلام
کیا اُس نے سلام کا جواب دیا مین نے کہا اللہ تعالےٰ تجہہ پر رحم کرے
مین تجہہ سے ایک مسئلہ پوچہتا ہوں اُس نے کہا نہیں مینے کہا کیوں اُس
نے کہا اسلئے کہ تیرا خوف میرے دل سے نہیں نکلا ہے مین نے کہا اے
میرے دوست تجہے کس چیز نے مجہہ سے ڈرایا اُس نے کہا بطالتك فی يوم
شغلك وتركك الزاد ليوم معادك ووقوفك علی الظنون یا ذا النون
مین غش کہا کے گر پڑا مجہے ہوش نہ آیا مگر جب آفتاب کی گرمی لگی پہر مین
نے سر اٹہایا تو نہ جوان تہا نہ چہپر مین کہڑا ہوا اور چلدیا اور میرے دل مین
اُسکی حسرت تہی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین نے ذوالنون رضی اللہ عنہ
کے پیچہے عصر کی نماز پڑہی انہون نے کہا اللہ پہر کہوے گئے جسم بیجان
کیطرح رہگئے اللہ تعالےٰ کے اجلال کیوجہ سے پہر کہا اکبر مجہے گمان ہوا
کہ اُنکی تکبیر کی ہیبت سے میرا دل منقطع ہو گیا ذوالنون رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ ساحل شام پر بعض متعبدین کو مین نے سنا کہ وہ یہ
فرماتے تہے ان للہ تبارك وتعالےٰ عبادا عرفوه بيقين من معرفته
فشمروا قصدا اليه احتملوا فيه المصائب لما يرجون عنده من الرغائب

صحبوا الدنيا بالاشجان وتنعموا فيها بطول الاحزان فما نظروا اليها
بعين راغب وما تزودوا منها الا كزاد الراكب خافوا البيات فاسرعوا
ورجوا النجاة فازمعوا وبذلوا مهج نفوسهم فی رضا سيدهم ونصبوا
الاخرة لنصب اعينهم واصغوا اليها باذان قلوبهم فلو رايتهم لرايت
قوما ذبلا شفاههم خمصا بطونهم حزنية قلوبهم ناحلة اجسادهم
باكية اعينهم لم يصحبوا التعليل والتسويف وقنعوا من الدنيا بقوت
طفيف لبسوا من اللباس اطمارا باليه وسكنوا من البلاد قفارا خالية
هربوا من الاوطان واستبدلوا الوحدة من الاخدان فلو رايتهم
لرايت قوما قد ذبحهم الليل بسكاكين السهر وفصل اعضاءهم
بخناجر التعب خمص البطون لطول السری شعث الرؤس لفقد
الكری قد وصلوا الكلال بالكلال وتاهبوا للنقلة والارتحال
رضی اللہ عنہم ✤

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بیت المقدس کے
پہاڑوں مین تہا ناگاہ ایک شخص دیکہا خوف کا تہمد باندہے رجا کی
چادر اوڑہے ہوئے تہا مین اُسکی طرف بڑہا اُسکو سلام کیا اُس نے سلام
کا جواب دیا مین نے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم کہان سے آئے کہا حظیرة
الانس سے ۔ مین نے کہا کدہر جاتے ہو کہا راحت نفس کیطرف پہر کچہہ شعر
پڑہتا ہوا چلا گیا ✤

حکایت امام ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابتدا مین
مجہے تردد ہوا کہ دشت وبیابان مین جا کے اللہ تعالےٰ کیطرف منقطع
ہو جاؤں یا آبادی شہر مین رہوں علما واخیار کی صحبت اختیار کروں
میں اس تردد مین تہا کہ کسی نے مجہہ سے بیان کیا کہ کسی پہاڑ کی چوٹی
پر ایک ولی ہین مین نے اُنکی ملاقات کا قصد لیا شام کے بعد مین وہان

پہونچا مین نے کہا اس رات صبح تک اُنکے پاس جاؤں غار کے دروازے
پر رات رہا مین نے انکو سنا کہ وہ غار کے اندر یہ کہرہے تھے الٰہی بیشک
تیرے بندوں سے ایسے لوگ ہین کہ انہون نے تجہہ سے سوال کیا کہ تو اُن
کیلئے اپنی مخلوق کو مسخر کر دے سو تو نے اُن کیواسطے مخلوق کو مسخر کر دیا
وہ اس بات کے ساتہہ تجہہ سے راضی ہوگئے اور مین تجہہ سے یہ سوال کرتا
ہون کہ تو اپنی مخلوق مجہہ پر ٹہڑا کر دے تاکہ یا رب العالمین سوا تیرے
میرے لئے کوئی ملجا ہو مین نے اپنے نفس سے کہا کہ سن تو یہ شیخ کوئسے
دریا سے پانی بہرتا ہے جب صبح ہوئی تو مین اُنکی خدمت مین حاضر ہوا۔
مین نے سلام کیا انکا رعب مجہہ پر چہا گیا مین نے عرض کیا یا سیدی
آپکا کیا حال ہے انہون نے کہا مین اللہ تعالےٰ سے رضا و تسلیم کی
سردی کا شکوہ کرتا ہون جیسا کہ تو تدبیر و اختیار کی گرمی کا شکوہ
کرتا ہے مین نے عرض کیا یا سیدی تدبیر و اختیار کی گرمی کو تو مین
پہچانتا ہون اور مین ابہی تک اُسی مین ہون رضا و تسلیم کی سردی
کیا چیز ہے اور آپ کیون اسکا شکوہ کرتے ہیں فرمایا مین اس سے
ڈرتا ہوں کہ کہین ان دونون کی حلاوت اُس سے مجھے مشغول نہ کر
دے مین نے عرض کیا یا سیدی مین نے آپکو سنا کہ آپ یون کہتے تھے پہر مین نے اُسکا ذکر کیا انہون
نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے بیٹے تو ہرگز یہ نہ کہنا کہ میرے لئے
تسخیر کر دے یون کہنا کہ الٰہی تو میرے لئے ہو جا تو دیکہتا ہے کہ وہ
جسکے لئے ہو جاوے تو وہ کسی دوسری چیز کا محتاج ہوگا تو پہر یہ کیا عنایت
ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میں نے بعض مشایخ
جلیل جامع علم و صلاح سے یہ سُنا کہ جب کوئی شخص اُنسے دعا کی
درخواست کرتا تو یہ فرماتے کان اللہ لک یعنی اللہ تعالیٰ تیرے
لئے ہو جاوے قسم ہے اللہ کی اگرچہ اس کلمے کے لفظ تہوڑے ہین

مگر اسکی قدر بہت بڑی ہے اسلئے کہ با وجود اختصار کے ہر مطلوب کا
جامع ہے کیونکہ جب اللہ تعالےٰ اسکے لئے ہوگیا تو وہ محبوب بات جس
کو عنایت فرماویگا اور ہر ہو بات سے اُسکی کفایت کریگا لیکن اتنی
بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کیلئے ہو جاتا ہے تو اُسکے لئے اللہ تعالیٰ
ہو جاتا ہے جیسا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکو
اختیار کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالےٰ سے راضی ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ
بہی اُس سے راضی ہوتا ہے اسیطرح باقی صفات محمودہ کہ جنکے اتصاف پر
قدرت نہین رکہتے مگر وہ لوگ جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے حضرت قدس کے
لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور کدورات نفس سے انکو پاک و صاف کر دیا ہے و
نحن نستغفر اللہ من اقوال بلا افعال و نسألہ التوبہ والتوفیق وصلاح
الحلال وحسن الخاتمۃ فی المآل انہ المنان الجواد المفضال آمین
یا رب العالمین ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین اور شیخ ابو نصر خراطی رحمہ اللہ
کسی رات ایک جگہ تہے ہمنے کچہہ مذاکرہ علمی کیا خراطی نے کہا کہ جو شخص
اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتا ہے اُسکو اول ذکر مین یہ فائدہ ہے کہ وہ یہ بات
جان لیتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اُسکا ذکر فرمایا اسلئے کہ اس نے
اللہ تعالےٰ کے ذکر کرنے کے سبب سے اُسکا ذکر کیا مین نے اس بات مین
اُنکی مخالفت کی خراطی نے کہا اگر خضر علیہ السلام یہان ہوتے تو اس
بات کی صحت پر گواہی دیتے جب انہون نے یہ لفظ کہے تو ہمنے دیکہا
کہ ناگاہ ایک شخص زمین آسمان کے درمیان مین چلا آتا ہے یہان
تک کہ وہ ہماری طرف آیا ہم کو سلام کیا اور کہا شیخ کہا الذاکر
للہ تعالےٰ بفضل ذکر اللہ سبحانہ لہ ذکرہ ہم سمجہہ گئے کہ وہ خضر علیہ السلام
تہے ✤

ذکر لفظ سلام بر خضر علیہ السلام

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ اس بات مین اختلاف ہے کہ خضر
پر اسی طرح اُن لوگون پر جنکی نبوت مین اختلاف ہے لفظ سلام ذکر کرنا
چاہیئے یا نہیں بعض علما فرماتے ہیں کہ اُنپر لفظ سلام کہنا جائز ہے
اور بعض کہتے ہین جائز نہیں ہے بلکہ سلام خاص ہے ساتہہ انبیاء و
ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے رہے وہ لوگ جو اُنکے سوا ہین سو اُن
پر صرف رضی اللہ عنہ کے ساتہہ اقتصار کرنا چاہیئے قائل اول کی گویا
غرض یہ ہے کہ جنکی نبوت مین اختلاف ہے گو وہ درجہ انبیاء علیہم السلام
سے نازل ہین لیکن اپنے غیر سے تو بڑہے ہوئے ہین سو اُنکے لئے درجہ
بین بین ہے پس اُنکے واسطے دعا بھی ایسی چاہیئے جو کہ بین بین ہو
یعنے انبیاء و ملائکہ کے لئے لفظ صلوۃ ذکر کیا جاوے اور صحابہ وسائر
اولیاء و علماء کیواسطے رضی اللہ عنہ اور جو لوگ اُنکے درمیان مین
ہیں اُنکے واسطے لفظ سلام کہا جاوے یہ قول انشاء اللہ تعالےٰ لا بأس
بہ ہے بلکہ یہ بہتر ہے گو اکثر کا قول اسکے خلاف کیون نہو مذہب امام
شافعی رضی اللہ عنہ مین اس مسئلے مین اختلاف ہے جو شخص مذہب
سے واقف ہے وہ اسکو خوب جانتا ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ؁
حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے ایک عورت
کو لطولق توکل سیاحت کرتے دیکھا بالون کا کرتہ پہنے صوف کی اوڑہنی
اوڑہے ہوئی تھی مین نے اُس سے کہا اللہ تجہہ پر رحم کرے سیاحت
عورتون کے لئے درست نہیں ہے اُس نے کہا دور ہو میرے پاس
سے اے مغرور کیا تو نے اللہ تعالےٰ کی کتاب نہیں پڑہی مین نے کہا
ہان پڑہی ہے اُسنے کہا پڑہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تکن

ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا اب مین سمجہ گیا کہ یہ تو علم سے بہری ہوئی
ہے مین نے کہا تو نے اللہ تعالےٰ کو کس چیز سے پہچانا اُس نے کہا مین نے
اللہ کو اللہ سے پہچانا اور جو اللہ تعالےٰ کے سوا ہے اُسکو اللہ کے نور
سے پہچانا مین نے کہا اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم کیا ہے اُس نے کہا ہو اللہ
کا اسم اعظم ہے رضی اللہ عنہا آمین ؁
حکایت بعض عارفین نے فرمایا مساکین اہل غفلت کثرت اعمال مین
مشغول ہوتے ہین اُسکو بڑا جانتے ہین اُسکے ساتہہ فخر کرتے ہین رہے
اہل معرفت سو وہ اگر اہل سموات وارض کا عمل ازل سے ابد تک کرین تو
بہی بمقابلہ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے اُنکی نظر مین زیادہ حقیر ہو ایک رائی
کے دانہ سے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان میں پڑا ہو ؁
حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک وقت
اپنے کسی سیاحت مین تہا کہ ناگاہ مجہے ایک شیخ ملا اُسکے چہرہ پر عارفین
کی علامت تہی مین نے اُس سے کہا اللہ تعالےٰ تجہہ پر رحم فرماوے اللہ تعالی
کی طرف راہ کسطرح ہے اُس نے کہا اگر تو اللہ تعالےٰ کو پہچانتا تو
اُسکی طرف راہ بہی پہچانتا پہر کہا تو خلاف و اختلاف کو چہوڑ دے
مین نے کہا اللہ تعالےٰ تجہہ پر رحم کرے کیا علما کا خلاف اللہ تعالےٰ
کیطرف سے رحمت نہیں ہے اُس نے کہا ہے مگر تجرید توحید مین مین نے
پوچہا تجرید توحید کیا چیز ہے اُس نے کہا فقدان رویۃ ما سواہ لوجدانہ
مین نے کہا کیا عارف مسرور ہوتا ہے اُسنے کہا کیا عارف محزون ہوتا
ہے مین نے کہا کیا یہ نہین ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے اُس
کا غم طویل ہوتا ہے اُس نے کہا بلکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے
اُسکا غم زائل ہو جاتا ہے مین نے کہا کیا عارفین کے دلونکو دنیا متغیر
کر دیتی ہے اُس نے کہا کیا عقبیٰ اُنکے دلوں کو متغیر کر دیتی ہے بہانتک

کہ دنیا انکو متغیر کرے میں نے کہا کیا یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص اللہ تعالے
کو پہچانتا ہے وہ وحشی ہو جاتا ہے اُس نے کہا اللہ کی پناہ کہ عارف
وحشی ہو لیکن وہ تو مہاجر متجرد ہوتا ہے مین نے کہا کیا عارف سوائے
اللہ تعالے کے اور کسی چیز پر تاسف بھی کرتا ہے اُسنے کہا کیا عارف اللہ
تعالے کے سوا اور کسی چیز کو پہچانتا ہے کہ اُسپر افسوس کرے مین نے کہا
کیا عارف اپنے رب کی طرف مشتاق ہوتا ہے اُس نے کہا کیا عارف
طرفة العین اُس سے غائب ہوتا ہے کہ اُسکی طرف مشتاق ہو مین نے
کہا اسم اللہ اعظم کیا ہے اُس نے کہا وہ یہ ہے کہ تو کہے اللہ اور تو
اُس سے ڈرے مین نے کہا کہ مین تو بہت اُسکو کہتا ہوں اور میرے
دل میں ہیبت نہیں آتی اُس نے کہا اسلئے نہیں آتی کہ تو اللہ کہتا
ہے اس حیثیت سے کہ تو ہے نہ اس حیثیت سے کہ وہ ہے مین نے
کہا تو مجھے وعظ کر اُس نے کہا تجھے یہی وعظ کافی ہے کہ تو یقین کرے
کہ وہ تجھے دیکھتا ہے پھر مین اُسکے پاس سے کھڑا ہو گیا مین نے کہا تم
مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا وہ تیری سب حالتوں مین تجھہ پر مطلع ہے تو
اُسکو نہ بھول رضی اللہ عنہا آمین ❊

مجاہدہ جملہ دنیا مقررہ ۱۲

حکایت شیخ ابو العباس خرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابو احمد
اندلسی کے پاس گئے ہم ایک جماعت مریدوں کی تھی ہم نے اُنکی زیارت
کا قصد کیا تھا جیسے دیکھا کہ اُنکے گرد ایک خلق عظیم بیٹھی ہوئی تھی اور نقباء
یعنی قوم کے سردار تھے ہر نقیب کے ہاتھ کے نیچے بہت لوگ تھے شیخ نے ہماری
طرف دیکھا پھر فرمایا کہ جب لڑکا معلم کے پاس آتا ہے اور اُسکی تختی دھلی
ہوئی صاف ہوتی ہے تو معلم اُسکے لئے لکھ دیتا ہے اور جبکہ وہ آوے اور
اُسکی تختی بھری ہوئی ہو تو وہ اُسکے واسطے کہاں لکھے تو وہ اُس سے
کہتا ہے کہ لوٹ جاوے پھر شیخ نے دوبارہ ہماری طرف دیکھا اور فرمایا

جو شخص کہ مختلف پانی پیتا ہے تو اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہے اور جو ایک
ہی پانی پر اقتصار کرتا ہے اُسکا مزاج تغیر سے صحیح سالم رہتا ہے ابو العباس
کہتے ہیں کہ مین نے شیخ ابو حامد کے اصحاب سے چار سو جوان آدمیوں
کو دیکھا کہ وہ سب ایک گھر مین تھے پندرہ پندرہ برس کی عمر سب کی تھی
یا اُسکے قریب اُن سب کو کشف حاصل تھا ایک دن شیخ نے اپنا خادم
میرے پاس بھیجا مین اُسکے ہمراہ چلا مین نے دیکھا کہ شیخ کی خدمت مین
ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے اور وہ کچھہ فرما رہے ہیں جب میں بیٹھا تو مین
لے لیا گیا یعنی مین اپنے نفس سے اور اس عالم سے غائب ہو گیا اور
عالم ملکوت سے کوئی چیز میرے لئے کشف کیگئی پس شیخ کو مین نے دیکھا کہ
وہ میرے سر پر کھڑے ہوئے ہین اور ایک بسولا اُنکے پاس ہے اور وہ
مجھے ہدم کرتے ہین میں مشاہدہ کر رہا ہون کہ میرے اعضا جدا ہو کے
زمین پر گر رہے ہیں یہانتک کہ میرے تختے تک پہنچے مجھہ میں کوئی چیز ایسی
نہین بچی کہ اُسمین ہدم نہ پہنچا ہو پھر انہوں نے میرے تختے سے نئی بنا بنانا
شروع کیا یہانتک کہ دماغ تک پہنچے پھر مجھہ سے فرمایا کہ تو اب مستغنی ہو
گیا اپنے شہر کو چلا جا پھر جب مین شیخ کے سامنے سے گذرا تو عالم علوی
اس طرح سے میرے لئے منکشف ہو گیا کہ اُسمین کوئی چیز مجھہ سے پوشیدہ
نہ رہی رضی اللہ عنہا ❊

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین اپنی سیاحت
میں شیخ ابو العباس قریشی رضی اللہ عنہ پر وارد ہوا یہ نہایت جلیل القدر
آدمی تھے جب مین اُنکے پاس بیٹھا تو ایک سائل نے اُن سے سوال
کیا اور کہا یا سیدی کون افضل ہے عقل یا روح مین نے مشاہدہ
کیا کہ شیخ کی روح کو سیر کرایا گیا اور میری روح بھی اُنکے ساتھہ سیر
کرائی گئی یہانتک کہ ہم سماء دنیا پر پہنچے میں وہاں کے فرشتے اور نور

دیکھنے مین مشغول ہوا اور شیخ میرے پاس سے غائب ہوگئے مین نے پہر انکے بیٹھنے
کی جگہ تلاش کی کہ وہان ٹہیرون سو مین نے اُسکو نہ پایا پہر مین اُٹہ
پڑا اور وقوف کیا شیخ کو دیکہا تو وہ اپنی غیبت مین مستغرق تہے ایک
لحظے کے بعد حاضر ہوگئے سائل سے فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کو ہمراہ جبریل علیہ السلام کے سیر کرایا گیا تو جبریل علیہ السلام
آپکے ہمراہ اپنی حد تک پہونچے اور ٹہیر گئے اور کہا یا محمد ہم مین سے کوئی
نہیں ہے مگر اُسکے لئے ایک مقام معلوم ہے جبسے مین پیدا کیا گیا ہون
اس جگہ سے مین نے تجاوز نہیں کیا ؎

اگر یک سر موے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

پہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام کیطرف آگے بڑہے جو کہ اُسکے ساتہ
متصل تہا سو جبریل علیہ السلام روح تہے اور محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اُسوقت
عقل تہے انہوں نے علم کو اُسکے معدن سے لیا نہ تقلید سے لیا نہ منقول
سے اسیطرح جو لوگ کہ اس طائفے کے شیوخ ارباب معارف وعلوم
لدنیہ ہین اُنکے بہی یہی عادت ہے رضی اللہ عنہم ؞

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص
نے غایات کو مبادی مین طلب کیا وہ راہ سے بہک گیا اور یہ بہی فرمایا
کہ لازم کر ادب کو اور اپنی حد کو عبودیت سے اور کسی چیز کے ساتہ تعرض
نہ کر اور اگر وہ اُسکا ارادہ تیرے لئے کریگا تو تجہے اُس تک پہنچا دیگا
اور یہ بہی فرمایا کہ رعایت کے ساتہ تہوڑا عمل بہی اچہا ہے رضی اللہ عنہ آمین

حکایت عبد اللہ بن احنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مصر سے نکلا
رودباری رضی اللہ عنہ کی زیارت کیلئے جاتا تہا مجہے عیسے بن یونس رحمہ
اللہ نے دیکہا مجہہ سے کہا کہ مین تجہے راہ بتاؤن مین نے کہا ہان کہا
توصور کو جا وہان ایک بوڑہا اور ایک جوان آدمی حالت مراقبہ مین

جمع ہین اگر تو اُنکی طرف ایک نظر دیکہہ لیگا تو یہ دیکہہ لینا بقیۂ عمر تجہے کفایت
کریگا پہر مین اُن کے پاس گیا اور مین بہو کا پیاسا تہا اور میرے بدن پر
کوئی ایسی چیز بہی نہ تہی جس سے دہوپ کا بچاؤ ہو مین نے اُنکو دیکہا تو وہ
قبلے کیطرف منہ کئے ہوئے بیٹہے تہے مین نے اُنکو سلام کیا اُن سے بات
کی اُنہون نے مجہہ سے کچہہ بات نہ کی مین نے کہا کہ مین تمہیں اللہ کی قسم
دیتا ہون کہ تم مجہہ سے بات کرو بوڑہے آدمی نے سر اُٹہایا اور کہا اے ابن
احنف کس بات نے تیرے شغل کو کم کر دیا کہ تو فارغ ہو کے ہماری طرف
آیا پہر اُسنے سر جہکا لیا مین اُن کے روبرو ٹہیرا رہا یہانتک کہ ہم نے ظہر
عصر کی نماز پڑہی اور بہوک پیاس سب جاتی رہی مین نے جوان سے
کہا کہ تو مجہے کوئی نصیحت کر جس سے مجہے نفع ہو اُس نے کہا ہم تو مصیبت
والے ہین ہمارے لئے زبان وعظ نہیں ہے پہر مین تین دن تین رات
اُنکے نزدیک ٹہیرا رہا اس مدت مین نہ ہم نے کہانا کہایا نہ پانی پیا جب تیسرے
دن کی شام ہوئی تو مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور اُنسے کسی وصیت
کا سوال کرون جس سے بقیۂ عمر مجہے نفع ہو جوان نے سر اُٹہایا اور کہا
کہ تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کر کہ وہ اپنی نظر سے اللہ تعالے کو
تجہے یاد دلاوے اور زبان فعل سے تجہے وعظ کرے نہ زبان قول سے
پہر مین نے التفات کیا تو اُنکو نہ دیکہا رضی اللہ عنہما زبان حال نے یہ شعر
پڑہا ؎

شدوا المطایا قبیل الصبح وارتحلوا
وخلفونی علی الاطلال ابکیہا

باب تیرہوان کرامات اولیا رضی اللہ عنہم کے بیان مین

-اسمین چند فصلیں ہیں-

فصل اول بیان مین فضایل اولیاء اللہ کے جو قرآن شریف مین وارد ہوئے ہین ؎

قرآن مجید مین بہت جگہ ان کی فضیلت بیان فرمائی ہے مگر اختصار کے لئے
دس آیتیں یہان لکھی جاتی ہے پہلی فرمایا اللہ تعالی نے للفقراء الذین
احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء
من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسألون الناس الحافا یعنے دنیا سے اُن
مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین
سمجھے انکو بیخبر مخطوظ اُنکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے انکو اُن کے چہرے
سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر دوسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے
من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون
یومنون باللہ والیوم الآخر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر
ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین یعنی اہل کتاب میں ایک
فرقہ ہے سیدھی راہ پر پڑھتیں ہین آتیین اللہ کی راتون کے وقت اور
وہ سجدے کرتے ہین یقین لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے
ہین پسند بات کا اور منع کرتے ہین ناپسند سے اور دوڑتے ہین نیک کامون
پر اور وہ لوگ نیک بختون مین ہین تیسری آیت فرمایا اللہ تعالی نے
ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من
النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک
الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما یعنی اور جو لوگ حکم مین چلتے ہین اللہ کے
اور رسول کے سو اُن کے ساتھہ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور
شہید اور نیکبخت اور خوب ہے اُن کی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف
سے اور اللہ بس ہے خبر رکھنے والا ف نبی وہ لوگ ہین جنکو اللہ کیطرف

سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر مین پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ کہ جو وحی
مین آئے اُن کا جی آپ ہی اُسپر گواہی دے اور شہید وہ جنکو پیغمبر کے
حکم پر ایسا صدق آیا کہ اُس پر جان دیتے ہین اور نیک بخت وہ جن کی
طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے نہین لیکن حکم برداری
مین لگے جاتے ہیں اللہ انکو بھی اُنکے ساتھہ گنیگا چوتھی آیت اللہ عز و
جل نے فرمایا یحبھم ویحبونہ یعنے وہ انکو چاہتا ہے اور وہ اُسکو
چاہتے ہین پانچوین الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا
تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم یعنے سن رکھو جو لوگ اللہ کی
طرف ہین نہ ڈر ہے اُنپر نہ وہ غم کہا دین جو لوگ یقین لائے اور رہے
پرہیز کرتے اُنکو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت مین بدلتی نہیں۔
اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی چھٹی آیت فرمایا اللہ تعالے نے
ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یعنی وہ جو میرے بندے ہیں اُنپر
نہیں تیری حکومت ساتوین آیت فرمایا سبحانہ وتعالے نے واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ
ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ
عن ذکرنا یعنی اور تھام رکھہ آپکو اُنکے ساتھہ جو پکارتے ہین اپنے رب
کو صبح اور شام طالب ہیں اُسکے منہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکھیں
اُنکو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کے زندگی کی اور نہ کہا مان اُس کا
جس کا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے آٹھوین آیت فرمایا اللہ تعالے
نے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین
یعنی اور جنہون نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سوجھا دینگے انکو اپنی راہین
اور بیشک اللہ ساتھہ ہے نیکی والونکے ف اپنی راہیں یعنی راہ قرب

کی اور رضا کی جو بہشت ہے نوین آیت اللہ جل شانہٗ نے ارشاد کیا۔
من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یعنے ایمان والون
مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جسپر قول کیا تہا اللہ سے دسوین آیت
فرمایا اللہ پاک نے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم
الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن
اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم
فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم یعنی تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا
اللہ ہے پہر اُسی پر ٹہیرے رہے اُنپر اترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو
اور نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اُس بہشت کی جسکا تم کو وعدہ تہا ہم
ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے
جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے اُس بخشنے والے
مہربان سے ❊

فصل بیان مین فضائل اولیا رضی اللہ عنہم کی جو احادیث مین وارد ہوئے ہین۔

پہلی حدیث صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
وہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک فرمایا
اللہ تبارک وتعالے نے کہ جس شخص نے دشمنی کی میرے ولی سے پس بقرر
خبر دی مین نے اُسکو لڑائی کی اور نہین قریب ہوا میری طرف میرا بندہ
ساتہہ کسی چیز کے کہ وہ مجھے زیادہ محبوب ہو اُس چیز سے کہ فرض کیا
مین نے اُسپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیک ہوتا رہتا ہے میری طرف
نوافل کے ساتہہ یہانتک کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون پس جب

مین نے اُسکو دوست رکہا تو مین اُسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ
سنتا ہے اور اُسکی آنکہہ جس سے وہ دیکہتا ہے اور اُسکا ہاتہہ جس سے
وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجہہ سے
سوال کرے تو مین اُسکو دون اور اگر وہ مجہہ سے پناہ چاہے تو مین
مقرر اُسکو پناہ دون دوسری حدیث صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ
تیسری حدیث صحیحین مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک آدمی آیا اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی افضل ہے
فرمایا وہ مومن کہ جان ومال سے جہاد کرتا ہے اللہ تعالے کی راہ مین
کہا پہر کون فرمایا پہر وہ آدمی کو کہ کسی شعب مین شعاب سے عزلت کرتا
ہے اللہ تعالے کی عبادت کرتا ہے ایک روایت مین یہ ہے کہ اللہ سے
ڈرتا ہے اور لوگونکو اپنی شر سے بچاتا ہے چوتہی حدیث صحیح بخاری
مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا کاندہا پکڑا اور فرمایا رہ دنیا مین گویا تو
مسافر ہے یا رستہ سے گذرنے والا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تہے
جب تو شام کرلے تو صبح کا انتظار نکر اور جب تو صبح کرلے تو شام کا انتظار
نہ کر اور لے اپنی صحت سے اپنے مرض کیلئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت
کے لئے پانچوین حدیث ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل ہونگے
فقرا جنت مین پانسو برس پہلے اغنیا سے ترمذی نے کہا ہے یہ حسن صحیح
ہے امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مین نے بعض فقرا وواجدین کو سنا
کہ وہ گاتا تہا روتا تہا اور اپنے گانے مین یہ کہتا تہا قال لنا حبیبنا الیوم

لهم غدا لنا یعنی ہم سے ہمارے حبیب نے کہا کہ آج وہ اُنکے واسطے ہے کل کو
ہمارے لئے ہوگا چھٹی حدیث صحیحین مین حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا تو عام لوگ جو اُسمین داخل ہوئے مساکین تھے اور مالدار
لوگ روکے گئے تھے سوا اس بات کے کہ دوزخ والون کو دوزخ کی طرف
حکم ہوچکا تھا اور دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام لوگ جو اُس
مین داخل ہوئے عورتین تھیں ساتوین حدیث صحیحین مین سہل بن سعد
ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک
ایک شخص کا گذر ہوا آپ نے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا
کہ تیری راے اس شخص کے حق میں کیا ہے اُس نے کہا یہ ایک آدمی
ہے اشراف سے واللہ یہ اسکے لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو اسکا نکاح
کردین اگر یہہ سفارش کرے تو قبول کرین آپ نے سکوت فرمایا پھر دوسرا
آدمی گذرا آپ نے اُس شخص سے فرمایا کہ اس شخص کے حقمین تیری کیا
راے ہے اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ایک آدمی ہے فقراء مسلمین
سے یہ اسکے لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام کرے تو اس سے نکاح نہ کرین
اگر سفارش کرے تو قبول نہ کرین اگر یہ کچھ کہے تو اسکی بات کو نہ سنین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بہتر ہے زمین بھر اُس
کی مثل سے آٹھوین حدیث صحیحین مین ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ہے مثل ہمنشین
نیک اور ہمنشین بد کی مگر جیسے مشک کا حامل اور بھٹی کا پھونکنے والا
سو مشک کا اٹھانیوالا یا تو تجھے دیگا یا تو اُس سے خریدیگا یا تو اُس
سے خوشبو پائیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا
تو اُس سے بدبو پائیگا نوین حدیث ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا معاذ کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سنا فرماتے تھے فرمایا اللہ عزوجل نے جو لوگ میرے جلال مین آپسمین
دوستی رکھتے ہین اُن کے لئے نور کے منبر ہین انبیا و شہدا اُنسے غبطہ
کرینگے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور موطای امام مالک
رضی اللہ عنہ مین اُنکی اسناد صحیح سے یون آیا ہے کہ اللہ تبارک و
تعالے فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اُن لوگوں کے لئے جو آپس
میں دوستی رکھتے ہیں میری ذات مین اور آپسمین بیٹھنے والے میری
ذات مین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں میری ذات میں اور خرچ
کرتے ہیں میری ذات مین دسوین حدیث صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات
آدمی ہیں کہ سایہ دیگا اللہ اُنکو اپنے سایے کے نیچے جسدن کہ سوا اُسکے سایہ
کے اور سایہ نہوگا امام عادل اور وہ جوان جس نے اللہ تعالے کی عبادت
مین نشو ونما پایا اور وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا ہوا ہے اور وہ آدمی
جنہون نے آپسمین محبت کی اللہ عزوجل کی ذات مین اُسی پر جمع ہوئے
اور اُسی پر جدا ہوئے اور وہ آدمی جسکو منصب و جمال والی عورت نے بلایا
تو اُس نے کہا کہ میں بیشک اللہ تعالے سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس
نے صدقہ دیا اور اُسکو چھپایا یہانتک کہ اُسکا بایان ہاتھ نہیں جانتا
ہے کہ اُسکے دہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جسنے تنہائی مین
اللہ کو یاد کیا پھر اُسکی دونوں آنکھیں بہہ نکلیں امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
فرماتے ہین کہ یہ دس حدیثیں سب کی سب صحیح ہین اب اور چند حدیثین
ذکر کیجاتی ہین جنکو ایک جماعت نے ائمہ سے باسانید خود اپنی کتابون میں
ذکر کیا ہے پہلی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ابدال چالیس آدمی ہین

بائیس شام مین اٹھارہ عراق مین جب اُنمیں سے ایک مرجاتا ہے تو
اُسکی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے پھر جب امر آجاویگا تو سب قبض کئے
جاوینگے دوسری حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے
لئے زمین مین تین سو آدمی ہین اُنکے دل آدم علیہ السلام کے دل پر
اور اُسکے لئے چالیس آدمی ہیں جنکے دل موسےٰ علیہ السلام کے دل پر
اور اُسکے واسطے سات آدمی ہیں جنکے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل پر
ہیں اور اُسکے لئے پانچ آدمی ہین جنکے دل جبرئیل علیہ السلام کے دل پر
اور اُس کیلئے تین آدمی ہین جنکے دل میکائیل علیہ السلام کے دل پر
اور اُسکے لئے ایک آدمی ہے جسکا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے
جب یہ ایک مرجاتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اُسکی جگہ تین آدمیون
سے اور جب تین مین سے مرجاتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اُسکی جگہ پانچ
مین سے اور جب پانچ مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اُسکی جگہ سات
مین سے اور جب ساتھ مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اُسکی جگہ چالیس
مین سے اور جب چالیس میں سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ تین سو
میں سے اور جب تین سو میں سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اُسکی جگہ
عام لوگون مین سے دفع کرتا ہے اللہ اُن کے سبب سے بلا کو اس امت
سے اور بعض نے عزرائیل علیہ السلام کا ذکر کیا اور موسےٰ علیہ السلام کا ذکر
نہین کیا اُنکی جگہ ابراہیم علیہ السلام کو ٹھیرایا اور اُنکی جگہ جبرئیل علیہ السلام
کو اور اُنکی جگہ میکائیل علیہ السلام کو اور اُن کی جگہ اسرافیل علیہ السلام
کو اور اُنکی جگہ عزرائیل علیہ السلام کو **فائدہ** ایک شخص جسکا ذکر اس
حدیث مین ہے وہ قطب ہے اور وہی غوث ہے اُسکا مرتبہ اولیا سے ایسا
ہے جیسے نقطہ دائرہ سے جوکہ دائرے کا مرکز ہے اس شخص کے سبب سے صلاح

عالم واقع ہوتی ہے **فائدہ** بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اپنے قلب شریف کو جملہ قلوب انبیا و ملائکہ و اولیا مین ذکر نہین
فرمایا اسلیے کہ اللہ تعالےٰ نے عالم خلق وامر مین حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے قلب مبارک سے کوئی قلب اعز والطف واشرف نہین پیدا کیا پس انبیا و
ملائکہ و اولیا صلوات اللہ علیہم کے قلوب بہ نسبت آپکے قلب شریف کے
ایسے ہیں جیسے سارے تارے بہ نسبت کمال آفتاب کے شیخ عارف ابوالحسن [illegible]
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ نے قلوب کا مشاہدہ کیا تو کوئی قلب زیادہ
مشتاق اپنی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے نہ پایا
سو دیدار و بات چیت کی جلدی کیلئے معراج کے ساتھہ آپ کا اکرام فرمایا
شیخ عارف بحر معارف ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیا
علیہم السلام کی روحین میدان معرفت میں دوڑین تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی روح شریف سارے انبیا کی ارواح سے ریاض وصال کی
طرف آگے بڑھگئی تیسری حدیث حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بدلا شام مین نجبا مصر میں عصائب
عراق میں نقبا خراسان مین اوتاد باقی زمین میں ہیں اور خضر علیہ السلام
قوم کے سردار ہین خضر علیہ السلام سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا تین
سو آدمی اولیا ستر نجبا چالیس اوتاد ارض دس نقبا سات عرفا
تین مختارین ہیں اور ایک اُن میں غوث ہے رضی اللہ عنہم اجمعین چوتھی
حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے فرمایا بیشک اللہ
کے لئے کئی بندے ہین کہ اُنکو ابدال کہتے ہین یہ لوگ جس مرتبہ کو پہنچے
کچھہ کثرت صوم وصلوٰۃ و تخشع و حسن حلیہ کے سبب سے نہیں پہنچے لیکن صدق
ورع اور حسن نیت و سلامت صدر اور سب مسلمانون پر رحم کرنے کیوجہ
سے پہنچے اللہ تعالےٰ نے جان بوجھ کے اُنکو برگزیدہ فرمایا اور اپنی ذات

کے لئے انکو چن لیا یہ چالیس آدمی ہیں ابراہیم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب
پر نہیں مرتا اُن مین سے کوئی آدمی یہانتک کہ اللہ مقرر پیدا کرتا ہے
اُس شخص کو جو اُسکا خلیفہ ہو **فائدہ** یہ لوگ کسی چیز کو گالی نہیں
دیتے نہ اُسپر لعنت کرتے نہ اپنے ماتحت کو ایذا دیتے نہ اُسکو حقیر سمجھتے ہیں
اور جو اُن سے فوق ہے اُسپر حسد نہیں کرتے اطیب الناس خبرا و
الینہم عریکۃ و اسخاہم نفسا لا تدرکھم الخیل المجراۃ ولا لریاح العو
اصف فیما بینہم وبین ربہم انما تصعد قلوبہم فی السقوف العلی ارتیا
حا الی اللہ تعالٰے فی استباق الخیرات اولئک حزب اللہ الا ان
حزب اللہ ہم المفلحون پانچوین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک
اللہ کیلئے خواص لوگ ہیں جنتون سے بلند مقام مین انکو بسائیگا یہ سب
لوگون سے زیادہ دانشمند تھے براء کہتے ہین ہم نے عرض کیا یارسول
اللہ پس کیونکر سب لوگون سے بڑھکر عقلمند ہوئے فرمایا ان کا ارادہ
مسابقت کا تھا اپنے رب عزوجل کی طرف اور مسارعت کا طرف اُس
چیز کے جو اللہ کو خوش کرے دنیا مین اور اُسکے فضول مین بے رغبتی
کی اور اُسکی ریاست وعیش مین سو وہ انپر سہل ہو گئی تھوڑا صبر کیا اور
مدت دراز راحت پائی چھٹی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہا فقرا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت شریف مین قاصد
بھیجا اُس نے عرض کیا یارسول اللہ مین فقرا کا قاصد ہوں آپ نے
فرمایا تجھے مرحبا ہے اور اُنکو جنکے پاس سے تو آیا تو ایسی قوم کے نزدیک
سے آیا ہے جنکو مین دوست رکھتا ہوں اُسنے کہا یارسول اللہ فقرا
آپسے عرض کرتے ہین کہ مالدار لوگ ساری خیر لے گئے بعض نے یون
روایت کیا کہ جنت لے گئے وہ حج کرتے ہیں اور ہمکو اُسپر قدرت نہیں

اور وہ صدقہ دیتے ہین ہم نہیں دے سکتے اور وہ بردہ آزاد کرتے ہین
ہمکو اسکی قدرت نہیں اور جب وہ بیمار ہوتے ہین تو وہ اپنا بچا ہوا مال
بھیجتے ہین تاکہ اُنکے لئے ذخیرہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تو میری طرف سے فقرا کو یہ پیغام پہونچا کہ اُن مین سے جس شخص نے صبر
کیا اور اجر طلب کیا تو اُسکے لئے تین خصلتیں ہیں کہ اغنیا کے لئے
اُنمیں سے کچھ نہیں ہے پہلی خصلت یہ ہے کہ بیشک جنت میں یاقوت سرخ
کے جھروکے ہیں کہ جنت والے اُنکی طرف اسطرح سے دیکھینگے جیسے دنیا
والے آسمان مین ستارون کی طرف دیکھتے ہین اُن مین نہ داخل ہوگا
مگر نبی یا فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور دوسری خصلت یہ ہے کہ داخل
ہونگے فقیر جنت مین آدہے دن پہلے اغنیا سے یہ آدھا دن برابر پانسو
برس کے ہوگا تیسری خصلت یہ ہے کہ جب فقیر اخلاص سے کہتا ہے
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور غنی کہتا ہے
مثل اُسکے تو اسکی فضیلت اور زیادتی ثواب مین غنی فقیر کے برابر نہوگا
اگرچہ غنی باوجود کہنے ان کلموں کے دس ہزار درہم خیرات کرے اور
ایسے ہی سارے نیک کام ہین پھر قاصد لوٹ کے اُن کے پاس گیا-
انکو اس بات کی خبر دی وہ بولے ہم راضی ہوئے یارب ہم راضی ہوئے
ساتوین حدیث حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ آپ نے فرمایا فقرا سے بہت پہچان کرو
اور اُنکے نزدیک احسان رکھو بیشک اُنکے لئے ایک دولت ہے لوگون
نے عرض کیا یارسول اللہ اُنکی دولت کیا ہے فرمایا جب قیامت کا دن
ہوگا تو اُنسے کہا جاویگا کہ اُس شخص کو دیکھو جس نے تمہیں روٹی کا
ٹکڑا کھلایا یا تمہیں کپڑا پہنایا یا ایک گھونٹ پانی کا دنیا مین تمہیں پلایا
سو تم اُسکا ہاتھ پکڑو پھر اُسکو جنت کی طرف پہونچا دو- اٹھوین حدیث

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بندۂ فقیر قیامت کے دن حاضر کیا
جاویگا اللہ عزوجل اُس سے عذر فرماویگا جیسے ایک آدمی دوسرے
دنیا مین عذر کرتا ہے اللہ عزوجل فرماویگا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال
کی کہ نہیں سمیٹا مین نے دنیا کو تجھہ سے اسلئے کہ تو مجھہ پر ذلیل تہا ولیکن
اسواسطے کہ تیار کر رکہا مین نے تیرے لئے کرامت وفضیلت کو ولیکن اے
میرے بندے تو ان صفوں کیطرف جا اور اُس شخص کو دیکہہ جسنے تجھے کہلایا
یا پہنایا اور اسے میری ذات کا ارادہ کیا سو تو اُسکا ہاتہہ پکڑ وہ تیرے
لئے ہے اور لوگ اُسدن منہ تک پسینے مین غرق ہونگے یہ صفوں کو چیرتا
پہاڑتا جاویگا اور اُس شخص کیطرف دیکہیگا جس نے دنیا مین اُسکے ساتہہ نیک
کام کیا پہر اُسکا ہاتہہ پکڑیگا اور جنت مین اُسکو داخل کریگا اسی کی
مثل ائمہ نے باسانید خود انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس میں یہ کہاہے کہ تو اُس شخص کی طرف دیکہہ
جس نے تجھے کہلایا یا پلایا یا پہنایا پہر باقی حدیث کو ذکر کیا نوین حدیث
ائمہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے موسے علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ
اے موسیٰ میرے بندون مین سے وہ شخص ہے کہ اگر وہ مجھہ سے ساری جنت
مانگے تو مین بیشک اسکو دیدوں اور اگر وہ مجھہ سے کوڑی کا علاقہ دنیا
سے مانگے تو مین اُسکو نہ دون اور یہ اسلئے نہیں ہے کہ وہ میرے نزدیک
ذلیل ہو ولیکن مین چاہتا ہون کہ اپنی کرامات کو آخرت میں اُسکے لئے
ذخیرہ کرون اور مین دنیا سے اُسکو اس طرح بچاتا ہوں جس طرح چرواہا
اپنی بکریون کو بہیڑیے کی چراگاہون سے بچاتا ہو دسوین حدیث ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہر چیز کے لئے ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی مساکین وفقراء صابرین

صابرین کی حب ہے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہمنشین ہونگے۔
گیارہوین حدیث نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا الٰہی تو مجھے مسکین زندہ رکہہ اور مسکین مار اور مساکین کے زمرے
مین میرا حشر کر امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مساکین کیلئے یہی شرف کافی
ہے اگر آپ یون فرماتے کہ مساکین کا میرے زمرے مین حشر کر تو اُنکے
شرف کیواسطے کفایت کرتا تہا چہ جائے کہ آپنے یون فرمایا کہ میرا حشر مین
مساکین کے زمرے مین کر اس شرف سے بڑہکر اور کون شرف ہوگا بارہو
حدیث سنت ہوئیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک نور
جب قلب مین واقع ہوتا ہے تو سینہ کہل جاتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے
کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکے لئے کوئی نشانی ہے آپ نے فرمایا
ہان دار غرور سے جدائی وار خلود کی طرف رجوع اور موت کے نزول سے
پہلے اُسکے لئے تیاری کرنا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین اس بنا پر یہ نور
مذکور نہ ہوگا مگر اُس دل کیلئے جو دنیا مین بے رغبت ہے تیرہوین حدیث
حسن جسکو ترمذی وغیرہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیاہے شداد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے
فرمایا کہ عقلمند وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور مابعد موت
کے لئے عمل کیا اور عاجز وہ ہے جس نے اپنے ہوائے نفس کی پیروی کی
اور اللہ پر امانی کی تمنا کی چودہوین حدیث زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی غنی آدمی
نے اپنے معرض مال سے لاکہہ روپیہ نکالا پہر اُسکو خیرات کیا اور فقیر آدمی
نے ایک درہم دو درہموں سے نکالا کہ اُن کے سوا اور کچہہ اُسکی ملک مین
نہین ہے اس حال میں کہ اُسکا نفس اُس سے خوش ہو تو ایک درم والا
افضل ہے لاکہہ درہم والے سے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث

کی تائید کرتا ہے یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت کر گیا الی آخر الحدیث جسکو امام ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن مین روایت کیا اور یہ آیت بھی فقیر کے صدقے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے والذین لایجدون الا جهدهم اور یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضل الصدقة جهد المقل ان حدیثون کے سوا اور بہت سی حدیثین فضائل فقرا وغیرہم مین وارد ہوئی ہین جو کہ حصر سے خارج ہین مگر بیان اسیقدر پر اقتصار کیا گیا ۞

فصل بیان مین فضائل اولیاء اللہ و مساکین و فقراء کے جو کہ سلف صالحین اور ائمہ عاملین کے آثار مین وارد ہوئے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

جاننا چاہئے کہ یہ آثار بکثرت ہین مگر اس جگہ چند آثار اختصار کے لئے بحذف سند لکھے جاتے ہیں ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہتے ہین جس شخص کا گزر بازار مین ہوا اور کوئی چیز دیکھی جسکو اُسکا جی چاہتا ہے اور اُسکے لینے پر قادر نہیں ہے پھر اُس نے صبر کیا اور اجر چاہا تو یہ اُسکے لئے ہزار دینار سے بہتر ہے جو سب کے سب اللہ تعالے کی راہ مین خرچ کرے ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ فرماتے ہین فقیر کا تنفس کسی خواہش کے لئے جسپر اُسکو قدرت نہین ہے غنی کی ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے امام ورعین علم زاہدین سر عارفین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقیر کی عبادت ایسی ہے جیسے جوہر کا ہار خوبصورت عورت کی گردن پر اور غنی کی عبادت

ایسی ہے جیسے سبز درخت مزبلے پر ہو بعض نے کہا صوف خشن اور مرقعات اور سیاہ کپڑا فقرا کا لباس جب اسکو زہاد پہنتے ہیں تو اُن پر زیبا ہوتا ہے اور جب اُن کے سوا اور کوئی پہنتا ہے تو اُسپر بدزیب معلوم ہوتا ہے ابن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے قبیلے مین آگ لگی قبیلے کے جوان لوگ کہنے لگے ابو یحیے مالک بن دینار کا گھر اتو یحیی مالک بن دینار کا گھر اتو یحیی مالک بن دینار کا گھر مالک بوریئے کا تہمد باندہے ہاتھ مین وضو کا برتن لئے ہوئے نکلے اور یہ کہتے جاتے تہے نجا المخففون یا یہ کہا فاز المخففون نحن وانتم یا کہا منا ومنکم یوم القیامة اور یہ بھی کہا اے گروہ اغنیا کے تم رنج میں مرو عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے یا کہا دار آخرت میں اور یہ بھی کہا کہ ایک درہم فقیر کا بہت پاک ہے اللہ کے نزدیک غنی کے دینار سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالوالے کہاتے ہیں اور ہم بھی کہاتے ہین وہ پیتے ہین ہم بھی پیتے ہین وہ پہنتے ہیں ہم بھی پہنتے ہیں اُن کے لئے فاضل مال ہے وہ اُسکی طرف دیکھتے ہیں ہم بھی اُن کے ساتھ اُسکو دیکھتے ہین اُن سے اُسکا حساب لیا جاویگا اور ہم اُس سے بری ہیں اور یہ بھی کہا کہ ہمارے غنی بھائیوں نے انصاف نہین کیا کہ ہمکو اللہ تعالے کی ذات مین دوست رکھتے ہین اور دنیا مین ہمسے جدا ہوتے ہیں اور بیشک عنقریب ایک دن ایسا آویگا کہ اُسدن اُنکو خوش آویگا کہ وہ ہم جیسے ہون اور ہمکو خوش نہ آویگا کہ ہم اُنکی شکل ہون سورۂ طٰہٰ مین اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے ولا تمدن عینیك الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحيوة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربك خير وابقى یعنے اور نہ پسار اپنی آنکہین اُس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے اُن بہانت بہانت لوگون کو رونق

دنیا کی جیتے اُنکے جانچنے کو اور تیرے رب کے دی روزی بہتر ہے اور دیر
رہنے والی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ ایک دن بیٹھے
ہوئے تھے انکی بی بی آئین اور کہنے لگین کیا تو ان لوگون مین بیٹھا ہے
قسم ہے اللہ کی کہ گھر مین نہ کوئی چیز کھانیکی ہے نہ پینے کی انہوں نے
نے کہا اے عورت بیشک ہمارے آگے ایک گھاٹی دشوار گذار ہے کہ نجات
پاویگا اُس سے مگر ہلکا پھلکا وہ خوش ہو کر چلی گئیں بعض شیوخ اکابر سے
روایت ہے کہ اُنکے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ آپ اللہ سے میرے
لئے دعا کرین سفر مجھے گھر والون نے ستایا ہے شیخ رضی اللہ عنہ نے اُس
سے فرمایا کہ جب تجھ سے تیرے گھر والے کہین کہ ہمارے پاس آٹا نہین
ہے روٹی نہین ہے تو تو خود اللہ سے دعا کر اسلئے کہ اُسوقت تیری دعا
زیادہ لائق قبول کے ہے میری دعا سے تیرے لئے بعض اکابر سے روایت
ہے کہ اُنسے انکی اولاد نے کہا کہ ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں ہے
انہون نے فرمایا کہ ہم ہلکے ہیں اللہ پر اس سے کہ وہ ہمکو بھوکا رکھے
وہ تو اپنے احباب کو بھوکا رکھتا ہے یا کھاتے اولیا کو بعض اکابر سے
مروی ہے کہ جب فقر آتا تو فرماتے مرحبا بشعار الصالحین امام احمد
بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر سے پناہ مانگتے تھے حالانکہ جو اسمین ثواب ہے اُنکی
خبر دی ہے حضرت امام نے فرمایا کہ اس سے مراد تو فقر قلب ہے نہ ہاتھ
کا فقر جیسے غنی قلب کی غنا ہے نہ غنا ہاتھ کی ابو القاسم جنید رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پانسو درم لیکے اُنکے پاس آیا اُنکو
اُنکے سامنے رکھدیا اور کہا کہ آپ ان کو لوگون پر تقسیم فرما دین۔
شیخ نے فرمایا تیرے ملک مین انکے سوا اور بھی ہیں کہا ہان میرے
پاس بہت دینار ہیں فرمایا تو انکا بڑھنا دوست رکھتا ہے کہا ہان

فرمایا تو انکو لیلے تو ہم سے زیادہ انکا حاجتمند ہے اور انکو قبول نہ کیا
طراز معلم طیب النشا جمیل الشیم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے پاس
ایک آدمی دس ہزار درہم لے کے آیا آپنے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا
تو چاہتا ہے کہ بعوض دس ہزار درہم کے دیوان فقرا سے میرا نام محو کر دے
مین یہ نکرونگا کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ولستُ بمیّالٍ الی جانب الغنی　　اذا کانتِ العلیاءُ فی جانبِ الفقرِ

امام جلیل سید حنیف عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ
آدمی کون ہین فرمایا علما عرض کیا گیا بادشاہ کون ہین فرمایا زہاد
عرض کیا گیا سفلے کون ہین جو دین کے عوض مین کھاوے یعنے جو دین
کے پیرایے مین دنیا کماوے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا ابنائے دنیا نے دنیا مین راحت کو طلب کیا سو چوک گئے اگر یہ
یہ جان لین کہ ملک وہی ہے جسمین ہم ہین تو بیشک وہ تلوار کے ساتھ
اُس پر ہم سے لڑین ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرمایا زہاد آخرت کے بادشاہ ہین اور وہ فقرا عارفین باللہ ہین شیخ کبیر
ابو مدین شہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ملک دو ہیں ایک تو
ملک بلاد دوسرا ملک قلوب عباد اور ملوک حقیقت مین زہاد ہیں علما رحمہم اللہ
کی ایک جماعت نے کہا ایک اُن مین سے امام شافعی رضی اللہ عنہ
ہین جب کوئی آدمی وصیت کر جاوے کہ میرا مال اُسکو دینا جو سب سے
بڑھکر عقلمند ہو تو یہ مال اُنکو دیا جاویگا جو دنیا مین بے رغبت ہیں شیخ
کبیر عارف خبیر ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فوائد و ثمرات فقر
سے ہے گرسنگی و برہنگی کی تکلیف پانا اور ان دونوں سے مزہ لینا
اور ان کا زیادہ چاہنا اور انہیں رغبت کرنا قطب اخوان کبیر الشان
ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کے لئے ایسے

بندے ہین کہ اگر جنت مین اپنے دیدار فائض الانوار سے انکو روکے تو
وہ جنت سے اسطرح فریاد کرین جسطرح دوزخ والے دوزخ سے فریاد
کرتے ہین شیخ کبیر عارف باللہ خبیر ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ عارف باللہ کیلئے انوار علم روشن ہوتے ہین وہ اُنسے عجائب غائب کو
دیکھتا ہے شیخ کبیر عارف شہیر ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب
اللہ تعالے یہ ارادہ فرماتا ہے کہ کسی بندے کو اپنے بندون مین سے
دوست رکھے تو اپنے ذکر کا دروازہ اُس پر کہولدیتا ہے پھر جب وہ
ذکر سے لذت لیتا ہے تو اُسپر قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے پہر اُسکو
مجالس اُنس کیطرف لے جاتا ہے پہر اُسکو توحید کی کرسی پر بٹھاتا ہے
پہر اُسسے حجاب دور کردیتا ہے اور دار فردانیت مین اُسکو داخل کرتا ہے
اور اُسکے لئے جلال و عظمت کا پردہ کھول دیتا ہے پہر جب اُسکی نظر
جلال و عظمت پر پڑجاتی ہے تو بلا ہو رہجاتا ہے اسوقت بندہ اپاہج
فانی ہوجاتا ہے اللہ سبحانہ و تعالے کے حفظ مین واقع ہوتا ہے اپنے
دواعی نفس سے بری ہوجاتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص سے کہا تو دوست رکھتا ہے کہ تو ولی اللہ ہوجاوے اُس
نے عرض کیا ہان فرمایا تو دنیا و آخرت کی کسی چیز مین رغبت نہ کر
اپنے نفس کو اللہ تعالے کے لئے فارغ کردے اور بالکل اُسکی طرف متوجہ
ہوجا تاکہ وہ تیری طرف متوجہ ہو اور تجھہ سے دوستی رکھے شیخ ابو نصر سراج
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ادب مین لوگون کے تین طبقے ہین ایک تو
اہل دنیا سو اکثر ادب انکا فصاحت بلاغت حفظ علوم اور اسما ملوک
و اشعار عرب مین ہوتا ہے دوسرے اہل دین سو اکثر ادب انکا ریاضت
نفس تادیب جوارح حفظ حدود ترک شہوات مین ہوتا ہے تیسرے اہل
خصوصیت سو اکثر ادب انکا قلوب کی طہارت اسرار کی مراعات عہود

کی وفا، وقت کے حفظ مین ہوتا ہے خطرون کیطرف کم التفات کرتے ہین
مواقف طلب اوقات حضور مقامات قرب مین حسن ادب کے ساتھہ برتاو
کرتے ہین شیخ کبیر امام سالکین حجۃ اللہ علی العارفین قطب مقامات کثیر
الکرامات ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمام اعمال تحت
زاہدین کے صحائف مین ہین امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یہ قول عارف
صدیق کا نہایت تصدیق مین ہے اسکا مختصر بیان یہ ہے کہ بعض اہل
دنیا کچھہ مال اپنا بعض اعمال بر مین نکالتے ہین اور مال کی کثرت اور اس
کی وسعت کو دوست رکھتے ہین اور اُسکے سبب سے فتنے کے معترض ہوتے
ہین اور انواع طاعت سے انکو مشغول کردیتا ہے رہے زاہد سو وہ
بالفعل اور بالنیت دنیا کی بغض کے لئے اور عبادات کی فراغت حاصل
کرنیکو خاص اللہ تعالے کیلئے سب سے نکل گئے عبادات قلبیہ و بدنیہ و
مالیہ کے جامع ہوگئے اور اللہ سبحانہ و تعالے اُنکے قلوب پر مطلع ہوا سو
اُنہین اپنے سوا کسی کی محبت کو نہ پایا پھر اپنے قرب سے اُنکا اکرام فرمایا اور اپنے
فضل و خیر سے انکو ایسی چیزین عنایت فرمائین جنکو عقول نہین سمجھتین
اللهم لا تحرمنا خيرك لشرنا وهب لنا من فضلك العظيم واجعل بك
شغلنا بجاه نبيك محمد الكريم عليه افضل الصلوة والتكريم انك الملك
المنان ذو الفضل العظيم یہ جو کچھہ کہ لکھا گیا اُنکے دریائے فضائل سے ایک
قطرہ اور اُنکے وادی فواضل سے ایک ذرہ ہے اسی پر قصر کیا گیا ورنہ
استقصا کیلئے ایک دفتر درکار ہے بعض احادیث جو لکھی گئے اگر ان
مین کچھہ ضعف ہے تو احادیث صحیحہ جو مذکور ہوئیں وہی کافی ہین جیسے
یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا هذا خير من ملء الارض مثل
هذا یہ صحیحین مین مروی ہے اور یہ قول رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب
لو اقسم على الله لابره یہ بھی صحیحین مین ہے اور یہ قول قمت على باب الجنة

فکان عامۃ من دخلھا المساکین واصحاب الجد محبوسون اسکو مسلم
نے اپنی صحیح مین روایت کیاہے اور یہہ قول یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء
بخمسمائۃ عام اسکو ترمذی نے اپنے جامع میں روایت کیاہے اور کہا یہ
حدیث حسن صحیح ہے اسکے سوا اور حدیثیں صحیح جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور سیطرح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال زہد و ترک دنیا کا برتاؤ جو احادیث صحیحہ مین مشہور
ومعروف ہے اور ایسے ہی انبیاء و اولیاء و سلف صالحین کا حال ان
حضرات کی فضیلت کے لئے کافی ووافی ہے امام کبیر عارف باللہ خبیر محقق
ورع شہیر ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ نے اُن علماء
کا ذکر کیا جو دنیا کی طرف مائل ہیں اسکے بعد فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ
اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال تھا یہ مغرور صحابہ رضی اللہ عنہم
کے ذکر کے ساتھہ حجت پکڑتے ہین تاکہ لوگ انکو مال جمع کرنے پر معذور
سمجھیں حالانکہ شیطان نے انکو خبطی بنادیا اور انکو خبر نہیں خرابی ہو
تیری اے مفتون تو جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مال
کے ساتھہ حجت پکڑتاہے سو یہ شیطان کا کید ہے وہ تیری زبان پر بولتا
ہے تاکہ تو ہلاک ہو اسلئے کہ جب تو نے یہ زعم کیا کہ اخیار اصحابہ رضی اللہ
عنہم نے تکاثر و شرف وزینت کیواسطے مال کا ارادہ کیا تو تو نے بزرگان
دین کی غیبت کی اور امر عظیم کیطرف اُنکی نسبت کی اور جب تو نے یہ گمان
کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اعلیٰ و افضل ہے اُسکے ترک سے تو تو نے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور پیغمبرون علیہم السلام کو عیب لگایا اور انکو جہل
کی طرف منسوب کیا اسلئے کہ انہون نے مال جمع نہیں کیا جیسا تو نے جمع
کیا اور جب تو نے یہ زعم کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اُسکے ترک سے اعلے
ہے تو مقرر تو نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
امت کی خیرخواہی نہیں کی اسلئے کہ آپ نے تو انکو مال جمع کرنیسے منع

فرمایا ہے قسم ہے آسمان کے رب کی تو جھوٹ بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے خیرخواہ تھے انپر
مشفق تھے اُن کے ساتھہ رؤف رحیم تھے خرابی ہو تیری اے مفتون یہ
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ باوجود آنکے فضل و تقویٰ اور صنائع
معروفہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ مین مال خرچ کرنے اور صحبت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت جنت کی میدان قیامت اور اُسکے اہوال
میں ٹھہرائے جائینگے اس سبب سے کہ مال حلال تعفف اور نیک کامون مین
خرچ کرنیکے لئے کمایا اور اُسکے خرچ کرنے مین افراط تفریط نہین کی اور اللہ
سبحانہ کی راہ میں دیا فقراء مہاجرین کے ہمراہ جنت کی طرف دوڑنے
سے روکے گئے انکے پیچھے پیچھے گھٹنون کے بل جاوینگے سو تیرا گمان
ہمارے ہمجنس لوگون کے ساتھہ کیاہے جو کہ دنیا کے فتنون میں غرق
ہورہے ہیں پس نہایت تعجب ہر ایک مفتون سے جو تخالیط شبہات و حرام
میں لوٹ رہاہے لوگون کے میل کچیل پر جان دیئے ڈالتا ہے شہوات
وزینت و مباہات مین لوٹ پوٹ ہورہاہے دنیا کے فتنون مین پڑا ہوا ہے
پھر باوجود اس سب کے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھہ حجت
پکڑنے کو تیار رہتاہے پھر محاسبی رضی اللہ عنہ نے ایک کلام طویل عمدہ
بیان کیا اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا اُسکے بعد یہ کہا کہ صحابہ
مسکنت کے محب خوف فقر سے امن مین تھے اپنے رزق مین اللہ تعالےٰ کے
ساتھہ وثوق تھا مقادیر اللہ عزوجل کے ساتھہ مسرور بلا میں راضی تھے
فراخی میں شکر تنگی میں صبر خوشی مین حمد کرتے تھے اللہ تعالےٰ کے لئے متواضع
اپنے نفوس پر مؤثر علو و تکاثر سے پرہیزگار تھے جب دنیا آنپر متوجہ ہوتی تو
غمگین ہوتے فقر آتا تو کہتے مرحبا بشعار الصالحین تجھے اللہ کی قسم کیا تو ایسا
ہی ہے واللہ بیشک تجھے اُنکے ساتھہ کچھہ مشابہت نہیں تیرا حال اُن کے

احوال کی ضد ہے تو غنی کے وقت سر چڑھتا ہے فراخی کے وقت اتراتا ہے
خوشی کیوقت خوش ہوتا ہے اور شکر نعمت کے وقت غفلت کرتا ہے تکلیف
کے وقت ناامید ہوتا ہے بلا کے وقت ناخوش ہوتا ہے قضا سے راضی نہیں
ہوتا فقر کو مبغوض جانتا ہے مسکنت سے نفرت کرتا ہے مال کو دنیا کے
تنعم و زہرت و شہوات و لذات کے لئے جمع کرتا ہے انکا یہ حال تھا کہ جو اللہ تعالیٰ
نے اُن کیلئے حلال کیا تھا وہ اُسمین نہائت بے رغبت تھے تو اتنا اُس چیز
میں بے رغبت نہیں ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے تجھ پر حرام کیا ہے وہ چھوٹے گناہ
کو اس قدر بڑا جانتے تھے کہ تو اُسقدر بڑے گناہ کو عظیم نہیں سمجھتا کاش تیرا
طیب و احل مال اُنکے مال مشتبہ کی مثل ہو جاوے کاش تو اپنے سیئات
سے ایسا ڈرتا جیسے وہ اپنے حسنات کے قبول نہ ہونے سے ڈرتے تھے کاش
تیرا صوم اُنکے افطار کی مثل تیرا جاگنا اُنکی نیند کے برابر تیرے حسنات اُنکے
ایک حسنہ کی مثل ہوں خرابی ہو تیری تجھے تو یہ چاہیئے کہ تو بلغہ یعنے کفاف
کے ساتھہ راضی ہو مال والوں سے عزت حاصل کرے جبکہ وہ سوال کیلئے
کھڑے کئے جاوینگے اور تو پہلی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمرے
میں سبقت کرے نہ تجھ پر روک ٹوک ہو نہ حساب بیشک آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقرا پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت میں داخل
ہونگے تمام ہوا کلام محاسبی رضی اللہ عنہ کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے اُنکے
کلام سے بعض شیوخ کبار فرماتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ مجھ سے فقرا کے فضائل اور فقیر کا شرف
غنی پر بیان فرما رہے تھے مین نے آپکی باتون سے یہ یاد رکھا کہ آپ نے
مجھ سے فرمایا کہ تجھے یہ کافی ہے کہ عائشہ رض پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت
میں داخل ہونگی اور میری بیٹی فاطمہ عائشہ سے چالیس برس پہلے جنت
میں داخل ہوگی رضی اللہ عنہما اسلئے کہ انکو بہ نسبت عائشہ رض کے دنیا کم

ملی شیخ عارف مکرم جلیل معظم ابو عبد الرحمن حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ وہ رے میں تشریف لیگئے اُنکے ساتھہ تین سو بیس آدمی
تھے حج کے لئے جاتے تھے یہ سب صوف پہنے ہوئے تھے اُنکے ساتھہ تھیلی
طعام وغیرہ کچھہ نہ تھا یہ ایک تاجر متقشف محب مساکین کے یہان اُترے
اُس نے اُس رات انکی مہمانی کی جب صبح ہوئی تو اُس نے حاتم سے
کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے مین ایک فقیہ کی عیادت کے لئے جانا چاہتا
ہوں وہ بیمار ہے حاتم نے فرمایا بیمار کی عیادت مین فضیلت ہے اور فقیہ
کیطرف دیکھنا عبادت مین بھی تیرے ساتھہ چلتا ہوں یہ بیمار محمد بن مقاتل
قاضی رے تھے جب یہ اُنکے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازہ نہایت
خوبصورت چمک دمک کا تھا حاتم متفکر رہے کہنے لگے یارب عالم کا یہ
حال پھر انکو اذن دیا گیا یہ اندر گئے تو گھر کشادہ تھا اُسمین پردے
تھے حاتم اور متفکر ہوئے پھر اُس جگہ پہنچے جہان قاضی صاحب تھے وہاں
دیکھا تو نرم نرم بچھونے بچھے تھے قاضی صاحب اُنپر سو رہے تھے اور
کے پاس ایک غلام ہاتھہ مین چنوری لئے کھڑا تھا رازی بیٹھہ گئے حاتم
کھڑے رہے ابن مقاتل نے انکی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ حاتم نے
کہا مین نہیں بیٹھتا قاضی نے کہا شاید آپکی کوئی حاجت ہے حاتم
نے فرمایا ہاں قاضی نے کہا وہ کیا ہے انہوں نے کہا ایک مسئلہ ہے
مین تم سے اسکو پوچھتا ہون قاضی نے کہا پوچھو حاتم نے کہا اُٹھہ سیدھا بیٹھ
تاکہ مین تجھہ [illegible] وال کرون قاضی اُٹھہ کے بیٹھہ گئے حاتم رضی اللہ
عنہ نے فرمایا تو نے یہ علم کہان سے لیا قاضی نے کہا ثقات سے انہون
نے مجھے اسکی حدیث کی حاتم نے کہا انہون نے کس سے لیا قاضی نے کہا
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاتم نے کہا اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس سے لیا قاضی نے کہا انہون

نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا حاتم نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کس سے لیا قاضی نے کہا جبرئیل علیہ السلام سے حاتم نے کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کس سے لیا قاضی نے کہا اللہ عزوجل سے حاتم نے کہا پس جو جبرئیل نے
اللہ تبارک وتعالے کیطرف سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچایا اور
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور انہون نے
ثقات کو اور ثقات نے تجھے پہونچایا کیا تونے اُس مین یہ سنا ہے کہ جو
شخص اپنے گہرمیں امیر ہو اور اُسکے گھر مین ثروت وعمدہ سامان ہو اور
اُسکا گھر فراخ ہو اُسکے لئے اللہ تعالے کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے قاضی
نے کہا نہیں حاتم نے کہا تو پھر تونے کسطرح سنا ہے قاضی نے کہا مین
نے یہ سنا ہے کہ جو شخص دنیا مین بے رغبتی کرے آخرت مین رغبت اور اپنی
آخرت کے لئے آگے بھیجے مساکین سے محبت رکھے اُسکے لئے اللہ کے نزدیک
نہایت بلند مرتبہ ہے حاتم نے کہا تو پھر تونے کس کی پیروی کی نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب صالحین کی یا فرعون وہامان کی اے برے
عالمو تم جیسون کو جاہل دنیا پر جان دینے والا اُس مین رغبت کرنیوالا
دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے عالم کا یہ حال مین کیون اس سے برا ہون پھر
حاتم قاضی کے پاس سے چلے گئے اُسکا مرض اور بڑھ گیا امام یافعی رحمہ
اللہ تعالے فرماتے ہیں حاتم رضی اللہ عنہ جنکا ذکر ہوا یہ کبار شیوخ صوفیہ
سے ہین ان سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ملے انکا کلام سنا اِن
سے کچھ پوچھا انہون نے جواب دیا حضرت امام نے اُنکے جواب کو پسند
فرمایا ہمیشہ علما صلحا قدیما وحدیثا طائفہ صوفیہ سے اعتقاد رکھتے تھے
اُنکی زیارت کرتے تھے اُنکی مجالست سے برکت حاصل کرتے تھے اُنکی
دعا وآثار سے برکت لیتے تھے امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ یہ رابعہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بیٹھا کرتے انکا ادب کرتے تھے

امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما شیبان راعی کے پاس بیٹھتے تھے
شیبان کی حکایت جوان دونون امامون کے ساتھ گزری وہ مشہور ہے
کہ امام احمد رضی اللہ عنہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
اتنے مین شیبان راعی آگئے امام احمد نے امام شافعی سے کہا یا ابا عبد اللہ
مین چاہتا ہون کہ اسکو اسکے نقصان علم پر آگاہ کرون تاکہ بعض علوم
مین مشغول ہو امام شافعی نے فرمایا ایسا نہ کرو امام احمد نے انکا کہنا نہ مانا
شیبان سے کہا تم اس مسئلے میں کیا کہتے ہو کہ ایک شخص رات دن کی پانچ
نمازون سے ایک نماز بھول گیا اور یہ نہین جانتا کہ وہ کون نماز تھی
یا شیبان اُس پر کیا واجب ہے شیبان نے کہا یا احمد یہ ایک قلب
ہے کہ اللہ سے غافل ہوگیا سو واجب یہ ہے کہ اُسکو تادیب دی جائے
تاکہ اپنے مالک سے غافل نہ ہو پھر بعد اسکے سب نمازونکو اعادہ کرے
امام احمد بیہوش ہوگئے ایک اور روایت میں یون ہے کہ واجب یہ
ہے کہ پانچوں نمازوں کے ساتھ تادیب کیا جاوے جب امام احمد کو
ہوش آیا تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اُنسے کہا کہ مین نے تم سے کہا نہ تھا کہ
اسکو نہ چھیڑو دوسری روایت مین ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے زکوۃ کا
مسئلہ بھی پوچھا تھا کہا زکوۃ کتنے میں واجب ہوتی ہے شیبان نے
کہا تمہارے مذہب پر تو اونٹون میں اتنے اتنے میں اور گایون مین
اتنے اتنے مین بکریون مین اتنے اتنے مین چاندی مین اتنے اتنے مین سونے
میں اتنے اتنے مین کھیتی اور پھلون مین اتنے اتنے مین اور میرے مذہب
مین تو سب اُسیکا ہے روایت ہے کہ جامع مسجد منصور مین ایک بڑے
فقیہ کا حلقہ حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ کے حلقہ کے برابر تھا اس فقیہ
کو ابو عمران کہتے تھے شبلی کے کلام کے سبب سے فقیہ کا حلقہ معطل ہو جاتا
تھا ایک دن اصحاب ابو عمران نے شبلی سے حیض کا مسئلہ پوچھا ارادہ

اُنکے خجل کرنیکا تہا شبلی نے اقوال علماکے بیان کئے اور جو اختلاف اُس مسئلے میں تہا وہ بہی بیان کیا ابوعمران اُٹھے اور شبلی کے سر پر بوسہ دیا اور کہاے ابوبکر مین نے دس قول اس مسئلے میں تم سے حاصل کئے کہ مین نے انکو نہیں سنا تہا میرے پاس جملہ تین قول تہے روایت ہے کہ ابوالعباس ابن سریج فقیہ شافعی ملقب بہ بازاشہب استاذ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے انکا کلام سنا کسی نے فقیہ سے پوچھا کہ تم اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہو فقیہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مین کیا کہون لیکن یہ کہتا ہوں کہ میں اس کلام کے لئے ایک صولت دیکھتا ہون کہ وہ مبطل کی صولت نہین ہے ابن سریج کا انتقال نہیں ہوا یہانتک کہ صوفیہ کے معتقد ہوئے اُنکے طریقے کو پسند کیا بعض علمانے کہا کہ ابوالعباس ابن سریج کی مجلس مین حاضر ہوا انہون نے فروع واصول مین بہت اچہا کلام کیا مجہے اُن سے تعجب ہوا جب انہوں نے مجہے تعجب کرتے دیکہا تو کہا تو جانتا ہے کہ یہ کہان سے ہے یہ ابوالقاسم جنید کی برکت ہے کسی نے عبداللہ بن سعید بن کلاب سے کہا کہ تم ہر کسی کے کلام پر اعتراض کرتے ہو یہان ایک شخص ہے اُسکو جنید کہتے ہین میں دیکہون کہ تم اُن پر بہی اعتراض کرتے ہو یا نہیں عبداللہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے حلقے میں حاضر ہوئے اُنسے توحید کا سوال کیا انہون نے جواب دیا عبداللہ حیران رہگئے اُن سے عرض کیا کہ جو آپنے فرمایا اُسے پہر فرمائیں انہوں نے پہر کہا لکن نہ اگلی عبارت سے عبداللہ نے کہا یہ اور چیز ہے مین اسکو یاد نہیں رکہتا آپ پہر اسکو دوبارہ اعادہ فرمائیں انہون نے اُسکا دوسری عبارت سے کیا عبداللہ نے کہا جو آپ فرماتے ہیں اُسکا حفظ مجہہ سے ممکن نہیں ہے آپ اسکو لکہوا دین جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کلام کو اگر مین جاری

کرتا تو مین اسکو لکہوا دیتا عبداللہ کھڑے ہوگئے اور اُنکے فضل کے قائل ہوئے اُنکی علوشان کا اقرار کیا کسی نے ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے یہ علوم کس سے حاصل کئے فرمایا اس سے کہ مین تیس برس تک اس درجے کے نیچے اللہ عزوجل کے روبرو بیٹہا ایک درجہ اُنکے گھر میں تہا اُسکی طرف اشارہ کیا جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین جانتا کہ آسمان کے نیچے اللہ تبارک و تعالے کے لئے کوئی علم اس علم سے جس مین ہم اپنے اصحاب واخوان کے ساتھ کلام کرتے ہیں زیادہ شریف ہے تو مین بیشک اُسکی طرف دوڑتا اسکو حاصل کرتا اور یہی فرمایا کہ ہمنے تصوف کو کچہہ قیل و قال سے حاصل نہین کیا لاکن بہوک اور ترک دنیا اور قطع مالوفات و مستحسنات اور کثرت ذکر اللہ عزوجل اور اُسکے ادائے فروض وواجبات وسنن اور جمیع مامور بہ کی پیروی اور سارے منہی عنہ کے چہوڑنے سے حاصل کیا روایت ہے کہ ابوالمعالی امام الحرمین رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد مین بعد نماز صبح کے درس دے رہے تہے اُنپر سے بعض شیوخ صوفیہ کا گزر ہوا اُنکے ساتہہ اصحاب فقراء تہے کسی جگہ بلائے ہوئے جاتے تہے امام الحرمین نے اپنے جی مین کہا کہ ان لوگون کو سوائے کہانے پینے رقص کے اور کوئی شغل نہیں ہے جب شیخ دعوت سے لوٹے تو امام الحرمین پر سے گزر کیا اور ان سے کہاے فقیہ تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے حق مین کہ وہ صبح کی نماز پڑہتا ہے اور وہ جنب ہے اور مسجد مین بیٹہتا ہے اور علوم کا درس دیتا ہے اور لوگون کی غیبت کرتا ہے امام الحرمین کو یاد آیا کہ اُنپر غسل تہا بعد اسکے صوفیہ مین انکو حسن اعتقاد ہوا روایت ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ باوجود جلالت قدر بعض صوفیہ عارفین کے یہان کثرت سے آمد و رفت رکہتے تہے کسی نے اُنسے کہا کہ کیا آپ کسی روایت کیلئے اس شیخ کے نزدیک

آیا جایا کرتے ہین انہون نے فرمایا اُسکے نزدیک تقوی اللہ یا فرمایا معرفة
اللہ ہے جو راس الامر ہے اسیطرح جبکہ بعض خلفا کی طرف صوفیہ کی
سعایت کیگئی تو اُس نے اُنکے قتل کا حکم دیا جنید نے تو اپنے تئین فقہ کے
ساتھہ چھپایا یا مذہب ابو ثور پر فتوے دیتے تھے اور شحام رقام نوری
کو پکڑ لے گئے اُنکے قتل کے لئے چمڑا بچھایا گیا عارف باللہ شیخ ابوالحسن
نوری رضی اللہ عنہ آگے بڑہے جلاد نے کہا کیا تم جانتے ہو کس لئے
مبادرت کرتے ہو اُنہون نے کہا ہان جلاد نے کہا اتنی جلدی کرنیکی کیا وجہ
ہے انہون نے فرمایا گہڑی بہر کی زندگی کے ساتھہ میں اپنے اصحاب کو اپنی جان
پر اختیار کرتا ہون جلاد متحیر ہوا اور اس بات کو خلیفہ تک پونچایا خلیفہ نے
اور اُن لوگون نے جو اسکے پاس تھے اس بات سے تعجب کیا قاضی جی بھی
وہان حاضر تھے انہون نے خلیفہ سے اجازت چاہی کہ اُنکے پاس جاوین
تاکہ اُنسے بحث کرین اُنکے حال کا امتحان لین خلیفہ نے قاضی جی کو اس
کی اجازت دی یہ وہان گئے اور کہا کہ ایک آدمی تم مین سے میرے پاس آوے
تاکہ مین اُسکے ساتھہ بحث کرون ابوالحسین نوری ہی قاضی جی کے پاس
آئے قاضی جی نے مسائل فقہیہ انپر پیش کئے ابوالحسین نوری نے اپنی دہنی
طرف التفات کیا پہر بائین جانب پہر گہڑی بہر سر نیچا کیا اسکے بعد سب
مسئلون کا جواب دیدیا پہر کہنے لگے وبعد فان للہ عبادًا اذا قاموا قاموا
باللہ واذا نطقوا نطقوا باللہ اور ایسا کلام کثیر بیان کیا کہ قاضی جی
کو رولا دیا ہے پہر قاضی جی نے اُن سے پوچھا کہ تم دائیں بائین کیا
دیکھتے تھے انہون نے کہا تم نے مجھہ سے مسائل پوچھے اور مین انکا جواب
نہین جانتا تہا تو مین نے صاحب یمین سے پوچھا اُس نے کہا مجھے علم
نہیں پہر مین نے صاحب شمال سے پوچھا اُس نے بھی کہا مجھے معلوم
نہیں پہر مین نے اپنے دل سے پوچھا تو مجھے میرے دل نے میرے رب

سے خبر دی سو وہی جواب ہین نے تجھے دیدیا قاضی جی نے خلیفہ کو کہلا بھیجا
کہ اگر یہ لوگ زنادقہ ہین تو زمین کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں ہے ایسے
ہی یہ قصہ ہے کہ ایک جماعت فقہا یمن کی شیخ ابوالغیث بن جمیل قدس
سرہ کے پاس کسی چیز مین انکا امتحان لینے کو آئی جب وہ لوگ انکے
قریب پہنچے تو انہون نے فرمایا مرحبا بعبید عبدی انہون نے اس بات کو
ایک امر عظیم سمجھا پہر شیخ الطریقین امام الفریقین ابوالذبیح اسمعیل بن
محمد حضرمی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے جو شیخ ابوالغیث نے انسے کہا تہا
اُنسے بیان کیا وہ ہنسے اور کہا کہ انہون نے سچ کہا تم ہوئی کے بندے
ہو اور ہوئی انکا بندہ ہے یہ شیخ ابوالغیث جنکا ذکر ہوا۔ اَن پڑہ تہے فقہا
اُنکی مجلس میں حاضر ہوتے اُنسے مسائل دقیقہ پوچھتے یہ انکو جواب دیتے
تھے اوستاذ امام ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ مشہور مین
فرمایا اما بعد بیشک اللہ تعالے نے اس طائفے کو اپنے اولیاء کا خلاصہ ٹھیرایا
اور انکو اپنے سارے بندون پر بعد رسل و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی
فضیلت دی انکے دلون کو اپنے اسرار کا معدن بنایا اپنے انوار طالعہ کے
ساتھہ امت مین سے انکو خاص کیا کدورات بشریہ سے انکو صفا کیا
اور جبکہ حقائق احدیت سے انکے لئے تجلی ہوا تو انکو مجالی مشاہدات کی
طرف چڑہا دیا آداب عبودیت کے قیام کی انکو توفیق دی مجاری احکام
ربوبیت کا انکو مشاہدہ کرایا یہ امام قشیری کے کلام کا ایک ٹکڑا ہے پہر
آخر رسالے مین یہ کہا کہ لوگ دو قسم ہیں یا تو اصحاب نقل و اثر یا ارباب
عقل و فکر اور اس طائفے کے شیوخ ان سب سے بڑھ گئے جو چیز لوگون
کے واسطے غیب ہے وہ انکے لئے ظہور ہے اور جو معارف کہ خلق کو مقصو
ہیں وہ انکے لئے حق سبحانہ سے موجود سو یہ اہل وصال ہین اور لوگ
اہل استدلال انکا حال یہ ہے جو کسی شاعر نے کہا ہے

لیلی بوجھك مشرق — وظلامہ فی الناس ساری
والناس فی سدف الظلام — ونحن فی ضوء النھار

امام قشیری نے کہا کہ مدت اسلام مین کوئی زمانہ ایسا نہین ہوا کہ اس
میں اس طائفے مین سے کوئی شیخ جسکو توحید مین علو اور قوم کی امامت
ہو مگر اس زمانے کے آئمہ علما اس شیخ کے منقاد ہوئے اس کے لئے
تواضع کی اس سے برکت حاصل کی تمام ہوا کلام شیخ کا ❊

فصل اثبات کرامت کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ کرامات کا ظہور اولیا کرام سے عقلاً جائز نقلاً واقع ہے
جواز عقلی اسلئے ہے کہ ظہور کرامت کا بنظر قدرت اللہ عزوجل کچھہ محال نہین
ہے بلکہ مثل معجزات انبیاء علیہم السلام کے قبیل ممکنات سے ہے مشائخ عارفین
نظار اصولیین فقہا و محدثین اہل سنت کا یہی مذہب ہے ان حضرات بارگاہ
کی تصانیف اسکے ثبوت پر شرقاً غرباً عرباً عجماً ناطق ہین جمہور آئمہ محققین
اہل سنت کے نزدیک قول صحیح محقق ومختار یہ ہے کہ جو معجزات کہ انبیاء
علیہم السلام کیلئے جائز انکی مثل کرامتین اولیا کیواسطے جائز ہین فرق
اتنا ہے کہ معجزات مین تحدی ہے کرامات میں تحدی نہیں ہے اس قول
پر قران شریف کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا اسلئے کہ قران شریف
کو تحدی لازم ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس قول کی بنا پر کرامت
و معجزے میں التباس ہو جاوے گا ایک کا دوسرے سے تمیز نہ ہوگا سو
یہ کہنا اسکا ٹھیک نہیں ہے اسواسطے کہ نبی پر واجب ہے کہ معجزے
کے ساتھہ تحدی کرے اسکو ظاہر کرے اور ولی پر واجب ہے کہ کرامات
کو چھپاوے ہان اگر کوئی ضرورت ہو یا اذن ہو یا کوئی حال اس
طرح کا غالب ہو گیا کہ اسکی وجہ سے اختیار نہ رہا یا کسی مرید کے یقین

کو قوت دینے کیلئے تو ان صورتوں میں اظہار کرامت جائز ہے جیسا کہ
بعض اولیاء نے ہاتھہ بڑھا کے ہوا میں سے شہد لیا اسکو اپنے مرید کے منہ
میں رکھدیا روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بلاد بعیدہ
سے کعبہ دکھا دیا ایک اور شخص نے بعض منکرین کرامت کو کعبے کا طواف
کرتے ہوئے دکھا دیا امام یافعی یمنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے تحقیقاً
یہ سنا کہ ایک جماعت اولیا کا مشاہدہ کیا گیا کہ کعبہ انکا طواف کر رہا ہے اور یہ طواف
تحقیقاً تھا اور ثقات اتقیا بلکہ سادات علما جنہوں نے اس قصے کو مشاہدہ فرمایا انمیں سے
بعض کو خود میں نے دیکھا امام ابو اسحق اسفرائنی بعض کرامات کو ثابت کرتے ہیں بعض کو
نہیں کرتے سو یہ انکا مذہب مخالف ہے مذہب صحیح مشہور جمہور کے باقی رہا وقوع کرامت
کا نقلاً سو قرآن شریف میں کئی جگہ موجود ہے اور اخبار و آثار میں باسناد مستفیضہ وارد ہوا
ہے کہ حصر و تعداد سے خارج ہے اب چند آیات یہاں لکھی جاتی ہیں جو
دلیل بین ہین ثبوت کرامت پر پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے قرآن
شریف مین حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے کلما دخل علیہا
زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انی لك ھذا قالت
ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی جسوقت آتا
اس پاس زکریا حجرے میں پاتا اس پاس کچھہ کھانا بولا اے مریم کہان
سے آیا تجھہ کو یہ کہنے لگی یہ اللہ کے پاس سے اللہ رزق دیتا ہے جسکو
چاہے بے قیاس **ف** حضرت زکریا کی بی بی حضرت مریم کی خالہ تہین
انکو وہی رکھنے لگیں انکے واسطے مسجد مین الگ حجرہ بنایا دن کو وہان
عبادت کرتین رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھہ گھر لیجاتے ان سے یہ کرامت
دیکھی کہ بے موسم میوہ خدا کے یہان سے آتا تب حضرت زکریا جو ساری
عمر اولاد سے نا امید تھے اب امیدوار ہوئے کہ شاید بے موسم میوہ مجھکو
بھی ملے اسی جگہہ اولاد کی دعا کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے

حضرت مریم سے ارشاد فرمایا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا اور ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اُس سے گرینگی تجھہ پر پکی کھجورین تفسیر مین آیا ہے کہ زمانہ پکی کھجوروں کا نہ تہا تیسری دلیل قصہ خضر علیہ السلام ہے جو موسے علیہ السلام کے ساتہہ واقع ہوا جو عجائب کہ خضر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی بتفصیل قرآن شریف مین مذکور ہیں چوتہی دلیل قصہ ذوالقرنین رضی اللہ عنہ ہے کہ اللہ تعالے نے کیسے کیسے اسباب اُنکے لئے مہیا کردئے کہ اُنکے سوا کسی کے لئے تیار نہین کئے گئے اسکی خبر بہی اللہ تعالے نے قرآن شریف مین دی ہے پانچوین دلیل قصہ اصحاب کہف ہے جسکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے چھٹی دلیل قصہ آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ ہے جس کا ذکر اس آیت مین ہے قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک یعنے بولا وہ شخص جسکے پاس تہا ایک علم کتاب کا مین لا دیتا ہوں تجھکو وہ پہلے اس سے کہ پہر آوے تیری طرف تیری آنکہہ یہ سب لوگ جنکا ذکر ہوا نبی نہین ہین اب چند حدیثیں لکھی جاتی ہین جن سے کرامت کا ثبوت صراحۃً ہوتا ہے پہلی حدیث صحیح مشہور جو صحیحین مین ہے یعنی جریج راہب کا قصہ جنسے طفل شیرخوارہ نے مہد مین کلام کیا جبکہ انہون نے اُس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے اُس نے کہا فلان چرواہا ہے دوسری حدیث اصحاب غار کی ہے جن پر ایک بڑا پتھر منطبق ہو گیا تہا اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ پتھر علیحدہ ہو گیا یہ وہان سے نکل چلے یہ حدیث صحیح ہے اسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین میں موجود ہے تیسری حدیث بیل کی ہے جسپر اُسکے مالک نے بوجہہ لادا تہا یا خود سوار ہوا تہا بنا بر اختلاف روایت سو اُس نے مالک کی طرف پھر کے دیکھا اور اُس سے باتین کین کہا مین اسلئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں تو کھیتی کے واسطے پیدا کیا گیا ہون لوگون نے تعجب و خوف سے سبحان اللہ کہا کہ کیا بیل باتین

کرتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مین اسکے ساتھ ایمان لاتا ہون میں اور ابوبکر اور عمر یہ حدیث بھی صحیح مشہور ہے صحیحین وغیرہ مین مذکور ہے اور اُسکی صحت پر اتفاق ہے یعنی بیل کی بات کرنے پر اتفاق کیا ہے گو بعض الفاظ حدیث میں اختلاف ہے چوتھی حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق اور صحیحین مین مذکور ہے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قصہ اُنکے مہمان کے ساتہہ مہمان نے کہا قسم ہے اللہ کی ہمیں اُٹہا یا ہم نے کوئی لقمہ مگر اُسکے نیچے سے اُس سے زیادہ بڑہ گیا سب لوگون نے کہا یا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور کہانا پہلے سے زیادہ ہوگیا حضرت ابوبکرؓ نے کہانے کی طرف دیکہا اپنی بی بی سے کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا ہے انہون نے کہا قسم ہے مجھے اپنی آنکہہ کی ٹہنڈک کی کہ یہ پہلے سے بیشک تین حصے زیادہ ہے پانچوین حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے یہ ہے کہ صحیحین مین وارد ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا بیشک تم سے پہلے امتون مین ایسے لوگ تہے جنکو الہام کیا جاتا تہا اگر ان مین سے کوئی میری امت میں ہے تو وہ عمر ہی ہے چھٹی حدیث یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بطور صحیح ثابت ہوا کہ انہون نے فرمایا یا ساریۃ الجبل الجبل جمعہ کا دن تہا خطبہ پڑھ رہے تہے اُنکی آواز اُسیوقت ساریہ تک پہنچ گئے ساریہ اُسی گہڑی پہاڑ مین ایک جگہ دشمن سے بچ گئے اس قصے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو کرامتین ظاہر ہوئین ایک یہ کہ اُنکے لئے ساریہ اور اُن کے ہمراہی مسلمانون کا حال کشف کیا گیا اور دشمن کیحالت بہی دکہا دی گئی دوسری یہ کہ اُنکی آواز بلاد بعیدہ سے ساریہ تک پہونچ گئی ساتوین حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین میں مذکور ہے ابوسعدہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں کہا کہ مجھے سعد کی بددعا لگ گئی آٹھوین حدیث صحیح متفق علیہ جب

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے باب میں وارد ہوئی
ہے اس حدیث مین مذکور ہے کہ ایک عورت نے انپر دعوے کیا کہ انہون
نے اُسکی زمین سے کچھ زمین لے لی ہے سعید نے کہا الٰہی اگر یہ عورت جھوٹی
ہے تو اسکو اندھا کر دے اور اسی کی زمین میں اسکو قتل کر سو یہ عورت
نہ مری یہانتک کہ اُسکی آنکھیں جاتی رہیں اور ایکبار اپنی زمین میں جا
رہی تہی کہ یکایک گڑھے مین گر پڑی اور مر گئی نوین حدیث صحیح بخاری
کی ہے اسمین مذکور ہے کہ ایک عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی مین نے کسی
قیدی کو نہیں دیکھا کہ وہ خبیب سے بہتر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک ایک دن
مین نے اسکو انگور کا خوشہ کہاتے پایا وہ اُسکے ہاتھ میں تہا اور بیڑیان
اُسکے پاؤن میں پڑی تہیں کتے ہیں وہ زمانہ پھلون کا نہ تہا وہ عورت
کہتی تہی بیشک وہ ایک رزق تہا کہ اللہ تعالےٰ نے خبیب کو دیا تہا یہ
عورت حارث بن عامر بن نوفل کی بیٹی تہی جیسا کہ حدیث مین ذکر کیا ہے
دسوین حدیث صحیح بخاری کی ہے جو کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی
اللہ عنہما کے باب میں وارد ہوئی ہے اس حدیث مین مذکور ہے کہ دونو
اندھیری رات مین نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس سے چلے اُن کے
ہمراہ آگے آگے مثل دو چراغون کے تہے جب یہ جدا ہوئے تو اُن میں
سے ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک ہو گیا یہانتک کہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے
گیارہوین وہ حدیث صحیح ہے جسمیں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے بادل
میں یہ آواز سُنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی پلا بارہوین حدیث یہ
ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اُس شیر سے کہا جس
نے لوگون کا رستہ روکا تھا کہ تو الگ ہو جا اُس نے دم ہلائی اور
چلا گیا پہر لوگ چلے گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے

تو اللہ تعالےٰ اُس سے ہر چیز کو ڈرا دیتا ہے تیرہوین یہ حدیث ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علا بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو کسی
غزوے میں بھیجا انکے اور اُس جگہ کے درمیان میں ایک دریا کا ٹکڑا
حائل ہو گیا انہون نے اسم اعظم کے ساتھہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی پہر سب
پانی پر چلے گئے چودہوین یہ ہے کہ سلمان و ابو الدردا رضی اللہ عنہما کے
درمیان مین ایک پیالہ لکڑی کا تہا اُس نے تسبیح کی یہانتک کہ ان
دونون نے تسبیح کو سُنلیا پندرہوین یہ ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
فرشتون کا سلام سنا کرتے تہے یہانتک کہ داغ لگایا سال بھر یہ بات ان
سے رُک گئی پہر اللہ تعالےٰ نے اُسکا اعادہ فرمایا سولہوین صحیح مسلم کی
حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بہت سے ایسے لوگ ہین کہ جنکے بال پریشان
گرد آلودہ ہین دروازون پر اُنکو دہکے دئے جاتے ہین اگر اللہ پر قسم
کہا بیٹھیں تو وہ ضرور اُنکی قسم کو سچا کر دے امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں اگر اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث نہوتی تو دلیل کے لئے یہی
کافی ہوتی سلف صالح صحابہ و تابعین و من بعدہم سے اسقدر کرامتیں
ثابت ہوئی ہیں کہ حد شہرت کو پہنچ گئیں علما رحمہم اللہ نے اس باب مین
بہت کتابیں تصنیف کین فصول کرامت میں بہت حکایتیں سلف و
خلف کی آئندہ ذکر کیجاوینگی انشا اللہ تعالےٰ اگر کوئی کہے کہ جسقدر
کرامتیں صحابہ کے بعد اولیا امت سے مشہور ہوئیں اسقدر صحابہ رضی
اللہ عنہم سے ماثور نہیں ہوئیں اسکی کیا وجہ ہے جواب اُسکا وہ ہے جو
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی نے آپ سے پوچھا یا ابا عبد اللہ
جیسی کرامتیں اولیا و صالحین سے روایت کی گئین ہیں ویسی صحابہ
رضی اللہ عنہم سے مروی نہیں ہوئیں یہ کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ صحابہ
کا ایمان قوی تہا انکو زیادتی کسی چیز کی حاجت نہ تہی کہ وہ اُس سے

اپنے ایمان کو قوت دین ان کے سوا جو اور لوگ ہیں اُن
کا ایمان ضعیف تھا اُن کے ایمان کو اِن کا ایمان
نہیں پہنچا سو کرامت ظاہر کرکے انکے ایمان کو قوت دی گئی امام یافعی رحمہ
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اسی باب مین بعض شیوخ کبار نے فرمایا کہ حضرت
مریم کے ابتدائے حال میں بدون سبب خرق عادت کرکے اُنسے معرفت
کی تاکہ انکا ایمان قوی اور اُنکا یقین کامل ہو جاوے جب زکریا علیہ السلام
اُنکے پاس جاتے تو اُنکے نزدیک رزق پاتے پھر جب انکا ایمان قوی
اور یقین کامل ہوگیا تو سبب کی طرف متوجہ کی گئیں اور یہ حکم دیا گیا
وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا ایسا ہی شیخ امام
عارف باللہ محقق شیخ طریقہ لسان حقیقہ شہاب الدین سہروردی رضی
اللہ نے فرمایا ہے کہ خرق عادت فقط ضعف یقین مکاشف کیوجہ سے
اُسکو دکہا جاتی ہے یہ عباد عُباد پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اُنکے
لئے ثواب معجل ہے اِن سے عالی درجہ وہ لوگ ہیں جنکے دلون سے
پردے اُٹھا دئے گئے روح یقین و معرفت صرف اُنکے باطن مین جم گئی
اب اُنکو حاجت نہ رہی کہ خرق عادت و رویت قدرت و آیات کے ساتھ
اُنکو مدد دیجاوے اسلئے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
کرامتیں کم منقول ہیں اور متاخرین مشائخ و صادقین سے بہت نقل
کیگئی ہیں اسواسطے کہ صحابہ کے دل برکت صحبت نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم مجاورت نزول وحی فرشتوں کی آمد و رفت اور اُنکے اُترنے
کیوجہ سے روشن ہوگئے انہون نے آخرت کا معائنہ کیا دنیا مین بے رغبتی
کی اُن کے نفوس پاک صاف ہوگئے عادتیں اکھڑ گئین دل کے آئینے
صیقل ہوگئے کرامات کے دیکھنے انوار قدرت کے چمکنے سے مستغنی ہوگئے
جس شخص کی قوت یقین اس درجہ کو پہنچے ہو وہ تو اجزاء عالم حکمت مین

وہ چیز دیکھتا ہے کہ اُس کا غیر قدرت سے دیکھتا ہے اور قدرت کو کامن
بلکہ پردۂ حکمت سے متجلی ملاحظہ کرتا ہے اگر اسکے لئے قدرت متجرد و منکشف
ہو جاوے تو اُسے کچھ استغراب نہو جو شخص قدرت کو مستغرب جانتا ہے تو
اُسکا یقین قدرت سے قوی ہوتا ہے اسلئے کہ وہ حکمت کے ساتھ قدرت
سے محجوب ہے شیخ نے فرمایا اولیاء کیلئے کبھی انواع و اقسام کی کرامتیں
ہوتی ہیں جیسے ہوا سے ہواتف کی آواز سننا اپنے بواطن سے ندا ہونا
زمین کا طے ہونا اعیان کا منقلب ہونا مافی الضمیر کا منکشف ہو جانا
بعض حوادث کو قبل وجود کے جان لینا یہ سب امور جوان حضرات بابرکات
سے صادر ہوتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کی برکت
سے ہیں سو جسکو صحبت و قرب و عبودیت کا حصہ سب سے زیادہ ملا اُسی کو
حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت کا حظ سب سے بڑھکر نصیب ہوتا
ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
یعنی کہہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں چاہیگا۔
شیخ نے فرمایا کرامات اولیاء تتمہ معجزات انبیاء علیہم السلام سے ہے ہر رسول
کیلئے ایسی اتباع ہوئی جسکے واسطے کرامات و خرق عادات ظاہر ہوئے
یہ ایک ٹکڑا ہے کلام شیخ رضی اللہ عنہ سے اوستاذ امام ابوالقاسم
قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو نبی کہ اُسکی امت سے کسی ایک پر اُس
کی کرامت ظاہر ہوئی وہ کرامت منجملہ اُسکے معجزات کے گنی جاتی ہے فرمایا
کہ پھر یہ کرامت کبھی تو اجابت دعوت ہوتی ہے کبھی فاقے کے زمانے مین
بغیر ظاہر سبب کے طعام ظاہر ہو جاتا ہے یا پیاس کے وقت پانی ملجاتا ہے
یا تھوڑی مدت مین قطع مسافت بآسانی کر دیا جاتا ہے یا دشمن سے خلاصی
دی جاتی ہے یا ہاتف سے سماع خطاب ہوتا ہے یا اسکے سوا اور طرح
طرح کے افعال خارق عادت ظہور مین آتے ہیں تمام ہوا کلام اُستاذ رحمہ اللہ تعالیٰ کا

فائدہ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں اگر کوئی قائل کہے کہ کرامات
جادو کے ساتھ مشتبہ ہو جاتی ہیں تو اُسکا جواب وہی ہے جو کہ مشائخ
عارفین اور علماء محققین نے دیا ہے یعنے کرامت اور جادو میں فرق کیا ہے
جادو فاسقوں زندیقوں کافروں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے جو کہ احکام
شرعیہ و متابعت سنت کے ملتزم نہیں ہیں رہے اولیاء سو یہ وہ لوگ
ہیں کہ سنت کی متابعت اور شریعت کے احکام اور اُسکے آداب میں درجہ
عالی کو پہونچے ہیں اب دونوں میں فرق ہو گیا اور کرامت و معجزے کا
فرق پہلے گزر چکا **فائدہ** امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ کرامات
کے انکار میں لوگ مختلف ہیں ان میں سے بعض لوگ کرامت اولیاء کا
انکار مطلقاً کرتے ہیں یہ لوگ اہل مذہب معروف توفیق سے معروف ہیں
اور بعض اپنے زمانے کے اولیاء کی کرامت کی تکذیب کرتے ہیں اور جو
لوگ اُنکے زمانے میں نہیں ہیں اُنکی کرامات کو مانتے ہیں جیسے معروف
کرخی سہل تستری جنید بغدادی اور انکی امثال رضی اللہ عنہم سو یہ لوگ
ایسے ہیں جیسا کہ شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے واللہ نہیں
ہیں یہ لوگ مگر اسرائیلی کہ انہوں نے موسےٰ علیہ السلام کی تصدیق اور
حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب کی کیونکہ انہوں نے حضرت کا
زمانہ پالیا اور بعض وہ لوگ ہیں کہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ
بیشک اللہ تعالے کے لئے اولیاء ہیں جنکے واسطے کرامتیں ہوتی ہیں لیکن
اپنے اہل زمانہ سے کسی ایک شخص معین کی تصدیق نہیں کرتے سو یہ بھی
محروم ہیں کیونکہ جو شخص کسی واحد معین کی تسلیم نہ کریگا وہ کسی سے منتفع
بھی نہ ہوگا نسأل اللہ تعالے التوفیق وحسن الخاتمۃ فی عافیۃ لنا و
للمسلمین ولمشائخنا ولوالدینا وامۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین
فائدہ کسی نے بعض علماء سے کرامات اولیاء کا سوال کیا انہوں نے

فرمایا کون اُسکا انکار کرتا ہے اگر تو اس سے کچھ بھی نہیں پہچانتا ہے
اور نہ تیری عقل میں آسکتا ہے تو تو اس بات کی طرف رجوع ہو کہ بیشک
اللہ سبحانہ و تعالے یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید یعنی اللہ کرتا ہے جو
چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے **فائدہ** امام یافعی رحمہ اللہ
تعالے فرماتے ہیں بڑا تعجب ہے اُس شخص سے جو انکار کرامت کرتا
ہے حالانکہ کرامتیں آیات کریمات میں نازل ہوئیں احادیث صحیحہ و آثار
مشہورہ میں وارد ہوئیں حکایات مستفیضہ میں واقع ہوئیں جنکا صدور
سلف و خلف کے معائنہ و مشاہدے سے ہوا اُنکی کثرت و شہرت جمیع بلاد
میں اس درجہ ہوئی کہ حصر و تعداد سے خارج ہے پھر بھی بہت سے منکر
اگر اولیاء و صالحین کو ہوا میں اُڑتے دیکھ لیں تو کہنے لگیں کہ یہ جادو
ہے یا کہیں کہ یہ لوگ شیاطین ہیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ جو شخص توفیق
سے محروم ہوا اور غیباً و حسداً حق کو جھٹلایا وہ عیاناً و حساً بھی حق کو تکذیب
کریگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے جو اصدق قائلین ہے ولو نزلنا علیک
کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیہم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر
مبین یعنے اگر ہم اُتارتے تجھ پر کتاب کو کاغذ میں پھر وہ اپنے ہاتھوں سے
اُسکو چھوتے تو کہتے وہ لوگ جو منکر ہوئے کہ نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا
ہوا نہایت تعجب کی بات ہے کہ سحر و فعل شیاطین کی نسبت ایسے لوگوں
کی طرف کیونکر کی جاتی ہے جو کہ اولیاء مقربین ابرار صالحین ہیں زاہد
عابد صابر شاکر ہیں خائف راجی متقی ہیں پرہیزگار متوکل راضی محب عارف
ہیں صفات مذمومہ سے پاک صاف محاسن صفات محمودہ سے آراستہ
ہیں مولے جل و علا کے اخلاق کے ساتھ متخلق طاعت الٰہی میں چست و چالاک
آداب شریعت شریفہ و سنت غراء کے ساتھ متادب ہیں رخصت کی پستی
سے عزیمت کی بلندی پر چڑھنے والے اپنے مولے کی کیطرف توجہ کرنیوالے

دنیا سے بلکہ آخرت سے منہ موڑنیوالے ہیں یہ وہ لوگ ہین جنکے نفوس کے ساتھ
گھوڑے صاف کرے گئے اسلئے کہ انہون نے اپنے نفوس کو مار ڈالا تاکہ وہ
زندہ ہون سو حی قیوم نے اُنکو زندہ کر دیا اور اُسکا جمال جلال اُن کے
دلون کیلئے تجلی ہو گیا جب اللہ تعالے کی راہ میں حق مجاہدہ ادا کیا تو اُس
نے جو اُنسے وعدہ کیا اُسکو ایفا فرمایا جیسا کہ اس آیت شریف مین مذکور
ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی اور جنہون نے محنت کی ہمارے
واسطے ہم سوجھا دینگے اُنکو اپنی راہین یعنے راہ قرب و رضا کی جو بہشت ہے
کاش ہم جان لیتے کہ اس آیت کا اور اس قول کا خدائے پاک کا کون
زیادہ حقدار ہے وبشر المخبتین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم
یعنے اور خوشی سنا عاجزی کرنیوالون کو وہ کہ جب نام لیجئے اللہ کا ڈر جاوین
اُنکے دل اور اس آیت کا انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت
قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون
یعنے ایمان والے وہی ہین کہ جب آوے اللہ کا نام ڈر جاوین دل اُنکے
اور جب پڑھیے اُسکے کلام زیادہ آوے اُنکو ایمان اور اپنے رب پر بھروسا
کرتے ہیں اور اس کلام پاک کا انہ لیس لہ سلطان علی الذین اٰمنوا و
علی ربھم یتوکلون یعنی بیشک نہین ہے اُسکی حکومت اُن لوگون پر
جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین اور اس حدیث شریف کا
جو صحیحین مین وارد ہوئی ہے الذین لا یرقون ولا یسترقون ولا یتطیرون
وعلی ربھم یتوکلون یعنی وہ لوگ کہ نہ خود رقیہ کرین اور نہ دوسرے سے
رقیہ چاہین اور نہ بدشگونی مانین اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین پس جنکے
یہ اوصاف ہین وہ عزیمت والے ہین یا رخصت والے اسی طرح ان احادیث
کا کون مستحق ہے رب اشعث اغبر الی آخر الحدیث الصحیح المشھور اور جب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو دنبے کی کھال مین ملبس دیکھا

تو فرمایا کہ اللہ و رسول کی حب اُسکو باعث ہوئی اس حال پر جسکو تم دیکھ
رہے ہو اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احسان کا سوال کیا گیا تو
آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح پر کرے کہ گویا تو
اُسکو دیکھ رہا ہے اور جو تو اُسکو نہیں دیکھتا ہے تو وہ تجھے بیشک دیکھتا
ہے الی آخر الحدیث الصحیح المشھور پس یہ مقام مراقبین حاضرین کے لئے ہے
یا اور کسی کے واسطے اور اس حدیث شریف کا مصداق کون ہے ان
البذاذة من الایمان یعنی ترک زینت ایمان سے ہے سو اسکے غالباً
زاہدین ہین یا اور کوئی انکے سوا اور بہت حدیثین ہین کہ اُنکے لئے ایک
مستقل کتاب چاہئے جیسے حدیث اویس رضی اللہ عنہ کی قابل مدح وثنا
یہی لوگ ہین یا جو اُنکی ضد ہیں کون فریق اولی بالہدایۃ ہے مجاہدے
والے یا اُنکے غیر حالانکہ اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا کونسا گروہ اولے ہے اس بات کے ساتھ کہ اُس
پر شیطان کی حکومت نہ ہو توکل والے یا اُنکے غیر حال یہ کہ اللہ تعالے
نے فرمایا انہ لیس لہ سلطان علی الذین اٰمنوا وعلی ربھم یتوکلون
کے مستحق وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا رجال لا تلھیھم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ یا وہ لوگ جنکی شان میں یہ نازل فرمایا الھٰکم التکاثر
اس حدیث صحیح کا زیادہ حقدار کونسا فریق ہے ما ذئبان جائعان ارسلا
فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ اور کونسا
گروہ اولے ہے ساتھ فساد دین کے اہل حرص وطمع یا اہل زہد و ورع
اور کون لوگ اولے ہین اس آیت شریف کے ساتھ ان الانسان
لیطغی ان رآہ استغنی اغنیا ہیں یا فقراء اور کون جماعت اولے ہے
ساتھ اس حدیث صحیح متفق علیہ کے ان الاکثرین ھم الاقلون یوم القیامۃ
مال و ثروت والے یا فقر والے اور عباد الرحمن کون ہیں جنکا ذکر سورۂ

فرقان میں ہے اور ملک منان نے انکے حق مین یہ ارشاد فرمایا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور دنیا وشیطان لعین کے بندے کون ہیں جنکے حق میں اللہ سبحانہ نے یہ فرمایا ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد کیا ہے تعس عبد الدنیا ورعبد اللہ رحم اور اتباع سنت اور اقتدا شریعت کے ساتھہ کون اولے ہین زہد ومجاہدے والے عزائم رفیعہ کے اختیار کرنیوالے یا رخصتیں پسند کرنیوالے محبت دنیا دنی کی رکھنے والے جنکا یہ گمان ہے کہ سنت خطوط نفسیہ کی متابعت میں ہے اور یہ نہیں جانتے کہ اشرف اتباع دنیا کا چھوڑنا صفات سنیہ کے ساتھہ متصف ہونا ہے بہت سے مدعی اقتدا سنت اتباع شریعت کا دعوی کرتے ہین حالانکہ فروض کے چھوڑنے والے اور اُن کے ضائع کرنیوالے ہین جیسا کہ سید جلیل عارف نبیل بشر بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ کسی نے اُنسے کہا کہ لوگ یون کہتے ہیں کہ آپ تارک سنت ہیں یعنے آپ نکاح نہیں کرتے انہون نے اُس شخص سے کہا کہ تو اُن سے کہدے کہ مین فرض کے ساتھہ سنت سے مشغول ہوں فرض عین نہین ہے مگر صفات مذمومہ کا قلب سے دور کرنا جیسے کینہ حسد ریا عجب کبر اہل غیبت نمیمہ کذب تصنع سمعہ خیلا شح نفاق وغیرہ اخلاق رذیلہ جنسے اہل خوف واشفاق دانشمند حذاق مطہر ومنزہ ہین فرض متعین یہ ہے یا بیوع وطلاق کی معرفت جسکو جہال احماق نے مقدم سمجھا ہے اور نور ایسے دلون کے آئینے مین چمکتا ہے جنکی زہد وہدی کے ساتھہ صیقل کیگئی ہے یا اُن دلون میں جو ذنوب وعیوب ورنگ سے تاریک وسیاہ ہوگئے ہین کیا برابر ہوگی مذمت اُنکی جنکے حق میں یہہ فرمایا ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا اور مدح اُنکی جنکی شان مین یہ ارشاد کیا ہے

الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم کیا برابر ہوگا وہ جس نے اپنا دین دنیا کے عوض مین بیچ ڈالا اور اپنے نفس کو اپنی خواہش میں صرف کیا اور اُسکی زبان حال یہ کہہ رہی ہے ؎

بذلت النفس فی طلب المعانی ۔ معالی المجد فی جاہ ومال

اور وہ شخص جسنے اپنی دنیا کو اپنے دین کے عوض میں بیچا اور اپنے نفس کو اپنے مالک کی حب مین خرچ کیا اور اُسکی زبان حال خوش خوش کہہ رہی ہے ؎

یا سادتی ان قبلتم مہجتی ودمی ۔ بنظرۃ فی الجمال الغالب الغالی

فقد انلتم جمیل الفضل عبدکم ۔ وقد ربحت ببیع الدون بالغالی

کشتہ گشتن از نگاہ یار میباشد لذید ۔ آب این صمصام شستین کار با شد لذید

الحمد للہ والمنتہ کہ ثبوت کرامت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بخوبی ہوگیا اب کرامت کی حکایات جو اولیاء وصالحین رضی اللہ عنہم سے بسبب اتباع کامل کتاب وسنت واقتدائے تام رسول امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادر ہوئین لکھی جاتی ہیں مگر چونکہ ان حضرات سے انواع واقسام کی کرامتیں واقع ہوئیں ہیں اسلئے ہر قسم کی حکایتین علحدہ علحدہ فصلون میں لکھی گئیں تاکہ ناظرین مشتاقین کو اُس قسم کی سب حکایتین ایک ہی جگہ ملجاوین اور اُنکے مطالعہ سے حظ وافر اٹھائیں ؛

فصل بیان میں حکایات قبول دعا کے

حکایت محمد بن صباح رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بصرہ مین ہم استسقا کے لئے نکلے جب ہم جنگل مین پونچے تو ناگاہ سعدون مجنون رضی اللہ عنہ راہ پر بیٹھے ہوئے تھے جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور

کہا کہ ہر جاتے ہو مین نے کہا پانی مانگنے کیلئے کہا قلوب سماویہ کے ساتھہ
یا قلوب جفاویہ کے ساتھہ مین نے کہا سماویہ کے ساتھہ کہا ہیں بیٹھ جاؤ
اور پانی مانگو ہم بیٹھ گئے یہانتک کہ دن چڑھ گیا اور آسمان کی صفائی
آفتاب کی گرمی زیادہ ہوتی جاتی تہی سعدون نے ہماری طرف دیکھا
اور کہا اے نکمو اگر تمہارے دل سماوی ہوتے تو بیشک تمہیں پانی
دیا جاتا پہر اُنہون نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور آسمان کیطرف
دیکہا کچہہ کلمے کہے مین اُنکو نہ سمجہا قسم ہے اللہ کی کہ وہ اپنی بات پوری
نہ کرنے پائے تہے کہ بادل گرجا بجلی چمکی خوب ہی پانی برسا ہم نے اُنسے
پوچہا کہ آپ نے کیا باتین کہی تہین اُنہون نے کہا دور ہو میرے پاس
سے انما ھی قلوب حنت فرنت فعاینت فعلمت وعملت وعلی ربہا توکلت

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین ۱۴۹ھ ایکسو اونچاس
مین حج کے لئے چلا قادسیہ مین پہنچا مین ایک وقت لوگون کی طرف
اور اُنکی زینت و کثرت کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ میری نظر ایک خوبصورت
جوان پر پڑی اُسکے کپڑون پر ایک کپڑا صوف کا تہا ایک چادر اوڑہے
ہوئے تہا - اُسکے پاؤن مین دو جوتیان تہین تنہا بیٹھا ہوا تہا مین
نے اپنے جی مین کہا کہ جوان صوفیہ مین سے ہے یہ چاہتا ہے کہ راہ مین
لوگون پر بار ہو قسم ہے اللہ کی کہ مین ضرور اُسکے پاس جاؤن اور
اُسکو زجر و توبیخ کرون پہر مین اُسکے قریب گیا اُس نے جب مجہے
آتے ہوئے دیکہا تو کہا یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض
الظن اثم اتنا کہکر مجہے چہوڑ کے چلا گیا مین نے اپنی جی مین کہا کہ یہ
بہت بڑی بات ہے کہ جو میرے جی مین تہا اُس نے کہدیا اور مجہے نام
لیکر پکارا یہ نہیں ہے مگر کوئی نیک بندہ ہے مین ضرور اُس سے
جا کے ملون اور اپنا قصور اُس سے معاف کراؤن پہر مین اُس کے

پیچہے دوڑا مین اُس سے نہ مل سکا وہ میری آنکہہ سے غائب ہو گیا جب
ہم واقصہ مین پہنچے تو اُسکو دیکہا کہ نماز پڑہ رہا ہے اسکے اعضا مضطرب
ہین آنسو بہ رہے ہین مین نے کہا یہ وہی شخص ہے اسکے پاس جاؤن اس
سے قصور معاف کراؤن مین نے صبر کیا یہانتک کہ وہ بیٹھ گیا مین اس
کی طرف متوجہ ہوا جب اُس نے مجہے آتا ہوا دیکہا تو کہا یا شقیق اقرء وانی
لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدی پہر وہ مجہے چہوڑ کے
چلدیا مین نے کہا بیشک یہ جوان ابدال سے ہے اس نے دو بار میرے
دل کی بات پر کلام کیا جب ہم زبال مین اُترے تو ناگاہ وہی جوان کنوئیں
پر کہڑا ہوا ہے اور اُسکے ہاتہہ مین ڈولچی ہے چاہتا ہے کہ پانی بہرے -
ڈولچی اُسکے ہاتہہ سے کنوین مین گر پڑی اور مین اُسکی طرف دیکہہ رہا تہا
پہر مین نے اُسے دیکہا کہ اُس نے آسمان کیطرف دیکہا مین اُسکو یہ شعر
پڑہتے سُنا ؎

انت ربی اذا ظمئت من الما ع وقوتی اذا اردت الطعاما

اللھم انت تعلم یا الٰہی وسیدی مالی سواھا فلا تعدمنی ایاھا شقیق رضی اللہ
عنہ کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ بیشک مین نے دیکہا کہ کنوین کا پانی اوپر
چڑہ آیا اُس نے اپنا ہاتہہ بڑہا کے ڈولچی کو لیلیا اور اُسمین پانی بہرا -
وضو کیا چار رکعت نماز پڑہی پہر ریت کے ٹیلے کی طرف جہکا پہر ریت مٹہی
مین بہر کے ڈولچی مین ڈالتا تہا اور اُسکو ہلاتا تہا اور پیتا تہا مین
اُسکے پاس گیا سلام کیا اُس نے جواب سلام کا دیا مین نے کہا جو اللہ
تعالی نے تم پر انعام کیا ہے اُسمین سے بچا ہوا مجہے بہی کہلاؤ اُس نے
کہا اے شقیق اللہ تعالے کی ظاہر باطن نعمت ہم پر ہمیشہ رہتی ہے تو اپنے
ربہا کے ساتہہ حسن ظن رکہہ پہر اُس نے مجہے ڈولچی دیدی مین نے اُس
سے پیا تو شکر اور ستو تہا قسم ہے اللہ کی اُس سے زیادہ مزیدار خوشبودار

ہین نے کبھی نہیں پیا میرا پیٹ بھر گیا سیراب ہوگیا مین کئی دن تک ٹہرا رہا
بھوک پیاس کچھہ نہ معلوم ہوئی پھر میری ملاقات اُس سے نہوئی یہانتک
کہ ہم مکے مین پہنچے ایک رات قبۂ شراب کے پاس آدہی رات کے وقت
مین نے اُسکو دیکھا کہ خشوع وانین وبکا کے ساتھہ نماز پڑہ رہا ہے اسیطرح
پڑہتا رہا یہانتک کہ رات جاتی رہی جب فجر کو دیکھا تو اپنے مصلے پر بیٹھہ
کے تسبیح کرنا شروع کیا پھر کھڑا ہوا نماز پڑہی جب صبح کی نماز سے سلام
پھیرا تو کعبے کا طواف کیا اور مسجد سے نکلا مین اُسکے پیچھے ہوا دیکھا تو اُسکے
حواشی موالی بہت ہین اور جو حالت اُسکی راہ مین تہی اُسکے برخلاف پائی
لوگ اُسکے گرد ہوئے سلام کرنے لگے مین نے جو بعض لوگ کہ اُسکے
قریب تہے اُنسے پوچھا کہ یہ کون ہے انہون نے کہا کہ یہ موسیٰ بن جعفر بن
محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب ہین رضی اللہ عنہم اجمعین مین
نے کہا قد عجبت ان تکون ھذہ العجائب والشواھد الا لمثل ھذا السید
اِس حکایت مین حضرت امام علیہ السلام سے کئی کرامتیں صادر ہوئیں ایک
تو خطرات پر اطلاع دوسری دعا کا قبول ہونا پھر کنوین کا پانی اوپر چڑہ
آنا تیسرے ریت کا ستو ہو جانا ✤

حکایت احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین مکے کی راہ
مین ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہا میری ڈولچی گر گئی مین
نے ابوسلیمان کو اسکی خبر دی انہون نے کہا اے گمی ہوئی چیز کے پھیر
لانیوالے ہم پر ہماری گمی چیز کو پھیر لا کچھہ دیر نہ ہوئی تہی کہ ایک آدمی
کہتا ہوا ہے کس کی ڈولچی گر گئی مین نے جو اُسکو دیکھا تو وہ میری ہی
تہی مین نے اُسکو لے لیا ابوسلیمان نے کہا یا احمد تجھے یہ گمان تہا کہ وہ
تجھے بدون پانی کے چھوڑیگا پھر ہم تہوڑی دیر چلے سردی بہت تہی
ہم پوستین پہنے ہوئے تہے ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی دو چادرین

پرانی اوڑہے ہوئے ہے اور اُس سے پسینا ٹپک رہا ہے ابوسلیمان نے
اُس سے کہا ہم جو پہنے ہوئے ہین اُسمیں سے بعض کے ساتہہ تیری
مواساۃ کرین اُس نے کہا گرمی سردی دو خلق ہین اللہ تعالےٰ کی خلق
سے جو وہ اُنکو حکم دیتا ہے تو وہ مجھے ڈہانک لیتے ہین اور جو وہ حکم
دیتا ہے تو وہ مجھے چھوڑ دیتے ہین مین تو تیس برس سے اس جنگل میں
چلتا پھرتا ہون مجھے سردی سے کبھی لرزہ نہیں ہوا وہ سردی کے
موسم مین ایک بہاپ اپنی محبت کی پہنا دیتا ہے اور گرمی مین اپنی محبت
کی سردی کا مذاق مجھے پہنا دیتا ہے اے دارانی تو کپڑے کی طرف اشارہ
کرتا ہے اور زہد کو چھوڑ دیتا ہے تجھے سردی معلوم ہوتی ہے یا درانی
تبکی وتصیح وتستریح الی الترویح پھر ابوسلیمان چلدیے اور کہنے لگے اس
کے سوا کسی نے مجھے نہین پہچانا اس حکایت کے معنی مین کہا گیا ہے
کہ اللہ تعالےٰ نے روسطیحہ مین ابوسلیمان کے یقین کو پکا کر دیا تو اُس
شخص کا حال دکہا کے اُنکو عُجب سے بچا لیا تا کہ اُنکو اپنا حال اپنی آنکھہ
مین کم معلوم ہو اللہ تعالےٰ کا یہی طریقہ ہے کہ اپنے اولیا کو ملاحظۂ اعمال
سے بچاتا ہے اور جو صفا حال کہ اُنکے لئے ہوتا ہے اُسکو اُن کی
آنکھون مین حقیر کر دکھاتا ہے ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہم مدینے مین تہے بعض اوقات
آیات آلہی مین جنکے ساتہہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اولیاء واصفیاء و
اہل وُدّ وقرب پر انعام کیا ہے کلام کیا کرتے تہے ہمارے قرب مین
ایک اندھا آدمی تہا وہ ہماری باتون کو سُنا کرتا تہا ایک وقت
وہ ہمارے پاس آیا ہم سے کہا کہ مجھے تمہاری باتون سے اُنس ہے
تم جان رکھو کہ میرے عیال اطفال تہے مین ایندھن لانے کے لئے
بقیع کی طرف گیا مین نے ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ کتان کے کپڑے

پہنے ہوئے ہے اُسکی اُنگلی مین جوتیان لٹکی ہوئی ہین مجھے وہم ہوا کہ یہ
کوئی راہ بھولا ہوا ہے مین نے ارادہ کیا کہ اُسکے کپڑے چھین لون
مین نے اُس سے کہا تو اپنے کپڑے اُتار دے اُس نے مجھ سے کہا کہ تو
اللہ کی حفاظت میں چلا جا پھر مین نے دوسری تیسری بار وہی کہا۔
اُس نے کہا تو تو ضرور ہی لیگا مین نے کہا ہاں میں ضرور ہی لونگا۔
اُس نے اپنی دونوں اُنگلیون سے میری دونو آنکھون کی طرف اشارہ
کیا میری آنکھیں گر پڑین مین نے اُس سے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی تو
کون ہے اُس نے کہا مین ابراہیم خواص ہون رضی اللہ عنہ امام یافعی
رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ نے تو چور پر اندہا
ہونے کی بددعا کی اور ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو
جس نے اُنکو مارا دعاے جنت دی وجہ اُسکی یہ ہے کہ ابراہیم خواص
نے چور سے مشاہدہ کیا کہ وہ بدون اندہا ہوئے توبہ نہ کریگا سو اُسکے
حق مین عقوبت ہی اصلح تھی اور ابراہیم بن ادہم نے اپنے مارنے والے
کی توبہ اُسکی عقوبت مین مشاہدہ نہیں فرمائی تو انہون نے براہ فتوت
وکرم دعا کے ساتھہ اُسپر تفضل کیا اُسکو اُنکی دعا سے برکت و خیر حاصل
ہوئی وہ استغفار و عذر کرتا ہوا اُنکی خدمت مین حاضر ہوا ابراہیم نے
فرمایا جو سر کہ عذر کا محتاج تھا میں اُسکو بلخ مین چھوڑ آیا یعنی شرف کی
نخوت ریاست کا کبر میرے سر مین اُسوقت تھا کہ جب جاہ و زینت
دنیا کے گھوڑے پر خیلاء و استکبار کے میدان مین جولان کرتا تھا
اور اب تو یہ سب میرے سر سے نکل گیا ہے

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض ثقات اہل یمن نے
خبر دی کہ وہ بعض صالحین اہل بلد کے ہمراہ حج کو گئے جب جدہ مین
پہنچے تو مکے جانے کیلئے اونٹوں کو کرایہ کیا اور قافلے کے ساتھہ

چلے بعض اولاد سلاطین مکہ نے قافلے سے تعرض کیا اور محصول لیا یہان
تک کہ سوا ہمارے اور کوئی باقی نہین رہا اُس نے ہم سے بھی محصول
مانگا ہمارے اونٹونکو پکڑ لیا شیخ صالح نے اُس سے کہا تو اونٹ چھوڑ
دے اُس نے نہ مانا شیخ نے کئی بار اُس سے کہا وہ انکار کرتا اور اُسکا
غصہ بڑھتا جاتا تھا پھر اُس نے کہا مجھے اپنے باپ کے سر کی قسم ہے کہ
مین بدون اتنا اتنا لئے تم کو نہ چھوڑونگا اور محصول بہت کچھ بتایا
شیخ نے اُس سے کہا مجھے قسم ہے اپنے مولے کی کہ ہم تجھے کچھ نہ دینگے
پھر شیخ نے فرمایا چلو ہم چلدیئے اور محصول لینے والا اپنے گھوڑے پر
رہگیا حرکت نہیں کر سکتا تھا شیخ کے پاس اپنے بعض غلامونکو بھیجا قصور
کی معافی عقوبت سے خلاصی چاہتا تھا شیخ نے معاف کیا اوسیوقت
چلنے لگا بعد اُسکے کہ چل نہیں سکتا تھا مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا
ہے کہ بخاری و مسلم نے برا بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہجرت
مین روایت کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو دیکھا کہا یا رسول اللہ
دشمن ہمارے پکڑنے کو آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
غم نکر اللہ تعالی ہمارے ساتھہ ہے پس آپ نے سراقہ پر بددعا کی اُس
کا گھوڑا پیٹ تک زمین سخت میں دہس گیا سراقہ نے کہا مین تحقیقاً جانتا
ہون کہ تم نے مجھہ پر بددعا کی پس میرے نفع کیلئے بھی دعا کرو اگر تم دعا
کروگے تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ مین تم سے کفار کی طلب کو
پھیر دونگا نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے اُسکے لئے دعا فرمائی اُس نے
نجات پائی اور وعدے کو پورا کیا

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکبار جنگل
مین گیا مین نے ایک نصرانی کو کمر پر زنار باندہے ہوئے دیکھا اُس
نے کہا میں بھی تمہارے ساتھہ چلتا ہوں ہم سات دن تک برابر چلتے

رہے پہر اُس نے مجہہ سے کہا اے حنیفیہ کے راہب تیرے پاس کچہہ
کرامت ہو تو تیا ہم ہوکے ہیں مین نے کہا آلہی تو مجہے اس کافر کے
روبرو فضیحت نہ کیجیو مین نے ایک طبق دیکہا کہ اُسپر روٹی بہونا گوشت
کہجور ایک کوزہ پانی کا رکہا تہا ہم نے کہایا پیا - پہر سات دن تک
برابر چلے مین نے مباورت کرکے کہا اے نصرانیت کے راہب جو نزدیک
تیرے ہو وکہا اب تیری نوبت آئی اُس نے اپنے عصا پر تکیہ لگایا اور
دعا کی ناگاہ دو طبق موجود ہوئے اُن پر میرے طبق سے دوگنا تہا -
میں حیران ہوا مجہے تغیر ہوگیا مین نے کہانے سے انکار کیا اُس نے
اصرار کیا مین نے اُسکا کہا نہ مانا اُس نے کہا کہ میں تجہے دو بشارتین
دیتا ہون ایک تو یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زنار کہول
ڈالا دوسری یہ ہے کہ مین نے یہ دعا کی تہی کہ آلہی اگر تیرے نزدیک
اس بندے کا کوئی حظ ہے تو تو ہم پر فتوح کر پہر ہمنے کہایا پیا چلے حج
کیا سال بہر مکے مین اقامت کی پہر اُسکا انتقال ہوگیا بطحا میں
دفن کیا گیا رضی اللہ عنہ **فائدہ** خواص رضی اللہ عنہ نے فرمایا دل
کی دوا پانچ چیزون مین ہے تلاوت قرآن شریف کی سوچ سمجہہ کے تہجد
کی نماز - پیٹ کا خالی رکہنا - سحر کیوقت تضرع کرنا گڑگڑانا مجالست
صالحین کی ❖

حکایت روایت ہے کہ حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچہا
کہ تم نے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے کونسی بات زیادہ تعجب
کی دیکہی انہون نے کہا کہ ہم مکے کی راہ میں رہگئے کہانا نہ ملا پہر ہم
کوفے مین پہنچے ایک ویران مسجد مین اُترے ابراہیم رضی اللہ عنہ
نے میری طرف دیکہا اور فرمایا اے حذیفہ مین دیکہتا ہون کہ تجہے بہوک لگی

ہے میں نے عرض کیا وہی ہے جو شیخ نے ملاحظہ فرمایا پہر کہا دوات
کاغذ لے آمیں لے آیا انہون نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم

انت المقصود بکل حال والمشار الیہ بکل معنی ؎

انا حامد انا شاکر انا ذاکر ۔ انا جائع انا قانع انا عاری
ہی ستة وانا الضمین بنصفہا ۔ فکن الضمین لنصفہا یا باری
مدحی لغیرك لہب نار خضتہا ۔ فاجر عبیدك من دخول النار

پہر مجہے رقعہ دیا اور فرمایا تو جا اور سوائے اللہ تعالے کے اپنے دل
کو کسی چیز سے تعلق نہ کرنا اور تجہے جو اول ملے اُسکو یہ رقعہ دیدینا پہر
مین باہر نکلا پہلے پہل مجہے ایک شخص ملا وہ خچر پر بیٹہا تہا مین نے اُسکو
رقعہ دیا اُس نے لیا جب اُسکو پڑہا سمجہا تو رو دیا اور کہا رقعہ
والا کہان ہے میں نے کہا وہ فلان مسجد مین ہے اُس نے مجہے
ایک تہیلی دی اُسمین چہہ سو دینار تہے پہر مجہہ سے ایک اور آدمی
کی ملاقات ہوئی مین نے اُس سے پوچہا کہ یہ خچر والا کون تہا اُس
نے کہا ایک نصرانی ہے پہر مین ابراہیم کے پاس آیا سارا قصہ کہا
اُنہون نے کہا تو اسکو نہ چہونا وہ ابہی آتا ہے جب ایک گہڑی گذری
تو وہ نصرانی آیا ابراہیم رضی اللہ عنہ پر اوندہا ہوگیا اور اسلام لایا
کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

یکون اجاجا دونکم فاذا انتہی ۔ الیکم تلقی طیبکم فیطیب

حکایت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے میں
تہا قحط ہوا پانی رک گیا سب لوگ استسقا کیلئے مسجد الحرام میں آئے
چہوٹا بڑا کوئی باقی نہ رہا اور میں بہی لوگون ... متصل باب بنی شیبہ
کے بیٹہا تہا ناگاہ ایک حبشی غلام آیا اُس ...
ایک کا تہمد باندہا تہا دوسرے کو کاندہے پر ڈالا تہا وہ آتے آتے ایک

موضع خفی میں میرے مقابل بیٹھہ گیا پھر مین نے اُسکو یہ کہتے سنا الهی
قد اخلقت الوجوہ کثرۃ الذنوب ومساوی الاعمال وقد منعتنا
غیث السماء لتؤدب الخليقة بذلك فاسئالك یا حلیما ذا اناۃ
یا من لا یعرف عبادہ منہ الا الجميل ان تسقیهم الساعۃ پھر
وہ الساعۃ الساعۃ کہتا رہا یہانتک کہ سارے آسمان پر ابر گھر گیا ہر
جگہ سے پانی آیا اور وہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا تسبیح کرتا رہا اور مین نے رونا
شروع کیا جب وہ کھڑا ہوا تو مین بھی اُسکے پیچھے ہولیا یہانتک کہ مین نے اُسکے
مکان پہچان لیا پھر مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اُنھون
نے کہا تو رنجیدہ کیوں ہے مین نے کہا سبقنا الیہ غیرنا فتولاہ دوننا
اُنہون نے کہا یہ کیا ہے مین نے سارا قصہ بیان کیا وہ چلائے اور گر
پڑے کہا خرابی ہو تیری اے ابن مبارک تو مجھے اُسکے پاس لے چل
مین نے کہا اب تو وقت تنگ ہوگیا مین اُس کا حال دریافت کرونگا
جب صبح ہوئی تو مین نے فجر کی نماز پڑہی اور اُسکے مکان کے ارادے
سے نکلا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک شیخ فرش بچھائے ہوئے بیٹھا
ہے جب اُس نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور کہا مرحبا یا ابا عبد الرحمن
تمہاری کیا حاجت ہے مین نے کہا مجھے ایک حبشی غلام کی حاجت
ہے اُس نے کہا ہان میرے نزدیک کئی ہین جسکو تم چاہو پسند کر لو
چلا کے کہا یا غلام ایک قوی غلام نکلا شیخ نے کہا یہ محمود العاقبۃ
ہے مین تیرے لئے اِسکو پسند کرتا ہون مین نے کہا مجھے اسکی حاجت
نہیں ہے پھر وہ میرے لئے ایک کے بعد ایک نکالتا رہا یہانتک کہ
اُس غلام کو نکالا جسکو مین چاہتا تہا جب مین نے اُسکو دیکھا تو
جلدی سے میری آنکھیں اُسکو دیکھنے لگیں شیخ نے کہا یہ وہی ہے مین
نے کہا ہان کہا اِسکے بیچنے کا میرے لئے کوئی طریقہ نہیں ہے مین

نے کہا کیون کہا مین تو گھر مین اسکے رہنے کو تبرک سمجھتا ہون اور یہ
اسواسطے ہے کہ یہ میرا کچھہ نقصان نہیں کرتا مین نے کہا اسکا کھانا
کہان سے ہے کہا کھجور کے پتے بٹ کے آدہا دانق یا اس سے کم زیادہ
کہا لیتا ہے یہی اسکا قوت ہے اگر دن مین اُنکو بیچ دیا تو فبہا ورنہ اُنکو
دن بہو کا رہتا ہے اور مجھہ سے غلامون نے کہا کہ یہ بڑی رات تک
نہیں سوتا ہے اور نہ کسی سے اختلاط رکہتا ہے اسکو اپنے نفس ہی
کا اہتمام ہے مجھے اُسکے ساتھہ قلبی محبت ہے مین نے کہا کہ مین سفیان
ثوری فضیل بن عیاض کے پاس بدون قضا حاجت کے لوٹ کر جاؤن
شیخ نے کہا تمہارا چل کر آنا میرے نزدیک بڑی بات ہے تم جس
قیمت کو چاہو اسکو لیلو مین نے اُسکو خرید لیا پھر مین اسکو لیکے
فضیل کے گھر کی طرف چلا گھڑی بھر چلا ہونگا کہ اُس نے مجھہ سے کہا یا مولائی
مین نے کہا لبیک اُس نے تم مجھہ سے لبیک نہ کہو اسلئے کہ غلام کو لائق ہی
کہ وہ اپنے مالک سے لبیک کہے مین نے کہا اے میرے دوست تیری کیا
حاجت ہے کہا مین ضعیف البدن ہون مجھے خدمت کی طاقت نہیں ہے
تم کو تو اختیار تہا کہ میرے سوا اور کسی کو خرید لیتے شیخ مجھہ سے قوی قوی
غلام تمہارے لئے نکال لایا تہا مین نے کہا اللہ تعالے مجھے نہ دیکھے کہ مین
تجھہ سے خدمت لوں میں تو تیرے لئے مکان خریدونگا تیرا نکاح کرادونگا
اور مین خود اپنی جان سے تیری خدمت کرونگا یہ سن کے وہ بہت رویا
مین نے کہا تو کیون روتا ہے اُس نے کہا تو نے یہ سب جو میرے ساتھہ
کیا اسلئے کیا ہے کہ تو نے میرے بعض متصلات کو جو اللہ تبارک و تعالٰی
کے ساتھہ ہیں دیکھا ہے ورنہ اُن سب غلامون میں سے خاص مجھی کو تو
نے کس لئے پسند کیا ہے مین نے کہا مجھے اِسکی کچھہ ضرورت نہیں ہے
اُس نے کہا میں اللہ کی قسم دے کے تجھہ سے پوچھتا ہوں کہ تو مجھے

بتاؤ کہ تونے مجھے کسلئے خریدا ہے مین نے کہا تیرے دعا قبول ہونیکے سبب سے
اُس نے کہا انشا اللہ تعالےٰ میں تجھے نیک آدمی گمان کرتا ہوں بیشک
اللہ تعالےٰ کیلئے اپنی خلق سے ایسے برگزیدہ بندے ہین کہ اُنکا حال کشف
نہیں کرتا مگر اُس شخص کے لئے جسکو وہ اپنے بندون سے دوست رکھتا
ہے اور نہیں مطلع کرتا انپر مگر اُسکو جسکو اپنی خلق سے پسند کرتا ہے پہر کہا
اگر تیری رائے ہو تو ذرا ٹھیر جا مجھہ پر رات کی کچھہ رکعتیں باقی ہیں۔
مین نے کہا یہ مکان قفیس کا قریب ہے کہا نہیں مجھے اسی جگہ زیادہ
محبوب ہے اللہ عزوجل کا امر تاخیر نہیں کیا جاتا ہے پہر وہ مسجد مین
داخل ہوا نماز پڑہتا رہا یہان تک کہ اُس نے جسقدر پڑہنے کا ارادہ کیا
تہا اُسقدر پڑہ چکا پہر میری طرف التفات کیا اور کہا اے ابو عبدالرحمن
کیا کوئی حاجت ہے مین نے کہا کیون کہا مین جایا چاہتا ہوں مین
نے کہا کدہر کہا آخرت کی طرف مین نے کہا یہ نہ کر تو مجھے چھوڑ کہ میں تجھے
لے جاؤں کہا زندگی کا مزہ جب ہی تک تہا کہ معاملہ میرے اور اُسکے
درمیان مین تہا پہر جب تو اُس پر مطلع ہو گیا تو آیندہ تیرے سوا اور
کوئی بہی مطلع ہوگا اور مجھے اسکی کچھہ ضرورت نہیں پہر منہ کے بل گر پڑا
اور کہتا شروع کیا الساعۃ الساعۃ میں اُسکے قریب گیا دیکھا تو وہ
مر چکا تہا قسم ہے اللہ کی جب میں اُسے یاد کرتا ہون تو میرا غم بڑہتا ہے
اور دنیا میری آنکہہ میں حقیر ہو جاتی ہے رضی اللہ عنہ ۵

رجل کو باعث تخفیف ورد کہتے ہیں چلو تو مرگ سے پہلے ہی انتقال کرین

حکایت ایک شخص اپنے مصاحبون کے ساتہہ شراب پی رہا تہا غلام
کو چار درہم دیئے اور اُس سے کہا کہ اہل مجلس کے لئے انکا میوہ خرید
لا وہ گیا اُسکا گذر منصور بن عمار واعظ رضی اللہ عنہ کی مجلس پر ہوا ان
سے ایک فقیر کچھہ مانگ رہا تہا اور وہ کہہ رہے تہے کہ جو شخص اِس

فقیر کو چار درہم دیگا میں اُسکے لئے چار دعائیں کرونگا غلام نے چارون
درہم فقیر کو دیدئے منصور نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے دعا
کروں غلام نے کہا میرا ایک مالک ہے میں چاہتا ہون کہ اُسکی ملک سے
خلاصی پا جاؤں اُنہون نے اُس کے لئے دعا کی منصور نے کہا اور غلام نے
کہا اللہ میرے درہمون کا عوض کردے انہوں نے اُسکی بہی دعا کی
پہر کہا اور اُس نے کہا ایک یہ ہے کہ اللہ میری اور میرے مالک کی توبہ قبول
کرے اُنہوں نے اُسکے لئے بھی دعا کی پہر کہا اور اُس نے کہا ایک یہ
ہے کہ اللہ تعالےٰ میری اور میرے مالک کی اور تمہاری اور قوم کی مغفرت
فرمائے منصور نے اسکی بہی دعا کی اسکے بعد وہ غلام لوٹ کے اپنے مالک
کے پاس گیا اُس نے کہا دیر کیوں کی اُس نے سارا قصہ بیان کیا۔
مالک نے کہا اُس نے کیا دعا کی غلام نے کہا یہ کہ تو مجھے آزاد کردے
اُس نے کہا جا تو لوجہ اللہ تعالیٰ آزاد ہے مالک نے کہا دوسری
کون دعا ہے غلام نے کہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے درہمون کا بدلا
کردے مالک نے کہا میرے مال سے تیرے لئے چار ہزار درہم ہیں
مالک نے کہا تیسری کون دعا ہے غلام نے کہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ
تیری توبہ قبول کرے مالک نے کہا مین نے توبہ کی چوتہی دعا کیا ہے
اُس نے کہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اور تیری اور واعظ اور قوم کی
مغفرت کرے اُس نے کہا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے جب رات
ہوئی تو اُس نے خواب مین دیکہا کہ کوئی کہنے والا اُس سے کہتا ہے
کہ تو نے تو جو تیرے اختیار میں تہا کر دیا کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ جو بات
میرے کرنیکی ہے میں اُسکو نہ کرونگا مقرر مین نے تجھکو اور غلام کو منصور
بن عمار کو اور حاضرین کو بخشدیا او رمین ارحم الراحمین ہون ٭

حکایت اگلی امتون مین ایک بادشاہ کافر نہایت سرکش تہا

سلمانون نے اُس سے جہاد کیا اُسکو پکڑکے قید کرلیا پہر مسلمانون نے کہا کہ
اسکو کس چیز سے قتل کرین سب کی رائے اسبات پر قرار پائی کہ ایک بڑی
دیگ تیار کرین پہر اِسکو اُسمین رکہہ دین اور اُسکے نیچے آگ جلادین
اِسکو یکبارگی قتل نہ کرین تاکہ یہ عذاب کا مزہ چکھے پہر ایسا ہی کیا اُس
نے اپنے معبودون کو ایک ایک کرکے پکارنا شروع کیا اے فلانے مین
تجہے پوجتا تہا تو مجہے اس بلا سے بچالے جب اُس نے دیکہا کہ معبودون
نے اُسکو کچہہ نفع نہ پہنچایا تو اُس نے آسمان کیطرف سر اُٹہایا اور کہا
لا الہ الا اللہ اور اخلاص سے دعا کی کہ اللہ تعالے نے آسمان سے ایک
پانی کا پرنالہ اُسپر ڈالا اُس نے آگ کو بجہا دیا اور ایک ہوا آئی اُس نے
دیگ کو اُٹہاکے آسمان زمین کے درمیان مین چکر دینا شروع کیا اور وہ
لا الہ الا اللہ کہتا جاتا تہا پہر اُسکو ایسی قوم مین پہینکدیا جو اللہ عزو
جل کو نہین پوجتی تہی اور یہ لا الہ الا اللہ کہتا تہا اُن لوگون نے
اُسکو نکالا اور کہا تیرا بُرا ہو تجہے کیا ہوا اُس نے کہا مین فلان قوم کا بادشاہ
ہون اور میرا قصہ ایسا ایسا ہے سب قصہ اُس نے بیان کیا وہ سب ایمان
لے آئے رحمۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین ❊

حکایت دو جوان آدمی ملک شام مین عبادت کرتے تہے اُنکی حسن
عبادت کیوجہ سے اُنکو صبیح و ملیح کہتے تہے کئی دن تک بہوکے رہے پہر
ایک نے دوسرے سے کہا کہ جنگل کیطرف چلین شاید کسی آدمی سے ملاقات
ہوگی تو اسکو کچہہ دین کی بات سکہائینگے امید ہے کہ اللہ تعالے اُسکے
سبب سے ہمکو نفع دیگا پہر وہ چلے یہ دونون کہتے ہین کہ جب ہم جنگل
مین پہونچے تو ایک کالا آدمی سر پر لکڑی کا بہارا رکہے ہوئے ہمارے
سامنے آیا ہم نے اُس سے کہا اے شخص تیرا رب کون ہے اُس نے بہارا
اپنے سر سے پہینک مارا اور اُس پر بیٹہ گیا پہر کہا تم مجہسے یہ نہ پوچہو

کہ تیرا رب کون ہے تم تو مجہسے یہ پوچہو کہ تیرے دل مین ایمان کا محل
کہان ہے ہم آپس مین ایک دوسرے کو دیکہنے لگے پہر اُس نے ہمسے
کہا پوچہو پوچہو مرید کے سوال منقطع نہیں ہوتے جب اُس نے ہمکو دیکہا
کہ ہم نے اُسکو جواب ندیا تو اُس نے کہا الٰہی اگر تو یہ جانتا ہے کہ تیرے
لئے ایسے بندے ہین کہ جب وہ تجہسے سوال کرین تو تو اُنکو دے
تو میرے اس بہارے کو سونا کردے ناگاہ سونے کی ٹہنیان چمکنے
لگین پہر کہا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ تیرے لئے ایسے بندے ہین کہ گمنامی
اُنکو زیادہ محبوب ہے شہرت سے تو تو اِسکو لکڑیان کردے پہر وہ بہارا
لکڑیان ہوگیا وہ اُسکو اپنے سر پر اُٹہاکے چلدیا ہمکو یہ جرأت نہ ہوئی
کہ ہم اُسکے پیچہے جاتے رضی اللہ عنہ ❊

حکایت اُستاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یعقوب
بن لیث کو ایک بیماری ہوئی طبیب اُسکے علاج سے عاجز ہوگئے لوگون
نے کہا کہ تمہارے ملک مین ایک نیک آدمی ہے اُسکو سہل بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین اگر وہ تمہارے لئے دعا کرے تو شاید اللہ سبحانہ
اُسکی دعا قبول فرمائے پہر اُنکو طلب کیا اُنسے کہا آپ میرے لئے دعا
کرین سہل نے کہا میری دعا تیرے حق مین کیونکر قبول ہوسکتی ہے
تیری قید مین تو مظلوم ہین اُس نے سب قیدیون کو چہوڑ دیا سہل نے
نے کہا الٰہی جسطرح تو نے اُسکو معصیت کی ذلت دکہائی اسیطرح اُسکو
طاعت کی عزت دکہادے اور اُسکی بیماری کو دور کردے یعقوب
اچہے ہوگئے بہت مال پیشکش کیا سہل نے قبول نہ کیا لوگون نے کہا
اگر تم مال کو لے لیتے اور فقیرون کو دیدیتے تو اچہا ہوتا سہل نے جنگل
کی کنکریون کی طرف دیکہا وہ سب جواہر ہوگئیں پہر کہا جسکو اِسکی
بخشش دیا جاوے وہ یعقوب بن لیث کے مال کا کب محتاج ہوگا ❊

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

حکایت[13] سعید بن یحیی بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں عبد الواحد
بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ سایے مین بیٹھے تھے مین نے اُن
سے کہا اگر آپ اللہ عزوجل سے دعا کرتے کہ آپ کے رزق میں وسعت
دے تو میں امید رکھتا ہون کہ وہ قبول کرتا عبد الواحد نے کہا میرا
رب اپنے بندوں کے مصالح کو خوب جانتا ہے پھر کنکریان زمین سے
اُٹھائین اور کہا الٰہی اگر تو چاہے کہ انکو سونا کر دے تو کر سکتا ہے
قسم ہے اللہ کی کہ وہ اُنکے ہاتھ مین سونا ہوگئیں انکو میری طرف
پھینک دیا اور کہا تو اسکو خرچ کرنا دنیا مین کوئی خیر نہیں ہے مگر آخرت
کے لیے +

حکایت[14] قریش کے چند آدمی عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ
کے پاس بیٹھا کرتے تھے ایک دن وہ لوگ انکے پاس آئے اور کہا
ہم ضائع ہونے سے ڈرتے ہیں عبد الواحد رضی اللہ عنہ نے آسمان کی
دیکھا اور یہ دعا پڑھی اللهم انی اسألك یا سمك المرتفع الذی
تکرم به من شئت من اولیائك وتلهمه الصفی من احبائك ان
ترزقنا رزقا من لدنك الساعة تقطع به علائق الشیطان من قلوبنا
وقلوب اصحابنا فانك انت الحنان المنان القدیم الاحسان
اللهم الساعة لوگون نے چھت کی کھڑکھڑاہٹ کو سنا پھر
اُن پر درہم و دنانیر برسے عبد الواحد رحمہ اللہ نے کہا غنی ہو جاؤ
اللہ عزوجل کے ساتھ اُسکے غیر سے اُسکو اُنکے اصحاب نے لیلیا اُنھو
نے اُسمیں سے کچھ نہ لیا رحمہ اللہ تعالے +

حکایت[15] شقیق بلخی اور ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہما ابو یزید رضی
اللہ عنہ کے پاس آئے دسترخوان لایا گیا ایک جوان آدمی ابو یزید

کی خدمت کیا کرتا شقیق نے اُس سے کہا اے میرے بیٹے یا کہا اے جوان
تو ہمارے ساتھ کہا اُس نے کہا میں روزہ دار ہوں ابو تراب نے کہا تو
کھانا کہا تیرے لئے ایک مہینے کے روزون کا اجر ہے اُس نے انکار کیا
پھر شقیق نے کہا کھا تیرے لئے ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے پھر بھی
اُس نے نہ مانا ابو یزید نے فرمایا اُس شخص کو چھوڑو جو اللہ تعالے کی
آنکھ سے گر گیا سال بھر کے بعد اُس جوان نے چوری کرنا شروع کیا پھر اُسکا
ہاتھ کاٹا گیا نعوذ باللہ من سخط اللہ +

حکایت[16] امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں بلاد یمن میں ایک شخص کے
ہاتھ مین سلعہ تھا وہ اُسکو لئے ہوئے ایک جماعت صالحین کے پاس
پھرا تاکہ اُنکی دعا سے وہ جاتا رہے وہ نہ گیا پھر وہ ابن عجیل کے پاس
آیا اُنسے کہا تم میرے لئے دعا کرو کہ یہ میرے ہاتھ مین سے دور ہو جاے
ورنہ مین کسی کے ساتھ صالحین میں سے حسن ظن نہ رکھونگا ابن عجیل
نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اپنا ہاتھ لا وہ ہاتھ
لایا انہون نے اسکو چھوا اور ایک کپڑے سے اُسے لپیٹ دیا اور کہا
تو اسکو نہ کھولنا یہانتک کہ تو اپنے گھر پہنچے وہ شخص اور اُسکے رفیق انکے
پاس سے چلے راہ میں کسی گاؤن پر انکا گذر ہوا یہ گاؤں میں گئے وہان
سے صبح کے کہانے کیلئے روٹی اور دودھ خریدا روٹی کے ٹکڑے کیے یمن
والے اُسکو ثرافہ کہتے ہیں اور وہ سلعہ اُسکی داہنی ہتھیلی مین تھا وہ اُسکو
بھول گیا کپڑا کھول ڈالا کھانا شروع کیا جب کھانے سے فارغ ہوا تو
اُسکا کچھ اثر نہ پایا اور نہ باقی ہتھیلی سے اُسکی جگہ کا تمیز ہوا یہ اُس حکایت
کا مضمون ہے گو اُسکے لفظ بعینہ نہیں ہیں +

حکایت[17] بعض سلف سے منقول ہے کہ ایک شخص کے دو شخص
پر سو دینار قرض تھے ایک مدت اولے قرض کی مقرر تھی وثیقہ لکھدیا

تہا جب مدت تمام ہوگئی ادائی کا وقت آیا تو اُس نے وثیقہ مانگا اُس نے
وثیقے کو ڈہونڈا وہ نہ ملا یہ شخص بنان حمال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا
اُن سے دعا چاہی انہون نے کہا مین بوڑہا ہوگیا ہوں مجھے حلوی
محبوب ہے تو جا ایک رطل حلوا کاغذ مین بندہا ہوا میرے لئے لے آ۔
کہ مین تیرے واسطے دعا کرون وہ گیا اور جو شیخ نے فرمایا تہا لے آیا
شیخ نے کہا کاغذ کو کہول اُس نے کہولا دیکہا تو اُس میں وہی وثیقہ
تہا بنان نے کہا تو اپنا وثیقہ لیلے اور یہ حلوہ بہی لیلے اپنے بچونکو کہلا
دے وہ حلوہ اور وثیقہ لیکے چلا گیا بنان نے اُس میں سے کچھہ نہ لیا رضی
اللہ عنہ ٭

حکایت بنی اسرائیل میں ایک عورت تہی اُس کا گہر بادشاہ کے
محل کے متصل تہا اُسکے سبب سے پادشاہ کا محل بدزیب معلوم ہوتا تہا جب بادشاہ
چاہتا کہ اُسکا گہر خرید لیوے تو وہ انکار کرتی نہین بیچتی ایکبار اُس عورت
نے سفر کیا بادشاہ نے اُسکے گہر گہرانے کا حکم دیا وہ ڈہا دیا گیا جب وہ سفر
سے پہر کر آئی تو کہنے لگی میرا گہر کس نے گرایا کسی نے کہدیا کہ بادشاہ نے اُسنے
اپنی آنکہیں آسمان کیطرف اُٹہائین اور کہا الٰہی وسیدی ومولائی غبت
انا وانت حاضر وانت للضعیف معین وللمظلوم ناصر پہر بیٹہہ گئی اتنے
مین بادشاہ اپنی اردل کے ساتہہ نکلا جب بادشاہ کی نظر اُس پر پڑی
تو کہا اب کیا انتظار کرتی ہے اُس نے کہا تیرے محل کی ویرانی کا انتظار کر
رہی ہوں بادشاہ نے اُسکی بات کا ٹھٹھہ کیا ہنسنے لگا جب رات آئی
تو وہ اور اُسکا محل زمین مین دہس گیا محل کی بعض دیوارون پر یہ شعر
لکہے ہوئے پائے ؎

اتہزأ بالدعاء وتزدریہ — وما یدریک ما صنع الدعاء
سہام اللیل لا تخطی ولکن — لہا امد وللامد انقضاء

وقد شاء الالہ بما تراہ — فما للملک عندکم بقاء

حکایت عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک شخص بنی اسرائیل مین
سے دریا کے کنارے پر گیا اُس نے دیکہا کہ ایک آدمی باواز بلند پکار رہا
ہے ہوشیار ہو جو شخص مجہے دیکہے اُسے چاہئے کہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے
وہ شخص اُسکے قریب گیا اُس سے پوچہا اے بندے اللہ کے تیری کیا خبر
ہے اُس نے کہا مین ایک سپاہی تہا مین ایک دن اس کنارے پر آیا۔
مین نے ایک شکاری کو دیکہا کہ اُس نے ایک مچھلی کو شکار کیا مین نے اُس
سے سوال کیا کہ وہ مچھلی مجہے دیدے اُس نے انکار کیا پہر مین نے کہا بیچ
دے اُس نے نہ مانا مین نے اُسکے سر پر کوڑا مارا اور مچھلی اُس سے چہین لی
اُسکو اپنے ہاتہہ مین لٹکائے ہوئے لے چلا مین اپنے گہر کو جا رہا تہا کہ مچھلی نے
میرا انگوٹہا پکڑ لیا مین نے چاہا کہ اُس سے چہوڑا لوں مگر نہ چہوڑا
سکا پہر مین اپنے گہر آیا گہر والوں نے بہت تدبیرین کین کہ میرا انگوٹہا چہوٹے
پر نہ چہوٹا اسکے بعد محنت کے کسی نے یون کہا کہ جب مچھلی کہانے کے لئے
اُسکے سامنے لائی گئی اُسوقت اُس نے انگوٹہا پکڑ لیا غرضکہ صبح کو میرا انگوٹہا
ورم کر آیا پہر پہول گیا اور جہان جہان مچھلی کے دانت لگے تہے وہان سے
چشمے جاری ہوگئے مین ایک طبیب محسن کے پاس گیا اُسنے جب انگوٹہے
کو دیکہا تو کہا یہ بلاشک اکلہ ہے اگر تیرا انگوٹہا نہ کاٹا جائیگا تو تو ہلاک
ہو جائیگا پہر میں نے اُسکو کاٹ ڈالا تو وہ بیماری میری ہتیلی میں آ ہو
گئی مین پہر طبیب کے پاس گیا اُس نے کہا اگر تیری ہتیلی نہ کاٹی جائیگی
تو تو ہلاک ہو جائیگا مین نے اُسکو بہی کاٹ ڈالا وہ مرض میرے ہاتہہ مین
ہوگیا پہر طبیب کے پاس گیا اُس نے کہا اگر ہاتہہ نہ کاٹا گیا تو تو مر جائیگا
مین نے ہاتہہ بہی کاٹ ڈالا پہر وہ بیماری میرے بازو مین ہوگئی جب
مین نے یہ حال دیکہا تو میں اپنے گہر سے بہاگ کے نکلا ایک وقت مین

شہرون میں جا رہا تھا اور دیوانے کی طرح چیختا چلاتا پھرتا تھا کہ ایک بڑا
درخت دکھائی دیا میں نے اُسکے سایے میں پناہ لی اسکی جڑ کے پاس
مجھے نیند آگئی خواب میں ایک شخص آیا اُس نے کہا تو کب تک اپنے اعضا
کاٹ کر پھینکیگا جوڑ جوڑ جدا کریگا حق حق والیکو پھیر دے بیشک تجھے
نجات ہوگی پھر مین جاگ اُٹھا اور حق کو جان لیا اور سمجھ گیا کہ یہ اللہ
عزوجل کی طرف سے ہے پھر مین مچھلی والے کے پاس گیا اُسے دیکھا تو
اُس نے اپنا جال پھینکا تھا مین نے جال نکالنے تک اُسکا انتظار کیا
ناگاہ اُسمیں بہت سی مچھلیاں تھیں مین نے کہا اے اللہ کے بندے مین
تیرا غلام ہوں اُس نے کہا اے بھتیجے تو کون ہے مین نے کہا مین وہی
سپاہی ہون جس نے تیرے سر کو کوڑے سے مارا تھا اور مچھلی تجھ سے
لے لی تھی اور مین نے اپنا ہاتھ اُسے دکھایا اُس نے جب ہاتھ دیکھا تو
اُس نے اللہ تعالیٰ کی بلا اور اُسکے غصے سے پناہ مانگی اور مجھ سے کہا
کہ مین نے تجھے معاف کیا پھر میرے بازو سے کیڑے نکل پڑے جب مین
نے پھرنے کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا ٹھیر جا یہ مجھ سے عدل نہ ہوا
مین نے ایک بقدر مچھلی کے سبب سے تجھ پر بددعا کی تھی وہ قبول ہو
گئی پھر میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے گھر لے گیا اپنے لڑکے کو بلایا اُس سے
کہا اس کونے کو کھود اُس نے کھودا تو اُسمین سے ایک تھیلیا نکلی
اُسمیں تیس ہزار درہم تھے اپنے بیٹے کو حکم دیا اُس نے میرے لئے اُس
میں سے دس ہزار درہم گن دیے اور کہا تو انکو خرچ کرتا اپنے بعض
مصائب کو درست کر لینا پھر اپنے بیٹے کو حکم دیا تو اُس نے دس ہزار
درہم اور گن دئے اور کہا انکو اپنے محتاج پڑوسیوں قرابت والوں
کو دیدینا پھر جب مین نے قصد جانیکا کیا تو مین نے اُس سے کہا کہ
میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہون تو مجھے بتادے کہ تو نے مجھ پر کس

طرح بددعا کی تھی کہا جبکہ تو نے میرے سر کو مارا تھا اور مجھ سے مچھلی
لے لی تھی تو مین نے آسمان کی طرف دیکھا اور رو دیا مین نے کہا
یا رب خلقتنی وخلقتہ وجعلتہ قویا وجعلتنی ضعیفا ثم سلطتہ علی فلا
انت نفعتہ من ظلمی لا انت جعلتنی قویا امتنع من ظلمہ فاسالک بالقدرۃ التی خلقتہ وجعلتہ
قویا وجعلتنی ضعیفا ان تجعلہ عبرۃ للخلقات رحمہما اللہ تعالے ✦

حکایت علی بن حرب رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ ایک دن میں
اور بعض جوان آدمی موصل کے دریا کے کنارے پر گئے ایک کشتی میں
سوار ہوئے جب شہر سے دور اور کنارے کے وسط میں پہونچے
تو ناگاہ ایک بڑی مچھلی کنارے سے کشتی مین چڑھ آئی جوان لوگ
کھڑے ہوگئے کنارے پر اتر پڑے تاکہ مچھلی بھوننے کے لئے لکڑیاں
جمع کرین مین بھی اُن کے ساتھ اُترا ہم سب کنارے پر جا رہے تھے
اور ہم سے قریب ایک ویرانہ تھا ہم اُسکی طرف چلے کہ اُسکے آثار دیکھیں
ناگاہ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی کی مشکین بندہی ہوئی ہین اور دوسرا
آدمی ذبح کیا ہوا اُسکے پاس پڑا ہے اور ایک خچر کپڑے کا لدا ہوا کھڑا
ہے ہم نے اُس شخص سے پوچھا تیرا کیا قصہ ہے اور یہ مذبوح کون ہے
اُس نے کہا مین نے اس شخص کا خچر کرایہ کیا تھا یہ مجھے پھیر کر اس جگہ
لے آیا اور مشکین باندہ دین جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو پھر مجھ سے کہا
کہ ضرور ہی تجھے قتل کرونگا مین نے اس سے اللہ تعالے کے ساتھ عہد
کیا کہ یہ مجھ پر ظلم نہ کرے میرے قتل کے گناہ کا لفع نہ کمائے میری روح
نہ سلب کرے بلکہ سامان لے لیوے اور میری طرف سے معافی مین ہے
اور مین نے اُسکے لئے اللہ تعالے کی قسم کھائی کہ میں ہرگز کسی شخص
کو اس امر کی اطلاع بھی نہ کرونگا مین اُسکو اللہ تعالے کی قسم دیتا رہا
اُس نے کچھ نہ مانا اُسکی کمر میں چھری تھی اُس نے اپنا ہاتھ کھینچنے کے

لئے اُسکی طرف بڑھایا اُسکا غلاف سے نکلنا اُسپر مشکل ہوا وہ اُسکو کھینچتا
رہا یہانتک کہ بمشکل نکلی پھر اُسکے حلق مین جا لگی اور اُسکو ذبح کر
ڈالا جیساکہ تم دیکھہ رہے ہو اور میری یہ حالت ہے ہم نے اُس کی
مشکیں کھولیں خچر اور سامان اُسکو دیا وہ چلا گیا ہم کشتی میں لوٹ
کے آئے جب ہم کشتی مین سوار ہوئے تو مچھلی کود کے کنارے کی طرف
چلی گئی یہ جو دیکھا سُنا نہایت تعجب کی بات ہے فسبحان اللطیف الخبیر

حکایت بعض صالحین رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ مین ایک وقت
کعبے کا طواف کر رہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت اپنے کاندہے پر چھوٹا بچہ لئے ہوئے
یہ کلمے کہہ رہی تھی یاکریم یاکریم عہدک القدیم مین نے اُس سے کہا
یہ کیا عہد ہے جو تیرے اور اُسکے درمیان مین ہے اُس نے کہا مین ایک جہاز
مین سوار ہوئی اور ہمارے ساتھہ ایک جماعت سوداگرون کی تہی ہوا مخالف چلی
جہاز اور جو اُس مین تھے سب ڈوب گئے سوا میرے اور اس بچے کے اُن
میں سے کوئی نہ بچا مین اور یہ بچہ میری گود میں ایک تختے پر تہے اور ایک
کالا آدمی دوسرے تختے پر تہا جب صبح روشن ہوئی تو اُس شخص نے میری
طرف دیکھا اور پانی کو اپنے ہاتھون سے دھکیلنا شروع کیا یہانتک کہ
میرے قریب آگیا اور ہمارے ساتھہ تختے پر چڑھ آیا اور مجھے اپنے نفس سے
پھسلانے لگا مین نے کہا اے اللہ کے بندے تو اللہ تعالے سے نہین ڈرتا
ہے ہم تو ایسی بلا مین گرفتار ہین کہ طاعت کے ساتھہ ہی اُس سے نجات کی
امید نہیں پھر معصیت کا کیا کہنا اُس نے کہا یہ باتین جانے دے قسم ہے
اللہ کی کہ مین تو یہ کام ضرور ہی کرونگا عورت کہتی ہے کہ یہ بچہ میری گود
مین سوتا تہا مین نے اُسکے چٹکی لی وہ جاگ اٹھا اور رونے لگا مین نے اُس
سے کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے اتنا چھوڑ کہ مین اسکو سُلا دون اور جو
اللہ تعالے نے ہم پر مقدر کیا ہے وہ ہوجائیگا اُسنے اپنا ہاتھہ بچے کیطرف

بڑھایا اور اُسکو دریا مین ڈالدیا مین نے آسمان کیطرف دیکھا اور یہ کہا یا
من یحول بین المرء وقلبہ حل بینی وبین ھذا الاسود بحولک وقوتک
انک علی کل شئی قدیر قسم ہے اللہ کی کہ مین ان کلمون کو پورا نہ کرنے
پائی تہی کہ ایک جانور دریائی جانورون سے ظاہر ہوا اُس نے اپنا منہ
کہولا اور کالے کو لقمہ کرکے دریا مین غوطہ مار گیا اللہ تعالی نے اپنے حول
وقوت سے مجھکو اُس سے بچا لیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ قادر ہے جو چاہے کرے
دریا کی موجین مجھے دھکے دیتی رہین یہانتک کہ ایک جزیرے کیطرف
مجھے پھینکدیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ اس جزیرے کی ترکاری کہاؤن
اسکا پانی پیون یہانتک کہ اللہ تعالے اپنا حکم لے آوے اسلئے کہ نہین
ہے کشائش مگر اُسی سے پھر مین چار دن تک ٹہیری رہی جب پانچوان
دن آیا۔ تو ایک جہاز دور سے دریا مین دکھائی دیا مین ایک ٹیلے پر
چڑھ گئی کپڑے سے جہاز والون کو اشارہ کیا اُن مین سے تین آدمی
کشتی مین بیٹھ کے میری طرف آئے مین اُنکے ساتھہ کشتی مین سوار ہو
گئی جب جہاز مین پہونچی تو ناگاہ وہی بچہ جسکو کالے نے دریا مین پھینکدیا
تہا ایک آدمی کے پاس موجود ہے مجھ سے رہا نہ گیا مین بچے پر گر پڑی اُس
کی دونون آنکھوں کے درمیان کا بوسہ لیا اور مین نے کہا قسم ہے اللہ
کی یہ میرا بچہ ہے میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے جہاز والون نے مجھ سے کہا تو کیا دیوانی
ہے یا تیری عقل مین خلل آگیا ہے مین نے کہا واللہ مین نہ دیوانی ہوں
نہ میری عقل مین خلل آیا لیکن ماجرا ایسا ایسا ہے اور سارا قصہ آخر تک
اُن سے بیان کیا جب انہون نے مجھ سے یہ قصہ سُنا تو اپنے سر جہکائے
اور کہنے لگے اے عورت بیشک تو نے ہمکو ایسی بات کی خبر دی جس سے
ہمکو تعجب ہوا ہم بہی ایسے امر کی خبر دیتے ہین جس سے تجھے تعجب ہوگا ہم جا
رہے تہے نہایت اچھی ہوا چل رہی تہی کہ ناگاہ ایک جانور ہمارے سامنے

آیا اور ہمارے آگے ٹہیر گیا یہ لڑکا اُسکی پیٹہہ پر تہا اور ناگاہ ایک پکارنیوالا
پکارتا تہا کہ اگر تم اس لڑکے کو اُسکی پیٹہہ پر سے لوگے فبہا ورنہ تم سب ہلاک
ہو جاؤگے پہر ایک شخص ہم مین سے اُسکی پیٹھ پر چڑہا اور لڑکے کو لے لیا
جب وہ اُسکو لے کے کشتی مین آگیا تو وہ جانور دریا مین غوطہ مار گیا ہم نے
اِس سے تعجب کیا اور اُس سے جسکی تو نے ہمکو خبر دی ہم نے اب اللہ تعالےٰ
سے عہد کر لیا کہ آج کے بعد پہر وہ ہمکو معصیت پر نہ دیکھے عورت کہتی ہے کہ
سب جہاز والون نے توبہ کی فسبحان اللطیف الخبیر جمیل العوائد سبحان
مدرک الملہوف عند الشدائد ✦

حکایت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک
مین ایک تاجر بلاد شام سے مدینے کیطرف اور مدینے سے شام کی طرف
تجارت کیا کرتا اللہ عزوجل پر بہروسا کرکے قافلون کے ساتہہ نہین
جاتا تہا ایک بار وہ شام سے مدینے کو آتا تہا کہ ایک چور گہوڑے پر سوار
تاجر کے سامنے آیا اُسکو آواز دی تاجر اُسکے لئے ٹھیر گیا اُس نے کہا تو
میرا مال لیلے اور راہ چہوڑ دے چور نے کہا مال تو میرا ہی ہے میرا ارادہ
تو تیری جان کا ہے تاجر نے کہا تو میری جان کو کیا کریگا مال لیلے اور
رستہ چہوڑ دے چور نے وہی کہا جو پہلے کہا تہا تاجر نے کہا تو مجھے اتنی
مہلت دے کہ مین وضو کرون اور نماز پڑہون اور اپنے رب عزوجل سے
دعا مانگوں چور نے کہا کر جو تجھے کرنا ہے۔ غرضکہ تاجر کہڑا ہوا وضو کیا
چار رکعت نماز پڑہی پہر دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اُٹھائے دعا کی۔
اُس دعا مین سے یہ لفظ ہیں یا ودود یا ودود یا ودود یا ذا العرش
المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید اسألک بنور وجھک
الذی ملأ ارکان عرشک واسألک بقدرتک التی قدرت بہا علی
جمیع خلقک وبرحمتک التی وسعت کل شیٔ لا الہ الا انت یا مغیث اغثنی

اس کلمے کو تین بار کہا جب دعا سے فارغ ہوا تو ناگاہ ایک شخص فرس اشہب
پر سوار سبز لباس پہنے ہوئے ہاتہہ مین نور کا برچہا لئے ہوئے موجود ہوا
چور نے جب سوار کو دیکہا تو اُس نے تاجر کو چہوڑ دیا سوار کیطرف چلا
جب اُسکے قریب پہونچا تو سوار نے چور پر حملہ کیا اور ایسا برچہا لگایا
کہ اُسکو گہوڑے سے گرا دیا پہر تاجر کے پاس آیا اس سے کہا کہڑا ہو
چور کو قتل کر تاجر نے کہا تو کون ہے مین نے تو کبہی کسیکو قتل نہیں کیا
اور نہ مجھے اُسکا مارنا بہلا لگتا ہے پہر سوار خود چور کیطرف گیا اُسکو قتل
کر ڈالا لوٹ کے پہر تاجر کے پاس آیا اور کہا تو جان لے کہ مین ایک فرشتہ
ہوں تیسرے آسمان کے فرشتون سے جب تو نے اول بار دعا کی تو
ہم نے آسمان کے دروازون کی کہڑکہڑاہٹ سُنی ہم نے کہا کوئی امر حادث
ہوا پہر دوسری بار تو نے دعا کی تو دروازے آسمان کے کہولدئے گئے
اور ان مین چنگاریان تہین جیسے آگ کی چنگاریاں ہوتی ہیں پہر تیسری بار تو نے دعا کی
تو جبریل علیہ السلام اُترے یہ ندا کہتے تہے کہ کون ہے اس مکروب کے لئے سو
مین نے اپنے رب سے دعا کی کہ اُسکے قتل کی ولایت مجھے عنایت فرماوے
تو جان رکہہ اے اللہ کے بندے جو شخص کہ تیری دعا کے ساتہہ ہر
کربت و شدت اور ہر حادثے مین دعا کریگا تو اللہ تعالےٰ اُسکو خلاصی
دیگا اُسکی فریاد رسی فرماویگا راوی کہتا ہے کہ تاجر غانم سالم واپس
آیا یہانتک کہ مدینے مین داخل ہوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آیا سارا قصہ بیان کیا دعا عرض کی آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ
نے تجہے وہ اسمائے حسنیٰ سکہائے کہ اگر اُنکے ساتہہ دعا کیجائے تو
قبول فرمائے اور جو اُن کے ساتہہ سوال کیا جائے تو دلویے امام یافعی
رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اس حدیث کو ائمہ علما کی ایک جماعت نے اپنی
تصانیف میں ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہم ✦

حکایت [۲۳] روایت ہے کہ کوفے مین ایک شخص کرایہ کیا کرتا تہا تاجر لوگ
اُسکا بہروسہ کرتے تہے اُسکو اپنے مال پر امین سمجہتے تہے ایک وقت
اُس نے تنہا سفر کیا جب آبادی سے نکلا تو راہ میں اُسکو ایک آدمی
ملا اُس نے اس سے پوچہا کہان کا ارادہ ہے مکارے نے کہا فلان
فلان شہر کو جاتا ہون اُس شخص نے کہا اگر مجہے چلنے پر کم قدرت
نہ ہوتی تو مین بہی وہان تک تیرا رفیق ہوتا لیکن اگر تو چاہے تو مین
تجہے ایک دینار دیدون اس شرط پر کہ تو مجہے وہان تک اپنے جانور
پر سوار کرلے مکارے نے قبول کیا اُس نے ایک دینار نکالکر اسکو
دیدیا اس نے لیلیا اور اسکو اپنی سواری پر سوار کرلیا جب کچہہ راہ
قطع کرچکے تو دو رستے پیش آئے سوار نے مکارے سے کہا کونسا
رستہ چلوں مکارے نے کہا شاہراہ پر چل سوار نے کہا یہ رستہ نہ چلو
اس راہ میں گہاس وغیرہ بہت ہے تیرا جانور بہی چرتا چلیگا مکارے
نے کہا میں اس راہ مین کبہی نہیں چلا سوار نے کہا میں بہت بار اس راہ
مین چلا ہون مکارے نے کہا تجہے اختیار ہے جس راہ تو چاہے چل غرضکہ
گہڑی بہر اس راہ میں چلے یہانتک کہ وہ رستہ تنگ ہوگیا اور ایک
وحشتناک جنگل میں جا پڑے اُسمیں مردون کی ہڈیان بہت سی
پڑی ہوئی تہیں مکارے نے کہا مین دیکہتا ہون کہ یہ رستہ منقطع
ہوا پہر وہ شخص سواری پر سے اُترا اور چہری نکالی مکارے کے قتل کا
ارادہ کیا اُس نے کہا تو یہ نکر خچر مع سامان کے لیلے اُس نے کہا قسم
ہے اللہ کی بدون تیرے قتل کے خچر نہ لونگا مکارے نے کہا میں اللہ
عظیم کے ساتھ تجہسے سوال کرتا ہون کہ تو مجہکو چہوڑدے اور
خچر مع سامان و اسباب کے لیلے اُس نے کہا مجہے تو تیرا قتل کرنا ضرور
ہے ہان اگر ملک الموت مجہہ سے سبقت کرجائے تو مجبوری ہے ورنہ

مین تجہے بے قتل کئے ہوئے نہ چہوڑونگا مکارے نے کہا تو تو مجہے اتنی دیر
چہوڑدے کہ میں اپنے عمل کو دو رکعت نماز کے ساتہہ ختم کرلوں اور
مجہہ پر جلدی نہ کرنا وہ اسکی باتون سے ہنسا اور کہا کہڑا ہو جو تجہے کرنا
ہے کرلے یہ مرد جنکو تو اس وادی مین دیکہہ رہا ہے ان سب نے بہی
ایسا ہی کیا جیسا تو کرتا ہے پہر انکو اُنکی نماز نے نفع نہیں دیا اور نہ
اُنکو مجہہ سے چہڑایا سو تو جلدی سے نماز پڑہ لے مکارے نماز کے
لئے کہڑا ہوا تکبیر تحریمہ کہی پہر فاتحۃ الکتاب پڑہی پہر اُسکی زبان لڑکہڑا
گئی اور نہ جانا کہ کیا پڑہے اُس شخص نے اُسکو جہڑکا اور کہا جلدی
کرلا ام لک اللہ عزوجل نے اُسکو الہام کیا کہ یہ آیت پڑہے -
امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اُس نے آواز بلند کی اور
رونے لگا ناگاہ ایک سوار جنگل مین سے نکلا اُسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا نیزہ
کے سر پر ایک بہال چمکتے تارے کیطرح تہی وہ سوار آیا اور پلک مارنے
سے بہی زیادہ جلدی اُس شخص کا قصد کیا اُسکے پیچہے سے نیزہ مارا جس
سے وہ مُنہ کے بل گر پڑا پہر جس جگہ وہ گرا آگ بہڑکنے لگی جب مکارے
نے یہ قصہ دیکہا تو سجدے میں گر پڑا پہر اپنا سر اٹہایا سوار کے پاس گیا
اُس سے کہا میں اُس اللہ کے ساتہہ تجہہ سے پوچہتا ہون جس نے اس
جگہ مین تیرے سبب مجہہ پر رحم کیا کہ تو کون ہے سوار نے کہا میں
اس آیت کا بندہ ہون اب تو جہان چاہے جا تجہہ پر کسیطرح کا
خوف نہیں ہے ❖

حکایت [۲۴] کسی بادشاہ نے ایک شخص صالح امانت دار کے پاس ایک
نفیس جوہر امانت دار کہا اُس شخص نے اپنے گہر میں ایک جگہ رکہدیا اُس
کے چہوٹے بچے نے اُسکو اٹہالیا پتہر پر دے مارا اُسکے چار ٹکڑے ہوگئے
اُس شخص کو نہایت غم ہوا بادشاہ کا خوف دامنگیر ہوا اُس نے بہاگنے

کا ارادہ کیا ایک اور شخص اس سے ملا اُس نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تو غمگین ہے
اُس نے قصہ بیان کیا اور اسکو تنگی و خوف طاری ہوا تھا اُسکی کہانی
کہی اُس نے اُسکو یہ چار بیتیں سکھائیں ؎

وکم للہ من لطف خفی	یدق خفاہ عن فہم الذکی
وکم یسر اتی من بعد عسر	وفرج کربۃ القلب الشجی
وکم امر تساء بہ صباحا	وتاتیک المسرۃ بالعشی
اذا ضاقت بک الاحوال یوما	فثق بالواحد الفرد العلی

اور کہا کہ تو اسکو بار بار پڑھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے تجھے
کشائش نصیب ہوگی اس نے ایسا ہی کیا ایک وقت یہ شخص ان بیتوں
کو پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں بادشاہ کا قاصد آیا اور کہا کہ بادشاہی لشکر
میں ایک درد پیدا ہوا ہے حکیموں نے کہا کہ ایک جوہر کے چار ٹکڑے
کئے جاویں پھر وہ پانی میں ڈالے جاویں اُس پانی کو لشکر والے
پیویں بادشاہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ کسی کاریگر ہوشیار کو تلاش کرو
کہ جو جوہر تمہارے پاس امانت رکھا ہے اُسکے برابر چار ٹکڑے کرے
کم زیادہ نہ ہوں اور اس بات کی اُسکو تاکید کردو اس نے کہا سو تمہارا
حکم عمل کیا جاویگا اور رنج و غم اور خوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا
خوش ہوگیا اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کیا پھر وہ
ٹکڑے لے کے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا بادشاہ اس کا ممنون
احسان ہوا اُسکو انعام دیا اور احسان کیا یہ انعام لیکر بےخوف و خطر
خوش خوش سالم غانم اپنے گھر آیا فسبحان اللطیف الکریم الرحمٰن
الرحیم الذی یکشف الاحزان والشرور ویخلفہا بالاحسان والسرور
سبحانہ ما اقرب فرجہ من المضطرین ورحمتہ من المحسنین تبارک
اللہ رب العالمین ✦

حکایت [۲۵] ایک بادشاہ کسی فقیر پہ خفا ہوا اُسکے لئے ایک قبہ بنایا
اُسکو اُسکے اندر داخل کیا اور دروازہ اُسکا بند کردیا اور کوئی منفذ
اُس کیلئے باقی نہ رکھا کھانا پینا اُسکا روکدیا جب تین دن گزر گئے تو اُس
فقیر کو قبہ کے باہر خوش خوش پھرتا ہوا پایا کسی نے بادشاہ کو اُسکی خبر
دی بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس کو میرے پاس لاؤ جب وہ بادشاہ کی
روبکاری میں حاضر ہوا تو اُس سے پوچھا کہ قسم ہے تجھے اُس ذات کی جس
نے تجھے اس سختی سے نجات دی اور اس مصیبت سے تجھے کشائش نصیب فرمائی
اور جس تکلیف میں تو تھا اُس سے تجھے چھڑایا تو مجھ سے کہدے کہ تیری خلاصی
کا کیا سبب ہوا فقیر نے کہا ایک دعا ہے کہ میں نے اُسکو پڑھا تھا بادشاہ
نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا وہ یہ ہے اللہم انی اسالک یا لطیف
یا لطیف یا لطیف یا من وسع لطفہ اہل السموات والارضین اسالک
اللہم ان تلطف بی من خفی خفی لطفک الخفی الخفی الذی اذا
لطفت بہ لاحد من عبادک کفی فانک قلت وقولک الحق المبین
اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز ✦

حکایت [۲۶] سری سقطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص صالح پرہیزگار
اہل قرآن میں سے میرے پڑوس میں رہتا تھا بعض ایام میں اُسپر تنگی اور
فاقے کی شدت ہوئی اُسکے جی میں یہ آیا کہ اپنا حال ایک ورق میں
لکھکر اللہ عزوجل کی طرف پہونچاوے پھر اُس نے ایک ورق میں
اپنا حال لکھا جب رات ہوئی تو اپنی محراب میں نماز پڑھنے دعا کرنے
لگا اور ورق کے ساتھ آسمان کیطرف اشارہ کرتا تھا بہت رات تک
اسی طرح کرتا رہا پھر اُسکو جاگنے نے ستایا کھڑے رہنے نے تھکا دیا بیٹھ
کے نماز پڑھنے لگا یہانتک کہ تھوڑی سی رات رہگئی نیند نے اُسپر غلبہ کیا
سو رہا خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی خوبصورت اس سے کہتا ہے کہ

اے ابوبشر یہ کیا غفلت ہے جو تجھے لاحق ہوئی کہ تو اپنے رب کیطرف سیاہی
کو سفیدی میں پہنچاتا ہے اُس نے کہا تو پھر مین کیا کرون اُس شخص نے
کہا جب تو اُسکا قصد کرے تو یون کر کہ صبر کی قلم کے ساتھہ ذکر کے دریا
سے شکر کے ہاتھہ کے ساتھ سیاہی لے اور فکر کی سفیدی کے ساتھہ طلب
کے چمڑون پر اپنے دل پر لکھہ اُس نے پوچھا کہ کیا لکھون اُس نے کہا
یہ دعا لکھہ یا من افضاله افضل من افضال المفضلین وانعامه انعم
انعام المنعمین یا من عجز عن شکر الشاکرین قد جربت غیرك من
المامولین بغیری من السائلین فاذا کل قاصد الی غیرك مردود
وکل طریق الی سواك مسدود وکل خیر عندك موجود وعند سواك
معدوم ومفقود مین نے کہا یا سیدی یہ کیا خوب ہے اُس نے کہا
اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچھہ بقیہ ہو تو یہ لکھہ یا من
الیه توسلت وعلیه فی السراء والضراء عولت حاجاتی مصروفة الیك
وامالی موقوفة لدیك کل ما وفقتنی له من خیر اعمله والطیقه
فانت دلیلی علیه وطریقه مین نے کہا یا سیدی یہ حسن ہے اُس نے
کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت میں کچھہ بقیہ ہے تو یہ لکھہ یا
قدیرا لا تؤده المطالب ویا ملکا یرغب الیه کل راغب ما زلت
مصحوبا منك بالنعم جاریا علی عادات الاحسان والکرام یا من
بکرمه یبلغ الکرم ومن حمده یزید النعم مین نے کہا یا سیدی یہ حسن
ہے اُسنے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت میں کچھہ بقیہ ہے
تو یہ لکھہ یا من جعل الصبر عونا علی بلائه وجعل الشکر مادة انعمائه تسلی
صبرا جمیلا علی المحن وتوفیقا للشکر علی المنن فقد عظمت محنتك عن
صبری وجلت نعمتك عن شکری فتفضل علی اقراری بعفو انت اوسع
له واقدر علیه فان یکن لذنبی عذر تقبله فاجعله ذنبا یغفر پھر کہا

اے ابوبشر مقام تبتل میں کھڑا ہو موقف تنصل میں ٹھیر عزیز متفضل کیطرف
زبان توسل کے ساتھہ متعرض تفضل کا ہو قبول کے لئے خشوع تذلل اختیار
کر مین نے کہا یا سیدی یہ کیا عمدہ دعا ہے اُس نے کہا یہ خاص ملک
کی دعا سے ہے تیری سمجھہ میں آگئی مین نے کہا ہان انت اللہ پھر اُس نے
اپنے ہاتھہ سے میرے پیٹ اور سینے پر مسح کیا بعد اسکے میں بیدار ہوگیا
اور جو اُس نے مجھے سکھایا تھا سب یاد تھا ایک حرف بھی نہیں بھولا
سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبشر نے نماز فجر کیوقت ہم سے یہ
حدیث بیان کی ہم نے اسکو پسند کیا اور لکھہ لیا رضی اللہ عنہ ✤
حکایت بعض سلف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ کہتے ہیں کہ میرا
بیٹا محمد نام غائب ہوگیا ہمکو بہت غم ہوا مین معروف کرخی رضی اللہ عنہ
کے پاس گیا اُن سے عرض کیا اے ابومحفوظ میرا بیٹا غائب ہوگیا اُسکی ماں
کو بہت رنج ہے انہون نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے مین نے عرض کیا کہ آپ
اللہ تعالے سے دعا کرین کہ وہ آجاوے انہون نے فرمایا اللھم ان
السماء سماؤك والارض ارضك وما بینهما لك ائت بمحمد پھر
میں باب شامی کی طرف گیا ناگاہ لڑکا کھڑا ہوا تھا مین نے کہا یا محمد اُس
نے کہا ابا میں ابھی انبار مین تھا آ گیا یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ
معروف رضی اللہ عنہ قبول دعا کے ساتھہ معروف تھے بعض لوگون
نے ذکر کیا ہے کہ اُنکی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اہل بغداد اسکو
تریاق مجرب کہتے ہین رضی اللہ عنہ ✤
حکایت روایت ہے کہ ایک عورت بعض مشائخ کے پاس آئی اور
کہا کہ میرے بیٹے کو روم نے قید کر لیا ہے اور سوا ایک چھوٹے گھر کے میرے
پاس اور کچھہ مال نہیں ہے اور نہ مجھے اُسکے بیچ پر قدرت ہے اگر آپ
کسی شخص کیطرف اشارہ کرین کہ وہ اُسکا کچھہ فدیہ دیدے تو نہایت

اچھی بات ہے اسلئے کہ نہ مجھے رات دکہائی دیتی ہے نہ دن نظر آتا ہے
نہ نیند ہے نہ چین شیخ نے فرمایا ہاں تو چلی جا مین اس امر مین غور کرونگا
انشاء اللہ تعالے شیخ نے گہڑی بہر زمین کیطرف سر جہکایا اور اپنے ہونٹون کو
ہلایا پہر ایک رات کے بعد وہی عورت آئی اور بیٹا اُسکے ساتہہ تہا شیخ
کو دعا دینے لگی اور کہنے لگی کہ یہ صحیح سالم پہر آیا اور اسکا ایک عجیب قصہ
ہے اُسکو آپ سے بیان کرتا ہے اُسکے بیٹے نے کہا کہ ہمراہ ایک جماعت
قیدیون کے ملک روم کے روبرو تہا بادشاہ نے ایک شخص کو ہم پر
مقرر کر دیا تہا وہ ہر دن ہم سے خدمت لیتا تہا خدمت کیلئے جنگل کیطرف
لے جاتا تہا پہر ہمکو پہیر لاتا تہا اور بیڑیاں ہمارے پاؤں میں پڑی
ہوئی تہیں ایکبار ہم بعد مغرب کے اپنے کام سے لوٹ کے محافظ کے ہمراہ
چلے آتے تہے کہ بیڑی میرے پاؤن سے کہل کر زمین پر گر پڑی اور دن
اور گہڑی بیان کی تو یہ وہی وقت تہا کہ جسوقت عورت شیخ کے پاس
آئی تہی اور انہون نے اُسکے لئے دعا کی تہی غرضکہ محافظ میرے پاس
آیا اور مجہہ پر چیخا اور کہا کہ بیڑی تو نے توڑ ڈالی مین نے کہا نہیں بلکہ وہ
میرے پاؤن سے گر پڑی وہ متحیر ہوا اور اپنے افسر کو خبر کی لوہار کو بلوایا
میرے پاؤن مین بیڑیاں ڈالین پہر جب مین چند قدم چلا تو دوبارہ بیڑیاں
میرے پاؤن مین سے گر پڑین اب سب لوگ حیران ہوئے اپنے رہبانون
کو بلایا انہون نے مجہہ سے پوچہا کہ تیری ماں ہے مین نے کہا ہاں تو
وہ بولے کہ اُسکی دعا قبول ہوئی اور کہا کہ تجہے اللہ تعالے نے چہڑا
دیا ممکن نہیں کہ ہم تجہکو قید کرین پہر مجہے پہیر دیا اور مسلمانون کے علاقے
تک میرے ہمراہ آدمی کر دئے ❁

حکایت طبرستان میں ایک ظالم امیر تہا بے نکاح کنواری عورتون
کا بکر توڑا کرتا تہا ایک وقت ایک بڑہیا شیخ ابوسعید قصاب رضی اللہ عنہ

کی خدمت مین روتی ہوئی آئی اور کہا اے شیخ تم میری فریاد رسی کرو
میری ایک بیٹی خوبصورت کواری ہے اس ظالم نے میرے پاس آدمی
بہیجا ہے کہ میں اُسکو سنوار سنگار کے تیار رکہوں وہ میرے گہر آکے
اُسکا بکر توڑیگا سو مین آپکے پاس آئی ہون امید رکہتی ہوں کہ آپ
ایسی دعا کرین کہ اُس ظالم کی شر سے ہمکو نجات ہو شیخ نے سر نیچا کیا
پہر اٹہایا اور کہا اے بڑہیا زندوں مین کوئی شخص ایسا باقی نہیں ہا
کہ اُسکی دعا قبول ہو تو مسلمانون کے قبرستان کیطرف جا تجہے وہان
کوئی ایسا مل جاویگا جس سے تیری حاجت بر آویگی وہ قبرستان کی
طرف گئی وہان ایک جوان خوبصورت خوش لباس خوشبو ملا بڑہیا
نے اُسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا اور اس سے پوچہا کہ
تیرا کیا حال ہے اُس نے ماجرا بیان کیا اُس نے کہا تو لوٹ کر شیخ
ابوسعید کے پاس جا اور اُن سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرین اُن کی
دعا قبول ہو گئی بڑہیا نے کہا کہ زندے تو مردون پر حوالہ کرتے ہیں
اور مُردے زندون پر کوئی ایسا نہین کہ مجہہ رانڈ بیوہ کی فریاد سُنے
اب کس کے پاس جاؤں جوان نے کہا تو تو اُسی کے پاس جا اور
اُسکی دعا سے تیری حاجت پوری ہوگی بڑہیا لوٹ کے شیخ ابوسعید
کے پاس آئی اور سارا حال بیان کیا شیخ سر نیچا کر کے فکر کرتے رہے
یہانتک کہ اُنکو پسینہ آگیا پہر ایک چیخ ماری اور منہ کے بل گر پڑے
ناگاہ شہر مین غل ہوا کہ امیر سوار ہوکے بڑہیا کے گہر اُسکی بیٹی کا
بکر توڑنے کیلئے جاتا تہا اُسکے گہوڑے نے ٹہوکر کہائی وہ پہسل گیا
اور اُسکی گردن ٹوٹ گئی ه

اے روبہک چرا ننشستی بجای خویش ۔ با شیر پنجہ کردی و دیدی سزای خویش

اللہ تعالے نے شیخ کی دعا سے بڑہیا کو اور سب لوگون کو بلا سے نجات

دی جب شیخ کو ہوش آیا تو کسی نے پوچھا کہ آپ نے قبرستان پر اُس کا
حوالہ کیوں کیا تہا اور پہلی بار ہی اُسکی حاجت کو پورا نہ کیا فرمایا مجہے
برا لگا کہ میری دعا سے اُسکا خون ہو تو مین نے بہائی خضر علیہ السلام پر
اُسکا حوالہ کیا تہا اُنہوں نے اُسکو میری طرف پہیر دیا اور بتلا دیا کہ
اُس پر بد دعا کرنا جائز ہے ✤

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین مجہے بعض اخیار نے خبر دی
کہ بعض بلدان مین پانی رُک گیا پانی کی قلت ہوئی لوگونکو ایذا پہنچی
ہم میں سے ایک آدمی پانی خریدنے کو گیا اُسنے پانی گران خریدا پہر
ایک فقیر سے ملاقات ہوئی یہ اُسکو پہچانتا نہ تہا اُس نے فقیر سے کہا
کیا تو نہیں دیکہتا اس حال کو جسمین ہم گرفتار ہین تو ہمارے لئے اللہ تعالےٰ
سے دعا کر فقیر نے کہا تمہارے لئے کس چیز کی دعا کروں مین نے کہا بارش
کی دعا کر فقیر کا منہ سرخ ہو گیا اور گہڑی بہر چپ رہا پہر ایک بڑی چیخ
ماری اسکے بعد مجہے چہوڑ کے چلدیا مین اپنے گہر تک نہیں پہنچا اور پانی
کو ڈالنے نہین پایا تہا جسکو مین خرید کرکے لایا تہا کہ پانی آیا اور سیل جاری
ہوگئی امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ پہلے گزر چکا کہ اس امت کے اولیا
کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے آثار سے ہے اور ظہور
کرامات کا تتمہ معجزات ہے اور کرامت کی نہریں سائر اقطار میں آپ ہی
کے بحر زخار سے جاری ہوتی رہتی ہیں دیکہو اسی استسقا کے باب مین ابو طالب
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپ کی مدح میں یہ شعر کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم وعظم

حکایت عطا ازرق رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز پڑہنے کے لئے
قبرستان کی طرف گئے ایک چور اُنکے سامنے آیا انہوں نے کہا آلہی

تو جسطرح چاہے میری طرف سے اسکی کفایت کر اُسکے دونون ہاتہ اور
دونوں پاؤں سوکہ گئے رونے چلانے لگا واللہ مین پہر کبہی ایسا نہ کرونگا
پہر اُسکے ہاتہ پاؤں جیسے تہے ویسے ہی ہوگئے وہ اُن کے پیچہے چلا اور
کہا میں للہ آپ سے پوچہتا ہوں کہ آپ کون ہیں انہوں نے کہا مین
عطا ہون جب صبح ہوئی تو پوچہنے لگا تم اس نیک آدمی کو پہچانتے ہو جو
رات کیوقت قبرستان کیطرف نماز پڑہنے کے لئے جایا کرتا ہے لوگوں
نے کہا ہاں وہ عطا سلمی ہے یہ انکے پاس گیا اور کہا کہ میں فلاں فلاں
قصے سے توبہ کرکے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہوں آپ میرے لئے
اللہ تعالےٰ سے دعا کرین عطا نے اپنے ہاتہ آسمان کیطرف اُٹہائے
روتے جاتے تہے اور کہتے تہے خرابی ہو تیری میں وہ نہیں ہون وہ
تو عطا ازرق رضی اللہ عنہ ہیں رضی اللہ عنہما وعن جمیع الصالحین ✤

حکایت شیخ ابو الحسن نوری رضی اللہ عنہ نہانے کیلئے پانی میں گہسے
چور آیا اور اُن کے کپڑے لیکر چلدیا گہڑی بہر کے بعد کپڑے لئے ہوئے پہر
آیا اور اُسکا ہاتہ سوکہ گیا تہا شیخ نے کپڑے پہن لئے اور کہا آلہی تو نے
میرے کپڑے پہیر لایا اسکا ہاتہ اسکو پہیر دے وہ اچہا ہو گیا اور اسی گہڑی
چلا گیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں موسےٰ علیہ السلام کے عہد
میں بنی اسرائیل قحط مین مبتلا ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست
کی کہ اُنکے لئے دعاے استسقا کرین اُنہوں نے فرمایا میرے ساتہ پہاڑ
کیطرف چلو وہ سب چلے جب پہاڑ پر چڑہے تو موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا
جس آدمی نے گناہ کیا ہو وہ میرے پیچہے نہ آوے یہ کہتے ہی سب لوٹ
گئے مگر ایک کانا آدمی جسے برخ عابد کہتے ہیں رہگیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا
تو نے نہیں سُنا جو مین نے کہا اس نے کہا ہاں فرمایا تو نے کوئی گناہ نہیں

کیا اُس نے کہا میں نہیں جانتا مگر ایک چیز ہے کہ مین اُسکو آپسے بیان
کرتا ہون اگر وہ گناہ ہے تو میں لوٹ جاؤنگا موسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا وہ کیا ہے کہا ایک راہ میں میرا گذر ہوا ناگاہ ایک حجرے کا دروازہ
کھلا ہوا تہا میں نے اُس آنکھہ سے جو جاتی رہی ہے ایک جسم کو دیکھا میں
نہیں جانتا کہ وہ کیا تہا مرد تہا یا عورت سو مین نے اپنی آنکھہ سے کہا کہ
تو نے ہی میرے سارے بدن سے گناہ کی طرف جلدی کی تو آج کے
بعد کبھی میرے ہمراہ نہ رہیگی پہر میں نے اپنی انگلی ڈال کے اُسکو اکھیڑ
ڈالا پس اگر یہ گناہ ہو تو مین لوٹ جاؤن موسیٰ عم نے فرمایا یہ گناہ
نہیں ہے پہر اُس سے کہا اے برخ تو پانی مانگ برخ نے کہا قدوس
قدوس ما عندک لا ینفد وخزائنک لا تفنی وانت بالبخل لا
ترمی فما ھذا الذی لا تعرف بہ اسقنا الغیث الساعۃ۔
پہر یہ دونون اللہ عزوجل کی رحمت سے کیچڑ کہوندتے ہوئے واپس ہوئے
حکایت ایکبار اور موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین قحط پڑا لوگ
اُن کے پاس جمع ہوئے کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالےٰ سے
دعا کریں کہ ہمکو پانی دے موسےٰ علیہ السلام اُنکے ساتہہ کھڑے ہوکے
جنگل کی طرف گئے یہ لوگ ستر ہزار یا کچہہ زیادہ تہے موسےٰ علیہ السلام
نے یہ دعا کی الٰہی اسقنا غیثک وانشر علینا رحمتک وارحمنا
بالاطفال الرضع والبہائم الرتع والشیوخ الرکع آسمان
زیادہ صاف ہوتا جاتا تہا آفتاب کی گرمی اور زیادہ ہوتی جاتی
تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آلہی اگر میری جاہ تیرے نزدیک
پرانی ہوگئی ہے تو مین نبی امی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ کے
ساتہہ تجہہ سے سوال کرتا ہوں جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث
کریگا کہ ہمکو پانی دے اللہ عزوجل نے انکو وحی کی کہ تیری جاہ

میرے نزدیک پرانی نہیں ہوئی تو میرے نزدیک وجیہ ہے لیکن
تم مین ایک بندہ ہے کہ چالیس برس سے کہلم کہلا معاصی کرتا ہے تو
لوگوں میں ندا کردے تاکہ وہ تمہارے درمیان سے نکل جاوے
اُسی کے سبب سے مین نے تم سے پانی کو روکا ہے موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا آلہی وسیدی مین ایک ناتوان بندہ ہوں اور میری آواز
ضعیف ہے وہ کیونکر اُن کو پہنچیگی وہ ستر ہزار یا کچہہ زیادہ ہین یا
کم اللہ عزوجل نے وحی بہیجی کہ پکارنا تیرا کام ہے اور پہنچانا میرا
ذمہ ہے پہر موسےٰ علیہ السلام ندا کرنیکے لئے کہڑے ہوئے اور کہا اے
بندے گنہگار جو کہ چالیس برس سے کہلم کہلا اللہ عزوجل کی معصیت
کررہا ہے تو ہمارے درمیان میں سے نکل جا تیری ہی وجہ سے پانی ہم
سے روکا گیا ہے پہر وہ بندہ عاصی کہڑا ہوا دائیں بائین دیکہا
تو کوئی نظر نہ آیا نکلا سمجہہ گیا کہ مطلوب وہی ہے پہر اپنے جی مین
کہا کہ اگر میں اس مخلوق کے درمیان سے نکلتا ہوں تو سارے
بنی اسرائیل کے روبرو فضیحت ہونگا اور اگر بیٹھتا ہوں تو ان سب
کو میرے سبب سے پانی نہ دیا جاویگا پہر اُس نے اپنے افعال پر
نادم ہوکے اپنا سر کپڑون میں گہسا لیا اور کہا آلہی وسیدی چالیس
برس تک مین نے تیری نافرمانی کی اور تو نے مجہے مہلت دی اور
اب میں فرمانبردار ہوکے تیرے پاس آیا ہوں سو تو مجہے قبول کر
یہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تھا کہ ایک سفید ابر اٹھا اور مشک
کے دہانون کیطرح خوب ہی پانی برسا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
آلہی وسیدی کس سبب سے تو نے ہمکو پانی دیا ہم مین سے تو کوئی
بہی نہ نکلا ارشاد ہوا اے موسےٰ اُس شخص کے سبب سے میں
نے تمکو پانی دیا کہ جسکی وجہ سے روکا تہا موسےٰ علیہ السلام نے

فرمایا آلہی تو مجھے اس فرمانبردار بندے کو دکہا دے فرمایا اے موسٰے جبکہ وہ میری نافرمانی کرتا تہا اُسوقت تو مین نے اُسکو فضیحت نہیں کیا اب کہ وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے کیا میں اُسکو رسوا کرونگا۔ اے موسٰے بیشک مین چغل خورون سے بغض رکہتا ہون کیا پہر مین بھی چغل خور ہو جاؤن ✤

حکایت حضرت داود علیہ السلام کے زمانے مین تین شخص پانی مانگنے کے لئے نکلے ایک نے کہا آلہی بیشک تو نے ہم کو حکم دیا کہ جسنے ہم پر ظلم کیا ہم اُس سے عفو کرین اور ہم نے اپنی جانون پر ظلم کیا سو تو ہم سے عفو کر دوسرے نے کہا آلہی مقرر تو نے ہمکو حکم کیا کہ ہمارے غلام جبکہ ہماری خدمت میں بوڑہے ہو جاوین تو ہم اُنکو آزاد کردیں اور ہم تیری خدمت میں بوڑہے ہوگئے سو تو آزادی کے ساتہہ ہم پر تفضل فرما تیسرے نے کہا آلہی بیشک تو نے ہمکو امر فرمایا ہے کہ مساکین جب ہمارے دروازے پر کہڑے ہوں تو ہم اُنکو نہ پہیرین اور ہم مساکین تیرے دروازے پر کہڑے ہیں سو تو اپنے فضل و احسان و عظیم امتنان سے ہمپر احسان کر ✤

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ ایک گروہ فقرا کا جمع ہو کے ایک شخص سیاہ فام کی زیارت کو گئے یہ شخص باغ کا رکھوالا تہا اُسکو مقبل کہتے تہے میں بھی اُنکے ساتہہ گیا پہر ہم ایک جگہ گئے کہ وہان بیگن بہت تہے اور وہ شخص اُسکے کھیت مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا۔ ہم نے اُسکو سلام کیا اور بیٹہہ گئے یہانتک کہ اُس نے سلام پھیرا اُس نے ایک تھیلی نکالی اُس میں سوکی روٹی کے ٹکڑے اور نمک کُٹا ہوا تہا اُس نے کہا کھاؤ ہمنے کہایا پہر لوگون نے کرامات اولیا کا ذکر کرنا شروع کیا اور وہ چپ رہا اُس سے بعض لوگون نے کہا اے مقبل ہم تیری زیارت کو آئے تو ہم سے کچھہ بیان نہین کرتا اُس نے کہا میں

کیا چیز ہون اور میرے نزدیک کیا ہے کہ میں تمہیں بتاؤں میں ایک ایسے آدمی کو پہچانتا ہون کہ اگر وہ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے کہ اس بیگن کو سونا کردے تو بیشک وہ کردے قسم ہے اللہ کی کہ وہ اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ ہم نے دیکھا کہ بیگن سونا ہو کے چمکنے لگا بعض لوگون نے کہا اے مقبل یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اس بیگن سے ایک جڑ لیلوے مقبل نے اس سے کہا لے لے اُس نے ایک درخت مع عروق اور سونے وغیرہ کے اُکھیڑ لیا اُسمین سے ایک چھوٹا بیگن اور کچھہ پتے گر پڑے سو اُنکو مین نے لیلیا اُنکا بقیہ ابتک میرے پاس ہے پھر مقبل نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ پہر جیسا تہا ویسا ہی ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے اُسکو اپنی حالت اصلی پر کردیا اور بجاے اصل مقطوع کے دوسری اصل مع بیگن کے موجود ہوگئی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین ایک دن ابوجہیر ضریر کی زیارت کے ارادے سے نکلا یہ شہر سے نکل گئے تہے شہر کے باہر ایک مسجد بنائی تہی اُسمیں عبادت کیا کرتے تہے میں نے کچھہ رستہ قطع کیا تہا کہ محمد بن واسع ملے اُنہون نے پوچھا کدہر جاتا ہے میں نے کہا ابوجہیر کی ملاقات کو جاتا ہون انہون نے کہا میرا ارادہ بہی یہی ہے پہر ہم چلے ناگاہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ ملے انہون نے پوچھا کہان جاتے ہو ہم نے کہا ابوجہیر کے پاس کہا میں بہی وہیں جاتا ہون پہر ہم چلے ناگاہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ اُن سے بھی وہی سوال جواب ہوا پہر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ ملے اُن سے بہی وہی بات چیت ہوئی انہون نے کہا حمد ہے اللہ کیلئے کہ اُس نے ہم کو جمع کیا پہر ہم سب بغیر وعدے کے چلے جب ہم ایک

اچھی جگہ میں پونچے تو ثابت نے ہم سے کہا آؤ یہاں دو رکعت نماز
پڑھین تاکہ قیامت کے دن یہ جگہ اللہ عزوجل کے نزدیک ہمارے لئے
گواہی دے پہر ہم ابوجہیر کے مکان پر پہونچے بیٹھہ گئے اون مانگنا ہم
نے مکروہ جانا یہانتک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو وہ نکلے اذان کہی اقامت
کہی نماز پڑہنے لگے ہمنے بہی اُنکے ساتھہ نماز پڑہی محمد بن واسع اُن کے
سامنے کہڑے ہوئے پوچھا تو کون ہے اُنہوں نے کہا میں تمہارا بھائی محمد
بن واسع ہوں ۔ کہا تو وہی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تو نماز مین افضل
اہل بصرہ ہے محمد چپ رہے پہر ثابت بنانی کھڑے ہوئے اِنسے پوچھا تو
کون ہے انہون نے کہا ثابت بنانی کہا تو وہی ہے کہ تجہے کہتے ہین
کہ تو بصرہ والون مین بہت نماز پڑہنے والا ہے انہون نے سکوت کیا
پہر مالک بن دینار کہڑے ہوئے کہا تو کون ہے کہا مالک بن دینار کہا
واہ واہ تو وہی ہے جسکو ازہد اہل بصرہ کہتے ہیں یہ چپ رہے پہر حبیب
عجمی کہڑے ہوئے اِنسے پوچھا تو کون ہے اِنہون نے کہا حبیب عجمی
کہا تو وہی ہے جسکو مستجاب الدعوت کہتے ہین انہون نے سکوت کیا
صالح مری کہتے ہین مین بھی کہڑا ہوا پوچھا تو کون ہے مین نے کہا صالح
مری کہا تو وہی ہے جسکو سارے اہل بصرہ سے زیادہ خوش آواز کہتے
ہیں پہر کہا ہیں تیری آواز کا مشتاق تہا تو مجھے اللہ عزوجل کی کتاب
سے پانچ آیتیں پڑھ کر سنا صالح کہتے ہیں میں نے شروع کیا یہ آیت پڑہی
یوم یرون الملائکة لا بشری یومئذ للمجرمین جب اس قول تک پہنچا ہباءً
منثورا تو ابوجہیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے جب افاقہ
ہوا تو کہا کہ تو اپنی قرأت کو دوہرا پہر مین نے دوبارہ وہی آیت پڑھی
اُنہون نے ایک اور چیخ ماری اسی میں دنیا سے انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ
اُنکی بی بی نکلین کہا تم کون ہو ہمنے اُنکو خبر دی اُنہون نے کہا انا للہ

وانا الیہ راجعون ابوجہیر کا انتقال ہوا ہم نے کہا ہاں اللہ تعالے
تجہے اسمیں اجر دیوے تمہیں کہان سے معلوم ہوا وہ بولین میں نے
اس سے معلوم کیا کہ میں نے اُنکو بہت سُنا کہ وہ اپنی دعا میں یہ کہتے
تہے اللہم احضر موتی اولیاءک سو میں سمجھہ گئی کہ تم اُنکی موت ہی
کیلئے جمع ہوئے ہو پہر ہم نے اُنکو نہلایا کفنایا اُنپر نماز پڑہی اور دفن
کردیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت [۳۸] شیخ ابوبکر بن اسمٰعیل فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین نے
بہت دنوں فاقے کی شدت اُٹھائی کبھی ایسا ہوتا کہ فاقے کے سبب
غش کہا کر گر پڑتا تہا میں ان دنون میں کم سمجھہ تہا مین دیکھتا کہ میری
انگلیوں کے ناخن بھوک کیوجہ سے نیلے ہو جاتے تہے ایکدن مین
نے کہا یارب اگر تو مجھے اپنا اسم اعظم سکہا دیتا تو جب مجھے مہلک فاقہ
ہوتا تو میں اُسکے ساتھہ تجھہ سے دعا کرتا میں ایک دن دمشق میں باب
بریدیہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ مین نے دیکھا دو آدمی مسجد میں داخل ہوئے میرے
جی میں آیا کہ یہ دونوں فرشتے ہیں پہر وہ دونوں میرے مقابل کہڑے
رہے ایکنے دوسرے سے کہا تو چاہتا ہے کہ میں تجہے اسم اعظم سکہا دوں
اُس نے کہا ہاں کہا اسم اعظم یہ ہے کہ تو کہے یا اللہ مین اپنے جی میں
کہا کہ میں نے سیکھہ لیا اور اُسی دم میں لوٹا پہر اُن میں سے ایکنے
کہا کہ ایسا نہیں ہے جیسا تو نے کہا لیکن صدق لجا کے ساتھہ شیخ
ابوبکر فرماتے ہیں کہ صدق لجا یہ ہے کہ دعا کرنیوالا ایسا ہو جاوے
جیسے کوئی شخص دریا میں ڈوب جاوے کوئی چیز اُسکے لئے باقی نرہی
کہ وہ اُس سے پناہ لے اور سوائے اللہ عزوجل کے کوئی ملجا اُس
کے واسطے نہ ہو کہتے ہیں کہ ایک فقیر ایک شیخ کے پاس گیا انکو اسم
اعظم آتا تہا اُس نے کہا کہ آپ مجھے اسم اعظم سکہا دین شیخ نے فرمایا

مجھہ مین اسکی لیاقت بہی ہے اُس نے کہا ہاں شیخ نے فرمایا تو شہر کے
دروازے کیطرف جا وہاں بیٹھہ جو ماجرا وہاں ہو اُسکی خبر مجھے دینا
یہ گیا اس نے دیکھا کہ ایک بوڑہا آدمی لکڑی بیچنے والا آیا اور اُس کے
ساتھ ایک گدہا تہا اُس پر لکڑیاں لدی تہیں ایک سپاہی اُس سے
متعرض ہوا اُسکی لکڑیاں چھین لیں اور اُسکو مارا یہ فقیر رنجیدہ لوٹ کر
شیخ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا شیخ نے فرمایا اگر تجھے اسم اعظم
یاد ہوتا تو تو اُس سپاہی کے ساتھہ کیا معاملہ کرتا اُس نے کہا مین اُسکے
ہلاک کی دعا کرتا شیخ نے کہا اسی لکڑی بیچنے والے نے مجھے اسم اعظم
سکھایا ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یعنی اسم اعظم سکھانے کے لائق
وہی شخص ہے جو متصف اس صفت کے ساتھہ ہو یعنے صبر حلم رحمت خلق
اُسکے سوا اور صفات محمودہ جنکے ساتھہ اہل اصطفا متخلق ہوتے ہیں
رضی اللہ عنہم ❊

حکایت بعض المشائخ رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ میری ایک بی بی تہیں
مجھے اُن کے ساتھہ غایت درجے کی محبت تہی ایک وقت میں اور وہ
اپنے گھر میں سوتے تہے کہ خواب مین مجھہ پر ایک حالت طاری ہوئی اُنہوں نے
سُنا جو مین نے اُس حالت مین کہا اور میرے حال کو دیکھا یہ ایک بڑی
حالت تہی جب مجھے افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا یا سیدی تمہارا کیا حال
ہے مین نے کہا تم نے کیا دیکھا کہا خیر ہے پہر مین نے سکوت کیا اور اُنکو چھوڑ
کے میں کہیں گیا اُنہوں نے ہمارے خادم سے کہا کہ تو میری ماں بہن کو
بلا لا وہ اُنکو بلا لایا اُس نے کہا کہ میرے خاوند پر ایسا ایسا ماجرا گذرا ہے
اور صورت حال اُن سے بیان کی اور کہا واللہ میں اب کبھی اُسکی
عورت نہ رہونگی وہ دیوانہ ہے اور نہ اُسکے ساتھہ گھر میں رہونگی اُسکی
ماں بہن نے اُسکو ملامت کیا اور اُسکے ارادے سے باز رکھنا چاہا اُس

نے نہ مانا انہوں نے کہا جبتک تیرے خاوند سے ہم ملاقات نہ کرلیں تب
تک تو اسی گھر میں رہ جب مجھے معلوم ہوا تو مین اُسکے پاس آیا اور کہا تیرا
کیا قصد ہے اُس نے کہا جدائی ورنہ میں اپنی جان کو قتل کرونگی اور
تو اسکا سبب ٹہیریگا مین نے کہا تو مجھے سات روز کی مہلت دے
اُس نے منظور کیا پہر مجھے اُسکی جدائی میں بڑی مشقت معلوم ہوئی
مین نے چاہا کہ بہت کچھہ دنیا دیکے اُسے راضی کرون اُس نے نہ مانا پہر
ایک جماعت کو گھر والوں سے اُس کے پاس بہیجا اُس نے انکار ہی کیا جب
مجھے اُسکے ارادے کا یقین ہوا تو مجھے بیقراری ہوئی میری حالت متغیر
ہوگئی دل پریشان ہوگیا اور کوئی مجھے نہ ملا کہ یہ سب باتیں مجھہ سے دور
کرے جب وعدے کی ایک رات باقی رہگئی اور میری حالت تباہ ہوگئی زمین مجھہ پر تنگ
ہوگئی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اپنا کام اُسی کو سونپا اور قصد
کرلیا کہ جو اللہ تعالیٰ کریگا اُسی پر راضی ہونگا پہر مین نے یہ دعا پڑہی
اللھم یاعالم الخفیات ویا سامع الاصوات یامن بیدہ ملکوت
الارض والسموات ویا مجیب الدعوات استغیث بک واستجرت بک
یا مجیر اجرنی تین بار اسکو پڑہا پہر مین بیٹھہ گیا یہانتک کہ رات کا
نصف اخیر گذر گیا اور میں قبلہ رخ بیٹھا ہوا تہا کہ ناگاہ وہ عورت جلدی
سے میرے پاس آئی اور میرے پاؤں کا بوسہ لیا اور کہا میں اللہ عظیم
کے ساتھہ تجھہ سے سوال کرتی ہوں کہ تو مجھہ سے راضی ہو جا جو مین تجھہ
سے چاہتی تہی میں نے اُس سے توبہ کی اور میں اللہ تعالے کیطرف
رجوع ہوئی تو اللہ تعالے سے دعا کر کہ وہ میری توبہ قبول کرے مین
نے کہا میں تجھہ سے راضی نہ ہونگا یہانتک کہ تو مجھے اسکا سبب بتاوے
اُس نے کہا کہ میں شب گذشتہ کو اپنے ارادے پر مضبوط تہی کہ خواب
میں ایک شخص میرے پاس آیا اُسکے داہنے ہاتہہ مین کوڑا اور دوسرے

میں چھری تھی مجھ سے کہا اگر تو اس قصد سے باز رہتی ہے تو خیر ورنہ تجھے اس چھری سے قتل کروں گا پھر اُس نے مجھے تین کوڑے مارے میں ڈرتی ہوئی جاگ اُٹھی اور اُسکے مارنے کی گرمی میرے بدن میں تھی گھڑی بھر تک میں بیٹھی رہی پھر سو گئی پھر بعینہ اُسی آدمی کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ میں کوڑا اور چھری تھی اور مجھ سے کہا کیا میں نے تجھے نہیں ڈرایا وعظ نہیں کیا حکم نہیں دیا پھر مجھ پر اُس نے اپنا ہاتھ اٹھایا میں ڈرتی ہوئی بیدار ہو گئی اور جلدی سے تیرے پاس آ گئی تاکہ تو میری توبہ قبول کرے مجھ سے راضی ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرے پھر اُس نے اپنا بدن کھولا میں نے تین ضربوں کا اثر اُس پر دیکھا میں نے کہا اللہ تیری میری توبہ قبول کرے میں تجھ سے دنیا و آخرت میں راضی ہوا اُس نے کہا میں نے شکریہ میں اپنا مہر تجھے بخشا اور میرے پاس بیس دینار کا زیور ہے وہ اور میرے کپڑے فقرا کے لئے ہیں جب صبح ہوئی تو اُس نے ایسا ہی کیا پھر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل اور اُسکا لطف مجھ پر تھا اور سمجھ گیا کہ یہ رضا کا ثمرہ ہے اور یقین کر لیا کہ سب کام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہیں پھر میں اُسکے بعد سات برس تک نہایت خوشی میں اُسکے ساتھ رہا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا تھا اُسکے فعل سے راضی تھا پھر اُس کا انتقال ہو گیا رحمۃ اللہ علیہا مرنیکے بعد میں نے اُسکو خواب میں دیکھا نہایت خوبصورت تھی ایسا عمدہ زیور و لباس پہنے ہوئے تھی کہ مجھ سے اُسکا بیان نہیں ہو سکتا میں نے اُس سے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا تجھے اپنے رب سے کیا ملا اُس نے کہا یہ ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اور میں تیری ملاقات کی منتظر ہوں اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو جیسا کہ وہ مجھ سے راضی ہوا ؎

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکے میں تھا طواف کیلئے مطاف میں گیا میں نے دو آدمیوں کو دیکھا ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا ایک نے دوسرے سے کہا تو یوں کہو یا حی یا نور روح سمع اذان قلبی یا کہا نور روح بصر عیون قلبی بحق الفعول علیک یا روح الارواح میں اُن دونوں کے درمیان میں گھسا انکو سلام کیا اُن سے کہا کہ میں نے کلمات کو سُن لیا الفاظ کو یاد کر لیا تم کون ہو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے ایک نے کہا میں خضر ہوں اور یہ میرے بھائی الیاس ہیں تو جا اب ان کلموں کے یاد کرنیکے بعد جو کچھ تجھ سے فوت ہوا وہ ہرگز تجھے ضرر نہ پہنچائیگا خبردار دنیا کے کسی کام میں ان کلموں کے ساتھ دعا نہ کرنا سلام اللہ علیہما ؎

حکایت ابو احمد خلاسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میری والدہ صالحہ تھیں انہوں نے ایک دن مجھ سے کہا اور ہمکو محتاجی نے ستایا تھا اور ہماری حالت بُری تھی اے میرے بیٹے تو کب تک اس سختی میں رہیگا جب سحر کا وقت ہوا تو میں نے کہا الٰہی اگر آخرت میں میرے لئے کوئی شے ہے تو اسکو دنیا ہی میں جلدی سے دیدے پھر میں نے گھر کے کونے میں ایک نور دیکھا میں اُسکی طرف کھڑا ہوا میں نے ایک پایہ سونے کے تخت کا دیکھا وہ تخت جواہر سے جڑا ہوا تھا میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ تم اسکو لیلو اور میں جامع مسجد کیطرف گیا اپنے جی میں کہتا تھا کہ کونسے جوہری کو اسمیں سے کچھ دوں اور کیا کروں جب میں لوٹ کے آیا تو مجھ سے والدہ نے کہا کہ تو مجھے معاف کر دے تو جب گھر سے نکلا تو میں سو رہی خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوئی وہاں ایک محل دیکھا اُسکے دروازے پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ محل ابو احمد خلاسی کا ہے

مین نے کہا یہ میرے بیٹے کے لئے ہے کسی نے مجھ سے کہا کہ ہان پھر مین
اُسکے اندر گئی اُسکے مکانون میں پھری ایک مکان مین بہت سے تخت
دیکھے اُن میں سے ایک تخت ٹوٹا ہوا تھا مین نے پوچھا کہ ان سب تختون
میں سے یہ تخت کیون خراب ہوگیا کسی قائل نے مجھ سے کہا کہ اسکا ایک پایہ تو
نے لیا ہے میں نے کہا تم اُسکو اُسکی جگہ رکھدو پھر میں جاگ اُٹھی اور
وہ پایہ غائب ہوگیا الحمد للہ علی ذٰلک ؁

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یمن کا ایک گروہ آیا یہ
لوگ مجاہد فی سبیل اللہ تھے ان مین سے ایک شخص کا گدہا مر گیا اور لوگون
نے کوچ کیا اور چاہا کہ یہ شخص بھی اُنکے ساتھ جاوے ایک سواری اُسکو
دینے لگے اُس نے قبول نہ کی پھر وہ کھڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز
پڑھی اور کہا الٰہی بیشک میں تیری راہ مین جہاد کرنے تیری خوشی چاہنے
کیلئے آیا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مقرر مردونکو زندہ کریگا
اور جو لوگ قبروں میں ہیں اُنکو اُٹھاویگا اور مین تجھ سے یہ چاہتا ہون
کہ تو میرے لئے میرا گدہا اُٹھا کھڑا کر پھر وہ گدہے کی طرف کھڑا ہوا اُس
کو مارا گدہا اپنے کان جھاڑتا ہوا کھڑا ہوگیا اُس نے گدہے پر خوگیر کسا
اُسکو لگام چڑہائی اُس پر سوار ہوا اور دوڑایا یہانتک کہ اپنے رفیقون
سے جا ملا انہون نے اس کا حال پوچھا اس نے کہا کہ میں نے اللہ تعالے
سے سوال کیا تھا کہ میرے گدہے کو اٹھادے سو اُس نے اُٹھا دیا شعبی کہتے
ہیں کہ میں نے اُس گدہے کو کناسہ میں بکتے ہوئے دیکھا پھر ایک شخص
شعبی کے جلیسوں سے اپنے محلے کیطرف گیا اور یہ قصہ شعبی سے روایت
کیا لوگوں نے اُسکو جھٹلایا اور کہا کہ مرنیکے بعد گدہا زندہ ہوسکتا ہے
یہ شخص شعبی پر افترا کرتا ہے تو ہمارے ساتھ شعبی کے پاس چل پھر وہ
شخص اُن کے ساتھ شعبی کے پاس گیا اُن سے کہا اے ابو عمرو کیا

آپ نے مجھے اسکی حدیث نہیں کی شعبی نے کہا یہ قصہ کب ہوا وہ لوگ
کہنے لگے کہ ہم نے تو پہلے ہی جان لیا تھا کہ یہ ابو عمرو پر افترا کرتا ہے جب
وہ لوگ چلے گئے تو اس شخص نے شعبی سے کہا اے ابو عمرو کیا آپ نے
مجھے یہ حدیث نہیں کی تھی شعبی نے اُس سے کہا تیری خرابی ہو مرغی کے
بازار مین کیا اونٹ بکتے ہیں رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین
کہ امام شعبی رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر اسلئے انکار کیا کہ اُس نے ایک
بڑی کرامت ایسے لوگون سے بیان کی کہ اُن کی عقل اُسکو قبول نہیں
کرتی نہ اُن کی فہم وہان تک پہنچ سکتی ہے شعبی نے منکرین کے راس المال
علم کی تشبیہ دی ساتھ راس مال تجار کے جو مرغی ہو اور جو لوگ اسکو سمجھتے
ہین اور قبول کرتے ہیں اُنکے راس مال علم کی تشبیہ دی ساتھ راس مال
تجار کے جو اونٹ ہو سو یہ ایسے اونٹ کے ساتھ تمثیل دینے مین تساہل ہوا
بلکہ وہ تو جواہر نفیسہ سے بھی اعز وارفع واعلےٰ واغلیٰ ہے اور منکرین کی
راس مال کی مثال بول سیاہ سے بھی اقل و اصغر و ادنیٰ و احقر ہے انہیں
دونوں گروہ کیطرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں
اشارہ فرمایا ہے کہ تم حکمت نااہل کو نہ دو اگر دوگے تو اُس پر ظلم کروگے
اور حکمت کو اُسکے اہل سے نہ روکو اگر روکوگے تو اُنپر ظلم کروگے ؁

حکایت شیخ کبیر قدوۂ شیوخ عارفان برکت زمان و زمانیان العباس رحمہ اللہ
قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ دیار مصر میں سخت قحط ہوا تو میں دعا کیلئے
متوجہ ہوا مجھ سے کہا گیا کہ تو دعا نہ کر اس امر میں کسی ایک کی تم مین سے
دعا قبول نہ ہوگی پھر مین نے شام کا سفر کیا جب میں خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی قبر کے قریب پہنچا تو انہوں نے مجھ سے ملاقات فرمائی مین نے عرض کیا
یا خلیل اللہ میری ضیافت آپکے یہان یہی ہے کہ آپ اہل مصر کے واسطے
دعا کریں آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالےٰ نے اُس گرانی کو اُن سے دفع کیا امام یافعی

رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ شیخ کا یہ قول کہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے مجھ سے ملاقات کی قول حق ہے اسکا انکار نہیں کریگا مگر وہ شخص کہ
نا واقف ہے اس امر سے کہ ان لوگوں میں جو ایسے احوال والے ہوتے تھے کہ
وہ آن میں ملکوت سموات و ارض کا مشاہدہ کرتے ہیں انبیا علیہم السلام
کو زندہ دیکھتے ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا اور انکے سوا اور بعض
انبیا علیہم السلام کو آسمانوں میں دیکھا انکی باتوں کو سننا پہلے بیان گذر
چکا کہ جو کچھ انبیا علیہم السلام سے صادر ہوتے ہیں انکی مثل کرامتیں
اولیا رضی اللہ عنہم سے ظاہر ہوتی ہیں فرق اتنا ہے کہ معجزے میں تحدی
ہوتی ہے کرامت میں تحدی نہیں ہے ۔

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ مصر میں ایک دن اپنی
مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ ابو العباس قسطلانی رضی اللہ عنہ قاری تھے
شیخ قرشی کے روبرو موعظہ پڑھا کرتے تھے اتنے میں شیخ ابو العباس طنجی کی
پڑھنے کا وقت آیا قاری مذکور نے کتاب کھولی اور چپ رہے شیخ قرشی نے
ان سے کہا تمہیں کیا ہوا کیوں نہیں پڑھتے انہوں نے کہا یا سیدی کتاب
سفید ہے اس میں کچھ لکھا ہوا نہیں ہے شیخ قرشی نے فرمایا یہاں کون شخص
ہے لوگوں نے کہا ابو العباس طنجی شیخ نے فرمایا اے ابو العباس توبہ کر
اسنے توبہ کرلی پھر قاری سے کہا پڑھ اس نے کتاب کو لکھا ہوا پایا پھر حسب
عادت پڑھا ابو العباس قسطلانی مذکور نے زینت دنیا کو ترک کر دیا تھا انکی
جان و دل سے خدمت شیخ پر متوجہ تھے یہ اپنے زمانے میں زاہد مصر تھے انہوں
نے ریاضتیں بہت کی تھیں آخر عمر میں مکہ شرفہ کی اقامت اختیار کی تھی
وہیں انکا انتقال ہوا انکی قبر مشہور و معروف ہے ایک وقت مدینہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بارش نہ ہونے کے سبب قحط پڑا اسوقت میں

تب لوگوں نے استسقا کا قصد کیا اور یہ بات قرار پائی کہ ایک دن اہل
مدینہ دعا کریں اور ایک دن مسافر لوگ پانی مانگیں اور ایک دن اہل بیت نبی
کے گھر والے دعائے استسقا کریں اہل مدینہ نے دعا کی پانی نہ برسا پھر ابو العباس
رضی اللہ عنہ نے بہت سا کھانا پکوایا فقرا اور اہل حاجت کو کھلوایا اور
استسقا کیا خوب ہی پانی برسا رضی اللہ عنہ ۔

حکایت مغرب میں ایک شخص یعقوب نام امیر سو نیس تھے انہوں نے
احوال مریدین بہت کچھ دیکھے سبب اسکا یہ ہوا کہ انہوں نے بادشاہت
ملنے سے پہلے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا پھر اپنے بھائی کے قتل پر نادم ہوکے
یہی معصیت انکی توبہ کا سبب ہوگئی اس توبہ نے انکے باطن میں عمدہ
عمدہ احوال پیدا کردیے یہ گناہ انکے حق میں نہایت بابرکت ہوا اسی
مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ۔

رب ما قطیعة جلبت وصالا ۔ وکذا فی الدنیا من خبایا

فارسی کے مصرعہ بھی اسی مضمون کے ہیں ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
انہوں نے اپنا حال ایک عورت مریدہ سے جو کہ ان کے محل میں آیا
جایا کرتی تھی بیان کیا اس نے کہا کہ یہ احوال تو مریدین کے ہیں انہوں
نے کہا میں اپنے نفس سے کیا معاملہ کروں کون مجھے بتاوے میری دوا
کرے اس عورت نے کہا کہ اس کام کیلئے شیخ ابو مدین ہیں وہ اس زمانے
میں سید طائفہ صوفیہ ہیں یعقوب نے شیخ کی طرف آدمی بھیجا اور بہت جلد
طلب کیا اور ملتجی ہو کر شیخ کی اجابت چاہی شیخ نے فرمایا اس سے کہو
کہ تو اللہ عزوجل کی طاعت کر لو میں اس تک نہ پہنچ سکونگا بلکہ میں
تلمسان میں مرنا مقدر ہوگا شیخ اسوقت بجایہ میں تھے جب تلمسان میں
پہنچے تو یعقوب کے قاصدوں سے فرمایا کہ تم اپنے امیر کو میری طرف سے
سلام کہو اور اس سے کہدو کہ تیری شفا ابو العباس مرسی کے ہاتھ میں

اور تیز النفع بھی اُسی کے ہاتھہ پر ہے پھر تلمسان میں شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ
کا انتقال ہوگیا قاصد لوٹ کے یعقوب کے پاس آئے شیخ کی وصیت
اُس سے بیان کی یعقوب نے شیخ ابوالعباس مرنی کو بہت جلد طلب کیا
اور ہر طرف آدمی روانہ کئے یہانتک کہ وہ یعقوب کے آدمیونکو ملے
انہوں نے شیخ سے یعقوب کی طلب کا حال بیان کیا شیخ نے اللہ سبحانہ
سے یعقوب کی ملاقات کی اجازت پائی پھر شیخ یعقوب کیطرف روانہ ہوئے
اُس سے ملاقات ہوئی یعقوب خوش ہوا پھر اُس نے حکم دیا کہ ایک مرغی
ذبح کی جائے اور دوسری کی گردن مروڑی جائے اور یہ دونوں علیحدہ
علیحدہ پکائی جاویں غرضکہ ایسا ہی کیا گیا پھر ان دونوں کو شیخ کے روبرو
رکھا اور کہا کہ آپ تناول فرماویں شیخ نے اُنکی طرف دیکھا اور خادم
سے کہا کہ گردن مروڑی ہوئی کو اُٹھالے جا یہ مردار ہے اور دوسری
مرغی میں سے کھایا یعقوب نے اپنے نفس کو شیخ کے سپرد کیا اور اپنی
جان کو بمنزلۂ خادم قرار دیا شیخ کے ہاتھہ پر اُسکو بہت کچھہ فتوح حاصل
ہوئی بادشاہت کو ترک کیا اُسکو اپنے بیٹے کے حوالے کردیا اور خود
شیخ کے ساتھہ مشغول ہوا اور شیخ کی برکت و اشارت سے ولایت
میں اسکا قدم جم گیا منجملہ اُنکے کرامتوں کے ایک یہ ہے کہ لوگوں کو پانی
کی حاجت ہوئی یعقوب اور شیخ ابوالعباس شہر سے باہر گئے شیخ نے
یعقوب سے کہا کہ تو نماز پڑھ اور مسلمانوں کیلئے پانی مانگ یعقوب نے
عرض کیا کہ آپ اولے و احق ہیں یا سیدی شیخ نے فرمایا مجھے یہی حکم
کیا گیا ہے پھر یعقوب نے نماز پڑھی دعا مانگی فی الفور پانی برسا رضی اللہ عنہما

حکایت رقہ میں ایک شیخ تھے حاکم رقہ کی شکایت اُنکے روبرو
کیگئی یہانتک کہ اُن کا دل حاکم مذکور پر متغیر ہوا اتفاقاً ایک دن
والی کا گذر شیخ پر ہوا شیخ نے اُس پر ایک چیخ ماری اُس میں کہا کہ مرجا

وہ اُسی دم مرگیا یہی شیخ ایک روز کرامتوں کا ذکر کر رہے تھے ایک
بڑھیا نے کہا اس بڑھیا کو شیخ پر ناز تھا کتنے فشار اور کتنے دعوی کرتے
لوگ تو پانی نہ ہونیسے ہلاک ہوئے جاتے ہیں پھر وہ شیخ کے پاس
سے چلی گئی اور اپنے خچر پر سوار ہوئی یہ عورت اولاد ملوک کو پرورش
کیا کرتی تھی جب یہ کچھہ راہ قطع کرچکی تو بادل آیا اور خوب ہی پانی
برسا اور ایسے زور کی ہوا چلی کہ بڑھیا کو خچر پر سے کیچڑ میں پھینکدیا
پھر کھڑی ہوئی خچر پر سوار ہوئی لوٹ کے شیخ کے پاس گئی اُن سے کہا
ہم نے مانا کہ آپ نے اپنی جاہ سے پانی برسایا بھلا مجھے کس لئے خچر سے
کیچڑ میں پھینکدیا شیخ نے کہا تیری بہت سی فضول باتیں کرنے سے یہی
شیخ فرماتے ہیں کہ نورالدین ملک شام ہمارے نزدیک چالیس اولیا میں
معدود تھے اور صلاح الدین تین سو میں اور ابدال لوگ جب نورالدین
کو دیکھتے تو یہ اُنسے پوچھتے کہ ہم تمہارے نزدیک کیسا ہوں تو ابدال
کہتے کہ تو اصلح الظلمہ ہے باوجود اسکے کہ اُنمیں اوصاف ولایت تھے
رضی اللہ عنہ ✤

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے آدمیوں
کو حکایت کرتے سنا کہ ایک تاجر نے کہا کہ میں مسافر تھا میرے ساتھ
ایک جانور سواری کا تھا اُسپر کپڑا اتھا جب میں مصر میں گیا اور لوگوں
کیساتھہ مختلط ہوا تو میں نے اپنی سواری کو دیکھا اُسکو نہ پایا پھر
میں نے اُسکو تلاش کیا لوگوں سے پوچھا کچھہ اتا پتا نہ لگا مجھہ سے
میرے بعض اصحاب نے کہا کہ تو شیخ ابوالعباس دمنہوری کے پاس
جا امید ہے کہ وہ تیرے لئے دعا کریں اور میں اس سے پہلے ہی اُنکو
پہچانتا تھا غرضکہ میں اُن کے پاس گیا اُنکو سلام کیا اپنا قصہ بیان
کیا انہوں نے نہ میری بات کان دھر کے سنی نہ میری حاجت والی

پر تجھ سے راضی ہوں پھر زاہد اُسکو اپنے گھر لیگیا دنکو محنت مزدوری
کرتا رات کو اپنی بی بی کے افطار کے لئے کچھ لا دیتا تھا شہزادی دنکو نہیں
کھاتی تھی بلکہ نفلی روزے رکھا کرتی تھی جب اُس کا خاوند کوئی چیز لا
دیتا تھا اُس سے روزہ افطار کرلیتی اور ہر حال میں اللہ سبحانہ و تعالے
کی حمد کرتی اور کہتی اب میں عبادت کیلئے فارغ ہوئی ایک دن کوئی چیز
نہ ملی کہ بی بی کے پاس لاوے گھبرایا اور یہ بات اُس پر بہت شاق ہوئی
اپنے جی میں کہا کہ میری بی بی گھر میں بیٹھی ہوگی اور اُسکا روزہ ہے انتظار
کرتی ہوگی کہ میں کوئی چیز اُسکے افطار کیلئے لیجاونگا پھر کھڑا ہوا وضو
کیا نماز پڑھی اللہ تبارک و تعالے سے دعا کی اور کہا یا رب بیشک تو
جانتا ہے کہ میں دنیا کیلئے تجھ سے نہیں مانگتا ہوں میرا سوال میری
زوجہ صالحہ کی رضا کے لئے ہے الٰہی تو مجھے اپنے پاس سے رزق دے
بیشک تو خیر الرازقین ہے یہ کہتے ہی ایک موتی آسمان سے اُس پر
اُترا اُس نے لے لیا اور اپنی بی بی کے پاس لے گیا شہزادی اسکو
دیکھکر گھبرائی اور کہنے لگی یہ موتی تو کہاں سے لایا اسکی مثل تو میں
نے اپنے گھر بھی کبھی نہیں دیکھا زاہد نے کہا آج میں نے قوت تلاش
کیا کچھ فتوح نہ ہوئی تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ میری بی بی گھر
میں بیٹھی ہوئی انتظار کرتی ہوگی کہ میں کوئی چیز اُسکے پاس لیجاؤں
کہ وہ اُس سے روزہ افطار کرے اور وہ بادشاہ کی بیٹی ہے مجھ
سے نہیں ہوسکتا کہ میں بدوں کسی چیز کے اُسکے پاس جاؤں پھر میں
نے اللہ سبحانہ و تعالے سے دعا کی اُس نے مجھے یہ موتی آسمان سے
عنایت فرمایا شہزادی نے کہا تو اُس جگہ جا جہاں تو نے اللہ
تعالی سے دعا کی ہے اور اُس سے زاری کر اور دعا مانگ اور یوں کہہ
الٰہی سیدی مولائی اگر یہ ایسی چیز ہے کہ تو نے دنیا میں ہمکو دی ہے

تو تو ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اگر یہ اُن چیزوں میں سے ہے
جنکو تو نے آخرت باقیہ میں ہمارے لئے ذخیرہ کیا ہے تو تو اُسکو اٹھالے
زاہد نے ایسا ہی کیا وہ موتی اٹھا لیا گیا زاہد لوٹ کے شہزادی کے پاس
آیا یہ قصہ بیان کیا اُس نے کہا حمد ہے اُس اللہ کیلئے جس نے ہمکو دکھا
دیا جو کہ ہمارے واسطے آخرت میں ذخیرہ کیا ہے پھر کہا اب مجھے اسکی
پرواہ نہیں کہ دار فانی کی کسی چیز پہ مجھے قدرت نہو اور اس بات پر اللہ تعالے
کا شکر کیا رضی اللہ عنہا ❊

حکایت احمد بن عبد اللہ مقدسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت
ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے اُن سے اُنکا شروع
حال پوچھا اور ملک فانی سے ملک باقی کی طرف انتقال کرنیکا سبب دریافت
کیا اُنہوں نے فرمایا یا اخی میں ایک دن بادشاہی محل کی بلندی پر
بیٹھا ہوا تھا خواص لوگ میرے سر پہ کھڑے تھے میں نے جھروکے میں
سے جھانکا ایک شخص کو فقرا میں سے دیکھا کہ محل کے میدان میں بیٹھا
ہوا ہے اور اُسکے ہاتھ میں ایک سوکھی روٹی ہے اُس نے روٹی کو
پانی سے تر کیا اور دورے نمک سے اُسکو کھا گیا اور میں اُسکی طرف دیکھتا
رہا یہانتک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوا پھر کچھ پانی پیا اور اللہ تعالے
کی حمد و ثنا کی اور محل کے میدان میں سو گیا اللہ سبحانہ و تعالے نے الہام
کیا کہ میں اس امر میں فکر کروں میں نے اپنے کسی غلام سے کہا کہ جب یہ
فقیر اُٹھے تو تو اسکو میرے پاس لے آنا جب وہ جاگا تو غلام نے اُس سے
کہا اے فقیر اس محل کا مالک تجھ سے بات کرنا چاہتا ہے اُس نے کہا بسم اللہ
و باللہ و توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور غلام کے ساتھ اُٹھا اور میرے پاس آیا جب اُسکی نظر مجھ پہ پڑی تو مجھے
سلام کیا میں نے سلام کا جواب دیا بیٹھنے کی اجازت دی وہ بیٹھ گیا جب

اُسے اطمینان ہوا تو میں نے کہا اے فقیر کیا تو نے روٹی کہائی اور تو بہوکا
تہا پہر تو سیر ہو گیا اُس نے کہا ہاں میں نے کہا تو نے خواہش کے موافق
پانی پیا پھر تو سیراب ہو گیا اُس نے کہا ہاں میں نے کہا پہر تو اچھی طرح
سے بدون رنج و غم کے سو رہا تو نے آرام پایا اُس نے کہا ہاں میں نے
اپنے جی میں عتاب کی راہ سے کہا اے نفس دنیا کو میں کیا کرونگا نفس
تو اتنے کے ساتہہ قناعت کر سکتا ہے جتنا کہ تو نے دیکہا اور سُنا پہر میں
نے اُس گھڑی اللہ تعالے کے ساتہہ توبہ کا عہد کر لیا جب دن تمام ہوا
رات آئی تو میں نے بالون کا ٹاٹ پہنا صوف کی ٹوپی لگائی ننگے پاؤں
اللہ کیطرف چلا مجہے ایک آدمی خوبصورت خوشبو خوش لباس ملا میں اُس
کیطرف بڑہا اُسکو سلام کیا مصافحہ کیا اُس نے سلام کا جواب دیا اور مجہہ
سے پوچہا اے ابراہیم کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا اُس سے بہاگ
کے اُسی کی طرف جاتا ہوں مجہہ سے کہا تو بہوکا ہے میں نے کہا ہاں شیخ
کہڑے ہوئے ہلکی دو رکعت نماز پڑہی مجہہ سے کہا کہڑا ہو نماز پڑہ جیسے
میں نے پڑہی ہین جب نماز پڑہ چکا اور پہر کے دیکہا تو ناگاہ شیخ کے دہنی
طرف کہانا اور پانی ٹھنڈا رکہا ہوا تہا مجہہ سے فرمایا اے ابن ادہم آگے
بڑہ اور اللہ تعالے کے فضل سے کہا اور اُس پر اپنے رب کا شکر کر
میں آگے بڑہا اور بقدر کفایت کہانا کہایا اور کہانا اپنے حال پر رہا پہر
پانی پیا اللہ تبارک و تعالے کی حمد کی شیخ نے فرمایا اے ابن ادہم سمجھ
بوجہ لے اپنے کاموں میں جلدی نہ کر جلدی کرنا شیطان سے ہے اور جان
رکہہ کہ بیشک اللہ تعالے جب بندے کے ساتہہ نیکی کا ارادہ فرماتا
ہے تو اُسکو اپنی ذات کیلیئے برگزیدہ فرماتا ہے اور اپنے نور قدس سے
اُسکے دل میں ایک چراغ روشن کرتا ہے جس سے وہ حق و باطل میں فرق
کرتا ہے اپنے نفس کے عیوب کو دیکہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تجہے اسم اعظم

سکھا دوں سو جب تو بہوکا ہو یا تجہے پیاس لگے تو تو اُسکے ساتہہ اللہ تعالے
سے دعا کرے وہ اُسیوقت تجہے سیر کر دیگا تیری پیاس کو کہو دیگا - تو
سیراب ہو جاویگا اے ابن ادہم جب تو اخیار و فقرا کا ہمنشین ہو تو تو
اُنکے لیے زمین ہو جا کہ وہ تجہے روندیں اور تو اُنکو خفا نہ کرنا اسلئے کہ
بیشک اللہ عزوجل اُن کی خفگی سے خفا ہوتا ہے اور اُنکی خوشی سے
خوش ہوتا ہے پہر مجہے اسم شریف سکہایا پہر کہا استودعتک اللہ الحی
القیوم الذی لا یموت اور غائب ہو گئے میں نے رستہ لیا ناگاہ
ایک جوان خوبصورت خوشبو ملیح السیرت ملا میں نے اُسکو سلام کیا -
اُس نے سلام کا جواب دیا اور کہا اے ابن ادہم تیری کیا حاجت ہے
اور اس سفر میں تجہہ سے کون شخص ملا میں نے کہا میں ایک شیخ سے ملا
جنکی یہ صفت ہے اور انہوں نے مجہے فلاں فلاں بات سکہائی وہ جوان
رویا اور مجہے رولایا میں نے پوچہا یا سیدی میں آپ کو اللہ تعالے کی
قسم دیتا ہوں کہ یہ شیخ کون تہے اور آپ کون ہیں انہوں نے کہا شیخ
تو میرے بہائی الیاس تہے اور میں ابو العباس خضر ہوں میں بہت
خوش ہوا انکو اپنے سینے سے لگا لیا انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
بوسہ دیا مصافحہ کیا اُن سے دعا چاہی اُنہوں نے ثبات و عصمت کی میرے
لیے دعا کی پہر غائب ہو گئے مجہے نہیں معلوم کہاں گئے یہ میرے ابتدائے حال
کا قصہ ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں انکے ہدایت امر
میں ایک یہ روایت ہے اور دوسری روایت مشہور وہ ہے کہ شکار کے
لیے گئے تہے ایک ہاتف نے اُنکو آواز دی الخ واللہ تعالے اعلم
حکایت محمد بن یعقوب خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بہ نیت سیاحت توکل
اپنے گہر سے نکلا پہر میں اسی حالت پر رہا یہانتک کہ بیت المقدس میں آیا
پہر میں تیہ بنی اسرائیل کے ایک غار میں ٹہیرا کئی دن تک نہ کہانا کہایا

نہ پانی پیا یہانتک کہ قریب الموت ہوگیا میرا یہ حال تھا کہ ناگاہ دو راہب
کو جاتے ہوئے دیکھا وہ دونوں میلے کچیلے پریشان بال گرد آلود تھے میں
اُنکی طرف مائل ہوا اُنکو سلام کیا اُن سے کہا تم کہاں جاتے ہو اُنہوں نے
کہا ہم نہیں جانتے میں نے کہا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو انہوں نے کہا ہاں
ہم اُسکی مملکت میں اور اُسکے روبرو ہیں پھر میں نے اپنے نفس کو ملامت و
عتاب کیا اور کہا اے نفس یہ دونوں راہب توکل پر ثابت ہیں اور تو
نہیں باوجود اسکے کہ یہ کافر ہیں پھر میں اُن سے کہا تم مجھے اجازت دیتے
ہو کہ میں تمہارے ہمراہ ہوں اُنہوں نے کہا انشاء اللہ تعالے خیر ہوگی
غرضکہ ہم سب چلے جب شام ہوئی تو وہ اپنی نماز و معبود کی طرف کھڑے
ہوگئے اور میں اپنی نماز و معبود کیطرف کھڑا ہوا میں نے مغرب نماز تیمم
سے پڑھی انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے مٹی سے تیمم کیا وہ ہنسنے لگے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک نے اُن میں سے اپنے ہاتھ کے ساتھ
زمین کو کریدا فوراً پانی ظاہر ہوگیا ایسا صاف تھا جیسا موتی صاف
پتھر پر ہو میں متحیر ہوا پھر اُس نے پھر کے دیکھا تو اُسکی داہنی طرف کھانا
رکھا ہوا تھا مجھے در تعجب ہوا اُنہوں نے مجھ سے کہا تو کیوں متحیر ہے
کسلئے تعجب کرتا ہے آگے بڑھ اس حلال کھانے سے کھا اس میٹھے ٹھنڈے
پانی سے پی اور اپنے رب کریم ذوالجلال کی عبادت کر پھر میں آگے بڑھا
ہم سب نے کھانا کھایا پانی پیا میں نے وضو کیا نماز کی قضا کی پھر پانی نیچے
چلا گیا گویا نہ تھا وہ دونوں اپنی نماز کیطرف کھڑے ہوئے میں دوسری
جانب اپنی نماز کیطرف کھڑا ہوا یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر وہ کھڑے ہوئے
اور چلے میں بھی اُنکے ساتھ چلتا رہا جب رات آئی تو دوسرا راہب آگے
بڑھا نماز پڑھی کچھ پوشیدہ دعائیں کیں پھر زمین کو اپنے ہاتھ سے کریدا پانی نکل آیا
جیسا کہ پہلے راہب کیلئے نکل آیا تھا اور اُسکے داہنی طرف کھانا رکھا ہوا

تھا مجھ سے کہا آگے بڑھ اور کھا پی اور اپنے رب کی عبادت کر ہم نے کھایا
پیا نماز کے لئے وضو کیا پھر پانی نیچا ہوگیا گویا کہ نہ تھا جب تیسری رات
آئی تو دونوں نے مجھ سے کہا اے محمدی یہ رات تیری ہے اور تیری
نوبت ہے میں اُنکی بات سے شرمایا اور مجھے نہایت خوف ہوا میں نے کہا
انشاء اللہ تعالے خیر ہوگی پھر اُن کے پاس سے ایک گوشے میں گیا دو
رکعت نماز پڑھی میں نے کہا الٰہی سیدی و مولائی بیشک تو جانتا ہے
کہ میرے گناہ بہت ہیں انہوں نے تیرے نزدیک کوئی وجاہت میری باقی
نہیں رکھی لیکن میں وجیہ کریم ذوالجاہ العظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی جاہ کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے ان دونوں کے درمیان
میں پشیمان نہ کرنا جب میں اپنی دعا سے فارغ ہوا تو میں نے پھر کے دیکھا
ناگاہ پانی بہ رہا تھا میری داہنی طرف کھانا رکھا ہوا تھا میں نے اُن
سے کہا آگے بڑھو اللہ تعالے کے فضل سے کھاؤ وہ آگے بڑھے پھر ہم
نے کھایا پیا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کی یہانتک کہ میری دوسری
باری آئی پھر میں نے اللہ تعالے سے دعا کی جسطرح پہلی بار دعا کی
تھی ناگاہ پانی نکل آیا کھانا حاضر ہوگیا جب تیسری نوبت آئی تو اللہ تعالے
سے دعا کی جیسے پہلے کی تھی ناگاہ دو آدمی کا کھانا پینا موجود ہوا میرا
دل ٹوٹ گیا اُن دونوں نے مجھ سے کہا اے محمدی یہ کہاں سے نیا
حادثہ نازل ہوا کہ تیرے کھانے پینے میں کمی ہوئی میں نے اُن سے کہا تم
کیا نہیں جانتے ہو کہ امر اُسی کی طرف پھرتا ہے ہم اُسی کے زیر حکم و
مشیت ہیں ہمارا دین و مذہب اسی کا مقتضی ہے یعنی عسر و یسر شدت
و رخا منع و عطا تاکہ ہمارے صبر کی آزمایش کرے اُنہوں نے کہا اے
محمدی تو نے سچ کہا ہے بیشک یہ رب عظیم ہے یہ دین سلیم ہے تو اپنا
ہاتھ پھیلا ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں

اور ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور دین اسلام حق ہے اور اُسکے سوا دین باطل ہیں میں نے
اُن سے کہا اے میرے پیارے بہائیو تمہاری رائے ہو تو ہم جمعہ و جماعت
کے لئے کسی شہر کیطرف چلیں اسلئے کہ جمعہ مساکین کا حج ہے اُنہوں
نے کہا یہ رائے درست ہے یہ کام اچہا ہے پہر اس ارادے سے ہم
جا رہے تہے کہ ایک آبادی نظر آئی اور رات اندہیری تہی ناگاہ وہ
بیت المقدس تہا ہم اُسکے اندر داخل ہوئے ایک مدت دراز ہم وہاں
رہے اللہ تعالےٰ کی عبادت کیا کرتے تہے ہمارا رزق ایسی جگہ سے آتا
تہا کہ ہمکو اُس جگہ کا گمان بہی نہ تہا یہانتک کہ ان دونوں کا انتقال
ہوگیا رضی اللہ عنہما ؂

حکایت ۵۱ معروف کرخی رضی اللہ عنہ دجلے کے کنارے پر سے گذرے
وضو کرنیکے لئے بیٹھے اپنا قرآن شریف اور کپڑے رکہدیے ایک
عورت آئی اُنکو لے گئی معروف اُسکے پیچہے گئے یہانتک کہ ایک تنہا
جگہ میں اُسکو جا لیے تاکہ اُسکا ہتک نہ ہو اُس سے کہا اے عورت
تو خوف نہ کر میں معروف کرخی ہوں اے بہن تمہارا کوئی بیٹا پڑہتا
ہے اُس نے کہا نہیں اُنہوں نے کہا تمہارا خاوند ہے اُس نے کہا
نہیں انہون نے کہا کوئی بہائی ہے کہا نہیں انہون نے کہا تو قرآن
شریف مجہے دیدو اور کپڑا لے لو اور دنیا و آخرت میں میرا کوئی مواخذہ
تم سے نہیں ہے عورت کو نہایت شرم دامنگیر ہوئی کہنے لگی میں اللہ
عزوجل سے توبہ کرتی ہوں کہ پہر کبہی ایسا کام نہ کرونگی معروف
خوش ہوئے اُسکے لیے ایک خاص دعا فرمائی ہر ایک اپنی اپنی راہ
چلا گیا اُس عورت پر معروف کرخی کی دعا کی برکت نازل ہوئی رحمہما
اللہ تعالےٰ ؂

حکایت ۵۲ بغداد میں پانی رک گیا یہانتک کہ بغداد والے قریب بہ ہلاک
ہوگئے سب نے غسل کیا طہارت کے جنگل کی طرف گئے اللہ عزوجل سے
دعا کی کہ پانی برسے دو دن تک دعا کی مگر پانی نہ برسا یہ زمانہ ہارون
رشید رحمہ اللہ کا تہا یہ لوگ اس حالت میں گرفتار تہے کہ ناگاہ جنگل
سے ایک شخص پریشان بال گرد آلود دو چادرین پہٹی پرانی پہنے ہوئے
آیا اُسکے ساتھ تین کواری بیٹیاں نہایت حسین جمیں تہیں وہ لوگو
سے علیحدہ کہڑا ہوا لوگوں کو سلام کیا اُنہوں نے جواب سلام کا دیا۔
اس شخص نے پوچھا اے لوگو تم سب جمع ہوکے یہان کیوں کہڑے ہو
اُنہوں نے کہا اے شیخ ہم نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ ہم کو پانی
دے سو اُس نے نہ دیا اُس نے کہا اے لوگو شہر میں کیا وہ تم سے
غایب تہا کہ تم جنگل کی طرف نکلے کیا اللہ سبحانہ وتعالےٰ ہر مکان
میں موجود نہیں ہے کیا اُس نے اپنی کتاب مین نہیں فرمایا ہے
وهو معكم اينما كنتم والله بما تعملون بصير یہ خبر ہارون رشید کو
پہنچی کہا یہ کلام تو ایسے شخص کا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے اور اُسکے مالک کے
درمیان میں کوئی سر پوشیدہ ہو پہر کہا تم اُسکو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر
ہوا تو ہارون نے اُس سے مصافحہ کیا اپنے روبرو اُسکو بٹہایا پہر کہا اے شیخ
تم اللہ تعالےٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم کو پانی دیوے شاید آپ کی اُس کے
نزدیک کوئی وجاہت ہو شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ
میں تمہارے لئے اپنے معبود اپنے سید اپنے مولےٰ سے دعا کروں اُنہوں
نے کہا ہاں شیخ نے کہا تو تم سب اللہ عزوجل سے توبہ کرو لوگوں میں
توبہ کی پکار لگی سب نے توبہ و انابت کی پہر شیخ آگے بڑہے دو رکعت
نماز نفل پڑہی جب سلام پہیرا تو قلب رد آکیا اور روئے اور دعا کی دعا
پوری کرنے نہ پائے تہے کہ آسمان پر بادل گہر گیا بادل گرجا بجلی چمکی

خوب ہی پانی برسا جیسے مشک کے دہانے کھولدیئے رشید خوش ہوئے انکے
خواص لوگ اور اہل مملکت مبارکبادی کیلئے جمع ہوئے ہارون نے کہا
شیخ کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے انکو تلاش کیا انکو اپنی جگہ پانی اور مٹی میں
سجدہ کرتے ہوئے پایا انکی بیٹیو نسے پوچھا کہ تمہارے باپ کو کیا ہوا
ہے کہ سر نہیں اٹھاتے ہیں انہوں نے کہا ان کی یہی عادت ہے جب کہ
اللہ تعالے کیلئے سجدہ کرتے ہیں تین دن تک نہ انکو افاقہ ہوتا ہے نہ
یہ اپنا سر اٹھاتے ہیں اسکی خبر ہارون رشید کو گیگئی وہ بہت روئے اور
کہا الٰہی میں تجھہ سے سوال کرتا ہوں اور حرمت صالحین کے ساتھہ وسیلہ
پکڑتا ہوں کہ تو ہمارے تئیں انکو ہبہ کردے اور اپنے فضل وجود و
کرم سے انکے برکات جزیلہ کا ہم پر فیضان کر یا ارحم الراحمین +

حکایت ۱۲۵ شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایکبار ہم نے سفر
کیا اہل بادیہ سے ایک شخص صالح ہمارے ہمراہ تہا ہم ایک بڑی خندق کی
طرف پہنچے اس میں درخت بہت تھے اور اس شخص کو معرفت آثار کے تھے
اس نے کہا یہ خندق معمور ہے پہر ہم مڑتے ہوئے خندق میں اترے اور
دوسری جہت کے ساتھہ متعلق ہوئے جب ہم درختو نسے جدا ہوئے تو ہم
نے تین آدمیوں کو دیکھا کہ انکے ہاتھوں مین ہتھیار تھے وہ رہزنی کے
لئے کھڑے ہوئے ہم سب جمع ہوگئے ہم نے کہا کیا کرین اس آدمی نے
کہا تم اس امر کو اسکی اصل کی طرف پھیرو کیا تم اللہ کے لئے نہیں نکلے
ہو ہم نے کہا ہاں اس نے کہا تم اس کام کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور
میرے پیچھے چلے آؤ کوئی تم میں سے دائیں بائیں پھر کے نہ دیکھے پھر
مرد صالح آگے بڑھا اور ہم اسکے پیچھے چلے اور رہزن ہمارے برابر
میں راہ چھوڑ کے چلے ہم ان سے چل کے نکل آئے یہانتک کہ وہ ہمارے
پیچھے لوٹ آئے مین اپنے اصحاب سے پیچھے تہا میں نے پہر کے دیکھا تو

رہزن بقدر برچھی کی مار کے ہمارے قریب آگئے مین نے اپنے ہمراہیوں سے کہا
کہ انہوں نے ہم کو پالیا شیخ بدوی ادہر ادہر التفات نہیں کرتے تھے
میرے بات کرتے وقت وہ ٹہیر گئے اور پھر گئے دیکھا جب شیخ نے رہزنوں
کو دیکھا تو کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الٰہی ہمکو ان شیطانوں
کی شر سے دور رکھہ میں نے شیخ سے کہا کہ آپ دیکھیں اب ہم کیا عمل کرین
انہوں نے کہا عمل کیا چیز ہے مین نے کہا یہ ضحی کا وقت ہے اور نفل میں
جماعت کرنا درست ہے میں آگے بڑہوں اور تم کو نماز پڑھاؤں یہ لوگ
انشاء اللہ تعالے چلے جاوینگے شیخ نے مجھہ سے کہا اے ابو یزید اب ہم کو
حاجت ہے کہ ہم ان سے چھپ جاوین مین نے کہا تم زیادہ خبردار ہو شیخ
نے اپنا ہاتھہ اٹھایا کلمے کی اور بیچ کی انگلی کے ساتھہ اشارہ کیا اور کہا
ٹہیر جاؤ بیٹھو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ ٹہیر گئے کوئی ان میں کا اپنی
جگہ سے تجاوز نہیں کرسکتا تھا اور نہ وہ اپنے ہمراہیوں کے قریب آسکتا
تھا جو جس جگہ تھا وہیں ٹہیر گیا ہم چلدیئے اسکے بعد شیخ نے بات نہیں
کی یہانتک کہ ہم کسی گھاٹی مین ایسی جگہ پہنچ گئے کہ وہ لوگ ہم تک
نہیں آسکتے تھے پھر شیخ ٹہیر گئے اور ہم بھی انکے ساتھہ ٹہیرے کہا دیکھو
وہ شیطان اپنے حال پر ٹہیرے ہوئے ہین واللہ اگر اللہ عزوجل کا ڈر
نہ ہوتا تو میں چلا جاتا اور انکو اسی جگہ چھوڑ جاتا ولیکن الٰہی تو ہم کو
ان کے لئے توبہ کا سبب کر پہر انکی طرف اشارہ کیا کہ چلے جاؤ مین نے
دیکھا کہ ہر ایک ان مین سے زمین پر بیٹھ گیا اپنے ساتھی کے ساتھ باتیں
کرنے لگا پہر وہ شیخ کی برکت سے جس راہ آئے تھے اسی راہ لوٹ کے
چلے گئے رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ۱۲۶ شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں موضع
بدر میں تھا مکے کو جاتا تہا وہان ایک شیخ شخص کے پاس کھجوریں تہیں

حاجیوں کو اس شرط پر بیچتا تہا کہ انکی قیمت کے میں لونگا اُس نے مجھے جو
کچھہ کہجوریں دین اور دینے میں مجھہ سے الحاح کیا اور کہا کہ تمکو [illegible]
تک اسکی قیمت لینے میں صبر کرونگا اگر تم مرگئے تو تمکو معاف ہے اس نے
اسقدر اصرار کیا تو مین نے کہجوریں لے لیں پہر اسکو ہم سے پہلے سفر پیش
آیا مجھہ سے قیمت کا مطالبہ کیا میں نے کہا میرے پاس کچھہ نہیں ہے تو
نے خود کہا تہا کہ بدون تمکے قیمت نہ مانگونگا اُس نے کہا نہیں
میں ضرور ہی قیمت لونگا اُس نے مجھے تنگ کیا ایذا دی گالیاں دیں
مین بدر کی مسجد میں گیا اللہ تعالے سے دعاوزاری کی پہر مین نکلا ایک
آدمی ملا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدو ہے احرام باندہے تہا اُس نے مجھے
چند درہم دئے اور میری ہتھیلی میں گن دئے میں قرضخواہ کے پاس
گیا اُسکا قرض ادا کر دیا اُسکی ایذا دہی اور [illegible] کہنے لگا لوگ درہم
چھپا رکھتے ہین اور جہوٹ بولتے ہیں قسم کہاتے ہین کہ اُنکے پاس نہیں
ہیں اور درہم اُنکے پاس ہوتے ہیں مین نے سکوت کیا اُسکو کچھہ جواب نہ دیا
حکایت شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مشرکین
نے بلاد اندلس کے کسی گاؤں پر ہجوم کیا زبردستی اُسمیں گہس گئے گاؤں
والون کو قید کر لیا بہت سے قیدی اپنے ساتہہ پکڑ لائے اہل اندلس اس
بات سے گہبرائے یہ خبر پہنچی کہ گھوڑوں کے ساتھہ قیدیوں کے لئے گہاس
ڈالا جاتا ہے اور انکی مشکیں بندہی ہوئی ہیں اپنے منہ سے چرتے ہین
جسطرح بہائم چرتے ہیں میں اس زمانے میں ایک رات نزدیک شیخ ابواسحٰق
بن طریف رضی اللہ عنہ کے رہا ہمارے درمیان میں کہانا رکہا گیا اُنہوں
نے بسم اللہ کہہ کے ایک آہ کہینچی پہر مجھہ سے کہا اے محمد کیا تجھے نہیں پہنچا
کہ مسلمانوں پر کیا بلا نازل ہوئی مین نے کہا ہاں پہر وہ قصہ بیان کرتے
تہے اور روتے جاتے تہے یہانتک کہ چلا کے رونے لگے پہر کہا واللہ

میں نہ کہانا کہاونگا نہ پانی پیونگا یہانتک کہ اللہ تعالے مسلمانوں سے
بلا کو دور کرے پہر گہڑی بہر کہانے سے علیحدہ ہو گئے پہر کہنے لگے الحمد للہ
اور کہانے کے قریب ہوئے مجھہ سے کہا کہاؤ میں نے کہانا کہایا مجھے تعجب ہوا
کہ انہوں نے کہانا کیوں چھوڑا پہر گہڑی کے بعد باوجود قسم کہانے کہانے
لگے اسکے بعد خبر پہنچی کہ جسوقت شیخ نے باتیں کی تہیں اسوقت نصارے
نے ایک بڑا شور سنا انکو یقین ہوا کہ مسلمانوں کے لشکر نے انکو آگہیرا
سو وہ اپنے گہوڑوں پر سوار ہوکے اپنی جان بچاکے بہاگ گئے اور
غنیمت اور قیدیوں کو چھوڑ گئے اللہ عزوجل نے بغیر تکلیف وطلب کے
مسلمانوں کو انکے ہاتہہ سے نجات دی اور قیدی غنیمت لے کے چلے آئے
اسکو بلاد مسلمین میں پہیر دیا والحمد للہ رب العالمین رضی اللہ عن الجمیع
حکایت بعض زہاد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں ہمراہ ایک جماعت
زہاد کے تہا ظہر کی نماز کا وقت آیا ہم ایسے جنگل میں تہے کہ وہان پانی
نہ تہا ہم نے اللہ تعالے سے دعا کی ہم دعا تمام کرنے نہ پائے تہے کہ
دور سے ایک چیز ہم کو ظاہر ہوئی ہمنے اُسکا قصد کیا اللہ تعالے نے
مسافت بعید کو ہمارے لئے طے کر دیا یہانتک کہ ہم ایک محل کیطرف
پہنچے وہ نہایت بلند اور مضبوط تہا اُسکا صحن بہت اچہا تہا گرد اُسکے
نہرین چشمے جاری تہے ہم نے اللہ تعالے کا شکر کیا اچہی طرح سے وضو
کیا نماز پڑہی پہر ہم محل کیطرف بڑہے وہاں دیکہا تو اُسکی دیوار پر یہ
دو شعر لکہے ہوئے تہے ؎

هذی منازل اقوام عهدتهم ... فی رغد عیش خصیب ما له خطر
دعتهم نوب الایام فارتحلوا ... الی القبور فلا عین ولا اثر

یعنے یہ ان لوگوں کے مکان ہیں جو نہایت عیش و آرام میں تہے حوادث
زمانہ نے انکو بلایا تو انہوں نے قبروں کی طرف کوچ کیا اب انکا کچھہ اتا پتا

باقی نہیں رہا محل کے وسط میں ایک تخت سونے کا تہا اُس پر یہ شعر لکہے ہوئے تہے ؎

لازلت تطلب کلما　　یردی وتمعن فی الطلب
وملکت ما املت من　　ارض الاعاجم والعرب
مدت الیک ید الردی　　فذهبت فیمن قد ذهب

یعنی تو ہمیشہ ایسی چیزونکو طلب کرتا رہا کہ وہ تجہے ہلاک کریں اور انکی طلب میں غرقاب رہا اور عجم وعرب کی زمین جسکی تجہے آرزو تہی تو اُس کا مالک بہی ہوگیا موت نے تیری طرف اپنا ہاتہہ بڑہایا سو جو لوگ کہ چلے گئے تو بہی اُن میں چلا گیا ہم نے وہاں ایک باغ دیکہا اُسمین سفید پتہر کا ایک تختہ تہا اُسپر یہ شعر لکہے ہوئے تہے ؎

قد کان صاحب هذا القصر مغتبطا　　فی ظل عیش یخاف الناس من باسه
اذ جاءه بغتة ما لا مرد له　　فخر میتا وزال التاج عن راسه
فاخرج الی القصر وانظر کیف اوحشه　　فقدان اربابه من بعد ایناسه

یعنے اس محل کا مالک ایسے عیش وآرام میں تہا کہ لوگ اُس پر رشک کرتے اور اُسکی قوت سے ڈرتے تہے اچانک اُسکو ایسی بلا آئی کہ کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتی یعنی موت سو وہ مر کے گر پڑا اور تاج اُسکے سر سے پہسل گیا اب تو اُسکے محل کیطرف جا اور دیکہہ کہ بعد آبادی کے کیا وحشت ناک ہو رہا ہے سب محل والے فنا ہوگئے ایک آدمی تک نظر نہیں آتا ہم یہ شعر پسند آئے پہر ہم وہاں سے قبے کی طرف چلے دیکہا کہ اُسکے وسط میں ایک قبر ہے اُسکے سرہانے ایک تختی سفید پتہر کی لگی ہوئی تہی اُسپر یہ شعر لکہا ہوا تہا ؎

انا رهین التراب فی اللحد وحدی　　واضعا تحت لبنة الترب خدی

یعنے میں تنہا قبر میں مٹی ہو رہا ہون اپنا گال مٹی کی اینٹ کے نیچے

رکہے ہوئے ہوں ؎

باتوا علی قلل الاجبال یحرسهم　　غلب الرجال فلم تنفعهم القلل
واستنزلوا بعد عز عن معاقلهم　　واسکنوا حفرا یا بئسما نزلوا
ناداهم صارخ من بعد ما دفنوا　　این الاسرة والتیجان والحلل
این الوجوه التی کانت منعمة　　من دونها تضرب الاستار والکلل
فافصح القبر عنهم حین ساءلهم　　تلک الوجوه علیها الدود یقتتل
قد طالما اکلوا دهرا وما نعموا　　فاصبحوا بعد طول الاکل قد اکلوا

یعنے بادشاہون نے پہاڑوں کی چوٹیون پر محل قلعے بنائے راتکو ان میں رہا کرتے قوی بہادر لوگ اُن کی حراست کرتے سو اُس نے اُنکو کچہہ نفع نہ دیا آخرکو بعد عزت وآبرو کے اپنے قلعوں سے اُتارے گئے پہر گڑہوں میں بسائے گئے افسوس کیا بری طرح اُترے بعد دفن کے ایک چیخنے والے نے انکو پکارا کہ تخت وتاج شاہی اور لباس شاہانہ کہان گیا وہ منہ کہان گئے جو ترو تازہ چمکتے دمکتے عیش وآرام میں تہے اُنکے روبرو پردے ڈالے جاتے تہے اور خیمیں لگائی جاتی تہیں جب وہ چپ رہے جواب نہ بنا تو قبر نے اُنکی طرف سے بزبان فصیح جواب دیا کہ یہ وہی منہ ہین جن اب کیڑے آپسمیں لڑ رہے ہیں مدتہاے دراز تک اُنہوں نے کہایا پیا عیش وآرام کیا اب بعد مدت تک کہانے کے یہ خود کہائے گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں بقیع کے قبرستان میں گیا تاکہ دوست احباب کی زیارت کرون میں نے ایک ایک پر سلام کیا پہر میں لوٹا اور یہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

مالی مررت علی القبور مسلما　　قبر الحبیب فلم یرد جوابی
یا قبر مالک لا تجیب منادیا　　امللت بعدی صحبة الاحباب

یعنے مجہے کیا ہوا کہ میں نے قبروں پر گذر کیا دوست کی قبر پر سلام پڑہا

سو اُس نے مجھے کچھ جواب دیا اے قبر تجھے کیا ہوا کہ تو پکارنیوالے کو جواب
نہیں دیتی کیا تو بعد میرے احباب کی صحبت سے ملول ہو گئی آپ فرماتے
ہیں کہ ایک بلند آواز نے مجھے یہ جواب دیا ؎

قل للحبیب وکیف لی بجوابکم — وانا الرهین بجندل وتراب
اکل التراب محاسنی فنسیتکم — وحجبت عن اهلی وعن احبابی

یعنے اے قبر تو دوست سے کہدے کہ میں کیونکر تم کو جواب دوں میں
تو پتھر مٹی میں گرو ہوں میری ساری خوبصورتی کو مٹی نے کھالیا سو
میں تمہیں بھول گیا اور اپنے اہل و احباب سے چھپایا گیا کسی نے
مذمت دنیا میں کیا خوب کہا ہے ؎

ومن یکن همه الدنیا یجمعها — فسوف یوما علی رغم یخلیها
لا تشبع النفس من دنیا تجمعها — وبلغة من قوام العیش تکفیها
لا دار للمرء بعد الموت یسکنها — لا التی کان قبل الموت یبنیها
فمن بناها بخیر طاب مسکنها — ومن بناها بشر خاب بانیها
فاغرس اصول التقی ما عشت مجتهدا — واعلم بانک بعد الموت تجنیها

یعنی جس شخص کا قصد و فکر دنیا ہو کہ اُسکو جمع کرے سو عنقریب ایک
دن زبردستی اُسکو چھوڑنا پڑیگا نفس دنیا جمع کرنیسے سیر نہیں
ہوتا اور بات یہ ہے کہ اس قدر توشہ جس سے زندہ رہے اُسکو کافی
ہے آدمی کے لئے مرنیکے بعد کوئی ایسا گھر نہیں ہے کہ وہ اُس میں
رہے مگر وہ گھر جسکو مرنیسے پہلے بنایا کرتا تھا سو جسنے بھلائی سے بنایا
وہ بہت آرام سے اُسمیں رہیگا اور جسنے برائی سے بنایا اُسکا بنانیوالا
ٹوٹے میں رہا تو تو جب تک زندہ رہے تقویٰ کی جڑیں لگانے میں
سعی کر جان رکھ کہ تو بیشک مرنیکے بعد اُنکے پھل چنیگا ؎

فصل طے ارض کی حکایات کے بیان میں یعنی منجملہ کرامات اولیاء رضی اللہ عنہم ایک یہ ہے کہ اُن کیلئے مسافت بعیدہ قلیل میں طے ہو جاتی ہے

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ولی کے لئے لوگوں
سے اختلاط کرنا ذلت ہے اللہ تعالے کے ساتھ تنہا رہنا عزت ہے
میں نے کسی ولی اللہ کو نہیں دیکھا مگر تنہا لوگوں سے علیحدہ عبداللہ
بن صالح کے لئے اللہ تعالے کی طرف سے سابقہ و موہبت جذبیہ تھی
یہ ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف لوگوں سے بھاگتے پھرتے تھے ایک
جگہ جم کے نہیں رہتے تھے یہانتک کہ مکہ معظمہ میں آ گئے یہاں بہت
مدت تک قیام کیا میں نے اُن سے کہا تم یہاں بہت ٹھہرے انہوں
نے کہا میں یہاں کیونکر نہ قیام کروں میں نے کوئی شہر اِس سے
بڑھ کر نہیں دیکھا کہ وہاں رحمت و برکت و ملائکہ کا نزول صبح و شام
یہاں فرشتے آتے جاتے ہیں میں اس شہر میں بہت عجائب دیکھتا ہوں
کہ فرشتے طرح طرح کی صورتوں کے کعبے کا طواف کرتے ہیں اور اُن
کا طواف منقطع نہیں ہوتا اگر میں سب باتیں جو میں نے دیکھی ہیں
بیان کروں تو جو لوگ کہ ایمان نہیں رکھتے اُنکے عقول ہرگز اُنکو
قبول نہ کریں میں نے کہا میں اللہ کیواسطے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے
ان میں سے کچھ تو بتادو انہوں نے کہا کوئی ولی نہیں ہے کہ اُس
کی ولایت صحیح ہو مگر وہ جمعہ کی رات کو اس شہر میں حاضر ہوتا ہو
مجھے نہیں رہتا میں انہیں کی ملاقات کے لئے یہاں ٹھیرا ہوا ہوں

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسکو مالک بن قاسم جیلی کہتے ہیں وہ آیا اور اُسکے ہاتہہ میں چکنائی لگی ہوئی تھی مین نے اُن سے کہا تم ابھی کھانا کھاکے آئے ہو اُنہوں نے کہا استغفر اللہ مین نے تو ایک ہفتے سے کھانا نہیں کہا یا لیکن والدہ کو کہانا کہلایا تہا پہر مین جلدی سے چلا آیا تا کہ صبح کی نماز مین مل جاؤں یہ شخص جس جگہ سے آیا تہا وہاں سے مکے تک نو سو فرسخ مسافت تھی عبد اللہ نے مجہہ سے کہا تو یقین کرتا ہے میں نے کہا ہاں کہا حمد ہے اللہ کے لئے جس نے مجھے مومن کو دکھایا میں نے کہا نو سو فرسخ کا مقدار مسافت کتنا ہو کہا ایک سو سترہ منزل ہوا جو کہ تین مہینے ستائیس دن کا رستہ ہوتا ہے فقط دن کے چلنے مین نہ رات کے یا کہا رات کے چلنے میں نہ دن کے بعض صلحا نے مجھے خبر دی کہ وہ کعبے کے گرد ملائکہ و انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام کو دیکھتے ہیں اور اکثر یہ دیکھنا شب جمعہ کو ہوتا ہے ایسے ہی پیر کی رات جمعرات کی رات کو اور ایک جماعت کثیر انبیا و اولیا کو شمار کرکے مجھے بتایا اور ذکر کیا کہ وہ ہر ایک کو اُن میں سے کعبے کے گرد معین جگہ میں بیٹھے ہوئے دیکھتے ہیں اور ہر ایک کے ساتہہ اُسکے اتباع اور گھر والے قرابت والے اصحاب بیٹھتے ہیں اور ذکر کیا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بہت سے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں جنکی گنتی سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا اور انبیا کے نزدیک ایسے جمع نہیں ہوتے اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی اولاد جمع ہوکے کعبے کے دروازے کے قریب مقام ابراہیم کے مقابلے میں بیٹھتے ہیں اور موسے علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا علیہم السلام حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان میں اور

عیسیٰ علیہ السلام اور ایک گروہ انبیا علیہم السلام کا حطیم کیطرف بیٹھتے ہیں اور اسمیں اسمعیل علیہ السلام کی قبر کو دیکھا اور ایک جماعت ملائکہ علیہم السلام کو حجر اسود کے نزدیک دیکھا اور سید خلق اجمعین رحمت عالمین تاج اصفیا خاتم الانبیا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مع اہلبیت و اصحاب و اولیاء امت کے رکن یمانی کے پاس رونق افروز دیکھا اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسے علیہم الصلوٰۃ والسلام کو سب نبیوں سے بڑھکر امت محمدیہ کے ساتہہ محبت کرتے دیکھا اور سب سے زیادہ اس امت کے فضل سے خوش ہوتے پایا اور سب سے زیادہ اس امت کے ساتھ انس کرتے دیکھا اور دیکھا کہ بعض انبیا علیہم السلام اُنکے فضل پر رشک کرتے ہیں اُسکے سوا اور بہت سے اسرار بیان کئے بعض کے بیان کرنے میں طول ہے اور چند ایسے ہین کہ بعض عقول اُنکی متحمل نہیں ہوسکتی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض انبیا علیہم السلام کا اس امت کے فضل پر رشک کرنا کچھہ مستبعد نہیں ہے اسلئے کہ موسے علیہ السلام کا رشک اور اُنکا رونا شب معراج میں مشہور ہی ہے اور غبطت خیر میں محمود ہے اور مذموم جو ہے وہ حسد ہے اور ابراہیم و عیسے علیہما السلام کی محبت جو اس امت کے ساتہہ ذکر کی سو یہ ان حضرات کے مناسب حال ہے ان دونوں کو اس اُمت کے ساتہہ نہایت محبت ہے جس شخص کو اخبار و آثار پر اطلاع ہے وہ اسکو خوب جانتا ہے بلکہ یہ بات تو خود قرآن شریف ہی سے سمجھی جاتی ہے و اللہ تعالےٰ اعلم ٭

حکایت بعض صالحین فرماتے ہیں کہ مین مدینہ منورہ میں تہا قبر شریف کے پاس گیا ناگاہ ایک شخص عجمی بڑے سرکا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رخصت ہورہا تھا جب وہ مسجد سے نکلا تو میں اُسکے پیچھے ہولیا جب

وہ مسجد ذو الحلیفہ مین پہنچا تو اس نے نماز پڑہی تلبیہ کہا مین نے بہی نماز
پڑہی تلبیہ کہا اور مین اُسکے پیچھے نکلا اُس نے التفات کیا تو مجھے دیکھ
لیا مجھ سے کہا تیرا کیا ارادہ ہے میں نے کہا میرا یہ ارادہ ہے کہ میں تمہارے
ساتھ چلوں اُس نے انکار میں نے اصرار کیا کہا اگر تو ضرور ہی چلتا
ہے تو تو اپنا قدم نہ رکھنا مگر میرے نقش قدم پر مین نے کہا ہاں ایسا
ہی کرونگا پہر وہ چلا اور جس راہ پر لوگ چلتے تھے اُسکو چھوڑ دیا جب
تہوڑی سی رات گزر چکی تو ناگاہ چراغ کی روشنی دکھائی دی اُس
نے میری طرف پھر کے دیکھا اور کہا یہ مسجد عائشہ ہے تو آگے بڑہ جا
یا میں آگے چلا جاؤں میں نے کہا جو تمہیں پسند ہو پہر وہ آگے چلے
گئے اور میں وہیں سو رہا یہانتک کہ جب سحر کا وقت ہوا تو میں مکے
میں داخل ہوا طواف کیا سعی کی شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہوا ایک جماعت شیوخ اُنکے پاس بیٹھی ہوئی تھی
میں نے اُنکو سلام کیا شیخ نے مجھ سے کہا کب آیا مین نے کہا ابہی
حاضر ہوا کہا کہان سے مین نے کہا مدینے سے کہا مدینہ چھوڑے کتنے دن
ہوئے میں نے کہا رات کو مدینہ چھوڑا ہے وہ لوگ ایک دوسرے کیطرف
دیکھنے لگے شیخ نے پوچھا تو کس کے ساتھ آیا میں نے کہا میں ایک شخص
کے ہمراہ آیا ہوں جسکا حال اور قصہ ایسا ایسا ہے شیخ نے کہا یہ
تو ابوجعفر دامغانی ہیں اُنکا حال تو اس سے بڑہکر ہے یہ امر اُنکی نسبت
کم ہے پہر کہا کہڑے ہو اُنکو تلاش کرو اور مجھ سے کہا اے میرے بیٹے مین
نے جان لیا تہا کہ یہ تیرا حال نہیں ہے پہر مجھ سے پوچھا کہ زمین
تیرے پاؤں کے نیچے کس طرح محسوس ہوتی تہی میں نے کہا اسطرح
معلوم ہوتی تہی جیسے موج کشتی کے تلے آجاتی ہے رضی اللہ عنہ ٭
حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بعض اسفار

میں پیاسا ہوا اور پیاس کے مارے گر پڑا اچانک کسی نے میرے منہ پر پانی
چہڑکا کیا مین نے آنکھ کہولی دیکھا ایک آدمی خوبصورت دابۂ شہبا
پر سوار کھڑا ہوا ہے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا تو میرا ردیف ہو
جا تہوڑی دیر ہوئی تہی کہ اُس نے مجھ سے کہا تجھے کیا نظر آتا ہے
میں نے کہا مین مدینے کو دیکھ رہا ہوں اُس نے کہا تو اُتر پڑ اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ اور اُن سے عرض کر کہ آپ کا بہائی خضر
آپ کو سلام کہتا ہے شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مین مدینہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا پانچ دن قیام کیا کوئی چیز نہیں چکہی پہر
میں قبر شریف کیطرف بڑہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہما پر سلام پڑہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آج کی رات آپ کا مہمان
ہوں پہر مین وہان سے علیحدہ ہوا اور منبر کے پیچھے سو رہا مین نے انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے داہنی
طرف اور عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف تھے اور علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ
آپ کے آگے تہے علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اُٹھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میں آپ کی طرف کھڑا ہوا آپ کی دونوں
آنکہونکے درمیان کا بوسہ لیا آپ نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی آدہی
میں نے کہالی اور جاگ اُٹھا اور آدہی روٹی واللہ میرے ہاتھ مین تہی ٭
حکایت شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ سے کسی نے احوال عجیبہ کا سوال
کیا اُنہون نے کہا سب سے بڑہکر عجیب بات جو میں نے دیکھی یہ ہے کہ
ایک حبشی غلام نے جامع مسجد طرسوس میں اپنے سر کو مرقع مین داخل
کیا اُسکے دلمین حرم اور کعبے کا خطرہ گذرا اُس نے اپنا سر نکالا تو وہ
حرم میں تہا عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ نے ابو عاصم بصری رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تمہیں حجاج نے طلب کیا تہا تو تم نے کیا کیا

تھا انہوں نے کہا میں اپنے بالاخانہ میں تھا لوگوں نے دروازہ ٹھونکا اور
اندر گھس آئے میں حبت کی تو میں دفعتہ کے میں جبل ابو قبیس پر تھا شیخ
عبدالواحد نے انسے پوچھا تم کہاں سے کھاتے تھے انہوں نے کہا دو روٹیاں
جو میں بصرے میں کہا تا تھا وہی دونوں افطار کیوقت ایک بڑھیا میرے
پاس لے آتی تھی عبدالواحد فرماتے ہیں یہ دنیا تھی کہ اللہ تعالے نے اُسکو
حکم دیا تھا کہ ابو عاصم رضی اللہ عنہ کی خدمت کرے ✤

حکایت ۵ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خدمت کیلئے
ایک غلام خریدا جب میں نے اُسکو کچھ رات گئے تلاش کیا تو میں نے اُسکو
نہیں پایا اور دروازے اپنی حالت پر بند تھے جب صبح ہوئی تو وہ آیا
اور ایک درہم مجھے دیا اُسپر سورہ اخلاص منقوش تھی میں نے کہا تجھے
یہ درہم کہاں سے ملا اُس نے کہا یا سیدی میں آپ کو ہر روز ایک درہم
اسی طرح کا دیا کرونگا اس شرط پر کہ آپ مجھے رات کو تلاش نہ کریں پھر وہ
ہر رات غائب ہو جاتا تھا اور صبح کو ویسا ہی درہم لے آتا تھا ایکدن ہمسایگی
کے لوگ میرے پاس آئے کہنے لگے اے عبدالواحد تو اپنے غلام کو بیچ ڈال
وہ کفن چور ہے مجھے اس بات سے غم ہوا میں نے اُن سے کہا تم چلے جاؤ
میں آج کی رات اُسکی حفاظت کرونگا جب عشا کی نماز ہو چکی تو وہ جانے
کیلئے کھڑا ہوا بند دروازے کی طرف اشارہ کیا وہ کھل گیا پھر اُسکی طرف اشارہ
کیا وہ بند ہو گیا دوسرے دروازے کا ارادہ کیا وہاں بھی اسیطرح کیا پھر
تیسرے دروازے کیطرف گیا وہاں بھی اسی طرح کیا اور میں اُس کیطرف دیکھ
رہا تھا پھر وہ نکلا میں اُسکے پیچھے چلا یہانتک کہ ایک صاف زمین پر پہنچا
اُس نے اپنے کپڑے اُتار ڈالے اور ٹاٹ پہن لیا فجر تک نماز پڑھتا
رہا اور اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا اور کہا اے میرے بڑے مالک میرے
چھوٹے مالک کی اُجرت دے اس پر ایک درہم آسمان سے گر پڑا اُس نے

لے کے اپنی جیب میں ڈال لیا میں اُسکے کام میں متحیر ہوا اُسکے حال سے ڈر
گیا میں کھڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی جو خطرہ میرے دل میں گذرا تھا
اُسکے لئے اللہ تعالے سے استغفار کی اور نیت کر لی کہ میں اُسکو آزاد
کر دونگا پھر میں نے اُسکو تلاش کیا کچھ اتا پتا نہ لگا پھر میں جسجگہ تھا اُسی
جگہ لوٹ کے آیا اور میں غمگین تھا میں اس زمین کو پہچانتا نہ تھا ناگاہ
ایک سوار فرس اشہب پر بیٹھا ہوا تھا اُس نے مجھسے کہا اے عبدالواحد
تو یہاں کیوں بیٹھا ہے میں نے قصہ بیان کیا اُس نے کہا تو جانتا ہے
کہ تیرے درمیان میں اور تیرے شہر کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے
میں نے کہا نہیں کہا تیز سوار کیلئے دو برس کا رستہ ہے تو یہاں سے
نہ جانا یہانتک کہ تیرا غلام آوے وہ اس رات میں تیرے پاس آویگا
جب کچھ رات گئی تو وہ آیا اور اُسکے ساتھ ایک طوق تھا اُسپر قسم
کا کہانا تھا مجھسے کہا یا سیدی آپ کہائو اور آیندہ ایسا نہ کرنا میں نے
کہانا کہایا اور وہ کھڑا ہوا صبح تک نماز پڑھتا رہا پھر اُس نے میرا ہاتھ پکڑا
اور کچھ باتیں کیں میں نے آنکھ سے نہ سمجھا اور چند قدم میرے ساتھ چلا ناگاہ میں
اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اُس نے کہا یا سیدی کیا آپ
نے نیت نہیں کی کہ آپ مجھے آزاد کر دینگے میں نے کہا وہی نیت ہے
کہا تو اب آپ مجھے آزاد کر دیں اور میری قیمت لے لیں اور آپ نے چور
کہا پھر اُس نے ایک پتھر زمین سے اُٹھایا اور مجھے دیدیا ناگاہ وہ
سونے کا ٹکڑا تھا پھر وہ چلا گیا اور میں اُسکی جدائی پر حسرت کرتا رہ گیا۔
اس کے بعد ہمسایے والوں سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کفن چور کو
کیا کیا میں نے کہا وہ نباش نور تھا نباش قبور نہ تھا پھر جو میں نے اس
کی کرامتیں مشاہدہ کی تھیں اُن سے بیان کیں اُن سب نے رو دیا اور جو
تہمت اسکے حق میں گذرا تھا اُس سے توبہ کی رضی اللہ عنہم ✤

حکایت ۶ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ بغداد میں ہمارے نزدیک ایک
تہا میں اُس سے سنا کرتا تہا کہ وہ صوفیۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت غیبت
کرتا تہا اُنکو یہ کہا کرتا تہا پہر اُسکے بعد میں نے اُسکو دیکہا کہ وہ ان کا
مصاحب ہوا اپنا سارا مال اُنپر خرچ کر دیا میں نے اُس سے پوچہا کیا تو اُن سے
بغض نہیں رکہتا تھا اُس نے کہا وہ بات نہیں ہے جسکا مجھے وہم تہا
میں نے کہا کیونکر اُس نے کہا ایک دن میں نے جمعے کی نماز پڑہی اور
مسجد سے نکلا میں نے دیکہا کہ بشر حافی رضی اللہ عنہ جلدی جلدی مسجد
سے نکلے میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس آدمی کو تو دیکہہ یہ شخص زہد کے
ساتھ موصوف ہے مسجد میں نہیں ٹہیرتا ہے پہر میں نے اپنا کام چھوڑا
میں نے کہا دیکہوں تو یہ کہاں جاتا ہے پہر میں اُنکے پیچھے ہوا میں نے
دیکہا کہ وہ نان بائی کیطرف بڑہے اُس سے ایک درہم کی روٹی خریدی
میں نے کہا دیکہہ تو اس زاہد کو کہ یہ روٹی خریدتا ہے پہر وہ بہونا گوشت
بیچنے والے کی طرف بڑہے اُسکو ایک درہم دیا اور بہونا گوشت لیا مجھے
اور زیادہ غصہ آیا پہر وہ حلوائی کیطرف گئے اُس سے ایک درہم کا فالودہ
خریدا میں نے اپنے جی میں کہا کہ جب یہ بیٹھ کے کہاویگا تو واللہ میں ضرور
ہی اسکے عیش کو منغص کرونگا پہر وہ جنگل کی طرف چلے میں اپنے جی میں
کہتا تہا کہ یہ سبزہ اور پانی ڈہونڈتا ہے کہ وہاں بیٹھ کے ان چیزونکو
کہاوے وہ عصر تک چلتے رہے اور میں اُنکے پیچھے تہا پہر ایک گاؤں
میں گئے ایک مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک آدمی بیمار تہا یہ اُسکے
سر کے پاس بیٹھے اُسکو لقمے دینے لگے میں کہڑا ہوا تاکہ گاؤں کی سیر کر
لوں پہر میں گھڑی بہر غائب رہا لوٹ کے آیا تو اُنکو نہ پایا میں نے بیمار
سے پوچہا کہ بشر کہاں گئے اُس نے کہا وہ تو بغداد گئے میں نے کہا ہمارے
اور بغداد کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے اُس نے کہا چالیس فرسخ

یعنی پنج منزل کی راہ ہے میں نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یہ کیا میں
نے اپنی جان کے ساتھ کیا میرے پاس دام نہیں کہ کرایہ کروں اور پیدل
چل نہیں سکتا اُس شخص نے کہا تو یہیں رہ یہانتک کہ بشر لوٹ کے
آویں پہر میں دوسرے جمعے تک وہیں رہا بشر اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ
کوئی چیز مریض کے کہانیکی تہی جب وہ مریض کہا چکا تو اُس نے بشر سے
کہا اے ابونصر یہ شخص بغداد سے تمہارے ہمراہ آگیا اور اگلے جمعے
سے میرے پاس ہے تم اسکو وہیں لیجاؤ بشر نے میری طرف غصے سے
دیکہا اور کہا تو کیوں میرے ساتھ آیا میں نے کہا مجہہ سے خطا ہوئی
اُنہوں نے کہا کہڑا ہو چل پہر میں مغرب کے قریب تک چلا جب ہم بغداد
کے قریب پہنچے تو اُنہوں نے کہا بغداد میں تیرا محلہ کہاں ہے میں نے
کہا فلانی جگہ ہے کہا جا اب ایسا نہ کرنا سو میں نے اللہ تعالی سے
توبہ کی اور ان لوگوں کی صحبت اختیار کی اور میں انشاء اللہ تعالی اسی
حال پہ رہونگا رضی اللہ عنہم ✤

حکایت ۷ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ میں مصیصہ میں تہا میں نے دیکہا
کہ دو آدمی خلوت مع اللہ میں گفتگو کر رہے ہیں جب دونوں نے
جانے کا ارادہ کیا تو ایک نے دوسرے سے کہا آو جی اس علم کا کوئی
ثمرہ حاصل کریں تاکہ یہ ہم پہ حجت نہو اُس نے کہا جس چیز پہ تو چاہے
عزم کرلے اُس نے کہا میں نے یہ عزم کیا کہ جس چیز میں مخلوق کی
صنعت ہوگی میں اُسکو نہ کہاونگا میں اُنکے پیچھے ہوا میں نے کہا میں
بہی تمہارے ساتھ ہوں اُنہوں نے کہا کس شرط پر میں نے کہا جو
شرط تم کرو وہ مجھے منظور ہے پہر جبل لکام پر چڑہے مجھے ایک غار
بتا دیا کہا تو اسمیں عبادت کر میں اُسکے اندر گہسا پہر ایک دن دونوں
میں سے جو کچھ اللہ تعالے نے میرے لئے قسمت کیا تہا میرے پاس

لانے لگا ایک مدت تک میں وہاں رہا پھر میں نے کہا کب تک میں یہاں رہونگا
میں تو طرسوس کی طرف جاؤں اور حلال روزی کھاؤں لوگوں کو علم سکھاؤں
قرآن شریف پڑھاؤں پھر میں وہاں سے نکلا طرسوس میں پہنچا یہاں
ایک برس اقامت کی ناگاہ ایک شخص اُن میں سے آکے میرے سر پر کھڑا
ہوا اور کہا اے فلانے تو نے اپنے عہد میں خیانت کی اور میثاق کو توڑ ڈالا
خبردار بیشک اگر تو صبر کرتا جیسا ہم نے صبر کیا تو تجھے بھی عنایت کیا جاتا
جیسا ہم کو عنایت کیا گیا میں نے کہا تمہیں کیا ملا کہا تین چیزیں ایک تو
طے ارض مشرق سے مغرب تک ایک قدم کے ساتھ دوسرے پانی پر چلنا
تیسرے چھپ جانا جب ہم چاہیں پھر وہ مجھ سے مستور ہو گیا میں نے کہا
تجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے تجھے یہ حال عنایت فرمایا تو میرے
لئے ظاہر ہو جا تو نے میرا دل بھون دیا پھر وہ ظاہر ہو گیا کہا پوچھ میں
نے کہا یہ حال میری طرف بھی رجوع ہو سکتا ہے اُس نے کہا افسوس
خائن امین نہیں بنایا جاتا پھر چند شعر خیانت کی مذمت میں پڑھے ✦
حکایت بعض صالحین سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جبل
لبنان پر ہمراہ ایک جماعت کے چڑھا ہم ایک آدمی کو عباد و زہاد میں سے
جو وہاں رہتے ہیں تلاش کرتے تھے تین دن تک ہم چلا کئے میرے
پاؤں میں ضرب آگئی میں ایک بلند پہاڑ پر بیٹھ گیا اور میرے ہمراہی
چلے گئے پہاڑ میں پھرنے لگے اُنکا ارادہ تھا کہ لوٹ کے میرے پاس
آوینگے پھر وہ نہ آئے میں کل کی صبح تک ٹھہرا رہا وضو کیلئے پانی
تلاش کیا تو پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ ملا اُس سے میں نے وضو کیا
نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا میں نے ایک قاری کی آواز سنی جب
میں نماز پڑھ چکا تو آواز کی طرف گیا وہاں ایک غار معلوم ہوا میں
اُسکے اندر گھسا دیکھا کہ ایک آدمی اندھا بیٹھا ہوا ہے میں نے اُسکو

سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا اور کہا تو جن ہے یا انسان میں نے کہا
جن نہیں بلکہ انسان ہوں اُس نے کہا لا اله الا الله وحده لا شریک له
میں نے تیس برس سے اس جگہ تیرے سوا کسی انسان کو نہیں دیکھا پھر
مجھ سے کہا شاید تو تھک گیا ہے آرام کر میں غار کے اندر گیا وہاں میں
نے تین قبریں برابر بنی ہوئی دیکھیں میں اُن کے پاس سو رہا جب ظہر کی
نماز کا وقت آیا تو مجھ سے چلا کے کہا الصلوة یرحمک الله جیسا وہ اوقات
نماز پہچانتا تھا اُس سے بڑھ کر میں نے کسیکو نہیں دیکھا میں نے اُسکے
ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا عصر تک پڑھتا رہا جب
عصر پڑھ چکا تو دعا کرنے کیلئے کھڑا ہوا میں نے اُسکی دعا میں یہ کلمے سنے
اللهم اصلح امة محمد اللهم ارحم امة محمد اللهم فرج عن امة
محمد صلی الله علیه وسلم جب ہم مغرب کی نماز پڑھ چکے تو میں نے
اُس سے کہا کہ یہ دعا کہاں سے تجھے معلوم ہوئی اُس نے کہا جو شخص
اس دعا کو ہر روز تین بار پڑھے الله تعالے اُس کو ابدال میں لکھیگا میں
نے کہا تجھے یہ دعا کس نے سکھائی اُس نے کہا تیرا ایمان اسکا متحمل نہ ہوگا
امام یافعی رحمہ الله کہتے ہیں کہ امام عارف بالله عالی مقام شیخ ابو الحسن
شاذلی رضی الله عنہ اور اُنکے سوا اور عارفین کبار نے فرمایا کہ جو شخص
ہر روز اس دعا کو پڑھے اللهم اغفر لامة محمد اللهم ارحم امة محمد
اللهم استر امة محمد اللهم اجبر امة محمد صلی الله علیه وسلم
تو وہ ابرار سے لکھا جاویگا رضی الله عنہم کہتے ہیں یہ دعا خضر علیہ السلام
کی ہے تمام ہوا کلام امام یافعی کا پھر جب ہم عشا کی نماز پڑھ چکے تو
اُس نے کہا تو کچھ کھائیگا میں نے کہا ہاں اُس نے کہا تو غار کے اندر
جا جو کچھ تو وہاں پاوے کھالے میں اندر گیا وہاں ایک پتھر تھا اُس پر
جوز منقی خرنوب تفاح انجیر جبہ خضرا علیحدہ علیحدہ ایک ایک طرف رکھے

ہوئے تھے جو مجھے کہانا تہا مین نے اُسمین سے کہا لیا جب سحر کا وقت ہوا
تو اُس نے وتر کی نماز پڑہی اور وہ رات بہر بیدار رہا سویا نہیں پہر جو اُس
رکہا تہا اُس مین سے اُس نے بھی کہایا اور بیٹھہ گیا یہانتک کہ ہم نے فجر کی
نماز پڑہی پہر وہ بیٹھے ہوئے سو رہا یہانتک کہ سورج نکلا اور قریب
دو نیزے کے بلند ہوا پہر اٹہا وضو کیا اور غار کے اندر گیا میں نے اُس
سے پوچہا کہ یہ میوہ کہان سے آتا ہے اس سے زیادہ عمدہ مین نے
کبہی نہیں دیکہا اُس نے کہا تو عنقریب اپنی آنکھہ سے دیکھیگا اتنے
میں ایک پرندہ آیا اُسکے دونو بازو سفید سینہ سرخ گردن سبز تہی اُس
کی چونچ میں ایک دانہ منقی کا اور پاؤن کے درمیان مین ایک جوز تہا
اُس نے اُسی پتھر پر منقی کے دانے کو منقی مین اور جوز کو جوز مین رکہدیا
جب اُس شخص نے اُسکے پرون کی آہٹ سُنی تو مجہہ سے کہا تو نے دیکہہ
لیا میں نے کہا ہان - کہا یہی پرندہ تیس برس سے یہ میوہ میرے پاس
لایا کرتا ہے میں نے پوچہا دن بہر میں کتنی بار آتا جاتا ہے کہا سات
بار مین نے شمار کیا تو وہ دن بہر میں پندرہ بار آیا مین نے اُس شخص
سے اُسکی خبر کی اُس نے کہا ایکبار تیرے لئے زیادہ آیا ہمکو معاف کر
میں نے اُسکا لباس دیکہا تو کیلے کی شکل کسی درخت کی چہال کا تہا -
مین نے کہا یہ کہان سے آتا ہے اُس نے کہا یہی پرندہ ہر عاشورے
کے دن دس ٹکڑے اس چہال کے لے آتا ہے تو میں اُسمیں سے ایک
کرتا ایک تہمد بنا لیتا ہون اُسکے پاس ایک سُوا جس سے وہ اس چہال
کو سی لیتا تہا اور مین نے دیکہا کہ یہی چہال پرانی اُسکے نیچے بہی بچہی
ہوئی تہی اور یہ بہی دیکہا کہ اُسکے نزدیک ایک پتھر تہا اُسپر پانی ڈالتا
تہا پہر جو پانی اُس سے گرتا تہا اُسکو لیکے بالو نپر مل دیتا تہا جو اُسکے
بدن پر اُگ گئے تھے یہ پانی اُن بالونکو گرا دیتا تہا ایک وقت میں اُسکے

پاس بیٹھا ہوا تہا کہ اتنے میں سات آدمی آئے اُنکی آنکھیں سرخ اور طول
میں چری ہوئی تہیں یعنے جیسے آدمیونکی آنکھیں عرض میں ہوتی ہیں
اُن کی طول میں تہین اور اُن کا لباس اُنکے بال تھے اُس شخص نے
فارسی میں مجہہ سے کہا کہ تو اُن سے خوف نہ کرنا یہ مسلمان جن ہیں پہر ایک
شخص نے سورہ طہٰ پڑہکر سنائی دوسرے نے سورہ فرقان تیسرے نے کچھہ
آیتیں سورہ رحمٰن کی سیکہیں پہر وہ سب چلے گئے بعض ایام مین بحالت
سجود میں نے اُسکو سُنا کہ یہ دعا پڑہتا تہا اللھم امنن علی باقبالی علیک
و اصغائی الیک و انصاتی لک و الفھم عنک والبصیرۃ فی امرک والتفقہ
فی خدمتک وحسن الادب فی معاملتک اور اپنی آواز کو بلند کیا میں
نے پوچہا یہ دعا کہان سے معلوم ہوئی کہا مجھے اسکا الہام ہوا میں اس
دعا کو کسی رات پڑہ رہا تہا کہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جب تو اس
دعا کو پڑہے تو تفخیم سے پڑہنا یہ دعا مستجاب ہے پہر میں چوبیس دن
تک اُس کے پاس ٹہیرا رہا اسکے بعد اُس نے مجہہ سے کہا کہ تو اپنا قصہ
تو بیان کر کہ تو یہانتک کیونکر پہنچا میں نے اپنا قصہ اُس سے بیان کیا
اُس نے کہا اگر میں پہلے سے جانتا کہ تیرا قصہ یہ ہے تو میں تجھے اتنی مدت
اپنے پاس نہ رہنے دیتا اِسلیئے کہ تو نے اپنے بہائیون کے دلونکو مشغول
رکہا جو اُن سے تیرے کام مین قصور ہوا وہ اُسپر نادم ہونگے ابا میرے
پاس رہنے سے تیرا اُنکے پاس لوٹ کے جانا افضل ہے مین نے کہا مجھے
راہ معلوم نہیں ہے وہ چپ ہو رہا جب زوال کا وقت آیا تو مجہہ سے کہا
کھڑا ہو مین نے کہا مجھے کوئی وصیت کر کہا بھوک اور ادب کو اپنے اوپر
لازم کر لے میں امید رکہتا ہوں کہ تو قوم کے ساتھہ ملحق ہو جاویگا اور
میں تجھے ایک ہدیہ بہی دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ تو یوم الزیارت یعنی یوم النحر
کو عصر کے بعد زمزم و مقام ابراہیم کے درمیان میں ایک شخص کو تلاش

کرنا اور اُسکا حلیہ مجہہ سے بیان کیا پہر کہا جب تو اُس سے ملے تو اُسکو سلام کرنا اور اُس سے کہنا کہ وہ تیرے لئے دعا کرے یہ کہہ کے پہر وہ غار سے نکلا اور میں اُسکے ہمراہ تہا ناگاہ غار کے دروازہ پر ایک درندہ کہڑا ہوا تہا اُس نے اُس سے کچہہ باتین کین میں اُنکو نہ سمجہا پہر مجہسے کہا تو اِسکے پیچہے چلا جا جب یہ ٹہیر جاوے تو تو اپنے دائیں یا بائیں دیکھنا تجہے رستہ ملجاویگا غرضکہ گہڑی بہر تک وہ درندہ میرے آگے آگے چلا پہر ٹہیر گیا مین نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو میں دمشق کی گہاٹی پہ تہا پہر میں جامع مسجد مین گیا جو لوگ ہمارے ساتہہ تہے اُن مین سے بعض کے ساتہہ ملاقات ہوئی مین نے اُن سے اپنا قصہ بیان کیا پہر میں اور وہ سب مسجد سے نکلے ہمارے ساتہہ بہت سی خلق تہی یہانتک کہ ہم اُس پہاڑ کیطرف گئے اور اُس موضع خاص میں پہنچے تین دن تک اُس غار کو تلاش کیا مگر اُسکا سراغ نہ ملا میرے ساتہہ کے لوگ کہنے لگے کہ یہ ایک چیز تہی کہ تیرے لئے اُسکا کشف کیا گیا اور ہم سے چہپائی گئی پہر میں ہر سال حج کو جاتا اور اُس آدمی کو تلاش کرتا جسکا حلیہ اُس نے مجہے بتایا تہا مگر اُسکی ملاقات مجہہ سے نہ ہوتی یہانتک کہ آٹہہ برس کے بعد میں نے اُس آدمی کو عصر کے بعد زمزم و مقام ابراہیم کے درمیان میں پایا میں نے اسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا پہر مَیں نے دعا چاہی اُس نے میرے لئے دعائیں کیں مین نے کہا ابراہیم کرمانی نے تم کو سلام کہا ہے اُس نے کہا تو نے اسکو کہاں دیکہا میں نے کہا لبنان کے پہاڑ میں اُس نے کہا رحمہ اللہ مین نے کہا کیا وہ مرگیا کہا ہاں ابہی میں نے اسکو اُسکے بہائیون کے پاس اُسی غار میں جہان وہ تہا دفن کردیا اور ہم نے اُسپر نماز پڑہی ہم اُسکو نہلا رہے تہے کہ ناگاہ وہ پرندہ آیا جو اُسکا قوت لایا کرتا تہا اور گر پڑا اور اپنے پَر زمین پہ مارتا رہا یہانتک کہ مرگیا

اسکو ہی ہم نے اُسکے پائنتی دفن کردیا پہر وہ شخص کہڑا ہوا اور طواف میں داخل ہوگیا اسکے بعد پہر میں نے اُسکو نہیں دیکہا رضی اللہ عن الجمیع ✽

حکایت بعض صالحین فرماتے ہیں کہ میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹہا ہوا تہا میرے پاس ایک شخص بحرین کا تہا اُسکو خیر کہتے تہے اتنے میں سات آدمی مسجد کے دروازے سے آئے خیر نے مجہہ سے کہا تو اِنسے مل یہ تجہہ سے فوت نہ ہوجائیں یہ اولیا ہیں مین اِنکے پیچہے کہڑا ہوا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر کے نزدیک کہڑے ہوئے تہے میں اُنکی طرف بڑہا ایک نے اُن میں سے میری طرف پہر کے دیکہا اُنکا رعب مجہہ پہ اتنا غالب ہوا کہ میں نے پیشاب کردیا پہر وہ مسجد سے نکلے اور میں بہی اُن کے ساتہہ نکلا ایک نے میری طرف التفات کیا اور مجہہ سے کہا تو کدہر جاتا ہے لوٹ جا تو ہم سے نہ مل سکیگا ایک اور نے اُس سے کہا تو اسکو چہوڑدے شاید اللہ تعالے اِسکو درست کردے اُس نے کہا اسکی چالیس برس کی عمر نہیں ہے اُس نے کہا تو اسکو چہوڑ شاید اللہ تعالیٰ اسکا جبر کسر کردے اور درجۂ قوم کے ساتہہ اسکو ملحق فرمادے پہر مین اُن کے ساتہہ چلا میں دیکہتا تہا کہ ہم چل رہے ہیں پہاڑ اور زمین گویا لپٹے جاتے ہین مین دور سے کسی پہاڑ کو دیکہتا تہا فوراً ہم اُسکو طے کرجاتے تہے دور سے کسی زمین نرم کو دیکہتا تہا فی الحال ہم اُسکو طے کرلیتے تہے زمین کی آواز مثل چکی کے سنائی دیتی تہی مین دیکہتا تہا کہ زمین کے خزانے ہمارے لئے ظاہر ہوتے تہے اور غائب ہوجاتے تہے یہانتک کہ ہم ایک وادی میں پہنچے وہاں درخت اور روئیدگی بہت تہی ناگاہ دیکہا کہ بہت سے لوگ قریب ستر آدمی کے اُس وادی میں نماز پڑہ رہے ہیں ہم نے اُس وادی میں رات بسر کی جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو ہم کہڑے ہوگئے ناگاہ ایک شہر دکہائی

دیا اُسکے گرد سفید پتھر کی دیوار تھی اور یہ ساری دیوار ایک ہی پتھر کی
تختی کی تھی اُسمین جوڑ نہ تھا اور ایک بڑی نہر اُس شہر کے اندر جاری
تھی اُس شہر کا دروازہ نہ تھا مگر اُس جگہ سے جہان سے پانی اُس کے
اندر جارہا تھا اُسپر سونے کی جالی لگی ہوئی تھی پھر ہم سب اُسکے اندر گئے
اور ہم قریب سو آدمی کے تھے اُسکے اندر سونے کے قبے اور اُنکے نیچے
سونے چاندی کے ستون تھے اُسمین سونے کی نہرین بنی ہوئی تھیں اُن مین
پانی جاری تھا قبون کے درمیان میں پھل دار درخت تھے اُسکی زمین
میں ریحان کا فرش بچھا ہوا تھا ہر قسم کے طیور اور انواع واقسام کے
میوے تھے ہر تفاح کا وزن قریب پانچ رطل بغدادی کے تھا یہ سب میوے
مزے رنگ بو مین دنیا کے میوون سے مشابہت نہیں رکھتے تھے
ہم تفاح وغیرہ کھایا کرتے تھے ایک شخص ایک وقت میں سو دو سو
کھا لیتا تھا اور سیر نہیں ہوتا تھا اُسمیں تفاح سفرجل رمان کمثری
اور ہر قسم کے میوے تھے مگر کھجور نہ تھی پھر ہم وہان چالیس دن تک رہے
سوا کھانے اور نماز پڑھنے کے ہمکو کوئی کام نہ تھا نہ ہمکو وضو کی حاجت
ہوتی تھی نہ پانی پینے کی نہ سونے کی جب چالیس دن کے بعد ہم وہان
سے نکلے تو مین نے تین تفاح لے لئے اُن لوگون نے مجھے منع نہیں کیا
پھر ہم جس جگہ سے کہ اُسمیں پانی آتا تھا اور ہم اُسکے اندر داخل ہوئے
تھے اُسی جگہ سے نکلے جب ہم گھڑی بھر چلے تو اُنھون نے کہا تیرا کہان
جانیکا ارادہ ہے ہم تجھے پہنچا دیں مین نے کہا جس جگہ سے تم نے مجھے لیا
ہے اُسی جگہ پہنچا دو میں نے پوچھا کہ اس شہر کا کیا نام ہے ایک نے اُن
میں کہا کہ یہ مدینۃ الاولیا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے اولیا کے سیر کرنے
کیلئے دنیا مین اسکو پیدا کیا ہے سو یہ کبھی اُنکے لئے یمن میں ظاہر ہوتا
ہے کبھی شام میں کبھی کوفے میں اس شہر میں تیرے سوا چالیس برس

سے کم عمر کا کوئی شخص داخل نہیں ہوا پھر گھڑی بھر کے بعد ہم ایک جگہ
پہنچے مین نے پوچھا یہ کون جگہ ہے انہوں نے کہا یمن ہے جو تفاح میرے
پاس تھا اُسمیں سے چھوٹا سا ٹکڑا کھا لیتا تھا بہت دن تک کھانے کی حاجت
مجھے نہیں ہوتی تھی وہ تفاح میرے پاس رہا میں اُسمیں سے کھا لیا کرتا تھا
یہانتک کہ مکے میں پہنچا وہاں کتانی سے ملاقات ہوئی مین نے انکو ایک
تفاح دیدیا جب دوسرا دن ہوا تو ایک آدمی مجھ سے ملا اُس نے کہا تو نے
کیون دیدیا اور اپنا دیکھا ہوا کسلیئے بیان کیا جو تو نے کتانی کو دیا
ہم نے اُسکو اُسکی جگہ میں پھیر دیا پھر مین کتانی سے ملا انھون نے
کہا وہ تفاح میرے نزدیک ٹوپی میں رکھا ہوا تھا جب شام ہوئی
تو مین نے چاہا کہ اُسمیں کھاؤں پھر میں نے اُسکو نہ پایا ✣

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے مجھ سے
بیان کیا کہ کسی دروازے پر بدلا عشرہ سے تین آدمی ہیں میں نے اُن
کی ملاقات کا ارادہ کیا انکا پتہ پوچھا معلوم ہوا کہ ایک شخص اُن میں سے
جامع مسجد کا امام ہے مین نے اُسکو نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے
دیکھا بڑا عمامہ گول باندھے ہوئے تھا اُسکا نام ابراہیم اور اُن دونون
کا نام حسن حسین تھا میں ابراہیم امام کے پاس مغرب عشا کے درمیان
میں گیا اُسکو سلام کیا اور اُس سے کہا کہ مین تمھاری ملاقات کیلئے آیا ہوں
وہ خوش ہوا جب ہم عشا کی نماز پڑھ چکے تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر
ہم اُسکے گھر کیطرف گئے وہاں دیکھا تو ایک بڑا محل تھا بہت سے نوکر
چاکر تھے ہمارے لئے ایک بڑا خوان لایا گیا اُسپر بہت سا کھانا تھا حسن
حسین ہمارے ساتھ بیٹھے ابراہیم نہ بیٹھے پھر ہم نے کھانا کھایا حسن
حسین سے مین نے پوچھا کہ ابراہیم نے کھانا کیوں نہیں کھایا انھون نے
کہا کہ یہ سوا دودھ کے اور کچھ نہیں کھاتے جب سونے کا وقت آیا تو

براہیم کیلئے بہت سے بچھونے بچھائے گئے وہ اُنپر سوئے اور مین انکو تاک
رہا کہ دیکھوں یہ کیا کرتے ہیں جب کچھہ رات گزر گئی تو بچھونے سے اُٹھے
دو رکعت نماز پڑھی وضو نہ کیا پہلی رکعت میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون
پڑھی اور دوسری رکعت میں الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی جب سلام پھیرا تو یہ
یہ پڑھا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر کلہ وھو علی کل شیئ
قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما
قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد باواز بلند اسکو تین بار پڑھا
پھر اور دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعت میں فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق
دوسری میں فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس پڑھی جب سلام پھیرا تو یہی
ذکر تین بار پڑھا پھر اور دو رکعتیں پڑھین پہلی میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی
دوسری میں فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پڑھی پھر وہی ذکر تین
بار پڑھکر بچھونے پر جا لیٹے جب فجر کا وقت آیا تو کھڑے ہوئے اذان
کہی دو رکعت نماز سنت پڑھی جدید وضو نہ کیا پھر نماز فجر کے لئے نکلے
کئی مہینے تک میں اُنکے پاس رہا اُن کا یہی حال دیکھا جب عرفے کا
دن آیا تو ابراہیم نے مجھہ سے کہا کہ میں آج سورہ انبیاء و سورہ حج
پڑھونگا جب میں کسی نبی کے ذکر پر گزروں تو تو اُس نبی پر اور محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنا جب تو ایسا کریگا تو اللہ تعالی
تجھے اُن لوگوں کے حج کا ثواب دیگا جو کہ بیت اللہ کا حج کرینگے پھر
جب وہ نماز ضحی پڑھ چکے تو حسن میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑا پھر ہم
مسجد سے گھر کو آئے ناگاہ لوگ احرام کے لئے تیار تھے حسن نے
مجھے دو چادریں دین اور کہا تو احرام کی نیت کر پھر ہم گھر سے نکلے
اُنہوں نے ایک چھوٹی زنبیل دراہم صحیحہ کی بھری ہوئی اپنے ساتھہ

رکھہ لی تھی پھر جب ہم مقابر سے متجاوز ہوئے تو دو رکعت نماز پڑھی اور
مجھہ سے کہا حج کی نیت کر مین نے حج کی نیت کرلی پھر اُنہوں نے تلبیہ کہا
میں نے بھی اُن کے ساتھہ تلبیہ کہا اور سجدہ کیا میں نے بھی اُنکے ساتھہ
سجدہ کیا جب ایک گھڑی گزری تو انہوں نے اپنے سر اٹھائے مین نے
بھی اُنکے ساتھہ اپنا سر اُٹھایا میں نے ایسے پہاڑ اور زمین دیکھی کہ میں
اُسکو پہچانتا نہ تھا اور اونٹ اور آدمی جاتے ہوئے دیکھے ابراہیم
نے مجھہ سے کہا کہ یہ لوگ منیٰ سے عرفات کو جاتے ہیں پھر اُنہوں نے میرا
ہاتھہ پکڑا اور ہم چلے یہاں تک کہ مسجد عرفات میں پہنچے اُنہوں نے پانی
خریدا ہم سب نے غسل کیا کھجور اور روٹی خریدی ابراہیم نے مجھہ سے کہا
کھا میں نے کہا میرا روزہ ہے کہا تو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مخالفت نہ کر آپنے اس دن میں افطار کیا ہے جب آفتاب غروب
ہوا تو انہوں نے زنبیل کو مع دراہم کے مجھے دیدیا ابراہیم نے مجھہ سے
کہا تو اسکو لیلے اپنے کار بار مین انکو خرچ کرنا اور تو شام میں رہنا پھر ہم
جدا ہوگئے اسکے بعد میں نے اُنکو نہیں دیکھا رضی اللہ عنہم امام یافعی رحمہ
اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم کا یہ قول کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے اُس دن مین افطار کیا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرفے کے دن
عرفات میں حجۃ الوداع مین افطار فرمایا ہے اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وقوف
کرنیوالوں کیلئے افطار سنت ہے اور اُنکے سوا اور لوگوں کیلئے روزہ
سنت ہے عرفے کا روزہ ایک برس پہلے اور ایک برس بعد کے گناہوں
کو مٹاتا ہے حدیث شریف میں ایسا ہی وارد ہوا ہے واقفین کیلئے
افطار اسلئے مشروع ہوا ہے کہ یہ اس دن کی دعا اور عبادات مشروعہ
اذکار و تلبیہ وغیرہ پر زیادہ معین ہے ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعے کے

دن عصر کے بعد سلیمان علیہ السلام کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگاہ
دو آدمی آگئے ایک شخص تو ہمارے مشابہ تھا اور دوسرا بہت لنبا عظیم
تھا اسکی پیشانی ہاتھ بھر سے زیادہ چوڑی تھی اور اُس میں ایک ضرب
سلی ہوئی تھی سو جو شخص ہمارے مشابہ تھا وہ میرے نزدیک بیٹھا مجھے سلام
کیا اور دوسرا مجھ سے دور بیٹھا میں نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے
اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے اُس نے کہا میں خضر ہوں میں نے پوچھا
یہ دوسرا آدمی کون ہے انہوں نے کہا یہ میرے بھائی الیاس ہیں مجھے
دل میں انکا خوف آیا خضر علیہ السلام نے کہا کچھ ڈر نہیں ہم تو تجھ سے
محبت رکھتے ہیں پھر مجھ سے کہا جو شخص جمعے کے دن عصر کی نماز کے بعد
قبلے کیطرف مونھ کرکے یا اللہ یا رحمن سورج ڈوبنے تک کہا کرے
پھر اللہ تعالے سے کوئی چیز مانگے اللہ تعالی وہ چیز اُسکو دیگا میں نے
اُن سے کہا تم نے مجھے انس دیا اللہ تعالے اپنے ذکر کے ساتھ تمہیں انس
دے کیا آپ ہر ولی کو پہچانتے ہیں کہا میں معدودین کو پہچانتا ہوں -
میں نے کہا معدودین کے کیا معنی ہیں انہوں نے کہا جب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو زمین نے رب سبحانہ و تعالے سے شکوہ
کیا کہا میں اب ایسی رہگئی کہ سوا دن قیامت کے مجھ پر کوئی نبی نہ چلے
اللہ تعالے نے اُسکی طرف وحی بھیجی کہ میں اس امت میں کئی آدمی مثل
انبیا کے پیدا کرونگا اُنکے دل انبیا علیہم السلام کے دلو پر ہونگے میں نے
پوچھا وہ لوگ کتنے ہیں کہا تین سو آدمی ہیں اور یہ لوگ اولیا ہیں
اور ستر آدمی نجبا اور چالیس اوتاد ارض ہیں اور دس نقباء اور سات
عرفا اور تین مختار ہیں اور ایک غوث ہے جب غوث کا انتقال ہوتا
ہے تو تین میں سے ایک شخص پسند کیا جاتا ہے پھر وہ اُسکے مرتبے میں
مقرر ہوتا ہے اور سات میں سے ایک پسند ہوکے تین میں مقرر کیا جاتا

اور دس میں سے ایک پسند ہوکے سات میں ملایا جاتا ہے اور چالیس میں
سے ایک دس میں اور ستر میں سے ایک چالیس میں اور تین سو سے
ایک ستر میں ملایا جاتا ہے اور دنیا یعنی اہل دنیا سے ایک آدمی پسند
ہوکے تین سو میں ملایا جاتا ہے اسیطرح نفخ صور کے دن تک کیا جائیگا
اُنہیں سے بعض کا قلب موسے و عیسے علیہما السلام کے ہوتا ہے اور
بعض کا قلب مثل قلب نوح علیہ السلام کے اور ابراہیم علیہ السلام کے میں نے
پوچھا کہ مثل قلب ابراہیم علیہ السلام کے اُسکی تعظیم کے لیے ہوتا ہے کہا
ہاں اور مثل قلب جبرئیل و داود و سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام کے
کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے فبھداھم
اقتدہ سو نہیں مرتا کوئی نبی مگر اُسکے طریقے پر ایک ایسا آدمی ہوتا
ہے کہ قیامت تک اُس طریقے پر چلیگا یہ چالیس آدمی اگر دس
کے دلپر اطلاع پاویں تو اپنے قتل اور اپنے خون کو حلال سمجھیں ایسے ہی
ستر آدمی اگر چالیس کے دلوں پر مطلع ہوں تو اپنے قتل اور اپنے
خون کو حلال جانیں کیا تو نہیں جانتا کہ موسے کا قصہ خضر کے ساتھ
کیا گذرا ہے میں نے پوچھا آپ کیا کھاتے ہیں کہا کرفس و کماۃ میں نے پوچھا
الیاس کا کیا کھانا ہے کہا میدے کی دو روٹیاں ہر رات کو کھاتے
ہیں میں نے پوچھا تم اور وہ کہاں رہتے ہو کہا جزائر بحر میں میں نے
پوچھا تمہاری اور اُنکی ملاقات ہوتی ہے کہا ہاں جب کوئی ولی
مرتا ہے تو ہم اُسپر نماز پڑھتے ہیں اور جب حج کا موسم ہوتا ہے تو ہم
وہاں مجتمع ہوتے ہیں الیاس میرے بال مونڈتے ہیں اور میں اُنکے
بال مونڈتا ہوں میں نے کہا تم مجھے ان لوگوں کے نام بتاؤ جنکے
تم نے نام لیے ہیں انہوں نے اپنی آستین سے ایک درج نکالا اُس
میں اُن سب کے نام تھے اُنکو لکھ رکھا تھا پھر وہ کھڑے ہوئے

مین بھی اُن کے ساتھہ کھڑا ہوا مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مین نے کہا مین
تمہارے ساتھہ چلتا ہوں انہون نے کہا تیرے لئے اسکی کوئی راہ نہین ہے
مین نے پوچھا اب تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو اُنہون نے کہا تیری
غرض کیا ہے مین نے کہا میں تمہارے ساتھہ نماز پڑھونگا اور برکت حاصل
کرونگا اُنہون نے کہا میں صبح کی نماز مکے میں پڑھتا ہوں پھر طلوع شمس تک
حطیم مین رکن شامی کے نزدیک بیٹھا رہتا ہوں پھر سات پھیرے کعبے کے
گرد پھر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور ظہر کی نماز مدینے
میں اور عصر کی بیت المقدس میں اور مغرب کی طور سینا میں پڑھتا ہوں اور
عشا کی نماز سد ذی القرنین پہ پھر اُسپر بیٹھا ہوا صبح تک حراست کیا کرتا ہوں
علیہم السلام +

حکایت ایک رومی آدمی کہتا ہے کہ میرے مسلمان ہونے کا یہ قصہ ہے کہ
مسلمانون نے ہم پہ جہاد کیا میں اُنکے لشکر کے ساتھہ ساتھہ جاتا تھا مین
نے اُنکے پچھلے لشکر میں غفلت پائی تو قریب دس آدمیونکے میں نے قید کر
کے خچروں پہ اُنکو سوار کر دیا اور ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک آدمی مقرر
کیا بعض ایام میں ایک قیدی کو میں نے نماز پڑہتے دیکھا میں نے اس
باب میں اُس شخص سے کہا جو اُسپر مقرر تھا اُس نے کہا یہ ہر نماز کے وقت
مجھے ایک دینار دیتا ہے مین نے کہا کیا اسکے پاس کچھہ ہے اُس نے کہا نہیں
لیکن جب یہ نماز پڑہ چکتا ہے تو اپنا ہاتھہ زمین پر مارتا ہے اور ایک دینار
مجھے دیدیتا ہے جب صبح ہوئی تو میں نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہلکی قیمت
کے گھوڑے پر سوار ہوا پھر موکل کے ساتھہ چلا تاکہ اُس قصے کی صحت دریافت
کرون جب ظہر کا وقت آیا تو اُس نے میری طرف اشارہ کیا کہ جب میں اُسے
نماز پڑھنے کے لئے چھوڑ دونگا تو وہ مجھے ایک دینار دیگا پھر میں نے اُس
کی طرف دو اُنگلی سے اشارہ کیا کہ یا دو دینار کے میں نہ لونگا اُس نے

سر سے اشارہ کیا کہ ہاں جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو مین نے اُسے دیکھا کہ
اُس نے اپنے ہاتھہ کو زمین پر مارا اُسمیں سے دو اشرفیان دیدیں جب عصر کا وقت
آیا تو اُس نے پہلی طرح اشارہ کیا میں نے اُسکی طرف اشارہ کیا کہ مین نہ
لونگا مگر پانچ اشرفیان اُسنے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو جیسا پہلی بار کیا
تھا ویسا ہی اب کی بار کیا پھر مجھے پانچ اشرفیان دیدیں جب مغرب کا وقت
آیا تو اُسیطرح اُس نے اشارہ کیا میں نے کہا میں نہ لونگا مگر دس اشرفیان
اُس نے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو پہلی طرح کیا اور دس اشرفیان مجھے
دیدیں پھر جب ہم اُترے اور صبح ہوئی تو مین نے اُسکو بلایا اور اُسکا حال
پوچھا اور مین نے اُسکو اسلام کے شہر کیطرف لوٹنے میں اختیار دیا اُس
نے لوٹ جانا اختیار کیا تو مین نے اُسکو خچر پہ سوار کیا اور زاد راہ دیا
اور خود مین نے اُسکو خچر پہ لاد دیا اُس نے مجھے دعا دی کہ اللہ تعالے
تجھے اُس دین پر مارے جو سب دینوں سے اُسکو زیادہ محبوب ہے اُس
وقت سے میرے دل مین اسلام جم گیا مین نے ایک جماعت کو اپنے ذی مرتبہ
اصحاب سے اُسکے ہمراہ کر دیا اور اُنکو وصیت کی کہ بلاد اسلام سے جو شہر پہلے
ملے اُسکو وہانتک پہنچا دو اور دوات و کاغذ اُسکو دیدیا اور ایک علامت
میرے اور اُسکے درمیان میں مقرر کی کہ جب وہ اپنے امن میں پہنچ جاوے
تو اُس پتے سے مجھے لکھہ بھیجے ہماری اور اُسکی جگہ کے درمیان میں چار
دن کا رستہ تھا جب پانچوان دن آیا تو وہ لوگ لوٹ کے آئے مجھے خوف
ہوا کہ کہیں اُنہون نے مار نہ ڈالا ہو مین نے اُنسے پوچھا تو اُنہون نے
کہا کہ جب ہم تجھہ سے جدا ہوکے چلے تو اُسکے ساتھہ گھڑی بھر میں پہنچ گئے
اور پھرتے وقت ہم کو چار دن لگے

حکایت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مینے بیت المقدس
جانے کا ارادہ کیا راہ بھول گیا ناگاہ ایک عورت میری طرف آئی مین نے

اُس سے کہا اے مسافرہ تو کیا رستہ بھول گئی ہے اُس نے کہا جو شخص اُسکو پہچانتا ہے وہ کیونکر غریب ہو سکتا ہے اور جو اُسکو دوست رکھتا ہے وہ گمراہ کیونکر ہو سکتا ہے پھر اُس نے کہا تو میرے عصا کا سر پکڑ لے اور میرے آگے ہو جا میں نے اُسکے عصا کا سر پکڑ لیا اور سات قدم یا کچھ کم زیادہ اُسکے آگے چلا ناگاہ بیت المقدس کی مسجد نظر آئی میں نے اپنی آنکھوں کو ملا اور اپنے جی میں کہا کہ شاید مجھ سے غلطی ہوئی اُس نے کہا اے شخص تیری چال زاہدوں کی چال ہے اور میری چال عارفوں کی چال ہے زاہد چلتا ہے اور عارف اُڑتا ہے بھلا چلنے والا اُڑنے والے سے کیونکر مل سکتا ہے پھر وہ غائب ہو گئی اسکے بعد میں نے اُسکو نہیں دیکھا رضی اللہ عنہا ❊

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ اپنے رسالے میں روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو عبد اللہ محمد ازہری عجمی رضی اللہ عنہ نے بہت سفر کئے تھے بڑی بڑی کرامتیں اور حکایتیں اُن سے صادر ہوئیں کہ اُن کے قبول سے لوگوں کی عقلیں تنگی کرتی ہیں اُنکے شاگرد شیخ کبیر ابو الحسن بن دقاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیخ محمد عجمی رضی اللہ عنہ نے سوائے عالم سموات و ارض کے تین سو ساٹھ عالموں میں مجھے داخل کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے جبل قاف تک پہنچایا اور جو سانپ کہ اُس پہاڑ کو گھیرے ہوئے ہے اُسے مجھکو دکھلایا اُسکا سر اُسکی دم پر تھا اور وہ سبز تھا کہا کہ جب شیخ مجھے کسی امر خارق عادت کیطرف لے جاتے یا زمین کو طے کرتے تو میں اپنے حس معہود سے غائب ہو جاتا تھا ایک دن دمشق سے نکلے اور میں اُنکے ہمراہ تھا یہانتک کہ ہم طبریہ کو پہنچے اور سلیمان علیہ السلام کی قبر پر ٹھیرے میں نے عرض کیا۔ یا سیدی یہ سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے فرمایا ایسا ہی کہتے ہیں پھر وہ چلے اور میں اُنکے پیچھے اُٹھایا گیا تھا یہانتک کہ ہم ایک نہایت ہولناک پہ

پہنچے ناگاہ ہم کو چند قومیں ملیں انہوں نے شیخ کا استقبال کیا اُنکو سلام کیا اُنکے آنے کو برکت سمجھے پھر وہ سب شیخ کے آگے چلے مجھے اُنسے وحشت ہوئی شیخ نے میری طرف پھر کے دیکھا اور فرمایا اے علی اپنے نفس کو نگاہ رکھو اور میرے ساتھ مشغول ہو ان کے ساتھ مشغول نہ ہو جنکو تو دیکھتا ہے یہ سب جن ہیں اور ہم سلیمان علیہ السلام کی قبر پر چلتے ہیں جب ہم نہایت تک پہنچے تو ایک اور طائفے نے شیخ کا استقبال کیا اور اُنکو بنا میں داخل کیا اور وہ ایک بڑے محل کی صورت تھا شیخ چلے جاتے تھے اور میں اُنکے پیچھے تھا ناگاہ صدر مکان میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اُسپر بڑی ہیبت اور بہت نور تھا اور اُسکے ہاتھ میں عصا تھا شیخ نے مجھ سے کہا یہ سلیمان علیہ السلام ہیں پھر شیخ آگے بڑھے اور اُنکا ہاتھ چوما اُنکی ایک انگلی میں انگوٹھی تھی پھر پیچھے ہٹے تو ایک جماعت جن خدام سلیمان علیہ السلام نے اُنکو پکڑا اور ایک جگہ لے گئے دعوت کا کھانا پیش کیا شیخ نے کھایا اور میں نے بھی اُن کے ساتھ کھایا پھر وہ اُنکو غار سلیمان علیہ السلام کی سیر کیلئے لیگئے بساط کی طرف لیگئے شیخ اُسپر ٹھیرے ایک ہوا آئی اُس نے فرش بچھایا یہانتک کہ انہوں نے اُسکو دیکھا پھر اُنکو عرش بلقیس پر لے گئے اُسکو دیکھا یہانتک کہ غار سلیمان علیہ السلام کو پورا دیکھ لیا پھر ایک غار پر گذر کیا اُسمیں بہت بھنبھناہٹ خوفناک اور بدبو تھی اُنہوں نے کہا یا سیدی یہ ابلیس کا قید خانہ ہے وہ اس غار میں نبی اللہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے قید ہے پھر جب شیخ نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اُنکے لئے ایک تخت رکھا شیخ نے میری طرف اشارہ کیا تو انہوں نے ایک اور تخت میرے لئے رکھا جب ہم اُنپر بیٹھ گئے تو وہ ہمکو لے کے ہوا میں بلند ہوئے ہم نہیں دیکھتے تھے کہ اُنکو کون اُٹھاتا ہے وہ ہمکو ہوا میں لئے ہوئے دریا پر گذرے یہانتک کہ ہم ایک مکان میں پہنچے جب ہم اُس جگہ پہنچ چکے تو

دونوں تخت زمین پر رکھے گئے ہم اُنپر سے اُتر پڑے پھر وہ ہوا میں بلند
ہوئے اور لوٹ گئے پھر شیخ چلے اور میں اُنکے پیچھے تھا گھڑی بھر چلے ہونگے
کہ ناگاہ دمشق ظاہر ہوا ایک دن ہم دمشق میں تھے شیخ کے اصحاب
میں بعض لوگ حجاز کے بعض عراق کے تھے اُنھوں نے کھجور کا ذکر کیا اہل
حجاز نے کہا ہماری رطب اچھی ہے عراقیوں نے کہا ہماری رطب عمدہ ہے
شیخ کا خادم یوسف نام تھا شیخ نے اُسکی طرف دیکھا وہ دروازے سے
نکلا اور ایک لحظہ غائب ہوگیا پھر آگیا اور اُسکے ہاتھ میں ایک طباق تھا
اُسمیں رطب تھے جیسے ابھی درخت سے ٹوٹے ہوں اُس نے طباق کو شیخ
کے آگے رکھدیا پھر شیخ نے فرمایا اے حجاز والو یہ ہمارے شہر کی رطب ہے
تم اپنے شہر کی رطب حاضر کرو انکی کرامتیں اور عجائب بہت بڑی بڑی ہیں
رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ۱۵ بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں سیاحت میں تھا وحوش مجھسے
الفت کرتے میرے آس پاس بیٹھتے تھے میں اُنکے درمیان میں چلتا پھرتا گویا
میں اُنکی جنس میں ہوگیا تھا یہانتک کہ ایک دن میرے دل میں آبادی کی
طرف جانیکا خطرہ گزرا اور ایک چھوٹے بچے کو یاد کیا جو میرے قرب وجوار میں
رہتا تھا پھر میں نے ایک چھوٹے ہرن کو اُن وحوش میں سے دیکھا جو میرے
گرد تھے میرے جی میں یہ خطرہ گزرا کہ اگر یہ ہرن میرے ساتھ ہوتا تو میں اُس
کو اُس لڑکے کیواسطے اُٹھا لیجاتا اس خطرے کے گزرتے ہی سارے وحوش
میرے پاس سے بھاگ کے دور چلے گئے اور بخلاف پہلی حالت کے میری طرف
دیکھنے لگے میں نے اللہ تعالے سے استغفار کی اور اُس خطرے کو دور
کیا تو وہ پھر حسب عادت میری طرف لوٹ آئے ایک اور صالح آدمی کہتے
ہیں کہ ہمارا ایک گروہ تھا جسوقت جس مکان کیطرف چاہتے چلے جاتے زمین
ہمارے لئے طے ہو جاتی تھی بعض ایام میں میں نے اپنی اولاد کیلئے ایک گھر

خریدا اور قبالہ مکان کا لے لیا بعد اسکے میرے اصحاب نے کہلا بھیجا کہ ہم فلاں
مکان میں ملینگے میں نے اپنی حالت معہودہ کیطرف رجوع کیا تو وہ حالت جاتی
رہی میں نے اُنکو کہلا بھیجا کہ جس بازو سے میں اُڑتا پھرتا تھا وہ کاٹ دیا
گیا اُنھوں نے کہلا بھیجا کہ تو غور کر یہ بلا کہاں سے آئی تو اس علاقے کو
توڑ ڈال جس نے تجھے اس حال سے قطع کیا میں نے مکان کا قبالہ پھیر دیا
پھیرتے ہی میرا حال رجوع کر آیا پھر جس مکان کا اُنھوں نے ذکر کیا تھا میں
اُس مکان میں جا کے اُن سے ملا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک
دن دلتنگ ہوا میرے ایک دوست تھے اُنکو ابو محمد طرابلسی کہتے تھے میں
نے اُن سے کہا اے ابو محمد آج میرا دل اوندھا ہو گیا میں امید رکھتا ہوں
کہ تم مجھسے کوئی حکایت حکایات صالحین سے بیان کرو اُنھوں نے کہا
بہتر ہے کہتے ہیں کہ میں ایک دن عشرۂ اول ذیحجہ میں بلدۂ افریقیہ میں تھا
ناگاہ تین آدمی میرے سر پر آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو محمد حج کو چلتا
ہے میں نے کہا میری رائے وہی ہے جو تمہاری رائے ہے اُنھوں نے کہا تو اللہ
تعالی کی برکت پر بھروسا کر پھر ایک شخص اُنمیں سے میرے آگے بڑھا اور دو پیچھے
رہے اور چلنا شروع کیا جب رات آئی تو ایک شخص اُنمیں سے راہ سے علیحدہ
ہو جاتا اور ایک گھڑے کیلئے کچھ لے آتا اور کہتا کہ یہاں ایک بڑھیا ہے
اُس نے مجھے یہ دی ہے پھر تین رات کے بعد اچانک ایک شخص نے اُن
میں سے مجھسے کہا کہ اے ابو محمد خوش ہو جا یہ پہاڑ ہیں تہامہ کے پھر میں نے
اُن کے ساتھ حج کیا اُنکے ہمراہ رہا جب لوٹنے کا وقت آیا تو اُنھوں
نے مجھسے کہا انت فی دعة اللہ میں نے کہا تم مجھے فرقت کا مزہ چکھاتے
ہو وہ بولے کہ یہ ضروری ہوتا ہے اور چل دیئے میں عیذاب کیطرف چلا
اسوان پہنچا مجھسے میرے نفس نے کہا کہ تو اسکندریہ کیطرف جا شاید کوئی

جان پہچان کا آدمی تجھے جہاز میں سوار کرا کے مغرب کو پہونچا دیگا میں نے
نفس سے کہا کہ تو اب تک مومن نہ ہوا واللہ میں جنگل میں داخل نہیں
ہونگا مگر اسی جگہ سے پھر جب مجھے وضو کی یا پینے کی حاجت ہوتی تو میں
کہتا قسم ہے عزت معبود کی کہ میں یہاں سے نہ ٹلونگا یہانتک کہ وضو کر
لوں پانی پی لوں پھر ایک بادل مجھ پر سایہ کرتا اور برساکرتا یہانتک
کہ ایک غدیر ہو جاتا میں وضو کرتا پانی پی لیتا اور جب بھوک لگتی تو بھی
اسیطرح کہتا تھا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ میں لوٹ کے اس مکان
تک آگیا جہاں سے نکلا تھا اور اے احمد میں سچ کہتا ہوں اور تو
امرا کے کپڑے پہنتا ہے اور جوانوں کے منہ کیطرف دیکھتا ہے اور کہتا
ہے کہ میرا دل اوندہا ہو گیا مجھ جیسے کسی شیخ کا دل اوندہا ہو گیا رہا تو
سو پہلے بھی اوندہا تھا اور اب بھی اوندہا رہگیا ابو العباس کہتے ہیں کہ میں
اسکی بات کی ٹھنڈک نہیں بھولونگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملوں رضی اللہ عنہ

حکایت شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک
دن غمگین ہوا میں نے شیخ ابو القاسم بن رویبل سے کہا کہ تم مجھ سے
کوئی حکایت بیان کرو شاید اللہ تعالیٰ میرے غم کو دور کرے انہوں
نے کہا ہاں مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ بعض سواحل میں ایک شخص معروف
بہ ابو الخباز رہے ہیں دریا کے کنارے پر اسکے پاس گیا اسکو سلام کیا
اور بیٹھ گیا نہ اس نے بات کی نہ میں نے کلام کیا یہانتک کہ جب نماز
کا وقت آیا تو چند آدمی متفرق بعض وادیوں سے آئے اس شخص کے
پاس جمع ہوئے ایک شخص ان میں سے آگے بڑھا انکو نماز پڑھائی پھر
وہ متفرق ہو گئے اور کسی نے کسی سے بات نہ کی اور شیخ اپنی جگہ بیٹھ رہے
میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا یہانتک کہ جب نماز کا وقت آیا تو پھر بھی
لوگ آئے نماز پڑھی پھر چلے گئے یہانتک کہ جب عصر کا وقت آیا تو پھر

جمع ہوئے نماز پڑھی اور بیٹھ گئے سیر صالحین کا ذکر کرنے لگے قریب اصفرار
تک مقامات اولیا بیان کرتے رہے پھر متفرق ہو گئے اور مغرب کے لئے
جمع ہوئے پھر متفرق ہو گئے میں تین دن تک ان کے پاس رہا انکا یہی حال
تھا میرے جی میں آیا کہ شیخ سے کوئی مسئلہ پوچھوں فائدہ حاصل کروں میں
آگے بڑھا اور کہا اے شیخ ایک مسئلہ میں آپ سے پوچھتا ہوں انہوں نے
کہا کہ وہ لوگ میری طرف بنظر انکار دیکھنے لگے میں گھبرا گیا پھر میں نے کہا اے
شیخ مرید کب جانتا ہے کہ میں مرید ہوں شیخ نے اعراض کیا اور کچھ جواب نہ دیا
میں ڈرا کہ کہیں میں نے انکو خفا نہ کر دیا ہو پھر میں انکے پاس سے اٹھ کھڑا
ہوا جب دوسرا دن ہوا تو میں نے کہا کہ میں ضرور وہ مسئلہ پوچھونگا اور اسپر
مضبوط ارادہ کر لیا پھر میں آگے بڑھا اور کہا اے شیخ مرید کب جانتا ہے کہ وہ
مرید ہے اب کی بار بھی مثل پہلے کے اعراض کیا اور کچھ جواب نہ دیا میں اٹھ کھڑا
ہوا تیسری بار پھر میں انکے پاس گیا اور وہی مسئلہ بعینہ پوچھا وہ مجھ سے ویسے
ہو گئے اور کہا اسطرح نہ کہہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو مرید کے اول قدم سے
پوچھا چاہتا ہے جسکو وہ ارادے میں رکھتا ہے میں نے کہا ہاں کہا جب اس
میں چار خصلتیں جمع ہو جاویں ایک یہ کہ اسکے لئے زمین طے کی جاوے اس
کے نزدیک مثل قدم واحد کے ہو جاوے دوسرے یہ کہ پانی پر چلے تیسرے
یہ کہ جب چاہے کون سے کہا لیوے چوتھے یہ کہ اسکی دعا رد نہ کیجاوے
اسوقت مرید اول قدم ارادے میں رکھتا ہے رہی یہ بات کہ مرید کب جانے کہ
وہ ہمارے نزدیک مرید ہے سو یہ جب ہوتا ہے کہ حد ارادے سے ساقط ہو جاوے
شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک چیخ ماری قریب
تھا کہ میری جان اسکے ساتھ نکلجاوے پھر میں نے ان سے کہا کہ تم نے
ہمکو ارادت سے مایوس کر دیا اے ابو القاسم اور اس شیخ کے علو ہمت سے مجھے
تعجب ہوا رضی اللہ عنہ ✣

حکایت معروف کرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جنگل میں ایک جوان
آدمی خوبصورت دیکھا اُسکی دو بیٹیاں تھیں اُسکے سر پر چادر تھی کرتا
کتان کا پہنے ہوئے تھا دونوں پاؤں میں نعل طاق تھا مجھے تعجب ہوا کہ اس
جگہ میں یہ لباس یہ شکل میں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُس
نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے چچا میں نے کہا اے جوان تو
کہاں کا ہے اُس نے کہا مدینۂ دمشق کا میں نے کہا دمشق سے کب چلا کہا آج
کی سحر کو مجھے تعجب ہوا جس جگہ میں نے اُسکو دیکھا اُسکے اور دمشق کے درمیان
میں بہت منزلیں تھیں میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے کہا مکے کا انشاء اللہ
تعالے میں سمجھ گیا کہ یہ مجہول ہے پھر میں نے اسکو رخصت کیا وہ چلدیا ایک
بعد میں نے اُسکو نہ دیکھا یہانتک کہ تین سال گذر گئے ایک دن میں اپنے
گھر میں بیٹھا ہوا تھا اُسکے حال میں فکر کر رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ میرے بعد
اُسکا کیا حال ہوا ہوگا ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا میں دروازے کیطرف
گیا دیکھا تو وہی شخص تھا میں نے اُسکو سلام کیا گھر کے اندر اُسکو لے آیا ناگاہ
وہ ننگے پاؤں ننگے سر تھا بالوں کا کرتہ پہنے ہوئے تھا میں نے کہا کیا خبر
ہے کہا اے اُستاذ اس نے مجھے خبر نہ دی کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کریگا کبھی
تو مجھ سے ملاطفت کرتا ہے کبھی میری اہانت کرتا ہے کبھی بھوکا مارتا ہے کبھی
کھانا کھلاتا ہے کاش وہ مجھے اپنے اولیا کے بعض اسرار پر واقف کر دیتا پھر جو
چاہتا میرے ساتھ کرتا او بہت رویا معروف فرماتے ہیں کہ اُسکی بات
نے مجھے بھی رُلا دیا میں نے کہا جب سے تو نے مجھ سے مفارقت کی تو جو تجھ
پہ گذرا ہو کچھ اُس میں کا مجھ سے تو بیان کر کہا افسوس ہے اُسکو ظاہر کر دوں
اور وہ اُسکا چھپانا چاہتا ہے لیکن پہلے پہل جو راہ میں میرے مولے میرے سید
نے میرے ساتھ کیا وہ یہ ہے کہ تین دن مجھے بھوکا رکھا پھر میں ایک گاؤں
میں پہونچا وہاں ایک ککڑی کا کھیت تھا اُسمیں کھیرے پڑ گئے تھے میں بیٹھ گیا

اُس میں سے کھانے لگا کھیت والے نے مجھے دیکھ لیا وہ کوڑا لے کے میری طرف آیا
میری پیٹھ پیٹ کو مارنے لگا اور مجھ سے کہتا جاتا تھا اے چور اس کھیت کو تیرے
سوا اور کسی نے خراب نہیں کیا میں کتنی مدت سے تیری تاک میں تھا یہانتک
کہ آج میں نے تجھے پا لیا اس اثنا میں کہ وہ مجھے مار رہا تھا ناگاہ ایک سوار
دوڑتا ہوا اُسکی طرف آیا اُسکے ہاتھ سے کوڑا کھینچ لیا اور کہا تو ایک ولی کی
طرف اولیا اللہ سے متوجہ ہوتا ہے اور اُسکو مارتا ہے اُسکی اہانت کرتا ہے
اور اُسکو کہتا ہے اے چور جب کھیت والے نے یہ معاملہ دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑ لیا
مجھے اپنے گھر لے گیا پھر کوئی بات تعظیم کی اُٹھا نہیں رکھی جو اُس نے میرے ساتھ
نہ کی ہو اور مجھ سے اپنا قصور معاف کرایا اس اثنا میں کہ میں اُس کے
نزدیک چور تھا ولی ہو گیا جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا ہے معروف
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ کھیت والے
نے دروازہ ٹھونکا اور اندر آیا یہ شخص مالدار تھا اُس نے اپنا مال نکالا اور
فقرا کو تقسیم کر دیا اور جوان کے ساتھ ہو گیا وہ دونوں حج کو گئے پھر جنگل
میں اُنکا انتقال ہو گیا رحمہما اللہ تعالے ؏

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں بصرے سے کشتی میں بیٹھا ابلہ کو جاتا
تھا تین آدمی میرے ساتھ تھے وہ میری مشایعت کے لئے آئے تھے ہم گھڑی بھر
چلے ہونگے کہ ملاح نے چپوا اٹھا لیا اور بیٹھ گیا میرے ہمراہیوں نے ملاح سے کہا
تجھے کیا ہوا اُس نے اشارے سے کہا کہ چپ رہو گھڑی بھر گذری ہوگی کہ
ہم ابلہ کو پہنچ گئے اور کشتیاں جو ہمارے ساتھ چلی تھیں وہ قریب عصر کے پہنچیں
ہماری کشتی والوں نے دوسری کشتی والوں سے بیان کیا کہ ہم تو گھڑی بھر
میں پہنچ گئے وہ لوگ ملاح کے پاس گئے اُس سے پوچھا یہ کیونکر ہوا اُس نے کہا
چپ رہو میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک سواری پر سوار تھا اُس
سے اور اُس کی سواری سے زیادہ خوبصورت میں نے کبھی نہیں دیکھا اُس

نے کشتی کے سینے میں سونے کی زنجیر ڈالی اور وہ جاتا تہا کشتی اُسکے پیچہے
چلی جاتی تہی میں اس سے ڈرا کہ میں تم سے باتیں کرنے لگوں پہر جو میں
دیکہہ رہا تہا وہ مجہہ سے جاتا رہے ؛

فصل ہوا مین اڑنیکی حکایتونکے بیان مین

حکایت شیخ ابو عبداللہ اسکندری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بامید ملاقات
صالح مردوں عورتوں کے جبل لکام میں سیاحت کرتا تہا اللہ تعالے نے
میری مراد حاصل کی پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک عورت
تہی اُس نے مجہے چند شعر اشتیاق منزل حبیب کے پڑہتے سُنا جب میں نے
اُسکو دیکہا تو مین نے اپنے جی میں کہا کہ اگر کسی مرد سے میری ملاقات ہوتی
تو بہت اچہا ہوتا اُس نے کہا اے ابو عبداللہ مین نے تیرے حال سے زیادہ
عجیب کوئی حال نہیں دیکہا جو شخص کہ ابہی عورتون کے مقامات کو نہیں
پہونچا وہ مردون سے ملاقات کرنا چاہتا ہے میں نے کہا تیرا کیا بڑا دعوے
ہے اُس نے کہا بدون گواہ دعوی حرام ہے مین نے کہا تیرے لئے گواہ
کون ہے اُس نے کہا وہ میرے لئے ہے جیسا کہ میں چاہتی ہوں اسلئے کہ میں
اُسکے لئے ہوں جیسا کہ وہ چاہتا ہے مین نے کہا میں اسی گہڑی مچہلی تازی
بہنی ہوئی چاہتا ہوں اُس نے کہا ہذا من نزول مقامات وانتجاعات
فی غذاءات وطعامات تو اُس سے کیوں نہیں سوال کرتا کہ وہ تجہے
شوق کا بازو دیوے کہ تو اُسکے ساتھہ اُس کیطرف اوڑے جیسا کہ مین
اُڑتی ہوں پہر وہ اوڑ گئی اور مجہے چہوڑ گئی قسم ہے اللہ کی کہ مین نے اپنی
ذلت سے کوئی چیز زیادہ کڑوی اور اسکی عزت سے کوئی شئے زیادہ میٹہی
نہیں دیکہی میں اُسکے پیچہے دوڑا اور کہا یا سیدتی تجہے قسم ہے اُس ذات
کی جسنے تجہے یہ دیا اور مجہے نہ دیا اور تجہہ پر احسان کیا اور مجہے محروم رکہا

تو مجہہ پر کسی دعا کے ساتھہ احسان کر اُس نے کہا تو مردون ہی کی دعا چاہتا
ہے پہر اُس نے دو شعر پڑہے مین نے کہا اگر تو دعا نہیں کرتی ہے تو ایک
نظر ہی میری طرف دیکھہ لے میں اِسیکو توشہ سمجہونگا- اُس نے کہا جس خطر
میں کہ مین ہون وہ اونچے ہے تیرے اشتغال سے نظر کے ساتھہ مین نے
کہا دعا تو ضرور یہی چاہیے اُس نے کہا تو کل صبح کو سید داعی سے ملاقات
کریگا پہر وہ چلی گئی اور بیٹھے عیش کو کڑوا کر گئی میری نظر سے غائب ہو
گئی غائب کیا بلکہ اپنے حال کے تیروں سے میرے دل کو چھید گئی پہر رات بہر
مجہے بے چینی رہی جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک آدمی کہستا ہوا آیا اُسپر
دستار تا فخر ظاہر تہے جب اُسکے چہرے پر وہ رس رہی تہی مین نے کہا اگر وہ
آدمی جسکی طرف اُس نے اشارہ کیا وہ ہے تو وہ یہی ہے پہر وہ اپنے
اقبال و قبول کے ساتھہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا ہان وہی ہے
مین نے کہا یا سیدی آپ جو میرے لئے دعا کرینگے امید ہے کہ اُسکے سبب
میرے واسطے حبیب کے نزدیک حظ ہو اُس نے کہا اے ابو عبداللہ تجہے
ایسے شخص کی دعا فوت ہو گئی جسکے ساتھہ کچہہ دعوے نہ تہا کیا تجہے بصر
بصیرت نہ تہی جس سے تو دریا نہ کو فیہ کو پہچان لیتا اے ابو عبداللہ تجہے
قدرت نہیں ہے کہ میں تیرے لئے دعا کرون یہانتک کہ تو ہم دیوانون
کے مقام کو پہنچ جاوے کل تو اُنکو دیکہیگا اور وجد و حیا کے آنکو عارض ہو
ہے تو اُنکے ساتھہ ایمان لائیگا پہر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا مجہے اُسکا
اسقدر وجد ہوا کہ میں اُسکو بیان نہیں کر سکتا اور نہ میں قادر ہون
کہ میں اُس سے فارغ ہون جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک قاری آیا وہ
یہ آیت باواز نرم قلب حزین رحیم سے پڑہتا تہا وعلی الثلاثۃ الذین
خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجاء من اللہ
الا الیہ قریب تہا کہ اسکا سینہ والاشوق کے سبب سے پہٹ جاوے جنون

دمشق کے بارے والا نجادے جیسے اُسکے حسن صوت نے غلام بنا لیا میں نے
اُس سے کہا تجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے تجھے لحنت نغمے کی عنایت فرمائی
کہ تو ایسے دل پر نرمی کر جسکو خوف فراق نے پہاڑ ڈالا ارباب جمال محبوب
کے دروازوں پر پچھاڑا اتنے میں میرے لئے ایک شخص ظاہر ہوا جسکا گلا محبت
نے گھونٹا تھا اُس نے کہا تو اُس مجنون کو کیا کریگا جسکا آنسو نہیں تھمتا
اور اُس کا جنون علاج نہیں قبول کرتا نہ منتر مانتا لیکن اُنہوں نے دعا کے
بارے میں تیرا حوالہ مجھ پر کیا ہے سو تو بارگاہ محبانین کو مضبوط پکڑ اور انکی
محبت کو سونگھ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو لازم کر اُسکا دوام
وبقا اختیار کر اور اس سے ڈر کہ تو اُس سے خارج ہو اور تو اُن سے سُننے کہ
تقاہو کے سحقا سحقا کہیں میں نے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر کہا تو گناہوں
سے اپنے نفس پر رحم کر کہ وہ ضعیف ہے اور اُسکے ساتھ نرمی کر اور دنیا
سے پرہیز کر اسلئے کہ وہ اپنے عالی رتبہ بیٹوں کو اپنے دریا میں ڈبوتی ہے ✽

کیا کیا بلند رتبہ پھنسائے ہیں دام میں ۔ عالی ہے کیا دماغ تمہاری کمند کا

اور اوسط درجہ والوں کو اور کم رتبہ والوں کو جلا دیتی ہے اللہ تعالے
باوجود اس سب کے قبول و وصول و صدق سے تجھے نفع دیوے اور
تجھے اُن لوگوں میں کرے جن سے وہ راضی ہوا فرمایا اللہ تعالی نے
اولئك هم المومنون حقا اور تجھے لذت نظر سے محروم نہ کرے اور
تجھے باتیں سے نہ کرے جو لبید عیان کے خبر کے ساتھ قناعت کرتے ہیں
پھر میں اُسکو سمجھ گیا جسکی طرف اُس نے اشارہ کیا رحمۃ اللہ علیہ ✽

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہمارا جہاز ٹوٹ گیا میں اور میری
بی بی ایک تختے پر بیٹھے اُسی حالت میں میری عورت سے لڑکی پیدا ہوئی اُس
نے مجھ سے چلا کے کہا کہ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے میں نے کہا وہ ہمارا
حال دیکھ رہا ہے ناگاہ ایک آدمی ہوا میں بیٹھا ہوا نظر آیا اُسکے ہاتھ

سونے کی زنجیر اُسمین یاقوت سرخ کا کوزہ لٹکا ہوا تھا اُس نے کہا لو پیو میں نے
کوزہ لے لیا اور ہم نے اُس سے پیا وہ پانی برف سے زیادہ سرد شہد سے
زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا میں نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے
تو کون ہے اُس نے کہا میں تیرے مولے کا بندہ ہوں میں نے کہا کہ تو اِس
مرتبے کو کس سبب سے پہنچا اُس نے کہا کہ میں نے اُسکی خوشی کیلئے اپنی ہوا
کو چھوڑا تو اُس نے مجھے ہوا پر بٹھایا پھر وہ غائب ہو گیا اسکے بعد میں نے
اُسکو نہیں دیکھا رضی اللہ عنہ ✽

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض صالحین نے مجھے مجردی ق
کہتے ہیں کہ میں رمضان شریف میں درمیان مغرب وعشا کے اپنے گھر والوں
کے لئے کوئی چیز خریدنے کے لئے گھر سے بازار کیطرف چلا مجھے شیخ ریحان
رضی اللہ عنہ ملے اُنہوں نے مجھے کھینچا اور ہوا میں میرے ساتھ بہت بلند ہو گئے
میں رویا اور میں نے اُن سے کہا کہ تم مجھے زمین کی طرف پھیر دو انہوں نے
مجھے پھیر دیا کہنے لگے میں نے تو چاہا تھا کہ تجھے سیر کراؤں سو تو نے انکار کیا
امام یافعی کہتے ہیں کہ اس سیر سے شاید اُنکی مراد یہ ہو کہ اُسکو عجائب ملکوت
سموات پر مطلع کریں ✽

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے صالحین وثقات
سے سنا کہ وہ شیخ ابو الغیث رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں
نے کہا کہ شیخ وفقیہ سیدین کبیرین عارفین مشہورین صاحبین عواجہ نزدیک میرے
شیخ سید جلیل ولی عارف باللہ شیخ علی معروف بہ اہدل کے آئے اور
شیخ سے چاہا کہ وہ اُنکے ہمراہ کسی جگہ جاویں شیخ نے اُنکی موافقت کی
اور میں بھی اُنکے ساتھ چلا جب کچھ رات گئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ وفقیہ
ہوا میں ہمارے اوپر جا رہے ہیں اور اُنکے ہاتھوں میں دو تلواریں دیکھی
ہیں میں اور شیخ علی رضی اللہ عنہ زمین پر جا رہے تھے میں نے اسکا ذکر شیخ

علی سے کہا شیخ نے مجھ سے فرمایا اے ابو الغیث یہ دونون مقام تولیت وعزل
ہیں یہی اللہ تعالے کے حکم سے والی بناتے ہیں معزول کرتے ہیں قریب ہے
کہ میں ان دونون کا وارث ہونگا اور تو میرا وارث ہوگا امام یافعی رحمہ
اللہ کہتے ہیں یعنے اُن دونوں کو تصرف فی المملکت مفوض تھا بعد اسکے
کہ اُنکو موافقت مراد حق کی توفیق دی گئی تھی مجھے بیشک یہ بات پہنچی کہ
اُنہون نے حق عز وجل کی جانب سے یہ خطاب سُنا کہ وہ اُنسے فرماتا ہے
کہ جب تم کوئی چیز کرنا چاہو تو کر ڈالو مجھ سے نہ پوچھو اسلئے کہ مجھے برا معلوم
ہوتا ہے کہ میں سوال کی ذلت تمہارے مُنہ میں دیکھوں رضی اللہ عنہم ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں نے مکے مین سنہ ۳۱۵ تین سو پندرہ
میں غوث یعنے قطب کو دیکھا سونے کی گاڑی پر سوار تھے فرشتے اُنکو سونے
کی زنجیرون سے ہوا میں کھینچے لئے جاتے تھے مین نے پوچھا کہاں جاتے
ہو کہا میں اپنے بھائیوں مین سے ایک بھائی کیطرف جاتا ہوں میں اُسکا
مشتاق ہوں مین نے کہا اگر تم اللہ تعالے سے سوال کرتے تو وہ اُسکو
تمہاری طرف کھینچ لاتا کہا زیارت کا ثواب کہان ملتا اور نام ان قطب کا
احمد بن عبد اللہ بلخی تھا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض
لوگون نے اس حکایت کا انکار کیا ہے اور یہ بات کچھ انکار کی نہیں ہے
اسلئے کہ اُنہوں نے بنفسہٖ اس کام کو نہیں کیا بلکہ اللہ تعالے نے اس فعل کو
انکے حق میں عالم ملکوت مین کیا نہ اس عالم میں جو محل تکلیف ہے اگر اللہ تعالے
اپنے بعض بندوان کو یہ حکم دے کہ مثلاً وہ ریشمی کپڑا پہنے اور بندہ اس
اذن کو یقیناً جان لیوے پھر اُسکو پہن لے تو یہ بندہ منتہاک شرع کا نہوگا
اگر کوئی کہے کہ اُسکو علم یقین کیونکر حاصل ہو سکتا ہے تو میں یہ کہونگا
اسطرح سے معلوم ہو سکتا ہے جسطرح خضر علیہ السلام کو معلوم ہوا جبکہ
اُنہون نے لڑکے کو قتل کیا اور وہ بنا بر قول صحیح ولی ہیں نبی نہیں ہین

احمد بن عبد اللہ بلخی جنکا ذکر ہوا ہے سو یہ نام اور نسب خاص اُس زمانے
میں تھا کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ مقام قطبیت ہمیشہ ایک سے دوسرے کیطرف
منتقل ہوتا رہتا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے گذر چکا ✤

فصل پانی پر چلنے کی حکایتوں کے بیان میں

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار جہاز پر سوار
ہوئے ہمارے ساتھ ایک جوان آدمی خوبصورت گورا بھی سوار ہوا جب ہم بیچ
دریا میں پہنچے تو مالک جہاز کی ایک ہمیانی گم ہو گئی اُسمیں کچھ مال تھا اس
نے ایک جہاز والے کی تلاشی لی جب اُس جوان کی تلاشی کی نوبت آئی تو وہ
جہاز پر سے کود پڑا دریا کی موجوں پر بیٹھ گیا موج تخت کی طرح اُسکے لئے
کھڑی ہو گئی ہم جہاز میں سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے اُس نے کہا اے
میرے مولے ان لوگون نے مجھے تہمت لگائی اے میرے دل کے دوست
میں تجھ پر قسم کھاتا ہون کہ جتنے جانور اس جگہ ہوں اُن سب کو تو یہ حکم
دے کہ وہ اپنے سر نکالیں اور اُنکے مُنہ مین جواہر ہوں ذو النون رضی
اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ ہم نے دیکھا کہ
دریائی جانورون نے جہاز کے آگے اپنے سر نکالے اور ہر ایک کے منہ میں
ایک ایک جواہر چمکتا دمکتا ہوا تھا پھر وہ موج پر سے دریا کی طرف کودا پانی
کی پیٹھ پر اکڑتا ہوا چلنے لگا اور کہتا جاتا تھا ایاک نعبد وایاک نستعین
یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا اسی قصے نے سیر و سیاحت پر مجھے
مستعد کیا مجھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آیا کہ آپ نے ارشاد
فرمایا ہے کہ میری امت میں ایسے تیس آدمی ہمیشہ رہینگے جنکے دل ابراہیم
خلیل الرحمن کے دل پر ہونگے جب اُنمیں سے ایک مریگا تو اللہ تعالے
اُسکی جگہ ایک اور کو بدل دیگا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین نے مشرق مغرب جہان ڈالا اس
طمع سے کہ ابدال کی ملاقات نصیب ہو ایکبار سورج ڈہلنے کے بعد بحر کے
کنارے پر پہنچا رستے سے داہنی طرف چلا کنارے سے قریب ہوا ایسے
کہ پانی سے قریب ہون مینے دیکہا کہ دس آدمی مصلّوں پر بیٹھے ہوئے
ہوئے ہیں اُنکے پاس ڈولچی وغیرہ اسباب جو صوفیہ کے ساتہہ ہوتا ہے
کچھہ نہ تہا مجھے دیکہہ کے وہ سب کہڑے ہوگئے میرا استقبال کیا مجھ سے
معانقہ کیا پہر سب کے سب نیچی گردنیں کرکے بیٹہہ گئے اُن میں سے کوئی
ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکہتا تہا آفتاب ڈوبنے تک اُنکی یہی حالت
رہی اسکے بعد ایک آدمی جماعت میں سے کہڑا ہوا اور دریا مین گہسا مجھ
نہیں معلوم اُسکا کیا حال ہوا سوا اُسکے کہ وہ گیارہ مچھلیاں بہنی ہوئیں
لے آیا مین نے آگ لکڑی کچھہ وہاں نہیں دیکھی پہر ایک شخص کہڑا ہوا۔
اُس نے ہر ایک کے نزدیک ایک ایک مچھلی ڈالدی اور وہ خود ایک
بڑی مچھلی لے کے علیحدہ ہوگیا اور وہ سب لوگ مجلس سے متفرق ہوگئے
ہر شخص اپنے اپنے حال مین مشغول ہوا کسی کو کسی سے کچھہ کام نہ تہا ع
بہشت آنجا کہ آزارے نہ باشد کسے را باکسے کارے نہ باشد
جب صبح قریب ہوئی تو موذن نے اذان دی سب نے جماعت سے پڑھی
اپنے اپنے مصلے لے کے دریا میں گہسے پانی پر چلنے لگے اُنکا خادم جس نے
سب کے آگے مچھلیاں رکہیں تہیں اور سب سے بڑی مچھلی اپنے واسطے
لی تہی اُس نے چاہا کہ وہ بہی اُنکے ساتہہ پانی پر چلے وہ دریا میں غوطے
کہانے لگا انہون نے اُسکی طرف پہر کے دیکہا اور کہا اے فلانے جس نے
ہماری خیانت کی وہ ہم میں سے نہیں ہے مین دور سے اُنکی طرف دیکہہ
رہا تہا اور اُنکی جدائی پر حسرت کرتا تہا پہر میں نے اپنی ڈولچی لی اور چلا اور
اُس خادم کو اُسی جگہ چہوڑا رضی اللہ عنہم ✤

حکایت شیخ عبداللہ بن عبید عبادانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مین
مسجد عبادان میں عشا کی نماز کے بعد بیٹھا ہوا تہا تین آدمیون نے صف
اول مین ہمارے ساتہہ نماز پڑہی پہر وہ دریا کی طرف چلے گئے میرے جی مین
آیا کہ یہ لوگ اولیا ہیں میں اُنکے پیچھے گیا جب وہ دریا کے کنارے پر
پہنچے تو اُنکے لئے ایک چیز چاندی کی مثل جوتے کے تسمے کے دراز ہوگئی
انہون نے اُسپر مرور کیا میں نے بہی اپنا پاؤں اُسپر رکہا تاکہ اُنکے ساتہہ
جاؤں سو میرا پاؤں پانی میں گہس گیا میں بیٹھہ کے رونے لگا اور وہ
چلے گئے پہر میں مسجد کی طرف لوٹ آیا جب صبح کا وقت آیا تو پہر وہ صف
اول میں موجود تہے نماز کے بعد عشا کی نماز تک مسجد مین بیٹھے رہے جب
عشا پڑہہ چکے تو پہر دریا کی طرف چلے اس بار بہی وہی چیز اُن کے لئے
دراز ہوگئی اُنہوں نے اُسپر مرور کیا میں نے اپنا پاؤں اُسپر رکہا وہ
اب بھی پانی مین گہس گیا میں بیٹہہ گیا رونے لگا وہ چلے گئے میں مسجد
کو لوٹ آیا جب تیسرا دن ہوا تو پہر وہ صف اول میں موجود تہے مین
نے اپنے جی میں کہا اے نفس یہ تیرا ہی نقصان ہے اگر کچھہ بہی تجھہ میں
خیر ہوتی تو تو بہی ضرور اُن کے ساتہہ گذر جاتا اللہ تعالٰے نے میرا صدق
معلوم کرلیا وہ لوگ جسوقت ہر رات کو جایا کرتے تہے اُسیوقت دریا
کیطرف چلے وہی شئے چاندی کی اُنکے لئے دراز ہوگئی انہوں نے اُسپر
عبور کیا میں نے بہی اپنا پاؤں پانی پر رکہا اب کی بار اُنکے ساتہہ گذر
گیا اور ایک شخص نے اُن میں سے میرا ہاتہہ پکڑ لیا ناگاہ وہ سات آدمی
تہے ہر رات اُنپر سات مچھلیاں اُترتی تہیں تیسری رات یکایک ایک خوان
آیا اُسپر آٹھہ مچھلیاں تہیں میں بہی اُنکے ساتہہ بیٹھہ کے کہانے لگا میں
نے ایک شخص سے کہا کاش ہمارے لئے تمام ہوتا اُس نے مجھہ سے کہا واہ
واہ تو اُن میں سے ہے ہاں تو اُنہیں سے ہے پہر اُس نے میرا ہاتہہ پکڑا

بغتةً میں گہاٹ پر کھڑا ہوا تہا اسکے بعد پہر مین نے اُنکو نہیں دیکہا مین
اللہ تعالے سے حسن توفیق چاہتا ہون رضی اللہ عنہم ✣
حکایت بعض شیوخ یمن رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ ایک
دن زبید سے دریا کے کنارے کیطرف گئے اس کنارے کو امواب کہتے تہے
اُنکے ساتھ اُنکا ایک شاگرد تہا راہ مین بڑے بڑے جوار کے سینٹھے پڑے
ہوئے تہے شیخ نے شاگرد سے کہا کہ ان سینٹھون مین سے کچھہ اپنے ساتھ
لیلے اُس نے لے لئے وہ اپنے جی مین متعجب ہوا کہا کہ شیخ اسکو کیا کرینگے
اُنسے اسکا کچھہ ذکر نہ کیا جاتے جاتے غلامون کے محلے میں پہنچے ان لوگون
کو سنا کم کہتے تہے یہ لوگ مردار کہاتے مسکرات پیتے ہین نماز وغیرہ کچھہ نہیں
جانتے اُنکو دیکہا تو وہ شراب پی رہے تہے لہو ولعب میں مصروف تہے
گاتے بجاتے ناچتے تھے شیخ نے شاگرد سے کہا تو اس بوڑہے دراز قد
کو میرے پاس لے آ جو کہ طبل بجا رہا ہے شاگرد اُسکے پاس گیا اُس سے
کہا چل تجہے شیخ بلاتے ہیں اُس نے طبل کو اپنی گردن سے پہینک مارا اور
اُسکے ساتہہ شیخ کیطرف چلا جب وہ دونون آکے شیخ کے روبرو کہڑے
ہوئے تو شیخ نے شاگرد سے کہا کہ سینٹھے سے اسکو مار اُس نے مارا یہان
تک کہ پوری حد اُسپر جاری کر دی پہر شیخ نے اُس سے کہا کہ تو ہمارے
آگے چل وہ چلا یہانتک کہ دریا پہ پہنچے شیخ نے اُسکو حکم دیا کہ اپنے کپڑے
دہووے نہاوے غسل وضو کی کیفیت اُسکو سکہا دی اُس نے کپڑے دہوئے
غسل کیا وضو کیا پہر اُسکو نماز پڑہنا بتایا پہر شیخ آگے بڑہے اُن دونون
کو نماز ظہر پڑہائی جب نماز پڑہ چکے تو شیخ کہڑے ہوئے اور اپنا مصلے دریا
پر رکہا اُس بوڑہے سے کہا آگے بڑہ وہ کہڑا ہوا اُس نے اپنے دونون
پاؤن مصلے پر رکہے اور پانی پر چلا یہانتک کہ آنکہہ سے غائب ہو گیا۔
شاگرد نے شیخ کی طرف دیکہا اور کہا کیا مصیبت ہے کیا حسرت ہے مین تنے

اتنے سال سے آپ کی خدمت میں ہون مجہے ان باتون سے کچھہ بہی حاصل نہ
ہوا اسکو گہڑی بہر مین یہ مقام یہ بڑی بڑی کرامتیں حاصل ہو گئین شیخ
نے رو دیا اور فرمایا اے میرے بیٹے مین کیا چیز ہون یہ اللہ تعالے کا فعل
ہے مجہہ سے کہا گیا کہ فلان شخص کا ابدال میں سے انتقال ہو گیا ہے تو
فلان شخص کو اُسکا قائم مقام کردے سو مین نے امتثال امر کیا جسطرح
خادم امتثال حکم کرتے ہیں مین خود محبوب رکہتا ہون کہ یہ مقام مجہے
نصیب ہوتا رضی اللہ عنہ ✣ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ شیخ فاضل
جلیل ہین اُنکو شیخ علی بن مر تفضے کہتے ہیں یہ شیخ کبیر محمد بن ابی البطل
کے اصحاب میں سے تہے جنکی شان مین اُنکے شاگرد نے ان کے سفر
کرتے وقت یہ شعر کہے ہ

لیت شعری ای ارض اجدبت   فسقوها بك یا وجه الفرج
ساقك اللہ الیہا رحمة   فیہا حلك ما علیہم من حرج

یعنے اللہ تعالے نے آپکو اس سفر مین ایسے مکان کیطرف روانہ فرمایا
ہے کہ وہان کے لوگونکی آپ کے سبب سے فریادرسی چاہتا ہے اور
مجہے اب معلوم نہیں کہ وہ مکان کہاں ہے جب وہ عدن پہنچے تو تہوڑی
مدت وہان اقامت کی اور انتقال ہو گیا اُنکی قبر وہان مشہور ہے لوگ
اُسکی زیارت کرتے ہیں رضی اللہ عنہ ✣
حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ
کے ہمراہ بحر صیدا کے کنارے پر جا رہے تہے شیخ ابو سعید نے دور سے
ایک شخص کو دیکہا فرمایا بیٹہہ جاؤ یہ شخص اس سے خالی نہیں ہے کہ
کوئی ولی اولیاء اللہ سے ہو ہم تہوڑی دیر ٹہیرے تہے کہ ایک جوان
آدمی خوبصورت ہاتہہ مین ڈولچی دوات لئے ہوئے مرقع پہنے ہوئے آیا
شیخ ابو سعید نے بطور انکار اُس کی طرف دیکہا اسلئے کہ وہ ڈولچی کے

ساتھ دوات بھی لئے ہوئے تھا اُنہوں نے اُس سے کہا اے جوان اللہ
عزوجل کی طرف راہ کس طرح ہے اُس نے کہا اے ابو سعید مین اللہ کیطرف
دو رستے پہچانتا ہوں ایک خاص ایک عام طریق عام وہ ہے جسپر تو
اور تیرے اصحاب ہین اور طریق خاص یہ ہے کہ آؤ چلو پھر وہ پانی پر چلا
یہانتک کہ ہماری آنکھوں سے غائب ہو گیا شیخ ابو سعید اس کرامت کو
جو کہ اللہ عزوجل نے اُس جوان کو عنایت فرمائی دیکھ کے حیران ہو گئے

فصل منجملہ کرامات اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے ایک یہ ہے کہ کھانا پانی وغیرہ بطور خرق عادت کے میسر ہو جاتا ہے

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین شیخ
ابو اسحق ابراہیم بن ظریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین ایک آدمی آیا
اُس نے اُنسے پوچھا کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنے نفس پر کوئی
ایسی گرہ لگاوے کہ بدون مطلب حاصل ہونیکے اُسکو نہ کھولے شیخ
ابو اسحق نے فرمایا کہ ہان جائز ہے اور ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کی
حدیث کے ساتھ استدلال کیا جو کہ قصہ بنی قریظہ میں ہے اور قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ خبردار اگر وہ میرے پاس آتا تو میں ضرور
اُسکے لئے استغفار کرتا لیکن اس سبب سے کہ یہ فعل اُس نے خود کیا
ہے تو اُسکو چھوڑ رکھو یہانتک کہ اللہ تعالے اُسکے حق مین حکم فرماوے
شیخ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مین نے یہ مسئلہ سُنکے اپنے نفس پر یہ عہد کیا
کہ بدون اظہار قدرت کے کوئی چیز نہ کھاونگا پھر میں تین دن تک ٹھیرا

اور اُسوقت میں اپنی دوکان میں اپنا پیشہ کیا کرتا تھا میں کرسی پر بیٹھا ہوا
تھا کہ ایک شخص میرے لئے ظاہر ہوا اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز برتن مین تھی اُس نے
مجھ سے کہا کہ تو عشا تک صبر کر تو اس سے کہا دیگا پھر وہ غائب ہو گیا مغرب
عشا کے درمیان میں مین اپنے ورد مین مشغول تھا کہ دیوار شق ہو گئی اور
ایک حور ظاہر ہوئی اُسکے ہاتھ مین وہی برتن تھا جو اُس شخص کے ہاتھ
میں تھا اُسمین کوئی چیز شہد کے مشابہ تھی وہ میری طرف آئی اور اُس مین
سے تین بار مجھے چٹایا میں بیہوش ہو گیا مجھ پر غشی طاری ہوئی پھر مجھے ہوش
آیا اور وہ حور جا چکی تھی اسکے بعد کوئی طعام و شراب مجھے اچھا معلوم
نہیں ہوا میرے دل مین اُس صورت کی محبت پلائی گئی اُسکے بعد کوئی شخص
مجھے پسند نہ آیا اور نہ میں خلق کا کلام سن سکتا تھا ایک مدت تک میں اسی
حال پر حیران رہا +

حکایت بعض صالحین فرماتے ہیں کہ مین حجاز کے جنگل مین کئی دن
تک رہا کوئی چیز نہین کھائی باقلا اور باب الطاق کی روٹی کو میرا جی چاہا
میں نے کہا کہ میں تو جنگل میں ہوں میرے اور عراق کے درمیان میں مسافت
بعیدہ ہے میں اپنے خطرے کو پورا نہ کرنے پایا تھا کہ ایک بدو دور سے چلا آیا
یا باقلا حار و خبز میں اُسکی طرف بڑھا مین نے اُس سے کہا تیرے پاس
باقلا حار ہے اُس نے کہا ہان پھر اُس نے چادر بچھائی روٹی اور باقلا حار
نکالی مجھ سے کہا کھا میں نے کھایا پھر کہا کھا میں نے کھایا تیسری بار پھر
کہا کھا مین نے کھایا جب چوتھی بار اُس نے کہا تو مین نے کہا تجھے قسم
ہے اُس ذات کی جس نے تجھے میرے لیے اس جنگل میں بھیجا تو مجھے بتا دے کہ تو
کون ہے کہا خضر اور غائب ہو گئے پھر مین نے اُنکو نہ دیکھا سلام اللہ و رضوانہ علیہ

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے کہ اُنہوں نے تجرد واسطے حج کیلئے
سفر کیا اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں جب کچھ راہ طے کر چکے

تو ایک مدت تک ٹھیرے رہے کوئی شے نہ ملی چلنے سے عاجز ہوگئے اپنے جی
میں کہا کہ یہ حالت ضرورت ہے بسبب ضعف کے ہلاکت کو پہنچا دیگی
سے روک دیگی اللہ تعالے نے نفس کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا
ہے پھر سوال کا قصد کیا جب ارادہ کر چکے تو باطن سے ایک خطرہ اُٹھا
اُس نے اُس قصد سے پھیر دیا پھر کہا کہ مر بھلے جاؤں مگر جو عہد کہ میرے
اور اللہ تعالے کے درمیان میں ہے اُسکو نہ توڑونگا اتنے میں قافلہ
چلا گیا اور یہ رہگئے اُنہوں نے لیٹ کے قبلے کیطرف منہ کیا موت کے
منتظر ہوئے انکی یہ حالت تھی کہ ناگاہ ایک سوار اُنکے سر پر آکھڑا ہوا
اُسکے ساتھ ایک چھاگل تھی اُسمیں پانی تھا اُس نے انکو پانی پلایا
جو اُنکی ضرورت تھی اُسکو رفع کیا اور کہا کہ تو قافلے کو چاہتا ہے انہوں
نے کہا میں کہاں اور قافلہ کہاں سوار نے کہا کھڑا ہو یہ کھڑے ہوئے
وہ اُنکے ساتھ چند قدم چلا پھر کہا تو اس جگہ ٹھیر جا قافلہ تیرے پاس آ
جاویگا یہ ٹھیرے رہے ناگاہ قافلہ انکے پیچھے سے آگیا ✤

حکایت ابو جعفر صفار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کئی دن تک
جنگل میں راہ بھولا رہا ایک مدت پیاسا رہا ضعیف ہو گیا میں نے دیکھا
کہ ایک دُبلا آدمی اپنا منہ کھولے ہوئے آسمان کیطرف دیکھ رہا ہے
میں نے اُس سے کہا تو یہاں کیوں ٹھیرا ہے اُس نے کہا تجھے کیا ہوا ہے
کہ مالک اور غلاموں کے درمیان میں داخل ہوتا ہے پھر اُس نے
اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا یہ راہ ہے پھر میں اُسکے اشارے کی
طرف چلا تھوڑی دیر چلا ہونگا کہ میں نے دیکھا کہ دو روٹیاں رکھی ہوئی
ہیں ایک روٹی پر گرم گوشت کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور اُس جگہ ایک
کوزہ پانی کا بھرا ہوا بھی موجود ہے پھر میں نے کھایا یہانتک کہ سیر ہو
گیا اور اتنا پیا کہ سیراب ہو گیا پھر میں لوٹ کے اُس شخص کے پاس آیا

میں نے پوچھا تصوف کیا ہے وہ مسکرایا پھر اُسنے کہا لائح کلاح فاصطلم
دستباح یعنے ایک کشف ہے کہ اسرار پر وارد ہوتا ہے پھر بندے کو
جھپٹ لیتا ہے اور جو کچھ مال وغیرہ اُسکا ہوتا ہے اُسکو ہلاک کر دیتا ہے
یہان تک کہ اپنے نفس کیلئے کسی چیز کو اختیار نہیں کرتا اصطلام محل قہر لغت
حیرت صفت دہشت ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے
ہیں کہ اسی اصطلام مذکور کیطرف شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ نے
اشارہ فرمایا ہے کہ اہل حضرت چار قسم ہیں ایک وہ شخص ہے کہ جو اس
سے خطاب کیا گیا تو وہ سب کا سب کان ہو گیا دوسرا وہ ہے کہ اُسکو
مشاہدہ کرایا گیا تو وہ سب کا سب آنکھ بنگیا تیسرا وہ ہے کہ انوار تجلی کے
نیچے جل بھن گیا چوتھا حال شفاعت کی زبان ہے اور یہ اکمل ہے ✤

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلے پہل جو میں نے
عجائب وکرامات سے دیکھا یہ ہے کہ میں ایک دن ایک موضع خالی کی
طرف گیا مجھے وہاں ٹھیرنا اچھا معلوم ہوا میں نے اپنے دل سے اللہ کیطرف
قرب پایا نماز کا وقت آیا وضو کرنا چاہا لڑکپن سے میری یہ عادت تھی
کہ میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتا تھا پانی کے نہ ہونے سے گویا مجھے
غم ہوا میں اس حال میں تھا کہ ناگاہ ایک ریچھ اپنے دونو پاؤں پر آدمی
کیطرح چلتا ہوا آیا اُسکے پاس ایک ٹھلیا سبز تھی اُسکو اپنے دونوں ہاتھوں
سے پکڑے تھا جب میں دور سے دیکھا تو مجھے وہم ہوا کہ آدمی ہے یہان
تک کہ وہ میرے قریب آیا مجھے سلام کیا ٹھلیا میرے سامنے رکھدی اُس
وقت میرے ذہن میں علمی اعتراض آیا میں نے کہا یہ ٹھلیا اور پانی کہاں
کا ہے ریچھ بولا کہا اے سہل ہم ایک قوم ہیں وحوش کی محبت اور توکل
کے ارادے سے اللہ کی طرف منقطع ہو گئے ہیں ہم اپنے اصحاب کے ساتھ
کسی مسئلہ میں گفتگو کر رہے تھے کہ ناگاہ ہمکو ندا آئی کہ خبردار سہل تازہ وضو

کرنیکے لئے پانی چاہتا ہے سو مین نے اس ٹھلیا کو اپنے ہاتھ میں رکھا ناگاہ دو فرشتے میرے دونوں طرف آگئے مین اُنکے قریب گیا انہوں نے یہ پانی ہوا سے لیکے اِسمیں ڈالدیا اور میں پانی کی آواز سنتا تہا سہل کہتے ہین کہ مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو مین نے ٹھلیا رکھی ہوئی دیکھی تو کچھہ نہیں معلوم کدہر چلا گیا مجھے حسرت رہی کہ مین نے اُس سے اور باتیں نہیں کین پہر میں نے وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوا تو میں نے چاہا کہ اُسمیں سے پیوں وادی سے ندا آئی کہ اے سہل ابتک تیرے لئے اس پانی کے پینے کا وقت نہیں آیا ہے مین نے دیکھا کہ ٹھلیا حرکت کرنے لگی اور میں اُسکی طرف دیکھہ رہا تہا پہر مجھے نہیں معلوم وہ کدہر گئی +

حکایت بعض اصحاب شیخ ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ کے کہتے ہیں کہ ہم مکے کی راہ مین ابوتراب کے ہمراہ تھے وہ راہ سے ایک جانب کو پہرے اُنکے بعض اصحاب نے کہا یا سیدی ہم پیاسے ہیں اُنہوں نے زمین پر ٹھوکر ماری ناگاہ ایک چشمہ میٹھے پانی کا جاری ہوگیا اُس شخص نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اس پانی کو پیالے مین پیوں اُنہوں نے اپنا ہاتھہ زمین پر مارا اسفید شیشے کا پیالہ اُسکو دیدیا یہ پیالہ نہایت خوبصورت تہا پہر اُس شخص نے پیا اور ہم کو پلایا وہ پیالہ مکے تک ہمارے ساتھہ رہا رضی اللہ عنہ

حکایت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی نہایت بدخلق تہیں ایک دن اُن سے کہا اگر اللہ تعالے تجھہ پر کچھہ فتوح نہ کرے تو تو اپنی جان سے مزدوری کرتا مغفول نجانا یہ قبرستان کیطرف گئے عشا تک نماز پڑہتے رہے پہر گھر کیطرف آئے بی بی کی جھڑکی سے پشیمان اُسکی شر سے مشغول القلب تہے بی بی نے پوچھا مزدوری کہان ہے اُنہوں نے کہا جس نے مجھہ سے مزدوری کرائی وہ کریم ہے مجھے شرم آئی کہ مزدوری مانگنے مین اُس سے جلدی کرون کئی دن تک اُنکا یہی حال رہا عیدگاہ میں رات تک

نماز پڑہا کرتے بی بی ہر روز پوچھتی کہ تیری مزدوری کہان ہے یہ کہدیتے کہ مجھے کریم نے مزدور کیا ہے میں جلدی مزدوری مانگنے سے ڈرتا ہوں جب اس حال کو زمانہ دراز گزرا تو بی بی نے کہا کہ تو اُس سے اپنی مزدوری طلب کر یا کسی اور کا مزدور بن اُنہوں نے وعدہ کیا کہ مین جاکے مزدوری مانگون گا یہ اپنی عادت کے موافق جنگل مین نماز پڑہتے رہے جب شام ہوئی تو بی بی سے ڈرتے ہوئے گھر آئے انہوں نے گھر میں دہوان نکلتا دیکھا اور دسترخوان پر کہانا رکھا ہوا اور بی بی کو خوش خوش باغ باغ پایا بی بی بولین جس نے تجھے مزدور کیا تہا اُس نے ہمارے لئے ایسا بہیجا جیسا سخی لوگ بہیجا کرتے ہیں اور اُسکا قاصد یہ بھی کہہ گیا کہ تو حبیب سے کہدینا کہ کام مین خوب محنت و جانفشانی کرے اور یہ بہی جان رکھے کہ ہم نے بخل کے یا نہ ہونے کے سبب سے تاخیر نہیں کی تہی وہ اپنی آنکہہ کو ٹھنڈا کرے خوش رہے پہر اشرفیونکی تھیلیان بہری ہوئیں اُنکو دکہائیں حبیب نے رو دیا اور بی بی سے کہا کہ یہ اُجرت ایسے کریم کے یہان سے آئی ہے جسکے ہاتھ میں آسمانوں کے اور زمین کے خزانے ہیں جب بی بی نے یہ بات سُنی تو اللہ تعالے سے توبہ کی اور قسم کہائی کہ پہر کبھی سابق کا برتاؤ نہ کرے رضی اللہ عنہ +

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ بصرے کے عابدون سے ایک عابد لکڑی کا بہارا خریدنے کیلئے چلا کسی مسجد مین تکبیر کی آواز سُنی بازار کا جانا چہوڑا مسجد کی طرف گیا راہ مین دیکھا کہ ایک تھیلی پڑی ہوئی ہے اُسپر لکہا ہوا ہے کہ اسمیں سو اشرفیان ہیں اُسکو چھوڑ دیا پہیر نہیں نماز کیطرف متوجہ ہوئے بعد نماز کے بازار گئے لکڑی کا بہارا خریدا اُسکو گھر لیگئے جب اُسکو کھولا تو اشرفیونکی تہیلی اُسمیں تہی اُنہوں نے اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اُٹھائی اور کہا آلہی جیسا کہ تو اپنے بندے

کو اپنے رزق سے نہیں بہولا اسیطرح تو اُسکو ایسا کردے کہ وہ تجھے
تیری عبادت وخدمت کے اوقات میں نہ بہولے اور اپنے نفس کیطرف
خطاب کرکے کہنے لگے اگر تو اُسکی خدمت پر متوجہ ہوتا اور اپنے نفس کو
اُسکی معصیت سے روکتا تو اُسکے احسان ونعمت کے لطائف دیکھتا +

حکایت ۹ ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک
ایک جوان آدمی خراسان کا تہا سات دن تک مسجد میں رہا کچہہ نہ کہایا
میں کھانا پیش کرتا تہا وہ انکار کرتا تہا ایک دن ایک آدمی مانگتا ہوا
آیا خراسانی نے اُس سے کہا اگر تو خلق کے سوا اللہ عزوجل کا قصد کرتا
تو وہ تجھے غنی کردیتا سائل نے کہا مجھے یہ مرتبہ کہاں حاصل ہے خراسانی
نے کہا تو کیا چاہتا ہے اُس نے کہا اِسقدر چاہتا ہوں کہ فاقہ دور ہو
ستر عورت ہو جاوے خراسانی محراب کیطرف کھڑا ہوا دو رکعت نماز پڑہی
پہر نیا کپڑا اور ایک طباق میوے کا لایا اور سائل کو دیدیا ذوالنون
فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا اللہ کے نزدیک تیری
یہ جاہ ہے اور تو نے سات دن سے کوئی چیز نہیں کہائی اُس نے کہا
اے ابوالفیض سوال کے ساتہہ زبانیں کیونکر کہلیں دل تو انوار رضا
سے بہرے ہوئے ہیں مین نے پوچھا رضا والے کیا کچہہ مانگتے نہیں ہیں
اُس نے کہا اُن میں سے بعض بطور ناز کے سوال کرتے ہیں اور بعض
براہ عنایت کے اور بعض اس نظر سے کہ دوسرے پہ رحم کریں پہر نماز کی تکبیر
کہی گئی اُس نے ہمارے ساتہہ نماز پڑہی نماز کے بعد اپنی ڈولچی لے کے
مسجد سے نکلا گویا طہارت کے ارادے سے جاتا ہے اسکے بعد پہر مین نے
اُسکو نہیں دیکہا رضی اللہ عنہ آمین +

حکایت ۱۰ بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے
ہمراہ کنارہ دریا پر تھے پہر ہم ایک جہاڑی میں پہنچے وہاں سوکہی لکڑی

بہت تہی ہم نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ہم آج کی رات یہاں ٹہیرتے
اور ان لکڑیون کو جلاتے تو خوب ہوتا اُنہون نے فرمایا ٹہیرو ہم نے
آگ جلائی کچہہ روٹی ہمارے ساتہہ تہی ہم اُسکو کہایا ہم میں سے ایک
آدمی نے کہا یہ انگارے کیا اچہے ہیں اگر گوشت ہوتا تو بہونتے ابراہیم
رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل اسپر قادر ہے کہ تمہیں گوشت
کہلاوے ہم اس حال مین تہے کہ ناگاہ شیر ایک روح کو ہنکالتا ہوا لا
رہا ہے جب وہ ہمارے قریب آیا تو وہ گر پڑا اُسکی گردن ٹوٹ گئی ابراہیم
کہڑے ہوئے فرمایا اسکو ذبح کرو اللہ تعالے نے تمہارے لئے طعام
بہیجا پہر ہم نے اُسکا گوشت بہونا اور شیر ہماری طرف دیکہتا رہا +

حکایت ۱۱ ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن مجھے وضو
کی حاجت ہوئی ناگاہ ایک کوزہ جوہر کا اور ایک مسواک چاندی
کی ریشم سے زیادہ نرم موجود ہوئی میں نے مسواک کی وضو کیا پہر میں
اُن کو چہوڑ کے چلا آیا +

حکایت ۱۲ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد مین
تہا مین نے دیکہا کہ ایک فقیر تین دن تک چپ رہا حرکت نہیں کی اور
نہ کچہہ کہایا پیا میں اُسکو تاک رہا تہا مین بہی اُسکے ساتہہ صبر کرتا تہا پہر
میں عاجز ہو گیا اُسکی طرف بڑہا اُس سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا
ہے اُس نے کہا گرم روٹی اور بہونا گوشت میں مسجد سے نکلا دن بہر تکلیف
اُٹہاتا رہا تا کہ اُسکی فرمائش کو حاصل کروں مگر مجھے کچہہ نہ ملا مین لوٹ
کے مسجد کو آیا دروازہ بند کردیا جب تہوڑی رات گزری تو کسی نے دروازہ
ٹہونکا میں نے جا کے دروازہ کھولا ناگاہ ایک آدمی گرمی روٹی بہونا ہوا
گوشت لئے ہوئے کہڑا تہا مین نے اُس سے سبب پوچھا اُس نے کہا میرے
بچون نے یہ فرمائش کی تہی پہر ہم میں لڑائی ہوئی ہم نے قسم کہائی کہ سوا

اہل سمجھے اِسکو کوئی نہ کہائے ابراہیم کہتے ہین مین نے کہا آلہی جبکہ تو اُسکو کھلانا چاہتا تہا تو تو نے مجھے کیون دن بھر تھکایا رضی اللہ عنہا ❁

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین نے ایک دن بہ نیت سیاحت و خلوت مع اللہ عزوجل جنگل کا قصد کیا تین دن تک چلتا رہا جب چوتہا دن ہوا تو میرے باطن میں بے چینی اور ظاہر میں زیادت حرکت پیدا ہوئی میرا یہ حال تہا میں نہیں جانتا تہا مگر دو آدمی خوبصورت آدہی عمر کے آئے مجھے سلام کیا مین نے سلام کا جواب دیا اُنہون نے مجھسے کہا تیرا کیا نام ہے میں نے کہا عبداللہ ایک نے کہا ہم بہی اللہ کے بندے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارا مقصود ہے پہر ہم سب چلے جب ظہر کا وقت آیا تو اُن میں سے ایک شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آگیا مین نے کہا ہان اُس نے کہا تو ہمکو نماز پڑہا مین نے کہا تم اس بوجہ کو مجھسے اُٹھاؤ تم میں کوئی نماز پڑہاوے پہر ایک نے ہمکو نماز پڑہائی اور فارغ ہوا پہر ہر ایک ہم میں سے سنت وغیرہ پڑہنے لگا جب وہ شخص جس نے ہم کو نماز پڑہائی تہی اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے ایک طباق پیش کیا اُسمیں انگور کے خوشے اور انجیر تھے اُس سے زیادہ خوبصورت میں نے کبہی نہیں دیکہے کہا بسم اللہ ہمنے اپنی حاجت کے موافق کہایا اور چلدیئے جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو اُس شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آگیا میں نے کہا ہاں کہا تو ہم کو نماز پڑہا میں نے کہا تمہیں اِس بار کو مجھسے اُٹھاؤ اُس نے اپنے ساتہی سے کہا کہ تو نماز پڑہا اُس نے نماز پڑہائی اور فارغ ہوا اور ہر ایک ہم میں سے سنت وغیرہ پڑہی امام جب اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے ایک طباق پیش کیا اُسمیں انگور انجیر تھے اور کہا بسم اللہ ہم نے کہایا جو بچا وہ وہیں چہوڑا اور چلدیئے جب تیسرا دن ہوا تو میرے دلمیں آیا کہ یہ دونوں مجھسے کہینگے کہ تو نماز پڑہا پہر مجھے اُنکی

موافقت اور جو اُنہون نے کیا ہے وہ مجھپر واجب ہو جاویگا سو مین نے اپنی آنکھہ آسمان کیطرف اُٹھائی اور یہ کہا اللھم انک ولی نعم من غیر استحقاق وانا عبدک ضعیف غیر مستحق للنعم و قد رجعت الیک فیما اقصدنی انک علی کل شئی قدیر جب نماز کا وقت آیا تو اُن مین سے ایک شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آیا مین نے کہا ہاں کہا تو ہم کو نماز پڑہا مین نے کہا انت اللہ پہر ایک نے تکبیر کہی مین آگے بڑہا اُنکو نماز پڑہائی اور سلام پہیرا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور اپنی دہنی طرف دیکہا تو بعینہ وہی طباق رکہا ہوا تہا اُسمین انگور کے خوشے اور انجیر اور انار تہے میں اُسکو اُٹہا کے اُنکے پاس لیگیا اُنہون نے کہایا مین نے کہایا پہر بچا ہوا چہوڑ کے چلدیے مین نے اللہ تعالے کا اُسپر شکر کیا کہ اُس نے اپنی نعمتون سے بدون استحقاق کے عنایت فرمایا پہر ہم اُسکے بعد چالیس دن تک ٹہیرے ہر ایک ہم میں سے اپنے مقصود کیطرف متوجہ تہا اوقات نماز مین ہم جمع ہو جاتے تھے ہر ایک ہم میں سے نماز پڑہا دیتا تہا جب سلام پہیرتا تو ایک طباق پیش کرتا اُسمین وہی اشیاء مذکورہ ہوتی تہیں اور میری ہی اُنکے ساتہہ یہی حالت تہی میں الیا طباق لاتا تہا جسمیں انگور انجیر انار ہوتے تھے جب چالیس دن پورے ہو چکے تو اُنہون نے مجھسے کہا اللہ تجھپر خلیفہ ہے میں نے کہا اور تم پر پہر ہر شخص ہم مین سے رخصت ہوکے چلا گیا اور ایک نے دوسرے سے کچھ سوال نہیں کیا پہر مین اُنکے بعد ایک مدت تک اسی حال پر رہا ہر دن ظاہراً و باطناً اللہ تعالے کی نئی نئی نعمتین مجھپر نازل ہوتی تہیں میں ہر وقت اللہ تعالے کا شکر کیا کرتا تہا اُسکی نعمتیں اور احسان مجھپر اور زیادہ ہوتے تہے رضی اللہ عنہ ❁

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں بہ نیت سیاحت جنگل میں گیا کئی دن تک وہان اقامت کی نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا پہر مجھے سخت پیاس معلوم

ہوئی جنگل کے گوشے مین ایک محل پر میری نظر پڑی میں اُسطرف گیا جب
اُسکے قریب پہنچا تو ایک وحشی جانور اُسمیں سے نکلا پھر مین محل کے اندر
گیا وہاں دیکھا کہ ایک آدمی پیٹھہ کے بل قبلے کی طرف مُنہ کئے ہوئے پڑا
ہے مین نے اُسکو ہلایا معلوم ہوا کہ مُردہ ہے وحشی جانور نے ارادہ کیا
کہ اُسمین سے کہاوے میں اُسکی تجہیز میں مصروف ہوا باہر نکلا تاکہ اُسکے لئے
قبر کہودوں مگر پیاس کے مارے مجھے طاقت نہ رہی اتنے میں ایک آدمی
بیچ جنگل سے آیا اُس نے مجھے سلام کیا اور کہا تو نے فقیر کی تجہیز کی میں نے
کہا نہیں یا سیدی کہا بسم اللہ میرے ساتھہ پہاڑ کی چوٹی پر چل وہان
پانی کا ایک چشمہ ہے میں اُسکے ساتھہ چلا یہانتک کہ ہم چشمے تک پہنچے
پانی پر ایک مشک پڑی ہوئی پائی اور میرا پیاس کے مارے وہی حال
تہا مین نے خوب سیراب ہوکر پانی پیا اُس شخص کے ساتھہ ایک چھاگل تھی
ہم مشک اور چھاگل کو بھر کے اُس فقیر کیطرف لوٹ کے آئے پھر ہم نے
اُسکو نہلایا اور جو مرقع کہ اُسپر تہا اُسکو اُسمین کفنایا اُسپر نماز پڑہی دفن
کردیا جب اُسکے دفن سے فارغ ہوئے تو اُس شخص نے میری طرف دیکھا
اور کہا یہ فقیر اور اپنے ہاتہہ سے اُسکی طرف اشارہ کیا رجال اکابر سے
تھا اُسکو کوئی پہچانتا نہ تہا اسلئے کہ یہ اپنے مولے سے ڈرتا تہا تو اُس
نے اُسکو چھپادیا پھر وہ شخص غائب ہوگیا گویا میرے پاس سے جھپٹ
لیا گیا پھر مین قبر پر ٹھیرا رہا کچھہ قران شریف پڑہا فقیر کو اُسکا صواب بخشا
میں نے اُسکی حرمت کے ساتھہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ
نے میری دعا قبول فرمائی ایک زمانہ دراز تک میں نے اُسکی برکت پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حکایت ٦٠٥ شیخ ابو عمران واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکے سے نکلا
قبر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کے لئے جاتا تہا حرم شریف سے
سے نکلتے ہی مجھے بہت پیاس لگی یہانتک کہ مین اپنی جان سلے مایوس ہو

گیا پھر اپنی جان سے مایوس ہوکے ببول کے درخت کے نیچے بیٹھہ گیا ناگاہ
ایک شخص سبز گھوڑے پر سوار آیا اسکا زین لگام کپڑے سامان سب
سبز تہا اُسکے ہاتہہ مین ایک سبز پیالہ تہا اُسمیں سبز پانی تھا اُس نے
وہ پیالہ مجھے دیا اور کہا پی مین نے تین بار پیا پیالے کا پانی کچھہ کم نہ ہوا
پھر اُس نے مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے میں نے کہا میں مدینہ منورہ
کو جاتا ہوں تاکہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُنکے دونوں مصاحبوں
رضی اللہ عنہم پر سلام پڑہوں اُس نے کہا جب تو مدینے کو پہنچے اور نبی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُن دونوں پر سلام پڑہے تو اُن سے یہ کہنا کہ رضوان
تم کو سلام کہتا ہے ✣

حکایت ٦٠٦ بعض صالحین کہتے ہین کہ مین عدن سے اپنے رفیقون کے ہمراہ
چلا جب رات کی تاریکی ہوئی تو میرے پاؤن میں کوئی چیز لگ گئی مین
تہا دریا کے کنارے پر رہگیا وہین بیٹھہ رہا اور میرے پاس کچھہ نہ تہا
اور میرا روزہ تہا میں اس حال میں تہا کہ مین نے تیاری کی کہ سو رہوں
ناگاہ دو روٹیان اور اُنکے درمیان میں طائر بھنا ہوا رکہا تہا مین نے طائر
کو لے کے ایک طرف ڈالدیا ناگاہ ایک کالا آدمی ہاتہہ مین لوہے کا عمود
لئے ہوئے آیا اُس نے مجھہ سے کہا کھالے مُرآئی مین نے تھوڑا سا طائر ایک
روٹی کے ساتہہ کہایا اور دوسری روٹی اور بچا ہوا طائر ایک کپڑے مین
جو میرے ساتہہ تہا لپیٹ کے اپنے سر کے پاس رکھدیا اور سو رہا بیدار ہوا
تو وہ کپڑا اسر کے نیچے تہا اور اُسمین کچھہ نہ تہا رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✣

حکایت ٦٠٧ بعض مشایخ کہتے ہیں کہ میں اور ابو علی بدوی ایک دوست کی
ملاقات کیلئے چلے جنگل میں پہنچے ہمکو بہوک لگی ناگاہ ایک لومڑی زمین
کھودتی تہی اُسمیں سے مکھی نکالتی اُسکو ہماری طرف پھینکتی تھی ہم نے
اُسمیں سے لیلے اپنی حاجت پوری کرلی پھر ہم چلے ناگاہ ایک بڑا درندہ سوتا

تھا جب ہم اُسکے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ اندہا ہے ہم کہڑے ہو کے
تعجب کرنے لگے اتنے میں ایک کوا گوشت کا بڑا ٹکڑا لئے ہوئے آیا اُنے پر
درندے کے کان پر مارے اُس نے اپنا منہ کہولدیا کوے نے گوشت کا ٹکڑا
اُسکے منہ میں رکھدیا ابو علی نے کہا یہ اظہار قدرت ہمارے لئے ہے درندے
کیلئے نہیں ہے پہر ہم اُس جنگل میں کئی دن تک چلتے رہے ناگاہ جنگل میں
ایک غار نظر آیا ہم وہاں گئے اُسمیں ایک بڑہیا نہایت کبیر السن تھی۔
اُسکے پاس کوئی چیز نہ تہی اُس غار کے دروازے پر ایک پتھر لگا ہوا
تھا ہم نے اُسکو سلام کیا پہر اُسکے پاس بیٹھ گئے وہ عبادت رب میں مشغول
تہی جب سورج ڈوب گیا مغرب کی نماز پڑھ چکی تو وہ غار سے نکلی اُسکے
ساتھ دو روٹیاں اور ایک کھجور کا ٹکڑا تھا اُس نے ہم سے کہا کہ غار کے
اندر جاؤ جو کچھ اُسمیں تمہارے لئے ہے اُسکو لیلو ہم اندر گئے دیکھا تو
چار روٹیاں اور دو ٹکڑے کھجور کے تھے اور اُس جگہ نہ کھجور کا درخت تھا
نہ کھجور تہی ہم نے کھایا گھڑی بھر کے بعد ایک بادل آیا پتھر پہ پانی برسایا
یہانتک کہ وہ بھر گیا ایک قطرہ تک اُسکے باہر نہیں گرا ہم نے اُس سے
پوچھا کہ تو کتنے برس سے یہاں رہتی ہے کہا ستر برس سے میرا حال اپنے مولے
کے ساتھ ایسا ہی ہے میرا کھانا پینا اسیطرح ہے جیسا تم نے دیکھا ہم
نے کہا یہ پانی اسی طرح سے آیا کرتا ہے کہا ہر رات گرمی سردی میں یہ بادل
آتا ہے اور یہ روٹیاں اور کھجور آتی ہے پہر کہا تم کہاں جاتے ہو ہم نے
کہا ابو نصر سمرقندی کی ملاقات کو جاتے ہیں کہا وہ نیک آدمی ہے ابو نصر
آؤ ان لوگوں سے ملو ناگاہ ابو نصر ہمارے پاس کھڑے تھے اُنہوں نے
ہم کو ہم نے اُنکو سلام کیا پہر کہنے لگی جب بندہ اپنے مولے کی طاعت کرتا
ہے تو مولے بھی اُسکا کہا مانتا ہے رضی اللہ عنہم ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں تنہا نیل سے چلا میں بیمار تھا
مجھے سخت تپ آتی تہی مجھے پیاس لگی جب مجھے بہت ایذا ہوئی تو میں گو گل
کے درخت کیطرف گیا زندگی سے مایوس ہو کے اُسکے نیچے پڑ رہا ناگاہ ایک
آدمی چار روٹیاں لئے ہوئے آیا دو روٹیوں کے درمیان میں طایر بھنا
ہوا رکہا ہوا تھا اور دو کے درمیان میں خبیص تھا ایک چھاگل بھی میرے
سر کے نزدیک رکھی تہی وہ اُسکو لے گیا دریا میں سے بھر کے میرے پاس
رکھدی وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے بڑھکر شیریں تھا اُس
کے پیتے ہی میری تپ اور جو کچھ مجھے ایذا تہی سب جاتی رہی پہر وہ میرے
پاس بیٹھ گیا میں نے کھانا شروع کیا وہ کھڑا ہو گیا کہا قافلہ تجھے تیرے
غیر کا شغل ہے میں نے پہر کے دیکھا تو قریب بیس اونٹ کے آ رہے تھے میں
اُنکی طرف کھڑا ہوا اور وہ شخص غائب ہو گیا رضی اللہ عنہ ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں مصر میں تھا مجھ پہ فاقہ تھا میں کسی
مسجد میں گیا ناگاہ وہاں ایک جوان آدمی بیٹھا ہوا تھا اُس نے مجھے
ایک تھیلی دی اُسمیں کچھ ٹکڑے تھے مجھ سے کہا تو اپنا خط بنوا کپڑے وہ میں
حجام کے پاس گیا خط بنوایا دو ٹکڑے میں نے اُسکو دئے جب وہ اُسکی
تھیلی میں پہنچے تو اُس نے اُنکو چوما اور کہا مرحبا میں تو تیری تلاش میں
تیس برس سے تھا تجھے یہ ٹکڑے کہاں سے ملے یہ دنیا کے نہیں ہیں
انپر تو قدرت کا بڑا نور ہے میں نے اُس سے قصہ بیان کیا اُس نے میرا
ہاتھ پکڑا پہر ہم اُس مسجد کیطرف گئے اُس جوان کو نہیں پایا پہر حجام میرا
دوست ہو گیا ایک دن اُس نے مجھے کہا کہ میں نے سہل بن عبد اللہ سے
سنا ہے وہ کہتے تہے کہ ولی کی تین نشانیاں ہیں ایک یہ کہ جب وہ کسی
جگہ کا ارادہ کرتا ہے تو بدون حرکت کے وہاں پہنچ جاتا ہے دوسرے
یہ کہ جب وہ کسی دوست کی ملاقات چاہتا ہے تو اُسکو اُسکے پاس اُٹھا
لاتے ہیں تیسرے یہ ہے کہ جب وہ عبادت میں یا اور کسی کام میں مشغول ہوتا

ہے تو ایک فرشتہ اُسکے ہمشکل آکے کلام کرتا ہے لوگ سمجھتے ہین کہ وہی ہے
اور وہ فرشتہ ہوتا ہے کئی دن کے بعد سہل نے مجھہ سے کہا کہ جب تو نماز
پڑہ چکے تو پھر پاس آنا میرا خط بنانا میرا خون کم کرنا جب مین عصر کی نماز پڑہ
چکا تو اُنکے ہمراہ انکے گھر گیا اُنکا خط بنایا انکا خون کم کیا پھر مین اور وہ
بیٹھے اپنی ہانڈی پکاتے رہے جب مغرب کی اذان ہوئی تو مجھہ سے کہا جب
تو نماز پڑھ چکے تو میرے پاس آنا میرے ساتھہ کھانا کھانا جب مین مغرب
کی نماز پڑہ چکا تو ایک شخص اُنکے اصحاب مین سے میرے پاس آیا مجھہ سے
کہا تجھہ سے کیا کچھہ فوت ہوگیا سہل نے عصر سے اسوقت تک ایسا وعظ کہا کہ
اُسکی مثل مین نے کبھی نہیں سُنا مین نے اُس سے کہا جو تم نے سنا اُسکو
یاد رکھو وہ سہل کا کلام نہیں تہا بلکہ وہ فرشتے کا کلام تہا اس قصے کے بعد
مجھے معلوم ہوا کہ اُسدن سہل نے اپنا مقام بیان کیا تہا رضی اللہ عنہ
امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ بات ظاہر ہے اسلئے کہ سہل تو عصر سے مغرب
تک حجام کے ساتھہ رہے پھر یہ وہی بات ہے جو سہل نے بیان کی تھی کہ
ولی جب عبادت میں یا اور کسی کام مین مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ
آکے اُسکے مشابہ کلام کرنے لگتا ہے +

حکایت ابو جعفر حداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جہاز پر سوار تہا
بصرے سے بغداد کو جاتا تہا میرے ساتھہ جہاز میں ایک ایسا آدمی تہا
کہ کہاتا پیتا نہ تہا نہ نماز پڑہتا تہا مین نے اُس سے پوچھا تو کیا چیز ہے
کہا وہ شخص نصرانی ہے مین نے کہا تو کیوں نہیں کہاتا کہا مین متوکل
ہون مین نے کہا مین بھی متوکل ہوں ہم یہاں کسلئے بیٹھے ہیں یہی
لوگ اپنے دسترخوان کھولینگے اور ہم کو کھانے کیلئے بلاوینگے چل اُٹھہ
ہم یہاں سے نکلین جنگل میں چلین اُس نے کہا ایک شرط پر وہ یہ ہے
کہ جب ہم کسی شہر مین داخل ہوں تو تو کسی مسجد مین نہ جانا اور نہ مین

کسی کنیسے میں جاونگا میں نے کہا مجھے منظور ہے پھر ہم شام کو ایک گاؤں
میں پہنچے ایک مزبلے پہ جا بیٹھے اتنے میں ایک کالا کتا آیا اُسکے منہ میں
ایک روٹی تھی اُس نے روٹی کو نصرانی کے روبرو رکھدیا وہ کہا گیا
میری طرف التفات نہ کیا نہ کھانے کی صلاح کی پھر ہم تین دن تک
چلتے رہے ہر رات ایک کتا ایک روٹی اُسکو لادیتا وہ اُسکو کھالیتا تہا
جب چوتھی رات آئی تو ہم شام کو ایک گاؤں میں پہنچے میں مغرب
کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اتنے میں ایک آدمی آیا اُسکے ساتھہ
ایک طباق تہا اُسمین کھانا تہا اور ایک دورق میں پانی تہا اُس
نے سلام کیا جب میں نماز پڑھ چکا تو اُس نے طباق کو میرے روبرو
رکھدیا مین نے کہا اسکو اُٹھا کے اس آدمی کے پاس لے جا اور مین
پھر نماز پڑہنے لگا نصرانی طباق لئے ہوئے میرے پاس آیا جب مین نے
سلام پھیرا تو اُس نے کہا تو مجھہ پہ اپنا دین عرض کر مین اُسکو اپنے دین
سے بہتر دیکھتا ہوں میں نے کہا تو نے کیونکر جانا کہا اُس نے میرا رزق
مجھہ جیسے کتے کے ساتھہ بھیجا جو وہ لاتا تہا میں اُسکو کہا لیتا تہا اور تیری
طرف تیری مثل آدمی کو تین دن کے بعد بھیجا سو تو نے مجھے اپنے نفس پہ
پر اختیار کیا مجھے معلوم ہو گیا کہ تیرا دین میرے دین سے اچھا ہے پھر
وہ مسلمان ہوگیا رحمہ اللہ تعالےٰ + الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام
وجعلنا من امۃ محمد علیہ الصلوۃ والسلام +

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بلاد روم مین تہا ایک شخص
ہمارے ہمراہ ہوا میں اُسے دیکھتا تہا کہ وہ کہاتا پیتا نہ تہا میں نے اُس
سے کہا کہ میں تجھے گیارہ دن سے دیکھتا ہوں کہ تو نے کچھہ نہیں کہایا
اُس نے کہا جب جدائی قریب ہوگی تو میں تم سے اپنا قصہ بیان کرونگا
جب جدائی قریب ہوئی تو مین نے اُس سے کہا کہ اب بیان کر جو تو نے

وعدہ کیا تہا کہا ہم نے چار سو آدمیون مین لڑائی کی ہم پر دشمن نکلا ہمارے
ساتہیون کو قتل کر ڈالا میں زخمی ہو گیا شہداکے درمیان مین پڑا ہوا
تھا جب سورج ڈوبنے کا وقت آیا تو آسمان کیطرف سے خوشبو آئی
مین نے اپنی آنکہہ کہولی ناگاہ چند عورتین نہائت عمدہ لباس پہنے ہوئے
ہتیں اُنکے ہاتہوں میں پیالے تھے شہداکے منہ مین ڈالتی تہیں
میں نے اپنی آنکہہ بند کر لی یہانتک کہ وہ میری طرف آئیں ایک نے کہا
اسکے منہ میں بہی ڈالدو اور آسمان کے دروازے بند ہونیسے پہلے جلد
کرو کہیں ہم زمین میں نہ رہجاوین دوسری نے کہا میں اسکو پلا دوں
اسمیں تو ابہی رمق ہے اور نے کہا پلادے کچہہ ڈر نہیں ہے لیکن
پہر اُس نے میرے حلق میں ڈالا سو مین نے جب سے یہ شراب پی ہے
تب سے نہ مجہے کہانے کی حاجت ہے نہ پانی کی رضی اللہ عنہ ✦

حکایت شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں منیٰ
میں تہا مجہے پیاس لگی پانی نہ ملا نہ کوئی روپیہ پیسہ میرے پاس تہا جس
سے پانی خریدتا میں ایک کنوئیں پر گیا وہاں عجمی لوگ پانی بہر رہے تھے
مین نے ایک شخص سے کہا کہ میری چہاگل میں پانی ڈالدے اُس نے مجہے
مارا اور چہاگل میرے ہاتہہ سے لیکے دور پہینک ماری میں اُسکے پیچہے
کو گیا اور میں منکسر القلب تہا میں نے دیکہا کہ وہ میٹہے پانیکے حوض مین
پڑی ہوئی ہتی میں نے اُسمین پانی بہرا اور پیا اور اُسکو اپنے اصحاب کے
پاس لے آیا اُنہوں نے بہی پیا پہر مین نے اُن سے سارا قصہ بیان
کیا وہ اُس جگہ پانی بہرنے کیلئے گئے وہاں پانی کا کچہہ اتا پتا نہ پایا مین
نے سمجہہ لیا کہ یہ کرامت تہی ✦

حکایت ایک گروہ تاجرون کا جہاز پر سوار ہو کے حج کے لئے روانہ ہوا جہاز
ٹوٹ گیا اور حج کا وقت تنگ ہوا اُن میں ایک شخص کے پاس پچاس ہزار روپیہ

کا سامان تہا وہ اُسکو چہوڑ کے حج کو گیا تاجرون نے اُس سے کہا اگر تو اس
جگہ بیٹھ جاتا تو شاید تیرا کچہہ سامان نکل آتا اُس نے کہا واللہ اگر مجہے ساری
دنیا حاصل ہوتی تو بہی مین اُسکو حج پر اختیار نہ کرتا اور اولیا کی ملاقات پر
جو کہ حج میں حاضر ہوتے ہیں اُسکو پسند نہ کرتا بعد اسکے کہ جو میں نے اُن
سے دیکہا جو کچہہ کہ دیکہا اُنہون نے پوچہا کہ تو نے اُن سے کیا دیکہا اُس نے
کہا ہم ایکبار حج کو جاتے تہے بعض ایام میں ہم کو پیاس کی تکلیف ہوئی ایک
آبخورہ پانی کا اتنے لوگوں کو ملتا تہا میں قافلے کے ایک سرے سے دوسرے
سرے تک پہرا کہ بیچ وغیرہ سے پانی ملے مگر نہ ملا او پیاس کی مجہہ پر نہایت
شدت ہوئی پہر میں تہوڑا سا آگے بڑہا ناگاہ میں نے دیکہا کہ ایک فقیر ہے
اُسکے پاس برچہی اور چہاگل تہی اُس برچہی کو ایک حوض کی نہر میں گاڑ
دیا تہا اُسکے نیچے سے پانی اُبلتا تہا اور نہر مین سے بہ کے حوض کی طرف
جاتا تہا میں نے پانی پیا اور اپنی مشک کو بہرا پہر میں نے قافلے والون
کو اطلاع کی اُن سب نے پانی بہر لیا اور حوض ویسا ہی اُبل رہا تہا یہ
شخص کہتا ہے کہ جس مجمع میں ایسے لوگ حاضر ہوتے ہیں بہلا ایسے مجمع کو
کیونکر فوت کرین رضی اللہ عنہم آمین ✦

حکایت شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ کسی
گاؤن میں ایک صالحہ عورت ہے اُسکی کرامت لوگون مین مشہور تہی ہمارا
داب یہ تہا کہ کسی عورت کی زیارت نہ کرین لیکن چونکہ ایک کرامت اُس سے
مشہور ہوئی تہی اسلئے اُسپر اطلاع حاصل کرنیکے واسطے اُسکی زیارت کی ضرورت
ہوئی اس عورت کو فضہ کہتے تہے جس گاؤں میں وہ رہتی تہی ہم اُسمیں جا
کے اُترے ہم سے لوگون نے ذکر کیا کہ اُسکے پاس ایک بکری ہے وہ
دودہ اور شہد دیتی ہے ہم نے ایک نیا پیالہ خرید کیا کہ اُسمیں کوئی چیز کبہی
نہین گئی تہی پہر ہم اُسکے پاس گئے اُسکو سلام کیا ہم نے اُس سے کہا کہ

ہم چاہتے ہیں کہ جو برکت تمہاری بکری سے ذکر کی گئی ہے ہم اُسے دیکھیں
اُس نے ہمکو بکری دیدی ہم نے اُسکو پیالے میں دوہا پہر ہمنے پیالہ [illegible]
دودہ اور شہد تہا جب ہم نے یہ بات دیکھی تو بکری کا قصہ اُس سے پوچھا
اُس نے کہا ہاں ہمارے یہاں ایک چھوٹی بکری تہی ہم محتاج لوگ ہیں
ہمارے پاس کچھہ نہ تہا عید آئی مجھہ سے میرے خاوند نے کہا اور وہ نیک آدمی
تہا کہ ہم اس بکری کو عید کے دن ذبح کر ڈالیں میں نے کہا یہ نہ کر اسلئے
کہ ہمارے لئے قربانی نہ کرنے میں رخصت ہے اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ
ہم کو اس بکری کی حاجت ہے اتفاقاً اُس دن ہمارے یہاں ایک مہمان
آیا ہمارے نزدیک مہمانی کا سامان نہ تہا میں نے اپنے خاوند سے کہا
کہ یہ مہمان ہے اللہ تعالےٰ نے اسکے اکرام کا ہمکو حکم کیا ہے سو تو اس
بکری کو لیجا کے ذبح کر ڈال پہر مجھے خوف ہوا کہ اُسکے لئے چھوٹے بچے
روینگے اسلئے مین نے اُس سے کہا کہ تو اسکو گھر سے نکالکے دیوار کے
پیچھے لیجا کے ذبح کر جب اُس نے اُسکا خون بہایا تو ایک بکری دیوار پر
چڑھہ کے گھر کیطرف اُتر گئی میں نے جب اُسے دیکھا تو مجھے خوف ہوا کہ
وہ بہاگ آئی میں باہر نکلی تاکہ اُسے دیکھوں ناگاہ میرا خاوند اُسکو اُدھیڑ
رہا تہا مین نے اُس سے کہا کہ ایک تعجب کی بات ہے اور اُس سے قصہ
بیان کیا اُس نے کہا شاید اللہ تعالےٰ نے اُس سے بہتر ہمکو عوض دیا ہے
سو وہ بکری تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہ بکری دودہ اور شہد دیتی ہے
مہمان کے اکرام کرنیکے وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اسمیں یہ برکت عنایت فرمائی
پہر اُس نے کہا اے میری اولاد یہ بکری ہمارے مریدون کے دلوں میں
چرتی ہے سو جب اُنکے دل پاک صاف ہوتے ہیں تو اُسکا دودہ بہی
پاک صاف ہوتا ہے اور جب وہ متغیر ہو جاتے ہیں تو وہ بہی متغیر ہو جاتا
ہے سو تم اپنے دلونکو پاک کرو تو جو چیز تم اُس سے طلب کروگے ۔ وہ

تمہارے لئے پاک ہو جاویگی رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ
مجھہ سے بعض اہل علم و اخبار نے پوچھا کہ مریدون سے کیا مراد ہے واللہ
اعلم مجھے یہ بات ظاہر ہوئی کہ مریدون سے اُسکی مراد وہ خود اور اُسکا خاوند
تہا لیکن اُس نے ایسا لفظ اطلاق کیا جسکا ظاہر عموم ہے باوجود ارادہ
تخصیص کی غرض اُسکی اس سے یہ تہی کہ اپنے حال کو چھپاوے اور
مریدون کو اپنے دل پاک کرنے پر مستعد کرے اسلئے کہ دلونکی پاکی سے
ہر طیب محبوب انوار و اسرار کا اور رضا و محبت ملک غفار کے ساتھہ عیش کا
مزہ حاصل ہوتا ہے معنی یہ ہیں کہ جب ہمارے دل پاک ہوگئے تو جو کچھہ ہمارے
پاس ہے وہ بہی پاک ہوگیا اسلئے تم اپنے دلونکو پاک کرو تو جو کچھہ تمہارے
پاس ہے وہ بہی پاک ہو جاوے اور اگر یہ مراد نہو بلکہ مریدین سے
مراد عموم ہو تو چاہئے کہ ساری بکریون کا دودہ مزیدار ہو جاوے اور
جو اُنکے دل خبیث ہوتے تو مریدون کے دلونکی پاکی اُنکو کیا نفع کرتی
اور جب اُنکے دل پاک ہوگئے تو مریدوں کے دل کی خباثت نے اُنکو
کچھہ ضرر نہ پہنچایا واللہ اعلم ✤

حکایت بعض فقرا کہتے ہیں کہ میں ابو الخیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا
اُنہون نے مجھے دو تفاح دئے میں نے اُنکو اپنی جیب میں رکھہ لیا میں
نے کہا میں اِن کو نہ کہاونگا شیخ کا تبرک اپنے پاس رکہونگا کئی فاقے
مجھہ پر گذرے مگر مین نے اُنکو نہ کہایا یہانتک کہ ایک بار فاقے نے مجھے
بہت ستایا میں نے ایک تفاح نکال کے کہا لیا پہر مین نے ہاتھہ ڈالا
کہ دوسرا نکالوں دیکہا کہ دونوں تفاح اپنی جگہ رکہے ہوئے تہے۔ پہر
مین اُنہیں مین سے کہاتا رہا یہانتک کہ موصل میں پہنچا ایک ویرانے
پر میرا گذر ہوا ناگاہ ویرانے سے کوئی بیمار آواز دے رہا ہے۔ کہ
میں تفاح چاہتا ہوں اور وہ موسم تفاح کا نہ تہا میں نے دونوں

نکال کے اسکو دیدئے اُس نے ان دونوں کو کہا لیا اور اُسی وقت مر
گیا پہر میں سمجہا کہ شیخ نے اسی بیمار کیلئے مجہے تفاح دیے تہے ✤

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے
کو مکے میں چہوڑ کے مصر لوٹ آیا اسکے بعد وہ میرے پاس آیا مجہے
کیا مجہے اُس کے آنے کی خوشی ہوئی اُس نے کہا بہائی میں بہوکا ہوں
میں نے کہا میرے ملک میں کوئی چیز نہیں ہے اور نہ میں کسی چیز کے لئے
تکلف کرتا ہوں نہ کسی سے کچہہ مانگتا ہوں میں اپنی بات تمام نہ کرنے پایا
تہا کہ ایک ہی چڑیا گہر کی جالی سے آئی اُس نے میری گود میں ایک بڑا
قیراط ڈالدیا میں نے اسکو لے لیا بہائی کیواسطے اُسکی کوئی چیز خریدی
پہر اُس نے اُسکو کہایا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک
رات شیخ ابو محمد سید بن علی فخار کے ساتہہ مسجد میں تہا اُن کے
ساتہہ میرا ادب یہ تہا کہ میں اپنے ورد کے لئے نہیں کھڑا ہوتا تہا تاوقتیکہ
کہ وہ کہڑے ہوں وہ رات کو کہڑے ہوئے وضو کیا اور میں اپنے
بچہونے میں جاگ رہا تہا پہر اُنہوں نے قبلے کیطرف موںہہ کیا اور کہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر اپنا ورد شروع کیا قران شریف پڑہنے لگے
میں نے دیکہا کہ دیوار شق ہو گئی اُس میں سے ایک شخص نکلا اُسکے
ہاتہہ میں سفید رکابی تہی اُس میں سفید شہد تہا جب وہ موںہہ کہولتے
تو یہ شخص اُس شہد سے ایک لقمہ اُنکے مُنہ میں دیتا مجہے تعجب ہوا
میں اُس کے دیکہنے میں اپنے ورد سے مشغول ہو گیا جب صبح ہوئی
تو میں نے کہا یا سیدی میں نے ایسا ایسا دیکہا اُنکی آنکہوں میں آنسو
بہر آئے مجہہ سے کہا اے ابو سلیمان یہ طیب قران ہے رضی اللہ عنہ ✤

فصل بیان حکایات طاعت شفا کے

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے آنکو مارستان میں اُٹہا لیگئے علی
بن عیسیٰ وزیر نے خلیفہ کو اطلاع کی خلیفہ نے علاج کے لئے افسر الاطبا کو بہیجا
یہ شخص نصرانی تہا اُس نے علاج کیا مگر کچہہ نفع نہ ہوا طبیب نے حضرت شبلی کی خدمت
میں عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ آپ کا علاج میرے جسم کے گوشت کے ٹکڑے
میں ہے تو مجہے اُسکے کاٹنے میں کچہہ دریغ نہ ہوتا اُنہوں نے فرمایا کہ میری
دوا تو اور چیز میں ہے طبیب نے عرض کیا وہ کیا ہے فرمایا تو زنار کو توڑ ڈال
فوراً طبیب نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ کو اسکی اطلاع ہوئی اُنہوں نے
رو دیا اور کہا کہ ہم نے تو طبیب کو مریض کیطرف بہیجا تہا ہم یہ نہیں جانتے
تہے کہ ہم نے مریض کو طبیب کیطرف بہیجا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
طبیب وہی تہے اُن کی حکمت وہی حکمت تہی جس سے بیماریاں دور ہوتی ہیں

رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ایک جوان آدمی اہل صلاح وخیر سے تہا اُس نے امر بمعروف
نہی عن المنکر کیا ہارون رشید کو یہ امر ناگوار ہوا حکم دیا کہ اسکو ایک مکان
میں بند کر دو اور اُسکا دروازہ اور اُسکے منافذ مسدود کرو تاکہ وہ ہلاک
ہو جاوے غرضیکہ ایسا ہی کیا گیا پانچ دن کے بعد بعض لوگوں نے ہارون
سے کہا کہ میں نے اُس آدمی کو فلانے باغ میں سیر کرتے ہوئے دیکہا ہے
ہارون نے حکم دیا کہ اُسکو حاضر کرو جب وہ حاضر ہوا تو کہا تجہے اُس
مکان میں سے کس نے نکالا کہا جس نے مجہے باغ میں داخل کیا ہارون
نے کہا باغ میں تجہے کس نے داخل کیا کہا جس نے مجہے اُس مکان میں سے
نکالا ہارون نے کہا یہ عجیب بات ہے جوان نے کہا تیرے رب کی کونسی بات

عجیب نہیں ہے ہارون نے رو دیا اور اُسکے ساتھ احسان کرنے کا حکم
دیا اور کہا کہ اسکو خاصے گھوڑے پر سوار کرو اور اُسکے آگے یہ ندا کرتے جاؤ
کہ یہ وہ بندہ ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے عزت دی اور ہارون نے اسکی
اہانت چاہی سو وہ قادر نہ ہوا مگر اُسکے اکرام و احترام پر رضی اللہ عنہ
امام یافعی رحمہ اللہ نے اس مضمون کے دو شعر نظم کرے ہے

اذا اکرم الرحمن عبدا بعزۃ　　فلن یقدر المخلوق یوما یھینہ
ومن کان مولاہ العزیز اھانہ　　فلا احد بالعز یوما یعینہ

حکایت بعض صالحین لوگون سے باتیں کر رہے تھے انکو وعظ
نصیحت کرتے تھے ایک دن ایک یہودی وہان سے گذرا اور وہ انکو
ڈراتے تھے یہ آیت شریف پڑھ رہے تھے وان منکم الا واردھا کان
علی ربک حتما مقضیا یہودی نے کہا اگر یہ بات سچ ہے تو ہم تم دونوں
برابر ہیں شیخ نے کہا نہیں ہم برابر نہیں ہیں بلکہ ہم وارد ہونگے اور لوٹ
آوینگے اور تم وارد ہوگے اور پھر کے نہ آوگے ہمکو تقوے کے سبب سے
نجات ہوگی اور تم بسبب ظلم کے گھٹنوں کے بل جہنم میں پچھاڑے جاوگے پھر شیخ
نے دوسری آیت پڑھی ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظالمین فیھا جثیا
یہودی نے کہا ہم متقی ہیں شیخ نے فرمایا ہرگز یوں نہیں بلکہ ہم ہیں اور
یہ آیت پڑھی ورحمتی وسعت کل شیئ فساکتبھا للذین یتقون و
یؤتون الزکوۃ والذین ھم بآیاتنا یومنون الذین یتبعون الرسول
النبی الامی یہودی نے کہا اسکے صدق پر کوئی برہان لاؤ شیخ نے
فرمایا برہان حاضر ہے اُسکو ہر ناظر دیکھ لیگا وہ یہ ہے کہ میرے اور تیرے
کپڑے آگ میں ڈالدئیے جاویں جسکے کپڑے سالم رہیں وہی اُس آگ سے
ناجی ہے اور جسکے جل جاویں وہی اُسمیں باقی رہیگا پھر دونوں نے اپنے
اپنے کپڑے اُتارے شیخ نے یہودی کے کپڑوں کو لپیٹ کے اُنکے اندر اپنے

کپڑوں کو لپیٹا پھر سب کو آگ میں پھینکدیا پھر آگ میں گھسے اور کپڑے لیکے
دوسری جانب سے نکل آئے کپڑوں کو کھول کے دیکھا تو شیخ کے کپڑے
صحیح سالم سفید تھے انکی میل کچیل کو آگ نے صاف کر دیا تھا اور یہودی
کے کپڑے جل بھنکے خاک سیاہ ہو گئے باوجود اسکے کہ اُسکے کپڑے مستور
اور شیخ کے کپڑے ظاہر تھے جب یہودی نے ظاہر ظہور یہ کرامت دیکھی
تو مسلمان ہو گیا والحمد للہ المنعم المنان الذی اظھر دین الاسلام
علی سائر الادیان وھدانا للدین القویم وجعلنا من امۃ النبی
الکریم الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اجمعین آمین

حکایت ابو عبد اللہ جلاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ
نے والد سے مچھلی کی درخواست کی والد بازار گئے میں بھی اُنکے ہمراہ
تھا انہوں نے مچھلی خریدلی اور اس انتظار میں ٹھیرے رہے کہ کوئی
حمال ملے تاکہ گھر تک اٹھا لیجاوے اتنے میں انہوں نے اپنے مقابل
ایک لڑکا کھڑا ہوا دیکھا اُس نے کہا اے چچا تم چاہتے ہو کہ کوئی اسکو
اُٹھالے جاوے والد نے کہا ہاں پھر اُس لڑکے نے مچھلی کو اُٹھا لیا
اور ہمارے ساتھ چلا راہ میں ہم نے اذان سنی لڑکے نے کہا موذن نے اذان
دی میں چاہتا ہوں کہ وضو کروں نماز پڑھوں اگر تم راضی ہو تو خیر ورنہ
تم مچھلی کو اُٹھا لیجاؤ پھر وہ مچھلی کو رکھ کے چلا گیا والد نے کہا ہم اولے
ہیں اُسکے ساتھ کہ مچھلی کے باب میں اللہ تعالے پر توکل کریں پھر ہم مسجد
میں گئے نماز پڑھی لڑکے نے بھی نماز پڑھی جب ہم مسجد سے نکلے تو
مچھلی اپنی جگہ رکھی ہوئی تھی لڑکے نے اُسکو اُٹھا لیا اور ہمارے گھر تک
آیا والد نے اُسکا ذکر والدہ سے کیا اُنہوں نے کہا کہ تم لڑکے سے کہہ
دو کہ ٹھیرا رہے تاکہ ہمارے ساتھ کھانا کھاوے اُس سے کہا تو اُس نے

کہا کہ میرا روزہ ہے والد نے کہا کہ تو شام کو آجانا اُس نے کہا میں دن میں
ایکبار حمالی کرتا ہوں دوبارہ پھر نہیں کرتا سو میں شام تک مسجد میں رہونگا
پھر میں تمہارے پاس آجاؤنگا غرضکہ وہ چلا گیا جب شام ہوئی تو وہ آیا
ہم سب نے کہا نا کھایا جب کہا چکے تو ہم نے اُسکو طہارت کی جگہ بتادی
ہم نے اُسے دیکھا کہ اُسے تنہائی و خلوت پسند ہے ایک گھر میں ہم نے
اُسے چھوڑ دیا ہمارے قریب ایک عورت لنجی تھی تھوڑی رات گئی ہوگی کہ وہ
اپنے پاؤں سے چلتی ہوئی آئی ہم نے اُس سے حال پوچھا وہ کہنے لگی کہ میں نے
یہ کہا تھا کہ اے رب بحرمت ہمارے مہمان کے مجھے عافیت دے سو میں
کھڑی ہو گئی پھر ہم اُس لڑکے کو تلاش کرنے لگے ناگاہ دروازے سب
بند تھے اور لڑکے کا کچھ پتہ نہ تھا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں
کہ اولیا چھوٹے بڑے سب طرح کے ہوتے ہیں بعض غلام ہوتے ہیں بعض
آزاد عورتوں میں مردوں میں بھی ہوتے ہیں مجنون بھی ہوتے ہیں عاقل
بھی ہوتے ہیں منجملہ لڑکوں کے بلاد یمن میں ایک لڑکا بعض مشائخ کی اطفال
میں سے تھا وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا جو چیز اپنی خواہش کی لڑکے
اُس سے مانگتے وہ فی الحال کھیلنے کی جگہ اُن کے لئے اُس چیز کو حاضر
کر دیتا تھا شیخ کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اُنہوں نے اُس سے کہا اے
بیٹے تو مجھے فلاں فلاں چیز کھلا اُس نے کھلا دی جو چیز انہوں نے اُس سے
طلب کی فی الحال اُس نے حاضر کر دی شیخ نے اُسپر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا
اللہ تعالے تجھمیں برکت دے تو مجھے فلاں فلاں چیز کھلا لڑکے نے اپنی
عادت کے موافق طلب کی وہ چیز نہ آئی اُسوقت سے یہ بات موقوف ہوگئی
شیخ کی نظر سے وہ بات جاتی رہی انہوں نے اُسکے حق میں یہی امر مصلحت
جانا اس لئے کہ اُن کو شہرت و عجب وغیرہ کا اُسپر خوف ہوا رضی اللہ عنہما ✤
حکایت ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی بعض سیاحتوں

میں ایسا رہا کہ دنوں تک میں نے نہ کسی آدمی کو دیکھا نہ کسی پرندے کو نہ
کسی ذی روح کو۔ ایکبار دیکھا کہ ایک شخص آیا میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں
سے نکل آیا اس نے مجھ سے کہا کہ تو اس درخت سے کہدے کہ اُسمیں اشرفیاں
لگ جاویں میں نے اُس سے کہا اُسمیں نہ لگیں پھر اُس شخص نے کہا۔ تو
ناگاہ اُس درخت کی ٹہنیوں میں اشرفیاں لٹکنے لگیں میں اُسکے دیکھنے
میں مشغول ہوا پھر میں نے التفات کیا تو نہ وہ شخص تھا نہ اشرفیاں تھیں رضی اللہ عنہ
حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور شیبان راعی حج
کے لئے چلے جب ہم کسی راہ میں پہنچے تو ناگاہ ایک شیر ہم سے متعرض ہوا میں
نے شیبان سے کہا کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ یہ کتا ہمارے سامنے آیا شیبان
نے کہا اے سفیان تو نہ ڈر شیبان کا کلام سنتے ہی شیر نے کتے کیطرح اپنی
دم ہلائی شیبان نے اُسکی طرف التفات کیا اور اُسکا کان ملا میں نے اُن
سے کہا یہ کیا شہرت کی بات ہے اُنہوں نے کہا یہ کیا شہرت ہے اے ثوری اگر
میں شہرت کو مکروہ نہ جانتا تو اپنا زاد مکے تک اسی کی پیٹھ پر لاد کے لے جاتا
بعض صالحین کسی پہاڑ میں رہتے تھے جب بارش سردی ہوتی تو شیر اُنکے
پاس آتے بیٹھتے اُنکو گرم کر دیتے تھے ✤
حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ بعض اخوان صالحین نے
مجھے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں ایک دن اپنے نفس پر خفا ہوا میں نے اُس
سے کہا کہ میں تجھے مہالک میں پھینکونگا میں ایسی جگہ تھا کہ وہاں سے شیر قریب
تھے میں وہاں گیا اور شیر کے دو چھوٹے بچوں کے درمیان میں لیٹ رہا
گھڑی بھر کے بعد اُنکا باپ آیا اور وہ اپنے موںہ میں گوشت اُٹھائے ہوئے
تھا جب اُس نے مجھے دیکھا تو گوشت کو اپنے موںہ سے رکھکے مجھ سے دور
بیٹھ گیا پھر اُنکی ماں بھی مُنہ میں گوشت لئے ہوئے آئی جب اُس نے مجھے دیکھا
تو گوشت کو پھینک مارا اور چلائی اور مجھ پہ حملہ کیا شیر نے اپنے ہاتھ کے ساتھ

اُس سے ملاقات کی اور اُسکو منع کیا وہ بیٹھہ گئی دونون چپ بیٹھے رہے
حرکت نہ کی پہر ہم گہڑی بہت تک ٹہیرے رہے اُسکے بعد شیر آہستہ آہستہ آیا
بچونکو زمی سے پکڑا پہر اُنکو ایک کے بعد ایک اُنکی مان کی طرف پہینکدیا
مین نے کہا یہ عجیب لطف آلہی ہے اپنے اولیا کے ساتھ ✣

حکایت بعض مشائخ پر کوئی حاکم خفا ہوا حکم دیا کہ اُنکو شیر کے آگے
ڈالدو جب وہ اُسکے آگے ڈالے گئے تو شیر اُنکو سونگہنے لگا اور کچھہ ضرر نہ
پہنچایا بار وای نے یہ کہا ہے کہ وہ اُنکے لئے اپنی دُم ہلانے لگا شیخ سے
کسی نے پوچہا کہ اُسوقت تمہارے دل کا کیا حال تہا اُنہون نے کہا میں
درندون کے جہوٹے اور اُنکے لعاب مین فکر کرتا تہا یعنی اُنکی طہارت میں
اور جو اس باب مین علما کی گفتگو ہے رضی اللہ عنہ ✣

حکایت فقہا کی ایک جماعت نے بعض شیوخ کی ملاقات کا ارادہ
کیا جب وہ اُنکی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہون نے اُنکے پیچھے نماز پڑہی
فقہا نے اُنکو قرائت میں غلطی کرتے سنا اُنکا اعتقاد متغیر ہو گیا جب یہ
لوگ رات کو سوئے تو اُس رات سب کو نہانے کی حاجت ہوئی یہ سب
پچہلی رات سے نہانے کو گئے اُنہون نے اپنے کپڑے حوض کے پاس رکھہ
دئے اور یہ سب پانی میں اُترے اتنے میں ایک شیر آیا اور اُنکے کپڑون
پر بیٹھہ گیا اُنکو سردی کی شدت سے نہایت ایذا پہنچی دوسرے شیر کا
ڈر اُسپر مزید ہوا اتنے میں شیخ تشریف لائے اور شیر کا کان پکڑا اور
اُس سے کہا مین نے تجہہ سے نہیں کہدیا ہے کہ تو میرے مہمانون سے
نہ چہیڑنا پہر فقہا سے فرمایا کہ تم ظاہر کی درستی میں مشغول ہوئے تو تم
شیر سے ڈرے اور ہم باطن کی اصلاح میں مشغول ہوئے تو شیر ہم سے
ڈرا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ میں نے بعض اخوان
صالحین سے جنہوں نے جنگل میں رہنا اختیار کیا تہا پوچہا کہ شیرون کے

ساتہہ تمہارا کیا حال ہے انہون نے کہا کہ مجہے اللہ تعالے کی ہیبت کا لباس
عنایت کیا گیا ہے سو مین شیرون کا شیر ہو گیا ہون جب وہ مجہے
دیکہتے ہیں تو بہاگ جاتے ہیں رضی اللہ عنہ ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ سمنون کو میں نے محبت میں کلام
کرتے سنا وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تہے اتنے میں ایک چہوٹا سا پرندہ
آیا پہر اُنکے قریب آیا قریب آتے آتے اُنکے ہاتہہ پر بیٹھہ گیا پہر اُس نے اپنی
چونچ زمین پر ماری بہاں تک کہ اُس سے خون بہا پہر مر گیا ایک دن
اُنہون نے محبت میں کلام کیا تو مسجد کی ساری قندیلین ٹوٹ گئیں شیخ ابوالربیع
مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی بعض سیاحتوں میں تنہا تہا۔
اللہ تعالے نے میرے لئے ایک پرندہ مقرر فرمایا جب رات ہوتی تو وہ
میرے قریب اُترتا رات بہر مجہہ سے باتچیت کیا کرتا میں رات کو اُس سے
سنتا تہا کہ وہ یہ کہتا یا قدوس یا قدوس جب صبح ہوتی تو اپنے پر جہاڑتا
اور کہتا سبحان الرزاق سری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات
ملک شام کے گاؤن میں سے ایک گاؤن میں تہا کہ ناگاہ ایک آواز سُنی
کہ کوئی چلا کے کہتا ہے میں نے گناہ کیا پہر نہ کرونگا جب صبح ہوئی تو مین
نے لوگون سے اُس آواز کا حال پوچہا اُنہون نے کہا کہ یہ ایک پرندہ
ہے میں نے کہا اسکو کیا کہتے ہین اُنہون نے کہا اسکو فاقد الفہ کہتے
ہیں یعنی یہ اپنے دوست کو گم کئے ہوئے ہے پہر اُسیوقت مین نے ایک
آواز سُنی اور کسی شخص کو نہیں دیکہا کہ وہ یہ دو شعر پڑہ رہا ہے ✣

طیر تحیں بارض الشام اقلقہ ۔ ذکر الحبیب لہ نطق باضمار
یقول اخطأت حتی الصبح یسعدہ ۔ صوت تبکی ویبکی وقت اسحار

حکایت مروی ہے کہ ابومسلم خولانی رضی اللہ عنہ ارض روم کے غزوہ
مین مسلمانون کے ساتہہ تہے سردار لشکر نے ایک گروہ لشکر کا کسی جگہ

روانہ کیا اور اپنے اور اُسکے درمیان مین ایک دن مقرر کیا پہر وہ
دن آگیا اور لشکر نہ آیا سردار کو اور مسلمانون کو غم ہوا ابو مسلم کا نیزہ زمین
میں گڑا ہوا تہا یہ اُسکی طرف نماز پڑہ رہے تہے ایک پرندہ آیا اور نیزے
کے سر پہ بیٹھہ گیا اور کہا کہ لشکر صحیح سالم ہے اور غنیمت حاصل کی ہے
عنقریب فلان دن فلان وقت تمہارے پاس آئیگا ابو مسلم نے کہا اللہ
تعالے تجھہ پر رحم کرے تو کون ہے پرندے نے کہا مین مومنین کے
دلون سے حزن کا دور کرنیوالا ہون پہر جسدن جسوقت اُس نے کہا
تہا اُسی دن اُسیوقت لشکر آگیا ✤

حکایت ۱۲ بعض مشایخ کہتے ہیں کہ ایک دن فرات کے کنارے پر میرا
گذر ہوا تازی مچھلی کو میرا جی چاہا ناگاہ پانی نے ایک مچھلی میری طرف
پہینکدی اور ایک آدمی دوڑتا ہوا کہتا ہوا آیا کہ مین تیرے لئے اسکو
بہون دون مین نے کہا ہان اُس نے مچھلی کو بہون دیا میں بیٹھہ گیا
اور اُسکو کہایا ✤

حکایت ۱۳ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میں مسجد شونیزیہ مین
گیا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک جماعت فقرا کی کرامات اولیا مین گفتگو کر
رہی ہے ایک فقیر نے اُن میں سے کہا کہ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہون
کہ اگر وہ اس ستون سے کہے کہ تو آدہا سونے کا آدہا چاندی کا ہوجا تو ہو
جاوے حضرت جنید فرماتے ہین کہ میں نے دیکھا تو وہ ستون نصف
چاندی کا اور نصف سونیکا ہوگیا تہا ✤

حکایت ۱۴ بعض صالحین کہتے ہین کہ میں نزدیک ذوالنون مصری رضی
اللہ عنہ کے تہا ہم طاعت اشیا کا اولیا کیلئے ذکر کیا ذوالنون رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ طاعت سے ہے کہ اگر میں اس تخت کو کہون کہ یہ گہر کے
چارون کونوں میں دور کرے پہر اپنی جگہ آجاوے تو وہ ایسا کرے

راوی کہتا ہے کہ تخت نے چارون کونوں میں دور کیا اور اپنی جگہ آگیا وہان
ایک جوان آدمی بیٹہا ہوا تہا وہ رونے لگا یہانتک کہ اُسیدم مرگیا رضی اللہ عنہ

حکایت ۱۵ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ مِنیٰ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ
پر تہے اُنہوں نے کہا اگر کوئی ولی اولیاء اللہ تعالے سے اس پہاڑ کو ہلنے کا
حکم کرے تو وہ ہلنے لگے پہر وہ پہاڑ ہلگیا اُنہوں نے اُس سے کہا ٹہیر جا
میرا تیرے ساتہہ یہ ارادہ نہ تہا میں نے تو صرف مثل بیان کی تہی پہر وہ ٹہہر
گیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ۱۶ ابو عمرو زجاجی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جنید رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہوا مین حج کو جاتا تہا اُنہون نے مجھے ایک درہم صحیح
دیا میں نے اُسکو اپنی تہمد مین باندہ لیا جب کسی منزل میں اُترتا تو وہاں میری
کاروائی ہوجاتی تہی اُس درہم کی ضرورت نہیں ہوتی تہی جب میں حج کر چکا
اور لوٹ کے آیا تو خدمت جنید رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوا اُنہوں نے اپنا
ہاتہہ بڑہایا اور کہا لا میں نے اُنکو وہ درہم دیدیا فرمایا کیوں کیسی مُہر تہی
میں نے عرض کیا کہ نافذ مُہر تہی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ۱۷ ابو نصر سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تستر میں داخل ہوئے ہم
نے سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے محل میں ایک مکان دیکہا کہ لوگ اُسکو
بیت السباع کہتے تہے ہم نے لوگوں سے اسکا حال پوچہا انہوں نے کہا
کہ سہل کے پاس درندے آیا کرتے تہے وہ اُنکو اس گہر میں داخل کرتے
اُنکی مہمانی کرتے اُنکو گوشت کہلاتے تہے ابو نصر کہتے ہیں کہ سارے تستر
والے اس بات پر متفق ہیں اسکا انکار نہیں کرتے اور یہ لوگ ایک جمِ غفیر
ہین رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ۱۸ اکثر رحبہ والے کرامات اولیا کا انکار کرتے تہے ایکدن شیخ
جابر رحبی رضی اللہ عنہ شیر پہ سوار ہوئے اور رحبہ میں گئے اور کہا کہ وہ

لوگ کہاں ہیں جو اولیا اللہ کو جھٹلاتے ہیں اسکے بعد وہ لوگ انکار سے باز رہے

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن ابتدا میں شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ لکڑی لینے کیلئے گئے شیر آیا اور اُس نے انکے گدہے کو پھاڑ کھایا اُنہوں نے اُس سے کہا تو میرے گدہے کو کھاتا ہے ابھی میں کس چیز پہ اپنی لکڑیاں لادونگا قسم ہے عزت معبود کی کہ اُنکو تیری ہی پیٹھ پر لادونگا پھر لکڑیاں اُٹھا کے اُسکی پیٹھ پر لادویں شہر کے دروازے تک اُسکو ہانکتے لائے پھر لکڑیاں اُتارلیں اور اُس سے کہا چلا جا رضی اللہ عنہ

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ مجھے بعض سادات نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں خلوت میں تہا میں ایکرات بعد نماز عشا کے بیٹھا ہوا جاگتا تھا میں نے خلوت میں اپنے ساتھ دو آدمیوں کو دیکھا اور دروازہ اندر سے بند تہا میں نہیں جانتا کہ وہ کدہر سے آئے گھڑی بہر میرے ساتھ باتیں کیں احوال فقرا کا ہم سے ذکر کیا اور یہ قصہ بعض بلاد شام میں ہوا تہا اُنہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک شخص شام میں ہے اور اُسکی ثنا وصفت کی اور کہا کہ وہ اچھا آدمی ہے کاش وہ جان لیتا کہ وہ کہاں سے کہاتا ہے پہر مجھ سے کہا کہ تو اپنے فلاں دوست سے ہمارا اسلام کہنا اور اُسکا نام لیا میں نے کہا تم اُسکو کہاں سے جانتے ہو وہ تو حجاز میں ہے اُنہوں نے کہا ہم سے مخفی نہیں ہے پہر وہ محراب کیطرف بڑہے میں سمجھا کہ وہ نماز پڑہا چاہتے ہیں پہر وہ دیوار میں سے نکل گئے رضی اللہ عنہما ✢

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں مصیصہ میں جبل نور پہ تہا میرے پاؤں میں بڑی ہڈی گہس گئی مین نے بہت جہد کیا کہ اُسکو نکالوں مگر نہ نکال سکا بہت دن تک وہ میرے پاؤں مین رہی یہانتک کہ وہ ورم کر آیا پھول گیا کالا پڑ گیا مشک کیطرح ہو گیا میں ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا تہا مجھ پر نیند نے غلبہ کیا میں سو رہا مجھے تو معلوم ہوئی میں نے آنکھ کھولی ناگاہ ایک کالا سانپ اپنا مُنہ اُس جگہ پہ رکہے ہوئے تہا جسمیں ہڈی تہی وہ اُسکو چوسنے لگا پیپ اور خون پہینکنے لگا میں نے آنکھ بند کرلی وہ چوستا تہا خون پہنکتا رہا یہانتک کہ ہڈی تک پہنچا اُسکو ہلایا اور نکال ڈالا پہر مجھے ایک چیز نرم معلوم ہوئی کہ اُس نے میرے پاؤں پر مسح کیا مجھے نہیں معلوم کہ وہ اُسکی زبان تہی یا دُم تہی پہر میں بیٹھ گیا ناگاہ خون اور ہڈی پڑی ہوئی تہی میں نہیں جانتا کہ میرے کونسے پاؤں میں درد تہا میری ساری ایذا و تکلیف دور ہو گئی والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیرا سبحان اللہ اللطیف الخبیر الذی ہو علی کل شیئ قدیر ✢

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے چرواہے سے پر میرا گذر ہوا میں نے اُس سے کہا کیا تیرے پاس گہونٹ بہر پانی یا دودہ ہے اُس نے کہا ہاں تجہے ان دونوں میں کون زیادہ پسند ہے میں نے کہا پانی اُس نے اپنا عصا ایک سخت پتھر پہ مارا جس میں کوئی دراز نہ تہی اُسمیں سے پانی بہ نکلا میں نے اُسمیں سے پیا برف و شہد سے زیادہ ٹھنڈا میٹھا تہا میں متعجب ہوگیا اُس نے کہا تو تعجب مت کر اسلئے کہ بندہ جب اپنے مولے کی اطاعت کرتا ہے تو ہر چیز اُسکی مطیع ہو جاتی ہے ✢

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے نکلے اور اُنکے ہمراہ مہمان تہے ناگاہ ہرن جنگل میں جارہے تہے اور پرندے ہوا میں اوڑ رہے تہے حضرت سلمان نے فرمایا تمہیں چاہیئے کہ تم میں سے ایک ہرن اور ایک پرند موٹا میرے پاس آجاوے میرے یہاں مہمان ہے میں اُسکا اکرام چاہتا ہوں وہ دونوں فوراً آگئے اُس آدمی نے کہا سبحان اللہ کیا تمہارے لئے یہ پرند ہوا میں مسخر ہیں سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے دیکھا ہے کہ کسی بندے نے اللہ تعالے کی اطاعت کی ہو پہر کسی چیز نے اُسکی نافرمانی کی ہو رضی اللہ عنہ ✢

حکایت ۲۴ امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض صالحین نے خبر دی وہ کہتے
ہیں کہ میں بعض اولیاء صالحین کی ملاقات کے لئے گیا ایک شخص بھی ہمراہ ہوا
جب ہم اُنکے پاس پہنچے اور اُنکو سلام کیا تو وہ ہمارے لئے ایک بڑے پیالے
میں کھانا لائے جس مکان میں ہم تھے اُسکے دو دروازے تھے ایک بڑا
ایک چھوٹا وہ اس پیالے کو چھوٹے دروازے سے لائے وہ اُس دروازے
سے نہ آسکا اُنہوں نے ایک سخت چیخ ماری ہم نے دیکھا کہ پیالہ بعض بعض
کے ساتھ مل گیا جیسے کپڑا کہ بعض کو بعض پر لپیٹتے ہیں پھر وہ اندر آئے اور
پیالے کو ہمارے آگے رکھدیا ہم نے اُسے دیکھا کہ وہ کھلتا فراخ ہوتا
جاتا تھا یہانتک کہ اپنی پہلی حالت پر آگیا اور وہ اُسکو چھوٹے دروازے
سے اسلئے لائے کہ ہم اُن سے اس کرامت کو دیکھیں میرا رفیق اُن پر
انکار کرتا تھا پھر اُس نے استغفار و توبہ کی رضی اللہ عنہ ✚

حکایت ۲۵ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ
شیخ عارف باللہ کبیر سفیان یمنی رضی اللہ عنہ ایک وقت عدن میں
داخل ہوئے اُن سے کسی نے کہا کہ یہان ایک یہودی ہے اُسکو سلطان
نے بعض جہات پر حاکم کیا ہے اُسکو منصب کبیر مرتبۂ عالیہ حاصل ہوا ہے
مسلمان اُسکی اردلی میں چلتے ہین اور جب وہ بیٹھتا ہے تو مسلمان اُسکے
سر پر کھڑے رہتے ہیں شیخ سفیان اُسکے پاس تشریف لے گئے یہ اُس
زمانے میں ریاضت و تجرد میں تھے لباس فقیرانہ رکھتے تھے اُنہون نے
اُس یہودی کو کرسی پر بیٹھا پایا مسلمان اُسکی خدمت مین اُس سے نیچے
زمین پر کھڑے ہوئے تھے جب یہ اُسکے پاس پہنچے تو اُس سے کہا۔ کہو
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ یہودی
چیخا اور اپنے لشکر سے فریاد چاہی وہ شیخ کے ساتھ بے ادبی نہ کرسکے اُنہوں
نے پھر دوبارہ سہ بارہ شہادت اُسپر عرض کی وہ ہر بار اپنے لشکر کو پکارتا

تھا وہ کچھ نہ کرسکتے تھے تیسری بار کے بعد شیخ نے یہودی کے بال یا کہا
اُسکی مینڈیاں اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑیں اور چھوٹی چھری جو اُنکے پاس
تھی اُسکو اپنے سیدھے ہاتھ میں لیا اور کہا بسم اللہ و اللہ اکبر اور اُسکے ذبح
کرنے کے ساتھ قرب الی اللہ حاصل کیا پھر لوٹ کے اپنی جگہ آگئے یہ جامع
مسجد میں بیٹھا کرتے تھے یہ خبر امیر کو پہنچی اُس نے اس بات کو سچ نہ جانا
اور بعید سمجھا اسلئے کہ مقتول خدام سلطان اور اُسکے خاص لوگوں میں
تھا خاصکر قاتل کا ذکر کیا کہ وہ ایک مسکین آدمی ہے پھر یہ خبر متواتر امیر کو
پہنچی اُس نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اُسکو میرے پاس لاؤ وہ جامع مسجد کی
طرف گئے شیخ تک نہ پہنچ سکے ناکام لوٹ کے امیر کے پاس گئے امیر اپنے
لشکر میں سوار ہوکے جامع مسجد تک آیا اُنمیں سے کوئی قادر نہ ہوا کہ مسجد
میں گھسے شیخ کی طرف بے ادبی سے ہاتھ بڑھا ناکیا اب امیر سمجھ گیا کہ یہ شخص
اللہ تعالے کیطرف سے محفوظ ہے لوٹ گیا اور اپنی جان پر سلطان کے
مواخذے سے ڈرا اسلئے کہ شہر علاقہ سلطان میں ہے پھر اہل عقل و رائے
سے مشورہ کیا کہ اسباب مین کیا کرے بعض عقلا نے اُس سے کہا کہ یہ لوگ
اولیا ہیں ان کی مقاومت کوئی نہیں کرسکتا یہی لوگ بعض کی
مقاومت کرسکتے ہین لحج میں ایک آدمی اولیا میں سے ہے اُسکو عابدی
کہتے ہیں تو اُسکو آدمی بھیج کے بلا اُسسے اسکا شکوہ کر غرضکہ اُنکی طرف آدمی
بھیجا وہ آئے اُن سے شکوہ کیا اور اُن کے پیچھے پڑا کہا میں چاہتا ہوں
کہ قاتل شہر سے نکلنے نہ پاوے یہانتک کہ میں سلطان کو خبر کروں اور یہ
وہاں سے میرے پاس جواب آجاوے عابدی نے کہا ہاں انشاء اللہ تعالے
پھر عابدی اُسکے پاس سے چلے شیخ سفیان کے نزدیک آئے ان دونو
کے درمیان میں صحبت اور دوستی تھی جو کام اُنہوں نے کیا عابدی نے اُس
کا شکریہ ادا کیا اور کہا تو نے ایک پتھر مسلمانوں کی راہ سے اوکھیڑ ڈالا

پھر اُنسے کہا کہ تو ہمارے ساتھ یہاں سے نکل کہ چلیں پھریں پھر یہ دونوں
چلے یہانتک کہ قید خانہ کے دروازے تک پہنچے عابدی نے داروغہ سے
کہا اس آدمی کو پکڑ اسکے بیڑیاں ڈال اسکو قید کر سفیان نے اپنے پاؤں
بیڑیوں کیلئے پھیلا دئے اور کہا حکم سنا مانا پھر وہ قید کئے گئے کئی دنوں
تک قید میں رہے جب چاہتے تھے بیڑیوں کو اپنے پاؤں میں رہنے دیتے
تھے جب چاہتے اُسکو کھول ڈالتے پھینکدیتے تھے جب جمعے کا دن ہوا
اور نماز کا وقت آیا تو بیڑیوں کو کھول ڈالا جامع مسجد کو چلے گئے مسجد
لوگوں سے بھری ہوئی تھی یہ اندر گھسے یہانتک کہ امیر کے قریب پہنچے
پھر لوگوں کیطرف دیکھا اور کہا چار تکبیروں کے ساتھ ان مردوں پر نماز
پڑھتا ہوں اللہ اکبر پھر مسجد سے نکل گئے قید خانے کی طرف لوٹ گئے
اور کئی دن تک اُسمیں رہے یہاں تک کہ سلطان کا جواب آیا کہ انکو
چھوڑ دو ہم اُنسے اپنی سلامتی چاہتے ہیں اُنہوں نے تو اس سے پہلے
دعوے کیا تھا کہ یہ شہر اُنکے ہیں اور سلطنت اُنکی ہے ہماری نہیں
پھر وہ قید سے نکل گئے اور کچھ دباؤ سلطان کا شیطان کا اُنپر نہ رہا
ایک دن یہ سلطان کے پاس گئے اُس سے کہا کہ تو میرے بلاد سے
نکل جا اور یہ ماجرا ابین میں ہوا تھا یہ شہر عدن سے دو منزل پر واقع
ہے سلطان وہاں سے ڈرتا ہوا نکل گیا لحج عدن سے ایک منزل ہے

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ شیخ ابو الغیث
مشہور رضی اللہ عنہ کا خادم اور بادشاہ کا غلام آپسمیں لڑے شیخ کے
خادم نے سلطان کے غلام کو مارا یہ خبر سلطان کو پہنچی سلطان نے
حکم دیا شیخ کا خادم قتل کیا گیا یہ خبر شیخ کو پہنچی اُنہوں نے گھڑی بھر اپنا
سر جھکایا پھر کہا مجھے حراست سے کچھ واسطہ نہیں میں شباب سے اُترتا
ہوں اور کھیتی کو چھوڑے دیتا ہوں اُسیوقت سلطان قتل کیا گیا اُس

کا بیٹا ملک مظفر رحمۃ اللہ شیخ کی خدمت میں استغفار کرتا ہوا اُنکا جوتا
اپنے سر پر رکھے ہوئے یا کہا اپنی گردن میں ڈالے ہوئے حاضر ہوا شیخ
نے اُس سے کہا تو کیا چاہتا ہے اُس نے کہا ملک شیخ نے فرمایا میں نے
تجھے والی کر دیا امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں شباب بکسر شین و سکون تین
مکان بلند کو کہتے ہیں جو کہ لکڑیاں کھڑی کر کے اُسپر چھپر بنایا جاتا ہے
کھیتی کا محافظ اُسپر بیٹھتا ہے ❖

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض آئمہ اشراف
نے بعض جبال یمن پر غلبہ کیا پھر تہامہ کیطرف آنا چاہا شیخ ابو الغیث یمنی
رضی اللہ عنہ نے ولی کبیر فقیہ عالم ذو المناقب والمفاخر صاحب کرامات
ظواہر محمد بن اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میں
نے بسبب ظہور فتن کے بلاد یمن سے سفر کرنیکا ارادہ کیا ہے تم بھی اس
بات پر میرے موافق ہو یا نہیں فقیہ محمد نے اُنکو جواب لکھا کہ میرے اہل
و قرابت کثرت سے ہیں اُن سب کے ساتھ سفر کرنا مجھپر دشوار ہے
اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میں چلا جاؤں اور اُنکو چھوڑ جاؤں پھر یہ لکھا
کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی جہت کی حفاظت کرو میں اپنی جہت کا نگہبان
رہوں جب یہ بات شیخ ابو الغیث کو پہنچی تو اُنہوں نے کہا بہتر ہے پھر
فی الحال امام مذکور مارا گیا یا مر گیا رضی اللہ عنہما ❖

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض صالحین نے خبر دی
کہ بعض ... سے دنیا بدصورت بڑھیا کی شکل میں میرے پاس آئی
ہے ایسی بدہیئت ہے کہ میں اُسکی طرف دیکھ نہیں سکتا میرے لیے
اس قسم کا کھانا پینا لائی ہے کہ اُسکی مثل میں نے کبھی نہیں چکھا اور
ہیں اُسکے عمدہ رنگ کا وصف بیان نہیں کر سکتا ہوں ... اس کے
کے حسن و رنگ و جنس کا مجھ سے بیان ہو سکتا ہے ... وہ کہتا

ہوتاہے اور ہر ایک اس طعام و شراب مین ہر ایک عمدہ چیز حلوا گوشت
شہد دودہ وغیرہ کا مجھے مزہ ملتاہے اور وہ بعینہ یہ نہیں ہوتا انہوں
نے یہ بھی کہا کہ میرے پاس درندے شیر چیتے وغیرہ آتے ہین جنگل میں
میرے قریب بیٹھتے ہیں اور ہر درندہ جو میرے پاس آتاہے وہ بیٹھنے میں
لیٹنے میں میری موافقت کرتاہے اگر مین بیٹھوں تو وہ بھی بیٹھتاہے میں
لیٹوں تو وہ بھی لیٹتاہے ہرن کا شکار کرتاہے اُسکو لاکے میرے پاس
کہاتاہے اگر رات میں کسیکو میری طرف آتا دیکھتاہے تو اپنا ہاتھہ زمین
پر مارتاہے تاکہ مین جاگ اُٹھوں اور یہ بھی کہا کہ بعض وقت بہت سے
اولیا، انس و جن سے میری ملاقات ہوئی اور ہر رات عشا کی نماز کے
بعد ہم پر ایک بڑا دسترخوان اُترتاہے اُسپر ایسا عمدہ کہانا ہوتاہے
کہ بیان کرنیوالے اُسکا وصف بیان نہیں کرسکتے ہیں اُسمیں ہر ایک عمدہ
چیز کا مزہ ہوتاہے پھر ہم جمع ہوتے ہیں بعض اوقات میں چارسو آدمی
کے قریب تک نوبت پہنچ جاتی ہے ہمارا کہانا اُسمیں سے کچھہ کم نہیں
کرتا اور یہ بھی کہا کہ فاقے کے زمانے میں مجھہ پر ایک خوان ہوا سے
اُترتاہے اگر میں اُسکی طرف التفات کرتاہوں تو وہ لوٹ جاتاہے اور
جو عبادت میں مشغول رہتاہوں اُسکی طرف التفات نہیں کرتا تو وہ اُترتے
اُترتے میرے آگے گر پڑتاہے پھر میں اُسمیں سے بقدر حاجت کھالیتا
ہوں میرے ابتداے حال میں پہلے پہل جو یہ خوان اُترا وہ ساتویں
رات تھی اللہ عزوجل کیطرف منقطع ہونیسے بعد اسکے کہ مجھے سختی ہو
لگی اور سب سے بڑھکر جو مجھہ پر تکلیف گذری وہ پانچویں رات تھی اسکے
بعد پھر سہل ہوگیا اور اُسکے ساتھہ ایک نور عظیم اُترا کہ اُس نے عالم کو
بھر دیا اور یہ بھی کہا کہ میرے پاس شیاطین آتے تھے اہوال عظیمہ اُکے
ساتھ مجھے ڈراتے تھے اُنکا بادشاہ بہت سے لشکروں ہتھیاروں

سامان و اسباب کے ساتھہ آتا اُسکے لشکروں میں طبل بجاتے جاتے میرے
آگے سے لشکر گذرتے اُن پر عمدہ لباس ہوتا اسی طرح بعض وقت میرے
سامنے سے ایسی بری چیز گذری کہ دیکھنے والے کو ڈرادے اُسکے سوا
تھے اسکے سوا اور بہت سے عجایب و کرامات بیان کئے ✣
حکایت ٢٩ بعض مشائخ نے ایک عورت کو پیام نکاح بھیجا اُسکے گھر والوں
نے کہا ہم اس شرط سے نکاح کرتے ہیں کہ ایک لونڈی ہماری لڑکی کی خدمت
کیا کرے شیخ کو قدرت نہ تھی کہ لونڈی خریدیں اُنہوں نے اپنے ایک مصاحب
سے اسکا ذکر کیا اُس نے کہا میں خود لونڈی خادمہ بن جاونگا آپ اُن
لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنسے کہو کہ خدمت کیلئے لونڈی میرے پاس
موجود ہے لیکن وہ لونڈی یہ کہتی ہے کہ جس مکان میں وہ رہتی ہے وہیں
تنہا خدمت کریگی نہ وہ تمہیں دیکھے نہ تم اُسکو دیکھو غرضکہ شیخ اُن کے
پاس گئے اور یہ بات اُنسے کہی اُنہوں نے کہا بہتر ہے جبکہ وہ خدمت کریگی
جبکو ہم چاہتے ہیں تو ہمکو اُسکے دیکھنے کی کچھ حاجت نہیں ہے پھر انکا
نکاح ہوگیا یہ اپنے دوست کو لائے اور ایک تنہا مکان میں اُسکو چھوڑ دیا
یہ شخص سیاہ فام تھے انکی ڈاڑہی نہ تہی یہ آٹا پیسنے بیٹھتے انکے منہ پر برقع
پڑا ہوا ہوتا تہا اور عورت سمجھتی تھی کہ یہ لونڈی ہے شیخ رات کو اپنی بی بی
پاس سے عبادت کے لئے جاتے تہے بی بی نے انکے جانیکا ذکر عورتوں
سے کیا اُنہوں نے کہا کہ شیخ شاید لونڈی کے پاس جاتے ہیں جب شیخ رات
کو چلے تو بی بی بھی اُنکے پیچھے چلیں تاکہ دیکھیں کہ وہ لونڈی کے پاس
ہیں یا نہیں بی بی نے دیکھا کہ لونڈی نماز پڑہ رہی ہے اور چکی خود بخود چل
رہی ہے اُنکو تعجب ہوا اور شیخ کو وہان نہ پایا یہ لوٹ آئیں اور چپ رہیں
یہانتک کہ شیخ تشریف لائے اُنہوں نے اُنسے اسکا ذکر کیا کہا کہ میں نے
دیکھا کہ لونڈی نماز پڑہتی تھی اور چکی خود بخود چل رہی تھی شیخ نے فرمایا

لونڈی نہیں ہے وہ تو میرے فلاں دوست ہیں بی بی نے کہا میں اللہ تعالیٰ
سے توبہ کرتی ہوں میں خود وہ لونڈی ہوں جو تم دونوں کی خدمت کرے
رضی اللہ عنہا ۔

حکایت ۳۰ شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیخ مفرج غلام حبشی
ولی عظیم الشان تھے اللہ تعالےٰ نے بدون اسباب معلومہ اور بغیر مقدمات
معہودہ کے انکو برگزیدہ فرمایا تہا انکے حس معہود سے انکو اخذ کر لیا تہا یہ
ایسا بڑا جذب تہا کہ چھ مہینے تک اسی میں رہے اس مدت میں نہ کہانا کھایا
نہ پانی پیا جب انکے مالک نے انکا حال متغیر دیکھا تو انکو مارا مارنے نے کچھ اثر
نہ کیا اسکو گمان ہوا کہ انکو جنون ہے ایک اور شخص کو انکے مارنے کیلئے
بلایا تاکہ انکو افاقہ ہو غذا کہانے لگیں یہ مارنیوالا اپنے زعم میں جنیہ سے کہتا
تہا کہ نکل جا شیخ مفرج کہتے کہ وہ نکل گئے یعنی انکا تنفس پھر انکے پاؤں
میں بیڑیاں ڈال کے چلے گئے پھر انکے پاس آئے تو دیکھا کہ بیڑیاں ایک
کنارے میں پڑی ہیں وہ دوسری طرف ہیں پھر انکو حبس کرکے چلے گئے
انکو دیکھا کہ اس مکان سے باہر ہیں جسمیں انکو قید کیا تہا جب کثرت سے
انکی کراماتیں دیکھیں تو پرندوں کے کئی بچے بھنے ہوئے لائے انہوں نے ان
سے کہا کہ اڑ جاؤ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے زندہ ہوکے اڑ گئے اسکے بعد
لوگوں نے سکوت کیا اور انکی کراماتیں متواتر ہونے لگیں انکی ولایت مشہور
ہوگئی انکے برکات ظاہر ہوئے رضی اللہ عنہ ۔

حکایت ۳۱ شیخ ابو عبداللہ قرشی نے ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ سے
انکے ابتداء حال کی کیفیت پوچھی اس امید سے کہ انکو فائدہ ہو شیخ ابو یزید
شیخ عبداللہ کے پیر تھے شیخ ابو یزید نے فرمایا اے بیٹے وہ ایک غریب امر
ہے مجھے اس طریق میں نہیں داخل کیا مگر ایک امر عجیب نے میں ایک تاجر
تہا عطاروں میں میری دوکان تھی میں وہ سامان بیچتا تہا جو عزیز الوجود

اور قیمتی ہوتا تہا اور میرا لباس بھی اسی قسم کا ہوتا تہا میں ایک دن نماز
صبح کی قضا ادا کرنیکے لئے جامع مسجد میں گیا جب میں نماز پوری کر چکا
تو میں نے اپنے پیچھے ایک بڑا حلقہ دیکھا میں اسطرف گیا مجھے اس زمانے
میں صالحین کا کچھ علم نہ تہا ہاں اسقدر جانتا تہا جیسا کہ عوام کہتے ہیں
کہ یہ لوگ جنگلوں پہاڑوں میں ہوتے ہیں پھر میں اس حلقے پر جاکے
کھڑا ہوا میں نے ایک پڑھنے والے کو سنا کہ وہ صالحین کی حکایات
اور انکے مجاہدات کے قصے پڑھ رہا تہا جیسے حکایت ابو یزید رضی اللہ عنہ
کی میں نے اپنے جی میں اپنی آواز سے کہ سوا میرے پاس والیکے اور
کوئی نہ سنے یہ کہا کہ سبحان اللہ ایسی باتیں کتابوں میں تدوین کی جاتی
ہیں ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اور کس چیز کے ساتھ کتابیں تدوین کی
جاتی ہیں میں نے کہا یہ شخص جو حکایت کر رہا ہے شبیہ کذب ہے کہ ایک
شخص سال بھر تک پانی چھوڑ دے اور زندہ رہے اس آدمی نے کہا
کہ تو انکار نہ کر اس اثنا میں کہ میں اس سے بات چیت کر رہا تہا کہ ناگاہ
حلقے میں سے ایک شخص بولا اسپر سلہام تہا اسکے اطراف کو درخت نے کہا
لیا تہا اس نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور کہا کہ تجھے اس سے شرم نہیں آئی
کہ تو صالحین میں گفتگو کرتا ہے میں نے کہا کہ صالحین کہاں ہیں پھر میں
انکو چھوڑ کے چلا آیا اور میں متعجب تہا قریب ظہر کے میں اپنی دکان میں
بیٹھا ہوا حسب عادت بیع و شرا کر رہا تہا کہ ناگاہ وہی شخص صاحب سلہام
وہاں سے گزرا میں نے اسکو دیکھ لیا اس نے مجھے نہیں دیکھا وہ چلا گیا
پھر لوٹ کے آیا گویا وہ مجھے تلاش کرتا تہا اس نے مجھ سے کہا سلام علیک
میں نے کہا وعلیکم السلام پوچھا تیرا کیا نام ہے میں نے کہا عبدالرحمن پھر
کہا تو مجھے پہچانتا ہے میں نے کہا ہاں تو وہی آدمی ہے جس سے میں نے
حلقے میں کلام کیا تہا پھر کہا کہ تو اسی عقیدے پر ہے یا تو نے توبہ کی ہے

نے کہا میرا کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جس سے مین توبہ کروں دوکان کے
آگے ایک پتھر تھا اُس نے اپنا سینہ اُسپر ٹھکایا اور کہا اے ابویزید عین الیقین
میں تو کیا کہتا ہے مین نے کہا وہ لوگ کہاں ہیں اُس نے کہا ہاں بازار
میں ایسے آدمی چلتے ہیں کہ اگر اُن میں کا ایک شخص اس طرح کہے اور ایک
پتھر کیطرف اشارہ کیا جو کہ میرے پاس دوکان کے میدان میں تھا وہ پتھر
اُسکے ساتھ ہل گیا پھر اُسمیں دو شگاف پڑ گئے اُن دونوں میں لوگوں کی
امانتیں تھیں مین نے دوڑ کے اِن دونوں کو پکڑ لیا اور اُنکی جگہ اُنکو پھیر دیا
پھر میں نے کہا کیا اُسکی مثل پر آدمی کو قدرت دیجاتی ہے اُس نے کہا یہ کیا
چیز ہے اُسکے مقابلے میں جسمیں انسان حکم کرتا ہے مین نے کہا اسکے سوا اور کس چیز مین حکم کرتا
ہے اُسنے کہا اگر وہ دوکان سے کہے کہ اپنے مکان سے اکھڑ جاوے تو وہ اکھڑ جاوے مین نے دیکھا کہ دوکان
نے وہ حرکتیں کہیں کوئی شیشہ کوئی برتن نہ بچا کہ اُس نے حرکت نہ کی ہو یہانتک کہ میں
درا کہ کہیں مجھہ پر منطبق نہ ہوجاوے پھر مین حیرت کرتا رہگیا اور وہ مجھے چھوڑ
گیا اور وہ نہایت عقلمند تھا میں نے کہا جب مجھہ جیسے کی عمر دوکان میں
فنا ہو تو اُسکو ایسے لوگون کی ملاقات کیونکر ممکن ہوسکتی ہے جب صبح ہوئی
تو میں کلام قوم سننے کیلئے گیا یہ سننا اور ہی تھا قسم ہے اللہ کی کہ اس
سننے نے مجھہ مین اتنی گنجائش باقی نہ رکھی کہ مین دوکان تک جاؤں پھر
میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور اُنکو کنجیاں دیدیں صاحب دُکان وہی
تھے اُنہوں نے پوچھا تو کہاں جاتا ہے میں نے اُن سے کہا میں انشاء
اللہ تعالےٰ ابھی آتا ہوں اُنکو میرے قصد کا علم نہ تھا پھر مین اسکے بعد
دوکان کی طرف لوٹ کے نہیں گیا رضی اللہ عنہ ۔

حکایت [۳۴۲] شوانہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا اُنہوں نے اُسکی بہت
اچھی تربیت کی جب وہ جوان ہوا تو اُس نے اُنسے کہا اماں میں اللہ
تعالےٰ کے ساتھ تم سے چاہتا ہوں کہ تم مجھے اللہ سبحانہ کو ہبہ کردو

وہ بولیں بیٹا ملوک ورؤسا کو وہی لوگ ہدیہ مین دئے جاتے ہیں جو کہ
ادب و تقوے والے ہوتے ہیں اُنکے سوا اور لوگ اُنکے ہدئے کے لائق
نہیں ہیں بیٹا ابھی تو ناتجربہ کار ہے تو نہیں جانتا ہے کہ تیرے ساتھہ کیا
ارادہ ہے ابھی تیرے لئے یہ وقت نہیں آیا ہے وہ لڑکا رُک گیا اُنسے
کچھہ نہ کہا ایک دن یہ لڑکا لکڑی لینے کے لئے پہاڑ کیطرف گیا اُس کے
ساتھہ ایک جانور تھا جب وسط پہاڑ میں پہنچا تو سواری سے اُترا لکڑیاں
چننے لگا اور اُنکو رسی میں رکھتا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک گٹھا جمع کر لیا
اُسکو رسی سے باندھا جانور کو ڈھونڈنے لگا تاکہ لکڑیاں اُسپر لادے
اتنے میں ایک درندہ آیا اُس نے اُسکو پھاڑ کھایا اُس نے اپنا ہاتھہ
درندے کی گردن میں ڈالا اور اُس سے کہا اے اللہ کے کتے مجھے قسم
ہے اپنے مالک کی کہ میں ضرور ہی اپنی لکڑیاں تیری پیٹھ پر لادونگا جیسے
کہ تو نے میرے جانور پر ظلم کیا پھر لکڑیاں اُسکی پیٹھ پر لادیں اور اُسکو
کھینچکرے چلے وہ اُنکے حکم کا فرمانبردار تھا یہانتک کہ اپنی ماں کے گھر
تک پہنچے دروازہ ٹھونکا وہ بولیں دروازے پر کون ہے اُنہوں نے
کہا ولدك الفقير الى رحمة الله رب الارباب اُنہوں نے دروازہ کھولا
جب دیکھا کہ لکڑیاں شیر کی پیٹھ پر لدی ہوئی ہیں تو بولین کہ بیٹا یہ کیا
ہے اُنہوں نے قصہ بیان کیا بہت خوش ہوئیں اور جان لیا کہ بیشک
اللہ عزوجلالہ کو اسکے حال پر عنایت ہے اور اُسکو اپنی خدمت کے لئے
پسند کر لیا کہنے لگیں بیٹا اب تو ملوک کی خدمت کے لائق ہوگیا تو جا میں
نے تجھہ کو اللہ عزوجل کیلئے ہبہ کر دیا اور تو اُسکے پاس میری امانت
ہے پھر اُسکو رخصت کیا مشایعت کی دعا دی پھر چند شعر پڑھے ۔

حکایت [۳۴۳] شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
بعض مساجدین میں ایک ولی کو دیکھا کہ اُنہوں نے چراغ روشن کیا ایکبار

چوہا آیا اور بتی لے لیگیا اُنکو اونگہہ آگئی تہی پہر بیدار ہوئے اور کہا اے
فاسق تو مملکت میں ایسی چیز احداث کرتاہے کہ میں اُسکا سبب ٹہیر دوں
میں نے دیکہا کہ چوہا چراغ کی طرف پہر آیا اُنہوں نے اُسکو منع کیا اُس نے
نہ مانا وہ خفا ہوئے اور چوہے سے کہا گر اُسمیں گر اُسمیں چوہا آیا اور اُس
نے اپنی ناک آگ پر رکہی پہر مر گیا مجہے اس سے تعجب ہوا پہر اِس امر کو میں
نے اُنسے پوچہا فرمایا یہ کیا چیز ہے کہ تو اُس سے تعجب کرتا ہے یہ تو اُسمیں
تسلیط شرع ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ شاید تسلیط
شرع سے اُنکی مراد یہ ہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ
جانور حل وحرم میں مارے جاوین پہر اُن میں سے چوہے کو ذکر فرمایا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا نام فویسقہ رکہا ہے ✤
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ چوہے نے ایک صوفی کا موزہ کتر ڈالا
میں نے اُن سے سنا کہ وہ چوہے سے یہ کہتے تہے ع لو کنت من مازن
لم تستبح ابلی - بنو اللقیطۃ من ذھل بن شیبانا یعنی اگر میں قوم شجاع وصاحب
قوت وسطوت سے ہوتا تو چوہا میرے متاع پر تسلط کی قدرت نہ رکہتا تتمہ
بیت کا یہ ہے ؎

لکننی من نبی عمرو بن شیبانا ۔۔۔ یجزون من ظلم اھل الظلم مغفرۃ
ومن اساءۃ اھل السوء احسانا

یعنی اگر میں اُن لوگوں میں سے ہوتا جو کہ صاحب سیوف ماضیہ ہیں دشمنوں
سے انتقام لیتے ہیں تو تو مجہہ سے ڈرتا یعنی اگر میں صاحب حال وسیف
اللہ سبحانہ کی جانب سے ہوتا تو تو مجہہ سے تعرض کرنیکی طاقت نہ رکہتا
لیکن میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ قوت والے ہیں اللہ تعالیٰ
کی طرف سے محفوظ ہیں سو میں محتاج اسکا ہوا کہ اور لوگوں کے وصف
کے ساتہہ موصوف ہوں یعنی میں ان لوگوں میں سے ہوں جو کہ ظلم کا بدلا

مغفرت کے ساتہہ اور برائی کا عوض احسان کے ساتہہ کرتے ہیں گو یہ وصف
شرع میں ممدوح ومندوب ہے مگر عرب کے نزدیک مطلقاً ممدوح نہیں ہے
اسلئے کہ یہ موذی اسطرف ہوتا ہے کہ بعض بعض پر غالب ہو کے لوٹ مار
مچاوین بلکہ حلم عرب کے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ نابغہ نے کہا ہے ؎

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ ۔۔۔ بوادر تحمی صفوہ ان تکدرا

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہم دریا میں تہے ایک شخص جہاز میں
بیمار تہا اُسکا انتقال ہو گیا ہم نے اُسکی تجہیز وتکفین کی اور ارادہ کیا کہ اُسکو
دریا میں ڈالیں میں نے دیکہا کہ دریا کے دو ٹکڑے ہو گئے جہاز زمین کی
طرف اُترا ہم اُسمیں سے نکلے اُسکے لئے قبر کہودی اُسکو دفن کیا جب ہم
فارغ ہو چکے تو پانی برابر ہو گیا جہاز بلند ہو گیا ہم چلدیئے ✤
حکایت اندہیرے گہر میں ایک فقیر کا انتقال ہوا جب اُنکے غسل کا ارادہ
کیا تو چراغ کی تلاش میں تکلف کیا مگر نہ ملا گہر کے طاق سے ایک نور نکلا
اُس نے گہر کو روشن کر دیا جب فارغ ہو چکے تو وہ نور جاتا رہا گویا تہا
ہی نہیں ✤
حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ دو آدمی آپسمیں لڑے ایک اُنمیں سے
بادشاہی نوکر تہا اور دوسرا رعایا سے اس دوسرے نے پہلے پر زیادتی کی
اُسکا دانت اُکہیڑ ڈالا بادشاہی آدمی اُس سے چمٹ گیا کہا میرے تیرے
درمیان میں بادشاہ ہے راہ میں اُنکا گزر ذو النون رضی اللہ عنہ پر ہوا
لوگوں نے اُن سے کہا کہ شیخ کے پاس چلو وہ اُنکے پاس گئے اُن سے
ماجرا بیان کیا شیخ نے دانت کو لیا اُسکو اپنے مُنہ کے لعاب سے تر کیا
اُس شخص کے مُنہ میں جسجگہ وہ تہا اُسجگہ رکہدیا اُس نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا
اللہ عزوجل کے حکم سے وہ جم گیا وہ آدمی اپنے مونہہ کو ٹٹولتا رہا اُس
نے اپنے دانتوں کو برابر پایا ✤

حکایت ایک ولی کو اولیاء اللہ میں سے آگ کی ضرورت ہوئی اُنہوں نے
اپنا ہاتھ چاند کیطرف اُٹھایا اُس سے ایک شعلہ کپڑے میں لے لیا جو اُنکے
پاس تھا رضی اللہ عنہ ✣
حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میں جہاز پر سوار ہوا میرے قریب
ایک آدمی تھا اُسکو دستوں کی بیماری تھی وہ رات کو کھڑا ہوا اور جہاز
چلا جاتا تھا میں نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا جب وہ اُس لکڑی پر بیٹھا جس پر
وہ وضو کیلئے بیٹھتا تھا اُسکو موج نے مارا اور دریا میں پھینکدیا میں لوٹ
آیا سب لوگ سوتے تھے سوا میرے اور کسی کو اسکی خبر نہ تھی جب میں فجر
کی نماز پڑھ چکا تو ناگاہ وہ آدمی میرے قریب موجود تھا میں نے کہا تو کیا
دریا میں نہیں گر پڑا تھا اُس نے کہا ہاں میں نے کہا تو اپنا قصہ تو مجھ
سے بیان کر کہ میرے بعد تجھ پر کیا گزری اُس نے کہا جب مین پانی میں
گرا تو دریا کی تہ تک پہنچنے پایا تھا کہ ایک بڑا پرندہ میرے پاس آیا اُس
نے اپنی گردن میرے دونوں پاؤں کے درمیان میں ڈالی پھر مجھے پانی
سے اُٹھایا اور جہاز کیطرف دیکھا تو جہاز چلا گیا تھا وہ مجھے لے کر اوڑا
یہانتک کہ مجھے جہاز کے سرے پر رکھدیا اور اپنی چونچ میرے کان پر
رکھی اور زبان عربی میں کہا کان ذلک فی الکتاب مسطورا ✣
حکایت شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آخر کو دنیا
جوان خوبصورت عورت کی صورت میں میرے لئے متصور ہوئی اُسکے
ہاتھ میں جھاڑو تھی جس مسجد میں مین رہتا تھا اُسمیں جھاڑو دیا کرتی
میں نے اُس سے کہا تو کیوں آئی اُس نے کہا میں اسلئے آئی کہ تیری
خدمت کروں میں نے کہا نہیں وہ بولی میں ضرور تیری خدمت کرونگی
میرے پاس ایک عصا تھا میں نے اُس سے اُسکی طرف اشارہ کیا
اور اُسکے مارنے کا عزم کیا وہ بڑھیا ہو گئی اور مسجد مین جھاڑو دینے

لگی پھر میں اُس سے غافل ہو گیا تو وہ جیسے پہلے تھی ویسی ہو گئی مین اُس
کے نکالنے کے لئے کھڑا ہوا وہ پھر عجوز ضعیفہ ہو گئی میں نے اُسپر رحم کیا پھر
میں اُس سے غافل ہو گیا تو پھر وہ جوان ہو گئی میں اُس پر خفا ہوا مجھے اُس
سے انزعاج ہوا وہ بولی تو چاہے طول کرے یا قصر کرے میں تو اسیطرح
سے تیری خدمت کرونگی اور ایسے ہی میں تیرے بھائیوں کی خدمت کرتی رہی
ہوں پھر اُس دن سے کوئی چیز اسباب سے مجھ پر مشکل نہیں ہوئی ✣
حکایت شیخ کبیر ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی سیاحت
میں ایک رات بلند زمین پر سویا درندوں نے مجھے آکے گھیر لیا اور صبح تک
میرے آس پاس کھڑے رہے مین نے جیسا اُنس اُس رات پایا ویسا کبھی
نہیں پایا جب صبح ہوئی تو میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ مقام انس باللہ سے
مجھے کچھ حاصل ہو گیا پھر میں ایک وادی میں اُترا وہاں طیور حجل تھے میں
نے اُنکو نہیں دیکھا تھا جب اُنکو میری آہٹ معلوم ہوئی تو دفعتہً واحدہ
سب کے سب اوڑ گئے میرا دل رعب کے مارے پھڑکنے لگا میں نے سنا کہ
کوئی قائل مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اے شخص رات کو تو تجھے درندوں سے
اُنس تھا اب تجھے کیا ہوا کہ تو حجل کے اُڑنے سے ڈرتا ہے لیکن رات کو
تو ہمارے ساتھ تھا اور اب تو اپنے نفس کے ساتھ ہے ایکبار میں اسی
دن تک بھوکا رہا میرے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ مجھے اس امر سے کچھ نصیب
حاصل ہو گیا ناگاہ ایک عورت غار سے نکلی اُسکا مُنہ گویا آفتاب کی روشنی
تھا وہ کہنے لگی منحوس ہے منحوس ہے اسی دن بھوکا رہا تو اپنے عمل کے
ساتھ اللہ پہ ناز کرنے لگا مجھے تو چھ مہینے گزرے ہیں کہ مین نے اس
مدت میں کوئی کھانا نہیں چکھا رضی اللہ عنہما ✣
حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں لکام کے بعض
پہاڑوں میں پھرتا تھا ناگاہ دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے

اور درندے اُسکے گرد بیٹھے ہوئے ہیں جب میں اُسکی طرف متوجہ ہوا تو
درندے بھاگ گئے اُس نے نماز مختصر پڑھ کے کہا اے ابو الغیث اگر تو
صاف ہوتا تو وحوش تجھکو طلب کرتے پہاڑ تیری طرف جھکتے میں نے پوچھا
کہ تم نے جو یہ کہا کہ اگر تو صاف ہوتا اسکے کیا معنی ہیں اُس نے کہا یعنی
تو خالص اللہ تعالے کے لئے ہو جاوے یہانتک کہ وہ تجھے چاہنے
لگے میں نے کہا اس امر تک کیونکر وصول ہو اُس نے کہا تو اس مرتبے
کو نہیں پہونچیگا یہانتک کہ تو خلق کی حب کو اپنے دل سے نکال ڈالے
جیسا کہ شرک اُس سے نکل گیا ہے مین نے کہا واللہ یہ تو مجھہ پر نہایت
دشوار ہے اُس نے کہا عارفون پر یہ کام سب اعمال سے زیادہ آسان ہے

فصل حکایات قلب اشیا کے بیان میں جیسے کھاری پانی کا میٹھا ہو جانا پتھر مٹی کا سونا چاندی ہو جانا پانی کا شہد یا دودھ ہو جانا ریت کا ستو بنجانا۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین کعبے کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اتنے
میں ایک شیخ آیا اپنے مُنہ پر کپڑا اڑھائے ہوئے تھا زمزم کیطرف گیا زمزم
کے پانی سے اپنی چھاگل کو بھرا اور پیا مین نے اُسکا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ
وہ شہد کے ساتھہ مخلوط تھا اُس سے زیادہ مزیدار پانی میں نے کبھی
نہیں پیا میں نے پھر کے دیکھا تاکہ اُسکو دیکھوں وہ چلدیا تھا دوسرے
دن پھر میں آیا کنوین کے پاس بیٹھہ گیا ناگاہ وہی شیخ منہ پر کپڑا اڑھائے
ہوئے آیا اور زمزم کے دروازے میں گھسا ڈول بھرا اور پیا میں نے

اُس کا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ وہ دودھ شکر ملا ہوا تھا میں نے کوئی چیز اُس
سے زیادہ مزیدار کبھی نہیں چکھی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض اہل عبادان کہتے ہیں کہ سالہا اوپر کئی برس تک ہمارے
یہان کا پانی کھارا ہو گیا ہمارے نزدیک ایک آدمی کنارے والوں
میں سے صاحب فضل تھا صہریجوں میں کچھہ پانی باقی نہیں رہا تھا مغرب
کی نماز کا وقت آیا میں اُٹھا تاکہ نماز کیلئے نہر سے وضو کروں اور مہینہ رمضان
شریف کا تھا گرمی نہایت سخت تھی ناگاہ میں نے اُس شخص کو دیکھا کہ یوں
کہہ رہا ہے اے میرے سید کیا تو میرے عمل سے راضی ہوا کہ میں تجھہ سے کوئی
تمنا کروں کیا تو میری طاعت سے خوش ہوا کہ میں تجھہ سے سوال کروں اے
میرے سید حمام کا دہووں اُسکے لئے بہت ہے جو تیری نافرمانی کرے اے
میرے سید اگر میں تیرے غضب سے نہ ڈرتا تو پانی کو نہ چکھتا پھر اُس نے
اپنی ہتیلی میں پانی لیا اور کھارا پانی پی گیا اُس نے جو کھاری پانی پر صبر کیا
مجھے اس سے تعجب ہوا پھر میں نے اُس جگہ سے پانی لیا جہان سے اُس
نے لیا تھا ناگاہ وہ شکر کی مثل تھا میں نے پیا یہانتک کہ میں سیراب ہو گیا
اور اسی شخص نے مجھے خبر دی کہ اُس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آدمی
اُس سے کہہ رہا ہے کہ ہم تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہو چکے اگر تو اُسکو
دیکھے تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاویں اور ہم کو حکم ہے کہ ہم سات دن
تک اُسکی درستی سے جلد فارغ ہو جاوین اُس گھر کا نام دار السرور ہے
سو تو خیر کے ساتھہ خوش ہو جا پھر جب ساتواں دن آیا اور وہ جمعے کا دن
تھا وہ سویرے سے وضو کے لئے گیا نہر میں اُترا اُسکا پاؤں پھسل گیا ڈوب
گیا ہم نے اُسکو نماز کے بعد نکالا اور دفن کر دیا تیسری رات کے بعد میں
نے اُسکو خواب میں دیکھا وہ سبز لباس پہنے ہوئے تھا میں نے اُس سے
اُسکا حال پوچھا اُس نے کہا کریم نے مجھے دار السرور میں اُتارا اُس عیش و

آرام میں جو کہ اُسمیں میرے لئے تیار کیا گیا تہا میں نے اُس سے کہا تو میرے
لئے بیان کر کہا ہیہات ہیہات جو کچھ اُسمیں ہے اُسکے وصف سے وصف
کرنیوالے عاجز ہیں کاش میرے گھر والے جان لیتے کہ اُنکے لئے بہی میرے
ساتھ مکان تیار کئے گئے ہیں اُن میں وہ چیزیں ہیں جنکو اُنکے جی چاہتے
ہیں ہاں اور میرے اخوان کے لئے بھی اور تو بہی انشاءاللہ تعالی اُنکے ساتھ ہے
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں اپنے کسی کام کے لئے نکلا میں
جنگل میں جا رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی کانٹے دار درخت کے گرد پہرتا
تہا اور اُس میں سے تازی کہجوریں کھاتا تہا میں نے اُسکو سلام کیا اُس
نے کہا وعلیک السلام آگے بڑہ اور کہا میں اپنی اونٹنی پر سے اُترا اور درخت
کی طرف گیا جب میں اُسمیں سے کہجور لیتا تہا تو وہ کانٹا ہو جاتی تہی اُس
شخص نے تبسم کیا اور کہا ہیہات اگر تو خلوتوں میں اُسکی فرمانبرداری
کرتا تو وہ تجہے جنگلوں میں کہجوریں کہلاتا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں جنگل میں ذوالنون رضی اللہ عنہ
کے ہمراہ تہا ہم ببول کے درخت کے نیچے اُترے میں نے کہا یہ کیا اچھی
جگہ ہے اگر اسمیں کہجوریں ہوتیں ذوالنون نے تبسم کیا اور کہا تم کہجوریں
چاہتے ہو پہر درخت کو ہلایا اور کہا میں تجہے اُسکی قسم دیتا ہوں جس
نے تیری ابتدا کی اور تجہکو درخت پیدا کیا کہ تو ہم پر پکی کہجوریں گرا دے
پہر اُسکو ہلایا اُسمیں سے پکی کہجوریں گریں ہم نے اُنکو پیٹ بہر کے کہایا
پہر ہم سو رہے جب ہم بیدار ہوئے تو پہر درخت کو ہلایا اُسمیں کانٹے گرے ✤

حکایت محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس
کی راہ میں ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا قیلولے کے وقت
درخت انار کے نیچے اُترے ہم نے کئی رکعت نماز پڑہی انار کی جڑ سے میں
نے یہ آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابو اسحٰق تم ہم سے کچھ کہا کے ہمارا

اکرام کرو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنا سر جہکا یا اُس نے تین بار یہی کہا۔
پہر اُس نے مجہہ سے کہا اے محمد تو ہمارا شفیع ہو جا کہ وہ ہم سے کچھ کہا لیویں
میں نے ابراہیم سے عرض کیا اے ابو اسحٰق آپ نے سنا وہ کہڑے ہوئے
اور دو انار لئے ایک اُنہوں نے کہایا دوسرا مجہے دیا میں نے اُسکو کہایا
وہ ترش تہا اور یہ درخت چہوٹا تہا جب ہم زیارت کرکے لوٹے تو ناگاہ وہ
درخت بہت بلند ہو گیا تہا اور اُسکے انار شیریں تہے اور ہر سال دو بار پہلنے
لگا لوگوں نے اُسکا نام رمانۃ العابدین رکہا اُسکے سایے میں عابد لوگ
رہتے تہے ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہم عسقلان میں تہے ایک جوان
آدمی ہمارے پاس آیا جایا کرتا تہا ہمارے ساتہہ بات چیت کیا کرتا تہا
جب ہم باتوں سے فارغ ہوتے تو وہ نماز پڑہنے کہڑا ہوتا تہا ایکدن اُس نے
مجہے رخصت کیا اور کہا کہ میں اسکندریہ کو جاتا ہوں میں اُسکی مشایعت
کے لئے گیا اور چند درہم میں نے اُسکو دئے اُس نے لینے سے انکار کیا
میں نے دینے میں اصرار کیا اُس نے اپنی چہاگل میں مٹھی بہر ریت ڈالی اور
دریا کا پانی بہرا اور ایک کلمہ کہا۔ ناگاہ وہ نہایت میٹھا ستو ہو گیا پہر
کہا جسکا حال اُسکے ساتہہ ایسا ہو وہ تیرے درہموں کا محتاج ہوگا ✤

حکایت ابویزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو علی سندی میرے اُستاد میرے
پاس تشریف لائے اُنکے ہاتہہ میں ایک تہیلی تہی اُسکو ڈالدیا ناگاہ
وہ سب جواہر تہے میں نے کہا یہ آپ کے نزدیک کہاں سے آئی فرمایا کہ
میں ایک وادی میں گیا وہ چراغ کی طرح چمک رہی تہی اُسمیں سے میں
یہ اُٹہا لایا ✤

حکایت شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایکدن مکے
کی راہ میں رستہ بہول گیا ناگاہ ایک ہمیانی چمک رہی تہی دیکہا تو وہ

اشرفیاں تہیں مینے قصد کیا کہ اُسکو اُٹھاؤں فقرا مکہ کو تقسیم کردوں ہاتف
نے ندا کی کہ اگر تو اسکو لیگا تو ہم تجہہ سے تیرا فقر چھین لینگے ✤

حکایت ۹ عطا ارزق رضی اللہ عنہ کو اُنکی بی بی نے دو درہم دئے اور
کہا انکا آٹا خرید لاؤ وہ بازار گئے وہاں ایک غلام کو روتے دیکھا اُس
پوچہا تو کیوں روتا ہے اُس نے کہا میرے مالک نے مجہے دو درہم کوئی
چیز خریدنے کیلئے دئے تہے وہ گر گئے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجہے ماریگا
عطا نے اپنے پاس کے دونو درہم اُسکو دے دئے یہ چلے آئے شام
تک نماز پڑہتے رہے انتظار کیا کہ کچھہ فتوح ہو کچھہ نہ ملا ایک نجار ان کا
دوست تہا اُسکی دُکان پر بیٹھ گئے اُس نے کہا یہ لکڑی کا برادہ ہے
اسمیں سے کچھہ لیلو شاید تمہیں حاجت ہو اس سے تنور گرم کرنا ابھی
میرے پاس کچھہ نہیں ہے کہ تمہاری خبرگیری کروں اُنہوں نے برادہ
لے کے اپنی ہتھیلی میں رکھہ لیا اور گھر کو گئے دروازہ کھولا تھیلی کو گھر
میں ڈالدیا اور مسجد کو چلے گئے وہاں عشا کی نماز پڑہی اور بیٹھہ گئے
یہانتک کہ کچھہ رات گزر گئی غرض یہ تہی کہ گھر والے سو رہیں تاکہ ان سے
نہ لڑیں پھر گھر میں آئے یہاں اُنکو روٹی پکاتے پایا پوچہا یہ آٹا تمہارے
پاس کہاں سے آیا اُنہوں نے کہا یہ اُس آٹے میں کا ہے جو تم تھیلی
میں لائے ہو اب آیندہ جس شخص سے تم نے آٹا خریدا ہے اُسی کے ہاں
سے لایا کرنا اُنہوں نے کہا انشاء اللہ تعالے یہی کرونگا ✤

حکایت ۱۰ شیخ کبیر عارف ربانی علیٰ معروف بہ ہتار یمنی رضی اللہ عنہ
کسی دن ایک فاحشہ عورت پر گزرے اُس سے کہا میں بعد عشا کے تیرے
پاس آؤنگا وہ خوش ہوئی اُس نے بناؤ سنگار کیا جن لوگوں نے شیخ
سے یہ بات سُنی اُنکو تعجب ہوا جب وقت آیا تو اُسکے یہاں گئے اُسکے
گھر میں دو رکعت نماز پڑہی پھر نکلے اُس نے کہا آپ تو جاتے ہو اُنہوں

نے کہا مقصد حاصل ہوگیا اسکی حالت بدل گئی شیخ کے ہاتہ تائب ہوکے
نکلی اور اپنے مال و متاع سے علیحدہ ہو گئی شیخ نے اُسکا نکاح کسی فقیر
سے کر دیا اور کہا عصیدہ پکاؤ ولیمہ کرو اور سالن نہ خریدو لوگ عصیدہ
پکا کے شیخ کے پاس لائے اس عورت کا ایک امیر آشنا تہا کسی نے اُس
سے جا کے کہا کہ فلان عورت نے توبہ کی امیر نے کہا تو کیا کہتا ہے اُس
نے کہا واللہ وہ توبہ کر چکی اور نکاح بہی اُسکا ایک فقیر سے ہوگیا اور
اُنہوں نے عصیدی کے ساتہہ ولیمہ کیا ہے اُسکو شیخ کے سامنے لائے
ہیں اور سالن اُنکے پاس نہیں ہے امیر نے شراب کے دو شیشے نکالے اور
اُس شخص سے کہا کہ تو انکو شیخ کے پاس لے جا اور ان سے میرا سلام کہنا
اور یہ کہہ کہ میں نے سنا مجہے خوشی ہوئی مجہے یہ خبر پہنچی کہ آپ کے نزدیک
ولیمے کیلئے سالن نہیں ہے سو آپ یہ لیوین اسکا سالن تہا میں اس سے فقرا
کی نصیحت اور استہزا چاہتا تہا جب امیر کا قاصد شیخ کے قریب پہنچا فرمایا تو
نے دیر کی پہر اُس سے ایک شیشہ لیا اُسکو ہلایا پہر اُسکو روٹی پر ڈالا پہر دوسرے
شیشے کو بہی ایسا ہی کیا قاصد سے کہا بیٹھہ جا تو بہی کہا قاصد کہتا ہے
میں نے کہایا نہایت عمدہ گھی تہا اُس سے بہتر میں نے کبھی نہیں دیکہا تہا
پہر وہ شخص لوٹ کے امیر کیطرف گیا اور اس قصے کی اُسکو خبر دی امیر
خود آیا یہ معاملہ دیکہکے حیران ہوگیا اُس نے بہی شیخ کے ہاتہ پر توبہ کی ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم امام یافعی رحمہ اللہ
کہتے ہیں کہ میں نے اس قصے کو سنا یہ مشہور ہے شیوخ کبار نے اسکو روایت کیا ہے

حکایت ۱۱ ابو سلیمان مغربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پہاڑ سے لکڑیاں
لایا کرتا اُسکی قیمت سے قوت بسری کیا کرتا تہا اور مقصود میرا اس کام سے
تو قُوت و تحری تہا میں نے خواب میں ایک جماعت بصرے والوں کی دیکہی کہ ان
میں حسن بصری فرقد سنجی مالک بن دینار رضی اللہ عنہم تہے میں نے اُن سے

اپنے حال کا علم پوچھا مین نے کہا آپ لوگ مسلمانون کے امام ہو آپ مجھے
وہ حلال بتاؤ جس میں اللہ تعالے کا مواخذہ اور مخلوق کی منت نہ ہو
اُنہوں نے میرا ہاتھہ پکڑا اور مجھے طرسوس سے نکالکے ایک برج میں لے
گئے جہاں خبّاری تہی مجھہ سے کہا یہ وہ حلال ہے جسمیں نہ اللہ تعالے کا
کوئی مواخذہ ہے نہ اسمیں کچھہ مخلوق کی منت ہے میں تین مہینے تک وہاں
ٹہیرا رہا اُن میں سے بہون کے پکاکے دارالسبیل میں کہایا کرتا تہا اِسکا
قصہ ظاہر ہوگیا میں نے کہا یہ فتنہ ہے پھر میں دارالسبیل سے نکل گیا۔
تین مہینے تک اور اُنکو کہاتا رہا اللہ تعالے نے میرا قلب پاک کردیا یہاں
تک کہ میں نے کہا اگر اہل جنت کا یہ دل ہوگا تو واللہ العظیم وہ نہایت
پاکی میں ہے میری حالت یہ ہوگئی تہی کہ مجھے مخلوق کے کلام کے ساتھ
اُنس نہیں رہا تہا میں ایک دن کسی صہریج کیطرف گیا اُسکے پاس بیٹھہ
گیا ناگاہ ایک جوان آدمی لاشش کی طرف سے آیا طرسوس کو جاتا تہا
میرے پاس لکڑی کی قیمت سے کچھہ ٹکڑے باقی رہگئے تہے میں نے کہا کہ
میں خباری پر قناعت کرچکا ہوں یہ ٹکڑے اس فقیر کو دیدوں یہ جب
طرسوس میں پہنچیگا تو اُسے کوئی چیز کہانے کی خریدلیگا جب وہ میرے قریب
آیا تو میں نے اپنا ہاتھہ جیب میں ڈالا تاکہ ٹکڑوں کا کپڑا نکالوں ناگاہ اُس
فقیر نے اپنے ہونٹ ہلائے جتنی زمین میرے اردگرد تہی وہ سب سونا ہو
گئی اُسکی اسقدر چمک دمک تہی کہ قریب تہا کہ میری بصر کو خطف کردے
مجھے اُسکی بڑی ہیبت ہوئی وہ گذرتا ہوا چلا گیا اُسکی ہیبت کے مارے
اتنی قدرت نہ ہوئی کہ میں اُسکو سلام کرتا اسکے بعد بعض ایام میں طرسوس
کے باہر کسی برج کے نیچے پھر مین نے اُسکو بیٹھا ہوا دیکھا اُسکے آگے چہاگل
رکہی ہوئی تہی اُسمیں پانی تہا میں نے اُسکو سلام کیا پھر اُس سے نصیحت
کی درخواست کی اُس نے اپنا پاؤں پھیلایا اور پانی کو اونڈیل دیا پھر

کہا کہ کثرت کلام کی حسنات کو اسیطرح جذب کرتی ہے جس طرح زمین نے اس
پانی کو جذب کرلیا تو کہڑا ہوچلا یہ بات تجھے کفایت کرتی ہے ✣

حکایت ۱۲ ابوالمعارف اولاسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قیدیوں کے
فدیے میں حاضر تہا میں دیکھتا تہا کہ جو قیدی جسوقت جہاز سے نکلتا تو سلطان
کا مال لیتا میں نے کہا قسم ہے اللہ تعالے کی کہ ان لوگوں میں کوئی شخص
ایسا نہیں ہے کہ اس مال سے بچے کئی دن کے بعد ایک بوڑہا آدمی اُترا اُس پر
اشرفیاں خلعت طعام پیش کیا اُس نے کچھہ نہ لیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ
پھر مین اُسکے پیچھے چلا یہانتک کہ مین نے اُسکو ملالیا کئی درہم وجہ حلال کے
میرے پاس تہے اُنکو مین نے اسپر پیش کیا اور مین نے کہا حمد ہے اللہ کو جس
نے زمین کو اپنے ولی سے خالی نہیں رکہا اُس نے اُنکو قبول نہیں کیا کنکریاں
دریا کے کنارے پر پڑی ہوئی تہیں اُس نے اپنا ہاتھہ اُنپر مارا ناگاہ وہ سرخ
سبز یاقوت ہوگئیں پھر مجھہ سے کہا جسکا حال اپنے مولے کے ساتھہ یہ ہو اُس
کو درہموں کی کیا حاجت ہے میں نے کہا یا حبیبی آپ بلد روم مین کیا کرتے
تہے اور آپ کا اُسکے ساتھہ یہ حال ہے کہا ہاں میں تجہہ سے کہتا ہوں میں نے
اپنے اور اُسکے درمیان میں بُرائی کے ادب کو چہوڑ دیا تہا سو اُس نے مجھے
قید کے ساتھہ عذاب کیا میں نے توبہ کی اُس نے قبول فرمائی پھر مجھے شرم آئی
کہ میں بلد روم سے نکلوں اور مسلمانوں کو اُسمیں چہوڑ جاؤں سو اُن کے
نکلنے کے لیئے میں نے تاخیر کی ✣

حکایت ۱۳ بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں اور محمد عابد نام ایک آدمی جمعے
کے دن بیت المقدس سے نکلے رملی کو جاتے تہے ہم ایک گہاٹی پر چڑھے
ناگاہ ہم نے ایک آواز سُنی کہ کوئی کہہ رہا ہے کیا وحشت ہے اُس آدمی
کو جسکا تو انیس نہ ہو اور کیا تنگ رستہ ہے وہ جسکا تو راہ بتانے والا نہو
پھر ہم اور چڑھے ناگاہ ایک عورت بالوں کا جبہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے

ہاتھہ میں عصا لیئے ہوئے ہم کو ملی ہم نے اُسکو سلام کیا اُس نے جواب دیا
اور کہا کہاں جاتے ہو ہمنے کہا رملی کو اُس نے کہا رملی کو جاکر کیا کروگے
ہم نے کہا ہمارے وہاں دوست آشنا ہیں کہنے لگی بڑا دوست تمہارے
دلوں سے کہاں گیا ہم نے کہا وہ تو ہمارا دوست اور مومنین کا دوست
ہے اُس نے کہا وہ تمہارا دوست اور مومنین کا دوست زبان سے ہے
اور میرا دوست میری زبان و دل دونوں سے ہے ہم نے کہا تو تو ہم کو
حکیمہ معلوم ہوتی ہے مگر تجھہ مین ہم ایک زلت دیکھتے ہیں اُس نے کہا وہ
کیا ہے ہم نے کہا جوان عورت بغیر محرم کے سفر کرتی ہے اُس نے یہ آیت
پڑہی ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین میں نے
چند درہم اپنی چادر سے نکالکے اُسکو دیے اُس نے کہا یہ تیرے پاس
کہاں سے آئے میں نے کہا میں مباحی آدمی ہوں اشیاء مباحہ سے
لیتا ہوں اُس نے کہا ہاں یہ ضعیف کا کسب ہے میں نے کہا میرا ضعف کیا
ہے کہا ضعف یقین ہم نے کہا یقین کی کیا علامت ہے اُس نے کہا
تو یقین کے درجے کو نہ پہنچیگا یہانتک کہ تو مقراض کو اپنے گوشت پر رکھے
جسکو تو نے غیر رضا ہو نیپر پرورش کیا ہے پھر تو اُسکو گلا دے یہاں
تک کہ دوسرا گوشت اُسکی رضا مین اُگے ہم نے کہا ہر چیز کے لئے کوئی نہ
کوئی علامت و دلالت ہوتی ہے سو تیری دلالت کیا ہے اُس نے اپنا ہاتھ
زمین پہ مارا مٹھی بھر کنکریاں لیں پھر کہا اے ضعیف الیقین یہ لے محمد
نے اُنکو لے لیا ناگاہ وہ سب اشرفیاں تہیں پہر محمد سے کہا تو اُنکو لے
لے یہ نہ کسی ترازو کے پلے میں داخل ہوئی ہیں نہ تجھہ سے پہلے کسی بنی آدم
کی ہتھیلی میں آئی ہیں پہر اُس نے مجھہ سے کہا یہ میں نے تجھکو اسلئے دی
ہیں کہ تو ان سے بھاگتا ہے پہر کہا تم کہاں جاتے ہو ہم نے کہا رملی کو کہا
یہ ہے رملہ ناگاہ ہم رملے کی دیواروں کے پاس تھے پہر ہم اُسکے اندر

گئے لوگ جمعے کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے محمد نے اُن اشرفیوں کی عسقلان
میں ایک مسجد بنا دی وہ آجتک مسجد مباحی کے ساتھہ مشہور ہے رضی اللہ عنہ
حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اور ایوب
سختیانی رضی اللہ عنہ نے سفر کیا ہم ملک شام کی کسی راہ میں چلے جاتے
تھے کہ ناگاہ ایک آدمی سیاہ فام لکڑی کا بھارا اُٹھائے ہوئے چلا آتا
ہے ہم نے کہا۔ یا اسود تیرا رب کون ہے اُس نے کہا تو مجھہ سے آدمی سے
یہ کہتا ہے پہر اُس نے آسمان کیطرف اپنا سر اُٹھایا اور کہا آلہی تو ان
لکڑیوں کو سونا کر دے ناگاہ وہ سونا ہو گئیں پہر کہا تم نے یہ دیکھا ہم
نے کہا ہاں اُس نے آلہی تو اُنکو لکڑیاں کر دے وہ لکڑیاں ہو گئیں
جیسے پہلے تھیں پہر کہا عارفوں سے سوال کرو اُنکے عجائب فنا نہیں
ہوتے ہیں ایوب کہتے ہیں کہ میں حیران رہگیا کالے غلام سے پشیمان
ہو گیا مجھے اُس سے اتنی شرم آئی کہ اس سے پہلے کبھی میں کسی سے
نہیں شرمایا تھا پہر میں نے اُس سے کہا تیرے پاس کچھہ کھانا بھی ہے
اُس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ناگاہ ہمارے روبرو ایک جام آگیا۔
اُسمین برف سے زیادہ سفید اور مشک سے بڑہکر خوشبودار شہد تھا اُس
نے کہا کھاؤ قسم ہے اُس ذات کی جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں کہ یہ
مکھی کے پیٹ سے نہیں نکلا ہے پہر ہم نے اُسکو کھایا اُس سے زیادہ
میٹھی کوئی چیز ہم نے نہیں دیکھی ہم کو اس سے تعجب ہوا اُس نے کہا
وہ عارف نہیں ہے جو کرامتوں سے تعجب کرے جو شخص اُن سے تعجب کرے تو جان
رکھہ کہ وہ اللہ تعالے سے دور ہے اور جو شخص نشانیاں دیکھہ کے اللہ تعالے
کی عبادت کرے وہ اللہ تعالے کے ساتھہ جاہل ہے رضی اللہ عنہ ؛
حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کسی جنگل میں
جا رہا تھا ناگاہ ایک آدمی گھاس کا تہمد باندہے ہوئے ملا میں نے اُسے سلام

کیا اُس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا اے جوان تو کہاں کا ہے میں نے کہا
مصر کا کہا کدھر جاتا ہے مین نے کہا مولے کے ساتھ انس ڈھونڈتا ہون
اُس نے کہا تو دنیا و عقبےٰ کو ترک کر تیرے لئے طلب ٹھیک ہوجاویگی تو
تو انس مولے تک پہنچ جاویگا میں نے کہا یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن تو
اسکو میرے لئے بیان کر کہا جو ہم کو دیا گیا ہے ہم اُسمین متہم ہیں ہم تو
جو تو کہتا ہے اُس سے بہتر دئے گئے ہیں یعنی معرفت مین نے کہا۔ میں
تمہیں تہمت نہیں لگاتا لیکن میں چاہتا ہون کہ تم نور پر نور میرے لئے زیادہ
کرو اُس نے کہا اے ذوالنون تو اپنے اوپر دیکھ میں نے دیکھا۔ تو
آسمان و زمین سونے کیطرح چمک دمک رہا تہا پھر کہا اپنی آنکھ بند کر
میں نے بند کر لی ناگاہ وہ دونو جیسے تھے ویسے ہوگئے میں نے کہا
اس طرف راہ کیونکر ہے اُس نے کہا تفرد للفرد ان کنت لہ عبد یعنی
تو اکیلے کیلئے اکیلا ہوجا اگر تو اُسکا بندہ ہے رضی اللہ عنہما امام یافعی
رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ عین معرفت نہیں ہے
لیکن معرفت پر دلیل ہے اسلئے کہ ان لوگون کے نزدیک کرامت استقامت
پر دلالت کرتی ہے اور استقامت نہیں ہوتی مگر اُن لوگون کیلئے جو عارف
باللہ ہیں اور عبد کا لفظ سجع کی رعایت کیلئے سکون دال کے ساتھ ہے ❖
حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض اخیار نے خبر دی
کہ ایک شخص دریائے عدن کے کنارے پر تہا اتنے میں شہر کا دروازہ بند
ہوگیا یہ باہر رہگیا اندر نہ جا سکا رات کو کنارے پر رہا اور رات کا کہانا
اسکے پاس نہ تہا اس نے شیخ ریحان کو کنارے پر دیکھا اُنکے پاس
گیا اور کہا یا سیدی لوگون نے دروازہ بند کر دیا میں باہر رہگیا اور
میرے پاس رات کا کہانا نہیں ہے میں آپ سے چاہتا ہوں کہ آپ مجھے
ہریسہ کھلائیں شیخ ریحان نے کہا اسکو تو دیکھو یہ مجھ سے رات کا کہانا

طلب کرتا ہے اور وہ بھی نہیں چاہتا مگر ہریسہ گویا مین مُہترس ہوں کہ ہریسہ
پکاتا ہوں اُس شخص نے کہا یا سیدی آپ تو مجھے ضرور ہی ہریسہ کھلائیں
پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم مگر فی الحال گرم گرم ہریسہ حاضر ہوگیا مین
نے کہا یا سیدی گھی رہگیا شیخ نے کہا اس فاعل تارک کو تو دیکھو کہ ہریسہ
کہانے پر راضی نہیں ہوتا مگر گھی کے ساتھ میں گھی والا ہوں کہ گھی بیچتا
ہوں میں نے کہا یا سیدی میں تو بغیر گھی کے نہ کھاؤنگا شیخ نے کہا یہ
چھاگل دریا پر لے جا پانی لے آ کہ میں وضو کرون میں جا کے اُسکو بھر لایا
شیخ نے مجھ سے چھاگل لے لی اور اُسمیں سے ہریسے پر گھی ڈالدیا مین نے
اُس سے کہا یا اُسکی مثل مین نے کبھی نہیں چکھا رضی اللہ عنہ ❖
حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض صالحین نے خبر دی
کہ یمن میں ایک جماعت صالحین کے ساتھ جمع ہوئی ایک شخص نے اُن
میں سے مٹھی بھر ہوا لیکے اُنکے مونہہ میں رکھدی ناگاہ وہ شہد تہا رضی اللہ عنہ
حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بعض ابدال
کے نکاح میں حاضر ہوا دولہ دولہن دونوں ابدال تھے حاضرین میں سے
ہر ایک نے اپنا ہاتھ ہوا کیطرف مارا اور کوئی چیز لے کے اُسکو ڈالدیا
کسی نے موتی کسی نے یاقوت کسی نے اور کچھ اسکے مشابہ حضرت جنید
فرماتے ہیں کہ مین نے اپنا ہاتھ ہوا کیطرف مارا میں نے زعفران لی پھر اسکو
ڈالدیا خضر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ جماعت میں سے تیرے سوا دو
ایسا نہیں ہے کہ شادی کے لائق ہدیہ لایا ہو ❖
حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جدے
کے دریا مین تہا اور میرے ساتھ میرا ایک دوست تہا اُسکو بہت پیاس لگی
میرے پاس ایک چادر تھی اُسکے سوا میرے پاس اور کچھ نہ تہا میں نے
اُسکے عوض میں پانی خریدنا چاہا مگر کسی نے نہ بیچا میں نے اپنے دوست

سے کہا کہ تو اس چادر کو جہاز کے رئیس کے پاس لے جا وہ چھاگل لیکے اُس کے
پاس گیا اُس نے اُسکو جھڑکا اور اُسپر چیخا اور چھاگل اُسکے ہاتھہ سے
لے کے پھینک ماری مگر دریا میں نہ گری بلکہ جہاز ہی میں گری وہ لوٹ
کے میرے پاس آیا میں نے اُسکی ذلت و انکسار و شدت حاجت دیکھی پھر
میں نے معلوم کیا کہ بیشک اللہ تعالے اُسکو پیاسا نہ چھوڑیگا میں نے
چھاگل کو لے کے دریا کے پانی سے بھرا اُس نے وہی پانی پیا یہانتک
کہ سیراب ہوگیا پھر میں نے پیا میں بھی سیراب ہوگیا اور جو لوگ میرے
قریب تہے اور اُنکے پاس پانی نہ تہا اُنہوں نے بھی پیا پھر میں نے دوبارہ
اُسکو بھرا اُس سے آٹا گوندہا جب ہم کو استغنا حاصل ہوگیا تو اسکے بعد
پھر میں نے اُسکو بھرا پانی کو کھارا پایا میں سمجھہ گیا کہ جب حاجت یقینی
ہوتی ہے تو اُسوقت قلب اعیان ہوجاتا ہے رضی اللہ عنہ +

حکایت[٢٠] بعض شیوخ کہتے ہیں کہ مین کسی سفر مین ایک جماعت فقرا
کے ہمراہ تہا ہم دریا کی کھاڑی پر پہنچے ہم اُسمیں گھسے یہانتک کہ اُسکے
وسط میں پہنچے مین نے ایک جوان کو جماعت میں سے دیکہا کہ چلو سے پانی
پی رہا ہے میں نے اپنے جی میں کہا کیا یہ پانی میٹھا ہے میں نے بھی چلو بھر کے
چکھا میں نے اُسکو کھارا پایا میں نے اُس سے کہا بیٹے تو مجھے پانی پلا اُس
نے مجھہ سے کہا اچھا پیو مین نے کہا وہ تو گرم ہے میں نے اس بات سے اُس
کا حال چھپانا چاہا پھر میں نے اُسکو ایک برتن مٹی کا دیا اُس نے بیچ
پانی میں سے برتن کو بھر دیا مین نے اور سب جماعت نے اُسکو پیا وہ
میٹھا پانی تہا امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کے معنی کہ میں
نے اُسکا حال چھپانا چاہا یعنی میں نے اس کرامت کے ظہور کو اُس سے
چھپایا اور اُسکو وہم میں ڈالا کہ یہ پانی ہر ایک کے لئے شیرین ہے قابل
پینے کے ہے لیکن گرم ہے میں چاہتا ہوں کہ اسکو مٹی کے برتن میں

سرد کروں چونکہ عادۃً اور عرفاً دستور ہے کہ لڑکے جوان پانی وغیرہ
بھرنے کی خدمت کیا کرتے ہیں اسلئے اُس سے کہا کہ برتن میں پانی بھر دے
غرض یہ تھی کہ اُسکا حال اُس سے مستور رہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ
بسبب اس کرامت کے جماعت سے ممیز ہے باوجود اسکے کہ وہ نوعمر
گبرو تہا اُسپر عجب کا خوف تہا اور یہ شیخ ابو زید قرطبی رضی اللہ عنہ ہیں +

حکایت[٢١] بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں جنگل میں قافلے کے ساتھہ جا
رہا تہا میں نے ایک عورت کو قافلے کے آگے جاتے دیکھا میں نے اپنے جی
میں کہا کہ یہ عورت کمزور ہے قافلے کے آگے بڑھ گئی ہے تاکہ قافلے سے
منقطع نہو جاوے میرے پاس کچھہ درہم تھے میں نے اُنکو اپنی جیب سے نکالا
اور اُس سے کہا کہ تو اُنکو لیلے جب قافلہ اُترے تو تو مجھے تلاش کر لینا کہ
میں تیرے لئے کچھہ جمع کروں کہ تو اُس سے کوئی سواری کرایہ کر لے اُس نے
اپنا ہاتھہ بڑھایا اور ہوا میں سے کوئی چیز مٹھی میں لی ناگاہ اُسکے ہاتھہ
میں درہم تھے وہ درہم اُس نے مجھے دے دئے اور کہا تو نے درہم جیب
سے لئے اور ہم نے غیب سے رضی اللہ عنہا +

حکایت[٢٢] ایک صالح آدمی جنگل میں جا رہے تھے ناگاہ اُنکو ایک فقیر
ملا وہ ننگے پاؤں ننگے سر جا رہا تہا اُسکے پاس دو کپڑے تھے ایک کا
تہہ باندھا تہا دوسرا اوڑھا تہا اور اُسکے ساتھہ نہ زاد تہا نہ ڈولچی میں نے
اپنے جی مین کہا کہ اگر اسکے ساتھہ ڈولچی رسی ہوتی تو خوب ہوتا جب پانی
کی ضرورت ہوتی تو اس سے بھر کے وضو کرتا نماز پڑہتا پھر میں اُس سے
ملا دوپہر کی گرمی بہت سخت تھی مین نے اُس سے کہا اے جوان اگر تو اس
کپڑے کو جو تیرے کاندھے پر ہے اپنے سر پر رکھہ لیتا دھوپ سے بچاؤ کرتا
تو تیرے لئے بہتر تہا اُس نے سکوت کیا اور چلتا رہا گھڑی بھر کے بعد
میں نے کہا تو ننگے پاؤں ہے یہ میری جوتیاں ہیں گھڑی بھر اُنکو مین پہنو

گھڑی بہر تو ہین اُس نے کہا مین تجھے دیکھتا ہوں کہ تو فضول باتیں
کرتا ہے کیا تو نے حدیث نہیں لکھی میں نے کہا ہاں   کہا تو تو نے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نہیں لکھی من حسن اسلام المرء
ترکہ مالا یعنیہ پھر وہ چپ ہو رہا اور ہم چلتے رہے مجھے پیاس لگی اور
ہم دریا کے کنارے پر تھے اُس نے میری طرف التفات کیا اور کہا تو
پیاسا ہے میں نے کہا نہیں پھر ہم گھڑی بہر اور چلے پیاس نے مجھے
بہت ستایا پھر اُس نے میری طرف دیکھا اور کہا تو پیاسا ہے مین نے
کہا ہاں تو اس جگہ میرے ساتھہ کیا کر سکتا ہے اُس نے ڈولچی مجھ
سے لی اور دریا میں گھس گیا پانی بہر کے لے آیا کہا پی میں نے اُسکو
پیا نیل کے پانی سے شیرینی اور صفائی رنگ میں بڑھکر تھا اور اُس
میں گھاس تھی پھر مین نے اپنے جی میں کہا کہ یہ ولی اللہ ہے لیکن ابھی
میں اس سے کچھہ نہ کہوں یہانتک کہ جب ہم منزل پہنچ جاوینگے تو
اُسوقت اس سے صحبت کا سوال کرونگا جب منزل کے قریب آئے
تو وہ ٹھیر گیا اور کہا تجھے کیا زیادہ پسند ہے تو چلے یا میں چلوں میں نے
اپنے جی میں کہا کہ اگر یہ آگے بڑھ جاویگا تو مجھہ سے فوت ہو جائیگا تو مین
ہی آگے بڑھکے کسی جگہ بیٹھہ جاوں جب وہ آویگا تو اُس سے صحبت کا
سوال کرونگا اُس نے کہا اے ابوبکر تو اگر چاہے تو آگے جا میں بیٹھہ
جاؤں اور اگر تو چاہے تو پیچھے رہ جا تو میرے ہمراہ نہیں رہ سکیگا
پھر وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا مین منزل میں پہنچا وہان میرا ایک دوست
تھا اُسکے گھر میں ایک بیمار تھا میں نے اُن سے کہا کہ تم اس پانی سے
ے کے بیمار پہ چھڑکو اُنہوں نے چھڑکا وہ بیمار اللہ تعالے کے حکم سے
اچھا ہو گیا مین نے اُس شخص کا حال پوچھا اُنہوں نے کہا ہم نے اُسکو
نہیں دیکھا رضی اللہ عنہ ✣

فصل اس امر کے بیان میں کہ اللہ عزوجل اپنے اولیا واحباب کو وقوع حادثے سے پہلے اطلاع فرما دیتا ہے

حکایت بعض اصحاب سری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت سری
رضی اللہ عنہ کی شاگرد تھی اُسکا لڑکا معلم کے پاس تھا معلم نے اسکو پن
چکی کیطرف بھیجا وہ پانی میں اُترا اور ڈوب گیا معلم نے سری سے اسکی اطلاع
کی سری نے فرمایا کھڑے ہو اُسکی ماں کے پاس چلیں پھر یہ اُسکے پاس گئے
سری نے پہلے علم صبر میں پھر علم رضا میں کلام کیا عورت نے کہا یا استاذ
اس سے آپ کی کیا غرض ہے اُنہوں نے فرمایا تیرا بیٹا ڈوب گیا اُس نے
کہا میرا بیٹا اُنہوں نے کہا ہاں اُس نے کہا بیشک اللہ عزوجل نے یہ نہیں
کیا پھر سری نے صبر و رضا میں اپنے کلام کو دوہرایا اُس نے کہا میرے
ساتھہ کھڑے ہو یہ اُسکے ہمراہ کھڑے ہوئے یہانتک کہ نہر پر پہنچے اُس نے
کہا کہاں ڈوبا ہے لوگوں نے کہا اس جگہ اُس نے چلا کے کہا بیٹا محمد
اُس نے جواب دیا لبیک یا اُماہ پھر وہ پانی میں اُتری اُسکا ہاتھہ پکڑا پھر
اُسکو اپنے گھر لے آئی سری نے جنید رضی اللہ عنہ کیطرف التفات کیا
اور کہا یہ کیا ہے جنید نے فرمایا میں کہوں سری نے فرمایا کہو اُنہوں
نے کہا کہ جو حقوق اللہ عزوجل کے اس پہ ہیں وہ اُنکی رعایت کرتی ہے
اور جو شخص ایسا ہوتا ہے اُسکا حکم یہ ہے کہ اُس پہ کوئی حادثہ نہیں
گزرتا یہانتک کہ اُسکو اُسکا علم دیا جاتا ہے اور چونکہ یہ حادثہ ایسا تھا
کہ اسکا علم اُسکو نہیں دیا گیا اسلئے اُس نے انکار کیا اور کہا میرے رب
اللہ عزوجل نے یہ نہیں کیا رضی اللہ عنہم ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ہم شیخ ابو محمد عبسیری رضی اللہ عنہ

کے پاس تھے اُنہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ جب حق سبحانہٗ
تعالےٰ مملکت میں کوئی حادثہ کرنا چاہے تو پہلے ظہور سے اُسکو اُسکی اطلاع
کر دے ہم نے کہا نہیں فرمایا تم ایسے دلوں پر روؤ جو کہ اللہ تعالےٰ کی
طرف سے کچھ نہیں پاتے ❁

حکایت بعض صالحین بیمار ہوئے اُن کے پاس پیالے میں دوا لائے
اُنہوں نے پیالہ لے لیا پھر کہا آج مملکت میں ایک حادثہ ہوا میں [illegible]
نہ پیونگا یہانتک کہ میں جان لوں وہ کیا ہے کئی دن کے بعد خبر آئی
کہ اُسدن قرمطی مکے میں داخل ہوئے اُسمیں مقتلہ عظیم کیا جب یہہ
حکایت ابن کاتب سے ذکر کیگئی تو اُس نے کہا یہ تعجب کی بات ہے شیخ
ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ یہ تعجب کی بات نہیں ہے
ابو علی بن کاتب نے کہا کہ آج مکے کی کیا خبر ہے اُنہوں نے کہا وہ یہ ہے
کہ طلحیین اور بنو الحسن آپس میں لڑ رہے ہیں اور طلحیون ایک شخص سیاہ فام
کو آگے کرتے ہیں اُسکے سر پر سُرخ عمامہ ہے اور آج مکے پر بمقدار حرم ایک
ابر ہے ابن کاتب نے مکے کو لکھا تو معلوم ہوا جیسا کہ ابو عثمان رضی اللہ عنہ
نے ذکر کیا تھا ویسا ہی تھا ❁

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایکبار جامع مسجد میں تھا
ناگاہ ایک شخص آیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر مسجد کے ایک کونے میں
لیٹ گیا اور مجھے اشارہ کیا جب میں اُسکے پاس آیا تو اُس نے مجھ سے
کہا اے ابو القاسم بیشک اللہ تعالےٰ کی ملاقات اور احباب کی ملاقات
کا وقت آ گیا جب تو میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہو چکے گا تو ایک گویّا
جوان تیرے پاس آئیگا تو تو اُسکو میرا مرقع میرا عصا میری چھاگل دیدینا
میں نے کہا گویّے کو یہ کیونکر ہوگا اُس نے کہا وہ تو قیام خدمت اللہ تعالےٰ
کے مرتبے کو پہنچ چکا میرا قائم مقام کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہیں کہ جب

وہ مر گیا اور ہم اُسکے کفن دفن سے فارغ ہو چکے تو ناگاہ ایک جوان
آدمی مصری آیا اور کہا اے ابو القاسم امانت کہاں ہے میں نے کہا کیسی
امانت ہم کو اُسکی خبر دے اُس نے کہا کہ میں مجی فلاں کے بالاخانے
میں تھا کہ ہاتف نے یہ آواز دی کہ تو جنید کے پاس جا اور جو اُنکے پاس
ہے وہ لیلے اور وہ فلاں فلاں چیز ہے تو فلاں ابدال کے قائم
مقام کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہیں کہ میں نے وہ چیزیں اُسکے حوالے
کر دیں اُس نے اپنے کپڑے اُتارے نہایا مرقع پہنا اور سیدھا شام کو
چلا گیا رضی اللہ عنہ ❁

حکایت روایت ہے کہ کوئی بادشاہ عابد زاہد تھا پھر وہ دنیا کی طرف
مائل ہوا ریاست ملک کیطرف رجوع کیا ایک محل بنایا اُسکو گچ کیا اُسمیں
فرش بچھایا اُسکی آرائش کی ایک دسترخوان بچھایا اُسپر کھانا چنا لوگوں کو
بلایا لوگ آتے جاتے کھاتے پیتے محل کی تعمیر کو دیکھتے تعجب کرتے بادشاہ کی
کیلئے دعا کرتے پھر چلے جاتے کئی دن تک اسیطرح دعوت ہوا کی
پھر وہ اور چند خاص مصاحب اُسکے بیٹھے بادشاہ نے اُن سے کہا تم
میرے سرور کو اس محل کے ساتھ دیکھتے ہو میرے جی میں یہ آیا ہے کہ میں
اپنی اولاد سے ہر ایک کے لئے ایک ایک محل مثل اسکے بناؤں سو تم
کئی دن تک میرے ہی پاس رہو تاکہ تمہاری گپ شپ سے میرا جی لگے
اور تم سے مشورہ کروں اس تعمیر میں جسکا میں بنانا چاہتا ہوں وہ لوگ
چند روز تک اُسکے پاس رہے لہو و لعب کیا کرتے وہ اُنسے مشورہ کرتا
کہ کیونکر بنے کیا کیا صنعت ہو کیسی ترتیب ہو ایک رات وہ سب اس حالت
میں تھے لہو و لعب میں غرقاب ہو رہے تھے کہ ناگاہ سُنا کہ کوئی کہنے والا
اقصائے محل سے یہ کہہ رہا ہے ؎

یا ایھا البانی الناسی منیّتہٗ — لا تامنن فان الموت مکتوب

فالموت حتف لذی الآمال منصوب — علی الخلائق ان سروا وان حزنوا

لا تبنین دیارا لست تسکنها — وراجع النسک کیما یغفر الحوب

یعنی اے محل بنانیوالے موت کو طاق نسیان پر رکھنے والے تو ہرگز خوش
نہ ہو اسلئے کہ موت مخلوق پر لکھی ہوئی ہے ٹلنے والی نہیں خواہ وہ خوش
ہوں یا غم کریں موت تو اُنکے لئے جو لمبی لمبی تمنائیں آرزوئیں کرتے
ہیں مقرر کیگئی ہے تو ایسے گھر نہ بنا جن میں تو نہ رہیگا اُسی عبادت کی طرف
رجوع کر تاکہ گناہ بخشے جاویں ہمیشہ ہمیشہ کا چین ہو اسکے سنتے ہی بادشاہ
اور اُسکے مصاحب گھبرا گئے انکو بہت خوف ہوا پھر بادشاہ نے مصاحبوں
سے کہا جو میں نے سُنا وہ تم نے بھی سُنا اُنہوں نے کہا ہاں بادشاہ نے
کہا جو میں پاتا ہوں وہ تم بھی پاتے ہو انہوں نے عرض کیا آپ کیا پاتے
ہیں کہا میرے دل پر ایک مسکہ[1] ہے میں اُسکو سوا مرض موت کے اور
کچھہ نہیں سمجھتا وہ براہ خوشامد و چاپلوسی جو کہ مایۂ طینت مصاحبان ملوک
ہے کہنے لگے ہرگز یوں نہیں بلکہ حضور کے لئے بقا و عافیت ہے بادشاہ
نے رو دیا پھر حکم دیا تو شراب بہادی گئی لہو ولعب کا سامان محل سے
نکال دیا گیا یا کہا کہ توڑا گیا توبہ کی اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع ہوا موت
موت کہتا رہا یہانتک کہ اُسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ ؎

حکایت شیخ جوہر رضی اللہ عنہ جو کہ عدن میں مدفون ہیں یہ غلام تھے
پھر آزاد ہو گئے تھے بازار میں بیع شرا کیا کرتے تھے فقرا کی مجالس میں حاضر
ہوتے اُن سے اعتقاد رکھتے یہ ان پڑھ تھے جبکہ شیخ سعد حداد رضی اللہ عنہ
کی وفات کا وقت آیا تو اُن سے فقرا نے پوچھا کہ آپ کے بعد شیخ کون
ہوگا اُنہوں نے کہا کہ میرے مرنے سے تین دن کے بعد جبکہ فقرا جمع
ہونگے پھر اُن میں سے جسکے سر پر طائر بیٹھ جاویگا وہی شیخ ہے جب اُن
کا انتقال ہوگیا تو تین روز فقرا اُن کی قبر کے پاس جمع رہے جب تیسرا

[1] المسکۃ ما یمسک الابدان من الغذاء والشراب یعنی جو چیز کہ کھانے پینے کو روک سکے ۱۲

دن آیا اور قرات وذکر سے فارغ ہو چکے تو وعدۂ شیخ کے منتظر رہے ناگاہ
ایک سبز پرندہ لوگوں کے قریب گرا ہر ایک فقرا کبار سے اُسکا انتظار و
تمنا کرنے لگا یہ لوگ وعدے کا انتظار کر رہے تھے کہ دیکھئے کسمیں تقدیر
الٰہی کیا ہے کہ ناگاہ وہ پرندہ اُڑا اور شیخ جوہر کے سر پر گرا نہ اُنکے دل
میں نہ اور کسی فقیر کے دل میں اسکا خطرہ گذرا تھا پھر سب فقرا ان کی
طرف کھڑے ہوئے زاویہ شیخ تک انکو لے گئے مسند شیخت پر انکو بٹھایا
شیخ جوہر رو دئے اور کہا میں کیونکر شیخت کے قابل ہو سکتا ہوں میں
تو ایک آدمی بازاری ان پڑھ ہوں میں نہ فقرا کا طریق پہچانوں نہ
انکے آداب سے واقف مجھپر حقوق ہیں میرے اور لوگوں کے درمیان
میں لین دین ہے لوگوں نے اُن سے کہا کہ یہ امر سماوی ہے آسمان
سے اُترا ہے تمکو ضرور قبول کرنا ہوگا اللہ تعالےٰ خود تمہاری تعلیم و
معونت کا متولی ہوگا اور وہ صالحین کا متولی ہے اُنہوں نے کہا تم
مجھے اتنی مہلت دو کہ میں بازار جاؤں حقوق خلق سے بری الذمہ ہو آؤں
لوگوں نے اُنکو مہلت دی وہ اپنی دوکان کو گئے ہر ایک حقدار کا حق ادا
کیا پھر بازار کو چھوڑا اور زاویے کو پکڑا فقرا نے اُنکو گھیرا جیسے نام کے
جوہر تھے ویسے کام کے جوہر ہو گئے اِن کے فضائل وکرامات بہت
ہیں اُن سب کے ذکر کرنے میں طول ہے فسبحان المنان الکریم ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کسی عارف
باللہ نے فرمایا کہ جسکی رعایت حق متولی ہو وہ اُس سے بڑھکر ہے جسکو
سیاست علم مؤدب کرے اور بیشک یہ بات نہایت خوب فرمائی ایک
اور عارف باللہ نے فرمایا کہ مسافر اپنے سفر میں یا کہا سالک اپنے سلوک
میں چار چیزوں کی طرف محتاج ہوتا ہے ایک علم کہ اُسکی سیاست
کرے دوسرا ذکر کہ اُسکا مونس ہو تیسرا ورع کہ اُسکو روکے چوتھا یقین

کہ نیکی پر اُسکو مستعد کرے امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ جس شخص
کو وہ حاصل ہو گیا جو کہ پہلے نے کہا یعنی جس شخص کی متولی رعایت
حق ہو گئی وہ ان چار چیزونکا محتاج نہیں ہے اسلیئے کہ اسوقت اُسکو
خود تعلیم کرینگے انس دینگے حفاظت کرینگے مستعد کرینگے واللہ اعلم

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک دن
فقرا نے شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارا جی گوشت کھانیکو
چاہتا ہے اُنہوں نے کہا فلاں دن تک صبر کرو اور وہ بازار کا دن تہا۔
اُس دن قافلے آیا کرتے تہے جب وہ دن آیا تو یہ خبر پہنچی کہ رہزنوں نے قافلہ
لوٹ لیا اسکے بعد کوئی رہزن تو غلہ لایا اور کوئی گاؤ لایا شیخ نے فقرا سے
فرمایا اسمیں تصرف کرو اُنہوں نے تصرف کیا روٹی وغیرہ پکا کے حاضر کی۔
فقہا وہاں سے چلے گئے فقرا نے کہانے کے لیئے اُنکو بلایا اُنہوں نے انکار
کیا شیخ نے فقرا سے فرمایا تم کھاؤ اسلیئے کہ فقہا حرام نہیں کہاتے
جب یہ لوگ کہانیسے فارغ ہوئے تو ایک آدمی شیخ کے پاس آیا اور کہا
یا سیدی میں اتنا اتنا غلہ فقرا کیلیئے نذر لایا رہزنوں نے اُسکو لوٹ
لیا ایک اور آیا اُس نے کہا میں فقرا کیلیئے گاؤ نذر لایا تہا وہ لٹ گیا شیخ
نے فرمایا کہ فقرا کا سامان اُنکو پہنچ گیا فقہا ہاتہ پر ہاتہ مارتے رہگئے
ترک موافقت فقرا پر نادم ہوئے شیخ رضی اللہ عنہ صباغ تہے۔ یعنی
لوگوں کے دلونکو رنگتے تہے صفات دنیہ سے صفات سنیہ کیطرف انکو
لیجاتے تہے روایت ہے کہ ایک ڈومنی شیخ کے روبرو گر پڑی بیہوش
ہو گئی جب ہوش آیا تو توبہ چاہی فقرا کے ساتہ رہنے لگی یہ عورت
مالدار تہی شیخ نے فرمایا ہم تجہے ذبح کرینگے تو صبر کریگی اُس نے کہا ہاں
پھر شیخ نے اُسے حکم دیا کہ فقرا کے لیئے پانی بہر کر چہ مہینے تک اپنی پیٹھ
پر پانی اُٹہایا کی شیخ نے اُسے دیکہا کہ وہ اپنے پہلے حال سے بدل گئی

پہر اُس نے شیخ سے کہا کہ مین اپنے رب کیطرف مشتاق ہوں شیخ نے
فرمایا تو جمعرات کے دن اپنے رب سے ملاقات کریگی پہر جمعرات کے دن
اُسکا انتقال ہو گیا رحمۃ اللہ تعالیٰ ❖

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میں جہاز پر سوار ہوا اور میرے ساتہ
میرا ایک رفیق تہا جب جہاز چلا تو ہوا ٹہیر گئی لوگوں نے لنگر گاہ تلاش
کیا جہاز کو کنارے سے قریب کیا میرے قریب ایک جوان خوبصورت
تہا وہ کنارے پر اُترا وہاں کچہہ درخت تہے اُن میں چلا گیا پہر جہاز میں
آگیا جب سورج ڈوبا تو اُس نے مجہہ سے اور میرے رفیق سے کہا کہ مین ابہی مرنے
والا ہون مجہے تم دونوں سے ایک کام ہے ہم نے کہا وہ کیا ہے کہا جب مین
مر جاؤں تو تم مجہے اس رزمی میں جو کچہہ ہے اُسمیں کفنا دینا اور یہ کپڑے جو
مجہہ پر ہین اور یہ توبرا میرا تم لے لینا پہر جب تم شہر صور مین داخل ہو اور جو
شخص پہلے پہل تم سے ملے اور کہے کہ امانت دیدو تو تم یہ سب اُسکو دیدینا
پہر جب ہم مغرب کی نماز پڑہ چکے تو ہم نے اُسکو ہلایا ناگاہ وہ مر چکا تہا ہم
اُسکو کنارے پر اُٹہا کے لے گئے اُسکو نہلانا شروع کیا اور رزمہ کہولا تو
اُسمیں دو سبز کپڑے تہے اُن پر کچہہ لکہا ہوا تہا اور ایک سفید کپڑا تہا اُس
میں ایک تہیلی تہی اُسمین کوئی چیز مثل کافور کے تہی اُسکی خوشبو مشک کی
خوشبو تہی پہر ہم نے اُسکو نہلایا اور اُس کفن میں کفنایا اور تہیلی کی خوشبو
سے ہم نے اُسکو حنوط لگایا پہر اُس پر نماز پڑہ کے دفن کر دیا جب ہم شہر
صور مین داخل ہوئے تو ایک جوان بے ریش خوبصورت ہمارے سامنے
آیا اُسپر ثوب شرب اور اُسکے سر پر رومال قصبی تہا اُس نے ہم کو سلام
کیا اور کہا امانت لاؤ ہم نے کہا نعم و کرامۃ لیکن تو ہمارے ساتہ اس
مسجد میں چل ہم تجہ سے کوئی مسئلہ پوچہینگے اُس نے کہا ہاں پہر وہ ہمارے
ساتہ مسجد کے اندر گیا ہم نے اُس سے کہا کہ تو بتا یہ میت کون تہا اور

تو کون ہے اور یہ کفن اُسکے لئے کہاں سے آیا اُس نے کہا یہ شخص چالیس
ابدالوں میں سے تہا اور میں اُسکا قائم مقام ہوں اور کفن کو خضر علیہ السلام
لائے تہے اُسکو بتا گئے تھے کہ وہ مرنیوالا ہے پہر اُس جوان نے وہ کپڑے
پہنے اور جو کپڑے اُسکے بدن پر تھے وہ ہم کو دیدئے اور کہا تم انکو بیچ ڈالنا
اور اُنکی قیمت کو خیرات کر دینا اگر تمکو انکے پہننے کی حاجت نہ ہو ہم نے اُن
کپڑوں کو لے لیا پائجامہ منادی کو دیدیا کہ اُسکو بیچ دے ہم کو اور کچھ خبر
نہیں مگر منادی ہمارے پاس آیا اور اُسکے ساتھ ایک جماعت تھی وہ ہم کو پکڑکے
ایک بڑے محل کیطرف لے گئے وہاں دیکھا تو ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی
اور ایک بوڑہا آدمی رو رہا تھا گھر میں سے عورتوں کے رونے کی آواز
آتی تھی جب ہم اُس بوڑہے کے پاس پہنچے تو اُس نے ہم سے پائجامہ والے
لڑکے کا حال پوچھا ہم نے اُس سے قصہ بیان کیا وہ سجدے میں گرا پہر اُس
نے سر اُٹھایا اور کہا حمد ہے اُس اللہ کیلئے جس نے میری پیٹھ سے ایسے
آدمی نکالا پہر اُس نے اُسکی ماں کو پکارا ہم سے کہا تم اس سے قصہ کہدو
ہم نے اُس سے سارا قصہ بیان کر دیا شیخ نے اُس سے کہا تو اللہ تعالےٰ
کی حمد کر کہ اُس نے تجھے ایسا لڑکا دیا پہر میں کئی برس کے بعد عرفات میں
کھڑا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت ریشمی مطرف پہنے ہوئے آیا
مجھے سلام کیا اور کہا تو مجھے پہچانتا ہے میں نے کہا نہیں کہا میں وہی امانت
والا صور کا رہنے والا ہوں پہر اُس نے مجھے رخصت کیا اور غائب ہو گیا
اور مجھ سے کہہ گیا کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میرے اصحاب میرا انتظار کرتے
ہونگے تو میں تیرے ساتھ ٹہیرتا پہر وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا ناگاہ ایک شیخ
مغربی میرے پیچھے تہا میں اُسکو پہچانتا تہا ہر سال حج کرتا تہا اُس نے
مجھ سے کہا تو اس جوان کو کہاں سے پہچانتا ہے میں نے کہا لوگ کہتے
ہیں کہ یہ چالیس ابدالوں میں سے ہے اُس نے کہا وہ تو آج کے دن وس میں

سے ہے اُس نے کہا وہ تو آج کے دن وس میں سے ہے اُسکو غوث کا مرتبہ حاصل
ہے رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض مشائخ کہتے ہیں کہ میرے پاس ابو بکر محمد بن شقیق کا خط آیا
اُنہیں ذکر کیا تہا کہ اُنکے ذمے لوگوں کی امانتیں ہیں مجھ سے درخواست
دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اُنکو دنیا میں اُن سے پاک کر دے میں اپنے گھر سے
ظہر کی نماز پڑہنے کیلئے نکلا جب میں نے دروازہ کہولا تو ناگاہ ایک شخص سبز
لباس پہنے ہوئے کہڑا تہا اُسکے سر پر چمکتے جواہر کا تاج تہا مجھے سلام کیا اور
کہا تو نے محمد بن شقیق کیطرف کیا لکھنے کا ارادہ کیا ہے میں نے اُن سے
کہا جو تم فرماؤ اُنہوں نے کہا تو اُسکو یہ لکھ کہ وہ آج کے دن سے سولہ
دن تمام ہونے تک اپنی قبر میں ہوگا میں نے کہا کہ میں تمہاری طرف
سے لکھ بہیجوں کہا نہیں تو اپنی ہی طرف سے لکھ وہ تیری تصدیق کریگا
پہر میں نے محمد کو تین خط لکہے اُن میں اُنکے مرنے کی خبر دی جب وہ خط
اُنکے پاس پہنچے تو اُنہوں نے اپنی وصیت تیار کی اُس سے فراغت حاصل
کی سولہویں دن اُس دن سے جس میں میں نے اُن کو خط لکھا تہا اُن کا انتقال
ہو گیا رحمہ اللہ تعالےٰ پہر میں نے اُنکو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ سے کہا
اللہ تعالےٰ بہلائی سے تجھے نیک جزا دے میرے اور محمد کے درمیان میں یہ
معاہدہ تھا کہ جو کوئی ہم سے پہلے جنت کیطرف جاوے وہ اپنے دوست کیلئے
شفاعت کرے میں نے اُسے وہ عہد یاد دلایا جو میرے اور اُسکے درمیان میں تہا
اُس نے کہا میں اُسی عہد پر ہوں اور اُس نے تو مجھے بے گنتی لوگ ہبہ کر
دئے جنکے درمیان اور میرے درمیان میں معاہدہ نہ تہا میں نے کہا تو
کہا تو اُن سب سے اخص و افضل ہے رضی اللہ عنہ ✤
حکایت ایک شیخ شیوخ کبار میں سے بعض تجار کے پاس ثغر وسکندریہ
میں آئے تاجر نے کہا مرحبا اور اُنکے آنیسے خوش ہوا جس مکان میں تاجر

بیٹھا کرتا تھا اُسمیں دو فرش رومی مکان کے برابر بچھے ہوئے تھے شیخ نے
اُنکو دیکھا تاجر سے اُنکو طلب کیا اُسپر یہ بات مشکل ہوئی اُس نے کہا یا
سیدی میں آپ کو اُنکی قیمت دیتا ہوں شیخ نے انکار کیا اور کہا میں تو
بعینہٖ اُنہیں کو مانگتا ہوں تاجر نے کہا اگر بالفور آپ اُنکو لیا چاہتے ہیں
تو ایک لے لیجئے شیخ نے ایک فرش لے لیا اور چلے گئے اُس زمانے میں
اس تاجر کے دو بیٹے بلاد ہند کے سفر میں تھے ہر ایک علیحدہ علیحدہ جہاز
میں بیٹھا تھا ایک مدت کے بعد اُنکے باپ نے سُنا کہ اُن میں سے ایک لڑکا
اور اُسکا جہاز مع سب آدمیوں کے ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا صحیح سالم
عدن تک پہنچا جب ایک مدت کے بعد قریب اسکندریہ پہنچا تو اُسکا باپ
استقبال کے لیئے باہر شہر کے گیا اُس نے دیکھا کہ جو فرش شیخ اس سے
لے گئے تھے وہ بعینہٖ کسی اونٹ پر محمل تھا اُس نے اُس فرش کا قصہ پوچھا
کہ یہ کہاں سے آیا لڑکے نے کہا کہ اسکا عجیب قصہ ہے اور ایک آیت
عظیم ہے باپ نے کہا تو مجھ سے بیان کر اُس نے کہا کہ میں نے اور میرے
بھائی نے بلاد ہند سے سفر کیا ہم الگ الگ جہاز میں تھے ہوا بامراد تھی
جب ہم وسط دریا میں پہنچے تو ہوا ہم پر لوٹ گئی بہت شدت ہوئی اور
دونوں جہاز کھل گئے ہر ایک جہاز کے لوگ اپنے اپنے جہاز میں مشغول
ہوئے ہم میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے کام کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کیا
ناگاہ ایک شیخ ظاہر ہوئے اُنکے ہاتھ میں یہ فرش تھا اُنہوں نے اس جہاز
کو باندھ دیا ہم صحیح سلامت کئی دن تک چلتے رہے اور جہاز اس فرش
کے ساتھ بندھا ہوا تھا یہاں تک کہ ہم کسی بندر تک پہنچے پھر ہم نے جہاز
کا سامان نکالا اور اُسکو درست کیا پھر اُسمیں سامان بھرا اور میرے
بھائی کا جہاز مع سب آدمیوں کے ڈوب گیا ایک آدمی تک اُن میں سے
نہ بچا تاجر نے بیٹے سے کہا اگر تو اُن شیخ کو دیکھے تو پہچان لیگا اُس

نے کہا ہاں پھر یہ اُسکو لے کے شیخ کے پاس گیا لڑکے نے جب شیخ کو دیکھا
تو چیخنے چلانے لگا اور کہا آبا واللہ وہ یہی ہیں شیخ نے اپنا ہاتھ اُسپر
رکھا یہانتک کہ اُسکو افاقہ ہوا اضطراب گیا سکون آیا تاجر نے شیخ سے کہا
کہ یا سیدی آپ نے پہلے ہی سے حقیقت امر مجھے کیوں نہ بتا دی شیخ نے
فرمایا اللہ عزوجل کا ارادہ یوں ہی تھا رضی اللہ عنہ ✤
حکایت بکیر رحمہ اللہ مصاحب شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شبلی رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں کہ شبلی رضی اللہ عنہ کو جس مرض میں کہ وہ مریض تھے جمعے کے
دن خفت معلوم ہوئی جامع مسجد کیطرف چلے اور میرے ہاتھ پہ تکیہ کیا یہاں
تک کہ ہم وراقین تک پہنچے ایک شخص ہم سے ملا وہ رصافی سے آتا تھا
شبلی نے مجھ سے کہا کہ کل اس شیخ کے ساتھ میرے لیئے ایک شان ہوگی
پھر جب رات ہوئی تو شبلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا مجھ سے کسی نے کہا
کہ درب سقائین میں ایک شخص صالح ہے وہ مُردوں کو نہلاتا ہے پھر مجھے
لوگوں نے اُسکو بتا دیا میں نے ہلکے سے دروازہ ٹھونکا اور کہا سلام علیکم
اُس نے کہا شبلی کا انتقال ہوگیا میں نے کہا ہاں پھر وہ باہر آیا ناگاہ
وہ وہی شیخ تھا جسکی طرف شبلی نے اشارہ کیا تھا میں نے تعجب کی راہ سے
اُس سے کہا لا الہ الا اللہ اُس نے کہا لا الہ الا اللہ تو کیوں تعجب کرتا ہے
میں نے کہا کل کے دن جبکہ ہم تم سے ملے تھے تو شبلی نے مجھ سے کہا
تھا کہ کل کے دن اس شیخ کے ساتھ میرے لیئے ایک شان ہوگی سو تجھے تیرے
معبود کی قسم ہے تو یہ بتا تجھے کہاں سے معلوم ہوا کہ شبلی کا انتقال ہو
گیا اُس نے کہا اے بے وقوف شبلی کو کہاں سے معلوم ہوا کہ آج
کے دن اُسکے لئے میرے ساتھ ایک شان ہوگی جب حضرت شبلی کے
انتقال کا وقت آیا تو فرمایا کہ مجھ پر ایکدرہم مظلمے کا تھا اُسکے عوض
میں میں نے ہزار ہا درہم خیرات کرئیے مگر ابتک اُس سے بڑھکر میرے دل پر

کوچہ بہشتیاں ۱۲

کوئی چیز نہیں ہے رضی اللہ عنہ ✤

فصل اس بیان میں کہ اولیاء اللہ کو باواز غیبی کبھی کسی امر کی اطلاع دی جاتی ہے کبھی کسی بات کا حکم ہوتا ہے کبھی کسی امر سے منع کیا جاتا ہے کبھی تنبیہ و وعظ ہوتا ہے

حکایت نبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تنہا جنگل میں گیا مجھے وحشت ہوئی ناگاہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اے نبان تو نے عہد توڑ ڈالا تجھے کیوں وحشت ہوتی ہے کیا تیرے ساتھ تیرا حبیب نہیں ہے رضی اللہ عنہ
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ جنگل میں ایک کنوین پر آیا اُسمیں ڈولچی ڈالی اُسکی رسی ٹوٹ گئی وہ کنوین میں گر پڑی فقیر تھوڑی دیر ٹھیر رہا اور کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ میں بدوں ڈولچی کے یہاں سے نہ جاونگا یا یہ کہ تو مجھے یہاں سے جانیکا اذن دے پھر اُس نے ایک پیاسی ہرنی کو دیکھا کہ وہ کنویں پر آئی اور اُس میں جھانکا پانی کنویں کے اُوپر آگیا ناگاہ اُسکی ڈولچی بھی کنویں کے مُنہ پر آگئی اُس نے اُسکو لیلیا اور رویا اور کہا الٰہی اس ہرنی کے برابر بھی میرا رتبہ تیرے نزدیک نہیں ہے ہاتف نے آواز دی کہ اے مسکین تو تو ڈولچی رسی لیکے آیا اور ہرنی ہم پر توکل کر کے اسباب سے منقطع ہو کے آئی بعض صالحین نے کہا چونکہ فقیر نے اپنے مولے کے ساتھ باب انبساط پہ وقفہ کیا تو اللہ تعالے نے اُس کی

برکت سے ہرنی کو پانی پلایا اور اُس نے قسم کہائی کہ بغیر ڈولچی لئے وہان سے نہ جاوے تو اللہ تعالے نے ہرنی کو بہیج کے اُسکی قسم کو سچا کر دیا اور یہ اسلیئے کیا کہ اپنے اولیاء کے اخلاق کو مہذب کر دے تاکہ وہ ترک اسباب کا اہتمام اور مسبب وہاب پر توکل کرین ✤
حکایت ایک آدمی نے بنی اسرائیل میں سے بیس برس تک اللہ تعالے کی عبادت کی اور اس مدت میں طرفۃ العین بھی اُسکی نافرمانی نہ کی اسکے بعد بیس برس تک اُسکی نافرمانی کی اور ایک طرفۃ العین اس مدت مین کوئی طاعت نہ کی ایک دن اُس نے آئینے میں دیکھا کچھ سفید بال داڑھی میں نظر آئے کہا الٰہی الٰہی اشیب و عیب قسم ہے تیری عزت کی کہ آیندہ کبھی تیری نافرمانی نہ کرونگا اور اُسیوقت کھڑا ہوا توبہ کے لئے غسل کیا جب رات آئی تو کہا الٰہی میں نے بیس برس تک تیری نافرمانی کی کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ اگر میں تیری طرف رجوع ہووں تو مجھے قبول کریگا گھر کے کونے سے اُس نے آواز سُنی آواز سُنتا تہا کوئی شخص نہیں دکھائی دیتا تہا احببتنا فاحببناک واطعتنا فاطعناک وعصیتنا فامھلناک وان رجعت الینا قبلناک ✤
حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ مین نے بہ نیت سیاحت و ملاقات شائخ عراق کیطرف سفر کیا مجھے ایک شہر نظر آیا میں اُسطرف گیا رہنے کے لئے کسی مکان کا ارادہ کیا پھر مین شہر کے کنارے ایک ویرانے میں ٹھیرا وہاں پُرانے گھروں کے آثار تھے میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھا پھر میں سو گیا خواب میں ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا تو اس دیوار کی طرف کہڑا ہوا اسمین ایک خبیئہ ہے تو اُسکو لیلے اُسکا کوئی وارث نہیں ہے وہ تیری ملک ہے پھر میں بیدار ہوا مین نے دیکھا کہ ایک عصا رکھا ہوا ہے میں نے اُس سے تھوڑا سا مکان کھودا مجھے ایک کپڑا ملا میں نے

لہ یعنی امانت پوشیدہ ۱۲

اُسکو کھولا اُسمیں پانسو اشرفیاں تھیں مینے اُنکو اپنے پٹّو میں باندھ لیا اور
اُس مکان سے نکلا میں نے فکر کی کہ ان میں کیا کام کروں مین نے کہا کہ
اِنکو فقرا پہ تقسیم کر دوں پھر مین نے کہا کہ اِن سے دُکانین خرید کر کے فقرا
پہ وقف کر دوں اسکے سوا اور بھی خطرہ میرے دل پہ گذرا مین نے اُس
رات نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے سلام کیا اور
فرمایا یا فقیر ارادۃ وطلب زیادۃ من الدنیا یہ دونوں باتیں جمع نہیں
ہوتیں پھر آپ نے کلمے کی اُنگلی اور اُسکے پاس کی انگلی مبارک کو جمع
فرمایا اور مجھ سے یہ فرمایا کہ جو تیرے پاس ہے تو اُسکو شیخ ابو العباس
کے پاس لے جا وہ جزیرۂ خضرا کے رہنے والوں سے ہیں بغداد میں
فلاں مسجد میں رہتے ہیں تو جا کے ان اشرفیونکو اُنکے سپرد کر دے
پھر میں جاگ اُٹھا مین نے تازہ وضو کیا پھر نماز پڑھی اور اُسی گھڑی
بغداد کیطرف چلا اور اُس مکان تک پہنچا جسمیں شیخ تھے میں نے اُن
سے ملاقات کی اور اشرفیاں اُنکو سپرد کر دیں اور اُن سے قصہ بیان
کیا اُنہوں نے کہا تجھے یہ خواب دیکھے ہوئے کتنے دن گذرے میں
نے کہا سات دن اُنہوں نے مجھ سے کہا بیٹا سات دن ہوئے کہ میں نے
بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا
کہ جب فقیر تیرے پاس پہنچے اور اُسکے ساتھ رسالت ہو تو تو اُسکو قبول
کرنا اور اُسمیں تصرف کرنا پھر کہا اے میرے بیٹے تو جان لے کہ ہم پر سات
دن گزرے ہیں اور ہمارے نزدیک کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے قوت
بسر کرتے اور ایک آدمی کا ہم پہ قرض ہے اُس نے اُسکی طلب
میں ہم پہ نہایت شدت کی ہے اللہ تعالے نے اس فاقے کو تیرے
ہاتھوں پہ بند کر دیا پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ میں اللہ کیواسطے تجھ
سے یہ چاہتا ہوں کہ تو ہمارے پاس اقامت کریں ایک بیٹی اپنی بیٹیوں

سے تجھے ہدیہ کرتا ہوں مینے کہا یا سیدی یہ مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے
میں تو اُس چیز کے ساتھ مشغول ہوں جسکے ساتھ مجھے اللہ تعالے نے
مشغول کیا ہے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تھی اسکی
خبر بھی میں تمہیں دے چکا پھر اُس نے کہا کہ ضیافت تین دن تک ہوتی
ہے میں نے کہا ہاں سو تین دن میں اُسکے پاس رہا ان دنوں میں
سوا کام کاج کے وقت کے اور کسی وقت وہ مجھ سے جدا نہ ہوا اسکے
بعد مین نے اُسکو رخصت کیا اور چلا آیا رضی اللہ عنہما ✤
حکایت بعض فقرا کہتے ہیں کہ میں خراسان کے کسی شہر میں پہنچا
بازار میں جا رہا تھا کہ ایک جوان خوبصورت مجھے ملا اُس نے مجھے سلام
کیا اور میرے پیچھے ہو لیا یہانتک کہ میں بازار سے نکل گیا اُس نے
مجھ سے کہا کہ تو لوجہ اللہ . . . میرا مہمان ہو جا میں اُسکے ہمراہ چلا
وہ مجھے ایک عمدہ مکان میں لے گیا اور اُسمیں آثار خیر معلوم ہوتے تھے
پھر وہ تھوڑی دیر غائب ہو گیا پھر آیا اور اُسکے ساتھ ایک شیخ کبیر تھے
اُس نے مجھ سے کہا کہ یہ میرے والد ہیں تو اُنکے لئے دعا کر میں نے شیخ
کو سلام کیا پھر میں بیٹھ گیا کھانا آیا ہمنے کھایا پھر ہاتھ دھوئے اسکے بعد میں
نے جانیکا قصد کیا جوان نے کہا تو تین دن تک میرا مہمان ہے تین
دن تک مین اُن کے پاس رہا وہ ہر دن میرے اکرام میں زیادتی کرتا
تھا جب چوتھا دن ہوا تو میں نے اُن دونوں کا رخصت کرنا چاہا
شیخ نے کہا اے میرے بیٹے تو آج کے دن میرا مہمان ہے پھر میں اُس
دن شیخ کے پاس رہا جب صبح ہوئی تو میں نے کہا اللہ تعالے تم دونوں
پر خلیفہ ہے جوان میرے ساتھ چلا یہانتک کہ میں شہر سے باہر
آیا پھر اُس نے مجھے رخصت کیا اور ایک تھیلی اور روٹی حلوا دیا اور
کہا یا سیدی یہ توشہ ہے تو اسکو للہ قبول کر میں نے اُس سب کو

اُٹھایا اور دو روز تک چلتا رہا پھر دوسرے شہر میں پہنچا میں نے ارادہ کیا کہ جو
کچھ میرے پاس ہے اسکو فقرا کو پہنچا دوں میں اس فکر میں تھا کہ ناگاہ
ایک شیخ خوبصورت راہ میں میرے سامنے آیا میں نے اُسکو سلام کیا
میں نے کہا کہ یہ شخص ولی اللہ ہے نماز کا وقت تھا میں مسجد میں گیا نماز
پڑھی اور بیٹھ گیا پھر مجھے نیند آئی سو رہا ہاتف نے مجھے آواز دی اور
کہا یہ تھیلی جو تیرے پاس ہے شیخ صالح کو دیدے جو تجھ پر گذرے تھے
وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے ہیں پھر میں نیند سے جاگ اُٹھا اُسی
وقت شیخ کی تلاش میں نکلا میں نے کہا الٰہی میں اُسکی حرمت کے ساتھ
تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اُسکے درمیان میں جمع کر دے
میں نے اپنا کلام پورا نہیں کیا تھا کہ وہی شیخ راہ میں میرے سامنے آئے
اور اُن کے ہاتھ میں پانی کا لوٹا تھا اُسکو نہر سے بھر کے لائے تھے
میں نے تھیلی کو کھولا تو اُسمیں پانچ دینار پانچ درہم تھے میں نے
اُنکو جمع کیا شیخ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور وہ سب اُنکو دیدیا اُنہوں نے
میرے ہاتھ سے لیلیا اور کہا اے میرے بیٹے جو شخص غیر اللہ کو دیکھتا ہے
وہ اللہ تعالےٰ سے کسی چیز کو نہ پہنچیگا میں نے کہا یا سیدی آپ میرے
لئے دعا کریں اُنہوں نے کہا حفظك الله و حفظ عليك و حفظ بك
پھر میں نے کہا آپ کوئی وصیت کریں کہا اخلاص کو لازم کر اور جو عہد
کہ تیرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ہے اُسکو نگاہ کر پھر مجھے چھوڑ
کے چلے گئے ؁

حکایت کہتے ہیں کہ ایک شخص نے فقرا کے حق میں فقرا کیلئے اپنے نفس
کو بیچ دیا کسی نے اُس سے کہا کہ تو نے یہ کیوں کیا اور کسلئے تو نے اپنے
نفس کو بیچ ڈالا اُس نے کہا اے لوگوں میں نے یہ نہیں کیا مگر ایک
امر کیلئے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اُسپر مطلع فرما دیا میں سوتا تھا خواب

میں دیکھا کہ دو فرشتے میرے سامنے کھڑے ہیں ایک نے مجھ سے پوچھا کہ تو
اللہ تعالےٰ کے قول میں کیا کہتا ہے ان عبادی لیس لك عليهم سلطان
میں نے کہا اللہ اعلم اُس نے کہا تو ضرور کچھ کہو میں نے کہا جو اللہ تعالیٰ
کا بندہ ہوتا ہے اُس پر دشمن کا غلبہ نہیں ہوتا دوسرے نے کہا بندے کی
صفتیں کیا ہیں میں نے کہا اللہ اعلم اُس نے کہا تو ضرور کچھ کہو میں نے
کہا بندے کی صفتیں یہ ہیں کہ اپنے مالک کے حکموں کو بجا لاوے۔
اُسکے نواہی سے بچے ہر حال میں پھر وہ دونو غائب ہو گئے جب صبح
ہوئی تو میں نے اپنے حال میں فکر کی میں نے اپنے نفس کو نہ عبودیت
کے لائق دیکھا نہ مراقبے کے اور سوائے اس طائفے کے میں نے کسی کو
نہ دیکھا کہ جس میں صفات محمودہ جمع ہوں سو اسلئے میں نے کہا کہ میں
اپنے نفس کو ان سے بیچ ڈالوں اور عبید العبید میں سے ہو جاؤں پھر میں
نے اپنا نفس اُنکو بیچ دیا آہ میں اُنکے عبید العبید میں سے ایک عبد بلکہ پیر ہوا
اور کہا کہ قسم ہے اُسکے حق کی کہ میں نے اپنے نفس کو نہ اُسکی مجالست
کے قابل دیکھا نہ اُسکے مراقبے کے اور نہ ان میں سے جو اُسکی خدمت کی
لیاقت رکھتے ہیں ؁

حکایت بعض فقرا کہتے ہیں کہ میں ایک دن نفقۂ عیال میں فکر رہا
تھا گھڑی بھر میرا دل مشغول ہو گیا پھر میں سو رہا تا کہ آرام لوں خواب
میں دیکھا کہ گویا میں کسی جزیرے میں بیچ دریا میں ہوں میں نے کہا
اس مکان میں کھانا پینا مجھے کہاں سے پہنچیگا ہاتف نے مجھے آواز
دی اور کہا کہ اگر تیرا رزق ساتویں دریا کے پیچھے ہوگا تو بھی وہ تیرے
پاس ضرور آویگا پھر خوش خوش جاگ اُٹھا اور جس فکر میں تھا وہ دور
ہو گئی اسکے بعد بعض اصحاب کے ہاتھ ایسے شخص کے یہاں سے ہدیہ
آیا کہ اُسکا خطرہ بھی میرے دل میں نہیں گزرا تھا میں نے کہا اللہ تعالےٰ

نے سچ فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رحمہ اللہ تعالیٰ ٭

حکایت ابو عمران سندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں فلاں جامع مسجد مصر میں تہا میرے دل میں نکاح کرنیکا خطرہ گذرا اور عزم قوی ہوا قبلے سے ایک نور نکلا کہ اُسکی مثل میں نے کبھی نہیں دیکہا ناگاہ ایک ہاتھ ظاہر ہوا اُسمیں یاقوت سرخ کا ایک جوتا تہا اُسکا تسمہ سبز زمرد کا موتیوں میں جڑا ہوا تہا اور ایک ہاتف کہتا ہے کہ یہ اُسکا جوتا ہے اگر تو اُسکو دیکھے تو تیرا کیا حال ہو پھر میرے دل سے عورتون کی شہوت جاتی رہی ٭

حکایت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بعض سیاحت میں یہ کہتا تہا کہ الٰہی میں تیرے لیے عبد شکور کب ہونگا میں نے سُنا کہ کوئی قائل کہتا ہے کہ جب تو اپنے سوا کسیکو منعم علیہ نہ دیکھیگا میں نے عرض کیا الٰہی میں کیونکر اپنے سوا منعم علیہ کو نہ دیکھونگا تو نے تو انبیاء علماء ملوک پر انعام کیا ہے ناگاہ ایک قائل مجھسے کہتا ہے کہ اگر انبیاء نہ ہوتے تو تجھے ہدایت نہ ہوتی اگر علماء نہ ہوتے تو تو پیروی نہ کرتا اگر ملوک نہوتے تو تجھے امن نہ ہوتا اور یہ سب تجھہ پر میری نعمت ہے ٭

حکایت بعض صالحین نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ دنیا کی خوبصورت چیزوں کی طرف نہ دیکھیں ایک دن مراقبے پر انکا گذر ہوا انہوں نے ایک کمربند لٹکا ہوا دیکہا اُسکی طرف دیر تک دیکھتے رہے اُس کے مالک نے التفات کیا تو اُنکو دیکہا کہ یہ اُسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر اُس نے کمربند کیطرف التفات کیا تو کچھ نہ دیکہا وہ اُنکی طرف دوڑا ان سے چمٹ گیا اور کہا یہ کام صالحین کے نہیں ہیں اُنہوں نے کہا بہائی تجھے کیا ہوا اُس نے کہا تم صوفی ہو اور چوری کرتے ہو اُنہون نے کہا میں نے تیری کیا چیز چرالی اُس نے کہا تم نے میرا کمربند چرالیا اُنہون نے کہا واللہ

میں نے تیری کوئی چیز نہیں لی پھر لوگوں نے اُنکو بہت کچھ سخت سُست کہا امیر کیطرف پکڑ لیگئے اُس سے سارا قصہ بیان کیا امیر نے ان سے کہا اے جوان یہ صالحین کے افعال نہیں ہیں اُنہوں نے رو دیا اور کہا واللہ میں نے کوئی چیز نہیں لی ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا کہ ان کے کپڑے اُتار ڈالو پھر اُنکو ننگا کیا ناگاہ وہ کمربند اُنکی کمر میں لگا ہوا تہا اُنہون نے ایک چیخ ماری قریب تہا کہ دنیا سے انتقال کریں اور بیہوش ہوگئے اسکے بعد امیر نے کہا کہ میرے پاس کوڑے لاؤ ہاتف نے امیر کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندے تو ولی اللہ کو نہ مار اُسکو تو تمہارے ساتھہ ابتلا دیا گیا ہے امیر نے ایک چیخ ماری قریب تہا کہ اُسکی روح جسم سے جدا ہو جاے اور اُس کو غش آگیا جب جوان کو افاقہ ہوا تو کہا اے میرے مالک میں تجھ سے اقالہ کا سوال کرتا ہوں بیشک میں نے اپنے ذنب و جرم کو پہچان لیا اور میں خاطی ہوں اے میرے مالک تیرے بندے گنہگار کو سہو ہو گیا سو تو مجھہ سے مواخذہ نہ کر الامان الامان الامان یا حنان اور ساری خلق اُسکے رونے سے رونے لگی جب امیر کو ہوش آیا تو جوان کے ہاتھہ پاؤں چومنے لگا اور جوان سے کہا کہ اے میرے دوست تیرا قصہ کیا ہے جوان نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تہا کہ دنیا کے مستحسنات کیطرف نہ دیکھوں مراقبے میں میرا گذر اس شخص پر ہوا میں نے کمربند کی طرف نظر غفلت سے دیکہا مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا مگر یہ آدمی مجھسے چمٹ گیا اور مجھے توبیخ کرنے لگا اور مجھہ سے کہنے لگا کہ تو نے میرا کمربند لیلیا اور مجھے اُسکے قصے کی خبر نہیں واللہ میرا قصہ یہی ہے پھر وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا ؎

یا عدتی فی شدتی ان لم تکن انت فمن ینقذنی من الردی

یا صاحب الفعل الحسن طوبی لمن بات بکم مشتردا عن الوطن

فصل اس بیان میں کہ اولیاء کو بسبب صفای قلب کے خطرات پر اطلاع ہو جاتی ہے اور اُن کی فراست راست و درست ہوتی ہے

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں گیا میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ دو کپڑے پہنے ہوئے ہے اور کچھ مانگتا ہے میں نے اپنے جی میں کہا کہ ایسا آدمی لوگوں پر بار ہوتا ہے اُس نے میری طرف دیکھا اور کہا واعلموا ان اللہ یعلم ما انفسکم فاحذروہ یعنے اور جان لو کہ بیشک اللہ جانتا ہے جو تمہارے جیون میں ہے سو تم اُس سے ڈرو میں نے اپنے دل میں استغفار کی اُس نے مجھے پکارا اور کہا وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنے اور وہ وہ ذات ہے کہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے عفو فرماتا ہے ؀

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں گیا مجھے بہت ایذا ہوئی میں نے اُسپر صبر کیا جب میں مکے میں پہنچا تو میرے جی میں کچھ عجب آیا ایک بڑھیا نے مجھے طواف میں سے پکارا کہ اے ابراہیم میں جنگل میں تیرے ہمراہ تھی میں نے تجھ سے بات نہ کی اسلئے کہ میں نے نہ چاہا کہ تیرے دل کو اُس سے مشغول کروں اس وسواس کو اپنے دل سے نکال ڈال ؀

حکایت شیخ ابو الحسن مزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بہ نیت تجرید ننگے پاؤں ننگے سر جنگل میں داخل ہوا میرے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ اس برس کوئی شخص تجرید میں مجھ سے بڑھکر جنگل میں نہ آیا ہوگا ایک آدمی نے پیچھے سے مجھے کھینچا اور کہا اے حجام تو کتنی جھوٹی باتیں اپنے جی سے کرتا ہے

حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میری خاطر نے مجھ سے کہا کہ تو بخیل ہے میں نے کہا بخیل نہیں ہوں پھر اُس نے کہا بلکہ تو بخیل ہے میں نے نیت کی کہ جو چیز پہلے مجھے ملیگی وہ جو فقیر مجھے پہلے پہل ملیگا اُسکو دیدونگا یہ خطرہ تمام نہ ہونے پایا تہا کہ فلان آدمی اور اُسکا نام تہا پچاس اشرفیاں لیکے میرے پاس آیا میں اُنکو لیکے میرے پاس آیا میں اُنکو لیکے نکلا پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک فقیر تہا وہ اُسکے بال منڈوا رہا تہا حجام کے آگے بیٹہا ہوا تہا وہ اُسکے بال مونڈ رہا تہا میں نے وہ اشرفیاں اُسکو دیں اُس نے کہا کہ تو حجام کو دیدے میں نے کہا یہ تو اشرفیاں ہیں اُس نے میری طرف سر اُٹھایا اور کہا ہم نے نہ کہا تہا کہ تو بیشک بخیل ہے پھر میں نے حجام کو دیں حجام نے کہا کہ جب سے یہ فقیر میرے آگے بیٹہا ہے میں نے اللہ تعالے سے یہ عہد کیا ہے کہ میں اسکے سر مونڈنے کی مزدوری نہ لونگا پہر میں اُنکو لیکے دریا کی طرف گیا اُسمیں اُنکو پھینک دیا اور میں نے اشرفیاں سے خطاب کرکے کہا فعل اللہ بک وفعل جسنے تجھے دوست رکہا اللہ تعالی نے اُسکو ذلیل ہی کیا رضی اللہ عنہم بعض لوگون نے اس حکایت پر اعتراض کیا ہے کہ مال کا ضائع کرنا شرعاً ممنوع ہے امام یافعی رحمہ اللہ نے تین جواب دئے ہیں ایک یہ کہ شبلی پر کوئی حال وارد ہوا ہو اُسوقت اُن سے یہ فعل صادر ہوا اور ذو الحلال غائب غیر مکلف ہے دوسرا یہ کہ اُنہوں نے اُن اشرفیوں میں کوئی زہر مشاہدہ کیا کہ جسکے پاس وہ جاوینگی وہ اُس کو ہلاک کرونگی اسلئے اُنکو تلف کر دیا جیسے سانپ کو مار ڈالتے ہیں تیسرے یہ کہ اُنکو کوئی اشارہ کیا گیا ہو کہ اُس میں اذن ہو اُس نے اُنکو ایسا مضطر کیا ہو کہ بغیر اُنکے تلف کرنے کے کوئی چارہ نہ ہو واللہ اعلم ؀

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابلیس کو

خواب میں ننگا دیکھا نعوذ باللہ منہ میں نے کہا کیا تو لوگوں سے شرمانا نہیں
اُس نے کہا کیا یہ لوگ تیرے نزدیک آدمیوں سے ہیں میں نے کہا ہاں
اُس نے کہا اگر یہ آدمیوں سے ہوتے تو میں اُنکے ساتھ اسطرح نہ کھیلتا
جس طرح لڑکے گیند سے کھیلتے ہیں لیکن آدمی تو اُنکے سوا اور ہیں میں
نے کہا وہ کون ہیں کہا وہ شونیزیہ کی مسجد میں ہیں انہوں نے میرے
جسم کو دبلا کر دیا میرے کلیجے کو جلا دیا جب میں اُنکا ارادہ کرتا ہوں
وہ اللہ تعالےٰ کا اشارہ کرتے ہیں میں قریب جلنے کے ہو جاتا ہوں
جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو اُس مسجد میں گیا
ناگاہ تین آدمی اپنے سرونکو مرقعوں میں ڈالے ہوئے بیٹھے تھے جب
میری آہٹ معلوم ہوئی تو ایک نے اُنمیں سے سر نکالا اور کہا اے
ابو القاسم ابلیس خبیث کی حدیث تجھے دھوکا نہ دے پھر اُس نے اپنا
سر مرقعے میں ڈال لیا رضی اللہ عنہم اجمعین ✤

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد شونیزیہ میں بیٹھا ہوا
کسی جنازے کی نماز پڑھنے کا انتظار کر رہا تھا اور اہل بغداد بھی اپنے طبقوں
پر جنازے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ
اُسپر اثر عبادت کا ظاہر تھا لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا میں نے اپنے
جی میں کہا کہ اگر یہ کوئی ایسا کام کرتا جس سے اپنی جان کو لوگوں
کے سوال سے بچاتا تو بہت اچھا ہوتا پھر جب میں ہو کے اپنے گھر آیا تو
جو میرا وِرد رات میں بکا و صلوۃ کا تھا وہ سب مجھ پر ثقیل ہوا میں
بیٹھا ہوا جاگتا تھا اتنے میں نیند نے غلبہ کیا میں سو رہا خواب میں دیکھا
کہ اُس فقیر کو ایک چوڑے چکلے خوان میں لائے اور مجھ سے کہا کہ تو اُس
کا گوشت کھا تو نے اُسکی غیبت کی ہے اور میرے لئے کشف حال کیا گیا میں
نے کہا کہ میں نے اسکی غیبت نہیں کی میں نے تو اپنے جی میں کچھ کہا تھا

مجھے کہا گیا کہ تو اُن لوگوں میں سے نہیں ہے کہ ہم تجھ سے ایسی بات
کے ساتھ راضی ہوں تو جا اُس سے معاف کرا میں صبح اُسے ڈھونڈتا
رہا یہاں تک کہ میں نے اُسکو ایک جگہ دیکھا کہ پانی میں سے پتے چُن رہا تھا
جو ترکاری دھونے سے گر جاتے ہیں میں نے اُسکو سلام کیا اُس نے کہا
اے ابو القاسم کیا تو پھر کریگا میں نے کہا نہیں کہا تو پھر اللہ تعالےٰ ہمارے
اور تیرے لئے بخشدے رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جبل لکام میں تھا
میں نے ایک انار دیکھا میرا جی اُسکے کھانے کو چاہا میں اُسکے قریب
گیا اُس میں سے ایک انار لیا اُسکو توڑا وہ ترش تھا میں اُسکو چھوڑ کے چلدیا
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پڑا ہوا تھا شہد کی مکھیاں اُسپر چمٹ
گئے ہوئے تھیں میں نے کہا السلام علیکم اُس نے کہا وعلیک السلام
یا ابراہیم میں نے کہا تو نے مجھے کیونکر پہچانا اُس نے کہا جو شخص اللہ تعالےٰ
کو پہچانتا ہے اُس پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی میں نے اُس سے کہا کہ میں دیکھتا
ہوں کہ تیرے لئے اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک حال ہے اگر تو اُس سے
سوال کرتا کہ وہ تجھے ان مکھیوں سے محفوظ رکھتا تو اچھا ہوتا اُس نے
کہا میں دیکھتا ہوں کہ تیرے لئے اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک حال ہے
اگر تو اُس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے انار کی خواہش سے بچاتا تو خوب
ہوتا اسلئے کہ انار کی خواہش کے ڈنک کی ایذا آدمی کو آخرت میں معلوم
ہوگی اور مکھیوں کے ڈنک کی تکلیف دنیا ہی میں محسوس ہوتی ہے ابراہیم
کہتے ہیں کہ میں اُسکو چھوڑ کے چلا آیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص
اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے اُسپر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی اس قول کے یہ
معنی ہیں کہ جس چیز کیطرف عارف توجہ کرے یا اُسکا قصد کرے یا اُسے
اُسکے ساتھ تعلق ہو یا اللہ تعالےٰ اُسپر مطلع کر دے یا مثل اسکے اسلئے

کہ کلام فصیح میں جو لفظ عام واقع ہوا اور اُسکا حمل عموم پر ممکن نہ ہو تو
اُسکی تخصیص کیجاتی ہے شیوخ عارفین محققین فرماتے ہیں کہ یہ ہو سکتا
ہے کہ عارف باللہ اشیا کو من حیث الاجمال پہچان سکتا ہے نہ من حیث التفصیل
حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد میں تھا اور
وہاں ایک جماعت فقرا کی تھی ایک جوان ظریف خوش رو نیک خلیق خوب
آیا میں نے اپنے اصحاب سے کہا کہ میرے دل میں واقع ہوا کہ یہ شخص
یہودی ہے انکو میری بات بری لگی پھر میں نکلا اور وہ جوان بھی نکلا
پھر وہ لوٹ کے فقرا کے پاس آیا اور کہا کہ شیخ نے کیا فرمایا لوگوں نے
لحاظ کیا اُس نے اصرار کیا تو انہوں نے کہدیا کہ شیخ نے کہا کہ تو یہودی
ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ پھر وہ میرے پاس آیا میرے ہاتھوں پر گرا اور اسلام
لایا کسی نے اُس سے اس باب میں پوچھا اُس نے کہا کہ ہم اپنی کتابوں
میں یہ پاتے ہیں کہ صدیق کی فراست خطا نہیں کرتی تو میں نے اپنے
جی میں کہا کہ میں مسلمانوں کا امتحان کروں پھر میں نے اُن میں تامل
کیا تو میں نے کہا کہ اگر ان میں صدیق ہے تو وہ اسی گروہ میں ہوگا
اسلئے کہ یہ لوگ ترک ماسوی اللہ کے قائل ہیں جب یہ شیخ مجھ پر مطلع
ہوئے تو انہوں نے مجھ میں تفرس کیا میں نے جان لیا کہ یہ صدیق ہیں
آخر کو یہ جوان کبار صوفیہ سے ہوا رضی اللہ عنہ ✣

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ
آیا اس علم میں نہایت عمدہ شیریں باتیں کرتا تھا ہم سے کہا کرتا کہ جو
تمہارے دل میں واقع ہو تم مجھ سے کہدینا میرے دل میں آیا کہ وہ
یہودی ہے خطرہ اسی بات پر قوی ہوتا جاتا تھا دور نہیں ہوتا تھا
میں نے اُسکا ذکر جریری سے کیا اُن پر یہ بات گراں گذری میں نے کہا
کہ میں ضرور اس بات کو اُس شخص سے کہونگا پھر میں نے اُس سے

کہا کہ تو نے ہم سے یہ کہا ہے کہ جو تمہارے دل میں آوے مجھ سے کہدینا
سو میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ تو یہودی ہے اُس نے گھڑی بھر سر نیچے کیا
پھر اُٹھایا اور کہا کہ تو نے سچ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمد رسول اللہ اُس نے کہا کہ میں نے سارے مذہبوں میں مہارت
حاصل کی میں کہا کرتا تھا کہ اگر کسی قوم میں کچھ صدق ہے تو وہ انہیں
لوگوں میں ہوگا اسلئے میں تم میں آکے داخل ہوا تاکہ تمہیں آزماؤں
سو میں نے تم کو حق پر پایا پھر اُس کا اسلام اچھا ہوا رحمۃ اللہ ✣

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سری رضی اللہ عنہ
مجھ سے فرماتے کہ تو لوگوں کو وعظ نصیحت کر اور میرے دل میں وعظ کہنے
سے لحاظ تھا میں اپنے نفس کو شرم کے مارے متہم کرتا تھا کہ تجھے اسکی لیاقت
نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا جمعے کی رات
میں کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو لوگوں کو وعظ کر پھر میں بیدار ہوا قبل از صبح
سری کے دروازے پر آیا دروازہ ٹھونکا انہوں نے کہا تو نے ہم کو سچا نہ
جانا یہانتک کہ تجھ سے کہا گیا پھر وہ صبح کو جامع مسجد میں لوگوں کے
لئے بیٹھے لوگوں میں مشہور ہوا کہ جنید وعظ کیلئے بیٹھے ہیں ایک غلام
نصرانی صورت بدل کے آکھڑا ہوا اور کہا اے شیخ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قول کے کیا معنی ہیں اتقوا من فراسۃ المؤمن
فانہ ینظر بنور اللہ تبارک وتعالے حضرت جنید نے سر نیچا کیا پھر
اُٹھایا اور کہا تو مسلمان ہو جا اب تیرے اسلام کا وقت آپہنچا پھر وہ
مسلمان ہو گیا زنار توڑ ڈالا اللہ تعالے نے اُسکی توبہ قبول فرمائی۔

اللہم تب علینا یا کریم ✣

حکایت ابو عبد اللہ بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک
مدت دراز ابدال کی ملاقات کیلئے سیاحت کرتا رہا پھر میں سیاحت

سفر سے ملول ہو گیا لوٹ کے اصطخر فارس میں پہنچا خانقاہ صوفیہ میں
داخل ہوا وہاں میں نے ایک جماعت مشائخ کو دیکھا کہ اُن کے آگے کھانے کی
چیز کہانیکی رکھی ہے وہ نو آدمی تھے اُن میں سے حسن بن ابی سعد ابو
الانہر بن حیان ہیں اور ایک گروہ اور تہا میں گھڑی بہر ٹھہرا پھر میں
نے وضو کیا جب میں فارغ ہوا تو اُن لوگوں نے میرے لئے کھانے کی جگہ
کی میں اُنکے ساتھ بیٹھ گیا جو وہ کہاتے تھے میں نے بھی اُس میں سے
کہایا پھر ہم متفرق ہو گئے میں تھوڑی دیر سو رہا نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے ارشاد فرماتے ہیں
کہ اے ابن خفیف تو اُنکو تلاش کرتا اور اُنکی مجالست کی آرزو رکھتا تہا
وہ اس شہر میں یہی لوگ ہیں اور تو بھی اُن میں سے ہے میرے جی نے
چاہا کہ جو میں نے دیکھا وہ اُنسے بیان کر دوں مگر اُنکا وقار اُن کی
ہیبت مجھ پر چھا گئی پھر میں گھڑی بہر دن تک ٹھہرا ہونگا کہ شیخ ابو الحسن
بن ابی سعد میرے سامنے آئے مجھ سے کہا اے ابو عبد اللہ جو تو نے
خواب میں دیکھا ہے وہ اُن سے کہدے میں نے اُنسے کہہ دیا جب خبر
منتشر ہوئی تو وہ شہروں میں متفرق ہو گئے رضی اللہ عنہم وعن سائر
الصالحین آمین ❖

حکایت طاہر مقدسی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ میں عسقلان سے
نکلا غزہ ابدال کی تلاش میں جاتا تہا ناگاہ دریا کے کنارے پر ایک جوان
کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکہا میں نے اُسکی کچھ پرواہ نہ کی اُس نے
میری طرف التفات کیا اور کہا ؎

لا تنبعنی بأن ترى خلقی — فانما الدر داخل الصدف
عملی جدید و ملبسی خلق — ومنتهى اللبس منتهى الصلف

حکایت شیخ ابو عبد اللہ دینوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن

ایک فقیر میرے پاس آیا اُسپر آثار احتیاج ظاہر تھے میرے نفس نے چاہا
کہ میں اُسکے لئے کچھ لاؤں میں نے ارادہ کیا کہ جوتیاں گرو رکھدوں
نفس نے مجھے منع کیا کہا کہ ننگے پاؤں طہارت کیونکر پوری ہوگی پھر
میں نے کہا کہ چھاگل رہن رکھدوں اس سے بھی منع کیا کہا وضو کس چیز
سے کریگا میں نے قصد کیا کہ رومال گرو رکھدوں اس سے بھی روکا کہا کہ
تو برہنہ سر رہجاویگا میں نے کہا اسمیں کیا نقصان ہے پھر میں اس باب
میں نفس سے تکرار کرنے لگا اتنے میں فقیر کھڑا ہوا کمر باندھی ہاتھ میں عصا
لیا پھر میری طرف التفات کیا اور کہا اے خسیس الہمت تو اپنے رومال
کو حفاظت سے رکھ میں جاتا ہوں میں اللہ تعالے سے عہد کیا کہ جب تک
مجھ سے نہ ملوں روٹی نہ کہاؤں کہتے ہیں کہ اُنہوں نے اسکے بعد بیس برس
روٹی نہ کہائی رضی اللہ عنہ ❖

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں ایام ہدایت میں خلوت میں
داخل ہوا میں نے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کوئی چیز نہ کہاونگا مگر بعد
چالیس دن کے کچھ زیادہ بیس دن تک ٹھیرا رہا ضرورت و فاقہ مجھ پر سخت
ہوا پھر میں خلوت سے نکلا مجھے اپنے نفس کا شعور نہ رہا مگر اتنا معلوم
ہے کہ میں بازار میں پہنچا وہاں دیکھا کہ ایک فقیر تمنا کر رہا ہے کہتا ہے
کہ میں اللہ کریم پر ان چیزوں کی تمنا کرتا ہوں ایک رطل میدی کی روٹی
رطل بھر بھنا ہوا گوشت رطل بھر حلوے میں اُسکو ثقیل سمجھا وہ بازار
میں پھرتا تہا مجھ پر سے بھی گذرتا مجھ سے بات نہیں کرتا تہا میں اپنے
جی میں کہتا تہا کہ واللہ بیشک یہ ثقیل ہے ایسی نادر خواہشوں کی تمنا
کرتا ہے میں تو ایک سوکھا ٹکڑا طلب کرتا ہوں سو وہ بھی مجھے حاصل
نہ ہوا گھڑی بھر کے بعد جو وہ تمنا کرتا تہا اُسکو حاصل ہو گیا پھر وہ میرے
پاس آیا اور وہ سب مجھے دیدیا میرا کان ملا اور کہا کون ثقیل ہے جسنے عہد

توڑ ڈالا خواہش کے لئے خلوت سے نکل آیا وہ ہے جو اُسکے لئے پاک
نفیس چیزیں طلب کرتا ہے جس سے قوت آوے حواس درست ہوں
پھر کہا جو شخص چالیس دن بھوکے رہنے کا ارادہ کرے اُسے چاہئے کہ
بتدریج بھوکا رہے یکبارگی چالیس دن تک بھوکا نہ رہے کہ بھوک کا
کُتا ہیجان میں آکے اُسپر حملہ کرے پھر کہا کہ تو آئندہ اِس مذہب کو
اختیار نہ کرنا پھر وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب شیخ عبد العزیز
دریتی نے مجھے خبر دی کہ میں بعض سیاحات میں ہمراہ شیخ عبد العزیز کے
تھا کسی جنگل میں ہم ایک قبر پر پہونچے شیخ عبد العزیز قبر کے پاس بیٹھ
کے رونے لگے میں نے اُن سے پوچھا انہوں نے کہا کہ اس قبر والا
اولیاء اللہ میں سے ہے مجھے اسکے ساتھ ایک عجیب قصہ گذرا میں نے پوچھا
وہ کیا ہے کہا مجھے بعض بلاد میں کسی شخص سے ایک حاجت پیش آئی
میں نے اُس حاجت کیلئے سفر کیا راہ میں مغرب کی نماز کا وقت آگیا
میں ایک مسجد کی طرف گیا وہاں ایک فقیر جماعت کی نماز پڑھا رہا تھا
میں نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی ناگاہ وہ قرات میں غلطی کرتا تھا مجھے اس
سے تشویش ہوئی بحالت نماز میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں یہاں ٹھہر
جاؤں اس فقیر کو قرات کی کیفیت سکھادوں اور اپنے کام کو
چھوڑوں یہ اولے ہے یا کہا کہ یہ مجھہ پر متعین ہے جب ہم نماز پڑھ چکے
تو اُس نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے شیخ عبد العزیز تو جس
کام کیلئے آیا ہے اُسکے لئے جا اسواسطے کہ جس شخص سے تجھے حاجت
ہے وہ سفر کو جایا چاہتا ہے سو تو اپنے کام کو جا اور جو غلطی کہ تو نے
سُنی تجھہ پر اُسکا کچھہ مواخذہ نہیں ہے اور جس تعلیم کی تو نے نیت کی
ہے اُسکی کچھہ ضرورت نہیں ہے مجھے اُسکے مکاشفے سے تعجب ہوا میں

فی الحال اُسکے اشارے سے اپنے کام کے لئے نکلا چلنے میں جلدی کی
جب میں اُس شہر میں پہنچا تو جس شخص سے میری حاجت تھی وہ سفر
کے ارادے سے سوار ہو گیا تھا جب اُس نے مجھے دیکھا تو اُس نے
توقف کیا یہانتک کہ میری کاروائی کر دی اگر میں ذراسی تاخیر کرتا۔ تو
میرا مطلوب فوت ہو جاتا اب مجھے اور زیادہ تعجب ہوا فقیر کی محبت اور بڑھی
میں نے اُسکی ملازمت کی نیت کر لی تاکہ اُس سے برکت حاصل کروں پھر میں
تھوڑی مدت اُسکے پاس رہا ہونگا کہ اُسکا انتقال ہو گیا یہ اُس کی قبر ہے
رضی اللہ عنہ ❊

حکایت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ ذوالنون
رضی اللہ عنہ نے اسم اعظم سیکھا ہے میں مکے سے بقصد اُنکی ملاقات کے
نکلا یہانتک کہ جزیرہ مصر میں پہنچا اُنکو وہاں پایا پہلے پہل جو اُنہوں نے مجھے
دیکھا تو میری یہ حالت تھی لمبی داڑھی ہاتھہ میں بڑی ڈولچی ایک چادر کا
تہمد باندھے ہوئے ایک کاندھے پر پالوں میں تاسومہ۔ اُنکو میری شکل
مکروہ معلوم ہوئی جب میں نے اُنکو سلام کیا تو گویا اُنہوں نے مجھے حقیر
جانا اور میں نے اُن سے وہ بشاشت نہیں دیکھی میں نے اپنے جی میں
کہا کہ تو دیکھتا ہے تیرا کس شخص کے ساتھہ معاملہ پڑا پھر میں اُن کے نزدیک
رہا دو یا تین دن گذرے ہونگے کہ ایک آدمی متکلمین میں سے اُنکے پاس آیا
اُن سے کسی مسئلہ کلامیہ میں مناظرہ کیا وہ ذوالنون پر غالب ہوا مجھے اسکا
غم ہوا میں آگے بڑھا اُن دونوں کے سامنے بیٹھہ گیا متکلم کو اپنی طرف
متوجہ کیا اُس سے مناظرہ کیا یہانتک کہ میں نے اُسکو ساکت کر دیا۔
پھر میں نے تقریر میں اتنی دقت کی کہ وہ میری بات کو نہ سمجھا ذوالنون
متعجب ہوئے وہ شیخ تھے اور میں اُن سے چھوٹا تھا وہ اپنی جگہ سے
اُٹھ کے میرے سامنے بیٹھے اور کہا تو میرا عذر قبول کر میں نے تیرا مرتبہ

علمی نہیں پہچانا اب تو میرے نزدیک سب سے زیادہ پسند ہے اسکے بعد وہ
میری تعظیم کیا کرتے مجھے اپنے سارے اصحاب پر فوقیت دیتے پورا ایک
برس میں اُنکے پاس رہا اسکے بعد میں نے اُن سے عرض کیا یا استاد میں
ایک مسافر آدمی ہوں اپنے اہل و عیال کا مشتاق ہوں مجھے ایک سال
آپکی خدمت میں گزرا آپ پر میرا حق واجب ہو گیا مجھ سے کسی نے کہا تھا
کہ آپ اسم اعظم جانتے ہیں اب آپ نے مجھے آزمایا مجھے پہچان لیا اگر آپ
اُسکو جانتے ہوں تو مجھے سکھا دیجئے انہوں نے سکوت کیا کچھ جواب
نہ دیا مجھے وہم میں ڈالا کہ وہ مجھے کئی بار سکھا چکے پھر وہ چھ مہینے تک
اور ساکت رہے اسکے بعد مجھ سے کہا اے ابو یعقوب تو ہمارے فلاں
دوست کو جو فسطاط میں رہتا ہے ہمارے پاس آتا ہے پہچانتا ہے اور
اُسکا نام لیا میں نے کہا ہاں پھر ایک طباق سرپوش سے ڈھکا رومال
سے بندھا ہوا نکال لائے اور مجھ سے کہا کہ یہ اُسکو پہنچا دے میں نے طباق
کو لے لیا وہ ہلکا تھا گویا اُسمیں کچھ نہ تھا جب میں اُس پل پر پہنچا جو کہ
فسطاط و جزیرہ کے درمیان میں ہے تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ ذوالنون
طباق میں کسی شخص کو ہدیہ بھیجیں اور اُسمیں کچھ نہ ہو میں ضرور دیکھوں
کہ اُس میں کیا ہے میں نے رومال کھولا سرپوش اُٹھایا ناگاہ ایک چوہا
طباق سے نکل کے چلا گیا مجھے غصہ آیا میں نے کہا کہ اُنہوں نے میرے
ساتھ ٹھٹھا کیا اُسوقت میرا وہم اُنکے مطلب کیطرف نہیں گیا میں خفا
ہوتا ہوا لوٹ کے اُنکے پاس آیا اُنہوں نے جب مجھے دیکھا تبسم کیا اور
قصہ معلوم کر لیا اور کہا اے مجنون میں نے تجھے ایک چوہے پر امین کیا
سو تو نے خیانت کی پھر تجھے اسم اعظم پر کیونکر امین کروں تو میرے پاس
سے جا کوچ کر اسکے بعد پھر میں تجھے نہ دیکھوں میں چلا آیا۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن یحییٰ سے

پوچھا کہ توکل کیا ہے کہا اگر تو اپنا ہاتھ اژدہے کے منہ میں گھسا دے
یہانتک کہ پہنچا اُسمیں داخل کر دے اور تو غیر اللہ سے نہ ڈرے پھر
میں توکل کے معنی پوچھنے کیلئے ابو یزید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اُن کا
دروازہ ٹھونکا اُنہوں نے کہا کیا تجھے عبدالرحمن کے قول میں کفایت
نہیں ہے میں نے کہا میرے لئے دروازہ تو کھولو اُنہوں نے کہا کہ تو
کچھ میری ملاقات کے لئے تو آیا نہیں ہے رہا سوال کا جواب سو وہ
دروازے کے ورے سے ہی تجھے ملگیا دروازہ نہ کھولا پھر میں چلا آیا سال
بھر کے بعد پھر میں اُنکے پاس گیا اُنہوں نے کہا مرحبا اب تو میری زیارت
کے لئے آیا ہے مہینہ بھر تک میں اُنکے پاس رہا جس بات کا میرے
دل میں خطرہ گزرتا تھا وہ مجھے اُسکی خبر دے دیتے تھے رضی اللہ عنہ۔

حکایت زیتونہ ابوالحسین نوری ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہما کی خادمہ
کہتی ہیں کہ ایک دن سردی تھی میں نے نوری سے عرض کیا کہ آپ کے
لئے کوئی چیز لاؤں اُنہوں نے کہا ہاں میں نے کہا آپ کیا چیز چاہتے ہو
فرمایا روٹی اور دودھ میں اُنکے پاس لیگئی اُنکے آگے کوئلے رکھے تھے
وہ اُنکو اپنے ہاتھ سے لوٹ پوٹ رہے تھے آگ جل رہی تھی اُنہوں نے
دودھ روٹی کھانا شروع کیا اور دودھ اُنکے ہاتھ پر بہتا جاتا تھا اور
اُس پر کوئلے کی کالک تھی میں نے اپنے جی میں کہا الٰہی تو پاک ہے
تیرے اولیاء کیا گندے ہیں یارب ان میں کوئی بھی پاک صاف نہیں
وہ کہتی ہیں کہ پھر میں اُنکے پاس سے نکلی مجھ سے ایک عورت چمٹ گئی
اور کہا تو نے میرے کپڑوں کی جامدانی چرا لی لوگ مجھے کھینچ کے کوتوال
کے پاس لے گئے نوری کو اس قصے کی خبر ہوئی وہ نکلے اور کوتوال
سے کہا کہ تو اس سے تعرض نہ کر یہ تو ایک ولی ہے اولیاء اللہ سے کوتوال
نے کہا میں کیا کروں عورت تو دعوے کرتی ہے اتنے میں ایک لونڈی

جا مدانی لئے ہوئے آئی نوری اپنی خادمہ کو چھوڑ کے لے آئے اور اُس
سے کہا تو پہر اسکے بعد کہیگی کہ یا رب تیرے اولیا رکیا گندے ہیں میں نے
عرض کیا کہ میں نے توبہ کی ✤

حکایت [19] امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ بعض سادات نے مجھے خبر دی
کہ وہ بعض سواحل میں ایک مدت دراز گوشہ نشین رہے اللہ عزوجل
کی عبادت کیا کرتے تھے جب عید الفطر کا دن آیا تو کسی گاؤں کی طرف
نکلے تاکہ مسلمانوں کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوں وہ کہتے ہیں جب
میں نماز عید پڑھ چکا تو اپنی جگہ لوٹ کے آیا وہاں دیکھا کہ ایک آدمی
نماز پڑھ رہا ہے اور خلوہ کے دروازے پر ریت میں اُسکے پاؤں کا
اثر کچھہ نہ معلوم ہوا مجھے تعجب ہوا کہ وہ کہان سے آیا پہر وہ دیر تک
رویا کیا میں فکر کرتا رہا کہ کیا چیز اسکے روبرو پیش کروں اسلئے کہ وہ دن
عید کا تہا اور وہ میرے یہاں مہمان آیا مجھے کوئی چیز نہیں ملی اُس نے
میری طرف التفات کیا اور کہا تو اسکی کچھہ فکر نہ کر غیب میں وہ چیزیں
ہیں جو معلوم نہیں ہیں لیکن تیرے پاس پانی ہو تو لا میں لوٹا لینے کے
لئے کھڑا ہوا اُسکے پاس بڑی دو روٹیاں گرم مجھے ملگئیں گویا ابھی
قرن سے نکلی ہیں اور بہت سے بادام میں سیب اٹھا کے اُسکے پاس لایا (تنور)
اُس نے روٹی توڑی اور بادام میرے سامنے ڈالدیے کہا کھا اور وہ بادام
مجھے دیتا تہا میں کہاتا جاتا تھا اُس نے سوا ایک دو بادام کے اور کچھہ
میرے ساتھہ نہ کہایا مجھے اپنے جی میں تعجب ہوا اور اُس کہانے کے مل
جانے سے استغراب ہوا اُس نے کہا تو اسکو نادر نہ سمجھہ اسلئے کہ اللہ
تعالے کے ایسے بندے ہیں کہ وہ جہاں کہیں ہوں جو چاہیں اُنکو
ملجاتا ہے مجھے اور زیادہ تعجب ہوا میں نے اپنے جی میں نیت کی کہ مین
اس سے دوستی کروں اُس نے مجھہ سے کہا کہ تو اسکی جلدی نہ کر میں تو

ضرور تیرے پاس پہر آونگا انشاء اللہ تعالے پہر وہ اُسی وقت غائب ہو
گیا نہیں معلوم کدہر گیا مجھے اور تعجب پر تعجب ہوا جب شوال کی ساتوین
رات آئی تو وہ میرے پاس آیا مجھہ سے مواخاۃ کی رضی اللہ عنہما ✤

حکایت [20] ابو العباس حرار کہتے ہیں کہ شیخ ابو یوسف وہمانی شیخ ابو عبد اللہ
قرشی رضی اللہ عنہ کی میعاد میں حاضر ہوتے تہے ایک دن شیخ ابو یوسف
نے شیخ قرشی کے پاس مجھے بہیجا تاکہ اُن سے پوچھوں کہ اُسدن میعاد
ہوگی یا نہیں پھر مین اُنکی طرف گیا جب میں اُس صحن میں پہنچا جسمیں اُنکے
گھر کا دروازہ تہا تو مین ٹھیر گیا اور میں متردد و خائف تہا ناگاہ ایک
لونڈی نے کھڑکی کھول کے اپنا سر نکالا اور کہا اے احمد شیخ تجھہ سے کہتے
ہیں کہ تو ابو یوسف سے کہدے کہ ہم آج میعاد نہ کرینگے مین نے اللہ
تعالے کا شکر کیا جیسا کہ شیخ نے اس حالت کے ساتھہ بغیر اقدام سوال
کے میرے ساتھہ معاملہ کیا جب میں ابو یوسف کے پاس پہنچا تو وہ بیٹھے
لیٹے تھے اور کہا تو کیوں دروازے کے صحن میں ٹھیرا رہا یہانتک کہ لونڈی
نے تجھہ سے کہا جو کچھہ کہا میں نے کہا یا سیدی میں اُن سے ڈرتا تہا۔
اُنہوں نے کہا جبکہ تو تنہا ہو تو اُنسے ڈر اور جب تو میرے ساتھہ ہو تو
اقدام کر شیخ ابو العباس سے کسی نے پوچھا کہ اس قضیہ میں کس کا کشف
اعلے تہا اُنہوں نے کہا کہ قرشی کا اسلئے کہ ابو یوسف نے تو مجھے اُنکے
پاس بہیجا تہا اور اُنکی خاطر میرے ساتھہ تہی میرے ماجرا کو وہ دریافت
کرتے تہے اور قرشی مثل آئینے کے تہے کہ جو کچھہ اُنکی طرف متوجہ ہو وہ
اُسکا ادراک کرتے تھے رضی اللہ عنہم ✤

حکایت [21] شیخ صفی الدین بن ابو المنصور شیخ ابو العباس کے شاگرد کہتے
ہیں کہ میرے اُستاد کی ایک بیٹی تھی اُنکے اصحاب و احباب کے جی میں
اُسکے ساتھہ نکاح کرنیکا آیا شیخ کو اُنکے ما فی الضمیر پہ اطلاع ہوئی اُنہوں نے

اپنے اصحاب سے کہا کہ یہ میری بیٹی جسکے نکاح کا خطرہ کسی کے دل میں نہیں
گذرا جس گھڑی کہ یہ پیدا ہوئی اُسیوقت سے اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے
اُسکے خاوند پر مجھے مطلع فرمادیا میں اُسکا انتظار کرتا ہوں شیخ صفی الدین
فرماتے ہیں کہ میں اُسوقت فرات کے ورے اپنے والد کے ہمراہ وزارت ملک
اشرف میں تھا جب ہم مصر میں آئے تو ملک عادل نے میرے والد کو قاصد
بنا کے ملک کیطرف ابو عزیز کے پاس بھیجا تاکہ وہ ملک مسعود بن ملک کامل
کو یمن پر متعین کریں میں اس زمانے میں شیخ ابو العباس حرار کے پاس
آیا اُنکی صحبت میں رہا اور میں کم سن تھا جب میرے سامنے شیخ و اولیا
کا ذکر ہوتا تو اُنکی صورت میرے لئے ظاہر ہو جاتی تھی جب میں نے اُن
کی صحبت اختیار کی تو اپنی ہیئت تبدل ڈالی اس سے پہلے اچھی ہیئت
رکھتا تھا مُذہّب کپڑے پہنتا عمدہ خچر پر سوار ہوتا اسکے سوا اور اسباب
تجمل و زینت رکھتا تھا میں نے اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا شیخ کے پاس ہی رہنے
لگا یہانتک کہ میرے والد ملک سے ایک لشکر عظیم کے ساتھ آئے اُنکی ملاقات
کیلئے ایک خلق کثیر باہتمام تمام اور خیموں کے ساتھ مصر سے نکلے شیخ نے
مجھ سے فرمایا کہ تو بھی اپنے والد کی ملاقات کیلئے جا میں نے کہا یا سیدی میرے
لئے آپ کے سوا اور کوئی والد نہیں ہے نہ میں اُنکی سواری پر سوار ہونگا اور
نہ اُنکے ساتھ کھانا کھاؤنگا شیخ نے فرمایا تو بہر حال جا پھر میں ایک چھوٹے
جانور پر سوار ہو کے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے نکلا میرے گھر والے
میرے حال پر روتے تھے جب میں تنہا برکۃ الحاج پر والد سے ملا تو اُنہوں نے
اور جو لوگ اُنکے ارد گرد تھے مجھے نہ پہچانا اُنکے ساتھ بہت سے لشکر اور
غلام اور خدم وحشم تھے اسکے بعد جب اُنہوں نے مجھے پہچانا تو وہ ٹھیر گئے
اُنکے چہرے زرد ہو گئے مبہوت ہو گئے میں اللہ تعالےٰ سے سوال کرتا ہوں
کہ اس بات پر اُنکو ثواب دے پھر وہ چلے اور تعجب کرنے لگے اتنے میں میرے

گھر والے میرے بھائی انکے سوا اور لوگ بھی آپہنچے جمع ہوئے ملاقات
ہوئی اور میں تنہا ایک طرف تھا جب وہ برکہ پر اُترے تو تحفے ہدیے اُن
کے روبرو پیش کئے گئے اُنکے دسترخوان پر جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ اور
جو اُنکی ملاقات کو گئے تھے یہ سب جمع ہوئے مگر میں اُنکے ساتھ حاضر نہ
ہوا میں تنہا ایک طرف بیٹھا ہوا زار زار رو رہا تھا میری یہ حالت تھی جیسے
کوئی قیدی ہو کہ اُسکو گھر والوں سے جدا کیا ہو اور اُسکے اور اُسکے احباب
کے درمیان میں حیلولت ہوگئی ہو آخر کو والد نے مجھے بیڑی کے ساتھ
دھمکایا قید سے ڈرایا اگر میں اپنی پہلی حالت پر عود نہ کروں میں نے شیخ
کو اطلاع کی اُنہوں نے مجھے ٹھیرنے نہ دیا کہا تو اپنے باپ کے پاس جا۔
میرے پاس پھر آنا پھر میں ایک زمانے تک رویا کیا مجنوں کا شعر پڑھا کرتا تھا

جُنِنّا بلیلیٰ ثم جُنّت بغیرنا ۔۔۔ واخری بنا مجنونۃ لانریدھا

اللہ تعالےٰ نے شیخ کے سِرّ مقصود پر مجھے آگاہ کردیا وہ یہ تھا کہ اُنہوں
نے مجھے میرے صدق پر حوالہ کردیا تاکہ میرے امر میں حظ و قصد سے
بری ہوں اسلئے مجھے شیخ کیجانب سے انشراح حاصل ہو گیا میں اپنے
والد کے گھر گیا اپنے نفس کو ایک کوٹھڑی میں روکا یہ قسم کھائی کہ نہ کھاؤنگا
نہ پیونگا نہ سوؤنگا نہ نکلونگا مگر جبکہ شیخ چاہیں والد نے میرا حال پوچھا
لوگوں نے اُنسے کہدیا کہ شیخ نے اُسکو نکال دیا اور اُس نے ایسا ایسا
قصد کیا ہے والد نے کہا کہ جب اُسکو بہت بھوک پیاس لگیگی تو خود ہی
کھا پی لیگا پھر تیسرے دن تک میں اسیحالت پر رہا والد نہایت بیدل
ہوئے کہا اُس سے کہدو کہ شیخ کے پاس جاوے اُسے اپنی جان کا اختیار
ہے جو چاہے کرے میں نے کہا میں نہ جاؤنگا یہانتک کہ والد شیخ کے
پاس جاویں اُن سے سوال کریں کہ وہ مجھے قبول کریں میرا مقصود اُس
سے شیخ کا اعزاز تھا اُنہوں نے کہا بہتر ہے پھر مجھے بلایا پیدل اپنے گھر سے

شیخ کی مسجد تک گئے اور میں انکے ہمراہ تہا والد نے شیخ کا ہاتہہ چوما اور
کہا یا سیدی یہ آپکا بیٹا ہے آپ جس طرح چاہو اس میں تصرف کرو اور
میں چاہتا ہوں کہ کاش میں اسکی جگہ ہو جاؤں شیخ نے انسے کہا کہ میں
امید رکہتا ہوں کہ اسکے ساتہہ اللہ تعالے تجہے نفع دیگا پہر والد مجہے شیخ
کو سونپ کے چلے گئے اللہ تعالے انکو اجر عظیم دے اور میری طرف
سے انکو جزاے خیر عطا فرماوے پہر میں اسکے بعد مہینہ بہر ٹہیرا ہا ان
سے ملاقات نہیں کی ہر روز دو ٹہلیاں پانی کی اپنے کاندہے پر اٹہاکے
پیادہ ننگے پاؤں شیخ کے زاویے میں لاتا تہا لوگ والد کو انکی خبر دیتے
تہے وہ کہتے کہ میں نے تو اسکو اللہ تعالے کے لئے چہوڑ دیا میں اللہ
سے چاہتا ہوں کہ اسکا اجر اسکے واسطے ضائع نہ کرے اور جس کے
وہ لائق ہے اسکی جزا دے پہر والد کے انتقال کے بعد میں نے خواب میں
دیکہا کہ گویا شیخ مجہہ سے فرماتے ہیں اے صفی الدین میں نے اپنی بیٹی
کا نکاح تجہہ سے کر دیا ہے جب میں بیدار ہوا تو متحیر رہا مجہہ سے یہ ممکن نہ تہا
کہ میں اسکی اطلاع ان سے کروں مجہے شرم آئی اور جو ان سے نہیں
کہتا ہوں تو خیانت ہوتی ہے کہ جو میں نے دیکہا وہ ان سے چہپاؤں
شیخ نے میری طرف التفات کیا اور فرمایا تو نے خواب میں کیا دیکہا
مجہہ پر انکی ہیبت طاری ہو گئی ایک لحظہ سکوت رہا پہر فرمایا کہ تجہے
ضرور کہنا پڑیگا پہر میں نے کہا کہ ایسا ایسا دیکہا کہا بیٹا یہ تو ازل سے تہا
پاچہیا کہ فرمایا اسکے بعد اپنی بیٹی سے میرا نکاح کر دیا یہ بی بی اولیا میں
سے تہیں انکے چہرے پر نور تہا جو انکو دیکہتا کہہ دیتا کہ یہ دنیہ میں اہل
جنت سے ہیں ان سے میری اولاد ہوئی وہ سب فقرا فقہاء ہوئے
انکے والد کی وفات کے بعد زمانہ کثیر تک بسبب انکی برکت کے ہم اچہی
طرح سے رہے یہ بی بی کثیر المکاشفات تہیں سال بہر مرنے سے پہلے اپنی

موت کا وقت بتادیا تہا پہر اسیوقت انکا انتقال ہوا نزع کے وقت اپنے
نفس سے کہتی تہیں یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة
مرضیه اسی کو بار بار کہتی رہیں یہانتک کہ انکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہا ؞
حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض مبارک لوگوں نے مجہے
خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ نے عدن کے بازار سے کہجور خریدنے کیلئے بہیجا
ہم کو اس بازار میں نہ ملی ہم خالی ہاتہہ وہان سے لوٹے راہ میں شیخ
ریحان ہم سے ملے انہوں نے کہا ان عمدہ قاصدوں کو تو دیکہو کہ انکو
انکے شیخ نے اپنی کسی خواہش کے لئے بہیجا تہا سو یہ خالی ہاتہہ لوٹے
تم فلاں شخص کے گہر فلاں جگہ جاؤ تم کو اسکے پاس شیخ کی غرض
مطلوب ملیگی پہر جس جگہ کہ شیخ نے ہم کو بتایا تہا ہم وہاں گئے اسکے
پاس ہم کو کہجور ملی ہم نے اس سے خریدی شیخ کیخدمت میں لائے اور
جو شیخ ریحان نے ہم سے کہا تہا وہ بہی ان سے کہا وہ ہنسنے لگے اور
کہا میں چاہتا ہوں کہ شیخ ریحان کو دیکہوں ناگاہ شیخ ریحان جس مسجد
میں ہمارے شیخ تہے وہاں آگئے شیخ نے ان سے خلوت کیا گہڑی بہر
تک بات چیت کرتے رہے جب شیخ ریحان چلے گئے تو شیخ نے اس
بات سے تعجب کیا جو ان سے دیکہی انکی تعریف کی عظمت بیان کی
امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ شیخ جنکا ذکر ہوا یہ ہمارے شیخ الشیوخ
ہیں عدن میں تہے یہ شیخ کبیر عارف باللہ فقیہ امام صاحب مناقب عدیدہ
وسیرت حمیدہ تہے انکی کرامتیں انکی خوبیاں مشہور ہیں نام انکا محمد عبد اللہ
بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے موزع میں مدفون ہیں انہوں نے ابو الذبیح
اسمعیل بن محمد الحضرمی یمنی رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کیا تہا
یہ بہی شیخ جلیل امام حفیل ذو المجد الاثیل والحظ الجزیل عارف باللہ مشہور
عظیم الکرامات رفیع المقامات تہے ؞

حکایت [۲۳] امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ شیخ کبیر عارف احمد بن جعد یمنی ابتدائے حال میں شیخ کبیر عارف باللہ عیسیٰ سے معروف بہ ہتار یمنی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے انہوں نے انکو عمدہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا انکا اعتقاد متغیر ہو گیا پیچھے لوٹے شیخ عیسیٰ نے ان کو پکارا اور کہا لڑکے ادھر آ میں نے یہ لباس نہیں پہنا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لتے اتنے چمڑے پہن پھاڑے ہیں پھر ان سے وہ وسوسہ دور ہو گیا انکے پاس آئے انکو سلام کیا ان سے دعا چاہی رضی اللہ عنہما ✣

حکایت [۲۴] امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے روبرو شہروں کا ذکر کیا گیا اور جو اسوقت انہیں صلحا تھے انکا بھی ذکر ہوا انہوں نے گویا بعض جہات کیطرف اشارہ کیا کہ اسوقت وہاں کوئی شخص ان لوگوں میں سے نہیں ہے فی الحال دو شخص اس جہت کے مشعل برداروں کے لباس میں آ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا سیدنا ہم آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم کو اپنی خدمت سے مشرف فرماویں شیخ شہاب الدین اسوقت مکے میں تھے حج کے لئے آئے تھے انہوں نے انکو مشعل اٹھانے کا حکم دیا اور اپنے شہر کا ارادہ کیا وہ دونوں مشعل لئے ہوئے چلتے تھے شیخ فرمایا کرتے کہ مجھے مشعل کی جانب سے فقر کی بو آتی ہے جب کسی راہ میں پہنچے تو کسی نے شیخ سے ایک مسئلہ علوم معلوف و اسرار کا جسکو علم لدنی کہتے ہیں پوچھا شیخ نے اس مسئلے میں اپنے ذہن کو جولانی دی فکر کی امعان نظر کیا سوچا پھر ٹھیر گئے متحیر ہوئے جب انکے علم مشہور کا گھوڑا استحان سوال مذکور کے میدان میں ٹھیر گیا تو ان دونوں نے عرض کیا یا سیدی اگر اجازت ہو تو ہم کچھ عرض کریں شیخ نے فرمایا کہو انہوں نے کہا واللہ اعلم جواب

ایسا ایسا ہے نہایت خوبی سے مفصل جواب شافی دیا شیخ نے اپنا سر کھولا اور کہا استغفر اللہ اور جو بات اس جہت کے لوگوں میں انسے صادر ہوئی تھی اسمیں انصاف کیا پھر ان دونوں نے شیخ سے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اپنے وطن کو چلے گئے رضی اللہ عنہم ✣

حکایت [۲۵] ایک شخص نے شیخ جلیل ابو العباس مرسی رضی اللہ عنہ کا امتحان کیا انکے روبرو کھانا رکھا شیخ نے کھانے سے اعراض کیا نہ کھایا پھر صاحب طعام کیطرف التفات کیا اور فرمایا اگر حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ کی انگلی میں ایک رگ تھی کہ جب وہ مشتبہ کھانے کی طرف اپنا ہاتھ بڑہاتے تو وہ حرکت کرنے لگتی تھی تو میرے ہاتھ میں ساٹھ رگیں ہیں کہ جب ایسا کھانا ہوتا ہے تو وہ سب حرکت کرنے لگتی ہیں صاحب طعام نے استغفار کی عذر کیا رضی اللہ عنہ ایسا ہی بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ جو کھانا پاک نہ ہوتا وہ اپنا ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑہاتے تھے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں اسی طرح مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض سلاطین نے بعض شیوخ کا امتحان کیا ان کے روبرو گوشت پیش کیا اسمیں کچھ ذبح کیا ہوا تہا اور کچھ مردار تہا شیخ نے کمر باندھی اور فقرا سے کہا آج میں تمہارا خادم ہوتا ہوں اس کھانے کی سربراہ کرتا ہوں جو گوشت ذبح کیا ہوا تہا اسکو اٹھا کے فقرا کے سامنے رکھتے تھے اور جن برتنوں میں مردار گوشت تہا انکو اٹھا کے لشکری لوگوں کے سامنے رکھدیتے ہیں اور کہتے جاتے تھے الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین اور بادشاہ حاضر تہا پھر اس نے استغفار کی اور شیخ سے خوش اعتقاد ہو گیا ✣

حکایت [۲۶] ابو العباس خضر رضی اللہ عنہ سے بعض ابدال نے پوچھا کہ کوئی ایسا ولی بھی ہے جو تم سے بڑھکر درجے میں ہوا انہوں نے کہا ہاں

میں مسجد نبوی میں داخل ہوا میں نے عبدالرزاق کو دیکھا کہ اُنکے گرد ایک جماعت بیٹھی ہوئی حدیث سُن رہی تھی اور مسجد کے کونے میں ایک جوان اپنے گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے بیٹھا ہے میں نے اُس سے کہا اے جوان تو کیا اِن لوگوں کو نہیں دیکھتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں عبدالرزاق سے سُن رہے ہیں اُس نے میری طرف سر نہ اُٹھایا نہ میری کچھہ پرواہ کی لیکن اتنا کہا کہ وہاں وہ لوگ ہیں جو عبدالرزاق سے سُنتے ہیں اور یہاں وہ شخص ہے جو رزاق سے سنتا ہے نہ اُسکے بندے سے میں نے کہا جو کچھہ کہ تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو تو بتا کہ میں کون ہوں اُس نے میری طرف سر اٹھایا اور کہا اگر فراست سچ ہے تو تو خضر ہے پھر مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے ولیا بھی ہیں کہ اُنکے علو رتبے کے سبب سے میں اُنکو نہیں پہچانتا ✤

حکایت[۲۷] ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک غلام کو بصرے میں دیکھا کہ اُس پر یہ ندا کی جاتی ہے کون شخص اسکو خریدتا ہے مع اسکے عیوب کے اور وہ یہ ہیں رات بہر نہیں سوتا ہے دن میں کہاتا نہیں ہے ضروری بات کے سوا بولتا نہیں ہے میں نے غلام سے کہا کہ تو مجھے عارف معلوم ہوتا ہے اُس نے کہا یا ابراہیم اگر میں اُسکو پہچانتا تو اُسکے غیر کے ساتھہ مشغول نہ ہوتا اب میں نے یقیناً جان لیا کہ یہ عارفین سے ہے میں نے بائع سے کہا کہ اس غلام کی کیا قیمت ہے اُس نے کہا جو تو چاہے دیدے یہ تو مجنون ہے پھر میں نے اُسکو قیمت دیدی میں نے اپنے جی میں کہا یا رب میں نے تو جبتک الکتہم اُسکو آزاد کر دیا غلام نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے ابراہیم اگر تو نے مجھے دنیا میں غلامی سے آزاد کر دیا تو اللہ تعالےٰ تجھے آخرت میں آگ سے آزاد کرے پھر وہ غائب ہوگیا میں نے اُسے نہ دیکھا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت[۲۸] شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک باز اشہب میرے گہر کے دروازے پر آیا میں نے اُسکا شکار نہ کیا پھر چالیس برس تک اُسکے لیے جال چھپاتا رہا تاکہ وہ یا اُسکی مثل ہاتھہ لگے سو نہ ہاتھہ آیا کسی نے اُن سے پوچھا کہ یہ باز اشہب کون تہا کہا عصر کی نماز کے بعد ایک جوان آدمی زرد رنگ پریشان بال ننگے سر ننگے پاؤں رباط میں آیا تازہ وضو کیا نماز پڑہی پہر بیٹھہ گیا مغرب تک سر گریبان میں ڈالے رہا جب ہمارے ساتھہ مغرب پڑہ چکا تو پہر اسیطرح بیٹھہ گیا تاکہا خلیفہ کا قاصد دعوت میں بلانے کے لئے آیا میں اُس جوان کے پاس گیا اور کہا کہ تو ہمارے ہمراہ خلیفہ کے محل کو چلتا ہے اُس نے سر اٹھایا اور کہا میرا دل خلیفہ کے محل کی طرف نہیں چاہتا ہے لیکن میرا دل گرم عصیدہ کہانے کو چاہتا ہے میں نے اُسکے قول سے بے پروائی کی اسلیے کہ اُس نے جماعت کی موافقت نہ کی اور اپنی خواہش کی چیز چاہی میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ شخص نیا نیا طریقے میں داخل ہوا ہے ابھی یہہ مؤدب نہیں ہوا ہے پھر ہم خلیفہ کے محل میں گئے کہانا کھایا سماع سُنا پچھلی رات کو متفرق ہوئے جب میں رباط میں آیا تو میں نے جوان کو اُسی حالت پہ پایا میں گہڑی بہر مصلے پر بیٹھہ گیا میری آنکھہ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت ہے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے انبیاء علیہم السلام ہیں میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گیا تاکہ سلام کروں آپ نے مجھہ سے اعراض فرمایا پھر میں نے مکرر سلام عرض کیا آپ نے اعراض ہی فرمایا نہ التفات کیا نہ جواب سے مشرف فرمایا مجھے اس سے خوف ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ آپ نے اعراض فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک فقیر نے تجھہ سے ایک چیز مانگی

تونے اُسکے ساتھہ بے پروائی کی ہے ڈرتا ہوا بیدار ہوا فقیر کی طرف گیا
اُسکو نہ پایا دروازے کی آواز سُنی میں اُسکی طلب میں نکلا اسلئے کہ
گیا تھا میں نے اُسکو پکارا اے جوان صبر کر کہ تیری خواہش کی چیز منگا
کیجاوے اُس نے میری طرف التفات کیا اور کہا جب کوئی فقیر تجھ سے
کوئی چیز چاہے تو تو اُسکو نہیں دیتا یہانتک کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار
نبیونکو تیرے پاس شفارش کے لئے لاوے اب مجھے اُسکی کوئی حاجت
نہیں پھر مجھے چھوڑکے چلا گیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت شیخ عارف احمد بن الرفاعی قدس اللہ روحہ شیخ عارف
بن قاری واسطی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا کرتے تھے شیخ احمد اُسوقت
جوان تھے ایک شخص نے کھانا پکایا شیخ ابن قاری کو اور ان کے اصحاب
اور اور مشائخ و قراء وغیرہم کو بلایا جب لوگ کھانا کھا چکے تو ایک قوال نے
جو اُنکے ساتھہ تھا دائرے پر گانا شروع کیا شیخ احمد شیخ ابن قاری کا جوتا
لئے ہوئے صف نعال میں بیٹھے تھے جب لوگوں کو حال آیا تو شیخ احمد قوال
کیطرف دوڑے اور دائرے کو توڑ ڈالا مشائخ نے شیخ علی بن قاری کیطرف
التفات کیا اُنکو ملامت و نفرین کی کہنے لگے کہ یہ تو لڑکا ہے ہم کو اس سے
کچھہ مواخذہ نہیں ہمارا مواخذہ تم پر ہے شیخ ابن قاری نے کہا تم اس سے
پوچھو اگر یہ جواب باصواب دے تو فبہا ورنہ مطالبہ مجھہ پر ہے لوگ شیخ
احمد کیطرف متوجہ ہوئے کہا تو نے دف کیوں توڑ ڈالا شیخ احمد نے کہا
کہ ہم قوال کی امانت کیطرف رجوع کریں جو اُسکے دل میں خطرہ گذرا وہ
ہم سے کہدے پھر جو وہ کہدے ہم اُسکا اتباع کریں قوال سے پوچھا کہ
تیرے دلمیں کیا خطرہ گذرا تھا اُس نے کہا کہ شب گذشتہ کو میں ایک محفل
میں تھا لوگوں نے شراب پی نشے میں چور ہوئے جھولنے لگے جسطرح یہ
مشائخ جھولتے تھے میرے دلمیں یہ خطرہ گذرا کہ یہ لوگ بھی اُن کی مثل ہیں

پھر میرا خطرہ تمام نہیں ہونے پایا تھا کہ یہ لڑکا کھڑا ہوا اور دف کو توڑ ڈالا
جب مشائخ نے یہ بات سُنی تو سب کے سب شیخ احمد کیلئے کھڑے ہوئے اُنکے
ہاتھہ کا بوسہ لیا اُنسے عذر کیا رضی اللہ عنہ ✤

فصل مرنیکے بعد کلام وغیرہ کرنیکے بیان میں۔

حکایت کہتے ہیں بعض صالحین کا انتقال ہوا شیخ نجم الدین اصبہانی رضی اللہ
عنہ اُنکے جنازے کے ساتھہ گئے جب اُنکو دفن کرچکے تو تلقین کرنیوالا
تلقین کیلئے بیٹھا شیخ نجم الدین ہنسے اور اُن کی عادت ہنسنے کی نہ تھی۔
اُن کے بعض اصحاب نے ہنسنے کا سبب پوچھا اُنہوں نے اُسکو زجر فرمایا
بعد اُسکے پھر فرمایا کہ میں اسلئے ہنسا کہ جب ملقن قبر پہ بیٹھا تو میں نے صاحب قبر کو
سُنا وہ کہتا تھا کیا تم تعجب نہیں کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین
کررہا ہے رضی اللہ عنہ ✤

حکایت ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے پاس
بہت بیٹھا کرتا تھا اور آدھا منہ چھپا رکھتا تھا میں نے اُس سے کہا کہ تو اکثر
ہمارے پاس بیٹھتا ہے اور آدھا منہ تیرا چھپا ہوتا ہے تو مجھے اسکا سبب
بتا اُس نے کہا تو مجھے امن دیتا ہے میں نے کہا ہاں اُس نے کہا کہ میں کفن
چرایا کرتا تھا ایک عورت دفن کیگئی میں اُسکی قبر پہ گیا اُسکو کھودا یہانتک
کہ اُسکی اینٹوں تک پہنچا اُنکو ہٹایا پھر میں نے اپنا ہاتھہ چادر پہ مارا
پھر لفافے پر اُسکو کھینچا اُس عورت نے بھی کھینچنا شروع کیا میں نے کہا کیا
یہ گمان ہوگا کہ تو مجھہ پر غالب ہو جاویگی پھر میں اپنے گھٹنوں پر بیٹھا لفافے
کو کھینچنے لگا اُس نے ہاتھہ اُٹھایا اور مجھے تماچہ مارا اُس شخص نے چھپا اپنا منہ
کھول کے دکھایا اُسکے منہ پہ پانچوں انگلیوں کے نشان تھے میں نے
اُس سے کہا کہ پھر تو نے کیا کیا کہا میں نے اُسکا لفافہ اور آزار اُسی کو پھیر دیا

اور اینٹوں کو رکھدیا پھر مٹی کو ڈالدیا اور اپنے نفس پر عہد کیا کہ زندگی بھر کبھی
قبر کو نہ کھودوں ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے یہ قصہ اوزاعی کو لکھا اُنہوں نے مجھے
لکھا کہ تو اُس شخص سے پوچھ کہ اہل توحید جو مر گئے ہیں اُنکا مُنہ قبلے کیطرف
تھا یا نہیں میں نے اُس سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ اکثر کا مُنہ قبلے سے پھرا ہوا تھا
میں نے یہ بات اوزاعی کو لکھی اُنہوں نے مجھے لکھا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون
اس کلمے کو تین بار لکھا اور یہ لکھا کہ جن لوگوں کا منہ قبلے سے پھیر دیا گیا
وہ غیر سنت پر مرے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ
کی مراد اس جگہ سنت سے ملت اسلام ہے واللہ اعلم معنی یہ ہیں کہ معاصی
پر اصرار بہت سے گنہگاروں کو موت علی الکفر کیطرف کھینچ لے جاتا ہے
والعیاذ باللہ عزوجل جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں وارد ہوا ہے ثم
کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا
بہا یستہزؤن یعنی انجام گناہ کا تکذیب اللہ تعالٰے کی آیات کی اور
اُن کے ساتھ استہزا ہوا اور یہ کفر ہے اعاذنا اللہ منہ اس جگہ چند
حکایتیں اس قسم کی ذکر کیجاتی ہیں جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں
پر اصرار کرنے اور معاصی میں ڈوبے رہنے سے موت علی الکفر ہوتی ہے
ایمان سفت میں برباد ہوجاتا ہے خاتمہ خراب ہوتا ہے اللھم احسن
عاقبتنا وامتنا علی ملۃ الاسلام وسنۃ خیر الانام صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بعدد من قعد وقام آمین یارب العالمین ✤
حکایت مروی ہے کہ ایک شخص مرنے لگا جب اُس سے کہتے کہ لا
الہ الا اللہ کہو تو وہ یہ شعر پڑھتا ؎

یارب قائلۃ یوماً وقد تعبت　　این الطریق الی حمام منجاب

اسکا قصہ یہ ہے کہ ایک عورت حمام کو جاتی تھی اس حمام کو حمام منجاب
کہتے تھے اس عورت کو حمام کا رستہ معلوم نہ تھا اور چلنے سے عاجز ہو

گئی تھی اُس نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا
عورت نے اُس سے حمام کا رستہ پوچھا اُس شخص نے کہا وہ یہی ہے اور
اپنے گھر کیطرف اشارہ کیا جب وہ اندر گھر کے گئی تو اُس شخص نے دروازہ
بند کر دیا جب یہ سمجھی کہ اس نے دھوکا دیا تو اُس نے اپنی خوشی ظاہر کی
اور اُس سے کہا کہ تو بازار جا وہاں سے سامان عیش خرید کے لا جس سے
ہم اپنے وقت کو خوش کریں وہ جلدی سے نکلا اور دروازہ کُھلا چھوڑ گیا
یہ عورت بھاگ نکلی اور اُسکے مکر باطل سے اپنی جان کو بچایا بارک اللہ
فیہا یہ اللہ تعالٰے ہی کا اُسپر فضل تھا کہ ایسے مخمصے سے اُسکو محفوظ رکھا
جب وہ شخص بہ نیت زنا لوٹ کے آیا تو گھر میں سوا ویل وثبور کے اور
کچھ نہ پایا اُسی وقت حیران و پریشان نکلا گشت کرتا تھا اور شعر مذکور
پڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ کلمۂ شہادت کے عوض میں اُسیکو پھیرا یا اسکا
موت میں اُسی شعر کو کہے جاتا تھا نعوذ باللہ منہ ✤
حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ
نزع کی حالت میں تھا اُس نے کہا اے مالک دو پہاڑ آگ کے میرے آگے
ہیں مجھے اُن پر چڑھنے کی تکلیف دیجاتی ہے اُنہوں نے اُسکے گھر والوں
سے پوچھا کہ یہ کیا کیا کرتا تھا اُنہوں نے کہا کہ اسکے یہاں دو پیمانے تھے
ایک پیمانے سے دوسرے کو ناپ کر دیتا تھا اور دوسرے پیمانے سے اپنے لئے
ناپتا تھا پھر میں نے اُن پیمانوں کو طلب کیا ایک کو دوسرے پر دے
مارا یہانتک کہ دونوں کو توڑ ڈالا پھر میں نے اُس شخص سے پوچھا اُس
نے کہا سختی اور بڑہتی جاتی ہے ✤
حکایت ایک شخص تول کا معاملہ لوگوں سے کیا کرتا تھا جب وہ مرنے
لگا تو بعض صالحین نے اُس سے کہا تو لا الہ الا اللہ کہہ اُس نے کہا میں
اسکو نہیں کہہ سکتا ترازو کا کانٹا میری زبان پر رکھا ہوا ہے وہ مجھے

کلمہ پڑہنے سے روکتا ہے میں نے کہا کیا تو پورا نہیں تولتا تہا اس نے
کہا پورا تو تولتا تہا لیکن کبہی ترازو میں غبار پڑ جاتا تھا اور مجہے اسکا
شعور نہیں ہوتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ ناپ تول میں اونے سی کمی
کرنا موجب سوء خاتمہ ہے ایسے ہی ہر چیز کا حال ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ
ہم سب مسلمانوں کو اسباب سوء خاتمہ سے بچاوے کلمہ توحید پر حسن
خاتمہ فرماوے اللہم آمین ❊

حکایت ایک اور شخص گہاس بیچا کرتا تہا یہی اُسکا پیشہ تہا اللہ تعالیٰ
سے اُسکو غفلت تہی جب وہ مرنے لگا تو اُس سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ
کہہ وہ کہتا ایک گٹھہ ایک پیسے کو اس قصے کے بعد بعض شیوخ نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ کلمہ شہادت بکثرت پڑہا کرو تاکہ اُسی پر مرو جیسا کہ یہ
شخص اُسی کلمہ پر مرا جسکو زندگی میں کہا کرتا تہا ❊

حکایت قرآن شریف پڑہنے والوں میں سے کسی نیک آدمی کا وقت
وفات آیا جب اُنسے کہتے کہ لا الہ الا اللہ کہو وہ کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم
طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ تعالیٰ اللہ لا الہ الا ہو
لہ الاسماء الحسنی وہ بار بار اسی آیت کو پڑہتے جب اُن سے کلمہ شہادت
پڑہنے کیلئے کہا جاتا یہانتک کہ اسی آیت کریمہ جلیلہ عظیمہ پر اُنکا انتقال
ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو وارد ہوا ہے کہ جس حال پر آدمی زندگی میں
ہوتا ہے اُسی حال پر مرتا ہے اُسی پر اُسکا حشر ہوتا ہے ٹہیک ہے ❊
غیر حق آنچہ دولت را برد ❊ سر راہِ تو ہماں خواہد بود
نسأل اللہ الکریم التوفیق للطاعۃ والموت علی الاسلام والسنۃ و
الجماعۃ لنا ولاحبابنا ووالدینا واولادنا والمسلمین اجمعین آمین

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض ثقہ قبر کہودنے والوں نے
مجہہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ کسی شہر میں میں نے قبر کہودی اُسمیں دیکہا

کہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اُسکے ہاتہہ میں قرآن شریف ہے اُس
میں پڑہ رہا ہے کئی بار یہ بہی بیان کیا کہ اُسکے نیچے ایک نہر بہ رہی تھی پہر
اُنکو غش آگیا لوگوں نے اُنکو قبر سے نکالا لوگوں کو نہیں معلوم کہ اُن کو
کیا مصیبت پہنچی پہر دوسرے دن یا کہا تیسرے دن اُنکو ہوش آیا تو جو دیکہا
تہا لوگوں سے بیان کیا بعض لوگوں نے اُن سے کہا کہ وہ قبر ہم کو بتادو
اُنہوں نے اسکا قصد کیا جب رات آئی تو اُنہوں نے صاحب قبر کو خواب
میں دیکہا کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں تجہے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں اگر تو نے
کسیکو میری قبر بتائیگا تو تجہے فلاں فلاں مصیبت پہنچیگی وہ بیدار ہوے
اور اپنے ارادے سے توبہ کی اور لوگوں کو قبر کا پتا نہ بتایا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ثقہ لوگوں نے مجہے خبر دی کہ شیخ
محمد بن ابی بکر حکمی اور شیخ ابو الغیث بن جمیل قدس اللہ روحہما کے پاس بعض
فقرا بعد اُن کے انتقال کے آئے شیخ محمد تو اپنی قبر سے نکلے اور اُس شخص
سے ملاقات کی اور اُس سے عہد لیا اور شروط مقرر کئے اس کلام کی شرح
طویل ہے اور شیخ ابو الغیث نے قبر سے اپنا ہاتہہ نکالا اور اُس سے ملاقات
کی اس حکایت میں کلام طویل ہے یہ دونوں شیخ شیوخ یمن سے مشہور
ومعروف ہیں اپنے زمانے میں شیوخ عصر سے افضل وبرتر تہے رضی اللہ عنہما

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے مجہے خبر دی
وہ فقیہ امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں محب الدین
کہتے ہیں کہ میں امام اسمعیل بن محمد حضرمی کے ہمراہ قبرستان زبید میں تہا
اُنہوں نے مجہہ سے فرمایا یا محب الدین تو مردوں کے کلام کے ساتھہ یقین
کرتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کہ صاحب اس قبر کا مجہہ سے کہتا ہے کہ میں
جنتی سے ہوں ❊

حکایت فقرا کی ایک جماعت شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہ کے

پاس آئی ایک شخص اُن میں سے بیمار ہوگیا کئی دن بیماری میں رہا اُسکے
رفیق خدمت سے ملول ہوگئے ایک دن اسکی شکایت شیخ ابو علی سے کی
اُنہوں نے اپنے نفس کی مخالفت کی اور قسم کہالی کہ سوا ان کے اسکی خدمت
کا کوئی متولی نہ ہو پھر کئی دن تک اُسکی خدمت کرتے رہے یہانتک کہ اُس
فقیر کا انتقال ہوگیا اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے اُسکو نہلایا کفنایا اُسپر نماز
پڑھی اور دفن کردیا جب اُسکو قبر میں لٹایا اور اُسکے کفن کا سر کھولنا چاہا
تو اُس نے اُنکو دیکھا اور اُسکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اُس نے ان سے کہا
اے ابو علی قیامت کے دن میں اپنی جاہ کے ساتھ ضرور تمہاری مدد کرونگا
جیسے تم نے اپنے نفس کی مخالفت میں میری مدد کی رضی اللہ عنہما ✣

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکے میں تھا ایک
دن باب بنی شیبہ پر میرا گزر ہوا میں نے ایک جوان آدمی خوبصورت
کو مرا ہوا دیکھا میں نے اُسکے مُنہ کیطرف دیکھا اُس نے تبسم کیا اور مجھ سے کہا
اے ابو سعید تو کیا نہیں جانتا ہے کہ احباب زندہ ہیں گو اُن کا انتقال ہو
گیا وہ صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال کرتے ہیں ✣

حکایت ابو یعقوب سنوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکے میں ایک مرید
میرے پاس آیا مجھ سے کہا اے اُستاذ میں کل ظہر کیوقت مرونگا تم
یہ دینار لیلو آدہے دینار میں قبر کھدوانا اور آدہے کا کفن خریدنا جب
کل کا دن آیا اور ظہر کا وقت آگیا تو وہ آیا طواف کیا پھر وہاں سے دور
چلا گیا اور مرگیا میں نے اُسکو نہلایا قبر میں رکھا اُس نے دونوں آنکھیں
کھول دیں میں نے کہا کیا مرنے کے بعد حیات ہوتی ہے اُس نے کہا میں
زندہ ہوں اور جو کوئی اللہ تعالے کا محب ہے وہ زندہ ہے رضی اللہ عنہ ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ایک مرید کا انتقال ہوا میں نے
اُسکو نہلایا اُس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا اور وہ تختے پر تھا میں نے کہا

اے بیٹے تو میرا ہاتھ چھوڑ دے میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں ہے یہ مرنا
تو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف نقل کرنا ہے پھر اُس نے
میرا ہاتھ چھوڑ دیا ✣

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ غاسل نے ایک میت کے ناخن
تراشتے کوئی ناخن زیادہ تراش دیا میت نے اپنی انگلی کھینچ لی خود غاسل نے
اس امر کی مجھے خبر دی اور یہ بھی کہا کہ اُس نے میت کو تبسم کرتے دیکھا
اور اُسکا منہ چمکتا تھا یہ غاسل اور میت دونوں نیک عورتیں تھیں
رضی اللہ عنہما ✣

حکایت شیخ ابن جلا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال
ہوا تو اُنہوں نے غسل کے تختے پر لیٹے ہوئے ہنس دیا کسیکو جرات
نہ ہوئی کہ اُنکو نہلاوے لوگوں نے کہا کہ یہ تو زندہ ہیں یہانتک کہ ایک
شخص اُنکے اقران سے آیا اُس نے اُنکو نہلایا رضی اللہ عنہم ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کا
انتقال ہو چکا تھا میں نے اُنکو جنگل میں دیکھا کہ قبلے کیطرف مُنہ کئے ہوئے
کھڑے ہیں اور کوئی چیز اُنکو پکڑے نہ تھی میں نے چاہا کہ اُنکو اُٹھا کے
مٹی میں چھپا دوں پھر مجھے اُنکے اُٹھانے کی قدرت نہ ہوئی ایک ہاتف کو
سنا کہ وہ یہ کہتا تھا دع ولی اللہ مع اللہ ✣

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ جب ابن جلا رضی اللہ عنہ کا انتقال
ہوا تو لوگوں نے اُنکی طرف دیکھا ناگاہ وہ ہنس رہے تھے طبیب نے کہا یہ زندہ
ہیں پھر نبض دیکھی تو کہا کہ مردہ ہیں پھر اُنکا مُنہ کھولا تو کہا میں نہیں جانتا
کہ یہ زندہ ہیں یا مردہ ✣

حکایت کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت
آنکھیں کھولیں پھر ہنسے اور کہا لمثل ہذا فلیعمل العاملون رضی اللہ عنہ

شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جنید رضی اللہ عنہ کے پاس تہا اور اُنکی حالت نزع تہی اور وہ دن جمعے کا تہا جنید رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑہتے تھے پھر اُسکو ختم کیا میں نے کہا اے ابو القاسم کیا اس حال میں بھی آپ قرآن پڑہتے ہو اُنہوں نے فرمایا اسکے ساتہہ مجہہ سے بڑہکر کون مستحق ہے یہ میرا نامۂ اعمال لپیٹا جاتا ہے ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ عبّادان میں ایک عابد تہا۔ وہ بدوی کے نام سے مشہور تہا میں نے اُسکا حال دریافت کیا کسی نے کہا کہ اُسکا تو انتقال ہو گیا قبر کھودنے والے نے کہا کہ جب بدوی مرے تو میں نے اُن کے لئے قبر کھودی جب میں لحد تک پہنچا تو میں نے چاہا کہ اُسکو برابر کردوں میں اُسکو برابر کر رہا تہا کہ اُسکے پاس کی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی میں نے اُس قبر میں دیکھا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی سفید کپڑے کہڑکہڑاتے پہنے ہوئے بیٹہا ہے اور اُسکی گود میں قرآن سونے سے لکہا ہوا رکہا ہے وہ اُسمیں پڑہ رہا ہے اُس نے میری طرف سر اُٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہو گئی اللہ تجہہ پر رحم کرے میں نے کہا نہیں کہا تو پہر اینٹ کو اپنی جگہ میں رکہدے اللہ تجہہ سے معاف کرے پہر میں نے اینٹ کو رکہدیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت محمد وراق رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سیاہ فام معروف بمبارک مباح میں عمل کیا کرتا تہا ہم اُس سے کہا کرتے اے مبارک تو نکاح کیوں نہیں کرتا وہ کہتا کہ میں اللہ تعالےٰ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ حور عین سے میرا نکاح کردے پہر ہم کسی غزوے میں گئے دشمن ہم پر نکلے آیا مبارک شہید ہوا ہم اُس پر گزرے سر اُسکا ایک طرف بدن دوسری طرف پڑا ہوا تہا اور وہ پیٹ کے بل اوندہا پڑا ہوا دونوں ہاتہہ سینے پر رکہے ہوئے تہا ہم اُس پر ٹہیرے ہم نے کہا۔

اے مبارک اللہ تعالے نے کتنی حور عین سے تیرا نکاح کیا اُس نے سینے کے نیچے سے ہاتہہ نکالا اور تین انگلیوں کے ساتہہ ہماری طرف اشارہ کیا یعنے تین حوروں سے اُسکا نکاح ہوا ✤

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک عورت عظیم الشان کو دیکہا اولیا و علما اُسکی تعظیم کرتے تھے یہ عورت مغرب کی تہی اُسکو ست الملوک کہتے تہے یہ بیت المقدس کی زیارت کو گئی جس زمانے میں کہ شیخ کبیر الشان علی بن علیس یمنی رضی اللہ عنہ بہی وہیں تہے شیخ کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں تہا ناگاہ میں نے دیکہا کہ ایک نور کی رسی آسمان سے قبے تک لٹکی ہوئی ہے یہ قبہ مسجد میں تہا پہر ہم قبے کیطرف گئے وہاں میں ست الملوک کو پایا اور جس نور کو مشاہدہ کیا کہ وہ اُس سے متصل تہا میں نے اُس سے اُخوت چاہی اُس نے قبول کیا یہی شیخ صفی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ صالح ولی سفیان یمنی کو جو کہ اکابر و اہل ہمم عالیہ سے تہے دیکہا یہ اپنی اوقات کو نماز سے معمور رکہتے تھے انکا ظہور جہت یمن میں ہوا بعد اسکے کہ سفر کرکے حج کیا انکی کرامتیں دیکہہ کے بہت سے لوگوں نے ان کیلئے شہادت دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ یہ وہی سفیان ہیں جنکا ذکر پہلے گذر چکا انہوں نے عدن میں یہودی کو مار ڈالا تہا اسلئے کہ وہ مسلمانوں پر ترفع کرتا اُن سے خدمت لیتا تہا مسلمان بہی اردلی میں چلتے تہے یہ سلطان کی طرف سے حاکم ہوکے آیا تہا مجہے یہ بات پہنچی ہے کہ اُنہوں نے ایک اور یہودی کو تعز میں قصداً قتل کر ڈالا تہا اُس سے یہ کہا کہ تو تو ایسا ایسا کر ورنہ اس قلم کے سر کو قط لگا ڈالونگا اُسکے ہاتہہ میں قلم و چاقو تہا یہودی نے کہا اتمام قلم کو قط لگاؤ اُسکے قط سے میرا کچہہ ضرر نہیں ہے اُنہوں نے قلم کا سر کاٹا ناگہاں

اُس یہودی کا سر کٹا ہوا زمین پر لڑ کنے لگا انکی اور بہت سی بڑی بڑی کرامتیں ہیں یہ فقیہ تھے شروع میں علم کے ساتھ شغل کیا اُسکو حاصل کر لیا یہانتک کہ اُن سے کہا گیا کہ اگر تو علم کو چاہتا ہے تو لوگوں وجہین کو چھوڑ دے اُنہوں نے علم کا شغل چھوڑ دیا اللہ تعالےٰ کے ساتھ مشغول ہوئے دیار مصر کو اسلئے گئے تھے کہ دمیاط کے جہاد میں حاضر ہوں مسلمانوں کی فتح انہیں کے ہاتھوں پر ہوئی اس سے پہلے بعض صلحانے اہل دمیاط سے کہدیا تھا کہ دمیاط کی فتح یمن کے ایک آدمی کے ہاتھہ پر ہوگی اُنکو اللہ تعالےٰ نے اس امر پر مطلع کر دیا تھا مجاہدین دمیاط میں شقیہ عالم ولی عارف عبدالرحمن نویری رضی اللہ عنہ ہی تھے یہ شہید ہوئے جس نصرانی نے کہ اُنکو قتل کیا وہ کہتا ہے کہ میں نے اُنکی گردن ماری جب وہ مر گئے تو مین نے اُنسے کہا اے مسلمانوں کے عالم تم اپنی قرات میں کہتے ہو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموا تا بل احیاء عند ربھم یرزقون میں نے بطور ٹھٹے کے یہ بات اُنسے کہی تھی انہوں نے اپنی آنکھیں کھولین اور سر اُٹھایا اور قوی آواز سے کہا نعم احیاء عند ربھم یرزقون پھر چپ ہو گئے پھر جبکہ مین نے یہ دیکھا اور سُنا جو کچھہ سُنا تو اللہ تعالےٰ نے میرے دل سے کفر کو نکالدیا اُنکے ہاتھہ پر مسلمان ہوگیا میں امید رکہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اُنکی برکت اُنکے ہاتھہ پر مسلمان ہونیسے میری مغفرت فرماوے نصرانی مسلمان کا کلام پورا ہوا اس قصے کے بعد سے شیخ عبدالرحمن کو شہید ناطق کہنے لگے اُن کی اور بہت کرامتیں ہیں رضی اللہ عنہ ✤

فصل مناماتکے بیان مین

یعنے اولیاء کرام خواب میں اللہ تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سعادت حاصل کرتے ہیں کبھی ملائکہ کو دیکھتے ہیں کبھی جنت وحور وقصور کی سیر کرتے ہیں کبھی لیلۃ القدر کے انوار اُنکو نظر آتے ہیں کبھی کسی بات کا حکم ہوتا ہے کبھی کسی امر پر تنبیہ کیجاتی ہے چنانچہ یہ سب امور حکایات آیندہ سے بخوبی واضع ہونگے

دیدار اللہ عزوجل

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پچاس اور چند حج کئے اور اُنکا ثواب حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اپنے والدین کو بخشا ایک حج باقی رہگیا تہا میں نے عرفات میں اہل موقف کو اور اُن کی آواز کی گونج کو دیکہا میں نے کہا الٰہی اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایسا ہو جسکا حج قبول نہ ہوا ہو تو میں نے اپنا یہ حج اُسکو بخش دیا تاکہ اسکا ثواب اُسکے لئے ہو پھر اس رات کو مزدلفہ میں سویا میں نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکہا مجھہ سے ارشاد فرمایا اے علی بن موفق تو کس پر سخاوت کرتا ہے میں نے تو اہل موقف کو اور اُن کی مثل کو اور اُن کے کئی گناہوں کو بخشدیا اور اُنمیں سے ہر ایک شخص کی شفاعت اُسکے گھر والوں خاص لوگوں پڑوسیوں کے حق میں قبول کی واتا اہل التقوی واھل المغفرۃ ✤

حکایت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے کسی نے اُنکے ابتدا حال کی کیفیت پوچھی اسلئے کہ تمہارا نام لوگوں میں ایسا معزز ہے جیسے کسی نبی کا نام ہوا انہوں نے کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہے میں تو ایک عیّار آدمی صاحب عصبیت تہا میں نے ایک دن راہ میں کاغذ پڑا ہوا پایا اُسکو اُٹھایا اُسمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا

تھا میں نے اُسکو پونچھا اور جیب میں رکھ لیا میرے پاس دو درہم تھے
اُن کے سوا میرے مُلک میں کچھ نہ تھا میں عطار کے پاس گیا اُن
سے اُن کی خوشبو خریدی وہ خوشبو اُس کاغذ سے ملدی اُسکو خوشبودار
کردیا اُس رات کو میں سو رہا خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے اے بشر
تونے میرے نام کو خوشبودار کردیا میں ضرور تیرے نام کو دنیا و
آخرت میں خوشبودار کرونگا کہتے ہیں کہ منصور بن عمار واعظ کی توبہ
کا یہ سبب ہوا کہ اُنہوں نے راہ میں ایک رقعہ پڑا ہوا پایا اُس پر بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا اُنکو کوئی جگہ نہ ملی کہ اُسکو وہاں رکھیں۔
اُنہوں نے اُسکو نگل لیا خواب میں سُنا کہ کوئی اُن سے کہتا ہے
کہ اس رقعے کی تعظیم کرنے کیوجہ سے اللہ تعالےٰ نے حکمت کا دروازہ
تجھ پر کھولدیا رضی اللہ عنہما ؎

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ایک شرابی پر سے گذرے
وہ بیچ راہ میں پڑا ہوا تھا اُسکے منہ میں سے پھین نکل رہے تھے
اُنہوں نے اُسکی طرف دیکھا اور کہا یہ کون زبان ہے جسکو یہ آفت
پہنچی اُس نے تو اس زبان سے اللہ عزوجل کا ذکر کیا ہوگا پھر اُسکے
قریب گئے اُسکا مُنہ دھویا جب اُس شخص کو ہوش آیا تو کسی نے اُس
سے کہدیا کہ ابراہیم نے تیرا مُنہ دھویا وہ پشیمان ہوا توبہ کی اُس کی
توبہ بہت اچھی ہوئی ابراہیم نے خواب میں دیکھا کہ گویا کوئی ان سے
کہہ رہا ہے کہ اے ابراہیم تونے ہمارے لئے اُسکا مُنہ پاک کیا ہم نے
تیرے لئے اُسکا دل پاک کردیا رضی اللہ عنہ ؎

حکایت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب
کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا کہ میں تجھے کیونکر پاؤں فرمایا تو
اپنے نفس سے مفارقت کر اور آجا احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھ سے ارشاد فرمایا اے
احمد سب لوگ مجھ سے طلب کرتے ہیں مگر ابو یزید وہ مجھے طلب کرتا
ہے رضی اللہ عنہ ؎

زیارت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حکایت ایک جوان آدمی کعبے کا طواف کرتا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود پڑھتا جاتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ تیرے نزدیک اسکی کوئی دلیل ہے
اُس نے کہا ہاں میں اور میرے والد حج کیلئے چلے کسی منزل میں میرے والد بیمار
ہوئے اور مر گئے اُنکا مُنہ کالا ہوگیا آنکھیں نیلی ہوگئیں پیٹ پھول گیا میں رویا
اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا مجھے افسوس ہوا کہ میرے والد مسافرت میں
ایسی موت مرے جب رات ہوئی تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا خواب میں دیکھا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید لباس معطر پہنے ہوئے تشریف لائے میرے
والد کے قریب گئے اُنکے مُنہ پر ہاتھ پھیرا وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگیا
پھر اُن کے پیٹ کو چھوا وہ جیسا تھا ویسا ہوگیا جب آپ نے تشریف لے
جانے کا قصد فرمایا تو میں کھڑا ہوا میں نے آپ کی چادر پکڑ لی اور عرض کیا
یا سیدی آپ کو قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے آپکو زمین غربت میں
میرے باپ کیطرف رحمت بنا کے بھیجا آپ کون ہیں فرمایا کیا تو مجھے نہیں
پہچانتا ہے میں محمد رسول اللہ ہوں یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا سوا اسکے
کہ یہ مجھ پر درود بہت بھیجا کرتا تھا جب اسکو موت آئی تو اس نے مجھ
سے استغاثہ کیا میں نے اسکی فریاد رسی کی جو کوئی دنیا میں درود مجھ پر بہت
بھیجا کرتا ہے میں اُسکا غیاث ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؎

ہوئے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت میں ۔۔ چراغ معرفت ہے چشم جان جاں ہمارے
رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکیں پہ قرباں ہو ۔۔ کہ فیض صبح اس شام ہدایت سے نمایاں ہے

مسلمان کی نظر میں دفترِ سنت کا ہر نقطہ ۔۔۔ دلِ دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیوں نہ ہو دل میں ۔۔۔ ہر اک مہر ہدی ہے ماہ دین نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی ۔۔۔ گنہگاری ہمارے واسطے بخشش کا ساماں ہے

حکایت ایک عراقی کہتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد سقری رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا کرتا تھا انکے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا ابوبکر نے اسکے بچوں کا حال پوچھا اس نے کہا اے ابوبکر رات کو اور تیسری بیٹی پیدا ہوئی میرے گھر والوں نے مجھ سے ایک دانق گھی شہد خریدنے کیلئے مانگا تاکہ بچے کے تالو میں ملیں سو مجھے اس پر قدرت نہ ہوئی پھر میں مہموم مغموم محزون سو رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کو میں نے خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا تو غم نہ کر رنجیدہ نہ ہو جب صبح ہو تو تو علی بن عیسٰے وزیر خلیفہ کے پاس جا اور میرے طرف سے اسکو سلام کہو اور اسکو اس نشانی سے کہہ کہ تو نے میری قبر کے نزدیک بیٹھ کے چار ہزار بار درود مجھ پر بھیجا ہے وہ تجھے سو اشرفیاں دیگا راوی کہتا ہے ابوبکر نے مجھ سے کہا اے خدا کے بندے اس میں فائدہ ہے انہوں نے میرا پڑھانا چھوڑ دیا اور اس آدمی کا ہاتھ پکڑ کے وزیر کے پاس لیگئے وزیر نے ابوبکر کے ہمراہ ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ وہ اسکو پہچانتے نہ تھے ابوبکر سے پوچھا یہ آدمی کہاں کا ہے انہوں نے وزیر سے کہا آپ اسکو اپنے قریب بلاؤ اور اسکی بات سنو وزیر نے اسکو اپنے پاس بلایا اور کہا اے شیخ تیرا کیا حال ہے اس نے کہا آپ جانتے ہیں کہ میرے دو بیٹیاں ہیں اور رات کو تیسری اور پیدا ہوئی میرے گھر والوں نے ایک دانق کی شہد خریدنے کیلئے مجھ سے مانگا تاکہ لڑکی کے تالو سے ملیں سو مجھے اسکی قدرت نہ تھی میں رات کو غمگین سو رہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے

مجھ سے ایسا ایسا ارشاد فرمایا اور جو قصہ دیکھا تھا وہ سب بیان کیا علی بن عیسے کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہا اللہ نے اور اسکے رسول نے سچ فرمایا اور تو نے بھی سچ کہا تو نیک آدمی ہے یہ ایک ایسی چیز ہے کہ سوائے اللہ و رسول کے اور کوئی اسکو نہیں جانتا اے غلام اشرفیاں کا توڑا لا غلام نے حاضر کیا وزیر نے اسمیں سے تین سو اشرفیاں نکالیں اور کہا یہ وہ سو اشرفیاں ہیں جنکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے لئے حکم دیا اور یہ سو بشارت کی ہیں اور یہ سو تیرے لئے ہدیہ ہے وہ شخص تین سو اشرفیاں لے کے چلا آیا اسکا رنج و غم سب دور ہو گیا۔ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ جس طرح اس شخص کو بسبب رحمت الٰہی اور برکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر حاصل ہوئی۔ اسی طرح وزیر خلیفہ علے بن عیسے مذکور کو بھی خیر نصیب ہوئی اسلئے کہ انہوں نے وزارت و علو ریاست و ظلم سلطنت و عظمت جبابرہ کو چھوڑ دیا مکے کو چلے گئے وہاں کی مجاورت اختیار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وزیر کا ذکر فرمایا اور اس نعمت کے ساتھ اسکو خاص کیا یہ نہ تھا مگر اسلئے کہ اللہ تعالے اور اسکے رسول نے پہلے سے جان لیا تھا کہ اسکا انجام بخیر ہوگا وجہ اسکی یہ ہوئی کہ علی بن عیسے سوار ہوکے اسکے ساتھ بہت بڑی اردلی تھی غربا کہنے لگے یہ کون ہے یہ کون ہے ایک عورت راہ پر کھڑی ہوئی تھی اس نے کہا تم کہاں تک کہتے رہوگے یہ کون ہے یہ کون ہے یہ تو ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالے کی نظر سے گر گیا سو جو تم دیکھتے ہو اللہ تعالے نے اسکے ساتھ اسکو مبتلا کر دیا علی بن عیسے نے اس بات کو سن لیا گھر پہنچتے ہی وزارت سے استعفا دیا اور مکے کو چلے گئے وہاں اقامت کی رحمہ اللہ تعالے ؂

حکایت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں

میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب میں دیکھا وہ شب جمعہ ستائیسویں
رمضان کی تھی آپ نے مجھہ سے ارشاد فرمایا اے علی تو اپنے کپڑے دنکو میل
کچیل سے پاک کر تجھہ کو ہر سانس میں اللہ تعالے کی مدد کا حظ ملیگا مینے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہیں ارشاد فرمایا تو جان رکھہ کہ
بیشک اللہ تعالے نے تجھے پانچ خلعت عنایت فرمائے ہیں خلعت محبت
خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام سو جو شخص اللہ
کو دوست رکھتا ہے اُس پر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ
کو پہچانتا ہے اُسکی آنکھوں میں ہر چیز حقیر ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ
کو واحد جانتا ہے وہ اُسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا اور جو
اللہ کے ساتھہ ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امن میں ہو جاتا ہے اور جو
کوئی اللہ کیلئے اسلام لاتا ہے وہ اُسکی نافرمانی نہیں کرتا ہے اور اگر
عصیان کرتا ہے تو اُس سے عذر کرتا ہے جب عذر کرتا ہے تو وہ اُسکا
عذر قبول فرماتا ہے شیخ کہتے ہیں کہ میں اسوقت اس آیت وثیابک فطہر
کی تفسیر سمجھا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جو یہ فرمایا کہ جو شخص اللہ کو دوست رکھتا ہے اُسپر ہر چیز آسان
ہو جاتی ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ محب اپنے نفس کو محبوب کے لئے ذلیل
کرتا ہے جب کوئی شدت وتکلیف اُسکو پہنچتی ہے تو رضاے محبوب میں
وہ اُسپر آسان ہو جاتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ وجود میں سوائے
فعل محبوب کے اور کچھہ نہیں دیکھتا اور جو محبوب کرتا ہے وہ محبوب ہے
اور یہ جو ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اللہ کو پہچانتا ہے اُسکی آنکھوں میں ہر
چیز حقیر ہو جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عارف باللہ اللہ تعالے کا جلال
اُسکی عظمت اُسکی کبریا اُسکی قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے اُسکے سوا سب
کچھہ اُسکی نظر مین ذلیل وحقیر معلوم ہوتا ہے اور وہ باوجود اس سب کے

جن لوگوں کو کہ اللہ تعالے نے منتخب فرمایا ہے اُنکی تعظیم کی ہے اُنکو
شرف دیا ہے اُن کی تکریم فرمائی ہے جیسے انبیا و ملائکہ علیہم الصلوۃ
والسلام اُنکے سوا اور مقبول بندے جیسے علما صلحا ان سب کی ہی تعظیم
وتکریم وتشریف واحترام کرتا ہے مگر وہ تعظیم وتکریم جو مخلوق کے ساتھہ
لائق ہے کون مخلوق جو کہ اصطفا و محبت کے ساتھہ خاص ہے اس
تعظیم میں اور تعظیم خالق مین کسیطرح کی نسبت نہیں ہے اور یہ جو فرمایا
کہ جو کوئی اللہ تعالے کو واحد جانتا ہے وہ اُسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک
نہیں کرتا اسلئے کہ شرک منافی توحید ہے اس شرک سے مراد شرک خفی
ہے جسکو عارف باللہ پہچانتے ہیں اُس سے پرہیز کرتے ہیں تاکہ اُنکی
توحید حقیقی خاص میں قدح نہ کرے رہا شرک جلی سو اسکو خاص وعام
توحید والے پہچانتے ہیں اور وہ دونوں توحیدوں میں قدح کرتا ہے۔
منجملہ اُن چیزون کے جو کہ توحید خاص میں قدح کرتے ہیں محبت غیر اللہ
لغیر اللہ ہے جیسے نفس کی محبوب چیزیں اور اُسکی مباح خواہشیں جبکہ
اُسکے ساتھہ استعانت طاعت آلہی مقصود نہو رہی محبت غیر اللہ للہ
سو یہ دونوں توحیدوں میں قدح نہیں کرتی ہے بعض اعمال میں نفس
کے لئے ایسی باریک باریک چھپی چھپی غرضیں اور حظ ہوتے ہیں کہ
سوا مقامات واحوال والے لوگوں کے اور کوئی اُنکو نہیں پہچانتا نہ اُن
سے بچ سکتا ہے اور وہ اُنکے نزدیک منجملہ شرک خفی ہیں اُنہیں سے ایک
یہ ہے کہ بعض نے کہا کہ جس شخص نے اللہ تعالے کی عبادت بطمع جنت
یا خوف نار سے کی اُس نے اللہ کے ساتھہ شرک کیا اُسکو تو اسلئے پوجے
کہ وہ اُسکے لائق ہے کہ اُسکی پوجا کیجاوے گو وہ جنت ونار کو پیدا نہ
کرتا ایسے ہی حب جاہ ومنزلت نزدیک خلق کے اور اُنسے ڈرنا اور اُن
کے نفع وضرر کا اعتقاد کرنا اور شدائد میں اُنکی طرف رجوع کرنا ہے اسکے

سوا اور بہت چیزیں ہیں جنکے بیان میں طول ہے کبھی نفس کے حظوظ مذکورہ
ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ظاہر شرع میں مباح و مندوب ہیں باوجود اسکے اگر فقیر
بغیر نیت صالح کے انکا برتاؤ کرین تو بسبب انکے اپنے مقام عالی سے
اُتار دئے جاویں جیسا کہ شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ انکو بعض فقرا نے خواب میں ایک بلند پہاڑ پر دیکھا اسکے بعد پھر
انکو پہاڑ کے نیچے دیکھا اُس فقیر نے شیخ سے تعبیر پوچھی شیخ نے فرمایا
تو یہانتک صبر کر کہ تو تیسرا خواب دیکھے پھر تو میرے پاس آنا میں سب
کی تعبیر کہدونگا وہ شخص سال بھر ٹہیرا رہا پھر اُس نے شیخ کو پہاڑ کی
چوٹی پر اپنی جگہ دیکھا اس خواب کو شیخ سے بیان کیا شیخ نے فرمایا یہ
ہے میرے لئے اللہ تعالے کے نزدیک ایک منزلت و مقام تھا میں
ایک رات ام الفقرا یعنے اپنی بی بی کے نزدیک گیا شہوت نفس سے اسکا
ایک بوسہ لیا اُسمیں اللہ تعالے کے لئے میری کوئی نیت نہ تھی سو میں
اُس مقام سے اُترپڑا جیسا کہ تو نے دیکھا پھر میں جد و جہد سال بھر
تک کرتا رہا یہانتک کہ اپنے مقام کیطرف لوٹ آیا جیسا کہ تو نے دیکھا
رضی اللہ عنہ اور یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے
کے ساتھہ ایمان لاتا ہے وہ چیزے امن میں ہو جاتا ہے اس سے مراد
ایمان کامل ہے اسلئے کہ جسکو ایمان کامل حاصل ہوتا ہے اُسکو توکل
کامل ہی حاصل ہو جاتا ہے اُسکے دل پر اللہ تعالے کا خوف و ہیبت
اُسکا جلال اُسکی عظمت و کبریا اُسکی قدرت و قہر و سطوت غالب ہو
جاتی ہے پھر وہ سوا اللہ واحد رب ماجد صاحب اسما حسنی و صفا
علیا کے اور کسیکو معطی مانع ضار و نافع خافض و رافع مفرق و
جامع نہیں دیکھتا نہ وہ اُسکے سوا اور کسی سے ڈرتا ہے نہ اُسکے سوا
اور کسی سے امید رکھتا ہے اسلئے کہ سارا عالم اُسی کے قبضے میں ہے

بغیر اُسکے ارادے کے کوئی متحرک حرکت نہیں کر سکتا ہے ہر خیر و شر نفع
وضرر اُسی کی قضا و قدر سے ہے حرکات و سکنات ارادات و خطرات جمیع
مخلوقات کے سارے مکانوں اور وقتوں میں قضاء رب الارض والسموات
سے ہیں علما ظاہر نے معقولات و منقولات کی قطعی دلیلوں سے اسکو جانا
علما باطن نے یقینی قطعی دلیلوں سے جو کہ مکاشفات و مشاہدات سے
حاصل ہوئے ہیں معلوم کیا جبکہ انہوں نے سب کچھہ اُسی سے مشاہدہ کیا
تو اُسکے سوا اور سے نہ ڈرے نہ اُسکے سوا اور سے امید رکھی اور یہ جو
فرمایا کہ جو شخص اللہ کیلئے اسلام لاتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتا
اور جو کرتا ہے تو عذر کرتا ہے اور جب وہ عذر کرتا ہے تو وہ اُسکے عذر
کو قبول فرماتا ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ جو شخص اسلام صحیح حقیقی لاتا ہے
وہ اللہ کے لئے مطیع و منقاد ہو جاتا ہے اپنے نفس کو اُسکے سپرد کر
دیتا ہے اُسکی طاعت کے لئے اپنی گردن رکھہ دیتا ہے پھر اُسکی نافرمانی
نہیں کرتا کیونکہ عصیان انقیاد و طاعت و اذعان کو منافی ہے اگر
بسابقۂ تقدیر کسی معصیت میں شیطان اُسکو پہسلا دیتا ہے تو اپنے
مالک کی طرف رجوع ہوتا ہے اُس سے مغفرت چاہتا ہے عذر پیش کرتا
ہے جب سچی توبہ کے ساتھہ عذر کرتا ہے تو مولائے کریم اپنے فضل سے
اُسکا عذر قبول فرماتا ہے رحمت و کرم سے اُسپر متوجہ ہوتا ہے مغفرت
فرماتا ہے اللهم یا ذا الجود والفضل العظیم یا معروفا بالمعروف
والاحسان القدیم صل وسلم افضل الصلوة والتسلیم علی رسولنا
سیدنا محمد النبی الکریم واجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا
واصفین بالاقوال ووفقنا لما حسن الادب وصالح الاعمال و
جد علینا بالمغفرة الشاملة والتوبة الکاملة والعطیة السنیة
الفاضلة فانك التواب الرحیم ذو الجلال والاکرام والفضل الوسیع

العیم برحمتك یا ارحم الراحمین ✤
حکایت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے بشر تو جانتا
ہے تجھے تیرے اقران کے درمیان سے اللہ تعالے نے بلند رتبہ کس لئے
کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نہیں معلوم آپ نے فرمایا اسلئے
کہ تو نے میری سنت کا اتباع کیا صالحین کی خدمت کی اپنے بھائیوں
کی خیر خواہی کی میرے اصحاب و اہل بیت سے محبت رکھی اسی بات نے
تجھے منازل ابرار پر پہنچایا ✤
حکایت بعض مشائخ کہتے ہیں کہ میں مکے کے کسی پہاڑ کے غار میں تنہا
رہتا تھا اکثر ایسا ہوتا کہ مہینے بھر یا اس سے کچھ زیادہ تک اُس پہاڑ میں
کسی آدمی کی صورت مجھے نظر نہیں آتی تھی اور میرا قوت مباح سے تھا جب
مجھے بھوک لگتی تو میں غار سے نکل کے پہاڑ کے میدان میں آتا حاجت کے
کے موافق کھا لیتا پھر وہیں چلا جاتا ایک دن میں غار سے نکلا ناگہاں میں
نے دیکھا کہ ایک سوار جنگل میں سے چلا آتا ہے جب میں نے اُسے دیکھا تو
میں اُسکو چھوڑ کے غار کے اندر چلا گیا گھڑی بھر کے بعد وہ سوار غار کے
دروازے پر آیا مجھے میرا نام لے کے پکارا میں نکل کے اُسکے پاس آیا۔
اُس نے مجھے سلام کیا میں نے کہا تو آدمیوں سے ہے اُس نے کہا ہاں
میں نے کہا تو کہاں کا ہے تجھے میرا نام کس نے بتایا اُس نے کہا میں
بادشاہ کا بیٹا ہوں تین دن سے شکار کیلئے نکلا ہوں اپنے ہمراہیوں
سے جدا ہو گیا ہوں جنگل میں حیران پھرتا ہوں مجھے پیاس لگی میں قریب
ہلاک کے ہو گیا میں نہیں جانتا مگر ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے
آیا اُسکے ہاتھ میں چھاگل تھی اُس نے مجھے پانی پلایا اور مٹھی بھر کھانا
مجھ کو دی میں نے اُسکو کھا لیا بقولات میں اُس سے زیادہ لذیذ کو

چیز میں نے نہیں پائی جب میں کھا پی چکا تو اُس نے مجھ سے کہا اے محمد
کیا تو نے اس سے پہلے توبہ کی ہے میں نے کہا یا سیدی میں ابھی آپ
کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں پھر میں نے اُسکے ہاتھ کو بوسہ دیا اُسکے ہاتھ
پر توبہ کی اور کھڑا ہو گیا میں نے کہا یا سیدی میں اللہ تعالے سے
سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے قبول کرے اُس نے آسمان کی طرف نظر
اٹھائی اور کہا اے محمد کے رب بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نبی
کے محمد پر رحم کر محمد پر رجوع ہو محمد کو قبول کر اور اُسکی آنکھوں میں آنسو
بھر آئے میں نے اپنے دل میں اُسکی دعا کی حلاوت پائی میں نے اللہ
تعالے کے ساتھ عہد کیا کہ جن باتوں سے میں نے توبہ کی ہے مرتے
دم تک پھر کبھی اُنکی طرف رجوع نہ کرونگا اُس نے مجھ سے کہا تو سوار
ہو جا میں نے انکار کیا اُس نے قسم دی کہ میں ضرور سوار ہو جاؤں
پھر میں سوار ہو گیا اور وہ میرے آگے چلا یہاں تک کہ اُس نے مجھے تیرا
مکان دکھایا تیرا نام مجھے بتایا اور مجھ سے کہا کہ تو اس شیخ کے پاس
بیٹھ وہ تجھے خیر کی راہ بتاویگا شیخ کہتے ہیں میں نے شہزادے سے
کہا تو گھوڑے کو کیا کریگا اُس نے کہا مجھے اسکی کچھ حاجت نہیں پھر
میں نے گھوڑے کو چھوڑ دیا اور شہزادے کو غار کے اندر لے گیا مباح سے
جو میں کھایا کرتا تھا اُسکے آگے پیش کیا اُس نے کھا لیا رات تک ہم بیٹھے
رہے پھر میں نے اُس سے کہا بیٹا عبادت شرکت کے ساتھ نہیں ہوتی ہم
سے قریب ایک اور غار تھا میں نے اُسکو اشارہ کیا کہ تو اُسمیں بیٹھ
وہ بیٹھ گیا پھر تین دن میں میں اُس سے ملاقات کرتا تھا میں اور وہ ایک
جگہ جمع ہوتے تھے اُسکو جب بھوک لگتی تو وہ پہاڑ کی طرف چلا جاتا۔
مباح سے اپنی حاجت کے موافق کھا لیتا پھر غار میں چلا آتا ہمارے قریب
ایک چشمہ پانی کا بھی تھا اور گھوڑا چرا کرتا ہر رات ہمارے پاس آجاتا

ایک دن شہزادہ گھبرایا ہوا میرے پاس آیا میں نے کہا تیرا کیا حال
ہے اُس نے کہا ابھی میں نے اپنے ماں باپ کو خواب مین دیکھا کہ ایک
مکان سے دوسرے مکان کی طرف میرے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور ان
کے ہاتھوں میں دو شمع ہیں جب وہ میرے قریب آتے ہیں تو ایک شخص
اُنکی طرف نکل آتا ہے اُسکے ہاتھ میں ایک بڑا جوہر ہے وہ اُن سے
کہتا ہے میں اللہ کے ساتھ تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم دونوں اِس
سے راضی ہو جاؤ اور اللہ کیلئے اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ اللہ تعالےٰ
کیطرف بھاگا ہے اور تم مجھ سے یہ جوہر لے لو وہ اُنسے یہی کہتا رہا یہاں
تک کہ اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم اُس سے راضی ہیں اور یہ جوہر
بشارت کے بدلے میں تو ہی اپنے پاس رکھ پھر میں بیدار ہوا اور میرا
یہ حال ہے میں نے کہا بیٹا یہ تیری توبہ کا ثمرہ ہے اللہ تعالےٰ نے
اُسکو تجھے دکھا دیا میرے کہنے سے وہ خوش ہو گیا پھر وہ خوش رہا۔
یہانتک کہ ایکرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ
جس مکان میں میں ہوں آپ وہاں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ تو اُس
جوان آبادی کیطرف جاؤ تاکہ تم سے لوگوں کو نفع ہو اور تم کو نفع ہو
جب صبح ہوئی تو میں جوان کے پاس گیا اور اپنا خواب بیان کیا اُس
نے کہا یا سیدی مین نے بھی رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میرے
سیدھے ہاتھ میں ایک رسی ہے اور ایک آدمی خوبصورت میرے پہلو
میں کھڑا ہوا اُسکو مجھ سے کھولتا ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ جو تجھے
حکم کیا گیا ہے اُسکو مان میں نے اُس سے کہا بیٹا اس بات پر اللہ
تعالےٰ کے لئے حمد ہے پھر میں اور جوان پہاڑ سے اُترے یہانتک
کہ دیار بکر کے ایک شہر میں پہنچے اور گھوڑا ہمارے پیچھے چلا آیا اُس
شہر میں ایک رباط تھی ہم اُسمیں داخل ہوئے جو شیخ کے رباط میں

تھا اُسکے انتقال کو دو دن گزرے تھے جب لوگوں کی نگاہ مجھ پر پڑی
تو کہنے لگے کہ یہ وہی آدمی ہے اور میں خاموش رہا انہوں نے کہا شیخ
تم اس مکان میں رہو پھر ایک شیخ خوبصورت آیا مجھے سلام کیا اور کہا یا
سیدی تم للہ ہمارے نزدیک رہو میں نے کہا علی خیرۃ اللہ ایک فقیر
اُس دن ہمارے پاس آیا گھوڑا ہم نے اُسکو دیدیا اور اُسکا قصہ اُسکو
کہدیا بیس برس تک میں اور جوان اُس رباط میں رہے کسی کو معلوم نہوا
کہ اس جوان کا کیا قصہ ہے یہ کہاں کا ہے یہانتک کہ اُسکا انتقال ہو
گیا رحمہ اللہ تعالےٰ پھر میں حج کیلئے رباط سے نکلا ارادہ میرا مکے میں رہنے
کا تھا راوی کہتا ہے کہ تیس برس تک شیخ مکے میں رہے وہیں اُن کا
انتقال ہوا بطحا میں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ✦

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں مکے میں تھا ایک آدمی یمن
کا میرے پاس آیا مجھ سے کہا کہ میں تیرے لئے ایک ہدیہ لایا ہوں پھر
ایک آدمی سے جو اُسکے ساتھ تھا کہا کہ تو اس سے اپنا قصہ بیان
کر اُس نے کہا کہ میں صنعا سے حج کیلئے چلا ایک جماعت میری مشایعت
کیواسطے میرے ساتھ آئی اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب
تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو تو میری طرف
سے آپ کی اور آپ کے دونوں مصاحبوں کی خدمت بابرکت میں سلام
عرض کرنا جب میں مدینے میں پہنچا تو اُس شخص کا سلام کہنا بھول گیا
پھر ہم مدینے سے نکل کے ذوالحلیفہ میں آئے جب مین نے احرام باندھنے
کا ارادہ کیا تو اسوقت مجھے اُسکا پیام یاد آگیا میں نے اپنے ہمراہیوں
سے کہا کہ تم میری سواری کی حفاظت کرو یہانتک کہ میں مدینے
میں جاکے اپنا کام کرکے واپس آؤں اُنہوں نے کہا کہ قافلہ تو ابھی
روانہ ہوتا ہے ہم کو خوف ہے کہ تو نملے میں نے کہا کہ تم میری سواری

کو اپنے ہمراہ لے جاؤ پھر میں مدینے میں گیا اور اُس شخص کیطرف سے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے صاحبین رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھا
پھر میں وہاں سے چلا تھے میں رات ہوگئی ایک شخص میرے سامنے آیا میں
نے اُس سے قافلے کا حال پوچھا اُس نے کہا چلا گیا میں لوٹ کے
مسجد نبوی میں آگیا میں نے کہا کہ دوسرا قافلہ آنے تک میں یہیں
رہوں گا رات کو سویا پچھلی رات کو خواب میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ یہ آدمی ہے آپ نے میری طرف
التفات فرمایا اور ارشاد کیا ابوالوفا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میری کنیت ابوالعباس ہے مجھ سے فرمایا کہ تو تو ابوالوفا ہے آپ
نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد الحرام میں مجھے رکھدیا پھر میں آٹھ روز
مکے میں رہا یہانتک کہ قافلہ آیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت بعض شیوخ کہتے ہیں کہ مجھے ایسی سخت بیماری ہوئی کہ میں
اپنی جان سے مایوس ہوگیا جو مجھے دیکھتا تھا اُسکو بھی ناامیدی
ہوتی تھی میں اس تکلیف میں سخت گرفتار تھا کہ جمعے کی رات نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک شخص میرے پاس آیا میرے
سر کے پاس بیٹھ گیا اُسکے بعد ایک خلق کثیر داخل ہوئی یہ لوگ آتے
وقت تو پرندوں کے مشابہ تھے جب بیٹھے تو آدمیوں کی صورت
ہوگئے پھر وہ آتے رہے میری آنکھ دروازے کیطرف تھی جب اُن
کا آنا موقوف ہوا تو جو شخص کہ میرے سرہانے بیٹھا تھا اُس نے اپنا
سر اُٹھایا اور کہا کہ اس شہر میں تین آدمیوں کی عیادت مجھے مقصود
تھی اُن میں سے ایک یہ ہے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کیا
اور دوسرا صالح خلقانی ہیں اس سے پہلے اُسکو نہیں پہچانتا تھا

اور ایک عورت ہے اُسکا نام نہیں لیا پھر اپنا ہاتھ میری پیشانی پر
رکھا اور کہا بسم اللہ ربی اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ اعتصمت
باللہ فوضت امری الی اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
پھر مجھ سے کہا کہ تو ان کلموں کو بہت پڑھا کر انہیں ہر بیماری سے شفا
ہے ہر کربت کی کشائش ہے ہر دشمن پر فتح ہے پہلے پہل جن لوگوں
نے ان کلموں کے ساتھ تکلم کیا وہ حملۃ العرش علیہم السلام ہیں
جبکہ عرش اُٹھانے کا اُنکو حکم ہوا وہ قیامت تک ان کلموں کو
کہتے رہینگے پھر ایک آدمی نے جو اُسکے دائیں طرف بیٹھا تھا یا میں
طرف کہا یا رسول اللہ جو کوئی ان کلموں کو دشمن کی ملاقات کے
وقت کہے آپ نے فرمایا واہ واہ اسمیں تو فتح و نصر و بشریٰ ہے
مجھے گمان ہوا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ یہ صدیق ہیں فرمایا یہ حمزہ میرے چچا ہیں رضی اللہ عنہ
پھر ہاتھ سے اُنکی طرف اشارہ کیا جو آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے
تھے اور فرمایا کہ یہ شہدا ہیں پھر اپنے پیچھے اشارہ کیا اور فرمایا کہ
یہ صالحین ہیں اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور میں بیدار ہوا
بیماری جاتی رہی بھلا چنگا ہوگیا پہلے سے بھی زیادہ صحیح و تندرست
ہوگیا والحمد للہ رب العالمین ٭

حکایت امام شعرانی طبقات کبری میں بذیل ملفوظات شیخ محمد
ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں بہت دیکھا کرتے تھے وہ کہتے ہیں
کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جو آپ
کی زیارت کیا کرتا ہوں بہت لوگ میری تکذیب کرتے ہیں آپ نے
فرمایا قسم ہے اللہ کی عزت اور اُسکی عظمت کی کہ جو اسکے ساتھ ایمان

نہ لاویگا یا اس میں تیری تکذیب کریگا وہ نہ مریگا مگر یہودی ہو کر یا
نصرانی یا مجوسی یہ شیخ ابو المواہب کے خط سے منقول ہے +
خواب شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنہ ۸۲۵ آٹھ سو پچیس
ہجری میں جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے دیکھا
آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت
حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا قول نہیں سُنا ولا یغتب بعضکم
بعضا میرے پاس ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی اُنہوں نے بعض لوگوں
کی غیبت کی تھی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تجھے لوگوں کی غیبت سننے
سے چارہ نہ ہو تو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ اور انکا ثواب
اُسکو بخش جسکی غیبت کیگئی ہے اسلئے کہ غیبت اور ثواب انشاء اللہ تعالیٰ
آپس میں متوارث و متوافق ہو جاوینگے +
خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مین نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تو اپنا ہاتھ لا میں تجھ
سے بیعت کروں میں نے عرض کیا یا رسول مجھے قدرت نہیں ہے
میں اس سے ڈرتا ہوں کہ مبایعت کے بعد مجھ سے کوئی معصیت واقع
ہو آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ لا مجھ سے بیعت کر اگر تجھ سے فلتہ و زلت
واقع ہوگی اور تو اُس سے توبہ کر لیگا تو وہ تجھے ضرر نہ پہنچائیگی گویا
آپ نے اُسطرف اشارہ فرمایا کہ کبھی بندے کے دین میں عجب یا کبر
وغیرہ سے رخنہ پڑجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے حال کی اصلاح
فرماتا ہے اس فلتہ و زلت سے رخنہ بندی کر دیتا ہے یہ بھی اُنکے
خط سے منقول ہے +
خواب ۳ ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اخذ طریق
کیلئے میرے پاس آئی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ

نے فرمایا جماعت تیرے ساتھ مومن نہیں ہے مگر ایک کو کچھ ایمان ہے
وہ تجھے کافی آنکھ سے دیکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکا خاتمہ بخیر کریگا اُسکی
موت اسلام پر ہوگی +
خواب ۴ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تصوف کا خرقہ مجھے پہنایا یہ بھی کہتے تھے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد
فرمایا کہ تو سوتے وقت یہ دعا پڑھا کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پانچ بار پھر یہ کہہ اللھم بحق محمد ارنی
وجہ محمد حالا و مآلا جب تو سوتے وقت یہ کہیگا تو میں تیرے پاس
آونگا تجھ سے ہرگز متخلف نہ رہونگا پھر فرمایا کہ یہ کیا اچھا رقیہ ہے اور کیا
اچھے معنی ہیں اُس شخص کیلئے جو اسکے ساتھ ایمان لاوے یہ بھی اُن کے
خط سے منقول ہے +
خواب ۵ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نہ چھوڑیں فرمایا
ہم تجھے نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تو میرے پاس کوثر پر وارد ہوگا اُس سے
پئیگا اسلئے کہ تو سورہ کوثر پڑھتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے درود کا
ثواب تو میں نے تجھے بخشا اور کوثر کا ثواب تو اپنے واسطے باقی رکھ پھر فرمایا
کہ جب تو اپنے عمل کو دیکھے یا تیرے کلام میں کوئی خلل واقع ہو تو تو یہ کہنا
نہ چھوڑ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب
علیہ و اسئلہ التوبۃ و المغفرۃ انہ ھو التواب الرحیم یہ بھی اُنکے
خط سے منقول ہے +
خواب ۶ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو ایک لاکھ کیلئے شفاعت

کریگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس وجہ سے اسکا مستحق ہوا فرمایا
اسلئے کہ تو مجھے درود کا ثواب بخشتا ہے ✤

خواب ۸ ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایکبار میں نے حضور صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنے میں جلدی کی تاکہ اپنے درود کو پورا کروں
اور وہ ہزار بار تہا آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو نہیں جانتا ہے کہ عجلت شیطان
سے ہے پھر فرمایا یوں کہہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد
آہستگی و ترتیل کے ساتھ مگر جب وقت تنگ ہو۔ اگر اسوقت تو جلدی کرے
تو تجھ پر کچھ نہیں ہے پھر فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھ سے ذکر کیا یہ افضل
طریقہ ہے ورنہ جسطرح تو درود پڑھے اسطرح وہ درود ہی ہے بہتر یہ
ہے کہ جب تو درود پڑھنا شروع کرے تو صلاۃ تامہ کے ساتھ ابتدا کر
گو ایک ہی بار کیوں نہ ہو ایسے ہی تام درود کے ساتھ ختم کر آپ نے فرمایا
کہ پورا درود یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی ال سیدنا ابراہیم وبارک علی سیدنا
محمد وعلی ال سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراہیم وعلی ال سیدنا
ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ یہ بھی اسکے خط سے منقول ہے ✤

خواب ۹ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو میں نے دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ تیرا شیخ ابو سعید صفروی
مجھ پر پورا درود بھیجتا ہے اور بہت پڑھتا ہے تو اس سے کہہ دے کہ جب
وہ درود ختم کرے تو وہ اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے ✤

خواب ۱۰ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلطان کے مال میں سے لو
اسکے حواشی کے مال میں سے نہ لو اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سلطان جقمق کے پاس جاؤں اور اس

سے کچھ دنیا مانگوں پھر میں اسکے پاس گیا اس نے مجھے سو اشرفیاں دیں
اور عذر کیا کہ اسکے پاس انکے سوا اور نہیں ہے ✤

خواب ۱۱ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مصر میں ایک عورت
کو دیکھا کہ وہ دروازوں پر گشت کیا کرتی حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مدح گایا کرتی تھی میں نے آپ سے اسکا حال پوچھا آپ نے فرمایا
وہ ولیہ کبیرہ ہے لیکن وہ اپنے محبوب کے ذکر کے ساتھ چھپتی ہے۔ تو
نہیں دیکھتا ہے کہ وہ اپنے کلام میں سوا جد کے اور کچھ ذکر نہیں کرتی ہے

خواب ۱۲ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے اور ایک شخص کے
درمیان میں جامع ازہر میں صاحب بردہ رحمۃ اللہ کے قول میں جھگڑا
ہوا فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم
اس شخص نے کہا کہ صاحب بردہ کیلئے اسپر کوئی دلیل نہیں ہے میں
نے کہا کہ اسپر اجماع منعقد ہوا ہے اس نے اپنی بات سے رجوع نہ کیا
پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جامع ازہر کے منبر کے پاس بیٹھا
ہوا دیکھا ہمراہ آپ کے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے آپ نے مجھ سے
ارشاد فرمایا مرحبا بحبیبنا پھر آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم جانتے
ہو کہ آج کیا حادثہ ہوا وہ بولے یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے فرمایا کہ فلاں
تعیس یہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں سب نے عرض کیا
یا رسول اللہ روئے زمین پر آپ سے افضل کوئی نہیں ہے اسنے فرمایا
تو پھر اس تعیس کا کیا حال ہے جو کہ زندہ نہ رہیگا اگر زندہ رہیگا بھی تو
ذلیل گمنام تنگ خامل الذکر دنیا و آخرت میں وہ کیوں اعتقاد رکھتا
ہے کہ میری تفضیل پر اجماع واقع نہیں ہوا کیا وہ نہیں جانتا کہ مخالفت
معتزلہ کی اہل سنت کو اجماع میں قدح نہیں کرتے ✤

یعنی ہلاک شدہ ۱۲

خواب ۱۳ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ قول بوصیری رحمہ اللہ کا فمبلغ العلم فیہ انہ بشر اسکے معنی میرے نزدیک یہ ہیں کہ منتہائے علم آپ میں اُسکے نزدیک جسکو آپ کی حقیقت کا علم نہیں ہے یہ ہے کہ آپ بشر ہیں ورنہ آپ تو روح قدس اور قالب نبوی کے ساتھ اس سب سے وراء ہیں آپ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا میں تیری مراد کو سمجھ گیا ✣

خواب ۱۱۳ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا تیری مجلس کیا اچھی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شخص کو جو اسمیں حاضر ہوا بخشدیا اسلئے کہ قاری کے فارغ ہونیکے بعد تم نے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا ✣

خواب ۱۱۴ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت میرے پاس فقہ پڑھا کرتی تھی میرے اور اُنکے درمیان میں بعض علماء کی حجتیں ضعیف کرنیمیں جھگڑا واقع ہوا اسلئے میں نے فقہ کا شغل چھوڑدیا پھر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ فقہ آپ کی شریعت سے ہے آپ نے فرمایا ہاں لیکن آئمہ میں ادب کرنے کیطرف محتاج ہے ✣

خواب ۱۱۵ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ میں تھوکا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اسکا کیا فائدہ ہے فرمایا اسکے بعد تو جس مریض پر تھوکیگا وہ اچھا ہوجاویگا ✣

خواب ۱۱۶ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھ سے رُک گئی پھر مجھے زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا تو ہماری زیارت کے لائق نہیں ہے اسلئے کہ تو ہمارے اسرار پر لوگوں کو مطلع کرتا ہے میں نے اپنے اخوان میں سے ایک شخص کو کوئی بات خواب

کی بتلادی تھی پھر میں نے توبہ کی اسکے بعد پھر زیارت ہونے لگی ✣

خواب ۱۱۷ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں اُس شخص سے نہیں ملتا جو کہ مجالس غیبت میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہتا ہے اور وہاں سے نہیں اُٹھتا ✣

خواب ۱۱۸ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ نے فرمایا یا محمد یہ کیا غفلت ہے یہ کیا سونا ہے یہ کیا اعراض ہے تجھے کیا ہوا کہ تو نے قرآن کی تلاوت چھوڑدی تلاوت قرآن میں یہ کیا سستی ہے ہرگز ایسا نہ کر بلکہ ہر روز پڑھ گو وہی جز ہوں ہر روز اس سے کم نہ ہو بعض اصحاب شیخ کہتے ہیں کہ اُسدن سے شیخ نے تلاوت قرآن کو نہ چھوڑا بعض آیات کو کئی کئی بار پڑھتے روتے جاتے آنسو گالوں پر داڑھی پر گرتے جاتے اور آہ کرتے یہاں تک کہ اُنکے وجد و کثرت بکا کے سبب سے اُن کے روبرو کوئی شخص بات نہیں کرسکتا تھا نفل نماز کے سلام کے بعد دعا کرکے سجدہ شکر بہت کیا کرتے تھے ✣

خواب ۱۱۹ شیخ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنی صلوٰۃ کا ثواب آپ کے لئے بخشا اور ثواب فلاں فلاں عمل کا اپنے اعمال سے اگر یہ وہی ہے جو کہ آپ نے اپنے قول سے ارادہ کیا اذا تکفی ھمک یغفرلک ذنبک سائل کے جواب میں کہ اُس نے آپ سے عرض کیا اجعل لک ثواب صلوتی کلھا آپ نے فرمایا ہاں میری وہی مراد ہے لیکن اتنے اتنے کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھ اسلئے کہ میں اُس سے غنی ہوں

خواب ۱۲۰ شیخ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے منہ کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ میں اس منہ کا بوسہ

لیتا ہوں جو کہ ہزار بار درود مجھ پر دن میں بھیجتا ہے اور ہزار بار رات
میں پھر فرمایا انا اعطیناک الکوثر کیا خوب ہے اگر یہ رات کو تیرا ورد
ہو پھر فرمایا تیری دعا یہ ہو اللھم فرج کربنا اللھم اقل عثراتنا اللھم اغفر زلاتنا
اور مجھ پر درود پڑھے اور کہے وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین ؛

خواب ۲۱ شیخ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص آپ پر ایک بار درود
بھیجتا ہے اللہ تعالے اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے کیا یہ اُس کے
واسطے ہے جسکا دل حاضر ہو فرمایا نہیں بلکہ یہ ہر ایک غافل کیلئے
کیلئے ہے اور اللہ تعالے امثال جبال کے اُسکو ثواب دیگا فرشتے
اُسکے لئے دعا کرتے ہیں اُسکے واسطے مغفرت چاہتے ہیں اور جو شخص
حاضر القلب ہو اُسکے ثواب کو سوا اللہ تعالے کے اور کوئی نہیں جانتا

خواب ۲۲ شیخ کہتے ہیں میں نے ایکبار کسی مجلس میں یہ کلمہ کہا الحمد
للہ لا کما لبشر بل ہو یا قوت بین الحجر پھر میں نے نبی صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اللہ نے تیری مغفرت فرمائی
اور اُنکی جنہوں نے تیرے ساتھ یہ کلمہ کہا اسکے بعد شیخ اس کلمے
کو ہر مجلس میں کہا کرتے تھے یہانتک کہ اُنکا انتقال ہوا ؛

خواب ۲۳ شیخ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کر یہ فلاں کی یہ
فلاں کی اور فلاں کے ابو الظہور اسلئے کہ وہ عورتوں کی پیٹھوں کو دیکھتا
ہے تجھ پر اُسکا کچھ ضرر نہیں ہے ؛

خواب ۲۴ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ آلہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں علم

تصوف متطفل ہوں آپ نے فرمایا تو کلام قوم کو پڑھ اسلئے کہ
اس علم پر وہی ولی ہے اور جو اسکا عالم ہے وہ ایسا تارا ہے جس کا
ادراک نہیں ہو سکتا یہ بھی اُنکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ۲۵ شیخ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا آپ نے یہ نسبت اپنے نفس مقدس کے ارشاد فرمایا کہ میں
میت نہیں ہوں میری موت تو اس سے عبارت ہے کہ جو شخص اللہ
کیطرف سے سمجھ نہیں رکھتا ہے میں اس سے مستور ہوں اور جسے
اللہ کیطرف سے سمجھ ہے تو میں اُسے دیکھتا ہوں وہ مجھے دیکھتا ہے ؛

خواب ۲۶ شیخ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا میں نے آپ سے حدیث مشہور کو پوچھا اذکروا اللہ حتی
یقولوا مجنون اور صحیح ابن حبان میں یوں ہے اکثروا من ذکر
اللہ حتی یقولوا مجنون آپ نے فرمایا ابن حبان اپنی روایت
میں سچا ہے اور اذکروا اللہ کے راوی نے بھی سچ کہا ہے ان دونوں
کو میں نے ہی کہا ہے میں نے کبھی یہ کہا کبھی یہ کہا ؛

خواب ۲۷ شیخ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا آپ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو حسّاد سے خوف نہ کر اسلئے
کہ اگر وہ تجھ سے کید کرینگے تو اللہ عزوجل اُن سے کید کریگا کیا تو
نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا انہم یکیدون کیدا واکید
کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا ؛

خواب ۲۸ بعض عارفین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو
کسی مکان میں بیٹھے ہوئے دیکھا پھر ابو المواہب حضور کی خدمت
شریف میں حاضر ہوئے آپ اُنکے لئے کھڑے ہو گئے اُن عارف نے
یہ خواب ابو المواہب سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ تم اس کو چھپاؤ

اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روح وجود ہیں آپ جسکے لئے کہڑے
ہونگے اُسکے لئے وجود کھڑا ہوگا فائدہ شیخ فرماتے ہیں کہ جو شخص
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے اُسے چاہیئے کہ آپ
کا ذکر رات دن کثرت سے کیا کرے اسکے ساتھ اولیا کی محبت بھی ہو
ورنہ باب زیارت اُس سے مسدود ہے اسلئے کہ اولیاء کرام لوگوں کے
سردار ہیں اُن کے غصے سے ہمارا رب خفا ہوتا ہے اور ایسے ہی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خفا ہوتے ہیں اور یہ بھی کہتے تھے کہ اولیا
اللہ ایسے امور پہ مطلع ہوتے ہین جن پر علماء کو اطلاع نہیں ہوتی سو جو
شخص اپنے دین پہ خائف ہو اُسے چاہیئے کہ ان حضرات کے ساتھ
ادب و تسلیم ہی کا برتاؤ رکھے رضی اللہ عنہ ✤

لقا حضرت عیسےٰ علیہ السلام

حکایت بعض مشائخ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن شفق نے طرسوس میں
مجھ سے کہا کہ میں نے ابو الخیر سے ایک ایسی بات سُنی کہ میرا دل اُسکو
قبول نہیں کرتا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کہ ابو الخیر
نے ذکر کیا کہ اُنکی ملاقات حضرت عیسےٰ بن مریم علیہ السلام سے ہوئی۔
میں نے ابو بکر سے کہا کہ میں ابو الخیر کی تصدیق کے لئے ایک حکایت
تم سے بیان کرتا ہوں میں نے محمد بن حامد سے سُنا اُنہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ذکر کیا کہ میں ایسی امت پر کیوں
خوف کروں جنکا اول میں ہوں اور آخر انکا عیسےٰ ہے صلوات
اللہ وسلامہ علیہما ابن حامد نے مجھ سے کہا کہ عیسےٰ علیہ السلام تین بار
اُترینگے اول بار میں تو اولیاء کیلئے ظاہر ہونگے اور دوسری میں صلحا
کیواسطے اور تیسری بار بیت المقدس میں اُترینگے پھر عام خاص سب

انکو دیکھ لینگے ابن شفق اپنے گھر میں گئے اور سواری پہ سوار ہو کے
نکلے میں نے کہا تم کہاں جاتے ہو کہا میں ابو الخیر کے پاس جاتا ہوں
تاکہ اُن سے قصور معاف کراؤں میں نے کہا تم کل تک توقف کرو
اُنہوں نے کہا نہیں میں موت سے ڈرتا ہوں پھر وہ کئی دن کے بعد
طرسوس لوٹ کے گئے میں اُن کی ملاقات کو گیا وہ کہنے لگے کہ میں جس
بات کیلئے گیا تہا اُس سے زیادہ تعجب کی بات کے ساتھ لوٹ کے
آیا وہ یہ ہے کہ میں ابو الخیر کے پاس پہنچا وہ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے
محراب میں بیٹھے ہوئے تھے جب میں مسجد کے دروازے میں پہنچا تو
اُنہوں نے کہا اے ابو بکر تو لوٹ جا ہم نے تیرے لئے معاف کر دیا
رضی اللہ عنہ ✤

رؤیت ملائکہ علیہم السلام

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
جبریل صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اُنکے ہاتھ مین ایک کاغذ
تھا مین نے کہا آپ اِسکو کیا کروگے کہا میں محبوں کے نام لکھتا ہوں
میں نے کہا آپ اُن کے نیچے لکھدو محب المحبین ابراہیم بن ادہم ندا
ہوئی اے جبریل تو اسکو اُن کے اول لکھ رضی اللہ عنہ ✤
حکایت ابو عبد اللہ جوہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سال
عرفات میں تہا جب پچھلی رات ہوئی تو میں سو رہا میں نے دیکھا کہ دو
فرشتے اُترے آسمان سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال
کتنے لوگوں نے وقوف کیا اُس نے کہا کہ چھ لاکھ نے سو ان میں سے
سوا چھ آدمیوں کے اور کسی کا حج قبول نہیں ہوا مین نے چاہا کہ میں
اپنے مُنہ پہ طمانچہ ماروں اور اپنے نفس پر روؤں اتنے میں دوسرے

نے کہا کہ اللہ تعالے نے سب ہی کیا کیا اُس نے کہا کہ کریم نے اُن کی
طرف بنظر کرم دیکھا ان چھہ آدمیوں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک لاکھ
بخشدیا اور چھہ کے سبب سے چھہ لاکھ کی مغفرت فرمائی وذلک فضل
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ✤

حکایت ۳ بعض مشائخ کہتے ہیں کہ میں مکے میں بیٹھا ہوا تھا میرے
ساتھ ایک جماعت صالحین کی تھی ایک آدمی ہم میں ہاشمی تھا اُسکو
غش آگیا جب اُسے ہوش آیا تو کہنے لگا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا جو میں
نے دیکھا ہم نے کہا کہ ہم نے کچھہ نہیں دیکھا اُس نے کہا کہ میں نے
دیکھا کہ فرشتے احرام باندہے ہوئے کعبے کے گرد طواف کر رہے ہیں
میں نے اُن سے پوچھا تم کون ہو اُنہوں نے کہا ہم فرشتے ہیں میں
نے کہا تمہاری حب اللہ تعالے کیلئے کیسی ہے اُنہوں نے کہا ہماری
حب جوانی ہے اور تمہاری حب برانی ہے میں کہتا ہوں اُنکی مراد
یہ ہے کہ ہماری حب اندر سے ہے اور تمہاری حب باہر سے بعض
کہتے ہیں کہ میں کسی وقت رات کو قبہ بیت المقدس کی کیطرف گیا رات
کو وہیں رہا میں کھڑا ہوا نماز پڑہ رہا تھا کہ ناگہاں قبے کے دو ٹکڑے
ہوگئے اور وہ پھٹا ہوا رہا یہانتک کہ میں نے آسمان کو دیکھا پھر اُس
میں سے ایک خلق اُتری یہ لوگ اتنی کثرت سے تھے کہ سوا اللہ تعالے
کے اور کوئی اُنکو شمار نہیں کرسکتا وہ سب یہ کہتے تھے سبحان
من ھو ھو سبحان من لیس الا ھو احیا ثم احیا پھر وہ یہی
کلمے کہتے رہے جب آخر رات ہوئی تو ایک شخص نے اُن میں سے جو
میرے قریب تھا مجھہ سے کہا کہ تیرا کیا قصہ ہے میں نے کہا کہ میں نے
چاہا کہ رات کو اس جگہ نماز پڑہوں تم کون ہو اُنہوں نے کہا ہم فرشتے
ہیں کل کو ہم بیت المعمور میں داخل ہوئے تھے اور اب قیامت تک

وہاں پھر نہ جاوینگے وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور
میں داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک لوٹ کر یہ وہاں نہیں جاتے
جب یہ اپنے دن میں وہاں جاتے ہیں تو اُس رات کو بیت المقدس
اور صخرہ کی طرف آتے ہیں پھر یہاں سے بیت اللہ الحرام کو جاتے ہیں
سات پھیرے کعبے کے گرد پھرکے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز
پڑہتے ہیں پھر مدینے کیطرف جاتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سلام پڑہتے ہیں اسکے بعد اپنی صف کیطرف چلے جاتے ہیں
جب یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑہ گئے تو قبہ مل گیا اور صبح ہوگئی ✤

رؤیت لیلۃ القدر

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا اُسکے
دیکھتے ہی اللہ تعالے نے شب قدر پر مجھے مطلع فرما دیا کہ جس رات کو وہ
ہوگی اور اُس رات کو مجھے پہچنوا دیا میں نے اُسکو خوب معلوم کر لیا جبکہ
لیلۃ القدر کی رات معین آئی تو میں اُس سے اسطرح بھاگتا تھا جیسے قرضدار
قرضخواہ سے بھاگتا پھرتا ہے اور اُسکے انوار میری آنکھوں میں چمکتے تھے اور
میں یہ کہتا جاتا تھا کہ یا رب تیری عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں تیرے
ساتھہ لیلۃ القدر کیطرف محتاج نہیں ہوں بعض صالحین کہتے ہیں کہ الحمد للہ
ہمارے سب وقت لیلۃ القدر ہیں بعض نے کہا کہ میں نے ایک سال
چھبیسویں تاریخ رمضان میں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیاری میں مصروف
ہیں جسطرح دولھن والے دولھن کو ایک رات پہلے تیار کرتے ہیں سنوارتے
ہیں جب ستائیسویں رات ہوئی اور وہ جمعے کی رات تھی تو میں نے دیکھا
کہ فرشتے آسمان سے اُتر رہے ہیں اُنکے ساتھہ نور کے طباق ہیں جب
اٹھائیسویں رات آئی تو میں نے اُسکو خفا دیکھا وہ کہتے تھے کہ میں نے

مانا کہ لیلۃ القدر کیلئے ایک حق ہے کہ اُسکی رعایت کیجاتی ہے کیا میرے لئے کوئی حق نہیں ہے کہ اُسکی رعایت کی جائے امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید اُسکا غصہ لوگوں پر ہوگا اسلئے کہ اُنہوں نے اُسمیں جاگنا چھوڑ دیا باوجود اسکے کہ وہ لیلۃ القدر کی پڑوسن ہے پڑوسی کا حق ہے۔ کہ جس چیز کے ساتھہ اُسکا اکرام کیا جاوے اُسکے ساتھہ اُسکے پڑوسی کا بھی اکرام کرنا چاہئے اور نور کے طباق جو فرشتوں کے ساتھہ تھے وہ شاید اُن لوگوں کے لئے ہدیہ ہوگا جنہوں نے لیلۃ القدر کو زندہ رکہا یعنے اُس میں بیدار رہے ذکر اللہ و تلاوت قرآن و نماز سے اُسکو معمور رکہا اور اُنکے لئے جنکو اللہ تعالے نے اس رات کی برکت سے کچھہ عنایت فرمایا بعض صالحین نے ذکر کیا کہ انہوں نے لیلۃ القدر میں ہر چیز کو یہانتک کہ درخت پتھر کو اللہ عزوجل کے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکہا اور ایسے انوار دیکھے کہ انہوں نے وجود کو عرش سے فرش تک بہر دیا بعض فقرا نے مجھہ سے کہا کہ میں نے لیلۃ القدر میں یہ آیت نور سے لکھی ہوئی دیکھی ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا الخ اِس میں اشارہ ہے اسطرف کہ اس دعا کے پڑہنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور اسطرف بھی اشارہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالے کے مکر سے بےخوف نہ ہو اللھم انا نعوذ بک من مکرک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمتہ انک انت الوھاب ؁

رویت حور

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک برس میں محمل میں سوار ہوکے حج کیلئے چلا راہ میں لوگوں کو میں نے پیدل چلتے دیکہا میں نے بھی اُنکے ساتھہ پیدل چلنا چاہا پھر میں اُتر پڑا اور ایک شخص

کو محمل میں سوار کر دیا اور میں اُنکے ساتھہ چلنے لگا ایک چوکی تک ہم آگے چلے گئے پھر ہم راہ سے علیحدہ ہوکے سو رہے میں نے خواب میں دیکہا کہ کئی عورتیں طشت و ابریق چاندی کے ہاتھوں میں لئے ہوئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دہو رہی ہیں جب سب کے پاؤں دہو چکیں صرف میں باقی رہا تو ایک نے اپنی ساتھہ والیوں سے کہا کیا یہ اُن میں سے نہیں ہے اُنہوں نے کہا کہ اس کیلئے تو محمل ہے پھر اُس نے کہا کہ یہ بھی اُن میں سے ہے اسلئے کہ اس نے اُنکے ساتھہ چلنے کو دوست رکہا پھر اُنہوں نے میرے پاؤں دہوئے ساری تھکن جو مجھے معلوم ہوتی تھی دور ہوگئی رضی اللہ عنہ ؁

رویت جنت و حور و قصور

حکایت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سال میں نے حج و زیارت کا قصد مجردانہ کیا میں کسی راہ مین جا رہا تہا کہ ناگاہ ایک جوان نہایت خوبصورت عراق کے رہنے والوں میں سے جا رہا تہا جو میرا ارادہ تہا اُسکا ارادہ بھی میرے ساتھہ وہی تہا جب قافلہ چلتا تو وہ قرآن شریف پڑہا کرتا جب قافلہ اُترتا تو وہ نماز پڑہنے لگتا اور وہ باوجود ان سب کے دن بہر روزہ رکہتا رات بہر کہڑا رہتا اُس کا یہی حال رہا یہانتک کہ ہم مکے میں پہنچے اُس نے مجھہ سے جدائی چاہی مجھے رخصت کرنا چاہا میں نے اُس سے پوچھا کہ اے میرے بیٹے یہ تیرا حال جو میں نے دیکہا تجھے اس پر کس چیز نے مستعد کیا اُس نے کہا اے ابو سلیمان تم مجھے ملامت مت کرو میں نے خواب میں ایک محل جنت کے محلوں میں سے دیکہا کہ وہ چاندی سونے کی اینٹوں سے بنایا گیا ہے اور ایسے ہی اُس کے کنگرے تھے ہر دو کنگروں کے بیچ مین ایک حور بیٹھی

ہوئی تھی ایسی خوبصورت تھی کہ اُسکی مثل دیکھنے والوں نے کبھی نہیں دیکھی اسلیئے کہ اُسکا حسن وجمال اور رونق وکمال نہایت درجے کا تھا وہ سب حوریں اپنے بالوں کی چوٹیاں لٹکائے ہوئے تھیں ایک نے مجھے دیکھکے تبسم کیا اُسکے دانتوں کے نور سے جنت پر نور ہوگئی پھر اُس نے مجھ سے کہا اے جوان تو میری طلب میں اللہ تعالےٰ کی عبادت خوب کر تاکہ میں تیرے لیئے ہوں اور تو میرے واسطے ہو پھر میں جاگ اُٹھا سو میرے حال کا یہ قصہ ہے اے ابوسلیمان مجھے لائق ہے کہ میں عبادت الٰہی میں جدجہد کروں اسلیئے کہ جو شخص کوشش کرتا ہے اُسکا مطلب حاصل ہوجاتا ہے اور یہ سب میری کوشش جو تو نے دیکھی صرف ایک حور کے خطبے میں ہے پھر میں نے اُس سے دعا چاہی اُس نے میرے لیئے دعا کی اور قی اللہ مجھ سے اخوت کی پھر وہ چلاگیا میں نے اپنے نفس کو عتاب کیا میں نے کہا اے نفس بیدار ہو اور اس اشارے کو سن جو کہ فی الحقیقت بشارت ہے جبکہ یہ سب کوشش ایک حور کی طلب میں ہوئی تو جو شخص رب حور کو طلب کرے اُسکو کس قدر جد وجہد کرنا چاہیئے **فائدہ** امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یہ منامات جو صالحین دیکھتے ہیں یہ اسرار ہیں کہ حق سبحانہ وتعالےٰ اُنکے قلوب صافیہ کے آئینوں میں اُن کے لیئے ظاہر فرماتا ہے یہ رویاے صالحہ ہے جو کہ اجزاے نبوت سے ایک جزء ہے ان خوابوں سے اللہ تعالےٰ انکو خوشخبری دیتا ہے اُنکو وعظ ونصیحت فرماتا ہے تاکہ اجتہاد وزہد زیادہ کریں وہ ہم جیسے نہیں ہیں کہ ہم کو وعظ کیا جاتا ہے اور ہم میں اُسکا اثر نہیں ہوتا مواعظ عجیبہ سے ایک یہ ہے کہ جس زمانے میں روض الریاحین لوگ مجھے سناتے تھے ایک شخص کے نفس نے اُس سے کہا کہ کاش کوئی شخص تجھے لونڈی جیدے اور حج کے موسم تک اُسکی قیمت لینے میں صبر کرے پھر تو اُسکو بیچ ڈالے وہ شخص

یہ تمنا کر رہا تھا کہ اتنے میں ایک مبارک فقیر آئے اور اس شخص کی تمنا کو سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا تھا انہوں نے اُس شخص سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا تو ایک قبے میں ہے اور اُس پر نور ہے اور گویا تیرے پاس ایک لونڈی ہے اور سات حوریں نہایت خوبصورت بھاری قیمتی لباس پہنے ہوئے قبے کے باہر تیری مشتاق ہیں ایک نے اُن میں سے تیری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شیخ مجنون ہے میں تو اس پر عاشق ہوں اور وہ اس جاریہ پر عاشق ہے ✣

حکایت محمد بن حسین بغدادی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میں ایک سال حج کیلئے گیا میں مکے کے رستوں میں گشت کر رہا تھا کہ ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک شیخ لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اُس لونڈی کا رنگ متغیر جسم دبلا تھا اُسکے چہرے پر چمک دمک تھی اور وہ شیخ پکار پکار کے کہہ رہا تھا ہے کوئی طالب ہے کوئی راغب ہے کوئی بیس دینار پر بڑھانیوالا اور میں ہر عیب سے بری ہوں اُسکے قریب گیا میں نے اُس سے کہا کہ قیمت تو مجھے معلوم ہوگئی مگر عیب کیا ہے اُس نے کہا یہ لونڈی مہموم مغموم ہے رات بھر کھڑی رہتی ہے دن بھر روزہ رکھتی ہے نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ ہر شہر میں اسکو وحدت وتنہائی سے الفت ہے جب میں نے یہ بات سُنی تو میرے دل میں لونڈی کی محبت آگئی میں نے وہی قیمت دے کے اُسکو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا میں نے اُسے دیکھا تو وہ زمین کیطرف سر جھکائے ہوئے تھی پھر اُس نے میری طرف سر اُٹھایا اور کہا اے میرے چھوٹے مالک تم کہاں کے ہو اللہ تم پر رحم کرے میں نے کہا عراق کا ہوں اُس نے کہا کون عراق بصرے کے یا کوفے کے میں نے کہا میں نہ بصرے کا ہوں نہ کوفے کا۔ اُس نے کہا شاید تم مدینۃ السلام بغداد کے ہو میں نے کہا ہاں کہتے

لگی واہ واہ وہ تو زہاد و عباد کا شہر ہے مجھے تعجب ہوا میں نے کہا یہ لونڈی
جس پر ایک حجرے سے دوسرے حجرے کیطرف ندا کی جاتی تھی اسکو کہاں سے
زہاد و عباد کی معرفت ہوگئی پھر میں بطور دل لگی کے اُسکی طرف متوجہ ہوا
میں نے کہا تو اُن میں سے کس کو پہچانتی ہے اُس نے کہا مالک بن دینار
بشر حافی صالح مری ابوحاتم سجستانی معروف کرخی محمد بن حسین بغدادی
رابعہ عدویہ شعوانہ میمونہ ان سب کو میں جانتی ہوں میں نے کہا تو
اُنکو کہاں سے پہچانتی ہے اُس نے کہا میں اُنکو کیونکر نہ پہچانوں
واللہ یہ تو اطباء قلوب ہیں یہ وہ ہیں جو محب کو راہ محبوب کی بتاتے
ہیں پھر اُس نے چند شعر اولیا کی مدح میں پڑھے میں نے کہا اے جاریہ
میں محمد بن حسین ہوں کہنے لگی بیشک میں نے اللہ تعالے سے سوال
کیا تھا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان میں جمع کردے اے ابوعبداللہ کہو تو
تمہارا حسن صوت کیا ہوا جس سے تم مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے
سننے والوں کی آنکھوں کو رُلاتے تھے میں نے کہا وہ اپنے حال پر
باقی ہے اُس نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ تو مجھے کچھ قرآن
شریف سُنا میں نے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُس نے ایک سخت
چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی میں نے اُسکے مُنہ پر پانی چھڑکا اُسے افاقہ
ہوا کہنے لگی اے ابوعبداللہ یہ تو اُسکا نام ہے اگر تو اُسے پہچانے اور
جنتوں میں اُسکے دیدار سے مشرف ہو تو پھر کیا حالت ہو پڑھ اللہ
تجھ پر رحم کرے میں نے یہ آیت پڑھی ام حسب الذین اجترحوا
السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء
محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کہنے لگی اے ابوعبداللہ ہم نے
نہ کسی وثن کو پوجا نہ کسی صنم کا بوسہ لیا پڑھ اللہ تجھ پر رحم کرے
میں نے پڑھا انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بهم سرادقها وان

یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب وساءت
مرتفقا کہنے لگی اے ابوعبداللہ تو نے ناامیدی کو اپنے نفس پر لازم کرلیا
تو تو اپنے دل کو خوف و رجا کے درمیان میں آرام دے پڑھ اللہ تجھ
پر رحم کرے میں نے پڑھا وجوه یومئذ مسفرة ضاحكة مستبشرة
اور یہ آیت پڑھی وجوه یومئذ ناضرة الى ربها ناظرة کہنے لگی وا
شوقاہ الی لقائہ یوم یتجلی لاولیائہ پڑھ اللہ تجھ پر رحم کرے
میں نے پڑھا یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب واباریق
وکاس من معین لا یصدعون عنها ولا ینزفون الی قولہ لاصحاب
الیمین کہنے لگی اے ابوعبداللہ میں تجھے دیکھتی ہوں کہ تو نے حور عین
سے منگنی کی پھر کچھ اُن کے مہر میں سے بھی دیا میں نے کہا تو مجھے
بتا میں تو مفلس ہوں کہا تو اپنی جان پر رات کا قیام دن کا روزہ
فقرا و مساکین کی حب لازم کرلے پھر اُس نے چند شعر ترغیب مجاہدے
میں پڑھے اسکے بعد اسکو غش آگیا میں نے اُسکے منہ پر پانی چھڑکا
اُسے افاقہ ہوا پھر اُس نے یہ مناجات پڑھی ؎

الٰهی لا تعذبنی فانی — مقر بالذی قد کان منی
فکم من زلة لی فی خطایا — غفرت وانت ذو فضل ومن
یظن الناس بی خیرا وانی — لشر الناس ان لم تعف عنی
ومالی حیلة الا رجائی — لعفوک ان عفوت وحسن ظنی

اسکے بعد پھر اُسے غش آگیا میں اُس کے قریب گیا دیکھا تو وہ مر
چکی تھی رحمۃ اللہ علیہا مجھے اُسکے انتقال کا بہت غم ہوا پھر میں
بازار کو گیا تاکہ اُسکی تجہیز و تکفین کی تیاری کروں جب میں لوٹ
کے آیا تو دیکھا کہ وہ کفنائی ہوئی خوشبو لگائی ہوئی رکھی ہے اُس
پر دو سبز حلے جنت کے حُلوں سے تھے کفن پر نور سے دو سطریں

لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا ہوا تھا دوسری سطر میں الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم و
لاھم یحزنون لکھا تھا میں نے اور تیرے اصحاب نے اسکو اٹھایا اُسپر
نماز پڑھی اور دفن کر دیا اُسکے سرہانے بیٹھ کے میں نے سورۂ یٰسین
پڑھی پھر اُسکی جدائی پر آنکھ سے روتا دل سے کڑھتا اپنی مسجد کی
طرف لوٹ آیا دو رکعت نماز پڑھی اور سو رہا خواب میں دیکھا کہ وہ
لونڈی جنت میں ہے اُسپر حُلّے ہیں اور وہ زعفران کے چمن میں ہے
اُسپر سندس واستبرق کے حلے ہیں سر پہ دُرّ و جواہر کا مرصع تاج
ہے سرخ یاقوت کی پاؤں میں جوتیاں ہیں مشک و عنبر کی خوشبو
اُس سے آرہی ہے چہرہ اُسکا سورج چاند سے بھی زیادہ روشن
ہے میں نے اُس سے کہا اے جاریہ ٹہیر تو تجھے اس مرتبے کو کس چیز
نے پہنچایا کہا فقرا و مساکین کی حب کثرت استغفار مسلمانوں کی راہ
سے ایذا کی چیز اُٹھانے نے مجھے اس درجے کو پہنچایا پھر یہ شعر پڑھنے
لگی ؎

طوبیٰ لمن سہرت فی اللیل عیناہ · وبات ذا قلق فی حب مولاہ
وناح یوما علی تفریط وبکی · خوفا لما قد جناہ من خطایاہ
وقام یرعی نجوم اللیل منفردا · خوف الوعید وعین اللہ ترعاہ

رویت موتیٰ و نفع صدقہ و دعا و قرأت احیا

حکایت ایک عابدہ عورت باہیہ نام جب قریب بموت ہوئی تو
اُس نے آسمان کیطرف سر اُٹھایا اور یہ دعا کی یاذخری وذخیرتی
ومن علیہ اعتمادی فی حیاتی ومماتی لاتخذلنی عند الموت ولا
توحشنی فی قبری جب اُسکا انتقال ہو گیا تو اُسکا ایک بیٹا تھا وہ

ہر جمعہ کی رات اور جمعے کے دن اُسکی قبر پر جاتا قبر کے نزدیک کچھ قرآن
شریف پڑھتا اُس کیلئے دعا و استغفار کرتا ایسے ہی اور مردوں
کیلئے۔ وہ کہتا ہے میں نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا میں نے اُن سے
کہا ماں تم کیسی ہو تمہارا کیا حال ہے اُس نے کہا اے بیٹے بیشک موت
کی سخت تکلیف ہے اور میں بحمد اللہ ایسے برزخ میں ہوں کہ اُسمیں
ریحان کا فرش بچھا ہوا ہے سندس واستبرق کے تکیے لگے ہوئے
ہیں اور یہ قیامت تک ایسا ہی رہیگا میں نے کہا تمہیں کوئی حاجت
ہے کہا ہاں بیٹا تو جو ہماری زیارت کیلئے آتا ہے قرآن شریف پڑھتا
ہے دعا کرتا ہے اِسکو نہ چھوڑنا میں تیرے آنے سے خوش ہوتی ہوں
جمعے کی رات جمعے کے دن جب تو آتا ہے تو مردے مجھ سے کہتے ہیں
اے باہیہ یہ تیرا بیٹا آیا میں اس سے خوش ہوتی ہوں اور میرے ارد
گرد کے مردے بھی خوش ہوتے ہیں پھر میں ہر جمعے کی رات اور
جمعے کے دن ماں کی زیارت کیلئے جایا کرتا اُنکی قبر کے پاس کچھ قرآن
شریف پڑھتا اور یہ دعا کرتا انس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم و
تجاوز عن سیئاتکم بعض نے یہ بھی زیادہ کیا وتقبل حسناتکم ایک
رات میں سوتا تھا میں نے ایک خلق کثیر کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آئی
میں نے کہا تم کون ہو تمہاری کیا حاجت ہے اُنہوں نے کہا۔ ہم
قبرستان والے ہیں تیری شکر گذاری کیلئے آئے ہیں تو قرأت و دعا
کو ہمسے قطع نہ کرنا پھر میں ہمیشہ اُن کیلئے قرآن شریف پڑھتا دعا کرتا
رہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ اس حکایت میں جو نفع قرأت
قرآن موتیٰ کے لئے مذکور ہوا یہ اُن علما کی تائید کرتا ہے جو کہ اُسکے قائل
ہیں ایسے ہی آئندہ کی حکایتیں بھی اُنکی مؤید ہیں ✤
حکایت بعض اہل علم نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے خواب میں بعض

مقابر میں اہل قبور کو دیکہا کہ وہ اپنی قبروں سے قبرستان کے میدان
میں نکلے اور کچہہ چننے لگے معلوم نہیں وہ کیا چیز تھی مجھے اس سے تعجب
ہوا اُن میں سے ایک آدمی کو میں نے دیکہا کہ وہ علیحدہ بیٹھا ہوا تہا وہ کچہہ
نہ چنتا تہا میں اُس کے قریب گیا اُس سے پوچہا کہ یہ لوگ کیا چنتے ہیں
اُس نے کہا مسلمانوں نے قرات قرآن صدقہ دعا کا جو ہدیہ ان کو
بھیجا ہے یہ اُسکو چن رہے ہیں میں نے کہا تو اُنکے ساتہہ کیوں نہیں
چنتا اُس نے کہا مجھے اسکی کچہہ حاجت نہیں ہے میں نے کہا کس
سبب سے اُس نے کہا کہ میرا بیٹا ہر روز قرآن شریف کا ایک ختم کرتا ہے
اُسکا ہدیہ مجھے بھیجتا ہے وہ فلاں بازار میں جلیبیاں بیچا کرتا ہے میں
جب نیند سے جاگا تو جس بازار کا اُس نے ذکر کیا تہا میں وہاں گیا
دیکہا تو ایک جوان آدمی جلیبیاں بیچ رہا تہا اور اپنے ہونٹوں کو ہلاتا
تہا میں نے پوچہا تو کس چیز کے ساتہہ ہونٹ ہلاتا ہے اُس نے کہا
میں قرآن شریف پڑہتا ہوں اور اُسکا ثواب اپنے والد کی قبر میں
ہدیہ بھیجتا ہوں اسکے بعد ایک مدت تک میں ٹہیرا رہا پہر میں نے مردوں
کو دیکہا کہ اپنی قبروں سے نکلے اور کوئی چیز چننے لگے جیسا پہلے دیکہا
تہا اب کی بار اُس شخص کو دیکہا کہ وہ بھی اُن کے ساتہہ چنتا تہا پہر
میں جاگ اُٹہا مجھے اس سے تعجب ہوا میں اُس بازار کی طرف گیا تاکہ
اُس لڑکے کا حال دریافت کروں وہاں معلوم ہوا کہ اُسکا انتقال ہو گیا
حکایت ایک عورت کا انتقال ہوا ایک دوسری عورت نے اُسکو
خواب میں دیکہا یہ اُسکو پہچانتی تھی اُسکے نزدیک دیکہا کہ ایک نور کا
برتن ڈہکا ہوا تخت کے نیچے رکہا ہے اس عورت نے اُس سے پوچہا
کہ اس برتن میں کیا ہے اُس نے کہا ہدیہ ہے رات کو میرے بچوں کے باپ
نے بھیجا ہے جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اُس نے میت کے خاوند سے

اُسکا ذکر کیا اُس نے کہا میں نے رات کو کچہہ قرآن شریف پڑھ کے اُسکو
ثواب بخشا تہا امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ بلاد
یمن میں ایک مردے کو اُسکے بعض اصحاب نے خواب میں دیکہا
دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے کچہہ قرآن شریف پڑھ کے اُسکا ثواب اُسے
بخشا تہا مردے نے اُس سے کہا کہ فلاں شخص سے میرا سلام کہنا اور
کہنا کہ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اُسے جزائے خیر دے جیسا کہ اُس
نے کچہہ قرآن شریف پڑھ کے مجھے ہدیہ بھیجا بعض علما نے اپنے بعض
مصنفات میں لکہا کہ شیخ امام مفتی انام عزالدین بن عبدالسلام رضی
اللہ عنہ سے اُن کے مرنیکے بعد کسی شخص نے خواب میں پوچہا کہ تم
اس مسئلے میں کیا کہتے ہو جسکا تم انکار کرتے تہے یعنی قرات قرآن
کا ثواب مردوں کو نہیں پہنچتا اُنہوں نے کہا ہیہات یہاں میں نے
اُسکے خلاف پایا جسکا میں گمان کرتا تہا رحمۃ اللہ تعالیٰ
حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شب جمعہ کو علی الصبح
مسجد کی طرف گیا تاکہ وہاں فجر کی نماز پڑہوں راہ میں میرا گذر ایک
قبرستان پہ ہوا ایک قبر کے پاس میں بیٹھ گیا نیند نے غلبہ کیا میں
سو رہا خواب میں دیکہا کہ گویا مردے اپنی قبروں سے نکلے حلقہ حلقہ
ہوکے بیٹھ گئے بات چیت کرنے لگے ناگاہ ایک جوان آدمی کو دیکہا
کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان کے کنارے میں تنہا مغموم
و مہموم بیٹھا ہے وہ مردے گھڑی بہر ٹہیرے ہونگے کہ فرشتے ہاتہوں
میں طباق لئے رومالوں سے ڈہکے ہوئے آئے گویا وہ نور کے تھے ہر
ایک مردے کے پاس جبکہ طباق آتا تو وہ اُسکو لے کے اپنی قبر کے
اندر چلا جاتا سوا اُس شخص کے کہ وہ رہگیا اُسکے پاس طباق نہ
آیا پہر وہ رنجیدہ کہڑا ہوا تاکہ اپنی قبر میں جاوے میں نے اُس سے

کہا اے اللہ کے بندے میں تجھے غمگین کیوں دیکھتا ہوں اور جو میں
نے دیکھا یہ کیا تھا اُس نے کہا اے صالح تو نے طباق دیکھے میں نے
کہا ہاں یہ کیا تھے اُس نے کہا یہ زندوں کے صدقے اور اُن
کی دعا ہے اپنے مردوں کے لئے ہر جمعے کی رات اور جمعے کے دن
میں یہ اُن کے پاس آیا کرتا ہے پھر اُس نے ایک کلام طویل ذکر کیا
اُسمیں یہ ذکر کیا کہ اُسکی ایک ماں ہے وہ دنیا میں مشغول ہو گئی اور مجھ کو
بھول گئی اُس نے نکاح کر لیا ایسے شخص کو لائق ہے کہ وہ رنجیدہ
ہو اسلئے کہ اُسکے واسطے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُسکو یاد کرے
صالح نے اُسکی ماں کا مکان پوچھا اُس نے پتا بتایا جب صبح ہوئی
تو صالح اُس کی ماں کی تلاش میں گئے اُسکے پاس پہنچے اُس سے
کلام کیا سارا قصہ اُسکو سنایا وہ رونے لگی اُسکے آنسو گالوں پر
بہنے لگے پھر کہا اے صالح وہ میرا بیٹا ہے ومن ذلّ عن کبدی و
من کان بطنی له دعاء وثدلی له سقاء وحجری لحواء پھر اُس
نے ہزار درہم مجھے دئے اور کہا تو اُنکو میرے پیارے میری آنکھ کی
ٹھنڈک پر خیرات کر اب میں بقیہ عمر دعا و صدقے سے انشاء اللہ تعالے
اُسکو نہ بھولونگی میں نے اُسکی طرف سے وہ درہم خیرات کر دئے۔
جب دوسرا جمعہ آیا تو پھر میں جامع مسجد کیطرف چلا اُسی قبرستان میں
گیا ایک قبر سے تکیہ لگایا سو گیا دیکھا کہ مردے نکلے اور وہ جوان
بھی سفید کپڑے پہنے ہوئے خوش خوش میری طرف آیا یہاں تک کہ میرے
قریب آگیا مجھ سے کہا اے صالح اللہ تعالےٰ میری طرف سے تجھے جزائے
خیر دے ہدیہ مجھے پہنچ گیا میں نے اُس سے پوچھا تم جمعے کے دن
کو پہچانتے ہو اُس نے کہا ہاں اُسکو تو پرندے بھی ہوا میں خوب
جانتے ہیں اور یوں کہتے ہیں سلام سلام لیوم صالح یعنی یوم

الجمعۃ اعاد اللہ علینا من برکتہ آمین +

فضیلت صدقہ

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایکدن نکلا جنگل کو جاتا
تہا میں نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی کم عمر دبلا سر کے بال پریشان
گرد آلود پرانے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان میں بیٹھا ہے اپنے گالوں
کو قبروں کے درمیان میں رگڑ رہا ہے بار بار آسمان کیطرف دیکھتا
ہے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا ہے آنسوں دونوں آنکھوں سے جاری ہیں
اور وہ دعا و ذکر و استغفار میں مشغول ہے تسبیح و تقدیس تحمید
و تمجید و تعظیم سے اُسکو کوئی چیز مشغول نہیں کرتی ہے جب میں
نے اُس جوان کو اس حالت پر دیکھا تو میرا نفس اُسکی طرف مائل ہوا
اُسکی ملاقات اچھی معلوم ہوئی پھر میں جس راہ جاتا تہا اُسکو چھوڑ
دیا اور اُسکی طرف متوجہ ہوا جب اُس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا
تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا مجھ سے بھاگنے لگا میں بھی اُسکے پیچھے
دوڑا شاید اُس سے مل جاؤں پھر میں اُسکو نہ پا سکا میں نے اُس سے کہا
یا ولی اللہ نرمی کرو آہستہ چلو اُس نے کہا واللہ میں یہ نہ کرونگا
پھر میں نے کہا تمہیں قسم ہے اُسکے حق کی کہ تم صبر کرو اُس نے انگلی
سے اشارہ کیا کہ میں نہ کرونگا اور کہا اللہ میں نے کہا جو تم کہتے
ہو اگر سچ ہے تو تم مجھے اپنا صدق اللہ تعالےٰ کے ساتھ بتاؤ اُس
نے باآواز بلند پکار کے کہا اللہ اللہ اللہ اور بیہوش ہو کے زمین
پر گر پڑا میں اُن کے قریب گیا اُنکو ہلایا تو وہ اُسیوقت مر چکے تھے
مجھے اس سے وہم ہوا میں نے اُن کے حال و صدق سے تعجب کیا
میں نے کہا اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کے ساتھ جسکو چاہتا ہے خاص

کرتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر میں اُسکو اُس
جگہ چھوڑ کے عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کی طرف گیا تاکہ اُسکی تجہیز
وتکفین کی تدبیر کروں جب میں لوٹ کے آیا تو وہ مجھہ سے چھپایا گیا
میں نے اُنکو تلاش کیا انکا کچھہ اتا پتا معلوم نہ ہوا نہ اُن کی کوئی خبر
سُنی میں متحیر رہا میں نے کہا یہ جوان مجھہ سے چھپایا گیا کس شخص نے مجھ سے
سبقت کی پھر ایک قائل کو سنا کہ وہ یہ کہتا ہے اے شبلی تو اس جوان کے کام سے کفایت
کیا گیا اُسکے کام کا سوائے ملائکہ کے اور کوئی متولی نہوا اور تو اپنے
رب کی عبادت لازم کر اپنے مال سے صدقہ بہت دیا کر اسلئے کہ جوان
جس مرتبہ کو پہنچا وہ اُسکو نہیں پہنچا مگر اس سبب سے کہ اُس نے کسی کو
صدقہ دیا تہا میں نے کہا میں للہ تجھہ سے پوچھتا ہوں کہ تو مجھے بتادے
وہ صدقہ کیا تہا اُس نے کہا اے شبلی یہ جوان ابتداء عمر میں عاصی
مذنب فاسق زانی تہا اللہ تعالے نے اُسکو ایک خواب دکھایا اُس
نے اُسکو ڈرایا بےچین کردیا وہ خواب یہ ہے کہ اُس نے خواب میں دیکھا
کہ اُسکا ذکر اژدہا بنگیا اور اُس کے مُنہ کو گھیر لیا پھر اُس نے اپنے مُنہ
سے آگ کا شعلہ نکالا اس شعلے نے اُسکو جلادیا یہانتک کہ کالا کوئلہ
ہوگیا وہ جوان گھبراتا ڈرتا جاگ اُٹھا اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول
ہوکے نکل بہاگا جب سے کہ وہ عبادت کیطرف متوجہ ہوا آجتک بارہ
برس کی مدت گزری اور وہ تضرع وبکا خشوع وخوف کی حالت پہ رہے
کل ایک سائل اُسکے پاس آیا ایک دن کا قوت اُس سے مانگا اُس
نے اپنے کپڑے اُتار کے سائل کو دیدئے سائل اس سے خوش ہوا.
اُس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پہیلائیں اُسکے لئے دعائے مغفرت
کی اللہ تعالے نے صدقے کی برکت کے سبب سے جسکے ساتھہ اُس نے
سائل کو خوش کیا تہا سائل کی دعا قبول فرمائی جیسا کہ حدیث شریف

میں وارد ہوا ہے کہ سائل کی دعا کو غنیمت جانو جبکہ صدقے سے اُسکا
دل خوش ہو ❋

حکایت ابوجعفر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دروازے
پہ سائل کھڑا ہوا میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ تیرے پاس کچھہ ہے اُس
نے کہا چار انڈے ہیں میں نے کہا تو یہ سائل کو دیدے اُس نے
سائل کو دیدئے جب سائل چلا گیا تو بعض اخوان نے ایک تہیلی ہدیہ
بھیجی اُسمیں انڈے تھے میں نے بی بی سے کہا کہ اسمیں کتنے انڈے
ہیں اُس نے کہا تیس میں نے کہا تیری خرابی ہو تو نے تو سائل کو
چار انڈے دئے اور تیرے پاس تیس آئے اسکا کیا حساب ہے اُس
نے کہا وہ چالیس ہیں مگر دس ٹوٹے ہوئے ہیں کسی نے اس حکایت
میں یہ بیان کیا کہ چار انڈے جو سائل کو دئے تھے اُنمیں سے تین
ثابت تھے اور ایک ٹوٹا ہوا تہا ہر ایک انڈے کے عوض دس دس
آئے مگر جیسے دئے تھے ویسے ہی آئے ❋

حکایت ایک عورت نے سائل کو ایک روٹی خیرات کی پھر صبح کا کہانا اپنے
خاوند کیلئے لے کے چلی وہ کہیتی کاٹتا تہا اُسکا گزر ایک باغ پہ ہوا اور اُس کا
بیٹا ساتھہ تہا ایک درندہ آیا اور اُسکے بیٹے کو لقمہ کر گیا ناگہاں ایک ہاتھہ
ظاہر ہوا اُس نے درندے کو طمانچہ مارا اُس نے اپنے مُنہ سے لڑکے کو پہینک
دیا ناگاہ کوئی شخص ندا کرتا ہے اُسکی آواز سنائی دیتی ہے جسم نظر نہیں
آتا کہ تو اپنا لڑکا لیلے ہم نے تجھے ایک لقمے کے عوض میں ایک لقمے کی
جزا دی ❋

حکایت حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن بعض
غزوات میں نکلا امیر لشکر نے مجھے کچھہ خرچ بہیجا تہا مجھے مکروہ معلوم ہوا
میں نے محتاج غازیوں میں اُسکو تقسیم کردیا ایک دن میں ظہر کی نماز

پڑھ کے بیٹھا ہوا تھا اس امر میں فکر کر رہا تھا مجھے اُسکے قبول کرنے اور بانٹنے پر ندامت تھی اتنے میں مجھے نیند آگئی میں نے دیکھا کہ کئی محل مزخرف تعمیر ہو رہے ہیں بہت سامان عیش و آرام کا ہے میں نے اُن کا حال پوچھا مجھ سے کہا گیا کہ یہ محل مال والوں کیلئے ہیں جسکو تو نے غازیوں میں تقسیم کیا میں نے کہا میرے لئے اُنکے ساتھ کچھ نہیں ہے کہا گیا کہ وہ محل ہے اور ایک بڑے محل کیطرف اشارہ کیا وہ محل سارے محلوں سے زیادہ خوبصورت اور بڑا تھا میں نے کہا مجھے اُنپر کیوں فضیلت دی گئی کہا گیا کہ اُنہوں نے بامید ثواب مال نکالا تو اُنکی یہ جزا ہوئی اور تو نے اُس مال کو تقسیم کیا اور تو خائف و نادم اور محاسب اپنے نفس کا تھا اسلئے اللہ تعالےٰ نے تیری سعی کے اجر پچھے دگنا دیا رضی اللہ عنہ ؂

حکایت ہے کہ رے میں ایک قاضی مالدار تھے عاشورے کے دن اُنکے پاس ایک فقیر آیا اُن سے کہا اللہ تعالےٰ قاضی کو عزت دے۔ میں ایک آدمی محتاج عیالدار ہوں تمہارے پاس اس دن کی حرمت کو اپنا شفیع بناکے آیا ہوں تاکہ تم مجھے دس سیر روٹی پانچ سیر گوشت دو درہم دو قاضی صاحب نے اُس سے ظہر کے وقت کا وعدہ کیا جب وہ اُس وقت آیا تو عصر کے وقت پر ٹالا جب وہ عصر کے وقت آیا تو اُس کو کچھ نہ دیا فقیر منکسر القلب چلا گیا راہ میں اُسکا گزر ایک نصرانی پر ہوا وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا فقیر نے نصرانی سے کہا قسم ہے اس دن کے حق و حرمت کی کہ تو مجھے کچھ دے نصرانی نے کہا یہ کیا دن ہے فقیر نے اُسکی حرمت و صفات سے کچھ بیان کیا نصرانی نے اُس سے کہا تو اپنی حاجت بیان کر بیشک تو نے بڑے حرمت والے دن کی قسم کھائی اُس نے روٹی گوشت درہموں کا ذکر کیا نصرانی نے دس قفیز گیہوں سو سیر گوشت بیس درہم فقیر کو دئے اور کہا جبتک میں زندہ ہوں یہ سب تیرے اور تیرے عیال کے لئے ہر مہینے میں بسبب بزرگی اس دن کے فقیر سب سامان لیکے اپنے گھر چلا گیا جب رات ہوئی اور قاضی صاحب نے آرام فرمایا تو اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ہاتف اُن سے کہتا ہے کہ اپنا سر اُٹھاؤ اُنہوں نے سر اُٹھایا ایک محل چاندی سونے کی اینٹوں کا بنا ہوا دیکھا اور دوسرا محل یاقوت سرخ کا اُسکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا تھا قاضی صاحب نے عرض کیا الٰہی یہ دو محل کیا ہیں کہا گیا کہ یہ دونوں تیرے لئے ہیں اگر تو فقیر کی حاجت پوری کر دیتا جب تو نے فقیر کو پھیر دیا تو وہ دونوں فلاں نصرانی کیلئے ہو گئے قاضی صاحب ڈرتے ویل و ثبور پکارتے خواب راحت سے بیدار ہوئے نصرانی کے پاس صبح کو تشریف لے گئے اُس سے کہا تو نے رات کو کون عمل نیک کیا اُس نے کہا آپ کیوں پوچھتے ہو قاضی صاحب نے اپنا خواب اُس سے بیان کیا پھر فرمایا کہ تو اپنا عمل صالح جو تو نے فقیر کے ساتھ کیا ایک لاکھ کے عوض میں بیچدے نصرانی نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے ساری زمین بھر کے روپیہ دیں تو بھی میں اُسے آپ کو نہ بیچونگا ایسے رب کریم کے ساتھ کیا اچھا معاملہ ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور بیشک اُسی کا دین حق ہے ؂

لا تحقرن ضجرة من سائل	فدوام عزك ان ترى مسئولا
لا تصرفن بالرد وجه مؤمل	فلخير يومك ان ترى مسئولا
واعلم بانك عن قليل صائر	خبرا فكن خبرا يروق جميلا
تلقى الكريم فتستدل ببشره	وترى العبوس على اللئيم دليلا
يا طالب العفو هذا يوم عاشورا	يوم غدا فضله في الناس مشهورا

ما ان دعا ربه داع لحاجته — الا دعا دعا يهواه مسرورا

ولا اتی الله فيه مذنب خجل — الا واصبح ذاك الذنب مغفورا

فتب الی الله فيه وابغ رحمته — من قبل توقف يوم العرض مذعورا

وانت فی فرق مضن وفی عرق — تقرء اكتابك بين الخلق منشورا

فاسال الهك فيه فضل رحمته — وقف علی بابه حجلان مكسورا

حکایت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ نے چار بار اپنے نفس کو رب عزوجل سے چالیس ہزار درہم کے ساتھ خریدا دس ہزار درہم نکالے اور کہا یا رب مین نے اپنے نفس کو ان کے ساتھ تجھ سے خریدا پھر دس ہزار نکالے اور کہا یارب اگر تونے اُنکو قبول فرمایا تو یہ اُنکا شکریہ ہے پھر تیسری بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا آلٰہی اگر پہلے اور دوسرے درہمونکو تونے قبول نہ فرمایا ہو تو اِنکو قبول فرما پھر چوتھی بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا آلٰہی اگر تونے تیسری بار کے درہمونکو قبول فرمایا ہو تو یہ انکا شکریہ ہے

حکایت ایک بار قحط پڑا حبیب عجمی رضی اللہ عنہ نے غلہ خرید کرکے مساکین کو تقسیم کردیا پھر تھیلیاں سین اُنکو اپنے سر کے نیچے رکھا پھر اللہ تبارک وتعالے سے دعا کی غلے والے تقاضے کیلئے اُن کے پاس آئے اُنہوں نے تھیلیاں نکالین وہ سب درہمونسے بھری ہوئی تہیں اُنکو تولا تو وہ اُنکے حقوق کے موافق تہیں پھر اُنکو دیدیا ❊

حکایت ایکبار کوئی سائل حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ ان کی بی بی آٹا گوندھ کے رکھہ گئی تہیں اور خود آگ لینے کے لئے گئیں اُنہوں نے سائل سے کہا کہ تو آٹا لیلے اُس نے لیلیا پھر اُنکی بی بی آئیں پوچھا آٹا کہاں ہے اُنہوں نے کہا کہ لوگ پکانے کے لئے لے گئے ہیں جب بی بی نے بہت پوچھا تو اُنہوں نے اُس سے قصہ کہدیا بی بی بولین سبحان اللہ ہمارے لئے ضرور کوئی چیز ہونا

چاہئے کہ ہم اُسے کہائیں ناگاہ ایک آدمی بڑا پیالہ روٹی گوشت سے بھرا ہوا لایا بی بی بولیں کیا جلدی تیرے پاس پھیر لائے ابھی اُسکو پکالیا۔ اور اُسکے ساتھہ گوشت بھی رکھہ لائے رضی اللہ عنہ ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض اسفار میں ہم ایک جماعت تھے تقدیر آلٰہی نے راہ میں ہم سب کو جمع کردیا تھا بعض ایام میں ہمارا گزر ایک گاؤں پر ہوا گاؤں میں داخل ہوتے ہی ایک شخص کو جماعت نے بھیجا اُس نے ایک ہانڈی عاریت لی اُسمیں عصیدہ پکایا ساری جماعت نے کہایا مگر ایک آدمی اُن میں سے رہگیا وہ غایب تہا اُنہوں نے اپنے ساتھہ کھانے کے لئے اُسکو نہ پکارا اُسکے پاس تہوڑا سا آٹا تھا اُسکو کوئی شخص جان پہچان کا یا کوئی دوست آشنا نہ ملا کہ اُسکے واسطے روٹی پکا دیتا وہ آٹا لئے ہوئے گھروں کے درمیان میں پھرتا تہا کہ شاید کوئی پکادے مگر کوئی اُسے نہ ملا وہ اُسی حالت میں پھر رہا تہا کہ ناگہاں ایک شخص ضعیف آفت رسیدہ اُسکو ملا قدرت آلٰہی نے بواسطہ لطف خفی بدون وعدے کے ان دونوں کے درمیان جمع کردیا اور زبان حال حکمت آلٰہیہ نے ندا کی کہ یہ رزق اس ضعیف کا ہے اور تیرا رزق اسکے بعد ہوگا اُس شخص نے آٹا اُسکو دیدیا اور بھوکا اپنے رفقا کے پاس لوٹ آیا اس درمیان کہ وہ علم غیب سے غایب تہا ناگاہ اللہ لطیف نے ایک شخص کو اُسکے لئے معین فرمایا کہ اُس شخص نے اُسکو جماعت میں سے بلایا اور شہد اور چکنا گوشت اُسی گھڑی اُسکو کھلایا یہانتک کہ وہ سیر ہوگیا بہت چلنے پر اُسکو قوت حاصل ہوئی

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں کسی مسجد میں گیا کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھوں ناگاہ مسجد میں ایک عابد تہا اور ایک تاجر

بیٹھا ہوا تھا مین نے عابد کو سنا کہ وہ یہ کہتا تھا اے میرے سید اے میرے
مولے میں آج تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے فلان فلان قسم کا حلوا
کھلاوے کہ میں سیر ہو جاؤں تاجر نے کہا واللہ اگر یہ مجھ سے مانگتا
تو میں اسکو دیدیتا لیکن یہ مجھ سے حیلہ کرتا ہے مجھسے کہتا ہے تاکہ
مین اُسے دوں واللہ میں اُسکو کچھ نہ دونگا جب وہ دعا سے فارغ
ہوا تو مسجد کے کونے میں سو رہا ناگاہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا
اور اُس کے پاس ایک قعب ڈہکی ہوئی تہی اُس نے دائیں بائیں مسجد
میں دیکھا پھر اُس نے عابد کو مسجد کے کونے میں سوتا ہوا دیکھا۔
اُس کے پاس آیا اُسکو جگایا قعب کو اُسکے روبرو رکھدیا اور تاجر
اُسکی طرف دیکھہ رہا تہا عابد نے جو کہانا اور حلوا چاہا تہا وہی اُس
میں پایا جسقدر چاہا اُسمیں سے کھایا پھر اُسکو ڈھانک دیا اور اُس
شخص کو پھیر دیا تاجر نے اُس شخص سے کہا جو کہ قعب لایا ہے
تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس شخص کو اس سے پہلے بہی پہچانتا
تہا اُس نے کہا واللہ میں اُسکو نہیں پہچانتا تہا میں تو ایک حمال ہوں
میری بی بی اور میری بیٹی نے سال بھر سے اس قسم کے کہانے کی
مجھ سے فرمائش کی تہی مگر مجھے قدرت نہ ہوئی جب آج کا دن آیا۔ تو
مین نے ایک شخص کا بوجھہ اُٹھایا اُس نے مجھے ایک مثقال سونا
دیا میں اُسکا گوشت وغیرہ خرید کے اپنے گہر لایا میری بی بی نے اُسکو
پکایا اتنے میں مجھ پہ نیند کا غلبہ ہوا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے یہاں
ایک ولی اولیاء اللہ سے آیا ہے اور وہ یہ ہے مسجد میں تو نے جو
اپنے اہل کیلئے پکایا ہے اُسمین سے اُس ولی کا جی بھی کہانا چاہتا ہے
سو تو اُس کو اُٹھا کے اُسکے پاس لیجا وہ اُسمیں سے اپنی خواہش

کے موافق کہالیگا جو باقی رہیگا اُسمیں اللہ تعالے تیرے لئے برکت
دیگا اور میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں پھر میں بیدار ہوا اور کہانا
لے آیا جیسا کہ تو نے دیکھا تاجر نے کہا کہ مین نے فقیر کو سنا تہا کہ وہ
بہی اللہ تعالے سے مانگتا تہا پھر تاجر نے حمال سے کہا کہ تو نے اس
کہانے پہ کیا خرچ کیا اُس نے کہا ایک مثقال تاجر نے کہا تو مجھ سے
دس مثقال لے اور تیرے اجر میں سے ایک قیراط مجھے دے حمال
نے کہا نہیں تاجر نے کہا بیس مثقال لے اُس نے کہا نہیں کہا پچاس
مثقال لے اُس نے کہا نہیں کہا سو مثقال لے حمال نے کہا واللہ جس
چیز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے ضامن ہوئے میرے
واسطے کفیل بنے میں اُسمیں سے تجھے کچھ نہ بیچونگا اگرچہ تو مجھے ساری
دنیا دیدے اگر اس ولی کی خواہش کے اجر سے تیرے لئے کوئی حصہ
ہوتا تو تو مجھ سے سبقت کرتا لیکن اللہ تعالے اپنی رحمت کے ساتھ
جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے تاجر پشیمان ہوا مگر اب ندامت کیا فائدہ
دیتی ہے پھر وہ مسجد سے حیران پریشان افسوس کرتا چلا گیا ❖

نفع ایمان اگرچہ آدمی کتنا ہی گناہوں میں مبتلا ہو

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے چند آدمیوں
کو دیکھا کہ ایک جنازے کو اُٹھائے ہوئے لئے جاتے تھے اُنکے سوا اور
کوئی جنازے کے ساتھ نہ تہا مین نے میت کا حال دریافت کیا لوگوں
نے کہا کہ یہ شخص نہایت درجہ کا گنہگار تہا پھر مین نے اُس پہ نماز
پڑھی اُسکو قبر میں اُتارا اُسکے بعد مین سایے میں جا کے سو رہا خواب
میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اور اُسکی قبر کو پھاڑا ایک
فرشتہ قبر میں اُترا اور دوسرے فرشتے سے کہا کہ تو اسکو اہل نار سے لکھہ

اس کا کوئی عضو ایسا نہیں ہے کہ معاصی سے سالم ہو اُس نے کہا اے میرے
بھائی تو جلدی نہ کر اسکی آنکھوں کو جانچ اُسنے کہا میں جانچ چکا اللہ عزوجل کے محارم
کیطرف دیکھنے سے بھری ہوئی ہیں اُس نے کہا اسکے کان کا امتحان کر اُس نے
کہا میں اُسکا بھی امتحان کر چکا فواحش و منکرات کے سُننے سے بھرا ہوا
ہے اُس نے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اُس نے کہا میں اُسکا بھی امتحان
کر چکا ممنوعات و ارتکاب محرمات میں خوض کرنیکے ساتھ بھری ہوئی
ہے اُس نے کہا اُسکے ہاتھوں کا امتحان کر اُس نے کہا میں انکا بھی
امتحان کر چکا لذات و شہوات حرام کے لینے سے بھرے ہوئے ہیں
اُس نے کہا اُسکے پاؤں کا امتحان کر اُس نے کہا میں اُن کا بھی امتحان
کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنے کے ساتھ بھرے ہوئے
ہیں اُس نے کہا اے میرے بھائی تو جلدی نہ کر تو مجھے اُترنے دے پھر وہ
اُترا گھڑی بھر تک میت کے پاس ٹھیرا پھر اپنے ہمراہی سے کہا کہ میں نے اسکے
دل کا امتحان کیا تو میں نے اُسکو ایمان سے بھرا ہوا پایا۔ تو اِسکو مرحوم
و سعید لکھہ لو اللہ سبحانہ و تعالے کے فضل نے اُسکے گناہوں خطاؤں
کو گھیر لیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سعادت جو اس شخص کو
حاصل ہوئی صرف بوجہ عنایت سابقہ کے تھی ہر عاصی کیلئے یہ سعادت
حاصل نہیں ہوتی تو اسکے ساتھ دھوکا نہ کھانا اسلئے کہ سارے گنہگار خطر
مشیت میں ہیں بلکہ صالح نہیں جانتے کہ اُن کا خاتمہ کیسا ہوگا نسأل
اللہ الکریم حسن الخاتمة والمغفرة والعفو والعافية فی الدنیا و
الآخرة ویسلم لنا الدین ولاحبانا ولسائر المسلمین آمین +

درجات برزخ

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ مجھے

اہل مقابر کے مقامات دکھادے میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا
قیامت ہوگئی قبریں شق ہوگئیں ناگاہ میں نے دیکھا کہ بعض مردے سندس
پر سوتے ہیں بعض حریر پر بعض دیباج پر بعض تختوں پر بعض ریحان پر
بعض ہنستے ہیں بعضے روتے ہیں میں نے عرض کیا یارب اگر تو چاہتا تو کرتا
ہیں سب کو برابر کرتا اہل قبور میں سے ایک منادی نے ندا کی کہ اے فلانے
یہ اعمال کے درجے ہیں جو لوگ کہ سندس پر سوتے ہیں وہ خلق حسن والے
ہیں اور حریر و دیباج والے شہدا ہیں اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے
ہیں اور جو ہنستے ہیں وہ توبہ و انابت والے ہیں اور جو روتے ہیں وہ گناہ
گار ہیں اور اصحاب مراتب وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالے کیلئے آپسمیں محبت
رکھتے تھے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس اصل سے میں نے نقل
کیا اُسمیں ایسا ہی ذکر کیا ہے یعنی اصحاب مراتب کی تفسیر بیان کی اور
اُسکا ذکر پہلے نہیں ہوا اور تختوں کا ذکر ہوا اور اُنکے اصحاب کی تفسیر
نہیں کی شاید مراتب سے مراد تخت ہوں جنکا ذکر پہلے ہوا حقیقت مراتب
کی یہ ہے کہ مراتب مناصب شریفہ مقامات عالیہ منیفہ کو کہتے ہیں اور بیشک
تخت والے زمیں والوں سے رتبہ و منزلت میں اشرف و اعلے ہیں گو وہ حریر
وغیرہ پر ہوں باوجود اسکے کہ جو تخت اکرام و مرتبہ عالیہ کے لئے تیار کئے
گئے ہیں وہ بھی نادر قیمتی فروش سے خالی نہ ہونگے اگرچہ تختوں کے ساتھ
فرش کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اخوانا علی سرر
متقابلین اس آیت شریف میں فرش کا ذکر نہیں فرمایا یہ بات معلوم ہے
کہ ان تختوں پر فرش بچھے ہوئے ہیں اور آیتوں میں اسکا ذکر آیا ہے
جب کوئی شخص کہے کہ بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا اور ہم اُسکے نزدیک بیٹھے
تو اس قول سے دو باتیں معلوم ہونگی ایک یہ کہ تخت پر فرش بچھا ہوا ہے
گو اُسکا ذکر نہیں کیا دوسرے یہ کہ بادشاہ تخت پر صرف اسلئے بیٹھا کہ اپنے ہمنشینوں

سے بلند ہو تاکہ رفعت ملک کے ساتھ رفعت مجلس بھی ہو جائے بادشاہ
اس بات سے راضی نہیں کہ اور کوئی اُسکے ساتھ تخت پر بیٹھے نہ وہ اور
کے ساتھ زمین پر بیٹھے اکثر یہی ہوتا ہے جبکہ احنف بن قیس بعض مصالح
مسلمین کیلئے کسی حاکم کے پاس گئے تو اُسکے ساتھ تخت پر بیٹھے بدون
اذن حاکم کے احنف نے اُسکے چہرے پر غصہ دیکھا احنف نے کہا بڑے
تعجب کی بات ہے کہ جو شخص ہر روز ایکبار یا دو بار یا تین بار یا اس سے
زیادہ اپنے ہاتھ سے نجاست کو دھوتا ہے وہ کیوں اپنے مثل پر تکبر کرتا ہے
عبد المطلب جبکہ بعض ملوک کے پاس گئے تو اس نے اُن کے چہرے کی
خوبصورتی اور قریش کی سیادت وحسب کی شرافت اور خوش تقریری
دیکھی انکا اجلال واکرام کیا یہ مکروہ سمجھا کہ انکو زمین پر بٹھاوے اور
آپ تخت پر بیٹھے اور یہ بھی خوش نہ آیا کہ انکو اپنے ساتھ تخت پر بٹھاوے
کہ تخت شاہی ومجلس علو میں اُسکے شریک ہوں اسلئے وہ تخت سے
اُتر پڑا زمین پر عبد المطلب کے ساتھ بیٹھ گیا اُنکی حاجت پوری کی انکی
تعظیم فرمائی مرتبہ عالیہ کے ساتھ اُنکو خاص کیا پس اسیطرح جو لوگ
کہ اللہ تعالے کیلئے آپس میں دوستی ومحبت رکھتے ہیں وہ اُن سب سے
جنکا ذکر اس حکایت میں ہوا افضل ہیں حدیث صحیح ترمذی میں پہلے
گزر چکا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا المتحابون فی اللہ لھم منابر من
نور یغبطھم النبیون والشھداء اور حدیث صحیح موطا میں وارد
ہے۔ یقول اللہ عزوجل وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین
فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی پس ظاہر ہے کہ دونوں حدیثیں
منام مذکور کی تائید کرتی ہیں کہ وہ لوگ اصحاب مراتب ہیں دنیا
میں کہ جمع کئے بہا من مراتب واکرم بہا من مناصب احتوت علی شرف

جل قدرہ وعظم فخرہ مع ما لھم من العیش الاھنی والجمال
الاسنی والنعیم المقیم فی جوار المولی الکریم زادھم اللہ
من نعمہ وتکرم علینا وعلیھم بکرمہ والمسلمین امین رہی یہ
بات کہ خواب میں تختوں کا ذکر ہے اور حدیث صحیح مشہور میں منبروں
کا تو ان میں کچھ تناقض نہیں ہے نہ کوئی قادح محذور اسلئے کہ شاید
قیامت میں ہونگے اور تخت قبروں میں جیسا کہ خواب مذکور میں ذکر
ہوا اور حکایات آیندہ میں مسطور ہوگا۔

علم موتٰی

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ
گویا ایک قبر کھلی ہوئی ہے میں اُسکے اندر گیا وہ فراخ تھی میں نے اسمیں
کسیکو نہ دیکھا مگر اُسمیں تخت کے پایے تھے میں نے نگاہ اُٹھائی۔ تو
تخت بلند تھا اور ایک شخص اُسپر سوتا تھا میں نے کہا ابنائے دنیا کے
کیا بُرے افعال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی رعونت وتحفہ کو نہیں چھوڑتے
مُردے کیلئے قبروں میں تخت رکھتے ہیں ناگاہ صاحب تخت نے مجھے پکارا
میں نہ چڑھ سکا اسلئے کہ تخت بہت بلند تھا پھر قبر کی جانب سے ایک
راہ سہل بن گئی میں اُسمیں چڑھا جسطرح زینے میں چڑھتے ہیں یہانتک
کہ جو شخص تخت پر سوتا تھا میں اُسکے محاذات میں پہنچ گیا ناگاہ وہ
میری والدہ تھیں رحمہا اللہ تعالے وجزاہا عنی افضل الجزاء ہو
نے نہایت شفقت ورحمت ورافت سے مجھے سلام کیا مجھ سے میرے
بھائی کا حال پوچھا وہ زندہ تھا اسکے سوا اور بھائی جنکو وہ چھوڑ گئی
تھیں اور اس خواب سے پہلے اُنکا انتقال ہوگیا تھا اُنکا کچھ حال نہ
پوچھا یہ مؤید ہے اُس روایت کا کہ جو زندوں میں سے مرجاتے ہیں

انکو اسکا علم ہوتا ہے اور مردوں کے پاس جو لوگ آتے ہیں اُن سے
اہل دنیا کا حال پوچھتے ہیں پھر بعد سلام و سوال مذکور کے مجھے رخصت
کیا اسکے بعد میں جاگ اُٹھا اُس سلام و شفقت کا رنج ایک مدت دراز
تک مجھے رہا جب میں اُسکو یاد کرتا تو اُسکی تاثیر میرے دل میں معلوم
ہوتی تھی یہ بات برسوں رہی ۞

احوال برزخ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں میں نے اپنے والد مرحوم کو بعد اُنکے
انتقال کے خواب میں دیکھا گویا وہ مجھ پر خفا تھے اسلئے کہ اُنکے مرتے
وقت میں غائب تھا ایک نہایت دور دراز جگہ میں تھا میں نے اُن سے
عرض کیا کہ آپ کو کیا معلوم نہیں کہ یعقوب علیہ السلام سے اُن کے
صاحبزادے ایک زمانہ دراز غائب رہے میں نے کہا اتنے اتنے برس
اور وہ صبر کرتے رہے والد نے فرمایا بیٹا تو ہم کو انبیا علیہم السلام کے
مشابہ کرتا ہے یا یہ کہا کہ تو ہمارے صبر کو انبیا علیہم السلام کی مثل جانتا
ہے پھر میں نے اُنکو رجب کی پہلی رات کو دیکھا اور وہ شب جمعہ تھی
بعد اسلئے کہ میں انکی قبر پر قرآن شریف پڑھ چکا تھا اب کی بار مجھے
خوشخبری دی میری ملاقات سے خوش ہوئے اور کہا حمد ہے اُس
اللہ کیلئے جس نے مجھ پر تین خصلتوں کے ساتھ احسان کیا پہلے
تیری ملاقات پھر وہ دو خصلتیں بیان کرنے نہ پائے تھے کہ میری
آنکھ کھل گئی عاملہ اللہ بلطفه وعفوه وحلمه ومغفرته و
فضله وكرمه وايانا وجميع المسلمين آمين امام یافعی رحمہ اللہ
فرماتے ہیں کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ بعض وقت مُردوں کی
روحیں علیین یا سجین سے اپنے جسموں کیطرف قبروں میں آجاتی ہیں

جبکہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے خصوصاً جمعے کی رات اور جمعے کے دن میں وہاں
بیٹھتی ہیں باتیں کرتی ہیں اہل نعیم کو چین ہوتا ہے اور اہل عذاب کو
عذاب کیا جاتا ہے اور یہ نعیم و عذاب ارواح کے ساتھ خاص ہے بغیر
اجسام کے جو روحیں علیین میں ہیں اُنکو نعیم اور جو سجین میں ہیں اُن
عذاب اور قبر میں روح و جسم نعیم و عذاب میں شریک ہوتی ہیں جبکہ
روح جسم کیطرف رجوع کرتی ہے سوائے جمعے کی رات اور جمعے کے دن
کے ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ رحمت الٰہی اور شرف وقت کیوجہ سے اُن
میں اُنکو عذاب نہیں کیا جاتا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ بھی احتمال
ہے کہ اُس وقت میں رفع عذاب گنہگار مسلمانوں سے ہوتا ہو نہ کفار
سے دوام کیلئے ایک یہ کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں ہے نہ مسلم
دوسرا یہ کہ مسلمان جمعے کی فضیلت اور اُسکی برکت کا اعتقاد رکھتا
ہے بخلاف کافر کے کہ اُسکو اس امر کا اعتقاد نہیں واللہ اعلم دلائل
شرع شریف اخبار و آثار صحیحہ شہیرہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ
قبروں میں نعیم و عذاب ہوتا ہے اور جو روحیں علیین میں ہیں اُنکو نعیم
اور جو سجین میں ہیں اُنکو عذاب ہوتا ہے بقدر سعادت و شقاوت کے
اور یہ سب باتیں عقل کے نزدیک محال نہیں ہیں اور جو دلیلیں صحیح نقل
کی اس باب میں وارد ہوئی ہیں اُنکے ذکر میں طول ہے رہے ادلہ
منقول و معقول اہلسنت کے سوا اُنکا موضع ذکر کتب اصول ہے
اُن میں طول و بسط کے ساتھ سب دلائل کو ذکر کیا ہے وہاں سے
معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اہل سنت غالب اور طریقہ اہل بدعت مغلوب
ہے نسأل الله الكريم التوفيق والهدى ونعوذ به من الخذ
لان والردى اس جگہ جو کہ ذکر نعیم و عذاب کا ارواح و اجساد کیلئے
یا خاص ارواح کیواسطے کیا گیا سو یہ عالم برزخ میں ہے اور بعد بعث کے

روح وجسم دونوں عذاب یا نعیم میں شریک ہونگے اسپر اجماع مسلمین ہے بخلاف فلاسفہ کفار کے جو کہ بعث ارواح کے قائل ہیں نہ اجساد کے یہ لوگ صابئین ہیں اور ان سے بڑہکے کفر میں فلاسفہ طبیعین ہیں جو کہ بعث اجساد وارواح دونوں کا انکار کرتے ہیں اور ان دونوں سے بڑھکر کفر میں تیسری قسم فلاسفہ کی ہے وہ دہریے ہیں جنہوں نے ارواح واجساد کے بعث کا انکار کیا اور اُسکے ساتھہ صانع عزوجل کے بہی منکر ہوئے نعوذ باللہ من جمیع ما کرہہ اللہ ✤

حکایت امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ مُردوں کا خیر یا شر میں دیکھنا یہ بھی ایک قسم کا کشف ہے اللہ تعالے زندوں کے لئے مُردوں کا حال ظاہر کر دیتا ہے غرض اس سے تبشیر یا موعظت یا میت کے لئے مصلحت ہوتی ہے کہ اُسکو خیر پہنچا دین یا اُسکا قرض ادا کر دیں یا اُسکے سوا اور مصلحت مقصود ہوتی ہے پہر یہ دیکھنا کبھی تو خواب میں ہوتا ہے اور یہ اکثر ہے اور کبھی بیداری میں ہوتا ہے یہ اولیا اصحاب احوال ومقامات عالیہ کی کرامات سے ہے جب اللہ تعالے نے کسی حکمت کے لئے جسکو وہ جانتا ہے چاہتا ہے تو وہ بیداری میں مُردوں کو دیکھتے ہیں اس باب میں بہت سی صحیح حکایتیں ہیں اُن سب کے ذکر کرنے میں طول ہے منجملہ اُنکے ایک وہ حکایت ہے جو پہلے گزر چکی کہ شیخ نجم الدین اصفہانی نے میت کو کہتے سُنا کیا تم تعجب نہیں کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے جبکہ ملقن میت کے پاس تلقین کے لئے دوسری یہ حکایت ہے کہ بعض صالحین نے مجھے خبر دی کہ امام رفیع المقام ابو الذبیح اسمعیل بن محمد یمنی مشہور بحضرمی رضی اللہ عنہ بلاد یمن میں بعض مقابر پر گزرے بہت روئے اور نہایت رنجیدہ ہوئے پہر بہت ہنسے اور فی الحال خوش ہو گئے جو لوگ وہاں حاضر تھے انکو

تعجب ہوا شیخ سے اُسکا سبب پوچھا فرمایا کہ اس قبرستان کے مردوں کا مجھے کشف ہوا میں نے انکو دیکھا کہ اُن پہ عذاب ہو رہا تہا مجھے غم ہوا میں اسلئے رویا پہر میں نے اللہ تعالے کی درگاہ میں زاری کی اُن کیلئے دعا مانگی مجھہ سے کہا گیا کہ ہم نے تیری شفاعت ان میں قبول کی اس قبر والی عورت نے کہا کہ میں بھی ان کے ساتھہ ہوں اے فقیہ اسمعیل میں فلاں ڈومنی ہوں اسلئے مجھے ہنسی آئی میں نے کہا تو بہی اُن کے ساتھہ ہے اس کے بعد شیخ نے قبر کھودنے والے کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ قبر جو نئی بنی ہے اسمیں کون ہے اُس نے کہا فلاں ڈومنی ہے جسکے لئے شیخ نے شفاعت کی تہی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض آثار میں سُنا کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ کہے یہ کلمہ اُسکے لئے نار سے فدا ہوگا میں نے امید برکت وعدہ اسکا عمل کیا پہر میں نے اپنے اہل کیلئے عمل کیا اور کئی عمل کر کے اپنے نفس کیواسطے جمع رکھے اس زمانے میں کسی گہر میں ایک جوان آدمی ہمارے ساتھہ تہا لوگ کہتے تھے کہ بعض اوقات میں جنت ونار کا اسکو کشف ہوتا ہے اور لوگ باوجود کم عمری کے اُسکے فضل کے قائل تھے اور میرے دل میں اُسکی طرف سے کچھہ تہا اتفاقاً بعض اخوان نے ہمکو اپنے گہر بلایا ہم کھا پی رہے تھے اور وہ جوان بھی ہمارے ساتھہ تہا کہ ناگاہ اُس نے ایک بڑی چیخ ماری اور بہچ گیا اور یہ کہتا تہا اے میرے چچا یہ میری ماں آگ میں ہے اور بڑی بڑی چیخیں مارتا تہا جو لوگ اُسکی چیخ کو سنتے تہے انکو اسمیں شک نہیں ہوتا تہا کہ یہ کسی امر کے سبب سے ہے جب میں نے اُسکی گھبراہٹ کو دیکھا تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج میں اسکے صدق کا تجربہ کروں اللہ تعالے نے ستر ہزار کلمے کا مجھے الہام کیا سوائے اللہ تعالے کے

اِس بات پر کسیکو اطلاع نہ تہی میں نے اپنے جی میں کہا کہ اثر حق ہے اور
جن لوگوں نے ہم سے اُسکی روایت کی وہ بھی سچے ہیں آلہی ستر ہزار
اس جوان کی ماں کا فدیہ ہے نار سے میں اپنے خطرے کو پورا نہ کرنے
پایا تہا کہ اُس جوان نے کہا اے چچا وہ نکالی گئی الحمد للہ رب العالمین
مجھے اس سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو ایمان صدق اثر کے
ساتھہ دوسرے سلامتی میری جان سے اور میرا علم اُسکے صدق کے ساتھ رضی اللہ عنہما

حکایت بعض سیاحین جبال بیت المقدس سے مروی ہے وہ کہتا
ہے کہ میں ایک شخص کے یہاں اُترا اُس نے مجھہ سے کہا کہ تو میرے ساتھہ چل
ہم ایک پڑوسی کی تعزیت کریں اُسکا بھائی مرگیا ہے پھر میں اُسکے ساتھہ گیا
اُسکو دیکھا تو وہ نہایت پریشان گھبرایا ہوا تہا تعزیت قبول نہیں کرتا تہا
ہم نے اُس سے کہا کہ تو اللہ عزوجل سے ڈر اور جان رکھہ کہ موت ایک
ایسا رستہ ہے کہ ہمارے لئے ضروری ہے اور وہ ساری خلق پر آنیوالی
ہے اُس نے کہا میں جانتا ہوں کہ بات یہی ہے جو تم کہتے ہو لیکن میں
اُس حالت سے جزع فزع کرتا ہوں جس میں شام صبح میرا بھائی گرفتار
ہے ہم نے اُس سے کہا یا سبحان اللہ کیا اللہ تعالے نے تجھے غیب پر
مطلع کر دیا اُس نے کہا نہیں لیکن میں نے جب اُسکو دفن کیا اور اُس
پر مٹی برابر کی تو ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی وہ کہتا تہا آوہ میں نے
کہا میرا بھائی واللہ میرا بھائی پھر میں نے مٹی کو ہٹا دیا مجھہ سے کہا
گیا اے اللہ کے بندے تو اِسکو مت کھول میں نے پھر مٹی کو برابر
کر دیا میں جب چلنے کیلئے کھڑا ہوا تو اُس نے اہا اوہ میں نے کہا میرا
بھائی واللہ میرا بھائی پھر میں نے مٹی کو کھولا مجھہ سے کہا گیا یہ نہ کر
میں نے پھر مٹی ویسی کر دی جیسی تہی پھر جب میں چلنے کے لئے کھڑا
ہوا تو اُس نے کہا اوہ میں نے کہا واللہ میں ضرور اُسکی قبر کو کھولونگا

پھر میں نے قبر کو کھولا دیکھا تو اُسکی کمر میں آگ کا طوق پڑا ہوا تہا اور قبر میں اُسپر
آگ چمکتی تہی میں نے طمع کی کہ اس طوق کو کاٹ ڈالوں میں نے اپنا
ہاتہہ اُسپر مارا تاکہ اُسکو قطع کروں میری اُنگلیاں جاتی رہیں اُس نے
اپنا ہاتہہ ہمارے لئے ظاہر کیا ہم نے دیکھا کہ اُسکی چاروں اُنگلیاں
جاتی رہی تھیں پھر میں اوزاعی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ قصہ
بیان کیا اور میں نے کہا اے ابو عمر یہودی نصرانی وغیرہ کفار مرتے
ہیں اُن میں ایسا دکھائی نہیں دیتا اور یہ شخص توحید و اسلام پر مرا
اور اسمیں یہ دیکھا گیا اُنہوں نے فرمایا ہاں ان لوگوں کے اہل نار
ہونے میں کچھہ شک نہیں اور اس امر کو تو اللہ عزوجل اہل توحید میں
تم کو دکھاتا ہے تاکہ تمہیں عبرت ہو اللھم سامحنا واعف عنا و
الطف بنا یا لطیف ✤

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بزمانہ تجرید
مصر میں ایک مسجد کیطرف آمد و رفت رکھتا تہا یہ مسجد مصنع فخارین
کے سامنے قرافہ کی راہ میں تھی میں رات کو وہیں رہتا تہا رات کے
وقت قبرستان کی طرف جایا کرتا تہا اللہ تعالے نے اہل قبور کا احوال
مجھہ پر کشف فرمایا جو مردے نعیم میں تھے اور جو عذاب میں بحسب اختلاف
احوال سب کو دیکھا جو جہت اُسکے متصل جانب قبح تہی اُس سے بہتر
میں نے کسی کو نہیں دیکھا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ حضرت
شیخ حسب اشارت اُن کے اسی مکان میں دفن ہونے میں نے زوال
اُنکی قبر کی زیارت کی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے شہر اشبیلیہ
میں بیمار ہوا میں چت لیٹا ہوا تہا ناگاہ میں سبز سفید سرخ پرندوں کو
دیکھنے لگا وہ دفعۃ واحدۃ اپنے پر و بالوں کو اُٹھاتے تھے اور رکھ دیتے

رہتے تھے اور کئی شخصوں کو دیکھا کہ اُنکے ہاتھوں میں ڈھکے ہوئے طباق تھے اُنمیں تحفے تھے میرے جی میں آیا کہ یہ تحفہ موت ہے میں نے اُسکا استقبال کیا اور کلمہ شہادت پڑھا ایک شخص نے ان میں سے مجھہ سے کہا کہ تیرا وقت ابھی نہیں آیا ہے یہ تحفہ تیرے سوا اور مومن کا ہے اُسکا وقت آگیا ہے میں اُن کی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ غائب ہوگئے رضی اللہ عنہم ❊

حکایت داؤد عجمی رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اُنکو قبر کیطرف اُٹھا کے لیگئے ناگاہ قبر میں ریحان بچھا ہوا تہا جس شخص نے اُنکو دفن کیا اُس نے سات ٹہنیاں ریحان کی لے لین لوگ ستر دن تک براہ تعجب اُنکی طرف دیکھا کئے وہ اپنی حالت سے متغیر نہیں ہوئیں یہانتک کہ ایک امیر نے اُس آدمی سے اُنکو لے لیا پہر وہ گم ہوگئیں ہم کو نہیں معلوم کہاں گئیں ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میں نے سکینہ طفاریہ کو بعد اُنکے انتقال کے خواب میں دیکھا یہ بی بی مجالس ذکر کو دوست رکھتی تھین میں نے کہا مرحبا اے سکینہ اُنہوں نے کہا ہیہات ہیہات سکنت گئی اور غنا آگئی میں نے کہا تمہیں مبارک ہو اُنہوں نے کہا تو ایسے شخص کا کیا حال پوچھتا ہے جسکے لئے ساری جنت مباح کی گئی میں نے کہا کس سبب سے کہا بسبب مجالس ذکر کے رضی اللہ عنہا ❊

موت اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم

حکایت جبکہ شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اُنہوں نے آنکھیں کہولین اور فرمایا کہ یہ آسمان کے دروازے کہولے گئے یہ جنتیں آراستہ کی گئیں یہ کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے

اے ابو علی ہم نے تجہکو انتہا کے رتبے کو پہنچا دیا گو تو نے اُسکا ارادہ نہیں کیا اور یہ شعر پڑہنے لگے ؎

وحقک لا نظرت الی سواکا	بعین مودة حتی اراکا
ولا استحسنت فی نظری جمالا	ولا احببت حبا غیر ذاکا
ولا استلذذت فی الدنیا لذیذا	ولا لی بغیة الا رضاکا
فمن بنظرة فضلا و منا	وبلغنی المنی حتی اراکا

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے شبلی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اللہ کیوں کہتے ہیں اور لا الہ الا اللہ نہیں کہتے اُنہوں نے فرمایا میں اُسکا بدل نہیں چاہتا اُس نے کہا اے ابو بکر میں اس سے بڑہکر چاہتا ہوں فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ وحشت حجاب میں پکڑا جاؤں اُس نے کہا میں اس سے بھی اعلے چاہتا ہوں کہا۔ فرمایا اللہ تعالے نے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون اُس شخص نے چیخ ماری اور اُسکی روح پرواز کرگئی اُسکے وارث شبلی رضی اللہ عنہ سے چمٹ گئے اُن پر خون کا دعوی کیا اور اُنکو مجلس خلیفہ کیطرف لے گئے رسالہ اُنکی طرف نکلا انسے اُنکا دعوے پوچھا۔ اُنہوں نے فرمایا روح حنت فرنت ودعیت فاجابت وسمعت فانابت فما ذنبی انا خلیفہ چیخا اور کہا کہ اِن کو چھوڑ دو اِنکا کوئی گناہ نہیں

حکایت شیخ ابو الحسن مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض صالحین سے نزع کے وقت کہا کہ تم لا الہ الا اللہ کہو اُنہوں نے تبسم کیا اور کہا مجھہ سے کہتے ہو قسم ہے اُس ذات کی عزت کی جو موت کو نہ چکھیگا کہ میرے اور اُسکے درمیان میں سوائے حجاب عزت کے اور کچھہ نہیں ہے اور اُسی دم انتقال فرمایا۔ مزنی رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑھی پکڑتے اور کہتے کہ مجھہ سا حجام اولیاء اللہ کو شہادت کی تلقین کرے

اس بات سے بڑی خجالت ہے اور جب اس حکایت کو ذکر کرتے تو رو دیتے تھے رضی اللہ عنہما ✤

حکایت اُستاذ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ ابو سعید خراز موت کے وقت تواجد بہت کرتے تھے فرمایا یہ بات عجیب نہیں ہے کہ اشتیاق میں اُن کی روح پرواز کرے شیخ ابو محمد رویم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت میں حاضر تھا وہ یہ شعر پڑھتے تھے ؎

حنین قلوب العارفین الی الذکر　　وتذکارھم عند المناجاۃ للسر

ادیرت کئوس المنایا علیھم　　فاغفوا عن الدنیا کاغفاء ذی السکر

ھمومھم جوالۃ بمعسکر　　بہ اھل وداللہ کالانجم الزھر

فاجسامھم فی الارض قتلی بحبہ　　وارواحھم فی الحجب نحو العلا تسری

وما عرسوا الا بقرب حبیبھم　　وما عرجوا عن مس بؤس ولا ضر

حکایت امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ اُستاذ ابوبکر یعنی امام ابن فورک رضی اللہ عنہ سے حکایت کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ زمانۂ طالب العلمی میں ایک شخص میرا رفیق تھا اور مبتدی تھا علم سیکھنے میں کثیر الجہد پرہیزگار متعبد تھا اُسکو باوجود اجتہاد کم حاصل ہوتا تھا ہم اُسکے حال سے تعجب کرتے تھے وہ بیمار ہوا اُس نے رباط کے اندر اولیاء کے درمیان میں اپنا رہنا مقرر کیا شفاخانے میں نہ گیا وہ باوجود بیماری کے جہد کیا کرتا تھا پھر اُسکا حال تنگ ہوا اور میں اُسکے پاس تھا وہ اس غشی میں مبتلا تھا کہ ناگاہ اُس نے آنکھ آسمان کیطرف اُٹھائی پھر کہا اے ابن فورک لمثل ھذا فلیعمل العاملون اور اُسیوقت اُس کا انتقال ہوگیا رضی اللہ عنہ ✤

حکایت جبکہ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگ اُنکے جنازے پر اوندے گرے شہر میں ایک یہودی ستر برس سے زیادہ کی عمر کا تھا اُس نے شور سنا تو وہ نکلا تاکہ دیکھے کہ کیا خبر ہے جب اُس نے جنازے کیطرف دیکھا تو کہا کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے اُس نے کہا میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ آسمان سے اُترتے ہیں اور جنازے کے ساتھ برکت حاصل کرتے ہیں پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اُسکا اسلام اچھا ہوا ✤

حکایت ایک جوان آدمی جنید رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا کرتا تھا جب وہ کچھ ذکر سُنتا تو چیختا ایک دن جنید رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا اگر تو دوبارہ ایسا کریگا تو میں تجھے اپنے ساتھ نہ رکھونگا اسکے بعد جب وہ ذکر سُنتا تو متغیر ہوتا اور اپنے نفس کو ضبط کرتا رہتا تک کہ اُسکے ہر بال سے خون کے قطرے ٹپکتے ایک دن اُس نے چیخ ماری اور اُسی میں اُسکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہ ✤

حکایت بعض صالحین اللہ تبارک و تعالے سے دعا کرتے تھے کہ اُن کا اکرام کرے اور اُنکو چھپاوے ایک رات صبح تک نماز پڑھتے اللہ تعالے سے زاری کرتے رہے اُن کے بعض اصحاب نے اُنکی طرف دیکھا اُن کے سر پر نور کا قندیل لٹکتا معلوم ہوا دیکھنے والوں کو اُسکی شعاع نظر آتی تھی کسی نے اُن سے اسکا ذکر کیا اُنہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

یا صاحب السر ان السر قد ظھرا　　ولا ارید حیاۃ بعد ما استترا

پھر سجدہ کیا اللہ تعالے نے سجدے کی حالت میں اُن کی روح قبض فرمالی رضی اللہ عنہ ✤

نعیم اولیاء رضی اللہ عنہم بعد وفات

حکایت جبکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اُنکو اُنکے

بعض اصحاب نے خواب میں دیکھا کہ وہ جھنڈ سے چلتے تھے وہ کہتے ہیں میں
نے اُن سے پوچھا یا اخی یہ کون چال ہے اُنہوں نے فرمایا یہ خدام
کی چال ہے دارالسلام میں۔ میں نے پوچھا اللہ تعالےٰ نے آپ کے
ساتھہ کیا کیا اُنہوں نے فرمایا مجھے بخش دیا اور سونے کی دو جوتیاں
پہنائیں اور ارشاد فرمایا کہ یہ اسکا بدلا ہے کہ تو نے کہا قرآن اللہ کا
کلام منزل غیر مخلوق ہے اور کہا اے احمد کھڑا ہو جس جگہ تو چاہے پھر میں
جنت میں داخل ہوا ناگاہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے دو سبز
پر تھے وہ اُن کے ساتھہ ایک کھجور سے دوسرے کھجور کیطرف اُڑتے پھرتے
تھے اور یہ آیت شریف پڑھتے جاتے تھے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ
واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین
میں نے اُن سے پوچھا عبدالواحد وراق رضی اللہ عنہ کی کیا خبر ہے
کہا ترکتہ فی بحر من النور فی مرکب من النور یزار بہ الملک الغفور
میں نے پوچھا بشر بن حارث کے ساتھہ اللہ نے کیا کیا کہا واہ واہ
بشر کی مثل کون ہے میں اُنکو ملک جلیل کے روبرو چھوڑ کے آیا ہوں
اور وہ اُنپر متوجہ ہے اور وہ اُن سے یہ فرمارہا ہے کل یا من لم یاکل
واشرب یا من لم یشرب وانعم یا من لم ینعم بعض صالحین کہتے
ہیں کہ میں نے معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے
ہیں اور حق عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے یہ کون ہے اُنہوں
نے عرض کیا یارب تو اُنکو خوب جانتا ہے فرمایا یہ معروف کرخی ہے
میری حب کے نشے میں چکناچور ہے وہ بغیر میری ملاقات کے ہوش
میں نہ آئیگا ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی
رضی اللہ عنہ کو اُن کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے
کہا یا ابا عبداللہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی

کرسی پر بٹھایا اور تازے موتیوں کو مجھہ پر نثار کیا بعض اخیار فرماتے
ہیں میں نے ابواسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی رضی اللہ عنہ
کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اُن پر سفید کپڑے تھے اور اُن
کے سر پر تاج تھا میں نے پوچھا یہ سفیدی کیا ہے کہا طاعت کا شرف ہے
میں نے کہا اور تاج کہا علم کی عزت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ
اللہ تعالےٰ نے موسیٰ عیسےٰ علیہما السلام سے امام غزالی رضی اللہ عنہ کے
ساتھہ فخر کیا اور فرمایا تمہاری امت میں اس کی مثل کوئی عالم ہے اُنہوں
نے کہا نہیں رضی اللہ عنہ وعن جمیع الاولیاء والعلماء اجمعین

حکایت بلال خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تیہ بنی اسرائیل میں
تھا ناگاہ ایک آدمی میرے ساتھہ چلنے لگا مجھے الہام ہوا کہ یہ خضر صلوات
اللہ علیہ ہیں میں نے اُن سے کہا تمہیں حق کی قسم ہے تم کون
ہو اُنہوں نے کہا میں تیرا بھائی خضر ہوں میں نے کہا میں آپ سے کچھہ
پوچھنا چاہتا ہوں اُنہوں نے کہا پوچھہ میں نے کہا آپ شافعی رضی
اللہ عنہ کے حق میں کیا کہتے ہو اُنہوں نے کہا وہ اوتاد سے ہیں میں نے
کہا احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حق میں کیا کہتے ہو کہا رجل صدیق
میں نے کہا بشر بن حارث کے حق میں کیا کہتے ہو کہا اُنہوں نے اپنے
بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا میں نے کہا کونسے وسیلے کے سبب سے میں نے
آپکو دیکھا کہا اس سبب سے کہ تو اپنی ماں کے ساتھہ احسان کرتا ہے

حکایت بعض صالحین نے بشر بن حارث رضی اللہ عنہ کو خواب میں
دیکھا اُن سے پوچھا اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھہ کیا کیا اُنہوں نے
کہا مجھے بخشدیا اور آدھی جنت میرے لئے مباح کردی اور فرمایا کل
یا من لم یاکل واشرب یا من لم یشرب اور فرمایا اے بشر اگر تو

انگارے پر سجدہ کرتا تو بھی تو اُسکا شکر ادا نہیں کرسکتا جو میں نے تیرے لئے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُنسے فرمایا بیشک میں نے تیری روح قبض کی جس دن کی اس حال میں کہ روے زمین پر تجھ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہ تھا۔ امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت خضر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے کہ انہوں نے اپنے بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا +

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میرا بیٹا شہید ہو گیا تھا میں نے اُسکو نہیں دیکھا مگر اُس رات کو کہ جس میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا وہ اُس رات مجھے دکھائی دیا میں نے کہا بیٹا کیا تو مردہ نہیں ہے اُس نے کہا نہیں میں تو شہید ہوا ہوں اور میں زندہ ہوں اللہ کے نزدیک مجھے رزق ملتا ہے میں نے کہا تو کس لئے آیا اُس نے کہا آسمان والوں میں ندا کی گئی کہ خبردار نہ باقی رہے کوئی نبی نہ کوئی صدیق نہ شہید مگر وہ عمر بن عبدالعزیز کی نماز میں حاضر ہو سو میں بھی نماز میں حاضر ہونے کے لئے آیا ہوں پھر میں تمہارے پاس آیا۔ تاکہ تم کو سلام کروں +

حکایت[ف] بعض صالحین نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو اُن کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ آپ کا کیا حال ہے انہوں نے مجھ سے اعراض کیا اور کہا یہ زمانہ کنیتوں کا نہیں ہے میں نے کہا اے سفیان تمہارا کیا حال ہے انہوں نے یہ شعر پڑھے ؎

نظرت الی ربی عیانا فقال لی	ھنیئا رضائی عنک یا ابن سعید
لقد کنت قواما اذا اظلم الدجیٰ	بعبرة مشتاق و قلب عمید
فدونک فاختر ای قصر اردتہ	و زرنی فانی عنک غیر بعید

[ف] یعنے پیدائش کنیت کے نام سے پکارنے کا نہیں ہے صرف نام لینا کافی ہے ۱۲

خواب میں عجب پر تنبیہ

حکایت ایک دن ابن السماک رضی اللہ عنہ نے وعظ کیا اُنکو اپنا وعظ پسند آیا جب اپنے گھر آئے اور سوئے تو ایک قائل کو یہ شعر پڑھتے سنا ؎

یا ایھا الرجل المعلم غیرہ	ھلا لنفسک کان ذا التعلیم
تصف الدواء لذی السقامة والضنا	ومن الضنا والداء انت سقیم
وارٰک تلقح بالرشاد عقولنا	صفة وانت من الرشاد عدیم
ابداء بنفسک فانھھا عن غیھا	فاذا انتھت عنہ فانت حکیم
فھناک یقبل ما تقول ویقتدی	بالوعظ منک وینفع التعلیم
لا تنہ عن خلق و تاتی مثلہ	عار علیک اذا فعلت عظیم

خواب وغیرہ میں اخلاص پر تنبیہ

حکایت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چالیس برس تک بھنی ہوئی کلیجی کھانے کی مجھے خواہش رہی ایک دن میں نے اپنے جی میں کہا کہ جہاد کیطرف جاؤں شاید کوئی بکری میرے حصے میں آجاوے تو میں اُس سے اپنی خواہش کی چیز کھاؤں پھر میں لوگوں کے ساتھ جہاد کیطرف گیا مشرکوں میں ہم نے قتال کیا غنیمت لائے میں نے اپنے حصے میں ایک بکری لی اور کسی دوست سے کہا کہ وہ میرے لئے اُس کی کلیجی بھون دے اتنے میں مجھے نیند آگئی میں سو رہا خواب میں دیکھا کہ کئی فرشتے آسمان سے اُترے انہوں نے لکھا کہ فلاں مجاہد اسلئے نکلا کہ جہاد کرے اور یہ شخص غنیمت کے لئے نکلا اور یہ مفاخرت کے لئے نکلا پھر وہ مجھ پر آکے کھڑے ہوئے اور کہا یہ مسکین شخص بھنی ہوئی کلیجی چاہتا ہے اس نے میں نے کہا قسم ہے اللہ

کی تم ایسا نہ کہو میں اللہ عزوجل سے توبہ کرتا ہوں پہر میں نے کہا
یا رب پہر ایسا نہ کرونگا تین بار میں نے یہ کلمہ کہا میرا ساری خواہشوں
سے توبہ کرتا ہوں ۞

حکایت ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے نفس نے شہوات
میں سے کسی چیز کی تمنا نہیں کی مگر ایک بار میرے نفس نے روٹی اور
انڈوں کی تمنا کی اور میں سفر میں تہا ایک گاؤں کی طرف گیا وہاں
ایک آدمی کہڑا ہوا اور مجہہ سے چمٹ گیا کہا یہ شخص چوروں کے ساتہہ
تہا لوگوں نے مجہے ستر دُرّے مارے پہر ایک آدمی نے اُن میں سے مجہے
پہچان لیا کہا یہ تو ابو تراب نخشبی ہیں اُنہوں نے مجہہ سے عذر کیا ایک
شخص مجہے اپنے گہر لے گیا روٹی اور انڈے میرے لئے لایا میں نے اپنے
نفس سے کہا کہا ستر دُرّے کے بعد ۵

اذا طالبتک النفس یوما بشہوة — وکان علیہا للخلاف طریق
فخالف ہواہا ما استطعت فانما — ہواہا عدو والخلاف صدیق

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ دنیا مع اپنی زینت و زخارف و شہوات
کے مجہہ پر پیش کیگئی میں نے اُس سے اعراض کیا پہر آخرت مع اپنے حور و
قصور و زینت کے پیش کی گئی میں نے اُس سے بہی اعراض کیا مجہہ سے
کہا گیا اگر تو دنیا پر متوجہ ہوتا تو ہم تجہے آخرت سے روکتے اور اگر تو
آخرت پر متوجہ ہوتا تو ہم تجہے اپنے سے روکتے سو تو لے ہم تیرے لئے
ہیں اور تیرا حصہ دنیا و آخرت سے تیرے پاس آئیگا ۞

اطلاع بعض اعمال کی جزا پر خواب میں

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ بصرے میں ایک شخص تہا اُس کو
ذکوان کہتے تہے یہ شخص اپنے زمانے میں سردار تہا جب اُسکا انتقال

ہوا تو بصرے میں کوئی شخص باقی نہ رہا کہ اُسکے جنازے میں حاضر ہوا
جب لوگ اُسکے دفن سے فارغ ہو کے چلے گئے تو میں بعض قبور کے
نزدیک سو رہا ناگاہ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور وہ یہ کہتا تہا اے
قبر والو اپنے اجر لینے کیلئے کہڑے ہو قبریں پہٹ گئیں ہر شخص اپنی اپنی قبر
سے نکلا گہڑی بہر یہ سب غائب رہے پہر آئے اور ذکوان اُن میں تہا اُس
پر دو حلّے سبز سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے تہے اُسکے آگے غلمان
اُسکی قبر تک آگے آگے چلتے ہوئے آئے ناگاہ ایک فرشتہ نے ندا کی کہ
یہ ایک بندہ تہا اہل تقویٰ سے اسکو ایک نظر سبب سے محن و بلوے پہونچا
تر اس میں مولے کے حکم کا امتثال کرو پہر وہ جہنم کے قریب لایا گیا اُس کی
طرف جہنم سے ایک زبان یا کہا ایک اژدہا نکلا اُس نے اُسکے مُنہ میں کسی
جگہ کاٹ کہایا وہ جگہ کالی پڑ گئی اور ندا کی اے ذکوان مولے سے تیری
کوئی چیز مخفی نہ تہی یہ آگ کی لپٹ بدلے میں اُس نظر کے تہی اگر تو زیادہ
کرتا تو ہم بہی زیادہ کرتے میں یہ حال دیکہہ رہا تہا کہ ایک آدمی نے اپنا
سر قبر سے نکالا اور کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ مجہے مرے
ہوئے نوّے برس ہوئے اور ابہی تک موت کی تلخی مجہہ سے نہیں گئی تم
اللہ تعالے سے دعا کرو کہ جیسا میں تہا وہ مجہے ویسا کردے اور اسکی
دونوں آنکہوں کے بیچ میں سجدے کا نشان تہا ۵

اولست تدری ان عمرک ینقضی — افلست تدری ان یومک قد دنا
وعلام ترقد والثری اللحد قد — فعلام تضحک والمنیة قد دنت

فی سبیل اللہ کرنیکا ثواب اور اس کی اطلاع خواب میں

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بعض اصحاب کو مرنے
کے بعد خواب میں دیکہا میں نے کہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا کیا

اُنہوں نے کہا کہ تمہاری برکت سے اور اس وجہ سے کہ میں تمہارے سے
محبت رکھتا تھا اللہ تعالےٰ نے مجھے بخشدیا اور مجھے جنت میں داخل کیا اور
میرے منازل کو مجھ پر پیش کیا یہ کہا اور اُنکے چہرے پر حزن معلوم ہوا
میں نے پوچھا تم غمگین کیوں ہو تم تو جنت میں داخل ہو گئے عیش و تنعم
میں ہو اُنہوں نے آہ کھینچی پھر کہا اے ذوالنون میں تو قیامت تک غمگین
رہونگا میں نے کہا کس سبب سے کہا جب کہ میں نے جنت میں اپنے منازل
دیکھے تو میرے لئے علیین میں ایسے مقامات دکھائے گئے کہ اُنکی مثل
میں نے نہیں دیکھے جب میں نے اُن کو دیکھا تو میں بہت خوش ہوا
میں نے اُن میں داخل ہونیکا ارادہ کیا اُنکے اوپر سے ایک منادی
نے ندا کی کہ اسکو یہاں سے لے جاؤ یہ اِسکے لئے نہیں ہیں یہ تو اُس
شخص کے لئے ہیں جس نے فی سبیل اللہ سبیل جاری کی یعنی جب
اُسکو کوئی چیز امور دنیا سے پہنچی تو اُس نے کہا فی سبیل اللہ پھر اُسمیں
رجوع نہ کیا فلو کنت امضیت السبیل لامضیتا لک الی النیل رحمہ اللہ تعالےٰ

جزائے ثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی و نصیحت عباد

حکایت ابو الحسن دمشقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منصور بن عمار واعظ رضی
اللہ عنہ کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے پوچھا اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ
کیا کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے رب جل جلالہ و تقدست اسماؤہ نے
فرمایا اے منصور بن عمار میں نے عرض کیا نعم یا رب فرمایا تو ہی لوگوں کو
دنیا میں بے رغبت کرتا اور آخرت میں اُنکو ترغیب دیتا تھا میں نے کہا یا رب
بیشک یہ بات تھی لیکن میں کسی مجلس میں نہیں بیٹھا مگر پہلے تجھ پر ثنا کرتا
پھر تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا اسکے بعد تیرے
بندوں کو نصیحت کرتا تھا فرمایا تو نے سچ کہا اس کیلئے ایک کرسی رکھو

تاکہ یہ میرے آسمان میں میرے فرشتوں کے درمیان میری تمجید کرے جیسا کہ
میری زمین میں میرے بندوں کے درمیان میری تمجید کرتا تھا رضی
اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اصل سے یہ نقل کیا
انہیں اسی طرح ہے کہ تو لوگوں کو دنیا میں بے رغبت کرتا اور آخرت میں
اُنکو ترغیب دلاتا تھا اور ایک اور کتاب میں میں نے یوں دیکھا کہ تو لوگوں
کو دنیا میں بے رغبت کرتا اور تو خود اُسمیں رغبت کرتا تھا سیاق کلام
کے ساتھ یہی مطابق ہے اسلئے کہ یہ کلام ایک قسم کی ملامت کو مشعر ہے
اُنہوں نے اشیاء محمودہ کا ذکر کرکے اُسکا ترک کیا رضی اللہ عنہ

ثواب قناعت

حکایت شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن
بیٹھا ہوا تھا ناگاہ ایک مسافر آدمی آیا مسجد میں اور کہا یا سیدی تم ابو
العباس بن العریف ہو میں نے کہا ہاں کہا رات کو ایک شخص نے خواب
دیکھا میں نے کہا بیان کر اُس نے کہا وہ شخص دیکھتا ہے کہ حوض کے گرد
چھوٹے چھوٹے خیمے ہیں اور اُن پر ایک بڑا خیمہ ہے اُس نے سب کو گھیر
لیا ہے اُس نے پوچھا کہ یہ خیمہ کس شخص کے لئے ہے اُس سے کہا گیا کہ یہ فقیہ ابو العباس
بن عریف کیواسطے ہے اُس نے پوچھا یہ چھوٹے خیمے کس کیلئے ہیں کہا گیا کہ
اُن کے اصحاب کیلئے ہیں ابو العباس کہتے ہیں کہ میں اُس پر خفا ہوا میں
کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو مجھ سے گنہگار آدمی کیلئے ایسا خواب لاتا
ہے جب اُس نے میری خفگی دیکھی تو مجھ سے کہا اے شیخ تو اپنے نفس پر
آسانی کر شاید تو اللہ تعالےٰ سے تھوڑے رزق پر قانع ہوا اسلئے اُس
نے بھی تھوڑے عمل کے ساتھ تجھ سے قناعت کی پھر وہ چلا گیا اُسکے بعد [illegible]
کیا تو اُس نے نہ دیکھا میں نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہ شخص [illegible] نہیں

سکھانے کے لئے آیا تھا رضی اللہ عنہا ⁜

ثواب برّ والدین

حکایت اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ
تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا سلیمان علیہ السلام مع
جن وانس کے نکلے جب دریا کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے دائیں بائیں
طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو دیکھا
پاوے اُسکی خبر مجھے دینا اُس نے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کے آیا
کہا یا نبی اللہ میں نے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں
اُسکی تہ تک نہیں پہنچا نہ اُسمیں میں نے کوئی چیز پائی دوسرے عفریت کو
حکم دیا اُس نے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کے آیا اُس نے بھی پہلے
کی طرح کہا مگر اُس نے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر آصف
بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں فرمایا ہے قال
الذی عندہ علم من الکتاب اِن سے کہا تو اس دریا کے اندر کی خبر
لا وہ ایک قبہ سفید کافور کا لے آئے اُسکے چار دروازے تھے ایک
موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جوہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا اور یہ سب دروازے
کھلے ہوئے تھے اُسکے اندر ایک قطرہ پانی نہیں جاتا تھا اور وہ دریا
کے اندر ایسی گہری جگہ میں تھا کہ جتنی دور پہلا عفریت گیا تھا اُسکی نسبت
اُسکی مسافت تین گنی تھی آصف نے اُسکو لا کے حضرت سلیمان علیہ السلام
کے روبرو رکھا اس قبے کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت
پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا سلیمان علیہ السلام اس شخص
کے پاس گئے اُس سے کہا کہ اس دریا کی تہ میں تجھے کس چیز نے اتارا اُس
نے کہا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تھا اور میری ماں اندھی تھی میں اُن کی

خدمت میں ستر برس تک رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اُس نے کہا الٰہی
تو اپنی طاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جب میرے باپ کی وفات
ہونے لگی تو اُس نے کہا الٰہی تو میرے بیٹے سے ایسی جگہ میں خدمت لے
کہ جہاں اُسپر شیطان کا دخل نہ ہو پھر میں اُنکے دفن کرنے کے بعد اس کنارے
پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا میں اُسکا حسن دیکھنے کیلئے اسکے اندر گھسا
اتنے میں ایک فرشتہ آیا اُس نے اس قبے کو اُٹھایا اور میں اسکے اندر تھا
پھر اُس نے مجھے اس دریا کی تہ میں اُتار دیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ
یہ قصہ کس زمانے میں ہوا کہا وہ زمانہ ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا
سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کی تو معلوم ہوا کہ اُسکو دو ہزار چار سو
برس ہوئے تھے اور وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تھا ایک بال
تک اُسکا سفید نہیں ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ دریا کے اندر
تیرا کھانا پینا کیا ہے اُس نے کہا یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی
چونچ میں ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے میرے پاس لایا کرتا ہے میں
اُسکو کھا لیا کرتا ہوں دنیا کی ہر نعمت کا مزہ مجھے اُسمیں ملجاتا ہے میری
بھوک پیاس گرمی سردی نیند اُونگھ سستی وحشت سب دور ہو جاتی ہے
سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجھے تیری جگہ
پہنچا دیں اُس نے کہا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجیے آپ نے آصف
کو حکم دیا وہ اُسکو وہیں پہنچا آئے پھر سلیمان علیہ السلام نے التفات فرمایا
اور کہا دیکھو اللہ تعالےٰ نے والدین کی دعا کیسی قبول کی میں تم کو ماں باپ
کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرماوے اے اللہ تو
مجھے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا الہام کر ⁜

فصل متفرق کرامتوں کے بیان میں

سانس سے گھاس کا جل جانا

حکایت ابراہیم بن شیبان رضی اللہ عنہ سے کسی نے عارف کا وصف پوچھا انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے شیخ ابو عبداللہ مغربی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جبل طور پر تھا ہمارے ساتھ قریب ستر آدمی کے تھے ایک دن ایک جوان آدمی آیا اُسپر خشوع کا اثر تھا ہم جب نماز پڑھتے تو وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا اور جب ہم علم کی باتیں کرتے تو وہ بیٹھ کے سُنتا ایک دن ہم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اُس جگہ گھاس تھا موسم ربیع کا تھا شیخ نے علوم معارف میں کلام کیا میں نے اُس جوان کو دیکھا کہ اُس نے سانس لی اُسکے آگے کا گھاس جلگیا پھر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد ہم نے اُسکو نہ دیکھا شیخ نے فرمایا کہ عارف یہی ہے اور اُسکا وصف یہ ہے رضی اللہ عنہ۔

سیر ملکوت

حکایت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو یزید رضی اللہ عنہ کو اُنکے بعض مشاہدات میں دیکھا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک صدور قدمین پر تلوے مع ایڑیوں کے زمین سے اٹھائے ہوئے ٹھوڑی سینے پر رکھے آنکھیں کھولے ہوئے بیٹھے رہے پلک تک نہیں ماری پھر سحر کے وقت لنبا سجدہ کیا پھر بیٹھے اور کہا الٰہی ایک قوم نے تجھکو طلب کیا تو تو نے اُنکو پانی پر چلنا ہوا پر اُڑنا طے ارض کا انقلاب عنایت فرمایا یہاں تک کہ یہیں اور کئی کرامات اولیا اُنکو گنا وہ لوگ اسی سے راضی ہوئے اور میں ان سب سے تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں پھر انہوں نے التفات کیا

تو مجھے دیکھا کہا یحییٰ میں نے کہا نعم یا سیدی فرمایا تو یہاں کب سے ہے میں نے کہا ایک مدت سے میں یہاں ہوں انہوں نے سکوت کیا میں نے کہا یا سیدی آپ مجھ سے کچھ بیان کریں فرمایا میں تجھ سے وہ بات کہتا ہوں جسکی تجھے لیاقت ہے حق نے مجھے نیچے کے آسمان میں داخل کیا ملکوت سفلی میں مجھے گشت کرایا زمین کو اور اُسکے ماتحت کو ثریٰ تک مجھے دکھایا پھر مجھے اوپر کے آسمان میں داخل کیا آسمانوں میں پھرایا اُن میں جنتوں کو عرش تک مجھے دکھایا پھر مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا فرمایا جو تو نے دیکھا اُسمیں جو تو چاہے مجھ سے مانگ میں نے عرض کیا میں نے کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی کہ میں اُسکو پسند کروں اور تجھ سے مانگوں فرمایا تو ہے میرا بندہ سچا تو میری سچی عبادت کرتا ہے لئے میں ضرور کرونگا میں ضرور کرونگا کئی چیزوں کو گننا کہتے ہیں مجھے اس بات نے ڈرایا مجھے تعجب ہوا میں نے کہا یا سیدی آپ نے معرفت کا سوال کیوں نہ کیا آپ سے تو شاہنشاہ نے فرمایا کہ جو تو چاہے مانگ وہ مجھ پر چیخے اور کہا چپ رہ ویلک غرت علیہ منی لانی لا احب ان یعرفہ سواہ وانشد بعضہم

ولا تذکرالی العامرية انني اغار علیها من فم المتکلم

اونٹ کا بات کرنا

حکایت احمد بن عطار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکے کی راہ میں اونٹ نے مجھ سے بات کی قصہ یہ ہے کہ میں نے اونٹوں کو دیکھا کہ اُنپر محمل اور بوجھ لدا ہوا تھا رات کو انہوں نے اپنی گردنوں کو دراز کیا تھا میں نے کہا سبحان من یحمل عنہا ماہی فیہ ایک اونٹ نے اُن میں سے میری التفات کیا اور کہا کہہ جل اللہ میں نے کہا جل اللہ۔

درخت کا بات کرنا

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک وقت میں نے عہد کیا کہ
میں نہ کھاؤنگا مگر حلال سے میں جنگلوں میں پھرتا تھا میں نے انجیر کا درخت
دیکھا میں نے اُسکی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ کھاؤں اُس نے مجھے آواز دی
کہ تو اپنا عہد نگاہ رکھہ مجھہ سے نہ کھا میں ایک یہودی کی ملک ہوں ✥

خواب میں کفن کا بدلہ دینا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں بعض بلاد میں میں نے دیکھا کہ ایک
قبر کی زیارت کیجاتی تھی میں نے بھی اُسکی زیارت کی شہر والوں سے اس
کا حال پوچھا اُنہوں نے کہا کہ اس شہر میں ایک فقیر مسافر تھا وہ بیمار
ہوا پھر مر گیا شہر والوں میں سے ایک شخص اُسکو پہچانتا تھا اُس نے
اُسکو کفن دیا جب رات ہوئی تو کفن دینے والے نے اُس فقیر کو خواب
میں دیکھا کہ وہ اپنی قبر سے نکلا اور ریشمی حلہ اُسکے پاس لایا اور کہا کہ تو
اس حلے کو لیلے بعوض اُس کپڑے کے جسمیں تو نے مجھے کفنایا پھر وہ شخص
بیدار ہوا اور حلہ اُسکے نزدیک تھا یہ حکایت اُس شہر میں مشہور ہے.
وہاں کے لوگوں میں معروف ہے رضی اللہ عنہ ✥

سفینہ نوح علیہ السلام کی زیارت اور جبل قاف کی سیر

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جبل قاف پر چڑھا
سفینہ نوح علیہ السلام کو اُسپر پڑا ہوا دیکھا ابو یزید رضی اللہ عنہ سے کسی
نے پوچھا کہ آپ جبل قاف تک پہنچے فرمایا جبل قاف تو قریب ہے بلکہ جبل
کاف جبل صاد جبل عین یہ سب پہاڑ زمین کو گھیرے ہوئے ہیں ہر زمین کے
گرد ایک پہاڑ بمنزلہ اُسکی دیوار کے ہے اور جبل قاف اس زمین کو محیط
ہے یہ زمین سب زمینوں سے چھوٹی ہے اسیطرح جبل قاف بھی اور پہاڑوں

سے چھوٹا ہے اور یہ پہاڑ سبز زمرد کا ہے بعض کہتے ہیں کہ آسمان کی سبزی
اسی کی سبزی سے ہے روایت کیا گیا ہے کہ ساری زمین ولی کے لئے
ایک قدم ہے ✥

پتھر کا کلام کرنا

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض سیاحات
میں پتھروں کے ساتھہ استنجا کرنے کی ضرورت ہوتی تھی ایکبار میں نے
ایک پتھر لیا تاکہ اُسکے ساتھہ استنجا کروں اُس نے مجھہ سے کہا کہ میں اللہ
کے ساتھہ تجھہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے ساتھہ استنجا نہ کر میں نے
اُسکو چھوڑ دیا دوسرا پتھر اُٹھایا اُس نے بھی یہی کہا جو کچھہ کہ شارع صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس باب میں مرتب کیا ہے وہ مجھے یاد آیا پھر
میں نے ایک اور پتھر لیا اور کہا اللہ تبارک وتعالے نے مجھے حکم کیا ہے
کہ میں تیرے ساتھہ استنجا کروں اور یہ تیرے لئے بہتر ہے ✥

ذکر قطب

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے میں کہا کہ جن
لوگوں کو میں نے دمشق میں دیکھا اُن میں سے شیخ علی کردی رضی اللہ
عنہ ہیں یہ ظاہر الولہ تھے اہل دمشق میں مثل مالک کے تحکم کرتے تھے جب
میں دمشق میں داخل ہوا تو میں غلمان و لباس و اہل کے مجمع میں تھا
میری عمر تیرہ برس کی تھی میں جامع مسجد میں بیٹھا گھڑی بھر گذری تھی کہ
ناگاہ ایک شخص بڑے سر کا لبادہ مقطع پہنے ہوئے باب جیرون سے مسجد
کا صحن پھاڑتا ہوا آیا یہانتک کہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کے مقصورہ
کے نزدیک میرے پاس آیا اُس نے اپنے دونوں ہاتھہ میری طرف دراز
کئے اُن میں تفاح بھرے ہوئے تھے مجھہ سے کہا۔ لے میں اُس سے ڈرا

اور پیچھے ہٹ گیا اُس سے ایک ایک آنغاج میری طرف پھینکا اور چلا گیا اسکے
بعد شیخ ابوالقاسم صقلی میرے پاس آگئے یہ معتبر آدمی تھے انکے ہمراہ شیخ
نجم الدین میری والدہ کے ماموں بھی تھے یہ دمشق میں مدرس تھے میں نے
ان دونوں سے قصہ بیان کیا اُنکو بہت تعجب ہوا کہا اے بیٹے تو خوش ہو
جا قریب ہے کہ تیرے لئے ایک شان ہوگی یہ شخص قطب شام ہیں ان کو
علی کردی کہتے ہیں یہ تیرے پاس ضیافت لائے یہ بات نادر ہے کہ وہ کسی
کے ساتھ ایسا کریں پھر میں کھڑا ہوا اُنکے پاس باب جیرون کے نزدیک
گیا اُنکو سلام کیا اُنکا ہاتھ چوما وہ بہت خوش ہوئے اور ہنسے پھر میں نے
شیخ عتیق سے اُنکا حال پوچھا اُنہوں نے کہا اے بیٹے وہ تو اپنے وقت
میں اپنے فن کے امام ہیں شیخ مذکور کی کرامات سے ایک یہ ہے کہ اُنہوں
نے کسی وقت ایک شخص سے کہ اُسکو بدرالدین کہتے تھے فرمایا یہ شخص
اعیان دمشق سے تھا کہ تو اپنے گھر میں فقرا کے لئے سماع کرا اور اُنکو کچھ
کھلا اُس نے بدل منظور کیا پھر اُس نے جامع مسجد وغیرہ کے فقراء
معروفین کی اولاد کیلئے کھانا پکوایا محفل آراستہ کی سب لوگ جمع
تھے کہ ناگاہ شیخ علی گھر میں آئے گھر کے کسی کونے میں شکر کے قالب پڑے
ہوئے دیکھے صاحب مکان سے کہا کہ ان سب کو حوض میں ڈالدے
اُس نے کہا سب ڈال دوں کہا ہاں اُس نے سب کو حوض میں ڈال
دیا فقرا کو کھانا کھلایا شربت پلایا آخر دن تک سماع سنتے رہے پھر انہوں
نے کھانا کھایا اور چلے گئے اُسکے بعد شیخ نے صاحب خانہ سے کہا کہ
شکر کے قالب نکال لے اُس نے اُنکو نکالا دیکھا تو سب ثابت تھے ذرا
سی شکر بھی اُن میں سے نہیں گھٹی پھر صاحب خانہ سے کہا کہ تو یہاں
سے نکل جا اور مجھے اس گھر میں بند کر کے قفل ڈالدے تین روز کے بعد
تو میرے پاس آنا اُس نے ایسا ہی کیا شیخ کو گھر میں تنہا چھوڑ کے چلا

گیا جب دوسرا دن ہوا تو راہ میں اُسکی ملاقات شیخ سے ہوئی اُنکو سلام کیا
پھر اپنے گھر گیا دیکھا تو وہ بند تھا اُسکو کھولا اندر گیا دیکھا تو اُسکے اکثر پتھر
اُکھڑے ہوئے پڑے تھے یہ شیخ کے پاس گیا اُن سے کہا یا سیدی آپ
نے گھر کے پتھر کیوں اُکھیڑ ڈالے شیخ نے فرمایا اے بدرالدین تو اچھا آدمی ہے
فقرا کی ضیافت حرام پتھروں پر کرتا ہے اُس نے عرض کیا یا سیدی یہ گھر تو
مجھے باپ دادا کی میراث سے ملا ہے شیخ اُسپر خفا ہوئے اور اُسکو چھوڑ کے
چلے گئے اُس نے شیخ کے فعل میں اور جو شیخ نے بکشف معلوم کیا تھا فکر کی
یاد آیا کہ اس گھر کے پتھر اُکھیڑ کے درست کرے گئے تھے جن معماروں نے اسکے
پتھر جمائے تھے اُن کے پاس آدمی بھیجا اُن سے کہا تم مجھے بتاؤ کہ تم نے
اس گھر کے پتھر جمانے میں کیا کیا تھا اُنہوں نے کہا اسمیں ایک عیب ہے ہم
نے ایک ایسا کام کیا ہے کہ وہ اپنی جگہ میں واقع نہیں ہوا اُس نے کہا تم
ضرور مجھ سے کہو اُنکو اُنکی جانوں پر امن دیا اُنہوں نے کہا کہ ہم نے تمہارے
پتھر تو بیچ دئے اور جامع مسجد کے پتھروں سے تھوڑے سے پتھر اس گھر میں جما
دئے شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے میں یہ بھی لکھا ہے
کہ جب شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ رسالت خلیفہ میں
ملک عادل کی طرف خلعت وطوق وغیرہ لے کے دمشق میں آئے تو اُنہوں
نے اپنے اصحاب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ علی کردی کی زیارت کروں لوگوں
نے کہا یا مولانا آپ یہ نکریں آپ تو امام وجود ہیں اور یہ شخص نماز نہیں پڑھتا
ہے اور اکثر اوقات ننگا رہتا ہے اُنہوں نے فرمایا میں تو ضرور اُن سے
ملونگا شیخ علی کردی اکثر اوقات جامع مسجد میں رہا کرتے تھے یہاں تک
ایک اور دیوانہ اُنکے پاس آیا اُسکو یاقوت کہتے تھے جس وقت کہ یاقوت
دروازے کے اندر آیا شیخ علی اُسیوقت دمشق سے نکل گئے اُسکے قریب تا
میں چونکہ باب صغیر ہے جا رہے اُسکے بعد مرتے دم تک شہر کے اندر نہیں

گئے یاقوت شہر میں تحکم کیا کرتا تھا لوگوں نے شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ
سے کہا کہ شیخ علی قبرستان میں ہیں شیخ اپنے خچر پر سوار ہوئے اُن کے ساتھ
وہ شخص بھی چلا جو کہ شیخ علی کا مکان پہچانتا تھا جب شیخ شہاب الدین اُنکے
مکان کے قریب پہنچے تو خچر پر سے اُتر پڑے پیدل چلنے لگے جب علی کردی نے
اُنکو دیکھا کہ قریب آپہونچے تو اپنا ستر کھولدیا شیخ شہاب الدین نے فرمایا
کہ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ ہم کو تم سے روک دے ہم تو تمہارے مہمان ہیں
پھر اُن کے قریب گئے اُنکو سلام کیا اُن کے ساتھ بیٹھ گئے ناگاہ کوئی حمال
آئے اُنکے پاس کوئی معتبر چیز کھانیکی تھی کسی نے اُن سے کہا کہ تم کس کو
تلاش کرتے ہو انہوں نے کہا شیخ علی کردی کو شیخ علی نے اُن سے کہا
کہ اسکو میرے مہمانوں کے آگے رکھدو اور شیخ شہاب الدین سے کہا
بسم اللہ یہ تمہاری ضیافت ہے شیخ نے کہا یا شیخ شہاب الدین شیخ علی
کردی کی تعظیم کیا کرتے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین امام یافعی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ یہ وَلَہ جو شیخ کردی سے ذکر کیا گیا بہت سے اولیاء میں موجود
و مشہور ہے اُن میں سے بہت لوگوں پر اور بھی زیادہ ہو گیا یہانتک کہ
جنون کیطرف منسوب ہوئے اور یہ لوگ کتب میں معروف بعقلاء مجانین
ہیں بہت لوگ اُن میں ایسے ہوئے کہ اُن کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی
گئیں قید کئے گئے اس کتاب میں اُن میں سے ایک جماعت کا ذکر کیا گیا
کہ لوگ اُن کو مجنون سمجھتے تھے اور فی الحقیقت وہ عقلاء و اولیاء تھے لیکن
اللہ تعالے کی محبت اور اُسکی معرفت اور اُسکی عظمت و جلال و کمال کے مشاہدہ
نے اُنکو حیران و پریشان و دیوانہ بنادیا بعض اُن میں سے ایسے ہوئے کہ
اُنپر جمال مشہود کی محبت کے شراب کا نشہ غالب ہو گیا تو اُسکی حب میں دیوانے
اور وجود سے غائب ہو گئے بعض ایسے گزرے کہ اُنکو محبت تھی لیکن جنون
کے پردے میں اپنے آپ کو چھپایا بعض نے وَلَہ و تجرید کے درمیان میں تستر

کو جمع کیا لوگوں کو اس وہم میں ڈالا کہ نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے
ستر کھولتے ہیں تاکہ اُنکی طرف سوءِ ظن ہو صلاح کیطرف منسوب نہ ہوں منجملہ
اُنکے ایک شیخ ریحان ہیں جو عدن میں تھے میرے گمان میں حبشی
غلام آزاد کئے ہوئے تھے ظاہر میں کبھی کوئی بات اُن سے ایسی صادر ہوئی
تھی جو کہ ظاہر شرع کے خلاف ہوتی اُن کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں اُنکی
چند کرامتیں پہلے گزر چکیں ایک یہ ہے مجھے بعض صالحین نے خبر دی کہ
میں نے شیخ ریحان سے کہا کہ تمہارا خاطر میرے ساتھ ہے انہوں نے کہا
جب تک کہ میرا یہ سر صحیح ہے تو خوف نہ کر اور اپنے سر کی طرف اشارہ کیا
میں یہ سمجھا کہ اُنکی مراد یہ ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں مگر اُن کی مراد
مجھ پر ظاہر نہ ہوئی مگر اُن کے انتقال کے بعد ایک مدت دراز کے بعد کسی
پہاڑ کی جڑ میں گر پڑے اُنکا سر ٹوٹ گیا اور انتقال ہو گیا *

بے سیکھے مسئلہ خلافیہ کا جواب دینا

حکایت جبکہ شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں پہنچے یا لوگ
تو اُنکے ہمراہ فقیہ ابو طاہر محلی بھی تھے ایکدن فقیہ ابو طاہر قدس کے مدرسے
پر گذرے دیکھا کہ اُسکے دروازے پر فقہاء اچھی ہیئت و لباس کے ساتھ
بیٹھے ہوئے تھے اکثر ان میں عجمی تھے اُنکو شرم آئی کہ اُن کے پاس سے
گزر کریں اسلئے کہ انہوں نے اپنے نفس کو حقیر سمجھا یہ ایک جوان محتاج سیاہ
فام بدحال تھے جب یہ وہاں سے لوٹ کر شیخ کے پاس آئے تو صبح تک
اُنکے ساتھ رہے شیخ نے اُنسے فرمایا کہ تو اُس مدرسے کیطرف جا جس پر
تو نے گذر کیا تھا اور تو وہاں سعید ہو جا فقیہ کہتے ہیں کہ میں نے تعجب کیا
اور یہ بات مجھ پر گراں گزری اُسکا وقوع میں نے محال جانا لیکن امتثال
امر شیخ سے مجھے کوئی چارہ نہ تھا پھر میں مدرسے کی طرف گیا مجھے یہ وہم

ہوا کہ دربان اندر جانے سے مجھے روکیگا مگر اُس نے مجھے منع نہیں کیا میں
مدرسے کے اندر گیا میں نے دیکھا کہ مدرس بیٹھا ہوا ہے اور ایک حلقہ
بڑا اُسکے گرد ہے میں نے چاہا کہ میں بھی حلقے کے اندر داخل ہوں مگر
اُن میں سے کسی نے میرے لئے گنجائش نہیں کی اُنہوں نے مجھے حقیر سمجھا
میں اُن کے پیچھے بیٹھ گیا ناگاہ مدرسے کے دروازے سے ایک شخص
داخل ہوا جب مدرس نے اُسکو دیکھا تو تیوری چڑھائی اور اُسکی ملاقات
کیلئے کھڑا ہوا ساری جماعت منقبض ہو گئی میں جس شخص کی پیٹھ کے
پیچھے بیٹھا تھا میں نے اُس سے کہا یا اخی جماعت کو کیا ہوا اُس نے کہا یہ
آدمی جدلی خلافی ہے اسکے مقابلے کی کسی کو طاقت نہیں ہے جب یہ
آتا ہے تو شیخ سے سوائے اُسکی ملاطفت کے کوئی بات نہیں بنتی اور نہ
کسیکو اُسکے مقابلے کی طاقت ہوتی ہے جب شیخ نے اُس سے ملاقات
کی تو اُسکو اپنی جگہ بٹھایا جب وہ بیٹھ گیا تو اُس نے کلام شروع کیا
اور ایک مشکل مسئلہ خلافی بیان کیا جب وہ اپنے ایراد پورے کر چکا تو
اُسکے سوال کا حقظ اور اُسکا جواب مجھ پر کھل گیا میں نے مزاحمت
کی اور دو آدمیوں کے درمیان میں گھس گیا اور میری زبان چلی۔
میں نے اول اُسکا سوال قائم کیا اور ایسا ہی تغیر نہ کیا مناظرہ کرنیوالوں
کی ترتیب یہی ہے کہ سوال کا اعادہ کرتے ہیں پھر جو اللہ تعالیٰ نے
مجھ پر کھول دیا تھا میں نے اُسکا جواب دیا اس سے پہلے نہ میں نے
علم خلاف پڑھا تھا نہ مناظرہ کیا مدرس کو مجھ سے تعجب ہوا اور میرے
جواب دینے سے جماعت متحیر ہو گئی اُن کو یہ بات بہت بڑی معلوم ہوئی
مناظر نے مدرس سے کہا یہ فقیہ تمہارے یہاں کہاں سے آیا اُس نے
کہا سوا اس وقت کے ہم نے اُسکو کبھی نہیں دیکھا مناظر نے کہا ایسے
آدمی کیلئے مدرسے بنائے جاتے ہیں مدرس خوش ہوا اسلئے کہ وہ اُسکے

حلقے میں ایسا شخص تھا جس نے اس مناظر کو جواب دیا پھر مدرس نے کہا تیرا
کیا نام ہے میں نے اپنا نام اُسکو بتایا اُس نے کہا میں نے تجھ کو اعادہ
کا متولی کیا پھر مدرس کھڑا ہوا میں بھی اُسکے ساتھ کھڑا ہوا جماعت بھی میرے
ساتھ کھڑی ہو گئی مدرس نے مجھ سے کہا اے فقیہ ہماری یہ عادت ہے
کہ جب ہم کسی کو معید بناتے ہیں تو جب تک وہ متولی رہتا ہے ہم اُسکے
گھر تک اُسکی مشایعت کیا کرتے ہیں جب ہم مدرسے کے باہر آئے تو مدرس
نے قصد کیا کہ وہ اور جماعت میرے ہمراہ چلیں میں نے اُس سے کہا کہ تم
مجھے چھوڑ دو میرے ہمراہ نہ چلو مدرس نے قبول کیا اور لوٹ گیا جب
میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے فضولی تو
نے مدرس کو کیوں منع کیا کہ وہ حسب عادت تجھے تیرے گھر تک پہنچا
جاتا میں نے عرض کیا یا سیدی حملہ عن خاطرک پھر میں
بیت المقدس میں رہا یہاں تک کہ شیخ کا انتقال ہوا اور وہ بیت المقدس
کے باہر دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ۞

خضر علیہ السلام کی ملاقات

حکایت شیخ ابو محمد بن کیش رضی اللہ عنہ اکثر اوقات حضرت خضر سے
ملاقات کرتے تھے انکے ایک دوست مالدار تھے انہوں نے ایک دن
ان سے کہا یا اخی میرے لئے تم سے کوئی حصہ نہیں ہے شیخ نے فرمایا
کیا بات ہے انہوں نے کہا تم ایک دن میری ملاقات خضر سے کرادو اور
تم اُن سے سوال کرو کہ وہ میرے لئے ظاہر ہو جاویں یہاں تک کہ میں
اُنکو دیکھ لوں شیخ نے فرمایا کہ میں اُن سے کہونگا شیخ نے خضر علیہ السلام
سے کہا کہ میرے فلاں دوست آپ کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں
نے کہا تمہارا دوست نہیں چاہتا ہے کہ مجھے دیکھے شیخ نے کہا سبحان اللہ

اُس نے تو مجھ سے ایسا ہی کہا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اُس سے
کہدو کہ میں جمعے کے دن اُسکی ملاقات کا قصد کرونگا جب جمعے کا دن
آیا تو اُس نے جلدی سے گیہوں کا بنڈا کھولا قریب وقت جمعے تک اُس
میں سے فقرا کو تقسیم کرتا رہا یہ اُسکا شکریہ تہا کہ خضر علیہ السلام نے اُنکی
ملاقات قبول فرمائی پہر اُنہوں نے دروازہ بند کردیا وضو کیا مصلے پر
بیٹھ کے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے لگے وعدے کے منتظر ہوئے ایک شخص
نے دروازہ ٹھونکا اُنہوں نے لونڈی سے کہا دیکھ تو دروازے پر
کون ہے وہ نکلی اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے
کھڑا ہے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میاں سے کہدے کہ
ایک شخص تم سے ملنا چاہتا ہے اُس نے میان سے خبر کی اُنہوں نے
پوچھا وہ کیسا آدمی ہے اُس نے کہا پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے اُنہوں
نے کہا بیشک کوئی مسکین ہے اُس نے سُنا ہے کہ گیہوں تقسیم ہوتے
ہیں اسلئے وہ بہی گیہوں مانگنے آیا ہے تو اُس سے کہدے کہ نماز کے
بعد آوے لونڈی نے یہ بات اُس شخص سے کہدی وہ چلا گیا نماز کے
بعد اُنکی ملاقات ابن کیش سے ہوئی اُنسے کہا کہ میں خضر علیہ السلام
کے انتظار میں بیٹھا رہا آج اُن سے ملاقات نہ ہوئی ابن کیش نے کہا
اے قلیل التوفیق خضر تو وہی تھے جنکی طرف لونڈی نکلی تہی اور تم نے اُس
سے کہا تہا کہ تو اُنسے کہدے کہ نماز کے بعد آویں پہر ابن کیش نے اُن
سے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ خضر کو دیکھو اور تمہارے دروازے پر حجاب
ہو اُنہوں نے کہا جتنی لونڈیاں میرے پاس ہیں وہ سب لوجہ اللہ تعالےٰ
آزاد ہیں اسکے بعد اُنکی یہ کیفیت ہوگئی کہ جب کوئی دروازہ ٹھونکتا تو
یہ خود اُس کی طرف نکلتے تہے رحمہ اللہ تعالےٰ ❊

فائدہ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ قول صحیح یہ ہے کہ خضر ولی ہیں نبی
نہیں ہیں جیسے یہ بات بہی جمہور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ وہ اب تک
زندہ ہیں اسی کو اولیاء اللہ نے قطعی کہا ہے فقہاء اور اصولیین اور
اکثر محدثین نے راجح بتایا ہے اور جن لوگوں نے ان سب حضرات مذکورین
سے اس بات کو نقل کیا ہے اُن میں سے شیخ امام ابوعمرو بن الصلاح
رضی اللہ عنہ ہیں انہیں سے شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا ہے اور اُسکو ثابت رکہا ہے ایک جماعت فقہا نے شیخ امام
عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہا آپ خضر علیہ السلام میں
کیا کہتے ہیں کیا وہ زندہ ہیں شیخ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اگر ابن دقیق العید
یعنی فقیہ امام تقی الدین بن دقیق العید رضی اللہ عنہ تم کو خبر دے کہ اُس
نے اپنی آنکہہ سے خضر علیہ السلام کو دیکہا ہے تو کیا تم اُسکی تصدیق کروگے
یا اُسکو جہوٹا بتاؤگے اُنہوں نے کہا بلکہ ہم اُنکو سچا کہینگے فرمایا قسم ہے
اللہ کی بیشک ستر صدیق نے خضر علیہ السلام سے اس بات کی خبر دی کہ
اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے اُنکو دیکہا ہے اُنمیں سے ہر ایک شخص ابن
دقیق العید سے افضل ہے پورا ہوا کلام ابن عبدالسلام کا امام یافعی رحمہ
اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں یہی بات صحیح مختار ہے نزدیک علماء محققین
موفقین کے کہ جو لوگ عارف باللہ ہیں وہ افضل ہیں اُن لوگوں سے
جنکو علم باحکام اللہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیخ عزالدین بن عبدالسلام
بھی اسی کے قائل ہیں انکے سوا اور علماء بہی یہی کہتے ہیں شیخ تقی الدین
رحمہ اللہ نے بعض اولیاء کا ذکر کیا جنکو اُنہوں نے دیکہا اسکے بعد فرمایا
کہ وہ میرے نزدیک اتنے اتنے فقیہ سے بہتر ہیں اور ایسے ہی بعض علماء

اخیار متمکنین نے مجھے اس بات کی خبر دی اور وہ قاضی نجم الدین طبری رحمہ
اللہ ہیں کہ مکے میں خبر پہنچی کہ سید امام عارف باللہ اسمعیل بن محمد حضرمی رضی
اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو سید امام عارف باللہ احمد بن موسے بن عجیل
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ اسوقت مکے میں تھے میں امید رکھتا ہوں کہ
اللہ تعالے انکے عوض سوفقیہ کو فدیہ میں دے پھر صحیح خبر آئی کہ وہ زندہ
ہیں انکا انتقال نہیں ہوا مگر ایک مدت دراز کے بعد غرضیکہ یہ بات [illegible]
ہے کہ جو شخص اولیاء کا معتقد ہوگا انکی کراماتوں کو سچ سمجھیگا اور [illegible]
انہوں نے خبر دی اسکو مانیگا وہ اسکی بھی تصدیق کریگا کہ خضر علیہ السلام
زندہ ہیں اسلیئے کہ صدیقین رضی اللہ عنہم ہر زمانے میں خبر دیتے رہے
کہ وہ خضر علیہ السلام سے ملے یہ بات مشہور و مستفیض ہے ان سے کتب
مشہورہ جنکو علماء اور ثقات نے روایت کیا ہے ان میں یہ بات ان سے
مروی ہے اس کتاب کے حکایات متفرق میں ذکر ہو چکا کہ ایک جماعت شیوخ
کبار کی خضر علیہ السلام سے ملی ان حکایات کی سند حذف کی گئی ہے [illegible]
سے اختصار کے لیئے اور حکایتوں کی سند محذوف ہے بعض شیوخ کبار
نے روایت کی کہ شیخ کبیر عارف باللہ سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک
دن لوگوں پر متوجہ ہوئے اور نہایت عمدہ کلام کیا ان سے کسی نے [illegible]
کہ اگر آپ ہر روز ایسا کلام کرتے تو ہم کو نفع ہوتا انہوں نے فرمایا کہ آج
میں نے صرف اسلیئے کلام کیا کہ خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے [illegible]
فرمایا کہ تو لوگوں پر متوجہ ہو کلام کر ذوالنون تیرے بھائی کا [illegible]
اور تجھے میں نے اسکے قائم مقام کیا اگر استاذ الاستاذین مجھے حکم نہ [illegible]
تو میں تم پر کلام نہ کرتا شیخ جلیل عارف باللہ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میں نے خضر علیہ السلام کو عیذاب کے جنگل میں دیکھا انہوں نے
مجھ سے فرمایا ابا الحسن اصحبک اللہ اللطیف الجمیل وکان

صاحبا فی الاقامۃ والرحیل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں بعض شیوخ
یمن نے مجھے خبر دی کہ خضر علیہ السلام یاتیہ عند الشدائد بالفرج
اس قسم کی باتیں مشائخ نے اسقدر ذکر کی ہیں کہ انکا حصر مشکل ہے ان میں سے
ہیں شیخ کبیر عارف باللہ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ اور بے گنتی لوگ
بعض محدثین نے جس حدیث سے موت خضر علیہ السلام پر احتجاج کیا ہے
اس حدیث میں حجت نہیں ہے اسلیئے کہ جمہور علماء محققین رضی اللہ عنہم
کے نزدیک وہ حدیث متاول ہے تطویل کلام اس باب میں خارج مقصود
کتاب ہے ورنہ وہ سب دلائل ذکر کیئے جاتے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
فرماتے ہیں میں نے شیخ جلیل عارف باللہ نجم الدین اصفہانی رضی اللہ
عنہ سے سنا کہ وہ مقام ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پیچھے یہ ذکر کرتے
تھے کہ خضر علیہ السلام اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ جب قرآن شریف
اٹھا لیا جائے تو انکو اپنی طرف قبض کرلے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے
ہیں واللہ اعلم ظاہر یہ بات ہے کہ قطب و اولیاء جو کہ اسوقت موجود
ہونگے وہ بھی اسی زمانے میں موت چاہینگے اسلیئے کہ بعد رفع قرآن
شریف کے اہل خیر کے واسطے زندگی کا مزہ نہیں ہے رہی یہ بات کہ
بعض حکایات میں اولیاء معدودین کے حق میں خضر علیہ السلام سے یہ
روایت گزر چکی کہ وہ ایک کے بعد ایک بدلتے رہینگے یہانتک کہ صور پھونکا
جاوے سو اس سے یہ مراد ہے کہ جس دن صور پھونکا جاوے گا اس
کے قریب تک یہ کاروائی رہیگی اسلیئے کہ قیامت ان لوگوں پر قائم نہ
ہوگی جو کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہونگے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد
ہوا ہے اور جیسی یہہ بات وارد ہوئی ہے کہ اہل قرآن و علم مرجاوینگے قرآن
و علم ان سے چھین نہیں لیا جاویگا باقی رہی وہ حدیث جو کہ ان لوگوں
کے حق میں وارد ہوئی ہے جن کیلیئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے

که وه ہمیشہ حق پر غالب رہینگے یہانتک که قیامت قائم ہو سو حدیثوں
میں جمع کرنے کیلئے اس حدیث کی بہی ضرور تاویل کیجاویگی ہو سکتا ہے
که اسکے معنی قریب قیام ساعت کے ہوں علمانے اسی طرح اس کی
تاویل کی ہے +

اللہ تبارک وتعالےٰ کی طرف سے کاغذ آنا

حکایت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے جب کوئی شخص تعویذ طلب
کرتا اور اُن کے پاس سیاہی نہ ہوتی تو وه کاغذ لے کے اُسپر بغیر سیاہی
کے لکھہ دیتے ایک دن اُنہوں نے ایک شخص کے لئے بغیر سیاہی کے
لکھہ دیا وه شخص ورق لے کے چلا گیا ایک مدت غائب رہا پہر وہی ورق
لے کے اُن کے پاس آیا اور اُنکو دیا تاکه اُس میں کچھہ لکھہ دیں اُسکو
امتحان منظور تہا شیخ نے وه کاغذ دیکہا تو اُس سے کہا اے میرے بیٹے
یہ تو لکہا ہوا ہے اور کاغذ اُسکو پہیر دیا اور اُس پر خفا نہ ہوئے شیخ کے
زمانۂ حیات میں بعض دو شخص تہے اُن میں خالص اللہ تعالےٰ کے لئے
دوستی تہی دونوں ایک ہی جگہ رہتے تہے اُن میں سے جسکی بڑی عمر تہی اُس
کا نام معالی بن یوسف تہا اور دوسرے کا عبد المنعم یہ دونوں برسوں اپنی
حالت پر رہے بعض ایام میں یہ دونوں صحرا کی طرف گئے بیٹہکے باتیں
کرنے لگے عبد المنعم نے جو کچھہ کہ اس مدت ملازمت میں حاصل ہوا شیخ
ابو المعالی نے عبد المنعم کو حکم کیا کہ تو کچھہ تمنا کر عبد المنعم نے کہا اے سیدی
تیرا بندہ یہ چاہتا ہے کہ اس گہڑی ہماری دوزخ سے آزادی کا کاغذ ہم پر
آسمان سے اُترے شیخ ابو المعالی نے کہا کہ بیشک اللہ تعالےٰ کا کرم
واسع ہے اُسکا فضل بے حد ہے اسی اثنا میں ناگاہ ایک سفید ورق
آسمان سے گر پڑا شیخ معالی نے عبد المنعم سے کہا کہ تو یہ ورقہ لیلے وه

اور اُسکو لے لیا دیکہا تو اُسمیں کچھہ لکہا نہ تہا کہا چلو شیخ احمد کی خدمت
میں حاضر ہو کے اس کاغذ کو پیش کریں پہر یہ دونوں شیخ کے پاس آئے
اور ورقہ کو اُن کو دیدیا اور اپنا قصہ اُن سے بیان نہیں کیا شیخ نے جب
اُسکو دیکہا تو سجدے میں گرے جب سجدے سے سر اُٹہایا تو فرمایا حمد ہے
اللہ کیلئے جس نے آخرت سے پہلے دنیا میں مجہے اپنے اصحاب کی آزادی دوزخ
سے دکہا دی اُنسے عرض کیا گیا کہ یہ ورقہ تو سفید ہے اسمیں کچھہ کتابت نہیں
ہے فرمایا اے میری اولاد ید قدرت سیاہی سے نہیں لکہتا ہے یہ ورقہ نور
سے لکہا ہوا ہے پہر وه ورقہ اُن دونوں کو دے دیا جب عبد المنعم کا
انتقال ہوا تو ورق اُنکے کفن میں رکہدیا گیا رضی اللہ عن الجمیع +

ضمانت قصر جنت

حکایت شیخ جمال الدین خطیب اونیہ کبار اصحاب شیخ احمد قدس اللہ روحہ
سے تہے اونیہ میں ایک باغ تہا اُنہوں نے چاہا کہ اُسکو خریدیں اُنکو اُسکے
خریدنے کی ضرورت تہی اُنہوں نے ایک دن شیخ احمد سے یہ بات چاہی
که وه کسی آدمی کو مالک باغ کے پاس بہیجیں اُس سے باغ کے مقدمہ میں
گفتگو کریں اُس سے باغ خریدلیں شیخ نے منظور فرمایا اور کہا یا اخی میں
خود اُسکے پاس جاونگا پہر کہڑے ہو گئے اور شیخ جمال الدین کے ساتھ
مالک باغ کیطرف چلے اُسکا مکان اونیہ میں تہا باغ کے مالک اسمعیل بن
عبد المنعم شیخ اونیہ تہے شیخ احمد نے بیع باغ میں سفارش کی مالک نے
انکار کیا پہر شیخ نے مکرر سفارش کی شیخ اسمعیل نے کہا اے سیدی اگر
آپ باغ کو بعوض اُس چیز کے مجہہ سے خریدتے ہیں جسکو میں چاہتا ہوں
تو میں بیچتا ہوں شیخ نے اُنسے فرمایا اے اسمعیل مجہہ سے کہو باغ کی قیمت
کتنی چاہتے ہو اُنہوں نے کہا اے سیدی آپ باغ کو مجہہ سے بعوض اسکے

خریدتے ہو کہ ایک محل جنت میں مجھے ملے شیخ نے فرمایا اے میرے بیٹے میں
کون ہوں کہ تو مجھہ سے یہ طلب کرتا ہے دنیا سے جو تو چاہے مجھہ سے
طلب کر انہوں نے کہا اے سیّدی میں دنیا سے کوئی چیز نہیں چاہتا سوا
اُس چیز کے جو میں نے عرض کی شیخ نے سر نیچا کیا رنگ زرد ہوگیا بدل گیا
پھر سر اُٹھایا اور زردی سرخی سے بدل گئی اور کہا اے اسمٰعیل جو تونے مانگا
اُسی کے عوض باغ کو میں نے تجھہ سے خریدا اسمٰعیل نے کہا اے سیّدی آپ مجھے
اسکا خط لکھہ دین شیخ نے ایک ورق میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا
ما اشترى اسمٰعيل بن عبد المنعم من العبد الفقير الحقير
احمد بن ابى الحسن الرفاعى ضامنا على كرم الله تعالى قصرا
فى الجنة اُسکو چار حدود گھیرے ہوئے ہیں اول جنت عدن کی طرف
دوسری جنت الماوىٰ کیطرف تیسری جنة الخلد کیطرف چوتھی جنت الفردوس
کیطرف مع ساری اُسکی حور و ولدان و فرش و تخت و انہار و اشجار
کے عوض اُسکے باغ کے دنیا میں اور اللہ تعالےٰ اُسکے لئے شاہد و
کفیل ہے پھر اس خط کو لپیٹ کے اُن کے سپرد کیا اسمٰعیل اس خط کو
لے کے اپنی اولاد کے پاس گئے وہ رہٹ پر تھے جو اس باغ میں لوئی ہوئی
تھی اُسکو پانی دے رہے تھے اسمٰعیل نے اپنی اولاد سے کہا اُترو میں نے
یہ باغ شیخ احمد کو بیچدیا انہوں نے کہا آپ نے کیوں بیچا ہم کو تو اُسکی
حاجت ہے انہوں نے محل کا قصہ بیان کیا اور جو خط اس مقدمے کا انکے
ہاتھہ میں تھا وہ اُنکو بتایا انہوں نے انکار کیا کہا ہم راضی نہیں ہیں مگر
ہم کو بھی باغ میں شریک کرو شیخ اسمٰعیل نے کہا اُترو وہ میرے اور تمہارے
لئے ہے واللہ على ما نقول وكيل پھر وہ راضی ہوگئے رہٹ پر سے
اُتر پڑے شیخ نے باغ پر قبضہ کیا متصرف ہوئے تھوڑی مدت کے بعد شیخ
اسمٰعیل نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف انتقال کیا اپنی اولاد کو وصیت

کر گئے کہ اُس خط کو انکے کفن میں رکھدیں انہوں نے حسب وصیت کارروائی
کی اور اُنکو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو اُن کی قبر پہ یہ آیت شریف لکھی
ہوئی پائی قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا رضی اللہ عنہم ✦

اولیاء اللہ کی برکت سے جن کا بھاگنا ✦

حکایت بعض اخیار کہتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو الفضل بن الجوہری مصری
رضی اللہ عنہ و قدس روحہ کا حال سُنا میں اپنے وطن سے نکلا اُن کی
زیارت کا ارادہ کیا جمعے کے دن مصر میں داخل ہوا لوگوں کے ساتھہ اُن
کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ایک شیخ خوبصورت عمدہ
لباس قیمتی کپڑے پہنے شربتی کا عمامہ باندہے ہوئے ہیں اور ایسا ہی اُنکا
طیلسان تھا و لہ ھمۃ عالیۃ و ثناء واسع و قال دنیا واسعۃ
میں نے اپنے جی میں کہا کہ ابن جوہری یہ ہیں جنکی شان میں کہا گیا جو کچھہ کہا
گیا قافلے کے قافلے انکی اصلاح و دین و ورع اور اُن کے کثرت صفات
و قوت ایمان و صفا یقین کی مدح کرتے پھرتے ہیں اور انکا یہ لباس اور
یہ ہیئت ہے میں اس سے تعجب کرتا رہا پھر اسی حالت پر اُنکو چھوڑ کے چلا
گیا میں مصر کے بعض بازاروں رستوں میں پھر رہا تھا کہ ناگاہ ایک عورت
چیختی چلاتی نوحہ کرتی روتی و امصیبتاہ و ابنتاہ و افضیحتاہ کہتی ہوئی
آئی میں براہ رحم اُسکی طرف بڑھا اُس سے کہا اے عورت تجھے کیا ہوا ہے
تیرا کیا قصہ ہے اُس نے کہا یا سیّدی میں ایک عورت ہوں ارباب بیوتات
سے سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی اولاد میرے نہیں ہے میں نے بڑی
محنت سے اُسکو پرورش کیا بخوبی اسکی حفاظت کی یہانتک کہ وہ جوان
ہوئی ایک نیک آدمی مسلمان نے میرے پاس اُسکا پیغام بھیجا مجھے
معلوم ہوا کہ وہ اُسکا کفو ہے سو میں نے اُسکے ساتھہ اُسکا نکاح کر دیا

اور یہ رات اُسکی رخصت کی ہے کوئی جن اُس سے متعرض ہوا اُس کی
عقل جاتی رہی میں نے براہ شفقت و رحمت اُس سے کہا کہ اُسکی دوا ہے
اصلاح میرے ذمے پر ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کے ساتھہ میں اُسکا علاج کردونگا اُسکو تسکین ہوئی پھر وہ میرے آگے چلی
میں اُسکے پیچھے چلتا رہا یہانتک کہ ایک بلند محل کی طرف مجھے لے گئی
اُس نے مجھے اذن دیا میں ایک مجلس کیطرف چڑھ کے گیا وہاں دیکھا
کہ سب قسم کا سامان و اسباب جو شادی میں ہوتا ہے رکھا ہوا تہا لڑکی
بیچ بیٹھے ہوئے تھی اُس نے مجھ سے کہا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا میں نے دیکھا
کہ اُسکی بیٹی حسین و جمیل تھی اثر جن کے سبب سے دائیں بائیں دیکھتی
تھی میں نے قرآن شریف کی دس آیتیں ہفت قرآت اُس پر پڑھیں
جن نے بزبان فصیح کلام کیا قریب و بعید اُسکی آواز کو سُنتے تھے کہا اے
شیخ ابوبکر تو اس بات سے ہم پر فخر نہ کر کہ تو نے ساتوں قرات پر قرآن
شریف پڑھا ہم ستر صنف ہیں اُن جنوں سے جو کہ بر ذات العلم کے
روز علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے ہم آج کے دن شیخ صالح
ابوالفضل بن الجوہری کے پیچھے نماز پڑھنے کو آئے ہیں جنکو تو حقیر سمجھا
اُن کی نسبت گمان کیا جو کچھ کہ تُو نے کیا تو اللہ تعالےٰ سے مغفرت مانگ توبہ
کے ساتھہ اپنی غفلت کا تدارک کر ہم آج کے دن شیخ صالح کے پیچھے نماز
پڑھنے کیلئے جاتے تھے ہمارا گذر اس لڑکی کے گھر پر ہوا یہ ہمارے سامنے
آئی ہم پر نجاست ڈالدی میرے ہمراہی تو بچ گئے میں نجس ہو گیا اس نے
شیخ صالح ولی کے پیچھے نماز پڑھنے سے محروم کیا سو اس غصے میں اس
کے ساتھہ میں نے یہ کیا جو تو نے دیکھا میں نے اُس جن سے کہا کہ جس
شیخ صالح کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے تم آئے ہو بسبب اُن کی حرمت
کے تو اس لڑکی سے نکل جا اُس نے منظور کیا فی الحال نکل گیا اُسی

گھڑی لڑکی اچھی ہو گئی مجھ سے شرما کے اپنے منہ پر برقع ڈال لیا وہ ایسی
ہو گئی جیسے اُسکو کچھ نہ تھا اُسکی ماں بہت خوش ہوئی مجھ سے کہا اللہ
تعالےٰ تجھے جزائے خیر دے تیرا ستر فرماوے جیسا کہ تو نے ہمارا ستر کیا
پھر میں اُسی وقت وہاں سے نکلا شیخ مذکور کی زیارت کا مصمم ارادہ کیا
جب شیخ نے اپنی طرف مجھے آتا دیکھا تو تبسم کیا اور کہا اہلاً و سہلاً شیخ
ابوبکر کو جنہوں نے ہماری خبر کی تصدیق نہ کی یہانتک کہ جن نے ہم سے
اُنکو خبر دی اُنکی اس بات کے کہنے سے میں غش کہا کے گر پڑا ایک مدت
تک سماع میں رہا شیخ کی صحبت اختیار کی اُنکی رباط کے ایک زاویے
میں رہنا اختیار کیا اللہ عزوجل سے توبہ کی کہ اسکے بعد صالحین رضی
اللہ عنہم کی کرامات کا انکار نہ کرونگا۔

شق صدر

حکایت شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک
رات اپنے بعض احوال سے کچھ گم پایا میرا سیر اسکے ساتھہ مشغول ہوا
ایک رات میں نے دیکھا کہ ہدہد میرے سامنے بیٹھا مجھ سے کچھ باتیں
کیں میں اُنکو نہ سمجھا پھر وہ اُڑا اور میرے بائیں کندھے پر بیٹھ گیا۔
مجھ سے کلام کیا میں اُسکو نہ سمجھا پھر وہ اوڑا میرے دائیں کندھے
پر بیٹھ گیا اور اُس نے اپنا منہ میرے منہ میں رکھدیا اور مجھ کو ہونکنا
شروع کیا میں پھول گیا پھر میں نے اپنے سینے میں ایک آواز سُنی
مجھے اُسکی حس ہوئی میں نے جان لیا کہ یہ کوئی امر ہے کہ مجھ سے ارادہ
کیا گیا ہے پھر دو شخص ظاہر ہوئے اُن میں سے ایک آگے بڑھا اُس نے
میرا سینہ شق کیا میرا دل نکالا اُسکو طشت میں رکھا میں نے ایک کو دوسرے
سے یہ کہتے سُنا کہ شجرہ علم کی حفاظت کر پھر اُسکو دھوکے سیدھی جانب

میں رکھدیا اسکے بعد میں نے نہیں دیکھا کہ مجھ سے کوئی چیز خارج ہوئی ہو
اور میں اپنے نفس سے لیا گیا پھر میں نے یہ آواز سُنی کہ اے سلیمان سوال
کر میں نے کہا تیری رضا مانگتا ہوں کہا راضی ہوا میں راضی ہوا میں اس
دن سے فہم قرآن شریف اور رویت قلب میں مجھ پر فتوح ہوئی سو اب
میں اپنے دل کو دیکھتا ہوں اور سُنتا ہوں کہ سیدہی جانب سے مجھ پر
قرآن شریف پڑھا جاتا ہے رضی اللہ عنہ

شیطان کا دیکھنا

حکایت بعض اہل کشف کہتے ہیں کہ میں حالت ریاضت میں اپنے شیطان
کو ضعیف ننگا میلا کچیلا بُری حالت پر دیکھتا تھا جب میں اُسکا قصد کرتا
تو وہ میرے آگے بھاگتا جب میں نے شادی کی تو میں نے بزعم خود لی لی
کے حق میں نفس کے ساتھ مسامحت کی بعض ایام میں اُسکو میں نے دیکھا
کہ وہ میرے لئے ظاہر ہوا میں نے حسب عادت اُسکا قصد کیا وہ مجھ سے
نہ بھاگا نہ اُس نے میری طرف التفات کیا اور اُسکو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا
میں نے اُس سے پوچھا کہ تیری یہ حالت کب سے بدل گئی اُس نے کہا جب سے
تو نے شادی کی اور تیری حالت بدل گئی امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے
ہیں کہ اسیطرح اللہ تعالےٰ اولیار کو زیادت و نقصان پر مطلع فرماتا ہے
تاکہ خیر زیادہ کریں اور اُس پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں اسباب نقصان
سے رجوع ہوں اللہ تعالےٰ سے زاری کریں تاکہ وہ صفات مذمومہ کو
اُن سے دور فرماوے اور اپنے فضل و رحمت سے صفات محمودہ کی توفیق
دے تو یہ پاک صاف ہوجاویں ہدایت سے اپنے ایمان کے ساتھ اور
ایمان بڑھاویں اُنہوں نے حق سبحانہ کا قول سُن ہی لیا ہے جو کہ دلوں کو
شفا دیتا ہے زنگ کو اُن سے دور کرتا ہے ولولا فضل اللہ علیکم

ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا آہ

فتوح

حکایت شیخ کبیر ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا
ایک دوست ہم ایک غار میں جاکے رہے وصول الی اللہ طلب کرتے تھے
ہم یوں کہتے تھے کہ کل ہم کو فتوح ہوگی پرسوں ہمارے لئے فتوح ہوگی ایک
شخص صاحب ہیبت ہمارے پاس آیا ہم نے پوچھا تو کون ہے اُس نے
کہا عبد الملک ہم نے جان لیا کہ یہ اولیا اللہ میں سے ہے ہم نے اُن سے
کہا آپ کا کیا حال ہے اُنہوں نے کہا اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو
کہتا ہے کہ کل میرے لئے فتوح ہوگی پرسوں میرے لئے فتوح ہوگی نہ کوئی
ولایت ہے نہ کہ فلاح اے نفس تو کیوں نہیں اللہ تعالےٰ کی عبادت خاص
اللہ ہی کیلئے کرتا شیخ فرماتے ہیں کہ ہم ہوشیار ہوگئے اور ہم نے پہچان
لیا کہ یہ کہاں سے ہمارے پاس آیا ہے پھر ہم نے توبہ کی اللہ تعالےٰ سے
مغفرت چاہی پھر ہمارے لئے فتوح کی گئی رضی اللہ عنہم اجمعین ✤

کشف

حکایت شیخ امام استاذ اکابر جامع باطن و علم ظاہر حسیب نسیب
سید جلیل عبد القادر جیلانی قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ نے کسی شخص
سے امانت طلب کی کسی غائب آدمی کی اُسکے پاس رکھی تھی اُس نے انکار
کیا اور کہا اگر ایسے مسئلے میں آپ سے میں فتوے پوچھتا تو آپ مجھے فتویٰ
نہ دیتے کہ میں اُس امانت کو سوائے مالک کے اور کسیکو دیدوں تھوڑا زمانہ گذرا
ہوگا کہ مالک امانت کا خط اُس شخص کے پاس آیا کہ تو امانت کو شیخ عبد القادر
کے سپرد کردے وہ فقرا کیلئے ہوگئی پھر اُس شخص نے وہ امانت شیخ

کے سپرد کردی شیخ اُس پر خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو ایسی بات میں مجھے متہم کرتا ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر شیوخ یمن شیخ کیطرف منسوب ہیں اور بعض شیخ کبیر عارف شہیر ابو مدین قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کیطرف یہ شیخ مغرب ہیں اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ مشرق ان اشعار کے قائل حضرت شیخ ہی ہیں ؎

ما فی الصبابۃ منہل مستعذب — الا ولی فیہ الالذ الاطیب
او فی الزمان مکانۃ مخصوصۃ — الا ومنزلتی اعز واقرب
وھبت لی الایام رونق صفوھا — فصفت مناھلھا وطاب المشرب
انا من رجال لا یخاف جلیسھم — ریب الزمان ولا یری ما یرھب
قوم لھم فی کل مجد رتبۃ — علویۃ وبکل جیش موکب
انا بلبل الافراح املا دوحھا — طربا وفی العلیاء باز اشھب

نظر سے غایب ہو جانا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض سادات نے مجھے خبر دی کہ میں بعض سواحل شام میں بماہ رجب ۷۲۱ھ ہجری خلوت میں تھا بعد نماز عصر دو شیخ میرے پاس آئے مجھے نہیں معلوم کہ کدھر سے کون سے شہر سے آئے مجھے کچھ خوف معلوم ہوا جب اُنہوں نے مجھے سلام کیا مجھ سے مصافحہ کیا تو مجھے اُن کے ساتھ اُنس ہوا اور خوف جاتا رہا میں نے پوچھا تم کہاں سے آئے اُنہوں نے کہا سبحان اللہ تجھ سا آدمی اس بات کا سوال کرے پھر میں نے جو کی روٹی کے سوکھے ٹکڑے اُنکے سامنے رکھے اُنہوں نے کہا ہم اسلئے تیرے پاس نہیں آئے ہیں میں نے کہا تو پھر کسلئے تم آئے ہو اُنہوں نے کہا ہم تو اس واسطے آئے ہیں کہ تجھے وصیت کریں کہ تو فلاں شخص کو سلام پہنچاو

اور اُس شخص کا مجھے نام بتایا اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ تو اُس شخص سے کہدے کہ تو خوش ہوجا میں نے کہا تم اُسکو پہچانتے ہو اُس سے ملاقات کی ہے کہا ہاں ہم تو اُس سے ملے ہیں وہ ہم سے نہیں ملا پھر میں نے اُن سے کہا تم کو اُس بشارت کا اذن ہوگا اُنہوں نے کہا ہاں اور ذکر کیا کہ وہ شرق سے اپنے اخوان کے نزدیک سے آئے پھر وہ اُسی وقت غایب ہوگئے میں نے اُنکو نہ دیکھا رضی اللہ عن الجمیع امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ یہ بشارت تائید کرتی ہے اُس خواب کی جسکو شیخ بشر نے دیکھا کہ دو شخص صالحین سے خواب میں اُن سے کہتے ہیں کہ زمین تجھے نہ نگلیگی یا کہا زمین ہم کو نہ نگلیگی یہانتک کہ زمین تجھکو ہماری طرف پہنچے اور اسیطرح یہ بشارت اُس خواب کی بھی تائید کرتی ہے جو کہ اُن کے لئے بعض مشایخ اخیار نے اولاد مشایخ کبار سے دیکھا کہا میں نے دیکھا کہ ایک شخص حطیم میں ہے اُسکا سر کعبے کے سر کے ساتھ ہے اُس شخص نے کہا کہ تو فلاں شخص کو سلام کہہ اور یہ کہہ کہ وہ صبر کرے یہاں تک کہ ہم سب اُسکے پاس آویں میں نے اُس سے کہا کہ تو کون ہے کہا خضر رضوان اللہ تعالے علیہ ایسے ہی بعض صالحین کہتے ہیں کہ خواب میں مجھ سے کہا گیا کہ تو فلاں شخص سے کہدے کہ تو خوش ہوجا اُس رب کے ساتھ جو بڑا کریم ہے اُس سے جسکو تو طلب کرتا ہے ہم نے تجھ سے اُسکی تاخیر نہیں کی مگر تخصیص کے لئے پھر کہا کہ جو چیز آخر میں ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اُسکا انجام نہایت اچھا ہوتا ہے اللھم عاملنا بما انت لہ اھل ولا تعاملنا بما نحن لہ اھل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سید مذکور نے یہ بھی مجھے خبر دی کہ میں نے ایک جوان آدمی کو بعض سواحل شام میں اپنے قریب دیکھا تین دن تک ہم ٹھیرے رہے نہ وہ میرے پاس آیا نہ میں اُسکے پاس گیا پھر میرے دل میں خطرہ

گذرا کہ میں اُسکے پاس جاؤں اُس سے بات چیت کروں پھر میں اُس کے
پاس گیا اُسکو سلام کیا دو رکعت نماز کیلئے میں نے تکبیر تحریمہ کہی میں اُس
کیطرف دیکھ رہا تہا کہ میرے قریب تہا میں نماز ہی میں تہا کہ وہ مجھ سے
چھپ گیا سوا اُسکے جوتوں اور مصلے کے میں نے اور کچھ نہ دیکھا یہ بھی
سید مذکور نے کہا کہ بعض برآری میں بہت سے صالحین کو میں دیکھا
کرتا تہا بعض تو فی الحال مجھ سے چھپ جاتے تہے اور بعض میرے لئے
ظاہر ہوتے مجھ سے باتیں کرتے رضی اللہ عنہم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں
کہ سید مذکور نے بارہ دن تک ایک وضو سے نماز پڑھی تو روض الریاحین
کی تالیف تک پندرہ برس ہوئے کہ انہوں نے اپنا پہلو زمین پر نہیں
رکھا کبھی کئی دن گذر جاتے ہیں کہ وہ کہانا نہیں کہاتے اور جب کہاتے
ہیں تو تہوڑا سا سخت سو کہا کہانا کہاتے ہیں انہوں نے میرے ساتہ منی
میں ایک ٹکڑا گوشت کا نہ کہایا مگر بعد اصرار شدید کے انہوں نے مجھ سے
ذکر کیا کہ کئی برس گذرے کہ میں اپنے اختیار سے حج کے لئے نہیں آتا اس
واسطے کہ منکرات و آفات دیکھتا ہوں لیکن حج کا حکم ہوتا ہے بدون آئے
کوئی چارہ نہیں رضی اللہ عنہ آمین ؂

یعنی جنگل

نظر سے غائب ہو جانا اور بیان صدیق کا

حکایت شیخ مغاوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مدت تک مجھے لڑائی
کا شوق رہا اور کئی برس سیر و سیاحت کا ہیں کئی امور کیوجہ سے بلاد
کفار میں جایا کرتا تہا مجھے وہاں جانیکا حکم ہوتا تہا میرا حجاب میرے حکم
میں ہوتا میں چاہتا تو وہ مجھے دیکھتے اور جو نہ چاہتا تو نہ دیکھتے ایک بار
حق سبحانہ کیطرف سے مجھے حکم ہوا کہ میں بلاد کفار میں جاؤں تاکہ وہاں
ایک مرد صدیق سے ملاقات کروں پھر میں وہاں گیا اور میں نے اپنے

نفس کو دکہایا انہوں نے مجھے پکڑ کے قیدی بنالیا جس شخص نے مجھے پکڑا
وہ خوش ہوا اُس نے میری مشکیں باندہیں بیچنے کے لئے مجھے بازار کو
لے گیا مقصود کا طریق یہی تہا جسکا مجھے حکم ہوا تہا ایک آدمی معتبر سواری
پر سوار تہا اُس نے مجھے خریدا اور کنیسی پر مجھے وقف کر دیا تاکہ میں اُس
کی خدمت کیا کروں کئی دن تک میں اُسکی خدمت کرتا رہا ناگہاں
ایک روز بہت سے بچھونے عود وان بہت سی خوشبو لوگ لائے میں
نے اُن سے کہا کیا خبر ہے انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی عادت ہے کہ سال بہر میں
ایک دن کنیسی کی زیارت کیلئے آتے ہیں اب اُنکی زیارت کا زمانہ آ
پہونچا ہے سو ہم اسکو آراستہ کر کے چھوڑ جاوینگے اسمیں کوئی شخص
باقی نہ رہیگا وہ تنہا اسکے اندر جاکے عبادت کرینگے غرضکہ جب انہوں
نے کنیسی کو بند کیا تو میں رہگیا اُنکی نظر سے چھپ گیا انہوں نے مجھے
نہ دیکھا ناگاہ بادشاہ آیا کنیسی کو اسکے لئے کھولا وہ تنہا اُسکے اندر
گیا دروازہ بند کر دیا پھر وہ کنیسی کے اندر پھر تفتیش کرتا رہا میں اُسکو
دیکھتا تہا وہ مجھے نہیں دیکھتا تہا جب اُسے اطمینان ہوگیا کہ یہاں کوئی
نہیں ہے تو وہ محراب کے اندر گیا قبلے کیطرف منہ کیا نماز کی تکبیر کہی مجھ
سے کہا گیا کہ یہ وہی شخص ہے جسکی ملاقات ہم نے تیرے لئے چاہی پھر
میں ظاہر ہوا اور اُسکے پیچھے کہڑا ہوگیا یہانتک کہ اُس نے سلام پھیرا
پھر التفات کیا تو اُس نے مجھے دیکھا کہا تو کون ہے میں نے کہا تیری [illegible]
مسلمان ہوں کہا تجھے یہاں کون چیز لائی میں نے کہا تو پھر وہ میری
طرف متوجہ ہوا میرا حال پوچھا میں نے کہہ دیا کہ مجھے تمہاری ملاقات
کا حکم تہا اور اسکی کوئی راہ نہ تہی مگر یہ کہ قید ہوں بیچا جاؤں کنیسی
کا خادم بنایا جاؤں میں نے ان سب امور میں اپنے نفس کو انکے سپرد
کر دیا تاکہ تمہاری ملاقات ہو وہ مجھ سے خوش ہوئے پھر میں نے انکا

کشف اُنہوں نے یہ کشف کیا میں نے اُنکو کیا رصد یقین سے پایا میں نے
اُن سے کہا ان کفار کے درمیان میں باطن امر میں تمہارا کیا حال ہے
کہا اے ابو الحجاج اُن کے درمیان رہنے میں میرے لئے کئی فائدے
ہیں کہ اگر میں مسلمانوں کے ساتھ ہوتا تو اُنکے مثل مجھے میسر نہیں ہوتی۔
میں نے کہا مجھ سے بیان کرو کہا میری توحید میرا اسلام میرے اعمال
خالص اللہ عزوجل کے لئے ہیں کسی کو اُنپر اطلاع نہیں ہے اور میں حلال
کھاتا ہوں اُسمیں کسی طرح کا شبہ نہیں مسلمانوں کو ایسا نفع پہنچاتا
ہوں کہ اگر میں بڑے سے بڑا اُنکا بادشاہ ہوتا تو بھی ایسا نفع اُن کو
نہیں پہنچا سکتا کفار کو مسلمانوں سے دفع کرتا ہوں کفار کی ایذا اُن
سے روکتا ہوں اور کفار میں قتل کرتا ہوں اُنکے احوال کو بگاڑتا ہوں
اگر میں اعظم ملوک سلاطین ہوتا تو بھی یہ قتل و فساد کفار میں نہیں کر سکتا
میں ابھی اپنے بعض تصرفات کفار میں تجھے دکھاتا ہوں پھر اُنہوں نے مجھے
میں نے اُن کو رخصت کیا اور مجھ سے کہا تو اپنے حال پہ ہو جا میں نے
اپنے نفس کو چھپایا دیکھنے والوں سے حجاب کیا بادشاہ نکلا کنیسی کے
دروازے پر بیٹھ گیا اور حکم دیا کہ جو لوگ خاص کنیسی کے ہیں اُن
سب کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اُن میں سے ایک جماعت کو روبکاری
میں حاضر کیا اُنکی حاضری دلائی کہا یہ شخص کنیسی کا بطریق ہے۔ یہ
اُسکا شماس ہے یہ راہب ہے یہ اُسکے اوقاف کا مناظر ہے یہ اُس کا
جابلی رباع ہے بادشاہ نے پوچھا اُسکی خدمت کون کرتا ہے عرض
کیا فلاں شخص کرتا ہے یعنی وہ شخص جس نے مجھے کنیسی پر وقف کیا
مجھے خریدا اُسکی خدمت پر وقف کیا بادشاہ نے بہت غصہ ظاہر کیا
کہا تم سب نے رب کے گھر کی خدمت سے تکبر کیا اور ایک آدمی نجس غیر
ملت والے کو مقرر کیا کہ وہ رب کے گھر کی خدمت کرے پھر تلوار کے

سب کی گردنیں اڑا دیں حجت یہ تھی کہ رب کے گھر پہ غیرت کی میری
حاضری کا حکم دیا میں ظاہر ہو گیا مجھے اُسکے سامنے لے گئے کہا کنیسی
کا خادم یہ شخص ہے کون کنیسہ جس سے برکت حاصل کی جاتی ہے
اُن لوگوں کے کبر کے مقابلے میں یہ شخص مستحق اکرام و تعظیم و خلعت
و سواری ہے یہ اپنے وطن و اہل و عیال کی طرف پہنچایا جاوے انہوں
نے میرے ساتھ یہ سب کچھ کیا پھر میں وہاں سے چلا آیا رضی اللہ عنہ
حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعے کا دن تھا۔
میں نے وضو کیا جامع مسجد کی طرف چلا جب مسجد میں پہنچا تو دیکھا
کہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور خطیب نے منبر پہ چڑھنے کا قصد
کیا میں نے بے ادبی کی لوگوں کی گردنیں روندتا ہوا چلا یہاں تک کہ اول
صف میں پہنچا پھر میں بیٹھ گیا ناگاہ ایک جوان آدمی خوبصورت خوش
رائحہ صوف کا لباس پہنے بیٹھا ہوا تھا جب اُس نے میری طرف دیکھا تو
کہا اے سہل کیا حال ہے میں نے کہا اچھا ہے اصلحک اللہ میں
فکر کرنے لگا کہ اُس نے مجھے کیونکر پہچانا میں تو اُسکو پہچانتا نہیں ہوں
اسی اثنا میں مجھے حرقت بول ہوئی اُس نے مجھے بےچین کر دیا میں فکر
کرنے لگا کہ اگر جاتا ہوں تو آدمیوں کی گردنیں روندنا پڑیگا اور جو
بیٹھا رہتا ہوں تو میری نماز نہ ہوگی اُس نے میری طرف التفات کیا
اور کہا اے سہل تجھے حرقت بول ہے میں نے کہا ہاں اُس نے اپنی
چادر کاندھے سے اُتار کے اُسکے ساتھ مجھے ڈھانک دیا پھر کہا تو اپنی
حاجت پوری کر لے اور جلدی کر نماز میں ملجاویگا سہل فرماتے ہیں
مجھے بے ہوشی ہوئی آنکھ کھولی تو ناگاہ ایک دروازہ کھلا ہوا ہے
اور کوئی قائل مجھ سے کہہ رہا ہے کہ دروازے کے اندر آ یرحمک اللہ
میں اندر گیا دیکھا کہ بلند محل گچکاری کیا ہوا ہے ایک درخت کھجور کا

کھڑا ہوا ہے اُس کے پاس وضو کا برتن پانی سے بھرا ہوا رکھا ہے۔ یہ
پانی شہد سے بھی زیادہ شیریں تھا پیشاب کرنے کی جگہ علیحدہ بنی
ہوئی ہے رومال بدن خشک کرنیکا لٹک رہا ہے مسواک رکھی ہے میں
نے لباس اُتارا پیشاب کیا پھر غسل کیا رومال سے بدن پونچھا وضو کیا
میں نے جوان کو سُنا کہ وہ مجھے پکارتا ہے اور کہتا ہے اگر تو اپنے کام سے
فارغ ہو گیا ہو تو کہنا ہاں۔ میں نے کہا ہاں پھر اُس نے مجھ سے چادر
اُتار لی ناگاہ میں اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کیا ہوا میں
اپنے جی میں غور کرتا رہا اس ماجرا میں اپنے نفس کی تکذیب تصدیق کرنے
لگا اتنے میں تکبیر کہی گئی لوگوں نے نماز پڑھی میں نے بھی اُنکے ساتھ نماز پڑھی
مجھے نماز میں کوئی شغل نہ تھا سوا اسکے کہ میں اُس جوان کو پہچانتا نہیں ہوں جب وہ نماز پڑھ
چکا تو میں اُسکے پیچھے چلا وہ ایک گلی میں گھسا اور میری طرف التفات
کیا اور کہا اے سہل جو تو نے دیکھا گویا تجھے اُسکا یقین نہ ہوا میں نے
کہا ایسا نہیں ہے اُس نے کہا دروازے کے اندر جا بحکم اللہ میں
نے دیکھا بعینہ وہی دروازہ ہے پھر میں محل کے اندر گیا کھجور کو وضو
کے برتن کو دیکھا بعینہ وہی حال تھا رومال تر تھا میں نے کہا میں
اللہ کے ساتھ ایمان لایا اُس نے کہا اے سہل جو شخص اللہ تعالے کی
اطاعت کرتا ہے ہر چیز اُسکی مطیع ہو جاتی ہے اے سہل تو اُسکو طلب
کر اُسے پائیگا میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے اُنکو پونچھا۔
آنکھوں کو کھولا پھر نہ جوان نظر آیا نہ محل میں حسرت کرتا رہ گیا پھر میں
نے عبادت کرنا شروع کیا یہ قصہ اُنکے ابتدائے زمانہ کا ہے رضی اللہ عنہ

قوت تاثیر

حکایت ابو عبداللہ بن جلاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مغرب میں دو

شیخ تھے اُنکے اصحاب و تلامذہ بھی تھے ایک کو جبلہ دوسرے کو زریق کہتے
تھے ایک دن زریق مع اپنے اصحاب کے جبلہ کی زیارت کو آئے اصحاب
زریق میں سے ایک شخص نے کچھ پڑھا اصحاب جبلہ میں سے ایک آدمی
چلایا اور مر گیا جب صبح ہوئی تو جبلہ نے زریق سے کہا وہ شخص کہاں
ہے جس نے کل پڑھا تھا اُسے چاہئے کہ کوئی آیت پڑھے پھر اُس نے پڑھا
جبلہ نے ایک چیخ ماری پڑھنے والا مر گیا جبلہ نے کہا ایک کے بدلہ میں ایک
اور بادی اظلم ہے رضی اللہ عنہم ✝

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاد یمن میں دو شیخ تھے ایک
کا نام شیخ کبیر عارف باللہ احمد بن جعد دوسرے کا نام شیخ کبیر عارف
باللہ سعید بن عیسے تھا ان دونوں کے اصحاب و تلامذہ بھی تھے ایک وقت
شیخ احمد ہمراہ ایک جماعت کے اپنے اصحاب سے بعض قبور شریفہ کی زیارت
کیلئے شیخ سعید کے یہاں وارد ہوئے شیخ سعید اور اُنکے اصحاب نے
زیارت کیلئے شیخ احمد کی موافقت کی پھر یہ سب چلے جب راہ میں کسی
جگہ پہنچے تو شیخ سعید کیلئے یہ بات ظاہر ہوئی کہ اسوقت لوٹ جاویں دوسرے
وقت زیارت کریں اسلئے شیخ سعید اور اُن کے اصحاب اپنی جگہ لوٹ گئے
اُن کی جگہ حضرموت میں تھی اور شیخ احمد نے اپنا ارادہ فسخ نہیں کیا یہ چلے
گئے یہانتک کہ جہاں جانا مقصود تھا وہاں پہنچے زیارت کی پھر لوٹے
شیخ سعید نے چند روز توقف کیا اسکے بعد وہ اور اُن کے اصحاب زیارت
کیواسطے چلے راہ میں دونوں شیخ مع اپنے اصحاب کے ملے شیخ احمد نے
شیخ سعید سے کہا کہ تمہارے لوٹنے میں فقرا کا حق تم پر متوجہ ہوا شیخ
سعید نے کہا نہیں کوئی حق مجھ پر متوجہ نہیں ہوا شیخ احمد نے کہا ہاں
ہو گیا کھڑے ہو جاؤ انصاف کرو شیخ سعید نے کہا جو شخص ہم کو کھڑا کریگا
ہم اُسکو بٹھاوینگے شیخ احمد نے کہا جو ہم کو بٹھاویگا ہم اُسکو مبتلا کرینگے

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کا وہی حال جو ایک نے دوسرے کو کہا تھا
ہوا شیخ احمد تو مقعد ہو گئے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے اور شیخ سعید
کے جسم میں کوئی ایسی بیماری ہو گئی کہ اُن کے جسم کو قطع کر دیا دونوں
حال صاحب ہی قطع کرتے ہیں کہ دونوں حال والے برابری کے یا
قریب برابری کے ہوں ورنہ جو قوی ہو گا وہ ضعیف کو قطع کر دیگا کبھی
ایسا ہوتا ہے کہ سابق قطع کر دیتا ہے مسبوق نہیں کرتا یہی بات ظاہر ہے واللہ اعلم

تاثیر عظمت ذکر اللہ تعالےٰ

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میری بی بی کے پیٹ میں بچہ رُک
گیا باہر نہیں ہوتا تھا میں ایک جام لے کے شیخ ابوالحسن دینوری
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ وہ خط مبارک سے کچھ لکھدیں
اُنہوں نے جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تو جام پھٹ گیا اور شیخ غش
کھاکے گر پڑے پھر میں دوسرا جام لایا اُسکی بھی یہی گت ہوئی پھر میں تیسرا
چوتھا پانچواں جام لایا سب کا یہی حال ہوا شیخ نے فرمایا تو اور شخص
کے پاس جا تو جتنے جام میرے پاس لائیگا اُن کا یہی حال ہوگا اس
لئے کہ میں ایک بندہ ہوں جب میں اپنے مولےٰ کا ذکر کرتا ہوں تو ہیبت
وحضور کے ساتھ کرتا ہوں رضی اللہ عنہ *

تاثیر رویت شیخ کامل

حکایت ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ ایک مرید کو بہت چاہتے تھے
خود اُسکی خدمت کرتے اُسکے کھانے پینے پہننے حوائج ضروری کا بندوبست
رکھتے اور وہ عبادت میں مشغول رہتا ایک دن ابوتراب نے اُس سے
فرمایا کہ اگر تو ابویزید کو دیکھ لیتا تو کیا خوب ہوتا اُس نے کہا میں ابویزید

سے مشغول ہوں جب اُنہوں نے یہ بات بکثرت اُس سے کہی تو اُس کا
وجد جوش میں آیا کہا تمہاری خرابی ہو میں ابویزید کو کیا کرونگا میں نے
تو اللہ عزوجل کو دیکھا ہے اُس نے ابویزید سے مجھے بے پرواہ کر دیا
ابوتراب کہتے ہیں کہ میری طبیعت بھی جوش میں آئی مجھ سے رہا نہ
گیا میں نے کہا تیری خرابی ہو تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ دھوکا کھاتا ہے
اگر تو ایکبار بھی ابویزید کو دیکھ لیتا تو ستر بار تیرے اللہ عزوجل کے دیکھنے
سے تیرے لئے بہتر ہوتا وہ میری بات سے متحیر ہو گیا اُسکو بُری لگی کہنے
لگا یہ کس طرح ہے میں نے کہا تو تو اللہ عزوجل کو اپنے نزدیک دیکھتا ہے
سو وہ بقدر تیرے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوتا ہے اور تو ابویزید کو
اللہ کے نزدیک دیکھیگا تو وہ بقدر اُن کے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوگا
امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یعنی تجلی صفات جلال و جمال وغیرہ سے بمقدار حال ابویزید تیرے لئے
ظاہر ہوگا ابوتراب کہتے ہیں کہ اب وہ میری بات کو سمجھ گیا مجھ سے کہا کہ تو مجھے اُنکے پاس
لے چل پھر اُسکا قصہ بیان کیا آخر قصے میں یہ کہا کہ ہم ایک ٹیلے پر ٹھہرے اُن کے منتظر تھے تاکہ وہ
جنگل میں سے ہماری طرف آویں وہ ایسی جگہ تھے جہاں درندے تھے ابوتراب کہتے ہیں
کہ ابویزید ہمپر سے گزرے پیٹھ پر چمڑا ڈالے ہوئے تھے میں نے اُس سے
کہا یہ ابویزید ہیں تو اُن کی طرف دیکھ اُس نے دیکھا اور بیہوش ہو
گیا میں نے اُسکو ہلایا تو وہ مردہ تھا میں نے ابویزید سے کہا یا سیدی
آپ نے ہمارے دوست کو مار ڈالا یا یہ کہا کہ میں نے کہا اُس کے دیکھنے
نے آپ کی طرف اُسکو قتل کیا اُنہوں نے فرمایا نہیں لیکن تیرا دوست
سچا تھا اُسکے قلب میں ایک سر تھا اُسکا وصف اُسکے لئے منکشف نہیں
ہوا تھا جب اُس نے ہماری طرف دیکھا تو اُسکے قلب کا سر اُسکو کھل گیا
وہ اُسکا متحمل نہ ہو سکا اسلئے کہ وہ ضعفاء مریدین کے مقام میں تھا
سو اُس نے اُسکو قتل کر ڈالا رضی اللہ عنہ *

قوت حال

حکایت بعض فقرا کہتے ہیں کہ میری بی بی اولیاء اللہ میں سے تھی جب
اُس پہ حال آتا تو میں اُس کی طرف دست درازی نہیں کر سکتا تھا نہ
اُس کی قوت حال شدت ہیبت کیوجہ سے قضا حاجت کی قدرت ہوتی
ہوتی تھی وہ اُسوقت مجھ سے کہتی ہم ہیں سے کون مرد ہے کون عورت
ہے پھر جب حال موقوف ہو جاتا تو مجھے قدرت ہوتی جو چاہتا اُس سے
کرتا رضی اللہ عنہا +

رویت عجیب

حکایت بعض شیوخ کہتے ہیں کہ میں بلاد ہند میں داخل ہوا ایک شہر
میں پہنچا میں نے وہاں ایک درخت دیکھا بادام کے مشابہ اسمیں پھل
لگتے ہیں الحمد پھل پر دو پوست تھے جب اُسکو توڑتے تو اُس میں سے
ایک پتا سبز لپٹا ہوا نکلتا سرخی سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسپر لکھا ہوا ہوتا یہ کتابت خلقی
تھی اہل ہند اُس سے برکت حاصل کرتے ہیں جب قحط ہوتا ہے تو اُس
پتے کی برکت سے پانی مانگتے ہیں اور اُس درخت کے پاس گریہ وزاری
کرتے ہیں میں نے یہ قصہ ابو یعقوب صیاد سے بیان کیا اُنہوں نے
کہا تو اُسکو کچھ بڑی بات نہ سمجھ میں ایلہ میں تھا میں نے ایک مچھلی کو
شکار کیا اُسکے سیدھے کان پر لا الٰہ الا اللہ اور بائیں پر محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھا ہوا تھا جب میں نے اُسے دیکھا تو دریا
میں ڈالدیا - امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں چونکہ اُس پر اللہ تعالیٰ
کا اسم شریف اور حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک لکھا ہوا

تھا اُسکی حرمت کیلئے دریا میں ڈالدیا +

توبہ

یعنے محبین مخلصین کی ایک یہ بھی کرامت ہے کہ جب کسی فاسق فاجر کو وعظ
ونصیحت کریں یا کوئی آیت شریف اُسکے سامنے پڑھیں تو وہ فوراً اُن کا
کہا مانے اپنے فسق وفجور سے باز آوے تائب ہو سچا پکا مؤمن مخلص بنجاوے
اور کیوں نہ بنے محبت آلہی اور اخلاص ایسی عمدہ چیز ہے کہ اُس کا اثر ضرور
ہی دوسرے پر پڑتا ہے اُسکی حالت کو بدل دیتا ہے صفائی قلب وقالب
کی پاکی ظاہر و باطن کی طہارت زبان کی عجیب نعمت ہے اس سے سارے
کام دین دنیا کے بنجاتے ہیں اللہ سبحانہ کی چاہ ہوتی ہے زمین میں
قبولیت اُترتی ہے مخلوق مطیع ہو جاتی ہے

زبان پاک اگر پیدا کرے انسان آتش
ہر اک نام آلہی میں اثر ہو اسم اعظم کا

اب چند حکایتیں اُن حضرات بابرکات کی لکھی جاتی ہیں جن کے وعظ و
نصیحت سے اللہ سبحانہ نے فساق کو توبہ نصیب فرمائی اور اُنکو مومن
کامل بنا دیا اللھم تب علینا +

حکایت ابو ہاشم رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ میں نے بصرے جانیکا ارادہ
کیا دریا کے کنارے پر آیا ایک کشتی کو کرایہ کیا اُس میں ایک آدمی
تھا اور اُسکے ہمراہ ایک لونڈی تھی اُس آدمی نے مجھ سے کہا کہ تیرے
لئے یہاں جگہ نہیں ہے میں نے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میاں سے کہ
کہ وہ مجھے سوار ہونے دے پھر اُس نے مجھے سوار کر لیا جب ہم چلے تو
اُس آدمی نے صبح کا کھانا منگایا اُس کے سامنے رکھا گیا پھر اُس نے
کہا کہ اُس مسکین کو بلاؤ کہ وہ کھانا کھالیوے میں مسکین ہو کے آیا تھا
ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس نے لونڈی سے کہا شراب لا اُس نے

شراب پی لونڈی سے کہا کہ مجھے پی پلادے میں نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے
مہمان کے لئے بھی ایک حق ہے یعنی مجھے نہ پلا پھر اُس نے مجھے نہ پلائی جبکہ
شراب اُسکی رگ وپے میں اثر کر گئی اُسے سرور ہوا تو لونڈی سے کہا اپنا
عود لے آ اور جو تجھے یاد ہو وہ گا لونڈی نے عود لے کے گانا شروع کیا

ہ وکنا کغصنی بانۃ لیس واحد   یزول علی الحالات عن رای واحد
تبدل لی خلا فخالت غیرہ   وخلیتہ لما اراد تباعدی
فلو ان کفی لم تردنی ابتہا   فلم یصحبنہا بعد ذلک ساعدی
الا قبح الرحمن کل مماذق   یکون اخا فی الخصب لا فی شدائد

اُس آدمی نے میری طرف التفات کیا اور کہا کہ تو اسکی مثل کہہ سکتا ہے
میں نے کہا میں تو اس سے بہتر کہہ سکتا ہوں میں نے یہ سورت پڑھنا
شروع کیا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا
الجبال سیرت واذا العشار عطلت وہ رونے لگا جب میں اس
آیت پر پہونچا واذا الصحف نشرت تو اُس نے لونڈی سے کہا کہ
تو چلی جا تو لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے اور جتنی شراب اُسکی ساتھ تھی
سب کو پانی میں ڈال دیا عود کو توڑ ڈالا پھر لوٹ کے میرے پاس آیا
مجھ سے معانقہ کیا اور کہا اے میرے بھائی کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالے
میری توبہ کو منظور کریگا میں نے کہا ان اللہ یحب التوابین و
یحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ توبہ کرنیوالونکو دوست رکھتا
ہے اور دوست رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں کو میں نے اُسکو
فی اللہ اُسکو بھائی بنایا اسکے بعد چالیس برس تک میں اور وہ ساتھ
رہے یہانتک کہ اُسکا انتقال ہوگیا میں نے اُسے خواب میں دیکھا
اُس سے پوچھا کہ تو کدھر گیا اُس نے کہا کہ جنت الماوےٰ کیطرف میں
نے کہا کونسی بات سے کہا اس سبب سے کہ تو نے مجھ پر واذا الصحف

رت پڑھا ہے

الی التوبہ مخلصا مجتہدا   والموت ویحک لم یمدد الیک یدا
المرء فی الدنیا علی خطر   ان لم یکن میتا فی الیوم مات غدا

ی اللہ عنہما آمین ؎

حکایت اسمعیل بن عبد اللہ الخزاعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ زمانہ
میں ایک شخص قوم مہالبہ کا اپنے کسی کام کیلئے بصرے سے آیا
ب وہ کام کاج سے فارغ ہو چکا تو بصرے کیطرف چلا اُسکے ہمراہ
ن کا ایک غلام تھا اور ایک لونڈی تھی جب وہ دجلہ میں کشتی
سوار ہوا تو ناگاہ ایک جوان آدمی صوف کا جبہ پہنے ہاتھ میں
ہی توشہ دان لئے ہوئے کھڑا تھا اُس نے ملاح سے کہا کہ کرایہ لیکے
ے تک مجھے سوار کرلے مہلبی نے اس شخص کو دیکھا تو اُسے اس
رحم آیا ملاح سے کہا کہ تو کشتی کو کنارے کے قریب کرکے طفیل پر اپنے
ساتھ اسکو سوار کرلے ملاح نے اُسکو سوار کر لیا جب صبح کے کھانے
وقت آیا تو مہلبی نے دسترخوان منگایا اور ملاح سے کہا کہ تو جوان
ے کہدے کہ وہ آکے ہمارے ساتھ کھانا کھالیوے جوان نے آنیسے
نکار کیا مہلبی اُسکو بلاتا رہا یہانتک کہ وہ آیا سب نے کھانا کھایا
ب فارغ ہو چکے تو جوان اُٹھنے لگا مہلبی نے اُسے منع کیا پھر اُس نے
شراب منگائی اور ایک پیالہ پیا پھر ایک پیالہ لونڈی کو دیا اور ایک
پیالہ جوان کے روبرو رکھا اُس نے انکار کیا تو وہ لونڈی کو پلادیا اور لونڈی
ے کہا جو تجھے یاد ہو سو گا اُس نے غلاف سے عود نکالا اُسکو درست کیا
ملایا پھر گایا لونڈی نے جوان سے کہا تو ایسا گا سکتا ہے جوان نے کہا
جو اس سے بہتر ہے میں اُسکو خوب کہہ سکتا ہوں پھر جوان نے پڑھنا شروع
کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر

لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم
فی بروج مشیدة یہ جوان آدمی خوش آواز تھا مہلبی نے شراب کا
پیالہ پانی میں پھینک مارا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں بیشک یہ اس
سے بہتر ہے جو میں نے سنا اسکے سوا اور بھی تجھے یاد ہے جوان نے کہا
ہاں وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر
انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا وان یستغیثوا
یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت
مرتفقا اس آیت شریف نے مہلبی کے دل میں ایسا اثر کیا کہ اس نے
شراب کا برتن مع شراب کے پانی میں پھینک مارا عود کو توڑ ڈالا پھر کہا
اے جوان یہاں کوئی نجات کی صورت بھی ہے جوان نے کہا ہاں قل یا
عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان
اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مہلبی نے ایک
سخت چیخ ماری اور بیہوش ہو کے گر پڑا لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ دنیا
سے انتقال کر چکا تھا رحمہ اللہ تعالٰی یہ شخص مشہور معروف آدمی تھا
اسے اٹھا کے اسکے گھر لے گئے لوگ جمع ہوئے میں نے کوئی جنازہ نہیں
دیکھا کہ اسکی جماعت اس سے بڑھکر ہو رحمہ اللہ تعالٰی اصمعی کہتے ہیں
مجھے یہ بات پہنچی کہ وہ لونڈی جو گاتی تھی اس نے صوف پر بالوں کا کرتا
پہنا دن بھر روزہ رکھتی رات بھر کھڑی رہنے لگی چالیس برس تک اس
کی یہی حالت رہی ایک رات پڑھتے پڑھتے اس آیت شریف پر پہنچی جب
صبح ہوئی تو اسکو مرا ہوا پایا رحمہا اللہ تعالٰی ✣

حکایت بعض صالحین فرماتے ہیں ہم رات کے وقت ایلہ کے کنارے
پر جا رہے تھے چاند نکلا ہوا تھا ہمارا گزر ایک لشکری آدمی کے محل
پر سے ہوا اسمیں ایک لونڈی عود بجا رہی تھی محل کے قریب ایک فقیر

تا وہ دو کپڑے پہنے ہوئے تھا اس نے لونڈی کو یہ دو شعر گاتے ہوئے سنا

فی سبیل اللہ ود کان منی لك یبذل
کل یوم تتلون غیر ھذا لك اجمل

فقیر چلایا اور لونڈی سے کہا تجھے بڑے مالک کی قسم ہے تو پھر یہی کہہ یہ تو
میرا حال ہے اللہ تعالٰی کے ساتھ اتنے میں لونڈی کے مالک نے فقیر کی طرف
دیکھا لونڈی سے کہا تو عود کو چھوڑ دے فقیر کی طرف متوجہ ہو وہ تو صوفی
ہے لونڈی ان شعروں کو بار بار کہنے لگی اور فقیر کہتا جاتا تھا کہ یہ میرا حال
ہے اللہ تعالٰی کے ساتھ یہانتک کہ فقیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش
ہو کے گر پڑا ہم نے اسے ہلایا تو وہ مر چکا تھا رضی اللہ عنہ مالک محل نے
دیکھا تو وہ اسے اٹھا کے محل کے اندر لے گیا ہم کو غم ہوا ہم نے کہا کہ یہ
ناپاک کفن میں اسے کفناویگا مالک محل محل پر چڑھ گیا اور جو کچھ اسکے
روبرو تھا اس سب کو توڑ ڈالا ہم نے کہا اس کے بعد ضرور ہی خیر ہوگی
پھر ہم ایلہ کو چلے گئے لوگوں کو اس بات کی خبر کی جب صبح ہوئی تو ہم محل
کیطرف پھر آئے ناگاہ لوگ ہر طرف سے جنازے کی طرف چلے آتے تھے
گویا سارے بصرے میں منادی کر دی گئی یہانتک کہ قاضی اور عمدہ
عمدہ لوگ اور لشکری ننگے پاؤں ننگے سر جنازے کے پیچھے جا رہے
تھے پھر اسکو دفن کر دیا جب لوگوں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو صاحب محل
نے قاضی جی اور گواہوں سے کہا کہ تم گواہ ہو جاؤ جتنی میری لونڈیاں
ہیں وہ سب لوجہ اللہ تعالٰی آزاد ہیں اور سب سامان اسباب زمین
جو میری ملک میں ہے وہ فی سبیل اللہ وقف ہے اور میرے صندوق
میں چار ہزار اشرفیاں ہیں وہ بھی فی سبیل اللہ عزوجل ہیں پھر جو کپڑے
پہنے ہوئے تھا انکو اتار کے پھینک دیا فقط پائجامہ رہ گیا لوگوں نے
دو کپڑے اسے دئیے اس نے ایک کا تہمد باندھا دوسرے کو اوڑھ لیا اور
سیدھا چل دیا میت سے زیادہ اس پر لوگ رونے لگے ✣

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک وقت نیل کے
کنارے پر جا رہا تھا ناگاہ ایک بچھو کو میں نے جاتے ہوئے دیکھا میں نے
پتھر اُٹھایا اور چاہا کہ اُسے ماروں وہ جلدی سے بھاگ گیا میں نیل کے
کنارے پر ٹھہر گیا۔ اتنے میں ایک مینڈک نکلا بچھو کود کے اُسکی پیٹھ پر
بیٹھ گیا اور تیرنے لگا یہانتک کہ مینڈک بچھو کو اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے
نیل کی دوسری جانب نکلا میں اُسکے پیچھے چلا جاتا تھا جب وہ خشکی میں
پہنچا تو مینڈک کی پیٹھ پر سے اُتر پڑا وہاں دیکھا کہ ایک شخص شراب
پئے ہوئے بدمست سو رہا تھا اور ایک اژدہا اُسکی طرف چلا آ رہا تھا
تاکہ اُسے کاٹے اتنے میں بچھو جلدی سے اژدہا کیطرف دوڑا اور ایک ڈنگ
اُسکو ایسا مارا کہ اُسکے زہر سے اژدہا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا میں نے اُس
آدمی کو جگایا وہ ڈرتا گھبراتا کھڑا ہوا جب اُس نے اژدہے کیطرف دیکھا
تو بھاگا میں نے اُس سے کہا تو خوف نہ کر تیرا کام تو بنا دیا گیا اور سارا
قصہ اُس سے کہا اُس نے سر جھکایا پھر آسمان کیطرف اُٹھایا اور کہا اے
رب تو ایسا اُسکے ساتھ کرتا ہے جو کہ تیری نافرمانی کرتا ہے بھلا جو کوئی
تیری اطاعت کرتا ہے تو اُسکے ساتھ کیا کچھ کرتا ہوگا قسم ہے تیرے عزت
وجلال کی کہ میں اسکے بعد کبھی تیری نافرمانی نہ کرونگا پھر وہ روتا یہ شعر
پڑھتا چلا گیا ؎

یا راقدا والجلیل یحرسہ ۔۔۔ من کل سوء یدب فی الظلم
کیف تنام العیون عن ملک ۔۔۔ تاتیک منہ کرائم النعم

حکایت فاطمہ بنت احمد شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہما کی بہن کہتی
ہیں کہ بغداد میں دس جوان آدمی تھے اُنکے ساتھ دس آدمی نوعمر
عمر گبرو بھی تھے انہوں نے اُن میں سے ایک کو کسی کام کے لئے بھیجا
اُس نے دیر لگائی یہ اُسپر خفا ہوئے اتنے میں وہ ہنستا ہوا ہاتھ میں

ایک خربوزہ لئے ہوئے آیا یہ بولے کہ تو نے دیر کی دیر لگائی اور ہنستا
ہوا آتا ہے اُس نے کہا کہ میں تمہارے پاس ایک اعجوبہ لے کے آیا ہوں
انہوں نے کہا وہ کیا ہے اُس نے کہا کہ بشر رضی اللہ عنہ نے اس خربوزے
پر اپنا ہاتھ رکھدیا سو میں نے بیس درہم کو اُسے خرید لیا پھر ایک اُن میں سے
نے خربوزے کو چومنے آنکھوں پر رکھنے لگا ایک شخص نے اُن میں سے
کہا وہ کیا چیز ہے جس نے بشر رضی اللہ عنہ کو اس مرتبے کو پہنچایا انہوں
نے کہا وہ تقویٰ ہے اُس نے کہا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں اللہ
تعالےٰ کیطرف تائب ہوں پھر سب لوگوں نے یہی کہا کہتے ہیں کہ یہ
لوگ طرطوس کیطرف گئے اور سب کے سب شہید ہوئے رحمہم اللہ تعالےٰ

حکایت بعض صالحین فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ میں رابعہ
عدویہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کروں دیکھوں کہ وہ اپنے دعوے
میں سچی ہیں یا جھوٹی میں اس خیال میں تھا کہ ناگاہ کئی فقیر آئے اُن
کے منہ چاند کی طرح چمکتے تھے مشک کی مثل اُنکے بدن سے خوشبو آتی
تھی اُنہوں نے مجھے سلام کیا میں نے اُنکو سلام کیا میں نے پوچھا تم کہاں
سے آئے کہنے لگے یا سیدی ہمارا عجیب قصہ ہے میں نے کہا وہ کیا ہے
اُنہوں نے کہا کہ ہم مالدار سوداگروں کے بیٹے ہیں ہم مصر میں رابعہ
عدویہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تھے میں نے کہا تم وہاں کیوں گئے
تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنے وطن میں تھے ہم کو کھانے پینے کا شغل تھا
ہم سے بیان کیا گیا کہ رابعہ عدویہ خوبصورت خوش آواز ہیں ہم نے
کہا ہم ضرور اُن کے پاس جائینگے اُنکا گانا سُنینگے اُنکے حُسن کو دیکھینگے
پھر ہم اپنے شہر سے نکلے یہانتک کہ ہم اُنکے شہر میں پہنچے لوگوں نے
ہم کو اُنکا گھر بتایا اور ذکر کیا کہ اُنہوں نے توبہ کر لی ہے ایک نے ہم سے
کہا کہ گو اُنکی خوش آوازی اور گانا ہم سے فوت ہوا ہو جاؤ مگر اُنکی

طرف دیکھنا اور ان کا حسن تو ہم سے فوت نہ ہوا پھر ہم نے اپنا لباس
بدلا فقرا کا پہنا وا پہنا اُن کے دروازے پر آئے اُن کا دروازہ ٹھونکا
پھر ہمیں کچھ خبر نہیں مگر ہاں اتنا معلوم ہے کہ وہ جلدی سے نکل آئیں
ہمارے پاؤں کے درمیان میں لوٹنے لگیں اور کہا کہ مجھے تمہاری
زیارت سے سعادت نصیب ہوئی ۴ انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ایک
عورت چالیس برس سے اندھی تھی جبکہ تم نے دروازہ ٹھونکا تو اُس
نے کہا آلٰہی و سیدی بحرمت ان لوگوں کے جنہوں نے دروازہ
ٹھونکا تو میری بصارت کو پھیر دے اللہ تعالےٰ نے اُسیوقت اُسکو
بینا کر دیا جب اُنہوں نے یہ بات بیان کی تو ہم ایک دوسرے کیطرف
دیکھنے لگے ہم نے کہا دیکھتے ہو اللہ تعالےٰ کے لطف کو ہمارے ساتھ
کہ اُس نے ہمارے بھید کو فضیحت نہیں کیا پھر جس شخص نے کہ فقرا
کے لباس پہننے کا ہم کو مشورہ دیا تھا اُس نے کہا واللہ میں یہ لباس
اپنے بدن سے نہیں اُتارونگا اور میں رابعہ کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ
کی طرف تائب ہوں ہم نے اُس سے کہا کہ ہم نے معصیت پر تیری
موافقت کی تو اب طاعت و توبہ پر بھی ہم تیری موافقت کرینگے پھر
ہم سب نے اُن کے ہاتھوں پر توبہ کی اور اپنے مال سے علیحدہ ہو کے
فقیر ہوگئے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے رضی اللہ عنہم ؏

حکایت شیخ احمد قدس اللہ روحہ ایک رات سحر کے وقت کھجوروں
کے درمیان میں وضو کر رہے تھے اتنے میں کئی کشتیاں گزریں اُن
میں کوتوال اور ایک گروہ اتباع دیوان واسطہ کا تھا اور اُن کے ساتھ
ایک جماعت مدادین کی تھی اور اُن کے پیچھے ایک لشکری آدمی اتباع
دیوان سے تھا لشکری نے جبکہ شیخ احمد کو دیکھا تو اُس نے کہا اے
شیخ تو ہمارے ساتھ کھڑا ہو یہ کھڑے ہو کے اُن کے آگے چلے لشکری

نے شیخ کو مدادین میں داخل کیا شیخ اُن کے ساتھ چلتے رہے یہاں
تک کہ گاؤں میں پہنچے اُسکا نام ہذریہ تھا صبح کی نماز کے وقت ایک
فقر نے شیخ کو دیکھا وہ چلانے فریاد کرنے لگا اُسکے آس پاس فقرا جمع
ہوگئے بہت شور کرنے لگے کشتی کے لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ شیخ
احمد ہیں تو اپنے فعل سے گھبرائے پشیمان ہوئے یہ بات اُن پر گراں گذری
شیخ کے پاس آئے اُنکے روبرو کھڑے ہوئے عذر کرنے لگے شیخ نے
اُن سے فرمایا اے سردارو قسم ہے تمہاری زندگی کی۔ سوائے خیر کے اور
کچھ بات نہیں ہے ہم نے تمہاری کارروائی کی اور نیکی کمائی اور ہمارا
کچھ ضرر نہ ہوا میں ہمیشہ رواق میں بیٹھا رہتا ہوں کچھ کام نہیں کرتا
اور تم کسی کمزور ضعیف کو یا کسی کام والے پیشے والے کو بیگار میں
پکڑتے ہو اُن کے کاموں سے اُنکو باز رکھتے ہو اور تم گنہگار ہوتے ہو جب
کبھی تمہیں کشتی چلانے کی حاجت ہوا کرے تو تم مجھے خبر کر دیا کرو تاکہ میں
تمہاری مدد کروں یہانتک کہ میں تھک جاؤں تو لوٹ جاؤنگا انہوں
نے کہا کہ جو کچھ ہم سے قصور ہوا ہم اللہ تعالےٰ سے اُسکی مغفرت چاہتے
ہیں آپ ہم سے توبہ کرائیں اور ہم سے راضی ہو جائیں شیخ نے اُنسے توبہ
کرائی اور کہا اللہ تعالےٰ تم سے اور ہم سے راضی ہو پھر اُنکے لئے دعا
کی اور اُنکو رخصت کیا جس لشکری نے کہ شیخ کو بیگار میں پکڑا تھا اُس
نے عرض کیا یا سیدی ان لوگوں سے تو آپ راضی ہوگئے رہا میں بدبخت
خیر سے دور میرا کیا حال ہوگا شیخ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تجھ سے راضی
ہو اُس نے عرض کیا یا سیدی آپ مجھ توبہ لیں شیخ نے اُس سے توبہ
کرائی عہد لیا اور کہا ہمارا رب شاہد ہے کہ ہم دنیا و آخرت میں ایک دوسرے
کے بھائی ہیں پھر وہ لوگ واسطہ کیطرف چلے گئے اُس لشکری نے اسباب
دنیا اور ملوک کی خدمت و نوکری کو ترک کر دیا اور لوٹ کے شیخ احمد رضی

اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ترک نوکری کی شیخ کو اطلاع کی اللہ
سبحانہ وتعالے کی عبادت لازم کرلی اور نیک لوگوں میں ہوگیا رحمۃ
اللہ علیہ ورضوانہ ۞

خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول والابواب

اس میں چند فصلیں ہیں ۰

فصل اول بیان میں عقیدہ مشایخ عارفین بانیین علمے مکاشفین و علماء محققین اور آئمہ مدققین رضی اللہ عنہم

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ تاج العارفین قطب علوم لدنیہ سید طائفہ
صوفیہ امام استاذ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے ہمکو روایت کی گئی کہ
انہوں نے فرمایا کہ پہلے پہل عقد حکمت کہ جسکی حاجت ہے وہ یہ ہے کہ مصنوع
اپنے صانع کو پہچانے اور محدث یہ جانے کہ اُسکا احداث کیونکر ہوا جب یہ
پہچان لیگا تو اُسے خالق کی صفت مخلوق سے اور قدیم کی صفت محدث
سے معلوم ہوجاویگی پھر اُسکی دعا کے لئے ذلیل ہوگا اُسکے وجوب طاعت
کا اقرار کریگا اور جبکہ اپنے مالک کو نہ پہچانیگا تو اسکا بھی معترف نہ ہوگا کہ
مستحق ملک کا کون ہے شیخ کبیر عارف باللہ تعالے قطب مقامات معدن
کرامات ابو محمد سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ سے کسی نے اللہ سبحانہ
کی ذات پاک کا سوال کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی ذات علم کے ساتھ
موصوف ہے نہ احاطہ سے اُسکا ادراک ہوتا ہے نہ وہ دنیا میں آنکھوں
سے نظر آتی ہے اور وہ بحقائق ایمان موجود ہے نہ وہ کسی حد میں ہے
نہ کسی شئے میں حلول کرتی ہے آخرت میں اُسکو آنکھیں دیکھینگی اُسکا ملک

اُس کی قدرت ظاہر ہوگی اُس نے اپنی ذات کی معرفت کنہ سے خلق کو حجاب
میں رکھا ہے اور اپنی نشانیوں سے اپنی ذات پر خلق کو آگاہ فرمایا ہے
سو دل تو اُسکو پہچانتے ہیں اور عقول اُسکا ادراک نہیں کرسکتی مومن
آنکھوں سے بغیر احاطہ اور بدوں ادراک نہایت کے اُس کی طرف دیکھینگے
امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ جو شخص اس قول کے الفاظ میں تامل
کرے اُسکے لئے یہ قول نہایت حسن و تحقیق و تدقیق میں واقع ہوا ہے۔
شیخ کبیر عارف باللہ لسان حکمت صاحب علوم واحوال وکرامات کثیرہ
ابو الفیض ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ توحید کیا ہے
فرمایا تو یہ جانے کہ اللہ تعالے کی قدرت اشیا میں بلا مزاج اور اُس کی
صنعت اشیا کیلئے بلا علاج ہے اور ہر چیز کی علت اُسکی صنعت ہے اور
اُسکی صنعت کے لئے کوئی علت نہیں ہے اور نہ بلند آسمانوں میں اور نہ
پست زمینوں مین اللہ تعالے کے سوا اور کوئی مدبر ہے اور جو کچھ تیرے
وہم میں متصور ہو تو اللہ تعالے اُسکے خلاف ہے امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے
فرماتے ہیں کہ یہ قول بھی باوجود اختصار کے جامع حسن و تحقیق ہے ایک
شخص ذوالنون رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ میرے لئے
دعا کریں فرمایا اگر تو ایسا ہے کہ علم غیب مین صدق توحید کے ساتھ تیری
تائید کی گئی ہے تو بہت سی دعائیں مقبول تیرے لئے سابق ہو چکیں ورنہ
ندا ڈوبے ہوئے کو نجات نہیں دیتی شیخ کبیر الشان صاحب کرامات ومعارف
واسرار ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے جبکہ اللہ تعالے کے قرب کا بیان
کیا تو یہ فرمایا کہ اللہ تعالے قرب بالذات سے پاک ہے اور وہ حدود و
اقطار اور نہایت و مقدار سے منزہ ہے نہ کوئی مخلوق اُسکے متصل ہے
اور نہ کوئی حادث مسبوق اُس سے منفصل ہے قبول وصل و فصل سے
صمدیت مبرا ہے سو وہ قرب جو اُسکے وصف میں محال ہے وہ یہ ہے کہ

ذوات قریب ہو جاویں اور وہ قرب جو کہ اُسکی نعت میں واجب ہے وہ
قرب بالعلم والرؤیت ہے اور وہ قرب جو اُسکے وصف میں جائز ہے جسکے
ساتھ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے سو یہ قرب
فعل باللطف ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ یہ قول بھی عین الحسن
والتحقیق ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن شاہین
نے مع کے معنی اُن سے پوچھے فرمایا کہ مع کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اللہ
تعالے کی معیت انبیا علیہم السلام کے ساتھ نصرت و حفاظت کے ساتھ
ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے انني معكما اسمع وارى دوسرے یہ کہ
عامہ کے ساتھ علم و احاطہ کے ساتھ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے ما
یکون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم الآیہ ابن شاہین نے
کہا کہ تم سا آدمی اس بات کی لیاقت رکھتا ہے کہ وہ امت کو اللہ عزوجل
کی راہ بتاوے یہ بھی جنید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا
کہ جسکے لئے نہ کوئی شبیہ ہے نہ کوئی نظیر وہ کب متصل ہو سکتا ہے
اُسکے ساتھ جس کیلئے شبیہ و نظیر ہے ہیہات هذا ظن عجیب الا بما
لطف اللطيف من حيث لا درك ولا وهم ولا احاطة
الا اشارة اليقين وتحقيق الايمان اور یہ بھی فرمایا کہ حق منفرد
ہے اُس چیز کے علم کے ساتھ جو کہ ہو گئی اور ہو گی اور اُسکے ساتھ جو کہ
نہ ہو گی اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی اور یہ کہا کہ سب مجلسوں سے اشرف و اعلے
فکر کی مجلسیں ہیں میدان توحید میں اور یہ بھی کہا کہ توکل عمل قلب
اور توحید قول قلب ہے اور یہ وہی قول اہل اصول کلام کا ہے کہ وہ
معنی قائم قلب کے ساتھ ہیں معنی امر و نہی و خبر و استخبار سے جنید رضی
اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا فرمایا يقال افراد الموحد
بتحقيق وحدانيته بكمال احديته انه الواحد الذي

لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد بنفي الاضداد والانداد
والاشباه بلا تشبيه ولا تكييف ولا تصوير ولا تمثيل ليس
كمثله شيء وهو السميع البصير شیخ کبیر عارف باللہ ابو العباس
ابن عطار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے جب کہ حروف کو پیدا کیا
تو انکو اپنا سِر سکھایا پھر جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُن میں اُس
سِر کو پھیلا دیا اور فرشتوں میں سے کسی کے اندر اسکو نہ پھیلایا وہ
حروف آدم علیہ السلام کی زبان پر فنون جریان و فنون لغات کے
ساتھ جاری ہو گئے تو اُنکو اُن کے لئے صور ٹھیرایا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
کہتے ہیں کہ یہ قول ابن عطار رحمہ اللہ تعالے کا صریح اس امر میں ہے
کہ حروف مخلوق ہیں شیخ کبیر عارف شہیر ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا جل الواحد المعروف قبل الحدود
وقبل الحروف یہ قول بھی صریح ہے اس بات میں کہ قدیم سبحانہ کی
ذات کیلئے نہ کوئی حد ہے نہ اُسکے کلمات کے لئے حروف ہیں شبلی رضی
اللہ عنہ سے کسی نے الرحمن على العرش استوى کے معنی پوچھے
فرمایا کہ رحمن ہمیشہ سے ہے اور عرش محدث ہے اور عرش رحمن کے ساتھ
استوی ہوا امام جلیل صاحب مناقب و مجد اثیل سلالۂ نبوت معدن
فضائل و علوم و فتوت حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ زعم کرے کہ اللہ سبحانہ کسی چیز میں
ہے یا کسی شئے سے ہے یا کسی چیز پر ہے بیشک اُس نے اللہ تعالے کے
ساتھ شرک کیا اسلئے کہ اگر وہ کبھی کسی چیز پر ہو تو محمول ہوگا اور جو کسی
چیز میں ہو تو محصور ہوگا اور جو کسی چیز سے ہو تو محدث ہوگا اور وہ
ان سب باتوں سے پاک ہے شیخ عارف جعفر بن نصیر رضی اللہ عنہ
سے کسی نے پوچھا کہ استوا کے معنی کیا ہیں کہا کہ اُسکا علم ہر چیز کے ساتھ مستوی

ہے سو کوئی چیز کسی چیز سے اُس کی طرف زیادہ قریب نہیں ہے۔ بہت
سے آئمہ کبار عارفین اہل انوار اور اصولیین نظار نے یہ کہا کہ استوی
کے معنی استعلی ہیں جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

قد استوی بشر علی العراق   من غیر سیف ودم مہراق

اسکے سوا اور بہت سی تاویلیں استوا کے معنی میں ذکر کی ہیں جنکے بیان
میں طول ہے شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم عرشی
ہو یا کرسی اُنہوں نے فرمایا کہ طینت تو ارضی ہے اور نفس سماوی اور قلب
عرشی اور روح کرسی اور سر مع اللہ ہے بلا این امام یافعی رحمہ اللہ تعالے
کہتے ہیں یہ قول صریح ہے نفی جہت میں خالق جہات سے جو کہ حرکات
وسکنات وسائر سمات مخلوقات سے منزہ ہے۔ شیخ عارف واعظ
لسان حکمت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم
اللہ تعالے سے ہمکو خبر دو اُنہوں نے کہا کہ وہ واحد ہے کہا گیا کہ وہ
کس طرح ہے کہا کہ ملک قادر ہے پہر پوچہا کہ وہ کہاں ہے کہا کہ وہ
گہات میں ہے سائل نے کہا کہ تم سے میں نے اسکا سوال نہیں کیا
اُنہوں نے کہا کہ جو اسکے سوا ہے وہ مخلوق کی صفت ہے رہی اس کی
صفت سو وہ میں تجہے بتا چکا شیخ کبیر عارف استاذ ابو علی دقاق رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک صوفی سے کسی نے کہا کہ
این اللہ یعنے اللہ تعالے کہاں ہیں اُنہوں نے کہا اسحقک اللہ
یعنے اللہ تعالے تجہے ہلاک کرے تطلب مع العین۔ اَین محمد بن محبوب
شیخ عارف ابو عثمان مغربی کے خادم کہتے ہیں کہ شیخ نے مجہ سے فرمایا
اے محمد اگر کوئی تجہ سے کہے کہ تیرا معبود کہاں ہے تو تو کیا کہیگا میں نے
کہا میں یہ کہونگا کہ جہاں وہ ہمیشہ سے ہے شیخ نے کہا اگر وہ پوچہے
کہ ازل میں کہاں تہا تو تو کیا جواب دیگا میں نے کہا میں یہی کہونگا

ر وہ اب بہی وہیں ہے یعنی وہ جیسا تہا اور مکان نہیں ہے سو وہ اب
ی اُسی حال پر ہے جسپر پہلے تہا شیخ نے میری بات کو پسند فرمایا اور
نا کرتا اُتار کے مجہے عنایت فرمایا شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ے وہ کہتے ہیں کہ حدیث جہت کا میں کچہ معتقد تہا جب میں بغداد میں
آیا تو وہ بات میرے دل سے زائل ہوگئی میں نے اپنے اصحاب کو جو مکہ
کے میں تہے یہ لکہہ بہیجا کہ میں اب از سر نو مسلمان ہوا استاذ امام ابو اسحق
سفرائنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں بغداد میں آیا تو جامع مسجد
نیسا پور میں مسئلہ روح کا درس کرتا تہا اور اس قول کی شرح کرتا تہا
کہ روح مخلوق ہے اور شیخ ابو القاسم نصرآبادی ہم سے دور بیٹہے ہوئے
ہمارا کلام سنتے تہے تہوڑے دن کے بعد اُن کا گذر ہمارے حلقے پر ہوا
تو انہوں نے محمد فرا سے کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں
اس شخص کے ہاتہ پر مسلمان ہوا اور میری طرف اشارہ کیا امام یافعی رحمہ
اللہ تعالے کہتے ہیں کہ یہ بات جو امام ابو القاسم نے کہی تواضع و انصاف
اور حق کی طرف رجوع ہے اور اقرار ہے باوجود انکی جلالت شان کے
اسلئے کہ وہ شیخ وقت تہے اسیطرح شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے
بہی انصاف کیا یہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ حظوظ نفس
سے پاک اور صفات زکیہ کے ساتہ متصف تہے حضرت قدسیہ کے اہل
تہے شیخ جلیل عارف نبیل ابو بکر واسطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہیں
احداث فرمائی اللہ سبحانہ نے کوئی چیز کہ وہ روح سے بڑہکر مکرم ہو
اس قول سے صریح یہ بات معلوم ہوئی کہ روح مخلوق ہے شیخ کبیر عارف
ربانی ابو القاسم نصرآبادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت اُسکے باقی کرنے
سے باقی ہے اور اُس کا ذکر کرنا تجہکو اور اُسکی رحمت و محبت تیرے لئے
یہ اُسکے باقی رہنے سے باقی ہے سو جو چیز کہ اُسکے باقی رہنے سے باقی ہو

اور وہ چیز کہ اُسکے باقی رہنے سے باقی ہو ان دونوں میں بڑا فرق ہے
یہ قول غایت تحقیق میں واقع ہوا ہے اسلئے کہ مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ذات قدیم کی صفات اُسکے باقی رہنے سے باقی ہیں اور اُسکے افعال
اُسکے باقی رکہنے سے باقی ہیں سو اللہ تعالٰے عالم بعلم قادر بقدرت
مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر حی بحیات باقی ببقا ہے اور
یہ صفات اور ان کے سوا اور سب صفات اُسکی ذات کی بقا سے باقی
ہیں ازلاً و ابداً رہے اُسکے افعال جیسے جنت و نار وغیرہ سو یہ اُسکے
باقی رکہنے سے باقی ہیں معتزلہ نے صفات میں خلاف کیا اور یوں کہا
کہ عالم بغیر علم قادر بغیر قدرت باقی بغیر بقا ہے اور اسیطرح اور باقی
صفات اور فلاسفہ نے اُن افعال میں خلاف کیا جو کہ تحت قدرت واقع
ہیں اور زعم کیا کہ وہ قدیم ہیں اُنکے قول کی بنا پر یہ بات لازم لاتی ہے
کہ عالم کو قدیم کہیں تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا شیخ عارف
صاحب کرامات و معارف و مواہب و لطایف ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد خواص
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ میں ایک شخص کے پاس پہنچا
اُسکو شیطان نے پچھاڑا تہا میں نے اُس کے کان میں اذان دینا شروع
کیا شیطان نے اُسکے پیٹ میں سے مجہے پکارا کہ تو مجہے چہوڑ دے کہ میں
اِسکو قتل کروں اسلئے کہ یہ کہتا ہے قرآن مخلوق ہے استاذ ابو القاسم
جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض علما سے کسی نے پوچہا کہ توحید کیا
ہے اُنہوں نے کہا کہ توحید یقین ہے سائل نے کہا کہ آپ مجہہ سے بیان
کریں کہ وہ کیا ہے اُنہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ تو جان لے کہ خلق کی حرکات
و سکون اللہ وحدہ لاشریک کا فعل ہے جب تو اس بات کو پہچان گیا
تو بیشک تو نے اُسکی توحید کی شیخ کبیر عارف ربانی ابو علی رودباری
رضی اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا اُنہوں نے فرمایا وہ یہ ہے

کہ مفارقت تعطیل کی اثبات کے ساتہہ دل مستقیم ہو جاوے اور تشبیہ کے
انکار کے ساتہہ اور توحید ایک کلمے میں ہے اوہام و افکار جو کچہہ تصور کریں
اللہ سبحانہ و تعالٰے اُسکے خلاف ہے اسلئے کہ اُس نے ارشاد فرمایا لیس
کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر امام یافعی رحمہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں
کہ اِن قولونکو امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ مشہور
میں ذکر فرمایا ہے سوائے چند الفاظ کے کہ اُنکو اُن کے سوا بعض ائمہ
عارفین نے روایت کیا ہے پہر یہ قول اسی پر دلالت کرتے ہیں جسکو امام
قشیری نے ذکر کیا ہے امام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جان لو اللہ تعالٰے
تم پر رحم کرے کہ اس طائفے کے شیوخ نے اپنے طریقے کے قواعد کو ایسے
اصول پر بنا کیا ہے جو کہ توحید میں صحیح ہیں اور اپنے عقائد کو بدعتوں سے
بچایا ہے اور جس توحید پر کہ سلف صالح و اہل سنت کو پایا ہے اُسی کا
برتاؤ کیا سو اس میں نہ تمثیل ہے نہ تعطیل جو حق قدم ہے اُسکو پہچان
لیا اور جو عدم سے موجود ہوا اُسکی صفت کو بہی خوب سمجہہ لیا اسی لئے سید
طایفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توحید قدم سے حدث کو علیحدہ کرنا ہے اور اصول عقائد
کو دلائل واضح اور شواہد لائحہ سے محکم و مضبوط کیا ہے جیسا کہ شیخ ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جو شخص علم توحید پر کسی شاہد کے ساتہہ اُسکے شواہد سے واقف نہ ہوگا تو دہوکے کا پاؤں ہلاکت کے
گڑہے میں اُسکو پہسلا دیگا مراد اُنکی اس قول سے یہ ہے کہ جو شخص اپنے دلکو تقلید کیطرف مائل کریگا اور دلائل توحید
میں فکر نہ کریگا تو وہ راہ نجات سے کنارہ کرکے بلا کی قید میں پہنسیگا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ جو شخص اُن کے الفاظ میں تامل کرے اُن کے الفاظ کو سوچے تو
وہ اُن کے اقوال مجموع و متفرقات میں ایسی بات پائیگا جسکے تامل سے
اُسکو وثوق ہوگا کہ قوم نے تحقیق میں قصور نہیں کیا اور نہ طلب و جستجو
میں کسی طرح کا فتور اس طریق کے شیوخ نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ
تعالٰے موجود قدیم واحد حکیم قادر علیم قاہر رحیم مرید سمیع مجید رفیع

متکلم بصیر متکبر قدیر حی احد باقی صمد ہے نہ اُس نے کسی کو جنا نہ اُسکو کسی
نے جنا اور وہ عالم باعلم قادر بقدرت مرید بارادہ سمیع بسمع بصیر بہ بصر
متکلم بہ کلام حی بحیات باقی ببقار ہے اُسکے دو ہاتھ ہیں یہ دونوں اُسکی
صفتین ہیں بنا بر تخصیص جو چاہتا ہے انسے پیدا کرتا ہے اور اُسکے لئے منہ
ہے اور اُس کی صفات ذات اُسکی ذات کے ساتھہ خاص ہیں یہ نہیں کہا
جاتا کہ وہ صفتیں وہی ہیں اور نہ وہ اُسکی غیر ہیں بلکہ وہ صفات ازلیہ
نعوت سرمدیہ ہیں اور وہ اَحدِیُّ الذّات ہے یعنی اُسکی ایک ذات ہے نہ وہ
مصنوعات سے کسی چیز کے مشابہ نہ مخلوقات سے کوئی چیز اُسکے مشابہ نہ وہ
جسم ہے نہ جوہر نہ اُسکی صفتین عَرَض نہ اوہام میں اُسکا تصور ہو سکے نہ عقول
میں اُسکا اندازہ آسکے نہ اُسکے لئے کوئی جہت ومکان نہ اُسپر جاری ہو
کوئی وقت وزمان نہ اُسکے وصف میں کوئی زیادتی جائز ہے نہ کسیطرح
کا نقصان نہ اُسکی کوئی ہیئت خاص ہے نہ قد نہ اُسکو کوئی نہایت قطع
کرے نہ کوئی حد نہ کوئی حادث اُس میں حلول کرے نہ کوئی باعث فعل
پہ اُسکو مستعد کرے نہ اُسپر کوئی لون جائز ہے نہ کون نہ کوئی مدد اُسکی
نصرت کرے نہ کوئی عون نہ کوئی مقدور اُسکی قدرت سے خارج ہو نہ کوئی
مفطور یعنی مخلوق اُسکے حکم سے منفک ہو نہ اُسکے علم سے کوئی معلوم غائب
ہو نہ اُسکے فعل پر اُسکو کسیطرح کی ملامت ہو کہ کیوں کرتا ہے کیا کرتا ہے
نہ اُسکے لئے یہ کہا جاوے کہ کہاں ہے کس جگہ ہے کیونکر ہے نہ اُسکے وجود
کی ابتدا پوچھی جائے یوں کہیں کہ کب تہا نہ اُسکے بقا کی انتہا کیجاے یوں
کہیں کہ وہ مدت وزمان کو پورا کرچکا جو وہ کام کرے نہ کہیں کہ اُس نے
کیوں کیا اسواسطے کہ اُسکے افعال کیلئے کوئی علت نہیں ہے نہ یہ کہا جاوے
کہ وہ کیا ہے اسلئے کہ اُسکی کوئی جنس نہیں کہ کسی نشانی کیوجہ سے اُسکے
اشکال سے تمیز ہو جائے اُسکو دیکھینگے نہ مقابلہ و مماثلت سے وہ صنعت

کرتا ہے نہ مباشرت ومزاولت سے اُسکے لئے اسمار حسنیٰ اور صفات علیا
ہیں کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے اُسکے حکم کیلئے بندے ذلیل و خوار
ہیں نہیں جاری ہوتا اُسکی سلطنت میں مگر جو وہ چاہے اور نہیں ہوتا اُس
کی ملک میں مگر وہ جسکے ساتھہ اُسکی قضا سابق ہوچکی حادثات سے جسکو
اُس نے جانا کہ ہووے اُس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ ہووے اور جسکو اُس نے
جانا کہ نہ ہووے اور وہ اُس قسم سے ہے کہ ہوسکتا ہے تو اُس نے ارادہ
کیا ہے کہ وہ نہ ہووے بندوں کے کسب خیر و شر سب کا خالق ہے اعیان
و آثار قلیل وکثیر جو کچھہ کہ عالم میں ہیں اُنکا مبدع ہے رسولوں کو امتوں
کیطرف بھیجنے والا ہے بدون اسکے کہ یہ اُسپر واجب ہو مخلوق سے
عبادت لینے والا ہے انبیار علیہم السلام کی زبان پر ایسی چیز کے ساتھہ کہ
اُسمیں کسی کو نہیں پہنچتا کہ اُسکو ملامت کرے اعتراض کرے اور ہمارے
سردار اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنیوالا ہے کھلے معجزوں
اور روشن آیتوں کے ساتھہ جن کے ساتھہ عذر دور کردیا اور یقین و
انکار کو ظاہر کردیا بیضۂ اسلام کی حفاظت کرنیوالا ہے بعد وصال شریف
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے خلفا سے بہر حق کی
حراست ونصرت کرنیوالا ہے دین کی حجتوں کے ساتھہ جنکو اپنے اولیار
کی زبانوں پر ظاہر کرتا ہے ملت حنیفیہ کو اُس سے بچایا ہے کہ وہ گمراہی
پر مجتمع ہو جن دلیلوں کو کہ قائم کیا ہے اُن سے مادۂ باطل کو قطع کیا ہے۔
نصرت دین کا وعدہ جو اس قول میں فرمایا ہے لیظہرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون اُسکو پورا کیا یہ سب امور جو لکہے گئے شیوخ طریقت
کے کلام متفرق ومجموع اور اُن کے مصنفات توحید میں اُنپر دلالت
کرتے ہیں امام اُستاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مقالات
اِسبات پر دلالت کرتے ہیں کہ مشائخ صوفیہ کے عقائد مسائل اصول میں

نقول اہل حق کے موافق ہیں ہم نے اسی مقدار اقتصار کیا اس خوف سے
کہ ہم نے جو اختصار کا ارادہ کیا ہے اُس سے خارج نہ ہو جاویں تمام ہوا
اُن کا کلام شیخ امام ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم خبری فارسی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ اس طریقے کے ایمہ اور ساوات شیوخ صوفیہ اولی التحقیق
نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ سارا عالم مع اُسکے جواہر و اعراض و اجسام
لطیف و کثیف کے حادث ہے سوا اللہ عزوجل کے جو کچھ کہ موجود ہے
اِسیکو عالم کہتے ہیں یہی عالم کے معنی ہیں اور عالم اپنے وجود میں محدث
مخصص کی طرف محتاج ہے جس نے اُسکا احداث کیا اور وجود جائز
کے ساتھ اُسکو خاص فرمایا اور بیشک اُس کا محدث اللہ تعالےٰ ہے کہ جس
کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور ازلاً و ابداً صفات واجبہ کے ساتھ
موصوف ہے اور اُسکی صفات کے تین مرتبے ہیں پہلا مرتبہ صفات نفسیہ
ہیں وہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ موجود قدیم واحد قیوم احد فرد
قائم بنفسہ ہے نہ وہ کسی چیز کے مشابہ نہ کوئی چیز اُس کے مشابہ دوسرا
مرتبہ صفات معنویہ ہیں وہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ حی بحیات عالم
بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر باقی ببقاء
لم یزل ولا یزال ہے اور یہ صفات مثل ذات کے معانی قدیمہ ہیں۔
اللہ تعالےٰ کی ذات کے ساتھ قائم ہیں اِن میں یہ نہیں کہا جاتا کہ
یہ وہی ہیں اور نہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اُسکے غیر ہیں ان میں سے کوئی
صفت اُس کے ماسوا کی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ مشابہ
نہیں تیسرا مرتبہ صفات فعلیہ ہیں جو کہ صفات معنویہ کیطرف مستند ہیں
موافق اُسکے کہ کتب منزلہ میں وارد ہوئے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی زبانیں اُن کے ساتھ جاری ہوئی ہیں یہ سب اس بنا پر ہے جسپر اُن
کے اقوال متفرق و مجموع اُن کے مصنفات توحید میں دلالت کرتے

ہیں اور اس بنا پر کہ اُنہوں نے قواعد عقاید کو نہایت صحیح اصول و بغایت
واضح طرق پر بنا کیا ہے جو کہ تشبیہ و تمثیل و نفی و تعطیل سے پاک و صاف
ہے اسلئے کہ جو حق قدیم تھا اُسکو پہچانا اور جو عدم سے حادث ہوا اُسکی صفت
کو خوب سمجھ لیا تمام ہوا کلام خبری رحمۃ اللہ کا +

عقیدہ شیخ امام محقق سالک ناسک عارف باللہ تعالےٰ شیخ شیوخ الاسلام
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ لا الہ الا ھو لا ضد لہ ولا ند لہ ولا شبیہ لہ ولا مثل لہ
ولا ولد لہ ولا والد لہ ولا وزیر لہ ولا نظیر لہ ولا تدرک کنہ
عظمتہ الاوھام ولا تبلغ ثنا وکبریائہ الافہام ولا یعتری
ذاتہ المقدسۃ التاثر ولا الالام والتغیر ولا الاسقام والسنۃ و
والمنام ولا الافتراق ولا الالتئام جل عما یجول بہ الوسواس
وعظم عما تکتنفہ الحواس وکبر عما یحکم بہ القیاس لا یصور
خیال ولا یشاکلہ مثال ولا ینوبہ زوال ولا یشوبہ انتقال
لا یلحقہ فکر ولا یحصرہ ذکر قیوم ازلی دیموم سرمدی
لا تحد ازلیتہ بمتی ولا تقید ابدیتہ بحتی لا یطلق علیہ
التعیین ولا یتطرق الیہ التأیین ان قلت این فقد سبق
المکان وان قلت متی فقد تقدم الزمان وان قلت کیف
فقد جاوز الاشباہ والامثال والاقران وان طلبت الدلیل
فقد غلب الخبر العیان وان رمت البیان فذرات الکائنات
بیان وبرہان اول آخر ظاہر باطن تناھت الاوائل
ولا اواخر فی ازلیتہ وابدیتہ تفرد فی الازل بنعت العظمۃ
والجلالۃ قبل الکون والمکان والدھور والازمان

والحين ولا وان فالمكان جواهر واجسام خلقهما و
الدهر اوقات وازمان قدرهما كل ذلك موسوم بالحدث
عرفنا المكان والزمان بتعريفه ايانا ولو شاء كوّننا
ولم نعرف زمانا ولا مكانا وكوننا فى المكان ولو شاء كوّننا
ولا مكان فعلمنا بانا لا نكون الا فى مكان من قضايا عقلنا
وهذه القضايا هيأها لنا نعقل بها المعقول ونعلم بها المعلوم
ولو شاء هيأ لنا غيرها يأتنا فعوالم قدرته غير محصورة وغرائب
مشيئته غير منكورة وما نحن فيه من العالم بما نحن فيه من
العقل والعلم عالم من عوالمه ولا يستبعد قولى ولو شاء كوّننا
فى غير مكان فقد كون المكان لا فى مكان اذ لو كان فى مكان
لتسلسل فلا تحصى القدرة بعقلك اذ العقل قوته ان يحصى
الحكمة فاما القدرة فلا يحصيها فحدث عن البحر ولا حرج
ومن هذا الاساس تمشت القدرة وثبتت الامور الاخروية
وعلمها من علمها وانكرها من عجز عقله عن ادراكها
فمن يكون المكان والمكون فيه والزمان والمقدر فيه
عالما من عوالمه ويسيرا من عظيم قدرته كيف يحصره الزمان
والمكان فما اظهر فى عالم الملك والشهادة عالم الحكمة
والعقل الموهوب لنا الذى نتصرف فيه موكل بهذا العالم
وهذا العالم من العرش الى الثرى مع العقل الذى فهمه
وعقله وعلمه وقسمه اجساما وجواهر واعراضا عالم من
عوالمه فصور العالم وكل ما حواه وهو العالم .. ..
.. .. .. الذى عقله العقلاء بما فيه من الارض والسماء
والماء والنار والهواء والعرش والكرسى والجن والانس

والافلاك والاملاك والالوان والاكوان والاجرام و
الاسطقسات والشمس والقمر والنجوم الى اعماق الطباق
النجوم بالنسبة الى عظمة الالهية اقل واحقر من خردلة
بالنسبة الى جميع العالم ففرغ بالك عند ذلك من قياسك
انه سبحانه وتعالى داخل العالم او خارج العالم فما احقر
واحقر علمك فلو فتحت عين بصيرتك استحييت من قياسك
وفكرك ووهمك وخيالك ايها المحدود المحصور لا ينتج
فكرك الا محدودا محصورا وايها المحيط به الجهات لا يحكم
علمك الا بالجهات من جملة العالم وقد علمت نسبته الى
عظمة الله فتبارك الله رب العالمين۔ امام يافعى رحمۃ اللہ تعالی
فرماتے ہیں کہ یہ کلام شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ کا ہے اُن کے
عقیدے سے ہیں نے اسی قدر پر اقتصار کیا اسلئے کہ اُس کے پورے
ذکر کرنے میں طول ہے ۞
عقیدۂ شیخ جلیل امام حفیل شرف عارفین امام معرفین قدوۂ مرادین سیر
عباد اللہ المریدین عالی مقامات غالی کرامات الحسیب النسیب ابوعبداللہ
محمد بن احمد قرشی ہاشمی قدس اللہ تعالیٰ روحہ ونور ضریحہ ونفعنا والمسلمین
برکتہ آمین یہ ایسا عمدہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ مشائخ عارفین محققین
اور علما فاضلین مدققین اہل سنت سے اسپر واقف ہوئے اُنہوں نے
اسکی فضیلت پر اجماع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رضى الله عنه وارضاه

الحمد لله الذى تقدست عن سمة الحدث ذاته وتنزهت
عن التشبيه بالمحدثات صفاته ودلت على وجوده محدثاته

وشهدت بواحدانيته اياته الاول الذي لا ابداية لازليته
الآخر الذي لا نهاية لسرمديته الظاهر الذي لا شك فيه الباطن
الذي ليس له شبيه الحي الذي لا يموت ولا يفنى القادر الذي
لا يعجز ولا يعيا المريد الذي اضل وهدى وافقر واغنى
السميع الذي يسمع السر واخفى البصير الذي يرى دبيب النمل
على الصفا العالم الذي لا يضل ولا ينسى المتكلم الذي لا يشبه
كلامه كلام موسى كلم موسى بكلامه القديم المنزه عن التاخير
والتقديم لا بصوت يقرع ولا بنداء يسمع ولا بحروف تزعج
كل الحروف والاصوات والنداء محدثة بالنهاية ولا ابتداء
جل ربنا وعلا وتبارك وتعالى له العظمة والكبرياء له القدرة
والثناء وله الاسماء الحسنى والصفات العلى حياته ليس
لها بداية فالبداية بالعدم مسبوقة قدرته ليست لها نهاية
فالنهاية بالتخصيص مخلوقة ارادته ليست بحادثة فالحادثة
باضداد مطروقة سمعه ليس بجارحة فالجارحة مخروقة
بصره ليس بحدقة فالحدقة مشقوقة علمه ليس بكسبي فالكسب
بالتامل والاستدلال يعلم ولا بضروري فالضروري على الاراده
والالزام تلزم كلامه ليس بصوت فالاصوات توجد وتعدم و
لا بحروف فالحروف تؤخر وتقدم جل ربنا عن التشبيه بخلقه
وكل خلقه عاجز عن القيام بكنه حقه بل هو القديم الازلي و
الدائم الابدي الذي ليس لذاته قد ولا بوجوده حد ولا ليده
زند ولا له قبل ولا بعد ليس بجوهر فالجوهر بالتحيز معروف
ولا بعرض فالعرض باستحالة البقاء موصوف ولا بجسم فالجسم
بالجهة محفوف هو خالق الاجسام والنفوس ورازق اهل

الجود والبؤس ومقدر السعود والنحوس ومدبر الافلاك والشموس
هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس على العرش استوى
من غير تمكن ولا جلوس لا العرش له من قبل القرار ولا التمكن
من جهة الاستقرار العرش له حد ومقدار والرب لا تدركه الابصار
العرش تكيفه خواطر العقول وتصفه بالعرض والطول وهو
مع ذلك محمول والقديم لا يحول ولا يزول العرش بنفسه
هو المكان وله جوانب واركان وكان الله ولا مكان وهو
الآن على ما عليه كان ليس له تحت فيقله ولا فوق فيظله
ولا جوانب فتعدله ولا امام فيحده ولا خلف فيسنده جل
عن التحديد والتكييف والتقدير والتاليف والتعبير والتصوير
والتشبيه والتنظير ليس كمثله شئ وهو السميع البصير وصلى الله على
سيدنا محمد البشير النذير السراج المنير وعلى آله وصحبه
وسلم تسليما كثيرا ۔

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ میں نے جو یہ سب ذکر کیا یہ عقیدہ
ہے شیوخ عارفین اولیا مقربین اہل علوم لدنیہ وانوار ساطعہ کا
اور عقیدہ ہے آئمہ عالمین نظار محققین اہل حجج قویہ وبراہین قاطعہ کا
اور یہ دونوں فریق اسقدر ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا اور نہ ان
کی بزرگی مجہول ہے میں نے فریق اول سے تو ایک جماعت کا ذکر کردیا
ہے فریق ثانی سوا انکے عقائد معروف غیر مجہول ہیں اور وہ عقائد ان
کے مصنفات میں مذکور اور انکے فضائل علم ودین میں مشہور ہیں جیسے
امام ابوالحسن اشعری امام ابواسحق اسفرائنی امام ابوبکر باقلانی امام
ابوبکر بن فورک امام ابوالمعالی امام الحرمین امام حجۃ الاسلام ابوحامد
غزالی امام فخر الدین رازی امام ناصر الدین بیضاوی امام عز الدین بن

عبدالسلام امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہم ان دس آئمہ کے سوا اور بے گنتی علمارامت سلف وخلف اہل سنت کے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن بعض نے تاویل ظواہر میں کلام کیا اور بعض نے خلاف ظواہر کا اعتقاد کیا اور تاویل میں کلام نہیں کیا جن علمار سے یہ بات حکایت کی گئی ہے اُن میں سے ایک امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ ہیں باوجود اس کے کہ یہ منجملہ محدثین عارفین وفقہا، فاضلین ورعین زاہدین جامعین بین العلم والدین کے تھے اُنہوں نے شرح مسلم میں اس حدیث کے تحت میں اسکی حکایت کی ہے یہ حدیث وہ ہے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ینزل ربنا الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ الحدیث امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث احادیث صفات سے ہے علما کے اس میں دو مذہب مشہور ہیں اور مختصر اُن دونوں مذہبوں کا یہ ہے کہ اُن میں سے ایک اور وہ مذہب جمہور سلف اور بعض متکلمین کا ہے یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ یہ صفات حق ہیں علی ما یلیق باللہ سبحانہ وتعالےٰ اور اُن کا ظاہر جو ہمارے حق میں متعارف ہے وہ مراد نہیں ہے اور اُن کی تاویل میں ہم کلام نہیں کرتے باوجود اسکے کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ صفات مخلوق اور انتقال اور حرکات اور سائر سمات خلق سے منزہ ہے، دوسرا مذہب اکثر متکلمین اور ایک جماعت کا ہے سلف سے اور امام مالک اوزاعی رضی اللہ عنہما سے اُسکی حکایت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ بحسب موقع اُنکی تاویل کیجاوے ایسے طور پر جو کہ اللہ تعالےٰ کے لائق ہو۔ سو اس مذہب کی بنا پر اس حدیث کی دو تاویلیں کی ہیں ان میں سے ایک تاویل امام مالک بن انس وغیرہ کی ہے وہ کہتے ہیں اس کے معنی

یہ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کی رحمت اور اُس کا امر اُترتا ہے یا اُسکے فرشتے اُترتے ہیں جیسا کہتے ہیں کہ سلطان نے ایسا کیا جبکہ اُس کے حکم سے اُسکے اتباع اُس کام کو کرتے ہیں دوسری تاویل بطور استعارہ ہے معنی یہ ہیں کہ اجابت ولطف کے ساتھ دعا کرنیوالے پر متوجہ ہوتا ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا امام حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عارف پر جاہل کو ہدایت کرنا نہایت سہل ہے اُس سے یوں کہے کہ اگر مراد یہ ہے کہ سمار دنیا کی طرف نزول اسلئے ہوتا ہے کہ وہ ہم کو سُنادے تو ہم نے نہیں سُنا پھر نزول میں کچھ بھی فائدہ نہیں اور یہ بھی فرمایا کہ استوار عرش پر بطریق قہر واستیلار ہے جیسا کہ انکے سوا اور ائمہ نے کہا فرمایا کہ اہل حق اس تاویل کیطرف مضطر ہوئے جس طرح اہل باطل اس قول کی تاویل کیطرف مضطر ہوئے وہو معکم اینما کنتم اسلئے کہ یہ بالاتفاق احاطہ وعلم پر محمول ہے اور یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن قدرت وقہر پر محمول ہے اور یہ قول الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ تشریف واکرام پر محمول ہے اسلئے کہ اگر یہ اپنے ظاہر پر چھوڑا جاوے تو اس سے محال لازم آئیگا پس اسیطرح اگر استوار، استقرار وتمکن پر ترک کیا جاوے تو اس سے لازم آئیگا کہ متمکن جسم مماس عرش کے ساتھ ہو یا تو اُسکی مثل یا اُس سے بڑا یا چھوٹا اور یہ محال ہے اور جو چیز کہ محال کیطرف مؤدی ہو وہ محال ہے تعالےٰ اللہ عن ذلک المقال امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہیں کہ یہ قول امام حجۃ الاسلام کا مثل قول اُن کے شیخ ابوالمعالی امام الحرمین رضی اللہ عنہ کے ہے اُنہوں نے یوں کہا کہ اگر وہ کہیں کہ تمہیں کون چیز ظاہر کی تاویل پر باعث ہوئی تو ہم کہینگے وہ چیز باعث ہوئی جس نے

تمہیں سنتے کیا تاویل ظاہر پر ان قولوں میں وھو معکم اینما کنتم
اور حدیث شریف قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمٰن
اور حدیث شریف الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ یعنی جس چیز نے ان
اقوال کی تاویل کیطرف تمکو مجبور کیا اسلئے کہ انکا ظاہر عقلاً محال ہے اسی
چیز نے اُن کے غیر کی تاویل کی طرف ہمکو مجبور کیا اسلئے کہ انکا ظاہر بھی
عقل میں محال ہے جس سے ہمنے اللہ عزوجل کو پہچانا اور جسکے سبب
تعلق تکلیف کا ہوا کیونکہ اعتقاد ظواہر سے تجسیم و حدوث وغیرہ لازم
آتا ہے یہ نقص سمات مخلوقین سے ہے اور خالق ملک قدوس پر جائز
نہیں - جو کہ جلال و کمال کے ساتھ موصوف ہے اور اُسکی مثل کوئی
چیز نہیں ہے اور نظیر و مثال سے پاک ہے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے
بغداد میں کسی نے پوچھا کیا باری سبحانہ عرش پر ہے اُنہوں نے جواب
دیا کہ اُس نے تو عرش کو ایک موتی سے پیدا کیا اور وہ بہ نسبت اُس
کی قدرت کے ایک ذرے سے بھی نہایت کم ہے پھر وہ کیونکر اُسکا مستقر
ہونے لگا امام یافعی رحمہ اللہ تعالٰے کہتے ہیں کہ اُنہوں نے بہت عمدہ
مختصر مسکت جواب دیا عرش اگرچہ ساری مخلوقات سے بڑا ہے پھر بھی
وہ خالق عزوجل کی عظمت کے مقابلے میں کچھ چیز نہیں امام مفتی الانام
عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ نے اپنے عقیدہ جلیلہ نفیسہ جمیلہ
میں اعتقاد اہل حق کا مسائل اصول میں ذکر کیا معقول و منقول کے
دلائل سے اُسکو ثابت کیا اسکے بعد فرمایا کہ یہ اشعری رحمہ اللہ اور سلف
اور اہل طریقت و حقیقت کے اعتقاد سے بطور اجمال ہے اسکی نسبت
تفصیل واضح کیطرف ایسی ہے جیسے قطرے کی نسبت دریائے زخار کی
طرف امام یافعی رحمہ اللہ تعالٰے کہتے ہیں کہ اہل طریقت و حقیقت سے مراد
صوفیہ ہیں وعقیدۃ مشہورۃ معروفۃ بالفضیلۃ بحسن التصرف

فی العلوم ونجابۃ الفروسیۃ فی میدان مبارزۃ الخصوم
عقیدہ قدسیہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کا جامع ملاحت و فصاحت ہے اس
کی ترکیب عجیب اور اسلوب غریب ہے تھوڑے لفظوں اور عمدہ عبارت
میں بہت سے فوائد ہیں اُسکے براہین قاطعہ ہیں اسکے سوا اُسمیں اور
محاسن فائقہ معانی رائقہ ہیں یہ دونوں عقیدے علماء فاضلین کے
عمدہ عقائد میں سے ہیں ان کے سوا دو عقیدے اور اولیاء عارفین کے
عمدہ عقائد سے ہیں ایک تو شیخ ابو عبد اللہ قرشی کا عقیدہ اور دوسرا
عقیدہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہم کا یہ سب جو میں نے
اس فصل میں ذکر کیا یہ عقیدہ ہے ہمارے آئمہ کا اولیاء و علماء رضی اللہ
عنہم سے اور یہ مذہب ہے سلف و خلف اہل سنت کا اس باب میں ان
آئمہ نے بڑی بڑی کتابیں مبسوط و مختصر تصنیف کی ہیں اور یہ کتب
معروف و مشہور ہیں اُن میں دلائل قاطعہ اور براہین ظاہرہ معقولات
و منقولات کے قائم کئے ہیں اس کتاب میں اُن کے بیان کرنے کی گنجائش
نہیں ہے بلکہ کثرت طعن و مجادلات اسکے لائق نہیں کیونکہ یہ کتاب تو
اسلئے بنائی گئی ہے کہ ترقیق و تشویق ہو یعنی دل نرم ہو اُس میں
رقت پیدا ہو عبادت کا شوق ہو لیکن جبکہ میں نے اپنے آئمہ کے عقائد
کو ذکر کیا تو میں اُنکے ساتھ اپنا عقیدہ بھی بطور اختصار و حذف دلائل
اصولیین نظار ذکر کئے دیتا ہوں فاقول و باللہ التوفیق ہم جس
بات کے معتقد ہیں وہ یہ ہے کہ صفات کی حدیثیں اپنے ظاہر پر نہیں ہیں
اور اُن کے لئے ایسی تاویلیں ہیں جو کہ اللہ تعالٰے کے جلال کے لائق
ہیں اور ہم کسی تاویل کو اُن میں سے قطعاً معین نہیں کرتے بلکہ اسکو
علیم خبیر کے سپرد کرتے ہیں جسکی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سمیع بصیر
اور اسی طرح ہم اعتقاد رکھتے ہیں اُس چیز کا جسکے معتقد سلف اور علماء

عالمین ہیں یعنی اللہ سبحانہ وتعالے عرش پر مستوی ہے جسطرح سے
اُس نے کہا اور اُس معنی سے جسکا اُس نے ارادہ کیا ایسا استوا جو
کہ حلول واستقرار وحرکت وانتقال سے منزہ ہے عرش اُسکا حامل
نہیں بلکہ عرش اور اُسکے اُٹھانے والے اُسکے لطف قدرت کے محمول
ہیں اُسکے حق میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کہاں تہا اور نہ یہ کہ وہ کس
طرح ہے نہ یہ کہ وہ کب تہا اور اُسکے لئے نہ مکان ہے نہ زمان اور وہ
ایسا اُسپر ہے جسپر پہلے تہا جہات واقطار وحدود ومقدار سے پاک ہے
نہ کوئی چیز اُس میں حلول کرے نہ وہ کسی چیز میں حلول کرے ہر دن
وہ ایک شان میں ہے اپنے افعال میں نہ اپنی ذات وصفات میں
عقلاء کی عقول کو اُسکی ذات مقدسہ اور صفات عظمیٰ کی طرف راہ
نہیں کہ اُس کی کنہ معرفت کا ادراک کرسکیں وہ جانتا ہے جو اُن کے
آگے اور اُن کے پیچھے ہے اُنکا علم اُسکا احاطہ نہیں کرسکتا امام یافعی
رحمہ اللہ تعالے نے عقاید کے معتمد مسائل کو تین قصیدوں میں جمع
کرکے کتاب الدر میں درج کیا اُن میں سے ایک قصیدہ جو کہ عقاید
وغیرہ کا جامع تہا اُسکو فصل اخیر خاتمہ روض الریاحین میں ذکر کیا
اور اُسی قصیدے پر کتاب ارشاد کو بہی ختم کیا اسلئے کہ وہ توحید وصحیح
عقاید اور ذکر جنت ونار اور وعظ وتشویق زہاد وعباد پر مشتمل تہا۔
روض الریاحین میں اس قصیدے کے پہلے تین قصیدے اور ذکر کئے
ہیں ان میں سے پہلے قصیدہ میں جسکا نام راح الاسکار فی
اجتلاء عرائس انوار من بیض لمعارف الابکار الغانیات
للنظار من خلف الاستار الکاشفات الخمار للاولیاء
الاخیار رضی اللہ عنہم ہے فضائل ومناقب اولیاء اللہ کو بیان کیا
ہے اور دوسرے قصیدے میں جسکا نام عقد الدر الاسنی علی جید الحسنی

علماء عالمین کے مناقب بیان کئے اور اُن کی مدح کی ہے تیسرا قصیدہ
جسکا نام معالی المسالک فی مدح المجذوب والسالک
ہے اسمیں مجذوب وسالک کی مدح کی ہے اور اُن کے اقسام کو بیان
کیا ہے ✤

فصل بیان میں اقسام مجذوب وسالک کے

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ یہ چار قسم ہیں پہلا سالک بعد جذب
دوسرا مجذوب بعد سلوک کے تیسرا مجذوب غیر سالک چوتہا سالک
غیر مجذوب شیوخ عارفین محققین طریقت کے نزدیک پہلی دو قسموں
کے ساتھہ اقتدا ہوسکتا ہے نہ دو پچھلے کے ساتھہ اور نہایت صحیح اُن
کے نزدیک یہہ ہے کہ سالک بعد الجذب افضل ہے مجذوب بعد السلوک
سے اور جو شخص کہ سالک قبل جذبہ کے ہے وہ بڑی بڑی مشقتوں
کا تحمل ہوتا ہے جنکے ذکر میں طول ہے اور اُن کا متحمل ہونا ہولناک ہے
اور جو شخص کہ بعد جذبہ کے سالک ہے وہ محمول ہوتا ہے اُس پر
سلوک سہل وآسان ہوجاتا ہے جذب کے معنی یہ ہیں کہ مجذوبوں پر
امر ملکوت سے ناگہاں ایسی چیز آجاتی ہے کہ وہ اُنکو اُنکے نفوس سے
لے لیتی ہے اور اُن کے عقول کو کہو دیتی ہے یعنی پہر اُنکو کسیطرح کا
ہوش نہیں رہتا ؎

نہ ہوش دین کے باقی رہی نہ دنیا کی
تیری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹہیری

اسی مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ؎

وانی لالقاها ارید عتابها
واوعدها بالهجر ما طلع الفجر

فما هو الا ان اراها فجاءة
فابهت لا عرف لدی ولا نکر

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ یہی چار قسم کے لوگ اہل ذوق

ہیں جنکو حادیٔ شوق نے سواطن قرب کی طرف ہانکا ہے اور میں نے جو
ان لوگوں میں تامل کیا تو ان کو تین قسم دیکھا پہلی قسم تو صوفیہ کرام
ہیں یہ لوگ اہل حب و شوق و حال و ذوق ہیں اور یہ مجذوب سالک
ہوتے ہیں جن کی تفصیل بیان ہو چکی دوسری قسم فقہا ہیں جو کہ درس
و تدریس اور بحث علم شریف میں مشغول رہتے ہیں محاسن علم سے ہر طرح
کے فقہ لطیف دقیق المعنی نکالا کرتے ہیں لیکن ان میں ظاہر فقہ پر جمود ور
ایک طرح کا یبس ہوتا ہے جبکہ احباب و اوطان کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس
یبس کیوجہ سے اُن کے دلوں میں نغمے و نعمان کی محبت کی نرمی نہیں
آتی جیسے کہ پہلی قسم کے دلوں میں اُسوقت لینت و رقت پیدا ہوتی ہے
تیسری قسم ان دونوں قسموں کے درمیان میں متوسط ہے مراد توسط
سے یہ ہے کہ اُنہوں نے قسم ثانی کے شغل یعنی علم کو قسم اول کے شغل کے
ساتھہ کہ وہ زہد و ورع و عبادت ہے منج کیا علم و عمل کے جامع ہوئے
خوف و وجل نے ان میں مداخلت کی اُنکے نرم دلوں میں ہوا نجد کی
لینت داخل ہوئی لیکن یہ لینت اس طرح نہیں جمی جسطرح کہ قلوب صوفیہ
کرام میں جمی ہوئی ہوتی ہے جو کہ خالع عذار ہیں اور احباب و دیار
کے ذکر سے جھکتے وجد کرنے لگتے ہیں اور اُن کے دل حنین و انین کرتے
ہیں یہ تیسری قسم متوسط دونوں قسموں کے نزدیک طریقہ حسنہ محمودہ
پر ہے طرفین کیطرف سے نہ انپر کوئی اعتراض ہے نہ ان میں کسی طرح کی
طعن اسی طریقے پر اکثر سلف صالح تھے یعنی لزوم علم و عمل جو کہ ورع و
زہد و انواع عبادت ہے یہ طریقہ وسطی اگرچہ حسن مذکور کے ساتھہ مشہور
ہے تو بھی طریقہ صوفیہ کرام کے برابر نہیں ہو سکتا جو کہ جمال عالی اور
حسن غالی کے ساتھہ معروف ہے اسلئے کہ وہ تو اللہ تعالےٰ کیلئے
بالکل اپنے نفوس سے نکل گئے ہر مقدور کے ساتھہ راضی ہوئے ہر بلا پر

صبر کیا زمرہ صوفیہ سے یہ وہ لوگ ہیں جو کہ صادقین و صدیقین ہیں
جیساکہ بعض نے کہا حقیقت محبت کی یہ ہے کہ تو اپنا کل اُسکو ہبہ کردے
جس سے تو محبت رکھتا ہے تاکہ تیرے لئے تجھہ سے کچھہ بھی باقی نہ رہے
دوسرے نے کہا کہ رضا سرور قلب ہے تلخی قضا سے بعض نے کہا اگر وہ
مجھے دوزخ کے نیچے سے نیچے کے درکے میں کردے تو میں اُس شخص
سے زیادہ راضی ہونگا جو کہ فردوس میں ہے دوسرے نے کہا راضی
وہ شخص ہے جسکو مصیبت اس طرح خوش کرے جس طرح اُس کو نعمت
خوش کرتی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو حق
سبحانہ و تعالےٰ کی طرف سے جذب حاصل نہیں ہوا اور نہ وہ اپنے
نفس سے لیا گیا تو ایسے شخص کو اُسپر قدرت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے
صفات نفس سے نجات پاوے اور نہ اُسکو اللہ تبارک و تعالےٰ کی
معرفت حاصل ہوتی ہے نہ ملک و ملکوت و مشاہدہ و تجلی صفات ذی
العزت والجبروت و اطلاع نصیب ہوتی ہے جو کہ اُس شخص کو حاصل
ہوتی ہے جسے حی قیوم نے اپنی طرف جذب کیا اسلئے کہ اللہ تعالےٰ
کے مواہب اور اُسکے فضل عظیم کے ساتھہ نہ کسی کسب کا قیاس ہو
سکتا نہ کوئی عمل اُسکی برابری کر سکے پس سالک و طالب مجذوب مطلوب
کی مثل نہیں ہے اور نہ محب مغنی محبوب منعم کی برابر اجتبا و عنایت
اور انابت و ہدایت کے درمیان میں بڑا فرق ہے حق سبحانہ و تعالےٰ
نے ان دونوں کے درمیان عطا و نصیب میں تفاوت کیا ہے اور یہ
ارشاد فرمایا ہے اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یھدی الیہ من
ینیب جبکہ حق سبحانہ نے مجذوبوں پر ناگہاں امر عظیم کو نازل فرمایا
جس نے انکو ہول میں ڈالدیا تو انکو اُن کے نفوس سے لے لیا سو
وہ بلا و ہمّ اُسکے ساتھہ باقی رہی اور اُنکے دلوں نے پہاڑوں کو ریزہ ریزہ

کردیا ان کی بنا کو توڑ ڈالا اُسکو ڈھا دیا پھر اُن کی دوسری بنا کی جو کہ
اکمل واجمل واعلےٰ واتم ہے اور اُنکو مذموم صفتوں سے پاک اور
کدورت سے صاف کیا اور خوب سے خوب زیور اور بہتر سے بہتر عادت
کے ساتھ اُنکو مزین کیا اُن کے دلونکو زندہ کیا آنکھوں کو نور بخشا
محاسن صفات محمودہ کے زیور سے اُنکو زینت دی بعد اسکے کہ مساوی
رذائل صفات مذمومہ سے اُنکو پاک صاف کر دیا جیسے ۱ کینہ ۲ حسد
۳ ریا ۴ سمعہ ۵ عجب ۶ خیلاء ۷ کبر ۸ غش ۹ غل ۱۰ محتاجی کا خوف
۱۱ سخط مقدور ۱۲ طلب علو و ریاست ۱۳ محمدت ۱۴ محبت جاہ کی
دنیا میں ۱۵ غضب ۱۶ حمیت ۱۷ اَنَفَت ۱۸ عداوت ۱۹ طمع ۲۰ بخل
۲۱ شح ۲۲ رغبت و رہبت مخلوق کیطرف سے ۲۳ اَشَر ۲۴ بطر ۲۵ مالداروں
کی تعظیم فقیروں کی تحقیر ۲۶ حب دنیا ۲۷ فخر و مباہات و تنافس دنیا
میں ۲۸ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کے خلق سے اعراض کرنا ۲۹ بیفائدہ باتوں
میں خوض کرنا ۳۰ کثرت کلام و صلف ۳۱ اختیار احوال ۳۲ تذلل
۳۳ تملق ۳۴ مداہنت ۳۵ مدح و ذم مخلوق کی اور اُسکے لئے بناؤ
کرنا ۳۶ حب مدح کی ایسے کام کے ساتھ جسکو نہیں کیا ہے ۳۷ لوگوں کے
عیوب میں مشغول ہونا ۳۸ نعمتوں کو بھولنا ۳۹ دل کا خالی ہونا
حزن سے ۴۰ انقیاد ہوی ۴۱ اللہ تعالےٰ کے امور کی تدبیر میں ہوائے
نفس کو شریک کرنا ۴۲ اقتدار امر اللہ میں ۴۳ طاعت پر بھروسا کرنا
۴۴ مکر ۴۵ خیانت ۴۶ مخادعت ۴۷ حرص ۴۸ طول امل ۴۹
تبختر ۵۰ عزت نفس ۵۱ اللہ عزوجل کی امر کی مغالبت ۵۲
مخلوق سے انس اور سکون اُس کی طرف اور اُس پر بھروسا اور اُس
سے خوف ۵۳ طیش و عجلت ۵۴ قلت حیا ۵۵ قلت رحمت ۵۶
اللہ تبارک و تعالےٰ کے مکر سے بےخوف ہونا ۵۷ غیبت ۵۸ نمیمہ

۵۹ کذب ۶۰ تصنع و نفاق ۶۱ مفلسی کا ڈر انکے سوا اور اوصاف
رذیلہ جو کہ اللہ عزوجل سے اور حصول فضائل سے دور کرتے ہیں رہے
اوصاف محاسن جنکے ساتھ اُنکو مزین فرمایا سو وہ یہ ہیں ۱ توبہ ۲
تقویٰ ۳ قناعت ۴ زہد ۵ ورع ۶ توکل ۷ تفویض ۸ حسن نیت
۹ رویت منت ۱۰ خوف ۱۱ رجا ۱۲ صبر ۱۳ رضا ۱۴ احتساب ۱۵ احسان
۱۶ حسن ظن ۱۷ حسن طاعت ۱۸ صدق ۱۹ اخلاص ۲۰ محبت ۲۱ معرفت
۲۲ حسن خلق ان کے سوا اور اوصاف و فضائل جو کہ اللہ تعالےٰ سے بندے
کو قریب کرتے ہیں اور مقامات عالیہ منازل رفیعہ پر پہنچاتے ہیں سو جو
شخص کہ بتوفیق آلہی مساوی رذیلہ مذکورہ سے پاک اور محاسن جمیلہ
مذکورہ کے ساتھ مزین ہوا یہ وہی بندہ ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے منتخب
کیا پسند فرمایا اسپر اُسیکو قدرت ہوتی ہے جسکی اللہ سبحانہ نے اعانت
کی اور اپنی طرف جذب کیا اور اُسکا متولی ہوا اور اُسکو اپنا قرب عنایت
کیا حقیقت میں عباد الرحمن یہی لوگ ہیں اور اُنکے سوا جیسے ہم لوگ
سو یہ ہوی و ہوا ان کے بندے ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی مدح
فرمائی اور اُنکو اپنے اسم شریف کی طرف منسوب کیا سو وہ پورے پورے
شرف کو پہنچ گئے ہ

کفی شرفا انی مضاف الیکم — و انی بکم ادعی و ادعی و اعرف
اذا بملوک الارض قوم تشرفوا — فلی شرف منکم اجل و اشرف

فصل بیان جواب اعتراض کے جو کہ فقہا نے بعض حکایات پر کیا ہے

حکایت بعض صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ وہ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ ہیں ان کی یہ عادت تھی کہ شہرت کے خوف سے کسی شہر میں چند روز سے زیادہ نہیں رہتے تھے جبکہ یہ کسی شہر میں پہنچے تو اس میں انکی شہرت ہوئی انہوں نے چاہا کہ شہرت کو دفع کریں اور جو ضرر کہ اس پر مترتب ہوگا اسے دور کریں یہ حمام میں گئے وہاں دیکھا کہ بادشاہ کا بیٹا کپڑے اتار کے حمامی کے پاس رکھ گیا ہے پھر وہ کپڑوں سے غافل ہوگیا انہوں نے انکو پہن لیا اور ان پر اپنے کپڑے پہن لئے اور آہستہ آہستہ حمام سے چلے تاکہ لوگ آجاویں اور انکو چوری کی نسبت کریں اور صلاح کی شہرت انسے زائل ہوجاوے پھر لوگ ان سے آملے اور کپڑے چھین لئے اور ان کو مارا اور شہر میں انکا نام حمام کا چور رکھدیا انہوں نے اپنے نفس سے کہا کہ اب یہ جگہ رہنے کے لئے اچھی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے زعم کیا کہ یہ فعل شرع میں جائز نہیں ہے اسلئے کہ انہوں نے اپنے نفس کو تہمت اور عقوبت کیلئے پیش کیا اور بوجوہ کثیرہ حرام فعل کیا جواب اس کا یہ ہے کہ بعض فقہا نے بعض فقرا سے بعینہ اس حکم کا سوال کیا اور کہا کہ تم ظاہر فقہ سے کوئی ظاہر دلیل اس کے جواز پر قائم کرو اور جو فقرا ذکر کرتے ہیں میں اسکو قبول نہیں کرونگا فقیر نے جواب دیا کہ تم جو دلیل طلب کرتے ہو سو وہ مشہور موجود ہے فقیہ نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا کیا جائز نہیں ہے ظاہر فقہ میں کسی ضرورت کے وقت بعض محرمات کا استعمال جیسے نجاسات کا استعمال علاج میں فقیہ نے

کہا ہاں یہ تو جائز ہے فقیر نے کہا تو پھر اس مسئلے میں بھی ایسا ہی ہے انہوں نے اس فعل حرام سے اپنے دل کا علاج کیا فقیہ معترف ہوئے اور کہا یہ جواب بعینہ فقہ ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ میں اس جواب کو کچھ زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہوں یوں کہتے ہیں کہ جب یہ بات جائز ہوئی کہ حرام چیز کے ساتھ اجسام کا علاج اسقام سے کیا جاوے تو یہ بھی جائز ہے کہ شئے ممنوع کے ساتھ دلوں کا علاج کیا جاوے جو کہ محل ہیں معرفت و نور کے بلکہ یہ اولے ہے اور محذور سے نہایت دور دل اور جسم کی بیماریوں میں بڑا فرق ہے اسلئے کہ جسموں کا مرض تو نعمت وحسنات ہے اور دلوں کی بیماریاں نقمت و مہلکات ہیں کہاں ابدان کا ہلاک اور کہاں ایمان کا اور کہاں ادیان کے ہلاک ہیں تو ملک ویران کی خشکی رحمن سے دوری شیطان سے نزدیکی ہے رہی ابدان کی ہلاکی سو وہ ایسی نہیں ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ قلب کا علاج ضرر شہرت وغیرہ کے مرض سے اولی و انسب ہے پھر امراض کا علاج نہیں کیا جاتا مگر ان دواؤں سے جو کہ امراض کی ضدیں مثلاً حرارت کا علاج برودت سے اور برودت کا حرارت سے سو خواص رضی اللہ عنہ نے اسیطرح شہرت صلاح کے مرض کا علاج شہرت طلاح کی دوا سے کیا یہ بات کھلی ہوئی ہے زیادہ ایضاح کی محتاج نہیں ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف قلب پر آگاہی فرما ہی دی ہے کہ الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب یعنی ہوشیار رہو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جبکہ وہ درست ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے اور جبکہ وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار اور وہ دل ہے صحیحین میں اس حدیث کو اخراج کیا ہے ✤

حکایت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ احمد بن الحواری کے شیخ تھے

انقلاب تھے احمد نے کثرت سے کہنا شروع کیا اے اُستاذ تنور گرم ہو گیا
شیخ نے اُن سے فرمایا کہ تو اُسمیں گھس جا اور احمد نے یہ عہد کیا تھا کہ کسی
بات میں شیخ کی مخالفت نہ کریں ؎

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید　　　که سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

شیخ احمد حسب حکم شیخ تنور میں گھس گئے اور گھڑی بھر وہاں ٹھیرے پھر شیخ
نے حکم دیا کہ احمد کے پاس جاؤ لوگ گئے اُنہوں نے احمد کو نکالا کوئی چیز
اُن کی نہ جلی تھی اس حکایت کا بھی انکار کیا ہے جواب یہ ہے کہ شیخ احمد
نے اپنے یقین کی قوت سے یہ بات جان لی کہ عہد مذکور کو رعایت کرنا اور
اُسکے وفا میں قائم رہنا ہر خوفناک چیز کو اُنسے دفع کر دیگا اللہ تعالیٰ
نے اُنکو ایسے حال میں مشغول کر دیا کہ وہ آگ کی گرمی سے مستور ہو گئے
بعض عارفین سے مروی ہے اُنہوں نے کہا کہ الصادق تحت خفارۃ
صدقۃ یعنی جبکہ وہ صدق سے مہالک کا مرتکب ہوتا ہے تو اُسکو اُسکا
صدق ہلاک سے بچا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ ہلاک
منقلب بہ نجات ہو جاتا ہے اسی باب سے ہے یہ آیت شریف قلنا یا
نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم ؏

حکایت بعض صالحین نے مجردانہ حج کیلئے سفر کیا اور اللہ سبحانہ
سے یہ عہد کیا کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں جب کچھ راہ قطع کر چکے تو ایک مدت
ٹھیرے رہے اُنپر کچھ فتوح نہ ہوئی چلنے سے عاجز ہو گئے پھر کہا کہ یہ ضرورت
کی حالت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرما ہی دیا ہے کہ ولا تلقوا بایدیکم
الی التھلکۃ یعنی اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور میں اگر سوال نہ
کرونگا تو قافلے سے منقطع ہو جاونگا اور بسبب ضعف کے ہلاک ہو جاونگا
یہ ضعف عجز کو موذی ہوگا عجز انقطاع کو یہ ہلاکت کو پہنچا دیگا پھر سوال
کا عزم کیا جبکہ اُس کا قصد کر چکے تو باطن سے ایک خطرہ اُٹھا اُس نے

اس عزم سے اُنکو روکدیا پھر کہا کہ مر بھلے جاؤں مگر جو عہد کہ درمیان
میرے اور اللہ تعالیٰ کے ہے اُسے نہ توڑونگا اتنے میں قافلہ چلا گیا اور
یہ رہگئے اُنہوں نے قبلے کیطرف منہ کیا اور لیٹ گئے موت کا انتظار کرنے لگے
یہ اس حال میں تھے کہ ناگاہ ایک سوار اُنکے سرپر آکھڑا ہوا اُسکے پاس ایک
چھاگل تھی اُس نے اُنکو پانی پلایا اور اُن کی ضرورت کو رفع کیا اور ان سے
کہا تو قافلہ چاہتا ہے اُنہوں نے کہا میں کہاں اور قافلہ کہاں سوار نے
اُن سے کہا کہ کھڑا ہو وہ اُنکے ساتھ چند قدم چلا پھر اُنسے کہا کہ تو یہاں ٹھیر
قافلہ تیرے پیچھے آتا ہے یہ ٹھیر گئے دیکھتے ہیں کہ ناگاہ قافلہ اُنکے پیچھے سے
چلا آرہا ہے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حکایت کا جواب بلا فرق
وہی جواب ہے جو کہ میں نے اس سے پہلے کی حکایت کا جواب دیا ہے۔
حاصل یہ ہے کہ جو بات علم ظاہر کے مخالف ان لوگوں سے ذکر کی گئی
اُس کیلئے محمل ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ وہ
اُن کی طرف منسوب ہو یہانتک کہ وہ اُنسے صحیح ہو دوسرا یہ ہے کہ
صحت کے بعد اُس بات کی ایسی تاویل کی جاوے جو کہ علم ظاہر کے موافق
ہو اور جبکہ کوئی تاویل نہ ملے تو یوں کہیں کہ شاید اُسکے لئے باطن میں
کوئی تاویل ہو جسکو علما باطن عارفین باللہ جانتے ہوں اور اسوقت
موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کریں جو کہ خضر علیہ السلام کے ساتھ واقع
ہوا تیسرا احتمل یہ ہے کہ اُس بات کا صدور اُن سے سکر و غیبت کے حال
میں ہوا ہو اور جو شخص کے سراح نشے سے مست ہو وہ اُس حالت
میں بیخبر مکلف ہوتا ہے پس ان مخارج کے بعد اُن لوگوں کے ساتھ بد
گمانی کرنا دلیل عدم توفیق کی ہے نعوذ باللہ تعالیٰ من الخذلان
وسوء القضاء ومن جمیع انواع البلاء امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ اس سب کے بعد میں یہ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ تم کو اور مجھ

کو رحم کرے تم یہ بات جان رکھو کہ جس شخص کا دل فقراء صالحین و صدیقین
کے احوال کے ایمان سے اور اُن کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور اُسکو اُن
کی چال طریق کا بھی علم ہے وہ تو جو کچھ اُنسے سنیگا اُسکی تسلیم کریگا اور جو
ایسی باتیں اُن سے منقول ہیں کہ ظاہر پر اُن کا حمل نہیں ہو سکتا تو وہ
اُنکو محامل صحیحہ پر حمل کریگا اور ایسی تاویل کریگا جو کہ اُن کے احوال ملیحہ
کے لائق ہوگی منجملہ تاویلوں کے یہی تین تاویلیں ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور
جو شخص کہ اُن کے احوال کو نہیں جانتا نہ اُس نے اُن کے پینے کی چیز
سے پیا نہ اُن کے چکھنے کی چیز سے چکھا نہ اُسکو اُنکے علوم و طریق پر
اطلاع ہوئی نہ اُن کی صحبت سے فیضیاب ہوا نہ حسن ظن کامل طور پر اُن
کے ساتھ نصیب ہوا وہ بلا شک اگر توفیق الٰہی نے اُسکی دستگیری نہ کی
تو اُن کے اقوال و افعال و احوال سے اُن پر انکار کریگا اللھم ارزقنا
حسن الظن باولیائک وصالحی عبادک الذین رضیت
عنھم ورضوا عنک آمین یا رب العالمین اور جو لوگ کہ صوفیہ
کرام سے ایسے ہیں جنکی تکفیر میں اختلاف ہے سو اُن میں میرا مذہب توقف
ہے اور اُن کے امر کو اللہ تعالیٰ کیطرف سونپتا ہے میری رائے میں
اُنکے کلام کے مطالعہ کرنے میں کوئی مصلحت نہیں ہے خصوصاً اُس شخص کو تو ہرگز مطالعہ
نکرنا چاہیے جسکے نزدیک تمام اعتقادات شرع کی تحقیق نہیں ہے اور معرفت اصل کی بدون فرع کے اسکو حاصل نہیں ہوئی
ہے واسال اللہ الکریم التوفیق لما یحب ویرضی والعفو و
العافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ لی
ولاحبابی والمسلمین اجمعین آمین ✣
شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ کی حکایت میں یہ بات گزری ہے کہ اُن میں سے
بہت لوگ ایسے ہوئے جنہوں نے تستر میں درمیان وَلَہ و تجرید کے جمع
کیا تو لوگوں اس وہم میں ڈالا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے

شرمگاہ کھولے پھرتے ہیں تاکہ اُن سے بدگمانی ہو صلاح کیطرف اُنکو منسوب
نہ کریں حالانکہ وہ باطن میں نماز بھی پڑھتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں معاملہ
اُن کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ہے ان میں سے بہت لوگ
دیکھے گئے کہ وہ خلوت میں نماز پڑھتے ہیں لوگوں میں نہیں پڑھتے سو یہ بات
صحیح ہے ان لوگوں کا ایک مذہب معروف ہے برائیوں کو ظاہر کرتے ہیں
بھلائیوں کو چھپاتے ہیں انمیں کا ایک بھی پرواہ نہیں کرتا کہ خلق میں بدنام
ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق ہے اسلئے کہ یہ لوگ ہمیشہ
اسباب میں مبالغہ کرتے رہتے ہیں کہ مخلوق کا دکھاوا دور کریں اُنکے دلوں
سے اپنے تئیں گرادیں اُن کے مدح و ذم کی کچھ پرواہ نہو یہ اسلئے کرتے ہیں
کہ کمال اخلاص حاصل کریں نفوس کو شوائب شرک خفی سے بچاویں
کہ جس سے سوائے خواص کے اور کوئی نہیں بچ سکتا ان میں سے بعض ایسے
لوگ ہیں کہ لوگوں میں نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں دکھائی نہیں دیتے
بلکہ اپنے احوال کے سبب سے لوگوں سے حجاب میں ہوجاتے ہیں ان کے ایسے
اطوار ہیں کہ عقل کے پرے ہیں عقول سے اُنکا ادراک نہیں ہو سکتا
نور ہی سے اُنکا ادراک ہوتا ہے عارف لوگ اُن کو پہچانتے ہیں ✣
میں نے بعض اہل علم ظاہر سے یہ بات سُنی کہ کوئی فقیہ کسی فقیر پر بعض
اشیاء معقولہ کا انکار کیا کرتے تھے فقیر نے کہا اے فقیہ بیشک یہاں ایسی
چیزیں ہیں کہ وہ عقل سے پرے ہیں تم دیکھو اب تم مجھے کہاں دیکھتے ہو
فقیہ نے دیکھا تو ناگاہ وہ فقیر ہوا میں تھے اور اپنی جگہ میں بھی تھے ✣
اسیطرح بعض اہل علم نے مجھے خبر دی کہ ایک صالح آدمی تھے اُن کو
نماز پڑھتے نہیں دیکھتے تھے ایک دن نماز کی تکبیر کہی گئی اور وہ بیٹھے
ہوئے تھے بعض فقہاء نے اُن سے کہا کہ کھڑا ہو جماعت کے ساتھ نماز
پڑھ یہ بات بطور انکار اُن سے کہی وہ کھڑے ہوئے جماعت کے ساتھ

تکبیر تحریمہ کہی پہلی رکعت پڑھی فقیہ منکر اُن کے برابر تھے اُن کی طرف دیکھتے
تھے جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوگئے تو فقیہ نے اُنکی طرف نظر کی
دیکھا تو اُن کی جگہ اور کوئی نماز پڑھ رہا ہے فقیہ کو اس سے تعجب ہوا۔
تیسری رکعت میں اُنکی جگہ تیسرے آدمی کو دیکھا فقیہ کو اور زیادہ تعجب
ہوا چوتھی رکعت میں چوتھے آدمی کو دیکھا کہ وہ اُن تین آدمیوں کے
سوا تھا فقیہ کو نہایت ہی تعجب ہوا جب سلام پھیرا تو فقیہ نے التفات
کیا دیکھا کہ جن پر اُنہوں نے انکار کیا تھا وہ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں
اور اُن تین آدمیوں سے اُنکے پاس کوئی بھی نہیں ہے اس سے فقیہ
متحیر ہوگئے فقیر موصوف نے اُن کی طرف دیکھا پھر ہنس دیا اور کہا اے فقیہ
یہ نماز چار آدمیوں میں سے کونسے نے تمہارے ساتھ پڑھی تمام ہوا

کلام بعض اہل علم کا ؕ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ مثل اس قصے
کے بعض فقہا کے ساتھ قضیب البان رضی اللہ عنہ سے بھی صادر ہوا
اور اسی باب سے یہ قصہ ہے مجھے یہ بات پہنچی کہ شیخ معظم کبیر الشان معروف
بمفرج رضی اللہ عنہ اہل صعید سے تھے ان کے بعض اصحاب نے انکو
عرفہ کے دن عرفات میں دیکھا اور دوسرے شخص نے اُن کے اصحاب میں سے
اُنکو اُنکے مکان میں دیکھا وہ شخص اُس دن تمام روز اُنکے پاس رہا اُن
سے جدا نہ ہوا پھر ہر ایک نے دوسرے سے اسکا ذکر کیا آپس میں نزاع ہوا پھر
ایک نے اپنی اپنی بی بی کی طلاق کی قسم کھائی کہ بات وہی ہے جو اُس نے
ذکر کی پھر جھگڑتے ہوئے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی قسم
کا ذکر کیا شیخ نے اُنکو اُنکی حالت پر برقرار رکھا اور ہر ایک کو اُسکی
بی بی پر باقی رکھا شیخ صفی الدین بن ابی المنصور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ میں نے شیخ مفرج رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اس قضیہ میں

دونوں شخصوں کی قسم نہ ٹوٹنے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ اُن میں سے
ایک کا سچا ہونا دوسرے کی قسم ٹوٹنے کا موجب ہے اور میرے پوچھتے وقت
ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی اُس میں معتبر آدمی تھے اُنکو علم کی معرفت
تھی شیخ نے ہم سے فرمایا کہو یعنی اس مسئلے میں گفتگو کرو ہم کو اُن کا ذوق
تھا کہ ہم اس حکم کے بھید میں کلام کریں ہر ایک نے اُن میں سے وجہ غیر کافی
بیان کی اور مجھے یہ مسئلہ واضح ہوگیا تھا شیخ نے اسکے ایضاح کا میری طرف
اشارہ کیا میں نے کہا کہ ولی جبکہ اپنی ولایت میں کامل اور اپنی روحانیت
میں تصرف کرنے کی قدرت اُسکو حاصل ہوجاتی ہے تو اُسے اتنی قدرت
عنایت کیجاتی ہے کہ وہ وقت واحد جہات متعددہ میں بحسب ارادہ متعدد
صورتوں میں متصور ہو سکتا ہے سو جو صورت کہ اُس شخص کیلئے ظاہر
ہوئی جس نے اُسکو عرفات میں دیکھا وہ حق ہے اور وہ صورت جسکو دوسرے
شخص نے اُسوقت اُن کے مکان میں دیکھا وہ بھی حق ہے پس ہر شخص
اپنی قسم میں سچا ہے شیخ مفرج رحمہ اللہ نے فرمایا یہی صحیح ہے یعنی جو
لوگ کہ امر شیخ میں تنازع کرتے تھے اور شیخ نے اُن میں فیصلہ کیا۔
اور میں نے صورت حکم کو واضح کیا اسکی صحت کیطرف اشارہ کیا رضی اللہ عنہ
امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ جواب اُن قصوں کے اشکال کو
واضح کرتا ہے جو کہ اس قصے کی مثل ہیں جیسا کہ اُن چار آدمیوں کا
قضیہ جنہوں نے ایک نماز پڑھی اور اُن میں سے ہر ایک نے ایک ایک
رکعت کو پڑھا اور اُس ایک شخص کا قضیہ جسکو فقیہ نے وقت واحد میں ہوا
اور زمین میں دیکھا اور اُس شخص کا قضیہ جو کہ سہل بن عبداللہ رضی اللہ
عنہ کی صورت میں کلام کرتا تھا اور حاضرین گمان کرتے تھے کہ وہ سہل ہیں
حالانکہ سہل اُسوقت اپنے گھر میں تھے یہ حکایت گذر چکی اسکے سوا اور قصے
جو کہ غیر عارفین باللہ تعالےٰ پر مشکل ہوتے ہیں وہ سب اس جواب سے

واضح ہوگئے رہے عارف باللہ لوگ سو اُن پر کچھہ مشکل نہیں اور جن کو
کہ وہ دیکھتے ہیں یہ تجربہ حسن اعتقاد سے اُنکو نہیں روکتی جیسا کہ مولانا
شیخ شہاب الدین سہروردی کا قصہ گذر چکا کہ وہ شیخ علی کردی رضی اللہ
عنہ کی ملاقات کیلئے تشریف لے گئے اور اُن کے مستفید ہوئے باوجود اس
کے کہ شیخ شہاب الدین استاذ امام شیخ شیوخ اسلام امام طریقت
جامع شریعت وحقیقت علم وعمل ومقام وحال وسلوک وذوق وکشف
وتحقیق میں تھے اور جلیل القدر عالی منزلت وحید دہر فرید عصر تھے اور
شیخ علی ستر کھولے ہوئے اُنکے سامنے ہوئے اسکے سوا ترک صلوٰۃ وغیرہ
کی طرف بھی منسوب تھے باایںہمہ ان سب باتوں نے شیخ کو اُن کی ملاقات
سے باز نہ رکھا اسلئے کہ شیخ نے اُن میں ولایت کو پہچان لیا تھا جس کے
ساتھہ عنایت سابق ہوچکی تھی سو تجھپر اور مجھہ پر اللہ تعالےٰ رحم فرماوے
تو دیکھہ اس سید حسن اعتقاد کو اُنکی تواضع ومحاسن آداب کو اُن کی
سرعت ملاقات کو باوجود اسکے کہ جو شخص آتا ہے اُس کا حق یہ ہے کہ اُسکی
زیارت کریں نہ یہ کہ وہ خود زیارت کو آوے اور تو بہت سے لوگوں کو
دیکھہ کہ وہ شیخ علی جیسے آدمی میں کس طرح طعن کرتے ہیں اور زندقت و
فجور کیطرف اُنکو منسوب کرتے ہیں مگر جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے توفیق
عنایت فرمائی ہے وہ اُنکے معتقد ہیں گو اُنکو اسطرح نہیں پہچانتے جس
طرح کہ عارف باللہ لوگ اُن کو جانتے پہچانتے ہیں میں نے بلاد یمن
میں بعض فقہاء کبار سے سُنا اور اُنہوں نے ایک شخص کا جو ہیں وہ تو
مشہور بن عدن سے ذکر کیا وہ شیخ ریحان ہیں اُنکا ذکر اس کتاب میں
گذر چکا اُن کی بعض کرامات کا ذکر بھی میں نے کردیا وہ فقیہ فرماتے تھے
کہ میں نے شیخ ریحان کو بعض باتیں جو کہ ظاہر شرع میں منکر ہیں
کہتا کرتے دیکھا میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس نماز کے تارک کو تو دیکھہ

اسے لوگ صالح کہتے ہیں یہ کیونکر ان منکرات محرمات پر اقدام کرتا ہے جبکہ
بات ہوئی تو میرا گھر آگ سے جلگیا تمام ہوا کلام فقیہ کا - امام یافعی رحمۃ اللہ
تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اہل تلوین وتجربہ بہت سے ہیں اُنکی گنتی حصر میں نہیں آ
سکتی نہ اُنکی کرامات ومجد کا شمار ہوسکتا ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو
شخص ان میں سے نہیں ہے وہ اپنے تئیں اُنکے مشابہ کرتا ہے اور چونکہ اُن سے
خارج ہے وہ تزویر کرکے اپنے نفس کو اُن کے ساتھہ داخل کرتا ہے کیونکہ
ہمیشہ سے لوگوں میں کاذب صادق طالع فاسق صدیق زندیق ہوتے
چلے آئے ہیں اگر تو کہے کہ اچھی بڑی صفتوں میں لوگوں کا اختلاف ہے
اسمیں التباس ہوگا سو جو شخص کہ نہیں جانتا ہے وہ کیونکر اعتقاد کرے
دو گروہ میں سے کس طرف رجوع ہو اور کس کا اعتقاد نفع کے لئے سود مند
ہے اسکا کیا جواب ہے تو میں کہونگا کہ اسکا جواب مبسوط ومختصر دونوں
طرح میرے لئے ظاہر ہوگیا ہے جواب مبسوط یہ ہے تو جان رکھہ اللہ تعالےٰ تجھے اور
مجھے اُس طریقے کی توفیق دے جو کہ دونوں میں سے اچھا ہے اور ہم
سب کو خیر فریقین سے کرے جنکے حق میں علیم خبیر نے ارشاد فرمایا ہے
فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر یعنی گروہ دو ہی ہیں ایک جنت
میں اور ایک دوزخ میں بیشک مسلمانوں کے ساتھہ حسن ظن رکھنا قطع
نظر صالحین سے ایک باب کبیر ہے ابواب خیر ونفع سے جلب ودفع میں
یعنی حیات وممات میں ایسے امور کا حاصل کرنا جو کہ محبوب ومحمود ہیں اور
ایسی باتوں کا دفع کرنا جو کہ مکروہ ومذموم ہیں سو اسکا مدار اسی حسن
ظن پر ہے پس جو شخص کہ خیر کے ساتھہ موصوف ہے اُسکے نزدیک یہ امر
مشہور ومعروف ہے لیکن ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ہر ایک کے ساتھہ
اعتقاد رکھنے کا مطلقاً کہہ دیں بلکہ تفصیل ضرور ہے اسلئے کہ اسمیں التباس
واقع ہوتا ہے پھر اس باب میں تفصیل کرنا سو اسمیں دشواری دو بارہ

ہے کیونکہ بواطن خلق پر سوائے حق سبحانہ وتعالے کے اور کسی کو اطلاع
نہیں ہو سکتی یا جس کسیکو اللہ تعالے اس پر اطلاع دیدے لیکن جس
قدر کہ مجھے ظاہر ہوا اور اُسکی تقریر کیلئے میرا سینہ کھلا اُسقدر میں اس باب
میں کہتا ہوں اور اللہ تعالے سے توفیق صواب کا راغب ہوں اُسی سے
مدد چاہتا ہوں اُسی طرف اپنے کام کو سونپتا ہوں اُسی کی طرف اس
باب میں رجوع ہوتا ہوں جو میرا ارادہ ہے اُسمیں اُسی پر اعتماد کرتا ہوں
ہر واضح و مشتبہ امر میں اپنے حول و قوت سے بری ہوتا ہوں مگر اللہ سبحانہ
کے ساتھہ وہ مجھے بس ہے اور وہی ہے اچھا کام بنانیوالا سو میں کہتا
ہوں اور اللہ سبحانہ سے توفیق چاہتا ہوں کہ لوگ دو قسم پر ہیں ایک
تو معتقِد قاف کے زیر سے دوسرے معتقَد قاف کے زبر سے پہلی قسم
کے لوگ بھی دو قسم پر ہیں ایک تو وہ ہیں جو کہ اللہ تعالے کے نور سے
دیکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو نہیں دیکھتے پہلی قسم کے دوسری قسم کے
لوگ بھی دو طرح کے ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جو چیز ظاہر شرع میں بُری ہے
وہ اُسکا ارتکاب کرتے ہیں جان بوجھ کر اُس پر مصر ہیں دوسرے وہ ہیں جو
ایسے نہیں ہیں تقسیم اول سے پہلی قسم کے لوگ یعنی وہ معتقِد جو کہ اللہ
عزوجل کے نور سے دیکھتے ہیں سو اس قسم کے لوگ اپنے اعتقاد میں خود
حاکم ہیں کسی کے محکوم نہیں ہیں اسلئے کہ وہ خود جانتے ہیں کہ کس شخص
کا معتقد ہونا چاہئے اور کس کا نہ ہونا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالے نے
احسان و کرم و فضل سے اُنکو معلوم کرا دیا ہے اور دوسری قسم پہلی قسم
کے لوگ یعنی ایسے معتقد کہ جنکے لئے اللہ عزوجل کی طرف سے نور نہیں
جس سے دیکھیں جیسے ہماری مثل لوگ ہم اللہ تعالے سے چاہتے ہیں
کہ جو لوگ اُسکے نزدیک آبرو والے ہیں طفیل اُن کی جاہ کے
ہم پر اپنا کرم فرماوے اس قسم کے لوگوں میں کلام کرنیکا حکم بااختلاف

قسم ثانی مختلف ہوتا ہے یعنی معتقَد قاف کے زبر سے سو قسم ثانی اس
دوسری قسم کے یعنی جو لوگ کے منکر شرعی کے مرتکب نہیں ہیں ان کے
ساتھہ مطلقاً حسن ظن رکھنا چاہئے اور قسم اول اس قسم ثانی کی یعنی
وہ لوگ کہ منکر شرعی کے مرتکب ہیں ان کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم وہ
لوگ ہیں کہ عارفین معروفین بنور و علم باطن اُن کے ساتھہ اعتقاد
رکھتے ہیں سو اُنکی مثل اوروں کو بھی چاہئے کہ اُنکے معتقد ہوں دوسری
قسم وہ ہیں کہ یہ لوگ اُن کے معتقد نہیں ہے تو ہم کو چاہئے کہ ہم بھی
دو وجہ سے اُنکے معتقد نہ ہوں ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ منکر شرعی
کے مرتکب ہیں دوسری عدم اعتقاد میں عارفین مذکورین کی موافقت
ہے تیسری قسم وہ لوگ ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ عارفین اُنکے معتقد
ہیں یا نہیں سو یہ لوگ دو قسم ہیں ایک تو وہ ہیں جنسے کوئی خرق
عادت ظاہر نہیں ہوئی ان کے ساتھہ ہم کو سوء ظن ہے اسلئے کہ منکر
شرعی کے ارتکاب پر اُنکو اصرار ہے باوجود اسکے نہ کوئی کرامت اُن سے
ظاہر ہوئی نہ عارفین کا اعتقاد اُنکے ساتھہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں باتیں
اُس اصرار کا معارضہ کرتیں دوسری قسم وہ لوگ ہیں کہ کوئی خرق عادت
ان سے ظاہر ہوئی سو اُنکی تین قسمیں ہیں ایک وہ لوگ ہیں کہ دیانت
وطاعت وعبادت کے ساتھہ معروف و مشہور ہیں کیسی معرفت جو کہ ظن
مؤکد کی موجب ہے بہت مدت کے اختلاط سے معلوم ہوئی ہے یا اس
کے سوا اور اس باب سے جو کہ ظن قوی کی موجب ہیں سو ایسے ہم معتقد
ہیں اسلئے کہ ان میں کرامت و دین دونوں جمع ہیں اور منکر شرعی کی
نسبت جو اُنکی طرف کی گئی ہے ہم کہیں گے احتمال ہے کہ اُسکے لئے امر
باطن کوئی مخرج ہو کہ ہمکو اُسکا علم نہیں ہے جیسا کہ خضر علیہ السلام
کے لئے موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک مخرج تھا دوسری قسم

وہ لوگ ہیں کہ فسق یا سحر یا کہانت کے ساتھہ معروف ہیں سو ہم اُن کے
ساتھہ بدگمانی کرتے ہیں اور ان میں قدح انپر انکار کرتے ہیں اسلئے کہ
اُن میں نہ دین ہے نہ کرامت ہے دونوں باتیں انسے مفقود ہیں کیونکہ
جو چیز انہوں نے ظاہر کی ہے وہ کرامت نہیں ہے بلکہ سحر و کہانت ہے
جو کہ ہر ولی شیطان کے ہاتھہ پر ظاہر ہوا کرتا ہے نعوذ باللہ منہ کرامت
اُسی کے ہاتھہ پر ظاہر ہوتی ہے جو کہ رحمٰن تبارک و تعالےٰ کا ولی ہے۔
ساحر کاہن کو دین سے کسی طرح کا علاقہ نہیں اور بعض سحر تو کبھی کفر
ہو جاتا ہے اسیطرح وہ منجم جسکا یہ اعتقاد ہے کہ ستارے بذاتہا موثر
ہیں اور وہ طبیب جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ طبائع بذاتہا موثر ہیں یہ دونوں
کافر ہیں نسأل اللہ الکریم العافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ
لنا ولجمیع المسلمین آمین تیسری قسم وہ لوگ ہیں کہ باوجود ظہور
خرق عادت اور ارتکاب منکر شرعی کے دیانت وغیرہ اُن کی ہمکو معلوم
نہیں اسمیں وہ مجہول الحال ہیں سو ایسے لوگوں میں ہم توقف کرینگے
خوب غور و فکر کرینگے اُن کو آزمائینگے اُن کے ساتھہ مباحثہ کرینگے اُن
کے اقوال افعال اعمال احوال کی جستجو کرینگے اسلئے کہ یہاں فضیلت
و رذیلت دونوں آپسمیں متعارض ہیں یعنی خرق عادت میں تو کرامت
کا احتمال ہے اور منکر شرعی ملامت کا مقتضی ہے لیکن بحث کرنے آزمانے
بیٹھنے اُٹھنے میں اُن کے ساتھہ ادب کی ملازمت کرینگے پھر جب ہمارے لئے
ایسی بات ظاہر ہوگی جو کہ حکم احد القسمین مذکورین کے ساتھہ الحاق کرنے
کی مقتضی ہوگی تو ہم اُنکو اسی قسم کے حکم کے ساتھہ ملحق کرینگے اور اُسی
کے موافق اُن کے ساتھہ معاملہ بھی کرینگے اور جو ہمارے لئے کچھہ ظاہر نہوا
تو اُس منکر کو دیکھینگے جسمیں وہ مبتلا ہیں اُسکی دو قسمیں ہیں ایک فاحش
دوسرا غیر فاحش اگر وہ منکر فاحش ہے تو ہم اُن سے دور رہینگے یہانتک

کہ ہمکو وہ بات ظاہر ہو جو کہ قرب کی مقتضی ہے کیونکہ ہم کو ظاہر میں منکر کا
یقین بنے رہی کرامت سو ظاہر و باطن میں ہم کو اُسمین شک ہے اور اگر
وہ منکر فاحش نہیں ہے تو ہم اُن سے قریب ہونگے یہانتک کہ کوئی چیز
مقتضی بعد ہمارے لئے ظاہر ہو اسواسطے کہ کرامت تو متحمل ہے اور مسلمانوں
کے ساتھہ نیک گمان رکھنا مندوب الیہ ہے رہا تھوڑا سا منکر سو اُس سے
نہیں بچتے مگر تھوڑے طبیب خالص کا میسر آنا نہایت ہی نادر ہے اسی
باب میں کسی شاعر نے کہا ہے ؎

من لک بالمحض ولیس محض   یخبث بعض و یطیب بعض

یہ دس قسم کے لوگ بعد اسقاط مکرر کے ثابت ہوئے ایک قسم اور باقی رہی
وہ ہر مجہول الحال ہے کہ بغیر ظہور منکر شرعی کے کوئی خرق عادت اُس سے
ظاہر ہو سو جب تک کہ کوئی قادح ہمکو ظاہر نہ ہوگا تب تک ہم اُسکے
ساتھہ حسن ظن رکھینگے اور یہ ساری خرق عادت جس کا ذکر ہوا جب ہے
کہ اُس کا حصول تحدی و دعوے کے ساتھہ نہ ہو جیسا کہ فصل کرامات
اولیا میں شرط و تفصیل و استثنا کا بیان گذر چکا اور جس شخص میں مدح
و قدح کے موجب متعارض اور دونوں برابر ہوں اور ایک کی دوسرے پر
ترجیح نہ ہوا اور ہم کو اُس میں شک ہوا اور اُس کا حال ہم پر مخفی ہو تو ہم
اُس شخص میں توقف کرینگے اُسمیں صلاح و طلاح و مدح و قدح و اعتقاد
و انتقاد کے ساتھہ حکم نہ کرینگے بلکہ اُس کا امر علیم خبیر کیطرف سپرد کرینگے
جس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے یہ وہ جواب ہے
جو مجھے ظاہر ہوا واللہ اعلم بالصواب رہا جواب مختصر سو وہ یہ ہے کہ ہم
کہیں لوگ تین قسم پر ہیں پہلی قسم وہ ہے جسکے ساتھہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں
دوسری قسم وہ ہے جسکے ساتھہ ہم اعتقاد نہیں رکھتے تیسری قسم وہ ہے
جسمیں ہم توقف کرتے ہیں پہلی قسم کے تین وجہ سے معتقد ہیں پہلی

وجہ یہ ہے کہ اہل علم باطن اُسکے معتقد ہیں کسی صفت پر ہو دوسری
وجہ یہ ہے کہ وہ منکر ظاہر پر اصرار نہیں کرتا تیسری وجہ یہ ہے کہ اُس
میں دیانت وکرامت بشرطیکہ مجتمع ہیں باوجود اسکے کہ بعض باتوں پر
مصر ہے جو کہ ظاہر شرع میں منکر ہیں دوسری قسم کے تین باتوں کے جمع
ہونے سے معتقد نہیں ہیں پہلی یہ ہے کہ وہ جان بوجھ کر منکر ظاہر شرع
پر مصر ہے دوسری یہ ہے کہ کوئی خرق عادت اُس سے ظاہر نہیں ہوا
تیسری یہ ہے کہ ہم کو علم نہیں کہ اہل علم باطن اُسکے معتقد ہیں تیسری
قسم میں ہم توقف کرتے ہیں اسلئے کہ اُس میں تین باتیں جمع ہیں پہلی
ظہور خرق عادت کا اُس سے دوسری ہمکو اُسکا حال معلوم نہیں تیسری
جان بوجھ کے منکر مذکور پر مصر ہے ہم اُسکے حال کی چھان بین کرینگے
اُس سے مباحثہ کریں اگر ہم کو کوئی ایسی بات ظاہر ہوئی جو کہ صلاح
یا طلاح کی مقتضی ہے تو ہم اُسکے موافق اُسکے ساتھہ برتاؤ کرینگے
اور جو ایسی بات ظاہر نہ ہوئی تو جس منکر پر وہ مصر ہے اُسمیں نظر کرینگے
اگر وہ منکر فاحش ہے تو اُس سے علیحدگی اختیار کرینگے اور جو فاحش
نہیں ہے تو اُس سے میل جول رکھینگے واللہ اعلم یہ پہلی تقریر کا مختصر
ہے اُس سے قریبا ساتویں حصے کے ہے باوجود اس کے کہ اسمیں
اُسکے سب احکام کا استیعاب ہو گیا اور مجہول الحال میں جو میں
نے ذکر کیا کہ جب ہم کو اُسکا حال نہ ظاہر ہو تو ہم اس سے الگ رہیں
یا مخالطت کریں بنابر فحش ومنکر وعدم فحش کے سو یہ بطور احتیاط کے
کہا ہے ورنہ ولی صدیق صادق ساحر زندیق کاہن فاسق سے چھپ
نہیں سکتا بلکہ وہ اس سے ادنیٰ مخالطت پہچان لیا جاتا ہے بلکہ بمجرد
دیکھنے کے معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ مقربین وابرار کا باتانا وقدو وفجار
کے بانے کی شل نہیں ہوتا یہ دیکھنے سے پہچان لیا جاتا ہے اور اُن کے

آداب وبرکات وسکون وحرکات اُن کے آداب وبرکات وسکون وحرکات
کے شل نہیں ہوتے یہ بات مخالطت سے معلوم ہوجاتی ہے اگر کوئی خبیث
جسقدر اُس سے ہو سکے لباس پاک صاف پہن لیوے تو ضرور ہے کہ اُس
کے باطن سے ایسی چیز مترشح ہوگی جو کہ اُسکی خبیث بدبو کے درمیان اور
عمدہ خوشبو کے درمیان میں تمیز کر دیگی اُسکے باطن سے تو فجور کی بدبو
مہکیگی اور اپنے جلیس کو جلا دیگی جیسا کہ بھٹی دھونکنے والا آگ سے جلا
دیتا ہے اور اُسکے باطن سے مشک طاعت کی خوشبو مہکے گی اور اُس
کے جلیس کو ایسی خوشبو آئیگی جیسے عطار سے آتی ہے جو کہ مشک اٹھائے
پھرتا ہے ۵

يكونن اجاجا دونكم فاذا انتهى   اليكم تلقى طيبكم فيطيب

اگر بدصورت بھونڈی عورت ہر قسم کے قیمتی بھاری زیور ولباس سے
آراستہ ہو تو وہ خوبصورت نازنین عورت کے مشابہ نہیں ہو سکتی گو
اُسپر زیور ولباس کچھہ بھی نہ ہو ع حاجت مشاطہ نیست روے دل آرام را
کہاں سراب کا دھوکا اور کہاں میٹھے پانی کا گھاٹ کہاں ظاہر قشر اور
کہاں باطن لباب یہ بات ایسی ہے کہ بدیہۃً عقول معلوم ہو سکتی ہے
اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے یہ تفصیل وتقسیم معتقد وغیر معتقد
کی جو میں نے ذکر کی میں نہیں جانتا کہ کسی نے اُسکا ذکر کیا ہو لیکن میں
یہ گمان کرتا ہوں کہ فقہا وغیرہ میں سے جس کسی کو اللہ تعالے نے توفیق
عنایت فرمائی ہے وہ فقرا میں حسن ظن رکھیگا اور جو اعتقاد کہ میں نے
ذکر کیا اُس پر میری موافقت کریگا سوا اُن لوگوں نے جو بعض بلاد میں
ہیں اور اُن کا مذہب معروف تجسیم ہے اُن سے کسی طرح کی طمع نہیں
ہے کہ وہ موافقت کریں کیونکہ وہ ہمیشہ اولیاء وصالحین صوفیہ میں
طعن کیا کرتے ہیں اسی طرح اولیاء وصالحین آئمہ علماء میں بھی طعن

کرتے ہیں جنکا اعتقاد صحیح اعتقاد باطل حشویہ کی مخالف ہے جیسے
حبر معظم جنکے ساتھ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے موسیٰ
و عیسیٰ علیہما السلام پر فخر کیا اور یہ ارشاد فرمایا کیا تم دونوں کی امت
میں ایسا عالم ہے اور اُنہوں نے کہا کہ نہیں ہے یہ امام حجۃ الاسلام
ابو حامد غزالی رحمہ اللہ تعالےٰ ہیں ہم کو یہ روایت باسناد متصل عالی
شیخ کبیر عارف باللہ تعالےٰ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے
اُن کے سوا صدیقین نے بھی صدیقیت عظمیٰ اور مقام عالی کی ان کے
لیے شہادت دی ہے شیخ عارف باللہ احمد بن ابی الخیر صیاد یمنی نے
ایک بات ذکر کی اور وہ باسناد ان سے ثابت ہوئی منجملہ اسکے یہ
ہے کہ اُنہوں نے بعض ایام میں دیکھا اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ آسمان
کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ ناگاہ ایک گروہ فرشتوں کا زمین کی
طرف اترا اور اُسکے ساتھ سبز خلعت ہیں اور ایک جانور ہے جانوروں
سے وہ قبروں میں سے ایک قبر پر ٹھیرے اور اُس میں سے ایک شخص
کو نکالا اور اُسکو خلعت پہنایا اور سواری پر سوار کیا اور اُسکو لیکے
آسمان کیطرف چڑھے پھر اُسکو ایک آسمان سے دوسرے کی طرف چڑھاتے
رہے یہانتک کہ سات آسمانوں سے تجاوز کر گئے اُنکے بعد ستر پردوں
کو پھاڑا شیخ احمد فرماتے ہیں مجھے اس سے تعجب ہوا میں نے چاہا کہ اُس
سوار کو پہچانوں مجھ سے کہا گیا کہ یہ غزالی ہیں مجھے علم نہیں کہ انکا
انتہا کہاں تک پہونچا رضی اللہ عنہ وعن علماء المسلمین اور جیسے امام
شہیر ولی کبیر صاحب سیرت حمیدہ و مناقب عدیدہ محی الدین نووی
رضی اللہ عنہ اور ان دونوں اماموں کے سوا اور علما محققین و
نظار مدققین صالحین موفقین ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا سو طاعنین
مذکورین کی یہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ بعض ایسی باتوں کی تاک میں رہا کرتے

ہیں جنکو اُنہوں نے غلطیاں شمار کیا ہے تاکہ موقع پا کے انکو اس امر کا
ذریعہ ٹھیرا دیں کہ اپنی اغراض تکفیر میں حاصل کریں اور آبرو ریزی میں
جس پر انکو قدرت ہے اگر یہ لوگ عقوبت پر قادر ہوتے تو بیشک
اسطرف مبادرت کرتے اللہ تعالےٰ اُسپر اُن کو قدرت نہ دے ان طعن
کرنیوالوں کی یہانتک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی کلام ان کی نظر سے گزرتا
ہے جس میں کسی طرح کا استعارہ یا مجاز یا کسی نوع کا مبالغہ ہوتا ہے یا
اسکے سوا اور کوئی بات جو کہ کلام فصیح میں واقع ہوتی ہے اور اُسکو پیرایہ
معنی ملیح پہنائی ہے اور جو لوگ علوم میں اہل فضل ہیں وہ اُسکو اُن
کیلئے فضیلت شمار کرتے ہیں جو کہ انواع بلاغت و تحقیق علوم کی معرفت
کیلئے لیاقت رکھتے چلے آئے ہیں تو یہ اس بات کو کفر و بدعت و جہل
ٹھیراتے ہیں اور جن باتوں کو کہ یہ اپنے زعم میں مساوی قرار دیتے ہیں
اُن کے اظہار پر ہمیشہ حریص رہتے ہیں حالانکہ جو شخص اُن باتوں
سے خبردار ہے وہ اُسکے نزدیک محاسن ہیں اور بواطن فقرا سے بحث
کرتے رہتے ہیں بایں امید کہ انکشاف عورت ہو جسکے ستر کا شارع علیہ السلام
نے امر فرمایا ہے یہ لوگ جس شخص کو لوگوں سے منفرد یا جو لباس کہ
انپر ہے اُس سے متجرد دیکھتے ہیں یا ننگے پاؤں ننگے سر یا اسکے سوا
اور کسی ہیئت پر اُن لوگوں کی ہیئتوں سے جو کہ اللہ تعالےٰ کی طلب
میں مستعد تارک دنیا دانشمند ہیں تو جھٹ پٹ کہنے لگتے ہیں کہ یہ کتاب
و سنت و اجماع و قیاس سے خارج ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ طریقہ علیا
کتاب عزیز و معظم سنت غرا و اجماع عقلا و قیاس فطنا میں
ترک دنیا اور ما سوائے اللہ تعالےٰ سے اعراض کرنا ہے اور مجرد شخص
اور جسمیں اُن کی ہوائے نفس ہے وہ نہیں ہے گویا اُن کے کان تک
یہ آیت شریفہ نہیں پہنچی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ

والعشی یریدون وجهہ ۲ الایۃ اسکے سوا اور آیات کریمات
جوکہ فضیلت فقرا اور ذم دنیا وہوائے نفس میں وارد ہوئی ہیں اور
نہ یہ ارشادات حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکی نظر سے گزرے
جوکہ احادیث صحیحہ شہیرہ میں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ مصعب بن عمیر رضی
اللہ عنہ کے حق میں ارشاد فرمایا ہے اور اُن کے اہاب وتمزق کا ذکر
کیا اور اویس بن عامر رضی اللہ عنہ کے باب میں فرمایا اور اُن کے تجرد
وسیرت کا ذکر کیا اول کے حق میں فرمایا اللہ ورسول کی محبت نے اسکو
اس طرف بلایا جسکو تم دیکھتے ہو اور دوسرے کے حق میں فرمایا کہ اگر وہ
اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو وہ ضرور اُسکی قسم کو سچا کرے اور یہ قول آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک ترک زینت ایمان سے ہے اور یہ قول
آپ کا کہ فقرا پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت میں داخل ہونگے اور یہ
قول کہ یہ شخص بہتر ہے زمین بھر مثل اس کی سے اور یہ قول کہ بچھ
وہ آدمی ہے جو کہ کسی کھو میں کہھوں سے گوشہ نشین ہے اپنے رب
کی عبادت کرتا ہے اور یہ قول کہ ہو تو دنیا میں گویا تو مسافر ہے یا راہ
سے گزرنیوالا اور وہ حدیث جسمیں یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمراہ ایک جماعت صحابہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت
کے لئے تشریف لے گئے اور اُن پر نہ کرتے تھے نہ ٹوپیاں نہ اُن کے
پاؤں میں جوتے تھے نہ موزے ان کے سوا اور حدیثیں ہیں جو کہ
تقشف وترک زینت وعدم تقید ہیئت مخصوصہ میں وارد ہوئی
ہیں اسی طرح سیرت زہاد صحابہ وتابعین تھی اور حکایات عباد سلف
صالحین رضی اللہ عنہم کے ہیں جنمیں تجرد وترک دنیا اشتغال آخرت
خلق سے یکسوئی اللہ سبحانہ کے ذکر کیلئے خلوت گھر بار وطن دوست
آشنا کا چھوڑنا جنگل جہاڑی میں پریشان پھرنا مذکور ہے نہایت

تعجب ہے اُن لوگوں سے جو کہ چھوٹے بڑے سادات صوفیہ کرام رضی
اللہ عنہم پر طعن کرتے ہیں یہ لوگ کیونکر اُن کے محاسن ظاہرہ و
انوار باہرہ ومعالی فخار کے دیکھنے سے اندہے ہوگئے اور اُنکے اعراض
طاہرہ کی عیب جوئی کے ساتھہ تزئین کیا اور اُنکے اغراض طاہرہ پر
واقف نہ ہوئے نہ اُنکے اغراض صحیحہ کی تصدیق کی اور اُنکے علوم سحار
زاخرہ ومعارف عالیہ فاخرہ کے سننے سے بہرے ہوئے اور اُن کے
علوم ملیحہ کے عاشق نہ بنے اسکے سوا اور بہت باتیں ہیں جنکے ذکر میں
طول ہے ؛

فصل

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ نے خاتمہ روض الریاحین کی فصل اخیر میں ایک
قصیدہ طویل نہایت فصیح وبلیغ لکہا ہے اُسمیں توحید رحمٰن اور بعض عجائب
جنان کا ذکر کیا ہے جناں وحور حسان کا شوق دلایا ہے نیران سے ڈرایا
ہے اخوان کو واعظ کیا ہے پھر بعد ذکر قصیدے کے فرمایا ہے کہ یہ تشویق
وتخویف جسکا ذکر اس قصیدے میں کیا گیا صرف عموم الناس کیلئے ہے
جو کہ جنان وحور حسان کے مشتاق اور نیران سے خائف ہیں اور سائر
انواع عذاب وہوان سے ڈرتے ہیں رہے خواص عارف باللہ سو اُنکا
اشتیاق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ کریم کیطرف دیکھیں اُسکے دیدار فائض
الانوار سے مشرف ہوں اُنکو نہ نعیم جنت کی طرف شوق ہے نہ عذاب جحیم سے
خوف جیسا کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں
ایکبار کسی جنگل میں تہا ناگاہ ایک جوان آدمی سے ملاقات ہوئی اُس
کے رخساروں پر خط نہیں اُگا تہا جبکہ اُس نے مجھے دیکھا تو کانپنے لگا
اُس کا رنگ زرد ہوگیا اور پیٹھ پھیر کے بھاگا میں نے کہا میں تو مثل

تیرے انسان ہوں اُس نے کہا کہ بھاگتا تو تمہیں سے ہے کہتے ہیں کہ پھر میں اُس سے جا کے مل گیا اُسکو میں نے قسم دلائی کہ میرے لئے ٹھیر جاوے وہ ٹھیر گیا میں نے اُس سے کہا کہ میں تجھے اس جنگل میں تن تنہا دیکھتا ہوں تیرے ساتھ کوئی انیس نہیں کیا تجھے خوف نہیں معلوم ہوتا اُس نے کہا ہاں میرے ساتھ انیس ہے میں نے کہا وہ کہاں ہے کہا وہ میرے دائیں بائیں پیچھے آگے ہے میں نے کہا تیرے ساتھ زاد راہ نہیں ہے کہا ہاں میرے ساتھ ہے میں نے کہا کہاں ہے کہا جس نے چھٹپن میں مجھے میری ماں کے پیٹ میں رزق دیا وہی بڑے پن میں میرے رزق کا ضامن ہوا ہے میں نے کہا کچھہ تو ضرور تیرے لئے چاہئے جس سے قیام لیل صیام نہار خدمت ملک علام پر تجھے مدد ملے اور میں نے بہت کچھہ اُس سے کہا پھر وہ پیٹھہ پھیر کے بھاگتا ہُوا چلا گیا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎

ولی اللّٰہ لا تاویہ دار — ویکرہ ان یکون لہ عقار
یفر من القفار الی جبال — فتبکی حین تفقدہ القفار
صبورا فی قیام اللیل جدا — وصواما اذا طلع النہار
یقول لنفسہ جدی وکدی — قیاما فی خدمۃ الرحمن عار
یناجی ربہ والدمع جار — الٰہی انت قلبی مستطار
الٰہی ما امنائی منک دار — من الیاقوت یسکنہا الجوار
ولا جنات عدن یا الٰہی — ولا شجر تزینہ الثمار
ولکن وجہک الباقی مناءی — بہ فامنن فقد دانت القفار

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ بات اسلئے ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب ہی طرف مشتاق ہوتا ہے سو جس شخص پر دنیا میں اللہ تعالےٰ کی محبت غالب ہوگئی ہے وہ سوا اُسکی ملاقات اور اُس کی وجہ کریم کیطرف وکیفیت

کے اور کسی طرف مشتاق نہ ہوگا اور جس شخص پر مطعم ومشرب ومنکح و ملبس ومسکن وغیرہ کی محبت غالب ہوگئی ہے جیسے ہم لوگ تو وہ جنت اور اُسکی نعیم کیطرف مشتاق ہوگا جو کہ اُسکا محبوب ہے پس اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اے میرے بھائی تو اہل جنت میں تو فکر کر کہ وہ سُرخ یاقوت کے ممبروں پر سفید تازے موتیوں کے خیموں میں بیٹھے ہوئے کیونکہ اُنکو رحیق مختوم سے پلایا جاتا ہے خیموں میں سبز فرش چھاپے کے بچھے ہوئے جنت والے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے یہ تخت نہروں پر بچھے ہوئے جن میں شراب طہور اور شہد بہ رہا ہے اُن کو غلمان وولدان گھیرے ہوئے اور گوری عورتیں نیک خوبصورت جنکی بڑی بڑی آنکھیں وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا نیچی نگاہ والیاں ان سے پہلے نہ کسی آدمی نے اُنکو ہیاہا نہ کسی جن نے جنت کے ستر حُلّوں کے ورے سے اُن کی پنڈلیوں کا گودا نظر آتا ہوا ان کا سینہ ایسا صاف چمکدار کہ اگر خاوند اپنے منہ کو اُسمیں دیکھے تو آئینے سے بھی زیادہ صاف نظر آوے ایسی عورتیں اُن کے تختوں کو زینت دئے ہوئے اور لوگ لئے پھرتے ہیں اُن پر اور ان عورتوں پر آبخورے اور تھالیاں اور پیالے نتھری شراب کے اور خادم اور لڑکے اُن کے ارد گرد پھر رہے ہیں کیسے جیسے موتی لپٹے ہوئے یہ بدلا ہے اُسکا جو وہ عمل کرتے تھے جنت کے کھانوں سے کھاتے ہیں اُسکی نہروں سے دو دو شراب شہد پیتے ہیں یہ ایسی نہریں ہیں جنکی زمین چاندی ہے اور اُن کی کنکریاں مونگا ہے اور اُن کی مٹی خوشبودار مشک ہے جنت کی نبات زعفران ہے اور اُسکے ٹیلے کافور ہیں اُسکے آبخورے چاندی کے معلّی لعل مونگے سے جڑے ہوئے اُن میں شراب بھری ہوئی ہوئی صاف پانی پیتے شیریں سے ملی ہوئی یہ آبخورے لیے صاف براق چمکتے ہوئے کہ شراب کی رقت وسرخی وصفائی واجب

اُن کی باہر سے نظر آرہی ہے اُنکو ایسے خادم اپنی ہتھیلیوں میں لئے
ہوئے ہیں جنکے چہروں کی روشنی سورج سے بہی بڑہی ہوئی ہے جنت
مین جنت والوں کے لئے وہ چیزیں ہیں جنکو نفس چاہتے ہیں آنکہیں
لذت لیتی ہیں یہ اس قسم سے ہیں جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کسی
کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گزرا یہ سب باغوں
اور نہروں میں بیٹہے سچی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا قبضہ سب
پر ہے اُسکی وجہ کریم کیطرف دیکہہ رہے ہیں عیش کی رونق و تازگی اُن
کے چہروں پر چمک رہی ہے دیدار کی ایسی عمدہ لذت ہے کہ اسکے سبب
جنت کی ساری لذتوں کو بہول جائینگے علی الدوام اس لذت سے مزہ
اُٹھاتے رہینگے ہمیشہ ہمیشہ انواع و اقسام کی نعیم میں لوٹ پوٹ کرتے
رہینگے اور زوال نعمت سے بے خوف ہونگے ومساکن طیبۃ فی
جنات عدن کی تفسیر میں روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک محل ہے سفید
موتی کا اس محل میں یاقوت سرخ کے ستر گہر ہیں ہر گہر میں سبز زمرد
کی ستر کوٹھڑیاں ہیں ہر کوٹھڑی میں ایک تخت ہے اُس تخت کا کیا
کہنا ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر فرش ہیں ہر فرش پر ایک بی بی حور
عین سے بیٹھی ہے اور ہر کوٹھڑی میں ستر خوان ہیں کہانے کے ہر
خوان پر ستر قسم کا کہانا ہے اور ہر کوٹھڑی میں ستر عورتیں خدمتیں
ہیں مومن کو اسقدر قوت عنایت کی جاویگی کہ وہ ہر روز ان سب سے
صحبت کریگا مروی ہے کہ اہل جنت سے ایک مرد پانسو حوروں سے
نکاح کریگا اور چار ہزار کواریوں اور آٹھہ ہزار بیاہیوں سے اُن میں سے
ہر ایک کے ساتھہ اتنی دیر تک معانقہ کریگا جتنی مدت دنیا میں اُس کی
عمر ہوئی اور بیشک جنت میں ایک حور ہے اُسکو عَینا کہتے ہیں جب وہ
چلتی ہے تو اُسکے دائیں بائیں ستر ہزار خدمتی عورتیں چلتی ہیں اور وہ

یہ کہتی جاتی ہے کہاں ہیں نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بُری بات سے منع
کرنیوالے اور جنت میں پرندے ہیں جیسے بختی اونٹ اور مومن جنت
میں جب پرندے کی طرف دیکہیگا اور اُس کا جی اُسے چاہیگا وہ بہنا ہوا
اُسکے سامنے گر پڑیگا یطاف علیہم بصحاف من ذہب یعنی لئے
پہرتے ہیں اُن کے پاس رکابیاں سونے کی اس آیت شریف کی تفسیر
میں روایت کیا گیا ہے کہ سونے کی ستر رکابیاں لئے پہرینگے اُن میں سے
ہر ایک میں ایسا کہانا ہوگا جو دوسری میں نہیں ہے ختامہ مسک
کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ چاندی کی شکل سفید شراب ہے آخر اُنکو یہ شراب
پلائینگے اس شراب پر اُن کے شراب پینے کا خاتمہ ہوگا اگر کوئی آدمی دنیا
والوں سے اپنا ہاتہہ اُسمیں ڈالدے پہر اُسکو نکال لے تو کوئی جاندار
ایسا باقی نہ رہیگا جسکو اُسکی خوشبو نہ معلوم ہو۔ وفرش مرفوعۃ
کی تفسیر میں مروی ہے کہ دو بچہونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور
زمین میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں میں سے زمین کی طرف
طرف جہانکے تو جو کچہہ آسمان و زمین کے درمیان میں ہے اُسکو خوشبو
سے بہردے اور بیشک اُس کی اوڑہنی اُسکے سر پر دنیا و مافیہا سے
بہتر ہے اور ہر ایک شخص پر اہل جنت سے ستر حُلّے ہیں اُن میں سے ہر حلہ
ہر گہڑی ستر رنگ بدلتا ہے مرد اپنا مونہہ اپنی بی بی کے مُنہ اور اُسکے
سینے اور اُسکی پنڈلی میں دیکہیگا اسیطرح بی بی بہی اپنے مُنہ کو اپنے خاوند
کے مُنہ اور سینے اور پنڈلی میں دیکہیگی امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے فرماتے
ہیں کہ الوان حُلونکا جو ذکر کیا گیا یہ سب دکہائی دینگے ہر حلہ اپنے ماتحت
کے حلے کو نہیں چہپائیگا اور مومن جبکہ پرندوں سے کہائیگا تو اُسکی ایک
جانب میں پکتے ہوئے کا مزہ پائیگا دوسری جانب میں بُھنے ہوئے کی لذت
ملیگی سو جو چاہیگا وہ کہائیگا پہر وہ جیسا تہا ویسا ہی ہو جائیگا اپنے پر

پھر پھر اینگا اشجار جنت کی ٹہنیوں کی چوٹی پر اُڑ جاویگا تاکہ عمدہ عمدہ میوے
کھاوے اور پاک صاف نہروں سے پانی پیے اہل جنت اپنے کھانے کے
لقمے میں ایسی لذت پاوینگے کہ وہ دوسرے میں نہ ہوگی اُس میں اور ہی
قسم کا مزہ ہوگا اور اُن کی شراب کے ہر گھونٹ میں وہ لذت ہوگی جو دوسرے
میں نہیں ہے کتاب ترمذی میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ بیشک اہل جنت کیلئے مقدار جمعے میں ایام دنیا
سے اذن دیا جاویگا پس وہ اپنے سبحانہ وتعالے کی زیارت کرینگے اور
اُس کا عرش اُن کے لئے ظاہر کیا جاویگا ایک روضہ میں ریاض جنت
سے اُن کے لئے ظاہر ہوگا پھر اُن کے واسطے نور کے ممبر رکھے جاوینگے
اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے اور منبر سونے
کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھے گا ادنیٰ اُن کا اور نہیں ہے اُن میں
کوئی دنی مشک و کافور کے ٹیلوں پر اور نہ دیکھینگے کرسی والوں کو آپ سے
افضل مجلس میں یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل کا اور یہ بھی ترمذی میں سعد
بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مرد اہل جنت سے جھانکے اور
اُسکا کنگن ظاہر ہو جاوے تو وہ سورج کی روشنی کو مٹا دیوے
جیسے سورج تاروں کی روشنی کو مٹا دیتا ہے اور یہ بھی ترمذی میں ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ادنےٰ اہل جنت کا وہ شخص ہے جسکے لئے ستر ہزار خادم ہیں
اور بہتر بیبیاں ہیں اور اُسکے لئے ایک قبہ موتی زبرجد یاقوت کا نصب
کیا جاویگا اس کا طول اس قدر ہوگا جسقدر درمیان جابیہ کے ہے
صنعا تک اور بیشک ادنےٰ مرد اہل جنت کے تاجوں سے مابین
مشرق و مغرب کو روشن کر دیگا جابیہ ایک مکان ہے شام میں

اور صنعاء ایک شہر معروف ہے یمن میں ۔ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالے فرماتے
ہیں یہ دس حدیثیں ہیں جنت واہل جنت کے وصف میں جنکی روایت صحاح
میں ہمکو پہنچی ہے میں نے اس فصل میں جو کہ اختتام خاتمہ کتاب ہے انہیں
پر اقتصار کیا جیسا کہ مقدمے میں صحاح کی دس حدیثوں پر اختصار کیا
حدیث اول صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے
ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اول زمرہ جو کہ جنت
میں داخل ہوگا اُسکی صورت ایسی ہوگی جیسے چودھویں رات کا چاند
پھر وہ لوگ جو ان کے بعد داخل ہونگے اُن کی صورت ایسی ہوگی جیسے
نہایت روشن تارا آسمان میں اور نہ پیشاب کرینگے نہ پاخانہ پھرینگے
اور نہ ناک چھنکین گے اور کنگھیاں انکی سونے کی ہونگی اور پسینہ انکا
مشک ہوگا اور عود دان اُنکے الوہ ہونگے اور حوریں ان کی بیبیاں
ہونگی خلق رجل واحد پر اپنے باپ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت
پر ہونگی ساٹھ گز کا قد ہوگا الوہ بفتح ہمزہ عود طیب کو کہتے ہیں اور
بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ اُن کے برتن جنت میں سونے کے
ہونگے اور پسینہ اُن کا مشک ہوگا اور ہر ایک کے لئے دو بیبیاں ہونگی
حسن سے اُن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے ورے سے دکھائی دیگا
اُن کے درمیان میں نہ کوئی اختلاف ہوگا نہ کسی طرح کا بغض اُن کے
دل ایک دل ہونگے صبح وشام اللہ تبارک وتعالے کی تسبیح کرینگے
اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ہر بی بی پر ستر حلے ہونگے اُن کے ورے
سے اُسکی پنڈلی کا گودا نظر آویگا دوسری حدیث صحیحین میں ہے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا بیشک اہل جنت اپنے اوپر غرفوں کو دیکھینگے جیسے تم کوکب
ورے غابر کو افق میں مشرق یا مغرب سے دیکھتے ہو بسبب تفاضل اُس

چیز کے جو ورےبیان اُنکے ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منازل
انبیا کے ہیں نہ پہنچیگا انکو غیر اُن کا - فرمایا ہاں قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ
میں میری جان ہے وہ لوگ جو کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور مرسلین
کی تصدیق کی - یعنی وہ بھی اُن منازل کو پہنچینگے تیسری حدیث
صحیحین میں ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بیشک جنت میں ایک درخت ہے
کہ عمدہ تیز گھوڑے خوب کھلائے ہوئے کا سوار سو برس تک اُسکے سایے
میں چلے گا اور اُسکو قطع نہ کرسکیگا چوتھی حدیث یہ بھی صحیحین
میں ہے ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت میں مومن کیلئے ایک مجوف موتی
کا خیمہ ہے اُس کا طول آسمان میں ساٹھ میل کا ہے اُس میں مومن کے
لئے گھر والے ہیں مومن اُن پر طواف کریگا اور بعض بعض کو نہ دیکھیگا
پانچویں حدیث صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت میں ایک بازار
ہے اہل جنت ہر جمعے کو اُسمیں آوینگے پھر شمالی ہوا چلیگی وہ اُن کے منہ
اور اُن کے کپڑوں میں ڈالیگی اُن کا حسن وجمال اور زیادہ ہو جاویگا
اور لوٹ کے اپنی بیبیوں کے پاس آوینگے حالانکہ اُن کا حسن وجمال
بڑھا ہوا ہوگا وہ اُن سے کہینگی واللہ تم تو حسن وجمال اور زیادہ کرلائے
یہ کہینگے واللہ اور تم نے ہمارے بعد حسن وجمال بڑھا لیا چھٹی حدیث
صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے میں
نے تیار کر رکھی اپنے صالح بندوں کے لئے وہ چیز جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا
اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُسکا خطرہ گزرا اور

پڑھو اگر تم چاہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین
ساتویں حدیث صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے یہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیشک میں
جانتا ہوں اُس شخص کو جو کہ دوزخ سے سب کے پیچھے نکلیگا اور اُس
شخص کو جو کہ جنت میں سب سے پیچھے داخل ہوگا وہ شخص ہے کہ دوزخ
سے گھٹنوں کے بل نکلیگا اللہ عزوجل اُس سے فرماویگا کہ تو جا جنت میں
داخل ہو وہ آویگا پھر اُسکے خیال میں یہ بات ڈالی جاویگی کہ جنت بھری
ہوئی ہے وہ کہیگا یا رب میں نے تو اُسکو بھرا ہوا پایا اللہ عزوجل اُس
سے فرماویگا تو جا جنت میں داخل ہو پھر وہ آویگا اُسکے خیال میں یہ بات
ڈالی جاویگی کہ وہ بھری ہوئی ہے وہ لوٹ جاویگا اور کہیگا یا رب میں
نے تو اُسکو بھرا ہوا پایا اللہ عزوجل اُس سے فرماوینگے تو جا جنت میں
داخل ہو بیشک تیرے لئے مثل دنیا اور دس مثل اُسکے ہے اور بیشک تیرے
لئے مثل دس مثل دنیا کے ہے وہ عرض کریگا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے
یا کیا تو مجھے ہنستا ہے اور تو تو بادشاہ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ مقرر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے
یہانتک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں پس کہا جاتا تھا کہ یہ سارے اہل
جنت سے رتبے میں کم ہے آٹھویں حدیث صحیح مسلم میں ابو سعید خدری
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبکہ اہل جنت جنت میں داخل ہونگے تو ایک منادی
ندا کریگا کہ بیشک تمہارے لئے یہ ہے کہ تم زندہ رہو پھر کبھی نہ مرو اور مقرر
تمہارے لئے یہ ہے کہ تم تندرست رہو پھر کبھی بیمار نہ ہو اور تحقیق تمہارے
واسطے یہ ہے کہ تم جوان رہو پھر کبھی بوڑھے نہ ہو اور بیشک تمہارے
لئے یہ ہے کہ تم عیش و آرام میں رہو پھر کبھی تکلیف نہ اُٹھاؤ نویں حدیث

چیز کے جو درمیان اُنکے ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منازل
انبیاء کے ہیں نہ پہنچیگا انکو غیر اُن کا - فرمایا ہاں قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ
میں میری جان ہے وہ لوگ جو کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور مرسلین
کی تصدیق کی - یعنی وہ بھی اُن منازل کو پہنچینگے **تیسری حدیث**
صحیحین میں ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بیشک جنت میں ایک درخت ہے
کہ عمدہ تیز گھوڑے خوب کہلائے ہوئے کا سوار سو برس تک اُسکے سایے
میں چلے گا اور اُسکو قطع نہ کرسکیگا **چوتھی حدیث** یہ بھی صحیحین
میں ہے ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت میں مومن کیلئے ایک مجوف موتی
کا خیمہ ہے اُس کا طول آسمان میں ساٹھ میل کا ہے اُس میں مومن کے
لئے گھر والے ہیں مومن اُن پر طواف کریگا اور بعض بعض کو نہ دیکھیگا
پانچویں حدیث صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت میں ایک بازار
ہے اہل جنت ہر جمعے کو اُسمیں آوینگے پھر شمالی ہوا چلیگی وہ اُن کے مُنہ
اور اُن کے کپڑوں میں ڈالیگی اُن کا حسن وجمال اور زیادہ ہو جاویگا
اور لوٹ کے اپنی بیبیوں کے پاس آوینگے حالانکہ اُن کا حسن وجمال
بڑھا ہوا ہوگا وہ اُن سے کہینگی واللہ تم تو حسن وجمال اور زیادہ کر لائے
یہ کہینگے واللہ اور تم نے ہمارے بعد حسن وجمال بڑھا لیا **چھٹی حدیث**
صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے میں
نے تیار کر رکھی اپنے صالح بندوں کے لئے وہ چیز جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا
اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُسکا خطرہ گزرا اور

پڑھو اگر تم چاہو فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین
ساتویں حدیث صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے یہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک میں
جانتا ہوں اُس شخص کو جو کہ دوزخ سے سب کے پیچھے نکلیگا اور اُس
شخص کو جو کہ جنت میں سب سے پیچھے داخل ہوگا وہ شخص ہے کہ دوزخ
سے گھٹنوں کے بل نکلیگا اللہ عزوجل اُس سے فرماویگا کہ تو جا جنت میں
داخل ہو وہ آویگا پھر اُسکے خیال میں یہ بات ڈالی جاویگی کہ جنت بھری
ہوئی ہے وہ کہیگا یا رب میں نے تو اُسکو بھرا ہوا پایا اللہ عزوجل اُس
سے فرماویگا تو جا جنت میں داخل ہو پھر وہ آویگا اُسکے خیال میں یہ بات
ڈالی جاویگی کہ وہ بھری ہوئی ہے وہ لوٹ جاویگا اور کہیگا یا رب میں
نے تو اُسکو بھرا ہوا پایا اللہ عزوجل اُس سے فرماوینگے تو جا جنت میں
داخل ہو بیشک تیرے لئے مثل دنیا اور دس مثل اُسکے ہے اور بیشک تیرے
لئے مثل دس مثل دنیا کے ہے وہ عرض کریگا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے
یا کیا تو مجھے ہنستا ہے اور تو تو بادشاہ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ مقرر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے
یہانتک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پس کہا جاتا تھا کہ یہ سارے اہل
جنت سے رتبے میں کم ہے **آٹھویں حدیث** صحیح مسلم میں ابو سعید خدری
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ اہل جنت جنت میں داخل ہونگے تو ایک منادی
ندا کریگا کہ بیشک تمہارے لئے یہ ہے کہ تم زندہ رہو پھر کبھی نہ مرو اور مقرر
تمہارے لئے یہ ہے کہ تم تندرست رہو پھر کبھی بیمار نہ ہو اور تحقیق تمہارے
واسطے یہ ہے کہ تم جوان رہو پھر کبھی بوڑھے نہ ہو اور بیشک تمہارے
لئے یہ ہے کہ تم عیش و آرام میں رہو پھر کبھی تکلیف نہ اٹھاؤ **نویں حدیث**

صحیحین میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپ نے چودھویں رات چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم عنقریب اپنے رب کو ظاہر دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھتے ہو اسکے دیکھنے سے کسی طرح کی ایذا تمہیں نہیں ہوتی دسویں حدیث صحیح مسلم میں صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہونگے تو اللہ تبارک وتعالے فرماویگا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اور کچھہ زیادہ دوں وہ عرض کرینگے کیا تونے ہمارے منہ کو سفید نہیں کردیا کیا تونے جنت میں ہمکو داخل نہ کیا اور دوزخ سے ہم کو نجات نہیں دی پھر وہ پردہ اُٹھا دیگا تو کوئی چیز ایسی اُنکو نہیں دی گئی ہوگی کہ وہ اُن کو اپنے رب تبارک وتعالے کیطرف دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو جعلنا اللہ الکریم منہم ومن الذین قال اللہ تعالے فیہم ان الذین امنوا وعملوا الصالحات یہدیہم ربہم بایمانہم تجری من تحتہم الانہار فی جنات النعیم دعواہم فیہا سبحانک اللہم وتحیتہم فیہا سلام واخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین وسید العالمین وعلی الہ الکرام الطیبین واصحابہ الغر المنتجبین وازوجہ الطاہرات امہات المؤمنین افضل صلوات اللہ عدد معلومات اللہ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون وعلی جمیع النبیین والمرسلین وال کل والملائکۃ المقربین وسائر الصالحین امین امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اسکے بعد چند شعر حمد ومناجات

کے لکھے پھر ایک قصیدہ طویل نہایت فصیح وبلیغ لکھا اور اُس کا نام بہجۃ الاشجان فی ذکر الاحباب والاوطان رکھا اُسمیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی اور بیت اللہ اور حرم محترم اور رجب محرم کا شرف بیان کیا اسی ماہ میں روض الریاحین تمام ہوئی اسکے بعد یہ فرمایا کہ الحمد للہ اس کتاب میں بشارات خیر حاصل ہوئے ایک جماعت نے اہل خیر وصلاح سے جنکے ساتھ میں اعتقاد رکھتا ہوں اور اُن کی برکت چاہتا ہوں اُن کی مجھے خوشخبری دی پس لائق یہ ہے کہ اس کتاب سے وعظ ونصیحت حاصل کی جاوے اور جن حضرات کا اسمیں ذکر ہے اُن کے ذکر سُننے سے برکت لی جاوے اور سُننے والے کو چاہئے کہ وہ حسن ظن رکھے اور اُن کے احوال خارق عادت جو اس کتاب میں ہیں اُن کا انکار نہ کرے اب میں بعض بشارات مذکورہ کو تحسین ظن سامع اور اس کتاب جامع میں رغبت دلانے کیلئے ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں اُس جماعت مذکورہ سے بعض نے مجھے خبر دی جس وقت کہ لوگ روضہ شریفہ کے قریب اس کتاب کو مجھے سنا رہے تھے وہ شخص بھی بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے اتنے میں وجد وغیبت اُن پر طاری ہوئی جو کہ فقرا کو ہوا کرتی ہے اُس حالت میں اُنہوں نے دیکھا کہ تین آدمی قبہ شریف سے نکلے اُن میں سے ایک کا چہرہ ایسا تھا جیسے چاند پھر وہ روضہ میں بیٹھہ گئے اور ایک صاحب اُن کے داہنی طرف دوسرے بائیں طرف بیٹھے اور جو لوگ کتاب سن رہے تھے اُن کیطرف وہ متوجہ ہوئے اور آخر مجلس تک متوجہ رہے اور اُس شخص نے یہ ذکر کیا کہ جب میں دعا سے فارغ ہوا تو جنکا مُنہ چاند سا تھا وہ داہنی طرف والے صاحب کیطرف ملتفت ہوئے اور تبسم فرمایا پھر وہ تینوں قبے میں داخل ہو گئے والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کما ہو اہلہ وجزی اللہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم عنا افضل

الجزاء واولادہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسی طرح ایک اور شخص نے مجھے خبر دی اُس نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ساتھ ہوں ایک جماعت کے مشائخ صوفیۂ فضلا سے حرم شریف میں اور وہ اس کتاب کو سُن رہے ہیں وہ شخص میری نسبت کہتے ہیں کہ تجھ پر سفید کپڑے تھے میں نے اس بات کو غریب جانا پھر بعض شیوخ نے ارادہ کیا کہ اس کتاب پر کلام کریں تو جماعت نے یا اُس میں سے بعض نے اُن سے کہا کہ تم اسکو کلام کرنے دو اور اُنہوں نے تیری طرف کلام کرنے کا اشارہ کیا ایسے ہی ایک اور شخص نے مجھے خبر دی اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں روضۂ مبارکہ میں بعض مشائخ صالحین کے ساتھ ہوں اور ہمارے ساتھ بعض اصحاب ہیں اور ہم اس کتاب پر جمع ہیں اسیطرح اس کتاب کی تالیف کے زمانے میں بعض اولیائے بعض بلاد بعیدہ سے مجھے ایک بشارت دی میں فضل عظیم اللہ تعالےٰ سے اُسکے حصول کی امید رکھتا ہوں انشاء اللہ عزوجل وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ کتاب روض الریاحین فی مناقب الصالحین جمعے کے دن نماز سے پہلے مسجد الحرام میں کعبۂ مشرفہ کے سامنے سلخ رجب معظم سنہ ہجری میں تمام ہوئی والحمد للہ رب العالمین اولا وآخرا وباطنا وظاھرا وسلام اللہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم امین اور یہ ترجمہ دوسری ربیع الثانی سنہ ہجری کو بوقت زدن یک ساعت شب تمام ہوا وانا العبد الفقیر الجانی ذوالفقار احمد النقوی السکرنفوری البوفالی عفر اللہ لہ ولوالدیہ واصلح حالہ ومالہ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین اللّٰھم امین فقط

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر نعمانی بزبان پنجابی

قرآن مجید کی مفصل ومکمل تفسیر بزبان پنجابی جس کو ہمارے محب صادق جناب مولانا مولوی محمد حبیب اللہ صاحب حنفی قادری نے مسلمان بھائیوں کے فائدے کے لئے منظوم تالیف فرمایا ہے خاکسار نے اس گوہر بے بہا و دریکتا کے چھپوانے کا کام اپنے ذمے لیا ہے مگر مصارف کثیرہ کے لحاظ سے خاکسار کی ہمت اس بار گراں کی متحمل نہ تھی۔ محض توکل علی اللہ یہ ایک ضروری کام سمجھ کر شروع کر دیا۔ اس تفسیر مبارک کا ہر ایک مسئلہ مفصل و جامع و مستند آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ وآثار صحابہ وفقہ حنفیہ ہے۔ اشعار نہایت موزون وآب دار ہیں یہ بےنظیر تفسیر موقع بموقع مسائل تصوف کو نہایت سہل طریق سے حل کرتی جاتی ہے۔ اس تفسیر شریف کی موجودگی دوسری کتب تفاسیر سے مستغنی کر دیتی ہے۔ بہرحال یہ عمدہ ترین تفسیر اپنی پیاری پنجابی زبان میں پارہ پارہ کر کے منظوم طبع ہو رہی ہے۔ حسب ذیل پارے چھپ چکے ہیں۔ اور باقی زیر طبع ہیں

تفسیر نعمانی سورہ فاتحہ	۵/	تفسیر نعمانی پارہ ششم حصہ اول	۱۲/	تفسیر نعمانی پارہ نہم کامل	عہ
" پارہ اول	۱۲/			" " دہم زیر طبع ہے	عہ
" پارہ دوم	۱۲/	" پارہ ششم حصہ دوم	۱۲/		
" سوم	۱۲/	" پارہ ہفتم " اول	۱۲/	" سورۃ یٰسین	۰۲/
" چہارم	۱۲/	" " " دوم	۱۲/	تفسیر ہفت سورہ نعمانی	۵/
" پنجم	۱۲/	" " ہشتم کامل	عصہ		

جن مسلمان بھائیوں کے پاس اس سے پہلے کوئی پارہ طبع شدہ پارہ روانہ جا چکے ہوں اور جو بزرگ آیندہ مستقل خریدار بننا چاہیں وہ ازراہ عنایت بذریعہ عنایت نامہ کے اطلاع بخشیں تاکہ ان کا نام رجسٹر خریداران تفسیر میں درج کر دیا جائے اور آیندہ جو پارہ چھپتا جائے خریدار کے نام روانہ ہوتا رہے۔ میر امیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب لاہور بازار کشمیری۔

ستہ ضروریہ
براوران حنفی المذہب کو بشارت ہو کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے اور آمین آہستہ
کہنے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے اور بیس رکعت تراویح پڑھنے اور تین رکعت وتر پڑھنے
اور تشہد اور ایک سلام کے ساتھ اور فجر کی سنت تکبیر ہوجانے کے بعد علیحدہ مکان میں پڑھنے۔ ان
چھیوں مسئلوں میں جو حضرات غیر مقلدین نے جناب امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب پر
یہ اتہام لگا رکھا ہے کہ امام صاحب رح کا مذہب محض بیدلیل ہے اور صحیح حدیثوں کے
مخالف ہے۔ بلکہ بعض متعصبین نے تو یہاں تک ظلم کیا کہ حنفیوں کو بے نماز
ہی کہہ دیا چنانچہ مولوی عبدالجبار عمر پوری سے منقول ہے کہ بعض دیہات میں
یہ فتویٰ جاری کر دیا کہ حنفی امام کی نماز تو ہو ہی جاتی ہے مگر چونکہ مقتدی فاتحہ نہیں پڑھتے
تمام بے نماز مرتے ہیں۔ اس ظلم کا کیا ٹھکانا ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا مذہب
امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا ہے وہ بھی ان کے اسی فتوے کے نیچے داخل ہو گئے۔ کبرت
کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئی بیشک راست ہو گئی۔ لعن آخر هذه الامة اولها ہر چند علمائے احناف نے
امام صاحب کے مذہب کے دلایل بیان کئے ہیں مگر اس شرذمہ کے جن حضرات نے اپنا فرض
منصبی یہی قرار رکھا ہے کہ آیمہ سلف خصوصًا امام اعظم رح کے مذہب سے عوام کو منحرف کرنا اور
ہر ناخواندہ کو اعجاب کل ذی رای برایہ کا مصداق بنا کر دہریت اور لامذہبی کا
دروازہ ان کے منہ پر کھول دینا اعظم القربات ہے۔ وہ عوام کے اضلال و کم علموں کی
تشویش سے باز نہ آئے۔ لہذا مقبول زمن مولینا محمد حسن صاحب سلمہ فیضپوری نے جو تنقید
حدیث و فن جرح و تعدیل میں اپنے وقت کے یکتا ہیں ان چھیوں مسایل میں امام اعظم کے
مذہب کے دلایل کی تخریج کی ہے اور محدثین کی اصطلاح کے موافق امام صاحب
کے دلایل کا اعلے درجہ کا صحیح ہونا ثابت کیا ہے اور مخالفین کے مطاعن کے دندان
شکن جواب دیئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے رسایل مدت سے تصنیف کئے
ہوئے تھے مگر سامان طبع کے بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے ان کی اشاعت میں تعویق ہوتی رہی۔ چونکہ
ان رسایل کا شایع ہونا حنفی بھائیوں کے حق میں ازبس مفید تھا۔ لہذا راقم نے برادران حنفی
کی فایدہ رسانی کے لیے ان چھیوں رسالوں کو یکجا چھپوا کر اس مجموعہ کا نام ستہ ضروریہ رکھا
اس مجموعہ کی پوری تعریف دیکھنے پر منحصر ہے
ملنے کا پتہ میر امیر بخش اینڈ سنز مالکان کتبخانہ حنفیہ لاہور کشمیری بازار
مصنفہ مولینا الحاج الحکیم عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی
میر امیر بخش اینڈ سنز تاجران و مالکان کتبخانہ حنفیہ
ملنے کا پتہ میر امیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب لاہور بازار کشمیری